يُعلّمكم الكتاب والحكمة ويعلّمكم ما لم تكونوا تعلمون

مفتاح کنوز اسرار ربانی منشور لامع النور فیوض سبحانی مجموعۂ معارف وحقائق ذخیرۂ اسرار ودقائق جس میں تفسیر شیخ امام عماد الدین ابو الفدا اسمعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی وتفسیر امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری وغیرہ اکابر ائمہ کے فوائد کے ساتھ بہت سے مفید التزامات کی رعایت کی گئی ہے ... زبان اردو

الموسوم بہ

تفسیر مواہب الرحمن

المشتہر بہ

جامع البیان

مصنفہ

حبر العلوم العقلیۃ والنقلیۃ بحر الفنون الفرعیۃ والاصلیۃ قاطع شبہات الملحدین دافع مکائد الغابرین حاوی الفضائل والفواضل عمدۃ الاجلۃ والاماثل المتفرد بالعلم الخفی والجلی مولانا مولوی سید امیر علی صاحب فتاوی الہندیہ ترجمہ عالمگیریہ وعین الہدایہ دام ظلہ العالی بدوام الایام واللیالی مزین باہتمام محسن انتظام

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحسن وخوبی چھپی

اعلان حق تالیف وتصنیف اس کتاب برکت انتساب کا بحق نولکشور پریس محفوظ ومحدود ہے۔

Marfat.com

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا

حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا

جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۝ قَالَ هَٰذَا

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ أَمَّا

السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ

وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۝ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا

مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا

وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ ع ١٢

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا خضر نے کہا کیا میں نے تجھے نہ کہا تھا کہ تو ہرگز نہیں ... اول میں ... الم اقل لک ... الم اقل لک ...

نہین کیا اور اسی قدر پر اکتفا کیا کہ مین نے نہ کہا تھا - اور یہان صریح انکار کیا اور کہا کہ مین [illegible]
نے معالم مین اثنائے قصہ مین کہا کہ یوشع علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام سے کچھ جا [illegible]
پابند ہین - ابو داؤد و نسائی و ترمذی و حاکم و صححہ و ابن جریر رح نے اپنی اسناد جید کے ساتھ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر کر کے اُسکے لیے دعا کرنا چاہتے تو پہلے اپنی ذات سے شروع [illegible]
کی رحمت ہو ہم پر اور موسی پر کہ اگر وہ درنگ کرتا تو عجائب دیکھتا ولیکن اُسنے یون کہدیا - قَالَ اِنْ [illegible]
بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا یعنی موسی نے کہا کہ اس مرتبہ [illegible]
کوئی چیز سے پوچھون تو مجھے اپنی مصاحبت مین مت رکھیو تو میری جانب سے عذر کو پہونچ گیا یعنی میری جانب [illegible]
کہ تو آیندہ مجھے اپنی رفاقت مین نہ رکھنے مین معذور ہے - فَانْطَلَقَا پھر دونون روانہ ہوئے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ [illegible]
یہانتک کہ آئے ایک گانون والون پر - اِسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا وہان والون سے طعام مانگا - ابن جریر نے [illegible]
کی کہ وہ گانون ایلہ تھا - اور ابن کثیر رح نے کہا کہ حدیث مین آیا ہے کہ ایسے گانون مین گذرے جسمین لئیم یعنی کنجوس لوگ [illegible] نزایلہ
انسے طعام چاہا - فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا تو اُنھون نے ان دونون کی مہمانداری کرنے سے انکار کیا یعنی ہم [illegible]
دینگے - اور ظاہر یہ ہے کہ فابوا کی ضمیر جمع یعنی ہم راجع بجانب اہل قریہ ہے تو ضمیر مفعول ہما تثنیہ رکھی گئی تاکہ التباس نہ ہو [illegible]
و یوشع کے جمع تھے اور ظاہر ہے کہ جب ان دونون کی مہمانداری ہوئی تو یوشع شامل و تبوع تھے - روایت ہے کہ اس گانون سے [illegible]
چلے گئے اس گانون کے نکاس پر رکے - فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ پھر اُسمین ایک دیوار پائی جو چاہتی تھی کہ
گر پڑے - یہ مجاز بلیغ ہے اور مراد یہ کہ دیوار ایسی حالت پر تھی کہ گر پڑے یعنی جھکی ہوئی - فَاَقَامَهٗ پس خضر نے اُسکو سیدھا [illegible]
حدیث مین گذرا کہ ہاتھ سے اشارہ کیا اور ایک روایت مین ہے کہ ہاتھ سے مسح کیا اور شاید یہ ہوا کہ ہاتھ اُسپر رکھا اور ارادہ سیدھے [illegible]
کا اشارہ کیا وہ سیدھی ہوگئی - یہ بیان نہین کیا کہ ان لوگون نے کہان سے کھایا - کبیر وغیرہ مین ہے کہ سوال کرنا تو جرم [illegible]
نہین ہے پھر کیونکر ان لوگون سے طعام کا سوال کیا - جواب دیا گیا کہ بھوکے کا طعام مانگنا سب شرائع مین صلح ہے [illegible]
سوال واجب ہو جاتا ہے اور مترجم کہتا ہے کہ شاید اسوجہ سے کہ مہمان مسافر محتاج کی مہمانداری حق واجب [illegible]
کیا تھا - بعض لوگون نے اس آیت سے سوال کرنا مباح سمجھا اور یہ بالکل باطل و تحریف معنوی ہے [illegible]
مین بہت ہین - قتادہ رح سے روایت ہے کہ بدتر گانون وہ ہے جو مہمان سے مہمانداری مین بخل کرے [illegible]
انکار کیا تو آنکی مہمانی بربر کی ایک عورت نے کی پس دونون نے وہان کی عورتون کے واسطے دعا [illegible]
سے نکلا کہ طعام مانگنے مین بھی پوشیدہ حکمت ہے بعد اسکے کہ یہ معلوم ہو گیا کہ انبیاء علیہم السلام کبھی ایسے [illegible]
کہ ترک ضیافت ترک مستحب ہے تو موسی علیہ السلام گانون والون پر اس ترک کی وجہ سے ایسے [illegible]
نہ کھانے پر عوام اپنا عہد ترک نہین کرتے تو کہان موسی علیہ السلام پیغمبر اولوالعزم کہ اُنھون [illegible]
شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا کہا موسی نے اگر تو چاہتا تو اُسپر اجرت لیتا - [illegible]
ہماری مہمانی نہین کی - جواب دیا کہ اس حالت مین ضرورت طعام کی تھی [illegible]

Marfat.com

مذکور ہوا اور اسمین ایک اشارہ ہی کہ معرفت علمی مین مانند خضر علیہ السلام کے تحمل ہوتا ہی کہ اہل قرب کیطرف
...ت سے ثابت ہوتا ہی کہ موسی علیہ السلام نے شرط کی تھی کہ پھر سوال کرون تو ساتھ نہ رکھنا اور اس سوال
...رک ہوا اور ان عجائب کے کشف حال کے زیادہ مشتاق ہوئے تو جلدی کر کے شرط توڑ دی اور ایسی بات
...ال کی یعنی چاہتے تو اجرت لیتے یعنی کیون نہ لی لہذا خضر علیہ السلام نے جواب دیا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي
وَبَيْنِكَ میرے و تیرے درمیان فراق ہی۔ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا اب مین
...بیان کیے دیتا ہون تاویل اسکی یعنی ان واقعات کی کہ جنپر تجھے صبر کی استطاعت نہ ہوئی۔ قرطبی رح نے کہا کہ تاویل سے مراد
... مترجم کہتا ہی کہ ان امور کی تفسیر ظاہری مین کچھ حاجت نہین بلکہ ظاہر سے تحقیق باطن کی طرف ارجاع ہی بس اولی یہ ہی
...صاحب رح نے کہا کہ تاویل سے مراد اظہار اسکا جو پوشیدہ تھا اسطرح کہ وجہ بیان کر دیجاوے۔ یا مراد تاویل سے بیان مآل الیہ
...ہی یعنی ہر ایک واقعہ عجیب کا مرجع بجانب صحیح کیونکر ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ شیخ امام ابن کثیر رح نے یہان اس قصہ کی تفسیر مین جو احادیث
...ان سب کو تطویل کے ساتھ ذکر فرمایا ہی اور مترجم نے صحیح بخاری کی روایات مین سے جو سب سے زیادہ تام و پوری روایت تھی
اختلاف روایات اوپر ذکر کر دیا اور یہان ان احادیث سے جو شیخ رح نے وارد کی ہین صرف زوائد و فوائد یا جو امر کہ کسی جدید فائدہ
...نہین ہو اختصار کے ساتھ ذکر کیے دیتا ہون تاکہ ان جواہر عجیبہ کا چھوڑنا لازم نہ آوے اور تطویل بھی نہ ہو لیکن چاہیے کہ ہر بات کو
...نے والے اپنے موقع پر رکھ لین واللہ تعالی ہو الموفق۔ (عبد الرزاق کی روایت ابن عباس رض) ابن عباس نے کہا کہ موسی
...نے بنی اسرائیل کو خطبہ سنایا اور کہا کہ امر الہی سے آگاہ مجھ سے زیادہ کوئی نہین ہی پس حکم دیا گیا کہ جا کر اس شخص یعنی خضر سے ملاقات
...ے باقی روایت مانند حدیث مذکور کے کچھ کمی بیشی کے ساتھ ہی ۱۲۔ مترجم کہتا ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ موسی علیہ السلام کے واسطے
...لی مقصود یہ نہ تھا کہ خضر کا علم موسی کو حاصل ہو اسی واسطے حدیث مین ہی کہ خضر علیہ السلام نے اُنسے کہا کہ مجھے اللہ تعالی کی طرف
...سے ایک علم ہی مجھے نہین سزاوار کہ مین اسکو جانون اور مین اللہ تعالی کی طرف سے ایک علم پر ہون کہ تجھے سزاوار نہین کہ تو جانے
...اور حدیث مین خضر کی طرف سے تنبیہ ہی کہ میرے و تیرے وخلائق کے علم نے اللہ تعالی کے علم سے اسقدر بھی کم نہ کیا جس قدر اس
...چڑیا کی چونچ مین سمندر کا پانی لگا ہی۔ یہ تنبیہ ہی کہ شان الہی عزوجل بے انتہا و عجیب ہی اسمین کوئی دعوی نہین کر سکتا اور مترجم
...کہتا ہی کہ سید الانبیاء والمرسلین خیر الخلائق کلہم اجمعین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے فرمایا کہ ما عرفناک حق معرفتک۔ (محمد بن اسحق
...روایت ابن عباس) ابن عباس رض نے کہا کہ مجھ سے ابی بن کعب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ موسی
...نے اللہ تعالی سے درخواست کی کہ ای رب تیرے بندون مین جو مجھ سے زیادہ علم والا ہو مجھے اسکا پتہ فرما دے اللہ تعالی نے فرمایا
...میرے بندون مین جو تجھ سے زیادہ علم والا ہی اور اسکا مقام و نشان بتلا دیا اور اُسکے پاس جانے کی اجازت دیدی اسلے آخرہ۔
...کہ ساتھ نمکین مچھلی تھی۔ ۱۲۔ پہونچے اس صخرہ تک وہان پانی ہی اور یہ پانی آب حیات ہی جو اسمین سے پی جاوے ہمیشہ جیے
...جو مین سے قریب کیجاوے زندہ ہو جاوے تو قصعا ابن عباس نے کہا کہ پھر موسی اس صخرہ پر چڑھے اور انتہا کو علمی
...ایک مرد کو اپنی سوتی چادر مین لپٹا پایا۔ قولہ قال انک لن تستطیع معی صبرا۔ اور وہ ایک شخص تھا کہ علم الغیب سے جانتا
...تھا یعنی تو ظاہر عدل کو جانتا ہی اور علم غیب سے جو مین جانتا ہون اس سے تو واقف نہین ہی۔ قولہ رکبا فی السفینہ

Marfat.com

کہاکہ ایک نئی مضبوط کشتی گذری کہ جسقدر کشتیاں گذری تھین کوئی ان مین سے بہتر نہ تھی
کی کہ ہم کو سوار کرلو انہون نے سوار کرلیا جب دونون مطمئن ہوکر بیٹھ گئے اور کشتی چلی
یعنی رکھانی اور مطرقہ یعنی ہتوڑی نکالی اور اسکے ایک گوشہ مین سے رکھانی کو
کرنے کو اسپر آپ بیٹھ گئے موسی یہ امر دیکھکر گھبرا گئے وقال اخرقتہا لتغرق الخ۔ قولہ
دیکھی کہ آسپر کچھ صبر نہ رہا کہ ایک طفل صغیر بیگناہ کو قتل کرڈالا۔ قولہ لوشئت لاتخذت علیہ اجرا
موسی نے ایسی بات دیکھی کہ وہ تکلیف برداشت کرنے بیٹھے جو اٹھ نہین سکتی اور بے صبر ہوگئے کہا
سے طعام چاہا انہون نے نہ دیا ہم نے ضیافت مانگی انہون نے مہمان نہ کیا تو تو بیٹھا ہوا مفت انکا کام کرنا
لگتی۔ (عوفی نے ابن عباس کا قول روایت کیا) ابن عباس رض نے کہا کہ جب موسی و انکی قوم مصر پر غالب
مصر مین نزول کیا اور جب خوب استقرار ہوگیا تو موسی کو حکم ہوا کہ ذکرہم بایام اللہ۔ جیسے قرآن مجید مین خبر دی گئی
ایام الٰہی سے وعظ و نصیحت کردے الخ۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ وعظ توطیہ تھا کہ شام پر جہاد کرین اور اللہ تعالیٰ کی
تو اسی پر بھروسا کرین۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بعد خروج کے جب فرعون نے پیچھا کیا ہے اور غرق ہوا ہے تو بنو اسرائیل
مصر مین گئے ہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ پھر مصر مین نہین گئے۔ اور اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد ہلاک فرعون کے شاید اول
لڑائی مصر کے قبطیون پر جو فرعون کے بقیہ فوج وغیرہ ہوگی اس سے ہوئی اور غالب ہوکر وہان بنو اسرائیل نے تسلط کیا اور یہی قول
ارجح و اصح ہے بدلیل قولہ عسی ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم من بعدہ الآیہ اور قولہ فاراد ان یستفزہم من الارض فاغرقناہ ومن معہ جمیعا
وقلنا من بعدہ لبنی اسرائیل اسکنوا الارض ای ارض مصر ۱۲۔ اس روایت مین مذکور ہے کہ فتی ایک غلام حضرت موسی علیہ السلام
کا تھا اور تجھے معلوم ہے کہ صحیح کی حدیث مین وہ یوشع بن نون ہین نہ غلام۔ قولہ فارتدا علی اثارہما۔ موسی لوٹے یہانتک کہ صخرہ پر
پہونچے وہان مچھلی کو پایا پھر مچھلی نے سمندر مین چڑھنا و طی کرنا شروع کیا اور موسی اسکے پیچھے ہوے اور موسی اپنے عصا سے
آگے سے پانی ہٹاتے جاتے اور پیچھے سے مچھلی بڑھتی جاتی اور مچھلی کی یہ کیفیت تھی کہ جہان سے پانی چھوتی وہ پانی منجمد ہوجاتا تھا
نبی اللہ موسی اس سے تعجب کرتے تھے یہانتک کہ مچھلی انکو ایک جزیرہ تک لے گئی جو سمندر کے جزائر مین سے تھا وہان خضر
ملاقات ہوئی اسکو سلام کیا تو خضر نے کہا وعلیکم السلام اور سلام اس زمین مین کہان ہوتا ہے اور تو کون ہے الی آخرہ۔ اور
ابن کثیر رح نے قولہ تعالیٰ ہل اتبعک علی ان تعلمنی الآیہ کی تفسیر مین خود لکھا کہ خضر نے موسی سے کہا کہ تو میری مصاحبت مین نہ
رہ سکتا کیونکہ تو مجھ سے ایسے افعال دیکھیگا جو تیری شریعت سے مخالف ہین اور مجھے ایک علم ہے اور تجھے
مین سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک امر کے لیے مکلف ہے پس مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو مجھپر
تو معذور ہے ولیکن تو اس فعل کی حکمت و مصلحت باطنی پر مطلع نہین ہوا ہوگا جیسے مین مطلع ہوا ہون
کی جو حضرت خضر کے بیان سے ہین یہ ہین جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائین بقولہ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ یعنی جس کشتی کو مین نے خرق کیا وہ مساکین کی تھی جو سمندر مین
ہے کہ دس بھائی تھے پانچ لنجے تھے اور پانچ سمندر مین کشتی کو کرایہ پر چلاتے تھے

[illegible] اعیبها میں نے چاہا کہ اسکو عیبدار کر دون یعنی بالفعل وہ کام مین نہ آوے اور اسکی وجہ باطنی مخفی
وَكَانَ وَرَآءَهُمْ اور تھا ورا انکے یعنی سامنے انکے - مَّلِكٌ ایک بادشاہ ظالم جسکا نام شعیب جبائی نے ہدد بن بدد
[illegible] کی روایت مین ابن عباس سے سوائے سعید بن جبیر کی روایت کے اورون سے بھی یہی نام مروی ہے - غرضکہ
[illegible] ظالم تھا جدھر اسکی کشتی جاتی تھی یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا وہ ہر کشتی کو جو درست کارآمد ہوتی تھی غصب کر
لیتا تھا - حاصل یہ ہوا کہ ان لوگون مسکینون کی کشتی کو اسواسطے عیبدار کر دیا کہ بادشاہ مذکور اسکو نہ لیوے پھر یہ لوگ
[illegible] بھی توجہ مین اس تختہ کو جوڑ لینگے اور یہ اس سے بہتر ہے کہ انکے ہاتھ سے کشتی جاتی رہے - بیضاوی مین اس بادشاہ کا
[illegible] جلندی بن جلندی ہے اور محمد بن اسحق کے قول مین سوار بن جلندی اور ایک قول مین جاندی مذکور ہے اور شیخ ابن کثیر رح نے
[illegible] کو یعنی ہدد بن بدد کو ترجیح دی کہ بادشاہان منصوص فی التوراۃ مین سے عیص بن اسحق کی ذریت مین سے یہ توریت مین مذکور ہے
[illegible] ہو کہ اسمین اختلاف ہے کہ مسکین فقیر دونون مین سے کسکا حال زیادہ ضعیف ہوتا ہے تو امام ابوحنیفہ رح نے مسکین کو زیادہ
بدحال قرار دیا اور امام شافعی رح نے فقیر کو زیادہ بدحال قرار دیا - سراج وغیرہ مین مذکور ہے کہ امام شافعی کی حجت یہی آیت ہے کہ
[illegible] مساکین کے واسطے کشتی ثابت کی یعنی وے کشتی کے مالک تھے پھر انکو مساکین فرمایا - مترجم کہتا ہے کہ یہ کشتی مناسب وقت
ضعیف مال تھی اور اسمین دس بھائی شریک تو شاید ایک کے حصہ مین ایک روپیہ کی مالیت ہوا اور شرع مین اللہ تعالی نے زکوۃ
[illegible] جو نصاب کا مالک ہوا اور کمتر نصاب سے فقیر ہے تو نصاب کے دو سو درم مین سے ایک کم ہو تو وہ فقیر ٹھہرایا تو معلوم ہوا کہ فقیر
[illegible] ننانوے درم کا مالک ہوتا ہے باوجود اس نقد کے اگر وہ مکان رہائش سکونت و کپڑے پہننے کے اور دیگر اسباب و اوزار رو
[illegible] رکھتا ہو جسپر زکوۃ نہین ہے تو بھی فقیر ہے بس ظاہر ہے کہ فقیر سے مسکین کہین بدتر حال ہوتا ہے وقد قال تعالی او مسکینا ذا متربۃ - تو
مسکین کو خاک بسر بیان کیا فافہم واللہ تعالی اعلم - پھر قولہ فاردت ان اعیبہا مین عیبدار کرنے کا ارادہ خضر علیہ السلام نے اپنی طرف
نسبت کیا حالانکہ آخر مین ہے کہ ما فعلتہ عن امری - مین نے کوئی کام اپنی طرف سے نہین کیا ہے اسمین یہ بات ہے کہ کشتی توڑنا و عیبدار
[illegible] ظاہر نظر مین ایسی لائق تھا کہ اپنی طرف نسبت کیا - پھر دوسرے واقعہ کی تاویل فرمائی بقولہ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ
مُؤْمِنَیْنِ اور رہا غلام یعنی طفل جسکو قتل کیا تو ظاہر اسکا قتل اور اسکے والدین کو غم دینا ہوا اور باطن مین اسکی حکمت یہ ہے کہ اسکے
[illegible] دونون مومن ہین فَخَشِیْنَاۤ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّكُفْرًا تو ہم کو خوف ہوا کہ دونون کو مجبور و تنگ کرکے طغیان
[illegible] کرالے یعنی جب بالغ ہو تو اپنی جبلی ازلی کفر کی وجہ سے والدین کو بھی کفر پر مجبور کرلاوے کیونکہ یہ اسکی خوبصورتی و محبت
[illegible] سے جدا نہ ہون اور کفر اختیار کرین - پہلے گذرا کہ اس طفل کا نام جیسور تھا اور حدیث صحیح مین گذرا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] یہ غلام جسکو خضر نے قتل کیا جس دن مخلوق ہوا کافر مخلوق ہوا تھا - قتادہ رح نے کہا کہ جس دن وہ لڑکا پیدا ہوا اسکے والدین
[illegible] اور جب قتل ہوا اسپر بہت غم کیا حالانکہ اگر وہ زندہ رہتا تو اسمین انکی ہلاکت دائمی تھی تو چاہیے کہ آدمی حکم الٰہی پر
[illegible] جاری ہو کیونکہ مومن کے واسطے قضاے الٰہی اس بات مین جسکو ناگواری سے اٹھاوے بہتر ہوتی ہے بہ نسبت
[illegible] اپنے لیے دیکھے یعنی جب وہ مومن ہے تو اللہ تعالی کی رحمت ہے جو حکم ناگوار جاری ہو وہ بھی اسپر رحمت ہوگا - اور
[illegible] اسکی آرزو تھا اللہ تعالی نے جاری نہین فرمایا مگر آنکہ اسمین اسکے لیے بہتری ہوتی ہے - کذا فی تفسیر

Marfat.com

الامام اور سراج مین ہی کہ اگر کہا جاوے کہ ایسی صورت ہو تو آدمی کا قتل کرنا روا ہی جواب [illegible]
ہو جاوین تو جائز ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ وحی الٰہی سے یہ کسی کا خیال شاکد نہ ہوگا بلکہ وحی الٰہی [illegible]
خیال اسکے سامنے معدوم قرار دیے جاوینگے پس جواب یہ ہی کہ اس معنی سے قتل جائز ہی ولیکن یہ [illegible]
کہ اللہ تعالیٰ کے وحی سے نہ بتلائے جاوین اور بدون اسکے کشف وغیرہ کسی طور سے ثابت نہ ہونگے [illegible]
معلوم ہی اور آخر مین جب کفر پر مرے تب معلوم ہو کہ یہ کافر ازلی تھا۔ ابن عباس سے روایت گذری [illegible]
کے قتل کا حکم پوچھا تھا اور اسکا مغلطہ یہی تھا کہ خضر نے اس طفل کو قتل کیا تو حضرت ابن عباس نے جواب مین [illegible]
سے ازلی کافر ہونا طفل کا پہچان پڑے تو قتل کر دیکن تو نہین پہچانتا ہی بس کبھی مت قتل کر کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
کے قتل سے منع فرمایا ہی والحدیث رواہ مسلم فی صحیحہ۔ جب یہ بات تھی فَأَرَدْنَا تو ہم نے چاہا کہ أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا
بدلے مین دے ان دونون مومنون کو انکا پروردگار خَيْرًا مِّنْهُ بہتر اس طفل کافر سے۔ زَكَاةً از راہ پاکیزگی کے
نجاست کفر و شرک و بدخلقی و بدافعالی سے پاکیزہ ایمان و توحید و نیک اخلاق سے آراستہ ہو۔ وَأَقْرَبَ رُحْمًا اور [illegible]
ہو از راہ رحمت کے یا از راہ رحم کے۔ پس اول قول پر جو ابن جریج رح سے مروی ہی معنی یہ ہین کہ وہ زیادہ شفقت مین والدین کے
ہو یا والدین پر زیادہ شفیق ہو اور یہ معنی مناسب تر ہین کیونکہ پہلا کافر انپر ظالم و جہنم مین ڈالنے والا تھا۔ ابن جریج سے روایت ہی
کا فرزند کور کے قتل کے وقت اسکی ماں کے پیٹ مین طفل مسلمان تھا اور مترجم کہتا ہی کہ یہ ابدال نہ ہوا مگر مجازی۔ دوم قول پر جو
قتادہ رح سے مروی ہی یہ معنی ہین کہ وہ رحم ذاتی کا حق اچھی طرح ادا کرنے والا ہو۔ شیخ ابن کثیر رح نے روایت بخاری مین جو ابن
جریج کے طریق سے ہی آخر مین ذکر کیا کہ سعید بن جبیر کے سواے راویون نے کہا کہ دونون کو اس طفل کافر مقتول کے بدلے مین
لڑکی دی گئی۔ اور داؤد بن ابی عاصم نے اکثرون سے روایت کی کہ اسکے بدلے مین لڑکی دی گئی۔ معالم و سراج وغیرہ مین ہی کہ کلبی
نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے بدلے مین انکو دختر دی اس سے انبیاء مین سے ایک نبی علیہ السلام نے نکاح کیا اس سے نبی پیدا
ہوا جسکے ہاتھون پر اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو ہدایت دی۔ جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے
عوض مین دختر دی جسکے ستر نبی پیدا ہوے۔ یعنی اسکی نسل سے ستر پیدا ہوے واللہ اعلم۔ پھر تیسرے واقعہ کی تاویل فرمائی قولہ
وَأَمَّا الْجِدَارُ اور رہی وہ دیوار جسکو مین نے مفت سیدھا کر دیا اور تو نے اسکی اجرت لینے کا اشارہ کیا فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ
تو وہ دو لڑکون کی ہی یعنی نابالغون کی يَتِيمَيْنِ دونون یتیم ہین۔ چونکہ یتم بعد بلوغ کے نہین رہتا لہٰذا معلوم ہوا کہ دونون نابالغ
تھے۔ معالم وغیرہ مین ہی کہ ایک کا نام صریم اور دوسرے کا نام اصرم تھا۔ فِي الْمَدِينَةِ دونون شہر [illegible]
قریہ مین۔ اور کبھی قریہ کا اطلاق شہر پر ہوتا ہی جیسے قولہ رجل من القریتین عظیم دونون قریہ سے مراد مکہ و طائف [illegible]
وہ دیوار تو شہر کے دو یتیمون کی تھی جسمین اجرت کا استحقاق نہین ہی ولیکن اب درست کرنے کا [illegible]
كَنْزٌ لَّهُمَا اور اس دیوار کے نیچے ان دونون کے واسطے نیز یعنی گڑا ہوا خزانہ تھا [illegible]
دونون کا باپ مرد صالح تھا جسکے نیکی کے صلہ مین اللہ تعالیٰ نے ان بچون کے واسطے [illegible]
پس تیرے رب نے چاہا کہ۔ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا دونون پہنچین اپنی [illegible]

Marfat.com

اور دونوں اپنا خزانہ استخراج کریں - رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت ہے تیرے رب عزوجل
ن دیوار کی اصلاح کا حکم دیا اور ایک اشارہ میں سیدھی ہوگئی - اور بعض نے کہا کہ یہ رحمت سب وقائع سے
کہ ہر ایک ان میں سے رب عزوجل کی طرف سے رحمت ہے - وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي اور میں نے اسکو اپنی امر
کیا ہے مفسرین نے اختلاف کیا کہ کنز سے کیا مراد ہے بعض نے کہا کہ خزانہ نقود و زر و جواہر جو کنز ہوا کرتا ہے اور بعض نے کہا کہ
مراد ہے اور شاید وجہ اختلاف کی یہ واقع ہوئی کہ بعضے سلف سے روایات ہیں کہ کنز مذکور سونے کی تختی تھی اسپر چند کلمات
لکھے تھے - اور مترجم کہتا ہے کہ کوئی وجہ اختلاف کی نہیں ہے جبکہ وہ خزانہ مالی تھا اور اس خزانہ میں ایک تختی پر یہ بھی لکھا تھا
جب مرد عاقل توجہ کرے تو اسکو معلوم ہو کہ خزانہ مالی سے یہ خزانہ علمی اچھا بلکہ گویا یہی خزانہ تھا - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ
قتادہ وبہتوں نے فرمایا کہ دیوار کے نیچے انکا مال مدفون تھا - کہا کہ یہی ظاہر سیاق آیت بھی ہے کہ مراد مال مدفون ہے اور
کو شیخ ابن جریر رح نے اختیار کیا ہے - مترجم کہتا ہے کہ دوسرے قول کے قائلین نے کہا کہ لوح طلائی بھی مال مدفون ہو سکتا
ن ظاہر سیاق سے خلاف نہیں ہے ولیکن میں کہتا ہوں کہ وہ اسقدر نہیں ہو سکتا کہ کنز کہلا دے اور اس تکلف کی حاجت
جب کہ دونوں کا جمع ہونا ممکن ہے اور جن روایات میں کنز علمی مذکور ہے انمیں یہ انحصار نہیں ہے کہ فقط یہی تھا بلکہ جائز ہے
کے سوائے دیگر مال کثیر ہو فافہم اور لکھا کہ عوفی نے ابن عباس سے روایت کی کہ وہ کنز دیوار کے نیچے کنز علم تھا اور یہی
بن جبیر کا قول ہے - مجاہد رح نے کہا کہ صحف تھے جنمیں علم تھا - ایک حدیث مرفوع میں بھی ایسا وارد ہوا ہے جس سے اس قول کی
ہوتی ہے چنانچہ حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار رح نے اپنی مسند میں ابراہیم بن سعید جوہری کی اسناد و بشر بن المنذر
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنز جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر
وہ ایک تختی سونے کی ٹھوس تھی جسمیں لکھا تھا کہ مجھے تعجب ہے کہ جس نے تقدیر کا یقین کیا اُسنے تکلیف کیوں اُٹھائی جس نے
کھایا اور مجھے تعجب ہے کہ جس نے دوزخ کو یاد کیا وہ کیونکر ہنسا - اور مجھے تعجب ہے کہ جس نے موت کو یاد کیا وہ غافل کیونکر
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - بشر بن المنذر راوی جو مصیصہ کے قاضی کہلاتے تھے اُنکی نسبت حافظ ابوجعفر عقیلی نے کہا کہ
حدیث میں وہم کر جاتے ہیں اقول یعنی مرد ثقہ متقی ہیں ولیکن کبھی بھول کر کچھ کا کچھ روایت کر جاتے ہیں - والحدیث قد
ابن ابی حاتم وابن مردویہ ایضا - اسی مضمون کے آثار بھی سلف سے مروی ہیں - ابن جریر رح نے اپنی اسناد کے ساتھ
بصری سے روایت کی کہ قولہ تحتہ کنز لہما - حسن نے کہا کہ سونے کی ایک تختی تھی جسپر لکھا تھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مجھے عجب
تقدیر پر ایمان لایا وہ غمگین کیونکر ہوتا ہے اور مجھے عجب ہے کہ جو موت پر ایمان لایا وہ خوش کیونکر ہوتا ہے اور مجھے عجب ہے کہ
دنیا اور اسکی گردش کو اپنے لوگوں پر پہچان لیا تو وہ دنیا کی طرف مطمئن کیونکر ہوتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عمر مولائے غفرہ سے روایت کی کہ سورہ کہف میں جو کنز مذکور ہے وہ ایک تختی سونے کی ٹھوس تھی اُسپر لکھا تھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم عجب اُس شخص سے جس نے موت کو پہچانا پھر ہنسا عجب اُس شخص سے جس نے تقدیر کو پہچانا پھر
غمگین ہوا عجب اُس شخص سے جس نے موت کا یقین کیا پھر بے خوف ہو رہا اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد
عبدہ ورسولہ - اور نیز جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ قولہ کان تحتہ کنز لہما - کہا کہ دو سطریں اور آدھی

تیسری تھی پوری نہ ہوئی تھی مجھے تعجب ہے کہ جو رزق پر ایمان لایا وہ کیسے محنت مین پڑتا [illegible]
وہ کیسے غافل رہتا ہے اور مجھے تعجب ہے کہ جو موت پر ایمان لایا وہ کیسے خوش ہوتا ہے [illegible]
یتیمون کی حفاظت بسبب صالح ہونے اُنکے باپ کے کی گئی اور خود اُنسے کوئی صلاحیت [illegible]
وہ تھا جس سے اِن یتیمون تک سات پشت کا فاصلہ ہوا ہے اور وہ جولاہہ تھا - انتہی [illegible]
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ قولہ کان تحتہ کنز لہما - فرمایا کہ سونا وچاندی تھی [illegible]
تاریخ مین اور ترمذی نے جامع مین اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ صحیح [illegible]
کہ یہان سوال وارد ہوتا ہے کہ اُنکے پدر صالح نے یہ کنز جمع کیا حالانکہ کنز کے واسطے مذمت وارد ہے [illegible]
الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم - سراج مین جواب دیا کہ یہ مذمت [illegible]
ادا نہ کیجاوے اور مال کے متعلق حقوق پورے نہ دیے جاوین - اور دوسرا جواب ابو الدرداء [illegible]
کہا کنوز اُنکے لیے حلال تھے اور ہمارے لیے حرام ہین اور اموال غنیمت جہاد ہمارے واسطے حلال کیے گئے ہین [illegible]
حرام تھے - واضح ہو کہ حدیث ابو الدرداء جو اوپر مذکور ہوئی طبرانی نے بھی روایت کی ہے اور ترمذی نے [illegible]
حدیث حسن ہے - سراج مین لکھا کہ سعید بن جبیر رح سے روایت ہے کہ کہا کہ وہ کنز صحف تھے جنمین علم تھا - [illegible]
کہا کہ صحیح الاسناد ہے - اور ابن عباس سے روایت ہے کہ لوح طلائی تھی جسمین لکھا تھا کہ عجب اُس شخص سے جس نے موت کا یقین کیا [illegible]
کیونکر فرحت مین آتا ہے یعنی دنیاوی حیات پر اتراتا ہے اور عجب اُس شخص سے جس نے تقدیر کا یقین کیا کیونکر غمگین ہوتا ہے [illegible]
عجب اُس شخص سے جس نے رزق کا یقین کیا کیونکر تعب اُٹھاتا ہے عجب اُس شخص سے جس نے حساب کا یقین کیا کیونکر غافل [illegible]
ہوجاتا ہے عجب اُس شخص سے جس نے دنیا کے زوال کا اور اہل دنیا پر منقلب ہونے کا یقین کیا وہ کیسے دنیا پر مطمئن ہوتا ہے [illegible]
اللہ محمد رسول اللہ - اور دوسری جانب لکھا تھا کہ انا اللہ لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی یعنی اللہ مین ہون [illegible]
میرا کوئی شریک نہین مین نے نیکی و بدی کو پیدا کیا مبارک باد اُسکو جسے مین نے خیر کے لیے پیدا کیا اور اُسکے ہاتھون نیکی [illegible]
کی اور پوری بربادی اُسکی جسکو مین نے بدی کے لیے پیدا کیا اور اُسکے ہاتھون پر بدی جاری کی [illegible]
کہ جن بزرگون سے تفسیر مروی ہے اُنمین سے اکثر کا یہی قول ہے اور حدیث مرفوع مین بھی ایسا مروی ہے [illegible]
لفظ جب مطلق ہوتا ہے تو وہ مالی کنز پر محمول ہوتا ہے اور یہ ہوسکتا ہے کہ قید کے ساتھ کنز علم [illegible]
جامع تھی انتہی - اور شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اِن اماموں مفسرین سے جو مذکور ہوا [illegible]
عکرمہ وقتادہ کے قول کو اِس سے منافات نہین ہے کہ وہ کنز مال تھا کیونکہ اِن بزرگون نے بھی [illegible]
وہ مال کثیر ہے ہان اسقدر زاید کیا کہ اِس لوح و مال کثیر مین حکمتین و نصائح لکھے تھے [illegible]
اِسمین دلیل ہے کہ مرد نیک کے واسطے جو حفاظت الٰہی ہے اُسکے ذریات تک پہنچتا ہے [illegible]
آخرت مین حاصل ہوئی ہے آخرت مین اِسطرح کہ اُسکی شفاعت سے اُسکی اولاد [illegible]
آنکھین ٹھنڈی رہین جیسا کہ قرآن مین آیا اور حدیث مین وارد ہے [illegible]

باپ کے ہوئی اور اُنکے واسطے خود کوئی صلاحیت ذکر نہیں ہوئی - شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ پہلے
سراج میں لکھا کہ اسکا نام کاشح تھا - اور محمد بن المنکدر رح نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی بندہ کی صلاحیت سے
اولاد کی اولاد کی اور کنبے کی اور اُسکے پڑوسی گھروں کی حفاظت فرماتا ہے کہ جب تک وہ اُنمیں موجود ہے یہ لوگ اللہ تعا
حفاظت میں رہتے ہیں۔ سعید بن المسیب رح سے مروی ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں پھر اپنی اولاد کو یاد کرتا ہوں تو نماز میں زیادتی
کرتا ہوں۔ حسن بصری رح سے مروی ہے کہ اُنسے اور بعضے خارجیوں سے باتیں ہوئیں تو خارجی نے کہا کہ دونوں غلام یتیم کی
اللہ تعالی نے کس بات میں حفاظت فرمائی آپ نے فرمایا کہ اُنکے باپ کی صلاحیت سے تو اُسنے کہا کہ پھر میرا باپ دادا تو اس سے
اچھا تھا آپ نے کہا کہ اللہ تعالی نے ہمکو آگاہ کر دیا ہے کہ تم قوم خصم ہو یعنی جھگڑالو مخالف ہو - اور اہل تفسیر نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ
ان یتیموں کے صالح باپ کے افعال میں سے یہ بھی تھا کہ لوگ اُسکے پاس ودیعتیں رکھ جاتے اور وہ اُسی طرح اُنکو واپس کر دیتا
تھا۔ پھر سراج میں لکھا کہ اگر سوال کیا جاوے کہ کیا ان دونوں یتیموں کو معلوم تھا کہ اِس دیوار کے نیچے خزانہ ہے یا نہیں جانتے
تھے تو انتظار کیا تھا اور اگر نہ جانتے تھے تو بعد بلوغ کے کیونکر نکالتے تو جواب یہ ہے کہ بظاہر وے نہیں جانتے تھے اور شاید اُنکا وصی
جانتا تھا جو بالفعل کہیں گیا تھا اُسکے پیچھے یہ دیوار گرنے کو تھی تو درست کر دی گئی - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ ما فعلتہ عن امرے
یعنی میں نے اپنے ارادہ سے نہیں کیا بلکہ مجھے حکم دیا گیا اور میں اسپر واقف کیا گیا ہوں تب میں نے کیا ہے۔ اسمیں دلالت ہے کہ خضر ع
کو نبوت تھی جیسا کہ پہلے اِسکا اشارہ گذرا کہ بعض نے قولہ تعالی آتیناہ رحمۃ من عندنا۔ سے نبوت کو رحمت لیا ہے اور دوسروں نے کہا کہ
نبی بلکہ رسول تھے - اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ بادشاہ تھے اُسکو ماوردی رح نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے اور بہت سے علماء اسطرف
گئے کہ نبی نہیں تھے بلکہ ولی تھے واللہ تعالی اعلم اور ابن قتیبہ نے معارف میں ذکر کیا کہ خضر کا نام بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن
شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ہے اور کہتے ہیں کہ کنیت ابو العباس تھی اور لقب خضر تھا اور وہ بادشاہوں کی اولاد
سے تھے اُسکو امام نووی نے تہذیب الاسماء میں ذکر کیا ہے - سراج میں تنبیہ کی کہ جس شخص نے خضر کی نبوت کا دعوی کیا اُسنے چند امور
سے حجت نکالی ہے اول قولہ وآتیناہ رحمۃ من عندنا اور رحمت نبوت ہے کما قال تعالی وما کنت ترجوان یلقی الیک الکتاب الا رحمۃ
من ربک - مراد اِس رحمت سے نبوت ہے - امام رازی نے اِس دلیل پر اعتراض کیا کہ ہم یہ مانتے ہیں کہ نبوت رحمت ہے ولیکن
اِس سے یہ کیونکر مان لیا جاوے کہ ہر رحمت نبوت ہی ہوا کرتی ہے - حجت دوم قولہ تعالی وعلمناہ من لدنا علما - کیونکہ یہ مقتضی ہے کہ اللہ تعا
نے خضر کو بدون واسطہ معلم کے خود تعلیم فرمایا اور جسکو اللہ تعالی نے بلا واسطہ آدمی کے علم دیا وہ نبی ہونا چاہیے جو امور کو اللہ تعالی
کی طرف سے وحی کے ساتھ پہچانتا ہے - امام رازی رح نے اِسپر اعتراض کیا کہ جو باتیں بدیہی وضروری ہیں وہ آدمی کو خود بخود بدون
نبی کی تعلیم کے حاصل ہو جاتی ہیں اور یہ اللہ تعالی ہی کیطرف سے ہے حالانکہ اِس سے نبی ہونا لازم نہیں آتا تو یہ استدلال ضعیف
حجت سوم یہ کہ موسی علیہ السلام نے خضر سے تعلیم کی درخواست کی حالانکہ نبی علم سیکھنے میں غیر نبی کی پیروی نہیں کریگا - امام رازی
نے کہا کہ یہ استدلال بھی ضعیف ہے کیونکہ نبی ان علوم میں جنسے اُسکی نبوت ہے غیر نبی کی اتباع نہیں کریگا اور ماسوائے اُسکے نبوت
کو دوسرے کی اتباع سے حاصل کر سکتا ہے اگر حاجت ہو - حجت چہارم یہ کہ خضر نے موسی پر اپنی اونچائی ظاہر کی جب کہا کہ
علی ما لم تحط بہ خبرا - اور موسی علیہ السلام نے خضر کے واسطے اپنی عاجزی ظاہر کی جب کہا کہ لا اعصی لک امرا - تو اِس سے

Marfat.com

معلوم ہوا کہ خضر علیہ السلام حضرت موسی سے اونچے تھے پھر جو کوئی نبی نہ ہو وہ نبی سے [illegible]
ضعیف کہا کہ جو علوم ایسے ہین کہ اُنپر نبی کی نبوت موقوف نہین ہی تو جائز ہی کہ ان علوم کی [illegible]
حجت پنجم قولہ وما فعلتہ عن امری - کیونکہ معنی یہ ہین کہ مین نے بامر الٰہی اُسکو کیا ہی اور یہ وحی ہی [illegible]
یہ بھی ضعیف ہی مترجم کہتا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی ماں کو حکم دیا کہ ایسا کرو [illegible]
حالانکہ بحکم الٰہی ان کامون کو کرنے سے وہ نبی نہین ہو گئی پس ضعف اس حجت کا تو ظاہر ہی [illegible]
موسی وہاں پہونچے اور خضر سے ملے تو کہا کہ السلام علیک تو خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ وعلیک السلام [illegible]
نے کہا کہ تجھے یہ کس چیز نے پہچنوایا کہ مین نبو اسرائیل کا پیغمبر ہون خضر نے فرمایا کہ جس نے تجھے مجھکو بھیجا [illegible]
ہوا کہ خضر نے اُسکو وحی سے معلوم کیا اور وحی نہین ہوتی مگر نبوت کے ساتھ تو لازم آیا کہ وہ نبی تھے - امام مازری [illegible]
ہو سکتا کہ یہ بات از قسم کرامات والہامات ہو - انتہی - مترجم کہتا ہی کہ یہ حجت دو طرح ضعیف ہی اول یہ کہ ہر وحی [illegible]
ہی بدلیل قولہ اوحینا الی ام موسی الآیہ اور مانند اِسکے حالانکہ وہ نبیہ نہ تھی اور قولہ اوحی ربک الی النحل - پس وحی [illegible]
دوم یہ کہ اگر مان لیا جاوے تو جس روایت سے استدلال ہی وہ آحاد مین سے ہی اور اُس سے اس حد تک قطعی یقین [illegible]
جس سے نبوت قطعی ثابت کیجاوے حالانکہ معارض اِسکے دیگر امور موجود ہین جنسے کہا جاتا ہی کہ پیغمبر نہین تھے - بعض اہل [illegible]
کہ ثعلبی رح نے کہا کہ سائر اقوال مین خضر پیغمبر ہین پھر باہم اختلاف ہی بعض نے کہا کہ نبی غیر مرسل ہین اور بعض نے کہا [illegible]
بھیجے گئے تھے قوم نے اُنکی دعوت کو قبول کر لیا - رمانی رح نے اسی کی تقویت کی اور پھر ابن الجوزی رح نے بھی اسی کو قوی کہا [illegible]
ایک قول تو یہ ہوا کہ وہ نبی ہین اور دوسرا قول یہ کہ وہ ولی ہین اور اسی طرف صوفیہ کی ایک جماعت گئی ہی اور یہی قول علی بن [illegible]
حنبلی کا ہی اور یہی قول ابن الانباری وقشیری کا ہی - اور ابن جریر رح نے تاریخ مین کہا کہ اگلی کتابون والے کے اقوال سے خضر [illegible]
زمانہ بادشاہ فریدون مین تھے اور بعض نے کہا کہ ذو القرنین بادشاہ کے مقدمہ لشکر پر تھے جو زمانہ ابراہیم خلیل علیہ السلام [illegible]
خضر تو چشمہ آب حیات مین اُترے ونہائے وپانی پیا اور ذو القرنین راستہ بھول گئے اور خضر علیہ السلام کے قصہ کو ایک جماعت [illegible]
ذکر کیا از انجملہ خیثمہ بن سلیمان ہین اور ابو مخنف نے کہا کہ اہل علم نے اجماع کیا کہ آدمیون مین سب سے زیادہ عمر کے خضر ہین [illegible]
آبحیات مین سے پیا ہی - اور حسن بصری نے کہا کہ خضر علیہ السلام سمندرون پر موکل ہین اور الیاس علیہ السلام جنگلون پر [illegible]
موکل ہین اور ہر سال دونون موسم حج مین جمع ہوتے ہین انتہی ملخصا - اور شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ امام نووی [illegible]
کہ بھلا خضر علیہ السلام اُبتک باقی ہین پھر قیامت تک باقی رہینگے یا نہین تو یہ دو قول ہین اور خود نووی [illegible]
کہ وہ باقی ہین اور اسمین حکایات وآثار سلف وغیرہم سے نقل کی اور خضر کا ذکر بعض احادیث مین آیا [illegible]
ان احادیث مین سے سب سے زیادہ مشہور حدیث تعزیت ہی یعنی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد [illegible]
تھے اور اُسکی اسناد بھی ضعیف ہی اور دیگر علماء محدثین وغیرہم نے اُسکے خلاف کو ترجیح دی کہ خضر [illegible]
وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد الآیہ وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ان تہلک ہذہ العصابۃ لم تعبد فی الارض [illegible]
کی کہ الٰہی اگر یہ ٹکڑا یعنی صحابہ کا ہلاک کیا گیا تو زمین مین تیری عبادت نہ ہوگی اور [illegible]

[illegible] پاس آئے اور نہ آنکہ انھون نے نصرت کی اور اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ کے اتباع مین سے ہوتے
[illegible] علیہ وسلم کی بعثت تمام جن وانس پر تھی اور آپ نے فرمایا کہ اگر موسی وعیسی دونون زندہ ہوتے تو انکو کچھ گنجایش
[illegible] اتباع کے - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات شریف سے ایک مہینہ پہلے آگاہ فرمایا کہ اس رات سے
[illegible] کوئی نفس جو اسوقت روے زمین پر موجود ہو باقی نہین رہیگا اور سواے اسکے اور دلائل ہین پس ان دلائل سے
[illegible] کے نزدیک خضر علیہ السلام باقی نہین ہین انتہی ملخصا - مترجم کہتا ہو کہ بعض اہل عصر نے غفر اللہ تعالی لہ ورحمہ اس سے واضح
[illegible] نقل کیا کہ جسکا ملخص ترجمہ یہ ہو کہ امام نووی نے تہذیب مین ذکر کیا کہ اکثر علماء نے کہا کہ خضر زندہ ہم مین موجود ہین اور اس قول
[illegible] واہل صلاح واہل معرفت کا اتفاق ہو اور ان لوگون نے خضر کے دیدار کی اور انکے ساتھ یکجا جمع ہونے کی اور انسے سوال کرنے
[illegible] جواب پانے کی اور مقامات متبرکہ مین انکے پائے جانے کی اسقدر حکایات کثرت سے ذکر کی ہین کہ شمار سے باہر ہین اور ایسی مشہور
[illegible] ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہو اور شیخ ابن الصلاح نے کہا کہ خضر زندہ ہین جمہور علماء وصلحاء اور عامہ اہل الصلاح کے نزدیک - اور
[illegible] زندہ ہونے سے صرف بعض محدثین نے بطور شذوذ کے انکار کیا ہو - بعض نے کہا کہ ہر زمانہ کے واسطے ایک خضر ہو اور یہ ایسا
[illegible] ہو کہ اسپر کوئی دلیل نہین ہو - مترجم کہتا ہو کہ شاید یہ اس روایت سے ماخوذ ہو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہو کہ خضر
[illegible] تھا اور نہ نبی تھا وہ ایک نیک بندہ اللہ تعالی کا تھا اسنے اللہ تعالی کو محبوب رکھا تو اللہ تعالی نے اسکو محبوب کیا اور تم مین
اسکے مثل موجود ہو فافہم - اور سہیلی رح نے کہا کہ خضر کا نام عامیل ہو اور اسکا باپ بادشاہ تھا اور خضر ہی وہ شخص ہوگا کہ جسکو دجال قتل
[illegible] کریگا - امام بخاری اور ایک گروہ اہل حدیث نے کہا کہ خضر نے ہجرت سے سو برس گذرنے سے پہلے انتقال کیا - مترجم
کہتا ہو کہ یہ نقل صحیح نہین بلکہ یون کہنا چاہیے کہ آنحضرت صلعم کی وفات شریف سے سو برس تک مین انتقال کیا یعنی اسوقت تک کے آنے سے
پہلے ہی انتقال ہوا خواہ اس درمیان مین یا حضرت صلعم سے پہلے انتقال کیا بلکہ بمقتضاے دلائل لازم ہو کہ حضرت صلعم کے زمانہ سے پہلے انتقال کیا
[illegible] ابو بکر بن العربی نے اسی قول کی تائید کی اور صحیحین وغیرہ کی حدیث قرب وفات سے کہ سو برس تک مین اسوقت کے موجودہ لوگ روے زمین
[illegible] مر جاوینگے اسپر دلیل پیش کی - اور اسکا جواب خضر کی حیات ثابت کرنیوالون نے یہ دیا ہو کہ آپ نے روے زمین والون کا مرجانا بیان
[illegible] ہو اور خضر اسوقت روے سمندر پر تھے - اور ابن عبد البر رح نے تمہید مین ذکر کیا کہ خضر ع حضرت صلعم کی خدمت مین آئے اور یکجا ہوئے ہین اور آنحضرت صلعم
[illegible] کے بعد جب اہل بیت غسل دینے کو مجتمع تھے تو صرف آواز سے تعزیت ادا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگون کو
[illegible] خضر ہین اور اسمین عنقریب کلام آتا ہو اور بعض نے کہا کہ جب الیاس علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
[illegible] اور یکجا ہوئے ہین تو خضر علیہ السلام کا یکجا ہونا ظاہر ممکن ہو اور الیاس کے یکجا ہونے کی حدیث کو ابن ابی الدنیا نے انس رض
[illegible] کیا ہو اور حافظ ابو الخطاب ابن وحیہ نے اسپر تعقب کیا اور کہا کہ اس حدیث کے طرق مین سے کوئی صحیح نہین ہوا اور
[illegible] اجتماع انبیاء علیہم السلام مین سے کسی کے ساتھ ثابت نہین ہو سواے حضرت موسی علیہ السلام کے جو بدلالت واجماع
[illegible] واقع ہوا ہو اور جو کچھ خضر کی حیات مین روایات کی ہین انمین سے کوئی صحت کو نہین پہونچی اور اسپر علماے نقل
[illegible] مترجم کہتا ہو کہ شیخ ابن حجر عسقلانی رح نے کتاب الاصابہ فی اسماء الصحابہ مین بیان احوال خضر ع واخبار قبل
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم و وجود خضر والیاس در زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحیات دائمی وآثار سلف وغیرہ کو مستقل ابواب مین

Marfat.com

بیان کیا اور ہر ایک روایت کی اسانید پر جرح وتعدیل کے ساتھ گفتگو کی اور آخر مین اس جانب
اور حدیث تعزیت پر اچھی طرح کلام کیا اور نتیجہ اُسکا ضعف وعدم ثبوت ہے اور بعض محدثین
واللہ تعالیٰ اعلم۔ جو روایت کہ تعزیت مین گذری وہ صحیح نہین ہے اسمین ایک راوی اہل
اُس شخص کو دیکھا تو میرے نزدیک اونٹ کی ایک مینگنی اس سے زیادہ بسند ٹھہری۔ اور جو
سے ذکر کی وہ بھی صحیح نہین ہے اور اسکی تکذیب امام احمد ویحییٰ بن معین واسحٰق بن راہویہ وابوزرعہ
حیات کے قائل ہین اُنکے پاس ایک تمسک یہ ہے کہ آب حیات کا تذکرہ جامع ترمذی وصحیح بخاری کی روایات
جس نے اس چشمہ سے پیا وہ دائمی حیات پاتا ہے ولیکن یہ استدلال اسوجہ سے قوی نہین کہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ
کے قول سے ثابت نہین ہوئی ہے ہان طبرانی نے البتہ معجم کبیر مین ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث
سے خضر علیہ السلام کے قصہ مین روایت کی جس سے دلیل نکلتی ہے کہ خضر علیہ السلام نبی تھے اور اسکی اسناد حسن ہے لیکن
ہے کہ بقیۃ بن الولید راوی نے معنعن بیان کیا ہے اور بقیہ رح کا عنعنہ ضعیف ہے۔ ابو حیان رح نے اپنی تفسیر مین لکھا
اس قول پر ہین کہ خضر علیہ السلام نے انتقال کیا اور یہی قول ابن ابو الفضل المرسی کا ہے اور اسی پر جزم کیا ابن المنادی
حربی وابو الطاہر بغدادی رح نے۔ اور واضح ہو کہ منجلہ اِن لوگوں کے جنھون نے خضر کے بالفعل موجود نہ ہونے پر جزم کیا
ابو یعلی حنبلی وابو الفضل بن ناصر دمشقی اور قاضی ابو بکر بن العربی وابو بکر بن النقاش وابن الجوزی ہین اور منجلہ دلائل کے
کہ امام بخاری نے ابن عباس رض سے روایت کی اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھیجا اُسپر عہد لیا ہے کہ اگر وہ زندہ ہو اُسوقت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث ہون تو ضرور اُسپر ایمان لاوے اور اُسکی نصرت مین جہاد کرے۔ سو اگر خضر موجود ہوتے تو اُنپر یہ بات واجب ہے
کہ آپ کے پاس آتے اور نصرت کرتے۔ شیخ ابو الحسین بن المنادی نے کہا کہ مین نے خضر کی عمر سے کہ وہ باقی ہین یا نہین با
بحث کی تو مجھے معلوم ہوا کہ اکثر مغفل لوگ اس بارہ مین کہ وے باقی ہین بوجہ اُسکے دھوکا کھاتے ہین کہ اس بارہ مین
آئی ہین حالانکہ جسقدر روایات مرفوع ہین سب کی اسانید واہیہ ہین اور اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ سے جو روایات
اُنپر اعتماد نہین ہو سکتا کیونکہ وے لوگ ثقہ نہین ہین اور ایسے ہی مسلمہ بن مصقلہ اور رباح کے اخبار باد ہوائی ہین اور
اُنکے جو اخبار ہین سب واہی ہین اور اصل حال دو باتون سے خالی نہین یا تو ایسا ہوا کہ بعضے مکارون نے فریب سے ثقہ
پر کوئی بات داخل کردی اور اُنھون نے بدگمانی نہ کی بلکہ سادگی سے اُسکو صحیح خیال کرلیا اور شاید ایسا ہو اگر بعض
اُسمین خطا کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ فائدہ شیخ ابن کثیر رح نے خضر کی وجہ تسمیہ مین امام احمد وبخاری کی حدیث
وہ اُنکے نیچے ہری ہوکر لہلہانے لگی۔ کہی اور کہا کہ فروہ سے مراد یہان سوکھی گھاس ہے یہ عبدالرزاق کا قول
خالی زمین جسپر کچھ نباتات کا نام نہ ہو۔ بالجملہ جب خضر علیہ السلام نے سب واقعات کی تاویل بیان کردی
لَمۡ تَسۡطِعۡ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا یہ تاویل اُسکی ہے جسپر تو نے صبر کی طاقت نہ پائی۔ یہان تسطع
س طرح سے کہا تو اسمین وجہ یہ ہے کہ اول کی بہ نسبت دوم مین مبالغہ ہے اور اول مین
اشکال وتردد موسیٰ علیہ السلام کا بھی قوی تھا لہذا اُسکے مقابلہ مین تستطع جو طلق ہے

[illegible]

[illegible] استعمال کیا ۔ سراج مین لکھا کہ اِس قصہ مین چند فوائد عظیمہ ہین ازانجملہ یہ کہ آدمی اپنے عمل پر
[illegible] جس عمل کو اچھا نہ سمجھے اُسپر جلدی سے ملامت کرنے پر آمادہ نہ ہوجاوے جب تک اُسکی ماہیت سے واقف
[illegible] اُسمین کوئی بھید ہو جسکو اُسنے نہین پہچانا ۔ ولیکن جو امر کہ شرع مین منکر ہو اُسپر دریافت کے بعد انکار کرے ۔ ازانجملہ
[illegible] علم حاصل کرنے مین کوشش کرے ۔ ازانجملہ علمار کے سامنے اپنے آپ کو عاجزی سے رکھے ۔ ازانجملہ گفتگو مین مستحسن کا لحاظ
[illegible] ازانجملہ یہ کہ جو کوئی جرم کرے اُسکو اُسکے جرم پر تنبیہ کرے پھر عفو کرے پھر نہ مانے تو اسکو چھوڑ دے بشرطیکہ یہ تحقق ہوجاوے
[illegible] اصرار کریگا ۔ روایت ہے کہ جب موسی علیہ السلام نے خضر سے مفارقت کی تو کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجیے خضر علیہ السلام نے
[illegible] آپ علم کو اسواسطے مت طلب کیجیے کہ اُسکی باتین بیان کرین یا آپ مشہور ہون بلکہ اُسپر عمل کرنے کے واسطے حاصل کیجیے ۔
شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ موسی کے ساتھ فتی کا ذکر اسوجہ سے نہین کہ اصل مقصود موسی و خضر علیہ السلام سے ہے اور فتی جو کہ یوشع
بن نون تھے جیسا کہ احادیث سابقہ مین گذرا تو یہ اُسوقت موسی علیہ السلام کی تبعیت مین تھے لہذا اُنکا ذکر نہین کیا اور بعد موسی ع
کے یہی بنی اسرائیل کے واسطے پیغمبر ہوے ہین ۔ اور لکھا کہ یہان ابن جریر رح نے ابن عباس سے نقل کیا کہ فتی مذکور نے عین الحیات
کا پانی پی لیا تو خضر نے اُسکو ایک چھوٹی سی ڈونگی پر بٹھا کر سمندر مین ڈالدیا وہ قیامت تک اسی موج مین پڑا رہیگا اور یہ اسوجہ سے کیا
کہ اُسکو عین الحیات مین سے پانی نہین چاہیے تھا ۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ ابن عباس سے اُسکی روایت مین حسن بن عمارہ راوی
متروک و اُسکا باپ مجہول ہے اور یہ قول ہرگز ثابت نہین بلکہ منکر موضوع ہے ۔ ف ـــــ فی العرائس من اشارات ہذہ القصہ فی قولہ
فلما جاوزا قال لفتاہ آتنا غداءنا الآیہ ۔ جب اُنھون نے راہ مین خطا کی تو قلب کو تایید نہ ہوا اور اُنکو تعب نے اثر کیا اور یہ اللہ تعالے کی
تعلیم اِن دونون کو تھی کہ اُنھون نے حد مقرر سے تجاوز کیا اور سر قلبی بسا اوقات حکم غیب معلوم کر لیتا ہے اور اِس سے قلب و عقل کو
معرفت نہین ہوتی تو نفس کو اِس سے اذیت بوجہ اِس سے جاہل ہونے کے لاحق ہوتی ہے اور اگر قلب و نفس کو بھی وہ معرفت ہوتی جو سر کو
حاصل ہوئی ہے تو اُسپر تعب لاحق نہ ہوتا اور اِن دونون بزرگون پر تعب اسوجہ سے لاحق ہوا کہ اُسوقت دونون مقام مجاہدہ و
امتحان مین ڈالے گئے تھے اور اگر موسی علیہ السلام اِس مقام پر محمول بحظ مشاہدہ ہوتے تو ویسے ہوتے جیسے طور کے مقام پر
تھے کہ وہان چالیس روز تک طعام نہین پایا اور کچھ بھی تعب لاحق نہ ہوا اور یہ مقام وحال اہل الانس کا ہے اور تعب لاحق
ہونے کا مقام ارادت ہے تو یہ نہین دیکھتا ہے کہ کیونکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی یعنی مین اپنے
رب کی حضوری مین رات گذارتا ہون وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ۔ موسی علیہ السلام چونکہ [illegible] تلاش مین تھے تو مقام مشاہدہ
سے محجوب کر دیے گئے اور مقام مجاہدہ مین مبتلا کیے گئے اور یہ حق تعالے عزوجل کی طرف سے ادب دیا گیا تاکہ یہ خطرہ دل مین آوے
کہ علوم حقائق مین سے کچھ حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالی غیور ہے کہ کوئی شخص اُسکے اسرار مین سے کسی سر کا مدعی ہو اسی جہت سے اُسکو
[illegible] حاصل کرنے کو نکالا ۔ شیخ استاد رح نے کہا کہ موسی اِس سفر مین متحمل تھے اور یہ سفر تادیب کے واسطے تھا کہ مشقت اُٹھاوین
[illegible] زیادہ کرنے کے واسطے گئے تھے اور طلب علم کی حالت ایسی ہے کہ اُسمین ادب دیا جاتا ہے اور وہ وقت مشقت برداشت
کرنے کا ہے اسی واسطے اُنکو بھوک لاحق ہوئی اور سفر مین مشقت ظاہر ہوئی اور جس وقت انتظار کلام و مناجات مین بیٹھے تو
[illegible] صبر کیا اور کوئی بھوک و مشقت لاحق نہ ہوئی کیونکہ اِس سفر مین متحمل نہ تھے بلکہ محمول تھے اور وہ سفر الی اللہ تھا

Marfat.com

قولہ تعالےٰ فوجدا عبدا من عبادنا - اسمین خفی اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے بندے خاص مین [illegible]
کہ اُسکی قدم ربوبیت مین سے کچھ جانین اور اسرار وحدانیت وحقائق حکمت ولطائف ملکوت [illegible]
یہ رجال الغیب اور مردان خدا واقف غیب الغیب اور عالم السر وسر السر مین اور ان [illegible]
کردیا ہو اور خلق سے پوشیدہ کردیا ہو اور یہ اُنپر شفقت ہو اور یہی درحقیقت بندے مین [illegible]
اسی جہت سے اُنکو اپنے بندون مین سے بندہ قرار دیا ورنہ پیدا کرنے کی راہ سے تو سب مخلوق [illegible]
خصوصیت عالی نہ ہوتی تو کیون کہا جاتا کہ لا الہ الا اللہ ومحمد عبدہ ورسولہ - اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
بندہ ہون اور لا الہ الا اللہ اور اللہ تعالی وہی ایک ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال عبدیت [illegible]
کی ذات عالی کے واسطے مخصوص ہو یعنی جیسے الوہیت مین اللہ تعالی فرد ہو ویسے عبدیت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور باقی انبیاء و اولیاء اپنے اپنے مراتب پر ہین پھر خضر علیہ السلام کو اس سے زیادہ بزرگی کیا چاہیے کہ اُنکو [illegible]
اور اپنے بندون مین سے ایک بندہ قرار دیا اور حقیقت مین اُسکی بندگی کون ادا کرسکتا ہو اور اگر اُسکی رحمت [illegible]
اُسکے بندون پر جاری ہوئی ہو نہ ہوتی تو کس کو جرات تھی کہ یون کہے کہ مین اُسکا بندہ ہون کیونکہ بندگی تو ایک حادث [illegible]
اور وہ ذات قدیم عزوجل اس سے پاک وبرتر ہو کہ کوئی حادث اُسکی بندگی ادا کرسکے - اقول یعنی حادث تو قدیم سے [illegible]
مخلوق ہو اور بندگی اس حادث سے مخلوق ہو تو بندگی مخلوق سے مخلوق ہوئی پس جب خود حادث مین یہ لیاقت نہین کہ [illegible]
قدیم کے لائق ہو تو حادث سے حادث یعنی بندگی کو کیا لیاقت ہو کہ قدیم کے لائق ہوگی ولیکن اُسنے اپنی رحمت سے قبول
کیا ہو ورنہ کسی کو یہ مجال نہین ہوسکتی کہ اُسکے بندے ہونے کا دعوی کرے - قولہ تعالی آتیناہ رحمۃ من عندنا الآیہ - معرفت
کاملہ دی اور اپنے علوم غیبی مین سے ایک علم دیا جو بہت سے نیک بندون کو نہین معلوم ہو اور وہ علم لدنی خاص ہو جسکا تعلیم [illegible]
اللہ تعالے نے اپنے ہی واسطے مخصوص فرمایا اور خاص الخاص بندون کو عطا فرماتا ہو اسمین اکتساب اور تعلیم کو دخل نہین [illegible]
یہ علم ایسی صورت پر ہوتا ہو کہ اُسکے حقائق مجہول ہوتے ہین اور اسمین مخلوق کے واسطے منافع ہوتے ہین [illegible]
سے ہر جدا افعال کا عالم ہو جسکے فوائد مین سے استحکام عبودیت ہو اور اس سے زیادہ خاص فائدہ یہ ہو کہ بعضے [illegible]
وقوع سے پہلے معلوم ہوجاتے ہین اور اس سے زیادہ خاص بھی علم اسماء ونعوت خاصہ ہو اور اس سے بھی اخص علم [illegible]
اور اس سے بھی اخص علم الذات ہو اور علم تشابہات بھی علم مجہول مین سے خاص ہو پس ان علوم کا تعلق جس طرح ہوتا ہو [illegible]
خاص ہین از انجملہ مکاشفات سے حاصل ہوتا ہو اور غیب کے ظہور سے حاصل ہوتا ہو اور علم قدم جو [illegible]
حق عزوجل ہو اُسکا تعلق باالہام خاص ہوتا ہو اور اسطرح بھی ہوتا ہو کہ کلام قدیم بغیر واسطہ کے [illegible]
تو جسکو وہ علم ہو جو محض قدم ہو کہ اللہ تعالے نے اُسکو صرف اپنی ہی ذات پاک کے واسطے مخصوص کیا ہو [illegible]
کسی حال مین راہ نہین ہو - قال المترجم ظاہر یہ ہو کہ ان جملہ اقسام مین سے بھی خصوصیات [illegible]
کسی کو اطلاع نہین ہو چنانچہ اسماء ونعوت مین سے بھی اسماء ہین کہ سواے حق تعالی کے [illegible]
او استاثر بہا فی علم الغیب - یعنی اور ہر ایسے اسم کے ساتھ جو تونے علم غیب مین [illegible]

Marfat.com

...کی تفسیر مین یہ حدیث تمام مذکور ہے اور اسی قیاس پر افعال مین بھی ظاہر ہے پس معلوم ہوا کہ سوائے
...کے جو اقسام مذکورہ سابق مین سے ہر ایک مین سے اللہ تعالی کے واسطے علم مخصوص ہے کہ کسی کو اسپر اطلاع نہین ہے
...قال اہل علم شیخ ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ علم لدنی وہ ہے کہ جو خلق پر توفیق سعادت وخذلان شقاوت کا
...ہو قال المترجم اسی سے خضر علیہ السلام نے طفل مقتول پر کفر ازلی کا حکم لگایا اور اسکو قتل کر دیا فافہم - اور شیخ ابن عطا رح
...علم لدنی وہ ہے کہ بدون واسطہ کشف کے ہو اور بدون تلقین حروف کے ہو بلکہ اسکا القاء بواسطہ ارواح کے مشاہدہ کے ہوتا ہے
...مین رح نے کہا کہ علم لدنی ایک الہام ہے کہ حق عزوجل نے اسرار کو ممتاز کیا ہے اور وہ وہان سے پھرنے کی قدرت نہین پاتے ہین
شیخ قاسم نے فرمایا کہ علم استنباط تو بکلفت و وسائط ہوتا ہے یعنی کسی واسطہ سے کلفت کے ساتھ ہوتا ہے اور علم لدنی بدون کلفت
...ل ہوتا ہے اور اسمین واسطہ کچھ نہین ہوتا ہے - شیخ جنید رح نے کہا کہ علم لدنی وہ ہے جو اسرار پر محکم ہو مگر یہ نہین کہ اسرار اسکے
...رف ہو جاوین بلکہ وہ مکاشفات انکو اوہین اور جو غیب مین ہے وہ کشف کر دیا جاتا ہے اور یہ بندہ کے واسطے اسوقت واقع
ہے کہ وہ ہر طرح سے مکنون غیب مین ہے اور یہ بندہ کو اسوقت ملتا ہے کہ اپنے جوارح واعضاء کو تمام مخالفتون سے روکے اور
ارادات سے اپنے آپ کو خالی کرے پس وہ قبضۂ قدرت مین بدون تمنا و اپنی مراد کے رہجاتا ہے قال المترجم فتوح الغیب
یہ حالت ابدال کی لکھی ہے کہ وے اپنے ارادت سے خارج ہو جاتے ہین تو انکا کوئی فعل انکو ناخوش وناگوار نہین معلوم ہوتا ہے
...ہیل رح نے فرمایا کہ الہام نائب وحی ہے کما قال تعالی واوحی ربک الی النحل - یعنی تیرے رب نے وحی فرمائی شہد کی مکھی
حالانکہ یہ الہام تھا اور کما قال تعالے واوحینا الی ام موسی ع - حالانکہ یہ بھی الہام تھا - شیخ اسناد رح نے کہا کہ جب اللہ تع
...سی کو اسکا بندہ فرمایا تو اسکو خواص بندون مین سے کر دیتا ہے اور اگر کسی کو اپنا بندہ فرمایا تو اسکو خاص الخاص کر دیتا ہے اور کہا کہ
...لدنی وہ ہے جو الہام کے طریق سے حاصل ہو اور اسمین طلب کرنے کا تکلف نہ کرنا پڑے کیونکہ خواہش کے تکلف سے الہام نہین
...ہے پس اصل تفسیر اسکی الہام ہے اور یون بھی کہا جاتا ہے کہ علم لدنی وہ جس سے حق تعالی اپنے بندون کو آگاہ کر دیتا ہے ایسی باتون
...ین انکی بہتری ہے - مترجم کہتا ہے کہ اس سب تفسیر پر جو علم لدنی کے واسطے مذکور ہوئین حضرت موسی علیہ السلام کی درخواست
...تعلیم کی اس علم لدنی کے واسطے نہین ہو سکتی کیونکہ وہ بغیر اکتساب کے ہوتا ہے پس ظاہرا مراد یہ تھی کہ بمقتضاے علم لدنی جو
...سے ظاہر ہوتے ہین تم مجھے انکے معائنہ سے آگاہ کرنے کی اجازت دو کہ مین تمہارے ساتھ پیچھے ہو جاؤن اور دیکھون
...خضر علیہ السلام کے افعال کو کوئی دیکھ نہین سکتا تھا اسی واسطے خضر علیہ السلام نے کہا کہ تم سے اسپر صبر نہین ہو سکیگا - اور
...سیکھنے کی خواہش نہ تھی کیونکہ اول تو علم لدنی مخالف علم تعلمی ہے اسلیے کہ جو سیکھنے سے حاصل ہو وہ لدنی نہین ہو سکتا اور
...وہ اللہ تعالے کے پاس سے تھا تو اسکی التجاء و درخواست بجناب حق تعالی کرتے نہ آنکہ خضر کے پاس سے علم لدنی پاتے
اچھی طرح غور کر کے سمجھ لینا چاہیے اور اسیقدر اشارت پر اکتفا کرنا چاہیے واللہ تعالی اعلم بالصواب اور مترجم
...لدنی کی تفسیر الہام سے بھی ظاہرا پردہ پوشی ہے اول تو اسلیے کہ الہام کے واسطے کوئی خصوصیت خضر علیہ السلام کی نہ تھی
...موسی علیہ السلام بلکہ اکثر افراد امت اس فیض سے اکثر اوقات مستفیض ہوتے ہین اور دوم یہ کہ الہام ایک جزئی خاصہ
...کا علم دیدیا جاتا ہے اور یہ علم خود مقصود بھی نہین ہوتا بلکہ وہ فعل مقصود ہوتا ہے - سوم یہ کہ موسی علیہ السلام سے اول

Marfat.com

ملاقات مین آنھون نے کہا کہ تم اللہ تعالی کی طرف سے ایک علم پر ہو یعنی [illegible]
علم پر ہون جسکو تم نہین جانتے ہو حالانکہ موسی علیہ السلام الہام سے قطعاً واقف تھے اور [illegible]
علم موسی کے خضر علیہ السلام کے واسطے کوئی معلوم و تبیین علم تھا صرف یہی غرض تھا کہ آپ پر [illegible]
الہام کر دیا جاوے - چارم یہ کہ الہام ایسی چیز نہین ہے جسپر اس حد تک وثوق ہو کہ کسی [illegible]
مبدء تک وصول نہ ہو جاوے ان سے مانند وحی کے قطعیات پر وثوق ہوتا ہے پس اس مقام [illegible]
کہ وہ علم غیب مین سے جسطرح اللہ تعالی نے چاہا ہو واقف کیے گئے تھے اور خود ایسے مخفی حال [illegible]
آنپر اطلاع نہین ہو سکتی تھی مگر جب ہی کہ اللہ تعالی چاہے جیسے حضرت موسی علیہ السلام کو آگاہ کر دیا [illegible]
ہوا کہ ابدال پانی و آگ مین سب جگہ جاتے اور کوئی آنسے واقف نہین ہوتا ہے - فافہم واللہ تعالے اعلم بالصواب - قولہ تعالی
علی ان تعلمنی مما علمت رشدا - موسی علیہ السلام نے بہت اچھا ادب کا برتاو کیا کہ حضرت علیہ السلام سے اجازت چاہی کہ
آپ اجازت دیتے ہین کہ مین آپ کی متابعت کرون - موسی علیہ السلام یہ جانتے تھے کہ علم حق عز وجل کی انتہا نہین
انکو اشتیاق ہوا کہ اپنے علم سے بالاتر علم حاصل کرین تو خواہش کی کہ آسکے مواضع تجلی و خطابات خاصہ کے [illegible] (تجلیات)
کرین اور یہی رشد اعلی ہے کہ اگر اسکو معلوم کر لے تو حق تعالے کو بصفت خاص جانے اور مترجم عفا اللہ عنہ کو بیان بھی [illegible]
کہ رشد اعلی اسی مین منحصر نہین ہے کیونکہ علم الہی مین سے افضل و اعلی علم تو قطعاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور باوجود
علم الہی غیر متناہی ہے ولیکن جسقدر مخلوق کو دیا علم الہی مین آیا اسمین سب سے اعلی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور یہ بدلائل
قطعیہ ثابت ہے اور شاید کہ شیخ کی مراد یہ ہو کہ تجلیات افعال مین سے رشد اعلی یہ ہے واللہ اعلم کیونکہ شیخ نے آگے کہا کہ وہ غوطہ مارنے والا
جس نے دریاے وحدانیت و میدان تقدیر و علم الوہیت مین غوطہ مارا وہ عارف موحد ہے ولیکن کچھ مضائقہ نہین کیونکہ یہ علم جو خضر
کے پاس تھا وہ موسی علیہ السلام کو حاصل نہ تھا تو حق سبحانہ تعالے نے چاہا کہ اس علم سری ذوقی سے موسی علیہ السلام کو
[illegible] فرماوے پس آسکو خدمت خضر علیہ السلام سے امتحان مین ڈالا تاکہ طریقت مین مستقیم ہون اور وہ طریقہ بھی مضبوط ہو جاوے
مشائخ کی متابعت مین ہونا چاہیے اور جو لوگ ارادت و قصد سے مشائخ طریقت کی خدمت کرنا چاہین آنکے واسطے راستہ
ہو جاوے اور اسی طریقہ سے اتباع کرین - مترجم کہتا ہے کہ اس کلام سے شیخ نے اشارہ کیا کہ یہ علم موسی علیہ السلام کو [illegible]
سے دلوانا منظور نہ تھا بلکہ اس علم کا ادراک کرنے کے واسطے اول آنکی صحبت سے امتحان [illegible]
آنکو علم لدنی یعنی من عند اللہ تعالی دیا جاوے چنانچہ آئندہ خود تصریح کی کہ موسی علیہ السلام [illegible]
پاس تھا زیادہ عالم تھے ولیکن آنکے پاس وہ نہ تھا جو اسوقت خضر کے پاس موجود تھا پس [illegible]
اور خضر علیہ السلام سے آنکو ابواب ان اسرار مخفیہ کے پہنچوا دیے تو وہ علم خضر کے دروازے [illegible]
داخل ہوے اور ایسے مقام پر پہونچے جہان علم خضر و علم تمام مخلوق کا غائب ہو گیا [illegible]
زیادہ نقل ہے - مترجم کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ بعض احادیث صحیحہ [illegible]
پر سب سے زیادہ عالم ہون تو اللہ تعالی نے عتاب فرمایا اور وحی بھیجی کہ [illegible]

Marfat.com

...سے زیادہ عالم تھے پھر شیخ نے کیونکر لکھا کہ خضر سے موسی علیہ السلام زیادہ عارف حق تھے تو مترجم
کہتا ہے کہ حدیث صحیح مین یہ مراد نہین ہے کہ موسی علیہ السلام جسقدر جانتے تھے وہ سب خضر کو معلوم تھا اور اسپر کچھ
[...] موسی سے زیادہ اعلم ہوئے بلکہ یہ محاورہ بول چال کا ہے اور مراد یہ ہے کہ خضر کو ایسا علم ہے کہ وہ تجھے نہین ہے
[...] اسی حدیث صحیح مین خود مصرح ہے کہ خضر علیہ السلام نے موسی سے وقت ملاقات کہا کہ اے موسی تو اللہ تعالی کیطرف
[...] مین اسکو نہین جانتا ہون اور مین اللہ تعالی کی طرف سے ایسے علم پر ہون کہ تو اسکو نہین جانتا ہے تو معلوم ہوا کہ اعلم
[...] ہونا ایک کا دوسرے پر مطلقاً مقصود نہین بلکہ اپنے اس علم کی راہ سے ہے تو موسی اپنے علم مین خضر سے زیادہ
[...] ولیکن یہ دعوی نہین کر سکتے تھے کہ مین روے زمین پر سب سے زیادہ عالم ہون - اور یہ جو شیخ رح نے کہا کہ علم حق سے
[...] علیہ السلام کو خضر سے زیادہ حصول تھا تو یہ اقرب ہے اول تو توریت انکے پاس تھی اور معارف توحید وصفات اسمین
[...] تو نعوت وافعال بھی اسمین موجود تھے ولیکن نہ بطریق ظہور تجلی پس وہ اولو العزم رسل مین سے تھے جسمین
[...] نہین ہے اور خضر علیہ السلام کی نبوت مین اختلاف ہے اور رسالت تو اس سے اعلی مرتبہ ہے اور مرتبہ موسوی آسمان ششم ہے جیساکہ
[...]یث معراج مین مذکور ہے حتی کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجاوز فرمایا تو انکو جناب باری تعالی مین عرضداشت کا محل
[...] مجھے گمان تھا کہ میرے بعد مجھ سے کسی کو رفعت نہ ہوگی یعنی اسوجہ سے کہ آسمان ہفتم حضرت ابراہیم کا مقام تھا پھر انکے واسطے
[...] بطور وغیرہ ظاہر ہے اور حاصل یہ کہ یہ مدارج عین معارف حق ہین فافہم - شیخ فارس رحمہ اللہ نے کہا کہ خضر سے موسی علیہ السلام
[...] علم مین زیادہ عارف تھے جو انھون نے اللہ تعالی عزوجل سے لیا اور موسی علیہ السلام سے خضر زیادہ عارف تھے اس علم مین
[...] نفع ہوا اور یہ بھی کہا کہ موسی علیہ السلام اپنے اوپر اپنی صفت باقی رکھتے تھے تاکہ غیرون کو انسے ادب حاصل ہو پس جو شخص
[...] صفت سے منقطع ہوا تو وہ بحسب عصمت ہے اور بحسب تمکین جو اسمین ہے اور خضر کا حال یہ تھا کہ وہ فانی مستہلک تھے اور فانی
[...] واسطے کوئی حکم نہین اور موسی علیہ السلام باقی بحق تھے اور خضر فانی در حق تھے اور دونون کے کلام مین فرق نہین کیونکہ دونون
[...]ک ہی معدن سے کلام کیا ہے - پھر خضر علیہ السلام نے تعلل کیا اور موسی کی ہمراہی سے گریز چاہا اور یہ حیلہ لیا کہ میرے ساتھ
[...] کر سکوگے اور یہ کہ تمھارے پاس اسکا علم قلیل ہے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ موسی علیہ السلام اپنے زمانہ مین اللہ تعالی کے نزدیک
[...] الخلق ہین اور خود ایک مرد مرتبہ انبساط مین ہین تو اسمین تعلل کیا بقولہ - انک لن تستطیع معی صبرا وکیف تصبر علی مالم تحط
[...] پس صبر کو علم سے مقرون کیا اور قلت صبر کو جہالت سے مقرون کیا - یعنی جو شخص علم رکھتا ہے وہ صبر کرتا ہے اور جو عارف نہین وہ جاہل
[...] صبر نہین رکھتا - اور موسی علیہ السلام فی الحقیقت عالم وصابر تھے کیونکہ فرعون کی زیادتیون پر مدت تک صبر کیا ولیکن بوجہ
[...]ین وشریعت کے جو امر کہ موافق شرع نہ تھا اسکو نہین قبول کیا اور رد کرنا واجب شرعی ہے تو یہ امر بوجہ قلت صبر کے یا بوجہ قلت علم
[...] واقع ہوا بلکہ یہ صرف امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور حفاظت حدود الہی عزوجل کا برتاو تھا - چونکہ یہان سوال وارد ہوتا ہے کہ
[...] السلام اس امر سے واقف نہ ہوے اور بے جانے انھون نے یہ تکلف کیا تو شیخ رحمہ اللہ نے اسکی تحقیق کی طرف اسطرح
[...] موسی علیہ السلام حال حق عزوجل مین مستغرق تھے اور سماع کلام قدیم بلا واسطہ سے محفوظ تھے اور اس کلام قدیم نے موسی
[...] وغرائب علوم ربوبیت سے آگاہ کر دیا تو وہ علم مقادیر یعنی تقدیر کی صورت رسمی سے فارغ تھے جسکا تعلق صرف منافع و

Marfat.com

خضر سے ہے تو اسطرف آنکی توجہ نہ تھی کیونکہ وہ صورت ورسم سے عالی مرتبہ رکھتے تھے یعنی [illegible]
مکرم ایسی شان پر ہے کہ وصال حق کے سکر مین برداشت ایسے امور کی نہین کرسکیگا جنکا تعلق [illegible]
نہین کہ وہ اہل علوم رسم سے واقف نہ ہو کیونکہ علم تجارت نہ جانے تو سلطان علوم نہین [illegible]
سے کمتر کے ساتھ صبر نہ کرسکے تو اپنے سے اوپر کے ساتھ کیونکر صبر کرسکوگے۔ بعض نے کہا کہ حضرت [illegible]
لن تستطیع معی صبرا پھر آنھون نے خضر کے ساتھ صبر نہ کیا بدلیل قولہ ہذا فراق بینی وبینک۔ اس سے [illegible]
کے بارہ مین تفرس کرے۔ مترجم کہتا ہے یعنی ایسی فراست سے ایسے پیغمبر کی صحبت سے جدائی ہوگئی [illegible]
خضر نے اپنے نفس (فراست) سے آنکو مایوس کردیا تاکہ اپنی صحبت آنکو صحبت حق سے غیر کی طرف مشغول نہ کرے۔ قولہ قال ستجدنی ان شاء اللہ
صابرا۔ موسی علیہ السلام نے ادب اختیار کیا اور کلام مین انشاء اللہ تعالے کہا کیونکہ جانتے تھے کہ صبر نہین ہوسکیگا [illegible]
فارس رحمہ اللہ نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام نے انشاء اللہ سے استثناء کیا بقولہ ستجدنی ان شاء اللہ صابرا اور خضر نے [illegible]
نہین کیا بقولہ انک لن تستطیع معی صبرا۔ یہ اسواسطے کہ علم موسی علیہ السلام کا اسوقت مین علم تکلیفی واستدلالی تھا اور علم خضر کا
بھی علم لدنی تھا کہ غیب سے غیب کی طرف آتا تھا اور فارس رح نے کہا کہ موسی علیہ السلام اسوقت مقام تادیب ورسالت پر
تھے اور خضر مقام کشف ومشاہدہ پر تھے کیونکہ ادب سکھلانے والے بنائے گئے تھے پھر خضر علیہ السلام نے معلوم کیا کہ موسی
نظر مین تمام روے زمین والون کا علم حقیر معلوم ہوا ہے اور اپنے مقام سے کسی طرف التفات نہین کرتے اور مقام آنکا مشاہدہ ذات
وصفات ہے تو اس مقام سے علم مقدرات کی طرف جو عالم صورت مین ظاہر ہوتے ہین جنکا تعلق منافع خلق سے ہے ان مقدرات
صوری کی طرف التفات نہین کرتے کیونکہ موسی کا علم بعث وصفات الہی ٹرھا ہوا ہے اور وہ اللہ تعالی کی جناب مین مرتبہ بزرگ
پر ہے اور یہ ازلی خصوصیت آنکے واسطے ہے جسمین کچھ تغیر وتبدل نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی کی رحمت ازلی مین تغیر نہین [illegible]
تو وہ اپنے اسی مرتبہ ومقام پر قائم ہین پس جب جان لیا کہ اس مقام سے جو بہت عالی ہے اس جانب نازل ہونا التفات نہین کرینگے
کہا کہ تم میرے افعال پر صبر نہین کرسکوگے پھر اسکی تاکید کی بقولہ فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شیء حتی احدث لک منہ ذکرا اس سے
نے موسی علیہ السلام کا سوال رد کیا کیونکہ صادق تو واقعہ کو جان لیتا ہے جب کہ مرتبہ تحقق واستقامت پر ہو اور صدق واخلاص کی
سے جو مراد ہے وہ اسپر ظاہر ہوجاتی ہے اور اسکو سوال کی حاجت نہین ہوتی ہے اور متابعت کا حق بھی یہی ہے کہ استاد کے تصرف [illegible]
ساکت وساکن رہے۔ حصری رحمہ اللہ نے کہا کہ خضر علیہ السلام کو یہ معلوم ہوگیا کہ موسی علیہ السلام کے محل اشتغال سے [illegible] علم
اور موسی علیہ السلام کا یہان آنا فقط تادیب کے واسطے ہے کچھ تعلم وتعلیم کے واسطے نہین ہے تو کہا کہ فان اتبعتنی فلا تسئلنی [illegible]
بہ نسبت میرے اعلی واتم ہے اور ایک حال خاص مین تم میری جانب فقط تادیب کے واسطے بھیجے گئے ہو تعلیم کے واسطے [illegible]
ہو۔ قال المترجم حاصل اس مقال کا یہ ہے کہ خضر کی مراد اس کلام سے یہ نہین تھی کہ سوال نہ کرین کیونکہ مجھے [illegible]
کہ سوال اس قسم کا پیش کرینگے جو عالم تقدیر وافعال سے متجاوز ہوکر مرتبہ صفات تک پہونچیگا اور [illegible]
اسکا جواب نہین دے سکونگا تو منع کیا کہ مجھ سے سوال ہی نہ کرین پھر اگر وہم ہو کہ یہ تو بالکل ظاہر آیت کے [illegible]
یہ ہے کہ نہین اور خلاف آسوقت ہو کہ جب یہ معنی مقصود ہون کہ تم واقعات کو تفصیل جان جاوگے اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] جسکی طرف تعلق و توجہ سے مشاہدہ تجلیات افعالی کا ہوتا ہے اور یہ مرتبہ نازل ہے عالی مرتبہ والے کو
[illegible] مشاہدہ صفات سے نازل ہو جاوے اور یہ درحقیقت اسپر بہت انقباض ہے لہذا عالم فانیات سے تعلق نہ ہونے سے
[illegible] نہ ہوگی ولیکن عالم صفات سے اسکا سوال کرسکتا ہے مثلاً کیون نہ ہوا کہ بادشاہ ظالم ان مساکین کی کشتی نہ پکڑے حالانکہ
[illegible] عالم افعال ہے تو ایسے سوال سے احتراز کیا کہ اسکے جواب مین اشکال ہوگا اور اگر کہا جاوے کہ پھر سوال تو ہوا کہ مثلاً تو نے
[illegible] توڑ دی تاکہ لوگ جو اسمین ہین غرق ہو جاوین اور یہ سوال عالم صفات سے نہین ہے تو جواب یہ ہے کہ مرجع سوال ظہور صفات ہے
[illegible] اسباب ایک منظر امتحان ہین ورنہ غرق نہ ہونے کے واسطے کشتی مانع نہین ہے اور کشتی کا تختہ ٹوٹ جانے سے غرق ہسین
[illegible] ولیکن اسکو بطور سوال کے عام پیرایہ مین بیان کیا گیا اور روایت ہے کہ اس خرق سے پانی نہین آیا اور کشتی اسی طرح سالم رہی
[illegible] واللہ تعالےٰ اعلم۔ قولہ استطعما اہلہا فابوا ان یضیفوہما۔ طریقہ سوال اختیار کیا جس سے طریقت مین صرف نفس کو ذلیل ہونے کا
[illegible] معلوم ہونا مقصود ہوتا ہے یعنی عزت الٰہی عزوجل کے مقابلہ مین نفس کی ذلت کس درجہ پر ہے تاکہ اسکی عزت مین فانی ہو۔ اور
[illegible] مین اس سے یہ غرض نہین ہوتی کہ نفس کو ذلیل کیا جاوے کیونکہ یہ مقام ادب و تعلیم ہے تو نفس کی توہین بمقابلہ مخلوق
[illegible] حقیر کے ذلت ہے تو اصل مین بدین معنی نفس کی تکریم چاہیے کہ وہ اس تہمت سے خوار نہ ہو اور اپنے رب عزوجل کی جناب مین
[illegible] وخوار ہو تو اسی معنی مین سوال کا طریقہ لیا پھر جب ان بخیلون نے انکار کیا تو سوال کے درجہ سے اتر کر کسب معاش کا طریقہ
[illegible] اور اصل مین یہ مرتبہ عالی ہے اسلیے کہ کسب اوصاف سالکین سے ہے اور سوال کرنا اوصاف مجذوبین سے ہے کیونکہ مجذوبون کو
[illegible] نہین ہوتی کہ مکاسب مین مشغول ہون اور چاہتے ہین کہ کسب مین مشغول ہو کر اپنے انفاس کو ضائع نہ کرین تو جس چیز
[illegible] ضرورت لاحق ہوئی وہ سوال کرکے دم بھر مین حاصل کر لیتے ہین اور ایک لحظہ مین اس سے فارغ ہو جاتے ہین اور حقیقت
[illegible] طریقہ سوال کا یہ تمکین حاصل ہونے کے واسطے ہوتا ہے کہ سوال تو درمیان مین سبب ضعیف ہے اور جو سوال ہے اور جس سے
[illegible] سوال ہے درمیان بین اللہ تعالےٰ عزوجل ہے پھر جب یہ مرتبہ حال پورا ہو گیا تو سوال و کسب دونون درمیان سے ساقط ہو جاتے
[illegible]۔ اس مقام پر دلیل و بیان ہے کہ سوال کرنا یا کسب معاش دونون مین سے کوئی ہو عارف کو مقام رضا و توکل سے خارج
[illegible] کرتے ہین کیونکہ ان دونون بزرگون نے باوجود جلالت قدر و علوے مرتبت کے سوال کیا اور طریقہ اکتساب اختیار کیا لیکن
[illegible] اچھی طرح دونون مقام رضا و توکل مین ثابت تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اگر کوئی سوال کرے کہ قولہ استطعما اہلہا سے تو ظاہر ہوتا
[illegible] گاؤن والون سے سوال کیا خواہ مجموعی طور پر سوال کیا یا یہان والون مین سے [illegible] لوگون سے سوال کیا ہو لیکن
[illegible] نے اکتساب کہان کیا تو جواب یہ ہے کہ وہ دیوار کج جو سیدھی کر دی اسمین اکتساب ہے۔ اگر وہم ہو کہ وہ تو بحکم الٰہی عزوجل
[illegible] کر دی پھر اسمین اکتساب کہان ہوا تو جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ لو شئت لاتخذت علیہ اجرا۔ یعنی تو اگر چاہتا
[illegible] لیتا یہی مزدوری و اکتساب ہے اور خضر علیہ السلام نے اس سے انکار نہین کیا کہ مزدوری نہین لینی چاہیے بلکہ یہ عذر کیا
[illegible] کی دیوار ہے اور اگر وہم ہو کہ جب بحکم الٰہی درست کیا تو کیسی مزدوری۔ جواب یہ ہے کہ وہی حق تعالیٰ مزدوری عطا فرماویگا
[illegible] ہے اور یہان سے ایک تنبیہ معقول ہوئی کہ مومن کے واسطے طریق اکتساب مین اصل مزدوری جناب باری تعالیٰ کی ہے
[illegible] اس سے بواسطہ مخلوق خواہش کی تو یہ اجرت حصول معاش ہے اور اگر بلا واسطہ طلب کی پس اگر دنیا مین چاہی تو

Marfat.com

ملیگی اور اگر آخرت مین چاہی تو وہ اجر عظیم ہی اور ہر حال مین اُسی جنت کی ہی اسیواسطے جو کوئی [illegible]
آخرت چاہتا ہی تو اللہ تعالی اُسکے ذخائر آخرت کے ساتھ اُسکو دنیا مین بھی فضل سے دیتا ہی [illegible]
اعمالکم احصیہا لکم الحدیث یعنی یہ تمھارے اعمال ہین کہ تم پر آنکا احصار فرماتا ہون تو جو کوئی [illegible]
جو بُرائی پاوے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔ فافہم شیخ واسطی رح نے فرمایا کہ قولہ تعالے [illegible]
کو مشاہدہ کیا اور موسی علیہ السلام نے وسائط کو دیکھا اور گویا خضر نے موسی علیہ السلام سے کہا تمھارا [illegible]
سے سوال ہی تو اسمین آپ کو غصہ نہ آوے کیونکہ دینے والا اور نہ دینے والا وہی ایک ہی تو مشاہدہ اسباب کا [illegible]
مسبب کا چاہیے کیونکہ سبب پر نظر ہوا جس نفسانی مین سے ہی پھر خضر علیہ السلام نے جب دیوار سیدھی کی اور اجرت [illegible]
نے استکشاف سے سوال کیا کہ لوشئت لاتخذت علیہ اجرا۔ یعنی اسمین اجرت مل سکتی تھی پھر کیون ترک کی گئی [illegible]
اور موسی علیہ السلام کو اجرت کی طمع نہ تھی ولیکن آپ نے گانون والون کو لئیم وبخیل پایا تو چاہا کہ اجرت لیکر صدقہ کیجاوے [illegible]
بخیلون کی آنکھون مین سما دے اور یون ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ یہ گانون بخیلون کا تھا اور یہ بھی [illegible]
کا طعام بیماری ہی اور شاید یہ ارادہ کیا ہو کہ اجرت لیکر اُس سے انبیاء کا طعام ہو دے تاکہ اِس گانون والون کے واسطے [illegible]
کیجا دے اور اُسکی برکت سے وہ لوگ سخی ہوجاوین اور موسی علیہ السلام اُسوقت مقام رفاہیت وانس مین تھے اور اُنکو [illegible]
بھوک وغیرہ سے ضرر کرتا تھا اور خضر علیہ السلام ہنوز منازل طریقت مین تھے اور موسی علیہ السلام آتش شوق مین تھے تو طعام [illegible]
صبر نہین کرتے تھے اور جو لوگ کہ انتہا کو پہونچ جاتے ہین آنکا یہی حال ہوجاتا ہی اور چونکہ موسی علیہ السلام اول مین مقام ہمسلک [illegible]
خطاب وکلام مین اور مقام مشاہدہ مین تھے تو چالیس روز تک کھانے پانی سے صبر کیا اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ [illegible]
معراج مین تھے تو روایت ہی کہ آپ تھوڑی دیر مین بھوکے ہوگئے اور یہ صولت وغلبہ حال کی وجہ سے ہی اور خضر علیہ السلام کا
اِس جانب تھا کہ اجرت عمل ترک کیجاوے اور یہ طریقہ نوجوانان طریقت کا ہی۔ شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ اپنے نیک کام [illegible]
مین لانا اور اُسکے ذریعہ سے ثواب چاہنا عمل کو باطل کردیتا ہی آیا تو نہین دیکھتا کہ جب موسی علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے
کے واسطے کہا تو اُنھون نے کیسی جدائی اختیار کرلی۔ شیخ جنید رح نے کہا کہ جب دونون پر طمع کا ظلم چھا جاتا ہی تو نفس کو اُسکے
جو باطنی حکمتین ہین پردہ کردیتا ہی اور جب خضر کا علم منتہی ہوا بجانب کمال نفس اور موسی علیہ السلام کو اور اُسکی شان کو اور [illegible]
حد علم کو خضر نے پہچان لیا اور نزدیک ہوا کہ وہ خضر پر غالب ہوجاوین اِسطرح کہ خضر علیہ السلام سے اسرار علوم [illegible]
کو دریافت کرین اور خضر نے چاہا کہ مین بذات خود اُسکی طاقت نہین رکھتا کہ موسی علیہ السلام کے سوال اسرار کا [illegible]
اور یہ بھی ممکن نہین کہ جواب سے فارغ ہون یا سوال نہ کرین تو اِسمین تعلل کیا بقولہ ہذا فراق بینی وبینک اور خضر [illegible]
کیا کہ موسی علیہ السلام عالم السر مین ہین اور جمال حق تعالی سے مانوس ہین اور میری مصاحبت مین لایا جاتا [illegible]
تو چاہا کہ موسی کو صورت علم وعمل سے راحت دین اور یہ بھی ہوا کہ خضر علیہ السلام نے موسی علیہ السلام کے
سوال کے جواب مین خوف کیا کیونکہ یہ سوال سر السر مین سے تھا تو موسی علیہ السلام پر خوف کیا [illegible]
اپنے ایک شیخ پر جو امتحان کے لیے اُنکے حق مین مقرر ہوا ہی کچھ زبان درازی کرین تو آپ [illegible]

Marfat.com

[illegible] بارہی تعالیٰ سے مردود کردیا ہے۔ شیخ نصرآبادی رحمہ نے کہا کہ جب خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کے
[illegible] دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اب علم حاصل کر لینے مین پوری حد کو پہونچ گئے ہین تو کہا کہ ہذا فراق بینی وبینک۔ تاکہ موسیٰ ہم
[illegible] سوال نہ کرین اور کسی حال سے دریافت نہ کرین ایسا نہ ہو کہ لاعلمی سے وہان فضیحت ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ توجیہ غیر مرضی ہے
[illegible] اعلم اور شیخ ابوبکر بن طاہر رحمہ نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام ظاہری منکرات سے خضر علیہ السلام کو منع کرتے تھے اگرچہ خضر
[illegible] افعال مین ایک علم تھا ولیکن ظاہری علم وہی تھا جو موسیٰ علیہ السلام حکم کرتے تھے یہانتک کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے ایک
[illegible] سے تعرض کیا جو احسان بغیر اجرت کے دیوار درست کرنے مین ہوا اور اجرت کی طمع دلائی۔ لو شئت لاتخذت علیہ اجرا۔
[illegible] ہذا فراق بینی وبینک۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ محی الدین بن العربی رحمہ اللہ نے اس قصہ کی تاویل مین لکھا کہ ظاہر قصہ تو تفاسیر
[illegible] کو رجوع ہے اسمین کرامات ومعجزات جو کچھ واقع ہوے اُنسے انکار کرنے کی کوئی راہ نہین ہے یعنی اُس سے کوئی شخص منکر نہین ہو سکتا
[illegible] اشارات معنویہ تو اسطرح کہنا چاہیے کہ قلب نے فتی نفس (جوان) سے وقت تعلق بدن کے کہا کہ مین سیر کرونگا یہانتک کہ مجمع البحرین
[illegible] ہے اور وہ مقام اتصال عالم روح وعالم جسم ہے اور یہی بحر شیرین وبحر شور ہے کما فی قولہ تعالیٰ ہذا عذب فرات وہذا ملح اجاج۔ پس
[illegible] انسانی مین شیرین وشور یہی دو بحر روح وجسم ہین تو جب صورت حافرہ جامعہ مین مجمع البحرین پر پہونچے تو حوت بھول گئے اور
[illegible] حوت کی نوع سے ہے جس نے ذوالنون علیہ السلام کو نگل لیا تھا اُسنے بحر جسم مین اپنی راہ لی جیسے پہلے تھی (مچھلی) اور بحر مین اُسکے
[illegible] باقی رہا اور عالم ظہور مین رحم سے نکلکر نصب وتعب پایا اور غذار کی خواہش کی اور نہر ارتضاع پر پہونچکر حوت کو بوجہ استغنا
[illegible] گئے اور قلب وقت فقدان حوت کے حالت رقود مین تھا (تکلیف ولادت وغیرہ) اور نفس بیدار تھا اُسکو شیطان وہم نے (رضاعت لینا) جس نے آدم ہ کے لیے شجرہ
[illegible] کی بھی حوت کی یاد سے بھلا دیا (کم کرنا) کیونکہ اُسوقت مین ذہول وفراموشی (غفلت) کا حال ہے اور وہ راہ سرب مذکور ہے پس بعد یاد دلانے
[illegible] قلب کو تذکر ہوا کہ یہی مقام مجمع البحرین ہے جہان اتصال روح وجسم واقع ہوا ہے اور وہ مقام عقل قدسی ہے تو اپنے نشان قدم کے
[illegible] عالم نزول مین اُترے تھے عالم کمال مین اُنھین پیرون لوٹے اور عقل قدسی ایک بندہ الٰہی مخصوص بمزید عنایت ورحمت
[illegible] واسطے کوئی ماوہ وجہت نہین ہے تو اُسکو عالم قدس سے پورا تعلق اور عالم معرفت مین قرب ومنزلت ہے اور اُسکو علم لدنی ہے یعنی
[illegible] اور حقائق کلیہ بلاواسطہ تعلیم بشری کے حاصل ہین اور قولہ ہل اتبعک۔ اشارہ ارادہ سلوک وترقی بکمال کا ہے پس علوم
[illegible] حقیقہ وا معاملات پسندیدہ مین سے اسقدر حصول ہو تاکہ مثل اطفال کے اپنے کو قدر [illegible] ل ورزق مین اللہ تعالیٰ
[illegible] سیر کرنے سے شیخ ارشاد وعقل قدسی کے سپرد ہوتا ہے اور تب وہان سے مدارج کمال مین ترقی ہے پس وہان
[illegible] ہے کہ انک لن تستطیع معی صبرا۔ کیونکہ تجھکو امور غیبی وحقائق معنوی پر ہنوز اطلاع نہین ہے کیونکہ تو مجرد نہین اور بدن
[illegible] اخلاد مین گرفتار ہے پس تجھے میرے ساتھ موافقت کرنے کی قدرت نہین ہے اور جواب ستجدنی انشاء اللہ صابرا
[illegible] دطلب بر ثابت قدمی کے ہے اس طریقہ سے کہ قولہ لا اعصی لک امرا۔ صدق ارادت وصفاے ہمت سے توجہ
[illegible] حال ہین۔ پھر فلا تسالنی عن شیٔ الخ یعنی تجھپر اُسوقت یہ لازم ہے کہ سیر مین میری اقتدار ومتابعت کر و
[illegible] اخلاق ومجاہدات مین سعی کر اور حقائق ومعالی کی خواہش مت کر۔ یہانتک کہ جب اُسکا وقت آویگا تو مین
[illegible] جب ہی کہ عالم [illegible] مین کثرت تعلقات سے تجرد ہو۔ پھر سواری کشتی مین اشارہ ہے کہ بدن

کی کشتی مین جو ریاضت کی حد تک پہونچ گیا اور عبودیت کے واسطے لیاقت پایا ہوا تھا کہ عالم قدسی مین [illegible]
مرتبہ ہو اور جو کچھ ریاضت اُسوقت ہوئی وہ ریاضت استعدادی ہو یعنی اُسمین ایسی لیاقت واستعداد [illegible]
کے لائق ہو اور آیندہ کمال کی ریاضت سے اُسکو وصول ہو لہذا قولہ خرقہا - یعنی اُسکو ریاضت کمال سے [illegible]
احکام جیوانی ضعیف کیے اور اُسکے نظام مین خلل ڈالا اور دواعی وشہوات شکست کردیے [illegible]
توڑنے سے چاہا کہ تمام قوی حیوانیہ ونباتیہ کو جو جسم کے مخصوص لوگ ہین اِس ریاضت سے غرق کردے [illegible]
استطعام وانکار ضیافت - بدین معنی کہ اُنکے ذریعہ سے غذاے روحانی چاہی اور جو علوم [illegible]
استخراج کرنا چاہا مگر انکار کے معنی یہ ہین کہ اِسوقت غذا اُنکی عالم قدس سے انوار قدسیہ وتجلیات جلالیہ وجمالیہ ومعارف [illegible]
غیبیہ ہین اور مانند اول کے اپنے پانون کے نیچے سے نہین ہین اور قوی وحواس اِس سے مانع ہوتے ہین [illegible]
دے سکتے ہین بلکہ ترقی مذکور جب ہی ہوتی ہو کہ اُنکو غفلت ونیند آجاوے - اور جدار جو مائل بسقوط تھی وہ نفس مطمئنہ [illegible]
نفس امارہ کے قتل ہونے کے بعد ہوا ہو پس ریاضات کے بعد وہ دیوار کی طرح بے حس وحرکت ہوگئے اور بوجہ شدت [illegible]
تھا گویا قریب تھے کہ ہلاک ہوجاوے تو اُسکی حالت گویا گر پڑنے کے قریب تھی پھر اُسکو قائم کرنا اِسطرح کہ اعتدال [illegible]
کمال خلقی وفضائل جمیلہ واخلاق حمیدہ اُسکو ملین حتی کہ بجاے بداخلاق وخواہشون کے اُسمین اخلاق جمیلہ قائم ہوئی - اور [illegible]
اجرت سے خواہش نفسی مراد نہین بلکہ تلوین قلبی ہو کہ فضائل وفواضل اخلاق وملکات سے خواہش اجر وثواب پیدا ہوا اسی واسطے [illegible]
بینی وبینک - سے جواب ملا یعنی یہ میرے مقام وتیرے مقام کی مفارقت ہو اور میرے وتیرے حال مین مباینت ہو کیونکہ نفس کی [illegible]
ریاضات واخلاق حمیدہ کے ساتھ کچھ اسواسطے نہین کہ ثواب واجر کی توقع ہو ورنہ وہ فضائل وکمالات نہین رہینگے [illegible]
یہ ہو کہ اخلاق الٰہیہ کے ساتھ تحلی ہو اسطرح کہ اُس شخص سے وہ افعال صادر ہون جو بذات خود مقصود ہین اور کسی غرض [illegible]
اور جو فعل کہ کسی غرض سے ہو وہ تو حجاب وخلق مذموم ہو پھر فضیلت وخلق محمود کیونکر ہوسکتا ہو اور اصلی مقصود تو یہ ہو کہ [illegible]
دور کیا جاوے اور صفات نفس کے پردہ سے انکشاف ہو تا کہ عالم نور پر ظہور ہو جس سے معانی غیبی حاصل ہون بلکہ [illegible]
الٰہیہ ہوجاوے بلکہ فنا ہو کر اُسکو بقاے حق سے بقا ہو اور اجرت مقصود نہین جیسا کہ تیرا گمان ہو وقولہ سانبئک بتاویل [illegible]
یعنی جب نفس مطمئنہ ہوا اور قوی مستقر ہوے تو اب تجھ سے یہ ہوسکتا ہو کہ معانی غیبی واسرار ربانی سے قبول [illegible]
پہلے اُسی وقت تک کے واسطے منع کیا تھا حتی کہ جب قابل معارف ومعانی ہوگیا تو اب بیان ہوتا ہو کہ اما السفینۃ [illegible]
فی البحر - یعنی قوی بدنیہ جو کہ حواس ظاہرہ وقوی طبعیہ نباتیہ ہین اور وہ بحر ہیولی مین کام کرتے ہین اور [illegible]
ہمیشہ مسکین لازم تراب ہین یعنی مسکین وہ ہو کہ بقولہ تعالےٰ مسکینا ذامتربۃ - خاک پر پڑا ہو [illegible]
ہونے سے مسکین ہوے اور نیز قلب کی صولت وغلبہ سے ضعیف وکمزور ہو کر اُسکے سیر وسلوک سے [illegible]
قوی حیوانیہ ہین اور حکایت ہو کہ یہ دس تھے پانچ لنجے اور پانچ تندرست کہ ہمہ زمین کام کرتے [illegible]
ظاہری وپانچ باطنی تھے - قولہ فاردت ان اعیبہا - یعنی ریاضت سے اُسکو کمزور کردون تا کہ [illegible]
سامنے موجود وغصب کرتا تھا - اِسطرح کہ اپنے مستولی ہو کر اپنی خواہشون مین لگاتا [illegible]

[illegible] شیخ عبدالحق نے بھی لکھا ہو لہذا پہلے اِسکو نقل و ترجمہ کرکے پھر شیخ ابن العزلی رح کی تاویل نقل کرونگا
[illegible] قوله تعالے واما الغلام فکان ابواہ مومنین الآیہ - اِس امر سے تجھے تعجب ہوا ہوگا اور اللہ تعالی تو ازل مین جانتا
تھا کہ اِس طفل کو مومن پیدا کرے اور اُسکے دل پر کفر کی مہر نہ دے حتی کہ اِسکے سبب اُسکے والدین کا کفر لازم نہ آوے
لیکن اُسکی حکمت ازلی جس شان سے جاری ہو وہ ایسی نہین ہو کہ مخلوق کا ادراک اُسکو پاوے کہان اُسکی شان قدیم اور کہان مخلوق
[illegible] اشتقاقات چاہیے پھر اُسکو بلاجرم اِس طفل کے قتل کی حاجت نہین بلکہ اُسکو قدرت ہو کہ طفل مذکور کو راہ حق کی ہدایت
[illegible] جس سے اُسپر یا اُسکے والدین پر کفر کی تاریکی نہ چھاوے ولیکن اللہ تعالے جو چاہتا ہو کرتا ہو اور جو منظور ہو حکم دیتا ہو اور جو
کے اسرار حکمت ہین وہ افہام بشری سے خارج ہین - یہان وہم ہوتا ہو کہ خضر علیہ السلام نے غلام کو قتل کیا تو اُسکے والدین کافر
ہونے سے بچ گئے تو کیا بشر کے فعل سے بھی مقدر ٹل جاتا ہو - شیخ نے کہا کہ یہ مقام اِس سے بہت بلند ہو کہ وہمیون کا وہم وہانتک
پہنچے اور اِسمین اشارت معرفت ہو کہ عالم مین یہ بیان وصف عین الجمع ہو اور وہ اصطلاح ہو کہ خضر فعل الٰہی تھا اور طفل فعل الٰہی
تھا اور قتل فعل الٰہی تھا اور امر مذکور یعنی ما فعلتہ عن امری - سے جو امر الٰہی ظاہر ہوتا ہو تو امر مذکور امر الٰہی تھا اور قدر مقدر قدر الٰہی
تھی اور یہان سے سمجھو کہ قوله تعالے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت - مین من حیث القدر ثابت فرماتا ہو و من حیث الفعل جو مقدر کیا محو کردیتا
ہو پس اللہ تعالے مقدرات مین سے جو چاہتا ہو محو کردیتا ہو ایسے مقدر سے جو اِس محو شدہ سے سابق ہو اور وہ علم العلم و غیب الغیب
[illegible] اور مقدورات مین سے جو چاہتا ہو ثبت رکھتا ہو جسپر کوئی قدر سابق نہین ہو پس وہ اِن سب مین ہر وجہ سے
واحد ہو سبب کا صدور سبب سے اور مسبب و سبب تمام عین الجمع مین واحد ہین گویا خضر علیہ السلام نے قدر ظاہر کی طرف نظر
[illegible] اور موسی علیہ السلام نے قدر القدر کی طرف نظر کی ہو گویا موسی علیہ السلام نے یون حجت پیش کی کہ مقدر الٰہی اصطلاح سابق
[illegible] تھا کہ اِس طفل کے والدین کا ایمان اور اِس طفل کا ایمان معاً باقی رہے اگرچہ درمیان مین قتل واقع نہ ہو اور خضر علیہ السلام نے
[illegible] دلیل لی کہ غلام کا قتل بھی ازل الازل مین مقدر تھا اور یہ بذات خود فعل الٰہی موجود بامر الٰہی ہو تو جب علم خضر کا قدر مین علم موسی
[illegible] ہوا تو کہا کہ ہذا فراق بینی و بینک - اور شیخ نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ یہ طفل چونکہ خوبصورت تھا اور لباس نور حق سے اِسمین
حسن تھا تو خضر علیہ السلام نے اہل الحق پر خوف کیا کہ اِس طفل کو دیکھین اور نور حق سے اِسمین لباس پاکر اُس سے اُنس پیدا
[illegible] تو حسن مین مبتلا ہوکر مشاہدہ الٰہی سے باز رہین پس غیرت حق سے اُسکو قتل کردیا اور [illegible] موانع کو درمیان سے اُٹھا دیا
[illegible] مشائخ نے کہا کہ خضر نے نور فراست سے اِس غلام مین وہ بات دیکھی کہ جس طرف اِسکا انجام تھا یعنی کافر ہوگا یون ہی جو شخص
[illegible] الٰہی سے دیکھتا ہو اُسکی فراست مین خطا نہین ہوتی ہو - مترجم کہتا ہو کہ اگر اعتراض کیا جاوے کہ قوله ما فعلتہ عن امری - سے
ظاہر ہو کہ یہ بات بامر الٰہی تھی تو خضر علیہ السلام کی فراست سے نہ تھی تو جواب اِسکا یہ ہو کہ خضر علیہ السلام نے اپنے امر و ارادہ
سے فعل نہین کیا اور اِس سے ظاہر ہوا کہ منجانب اللہ کیا ہو تو خواہ صریح حکم الٰہی ہو جیسے وحی سے ہوتا ہو اور وہ یہان نہین تھا تو
[illegible] سے ہو جو بمنزلہ وحی ہوتی ہو اور عامہ فراست بھی اگرچہ نور الٰہی ہوتی ہو لیکن اِسمین احتمال خطا ہو تو مراد شیخ کی یہ ہو
[illegible] نور الٰہی نظر تھی جو یقینی ہوتی ہو فافہم - شیخ ابن العزلی رح نے لکھا کہ اِسکے والدین مومنین تھے یعنی روح و
[illegible] بھی مطیع تھی کیونکہ توحید الٰہی سکے اقرار و تسلیم پر تھے اسلیے کہ طاعت الٰہی کے واسطے اُنھون نے انقیاد کیا اور

[illegible] اور ... کفر ... پورا کیا ... ساتھ فرمانبرداری کے یقین و اسکو ہوا متعلق ساتھ انکے الٰہی ارادہ جو

[illegible] ... جاصل ... ہوکر ... دیدہ گار ... نافرمانی بسبب نعمت کفران مراد سے کفر اور تھا خوف کا

[illegible] ... نفس مطمئنہ ... اسکے بجائے کہ اسطح کی بہتر سے اس تبدیل کے غلام اس بجائے پھر

[illegible] ... دونون ... ہوا مزید شفقت پر بدن و روح کو مطمئنہ نفس یعنی ہر اقرب مین رحمت

[illegible] ... شہر کے ... کہ دیوار جو تاویل بیان رہا اور ہر مناسب زیادہ واسطے انکے مطمئنہ نفس اور

[illegible] ... کیونکہ ... تھے محجوب و منقطع سے قدسی عقل باپ اپنے کے حجاب بوجہ جو تھے علمی عامل و

[illegible] ... کو پہونچا نہ تھا ... کمال ... وہ کیونکہ تھا گیا ہو مردہ قلب سے ہونے مستولی پر بدن کے

[illegible] ... ہوتا ... کا اجتماع ... جزئیات ... کلیات اسمین کے کمال وقت کیونکہ ہی ہوتی حاصل کو دونون انمین مین

[illegible] ... تفسیر ... یہان ظاہر ... اپنا ... وقولہ تھے علم صحیفہ مذکور کنز کہ ہی کہا نے مفسرین بعضے اور نکالین کنز

[illegible] ... تاویل ... صورت اس تو فرمائی حفاظت نے تعالیٰ اللہ کی یتیمون دو ان کے پشت ساتوین سے

[illegible] ... خضر ... حکمت مین کو توڑنے کی کشتی مین آیات ان کہ لکھا مین عرائس نے اللہ رحمہ شیخ ملخصا

[illegible] ... یعنی ... کہا کہ ... مین حکمت کی کرنے قتل طفل اور ۔ دون کر عیبدار کو اسکو مین کہ چاہا نے مین

[illegible] ... دونون ... چاہا کہ ... تیرے پس ... فاراد ربک ۔ کہا مین حکمت کی کرنے درست دیوار اور ۔ دیوے بدل انکو

[illegible] ... ایک ہین اور حقیقت مین ہین مختلف پر صورت اپنی ارادات یہ ۔ نکالین خزانہ اپنا اور

[illegible] ... رحمت ... طرف کی رب تیرے ۔ ربک من رحمۃ بلکہ کیا نہین سے ارادہ اپنے کو اسکو نے مین

[illegible] ... ارادات ... کیا بیان ارادہ کا عزوجل رب مین سوم اور کہا جمع بصیغہ ارادہ ہمارا دوم اور کہا

[illegible] ... قولہ فاردت ان ... ارادہ اول قولہ فاردت ان اعیبہا ... ہوا ہی پس ارادہ الٰہی سے مین دونون صدور مختلف کا صدور

[illegible] ... ہی تو خلق ... اور بندہ متصف ... فرمایا خلق جہان اور ہی خلق فاعل وہی عزوجل خالق یعنی

[illegible] ... کشتی ... خضر ... لہذا خارق ... ہوا مین کشتی کا اکتساب عیب اور مین خضر اکتساب اور ہی

[illegible] ... طرف ... کیا اور ... اپنی طرف ... کرنے کو عیبدار اور کیا ظاہر ارادہ اپنا کو اسکو پر طور کے الجمع عین صورت

[illegible] ... طرف ... السلام علیہ موسیٰ مع مجموعہ اپنے بلکہ طرف اپنی صرف کو عزوجل حق ارادت کہ ہی انبساط و

[illegible] ... بالکل ... ہی یعنی قدم بالکل ... حدوث از قدم افراد از اخبار ۔ ربک فاراد قولہ اور

[illegible] ... اپنے ... جاتے ہین ... فانی ہو نسبت سب مین لاشریک وحدہ اور ہی جاتا ہو متلاشی

[illegible] ... الذات سر اور ہی الصفت غیب اور ہی الصفت غیب مشیت

[illegible] ... الجمع عین ... طرف کی الجمع عین کرکے منقطع سے اتحاد محض کو اسکو نے [illegible]

[illegible] ... مین ... کو اسکو پھر کیا رجوع مین انبساط سے [illegible]

[illegible] ... مرتبہ ... ودوم وسوم ... اول گویا رکھا نہ باقی کچھ اشارہ یا فعل

...ن ... شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ جب خضر رح نے کہا کہ فاردت تو اسکے سر باطن کو وحی ہوئی کہ تو کون ہو کہ تیرا بھی کوئی
ارادہ ہو دوسرے بار کہا کہ فاردنا۔ تو گویا وحی ہوئی کہ تو و موسی وفتی کون ہو کہ تم لوگون کے واسطے کوئی ارادہ ہو تو اسنے تیسری بار
کہا فاراد ربک۔ مترجم کہتا ہو کہ یہان یہ مقصود نہین کہ اول مرتبہ خود خضر نے کہا اور اسپر ناگواری ہوئی ہو بلکہ مطلب شیخ کا یہ ہو کہ
خضر سے جملہ صدور ہوا یہ ظہور معرفت الٰہی اس پیرایہ مین تھا کہ ایک حال سے دوسرے حال کو ترقی ہوتی گئی اور یہ مین نے اسواسطے
کہا کہ خضر علیہ السلام اس حالت پر اپنے حقیقی ارادت سے خارج تھے فافہم۔ شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ اول مین قولہ فاردت خلق پر
... ہو اور قولہ فاردنا۔ بار دوم ایک رحمت ہو پھر تیسری بار فاراد ربک رجوع بحقیقت ہو۔ شیخ حسین رح نے کہا کہ مقام اول استیلاء
... ہو کہ درمیان سے خود فانی ہوا تو باقی کے ظرف کلام منسوب ہو اور مقام دوم مین بندہ کے ساتھ مکالمہ ہو اور مقام ثالث مین رجوع
... باطن ہو جب تجلیہ ظاہر پر ہوا تو اس سے وہ باطن الباطن ہو گیا اور باطن الباطن ظاہر الظاہر ہو گیا اور غیب الغیب عیان العیان
اور عیان العیان غیب الغیب ہو گیا جیسے کہ قرب کسی شی کے ساتھ بتقوش وہی دوری ہو پس قرب از نفس بنفس وہی قرب ہو
... جب سیر زمین بغرض طلب علم کو مقدم فرما کر ختم کیا تو سیر زمین بطلب جاہ کو مرتبہ دوم مین بیان کیا بقولہ تعالے

يَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ إِنَّا مَكَّنَّا

سوال کرتے ہین تجھ سے ذوالقرنین سے تو کہ دے کہ اب مین پڑھ دیتا ہون تمپر اس سے ذکر ہمنے قابو دیا

لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝

اسکو زمین مین اور ہمنے اسکو دیا ہر ایک چیز سے سبب

... مذکور ہو چکا کہ یہود کے بتلانے سے اہل مکہ نے تین سوال کیے تھے اول اصحاب کہف تو انکا جواب مذکور ہو چکا اور وہ ہدایت
... خاص ہو پھر اسکے پیچھے حضرت موسی و خضر علیہما السلام کا واقعہ بیان فرما دیا جسمین تنبیہ ہو کہ علوم الٰہی بے انتہا ہین اور پیغمبر کے
واسطے یہ ضرور نہین کہ ہر قسم کے علم کو جانتا ہو بلکہ رسالت و تکمیل نفس مین کامل ہو چنانچہ موسی علیہ السلام کو وہ علم نہ تھا جو خضر کو دیا گیا تھا
... کہ موسی علیہ السلام پیغمبر تھے اور خضر رح ایک قول مین ولی تھے پیغمبر نہین تھے اور یہی قول راجح ہو واللہ اعلم۔ پھر ذوالقرنین کا حال
... پھر اسکا سوال ہو بیان فرمایا بقولہ۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ اور تجھ سے سوال کرتے ہین ذوالقرنین سے
اسکے حال سے۔ ابن کثیر رح نے کہا یعنی ذوالقرنین کی خبر دریافت کرتے ہین اور ہم ... بیان کر چکے کہ کفار مکہ نے اہل کتاب
... کے پاس آدمی بھیجا تھا کہ ایسی بات دو جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان کرین تو انھون نے بتلایا تھا کہ سوال کرو ایک
... سے جس نے زمین کا طواف کیا یعنی زمین کے گرد پھرا تھا اور سوال کرو چند نوجوان سے جو ایک وقت مین گم ہوے اور پتہ نہ لگا
... انجام ہوا اور سوال کرو روح سے پس سورہ کہف نازل ہوئی۔ انتہی مترجما۔ یہان چند مقام ہین اول یہ کہ ذوالقرنین کون
... کے نام کی وجہ کیا ہو سوم اسکی مملکت کی حد کیا تھی۔ پس یہ بات کہ وہ کون تھا اسمین اختلاف کثیر ہو اور وجہ اختلاف کی
... کے نزدیک وہ اخبار ہین جو لوگون نے اہل کتاب یہود و نصاری سے نقل کیے اور ہم کو حدیث صحیح مین حکم دیا گیا ہو کہ
... کی باتون کو نہ سچ بتاوین اور نہ جھوٹ بتلاوین کیونکہ وہ لوگ ثقہ نہ تھے تو انکو دروغ و بہتان و جھوٹ بولنے مین کچھ باک
... مشہور ہو کہ جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہو تو ممکن تھا کہ وہ کوئی سچی بات کہین یا انکے پاس وہ واقعہ سچ ہو اور ہم لوگ اس سے

بھی تکذیب کرین لہذا اِسکا در دائرہ بند کردیا کہ تصدیق نہ کرو اور نہ تکذیب کرو کیونکہ تم کو ان اخبار [illegible]
دوض کرنا لغو فعل ہی ولیکن اِس اختلاف مین بعضے متاخر زمانہ کے علمار نے دھوکا کھایا اور اُس سے [illegible]
اسواسطے یہان مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوا کہ بعضے باطل اقوال نقل کرکے پھر تصحیح کیجاوے۔ محمد بن اسحٰق نے [illegible]
بادشاہ مصر کا تھا اُسکا نام مرزبان بن مرزبہ تھا وہ یونان بن یافث بن نوح کی اولاد سے تھا۔ بعض نے کہا کہ وہ ایک [illegible]
تھا بعض نے کہا کہ سردس تھا اور بعض نے کہا کہ نوجوان روم کا تھا۔ بعض نے کہا کہ وہ کوئی نبی تھا اور بعض نے کہا کہ نبی [illegible]
صالح تھا بعض نے کہا کہ اِسکا نام عبد اللہ بن ضحاک تھا اور بعض نے کہا کہ کہلان بن سبا کی اولاد سے مصعب بن عبد اللہ [illegible]
بعض نے کہا کہ وہ قبیلہ حمیر سے ابوکرب حمیری تھا۔ سراج مین لکھا کہ اِسکا نام شمر بن عمر بن افریقیس الحمیری تھا اور اُسکی سلطنت
کے مشارق ومغارب کو پہونچی اور حمیر کے شعراءِ عرب مین سے ایک نے اُسپر افتخار کیا ہی چنانچہ اشعار یہ ہین ؎ قد کان ذو القرنین
قبلی مسلماً ٭ ملکاً علی فی الارض غیر تفنید ٭ بلغ المشارق والمغارب یتبغی ٭ اسباب ملک من کریم سید ٭ اور سراج مین لکھا کہ ایک
یہ ہی کہ اِسکا نام اسکندر بن فیلقوس رومی ہی اور تواریخ کی کتابون مین مشتہر ہی کہ اُسکی بادشاہت مشرق سے مغرب تک پہونچی
اُسنے بحر ظلمات مین عبور کیا اور پھر وہان سے واپس ہوکر مصر کے ساحل پر شہر اسکندریہ بسایا اور اپنے نام پر اُسکا نام رکھا۔ امام
نے تفسیر کبیر مین اسی کو ترجیح دی اور کہا کہ ہم اسوجہ سے اُسکو ترجیح دیتے ہین کہ جس شخص کی بادشاہت وسعت وقوت مین اِس
حد تک پہونچی تھی کہ جیسی قرآن مجید سے ظاہر ہوتی ہی وہ اسکندر یونانی ہی جیسا کہ تواریخ کی کتابین اُسپر شاہد ہین اور کہا کہ اب یقین کرنا
واجب ہی کہ وہ اسکندر یونانی ہی پھر خود ہی کہا کہ ولیکن اِسمین ایک اشکال ہی کہ وہ تو ارسطاطالیس حکیم کا شاگرد تھا اور اُسی کے مذہب
پر تھا اور وہ مذہب فلسفی ہی اور جب اللہ تعالےٰ نے اُسکو تکریم کے ساتھ ذکر کیا تو لازم آویگا کہ یہ کہا جاوے کہ ارسطو کا مذہب حق ہی
اُسکی کوئی راہ نہین ہی یعنی توحید کسی زمانہ وکسی مذہب مین متروک نہ تھی بلکہ یہی اصل تھی حالانکہ ارسطو وغیرہ کے باطل مذہب مین
الٰہی نہین ہی اور جسطرح وے لوگ توحید کا دعوی کرتے ہین وہ درحقیقت شرک وکفر صریح ہی پس اُسکی کوئی صورت نہین کہ مذہب اُن
حق ہو۔ نیشاپوری نے اپنی تفسیر مین اِسکا جواب دیا کہ یہ کچھ ضرور نہین کہ وہ ہر بات مین فلاسفہ کا پیرو ہو اور فلاسفہ کی سب باتین باطل
ہین تو شاید اُسنے مذہب فلاسفہ مین سے صافی کو لیا ہو اور مکدر کو ترک کردیا ہو واللہ اعلم۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ [illegible]
نے اپنی تفسیر مین اور محمد بن اسحٰق اموی نے اپنے مغازی مین ایک حدیث اپنی اپنی اسناد سے عقبہ بن عامر سے روایت کی حالانکہ
اسناد ضعیف ہی کہ چند نفر یہود نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذو القرنین کا سوال کیا تو آپ نے اُنکو اُسکے حال سے خبر دی [illegible]
اِس خبر مین یہ بھی ہی کہ وہ روم کا ایک نوجوان تھا اور یہ کہ اُسی نے اسکندریہ بنایا ہی اور یہ کہ اُسکو فرشتہ بلندی آسمانی پر چڑھا لے گیا
سد تک پہونچا یا وہان اُسنے ایک قوم دیکھی جنکے مُنھ مثل کتون کے ہین۔ غرضکہ بہت طول کے ساتھ اُسکو بیان کیا [illegible]
فتح البیان نے اُسکو سیوطی رح کے درمنثور سے نقل کیا کہ اِس روایت کو ابو الشیخ وبیہقی نے بھی روایت کیا [illegible]
نے درمنثور مین ایک طویل خبر کو وہب بن منبہ کے قول سے نقل کیا جسمین منکرات بھرے ہین اور [illegible]
کی طرف نسبت کیا اور ایسے ہی ابو الشیخ کی روایت سے ایک خبر طویل امام محمد باقر سے نقل [illegible]
بن عامر کی نسبت کہا کہ طویل خبر ہی اور اِسمین نکارت ہی اور اِسکو مرفوع کرنا ہرگز صحیح نہین [illegible]

ف: [illegible]

...کے بیان سے اخبار ہین اور تعجب تو امام ابو زرعہ رازی سے ہی کہ باوجود اسکے کہ حدیث جاننے ہین جلیل القدر ہین
...اس روایت کو تمام وکمال اپنی کتاب دلائل النبوۃ ہین وارد کیا اور یہ بات ایسے جلیل القدر امام کی طرف سے بہت نادر ہی
...حاصل یہ کہ ذو القرنین کے بارہ ہین جو تطویل وتفصیل نقل کیجاتی ہی بیشتر وہ بنو اسرائیل کے بیان سے لی گئی ہی اور حدیث یا آثار صحابہ
...یہ کچھ تفصیل ثابت نہین ہی اور جو حدیث ضعیف وارد کی وہ حدیث نہین ہی بلکہ اہل کتاب کے بیان سے جمع کر کے کسی راوی نے
...سے حدیث کر دیا ہی اور اِس خبر ہین مناکیر ہین پس منجملہ اِن امور کے جو منکر ہین ایک یہ ہی کہ وہ شخص نوجوانان روم ہین سے تھا اور
...نہین ہی کہ ذو القرنین جوان رومی تھا اور بات یہ ہی کہ رومی تو دوسرا اسکندر ہی اور وہ اسکندر بن فیلبس رومی مقدونیہ کا رہنے والا
...جسکے نام سے رومی تاریخ ہی اور رہا ذو القرنین پہلا اسکندر تو امام ازرقی وغیرہ نے ذکر کیا کہ اسنے ابراہیم خلیل علیہ السلام کے ساتھ
...کعبہ کا طواف کیا جبکہ اول آنھون نے بحکم الٰہی اُسکو بنایا تھا اور وہ خلیل پر ایمان لایا اور آنکی پیروی کی اور خضر اُسی کے وزیر
...اور یہ دوسرا اسکندر تو یہ اسکندر بن فیلبس یونانی ہی اسکا وزیر ارسطاطالیس مشہور فیلسوف تھا اور اسی کے نام سے تاریخ
...ہی اور یہ حضرت مسیح علیہ السلام سے قریب تین سو برس پہلے تھا اور اول اسکندر ذو القرنین تو وہ زمانہ خلیل علیہ السلام ہین
...جیساکہ ازرقی وغیرہ نے ذکر کیا اور ہم نے اِسکا کچھ حال کتاب بدایہ ونہایہ ہین ذکر کر دیا ہی۔ انتہی مترجماً۔ اور قرطبی رح نے سہیلی رح
...نقل کیا کہ علم تواریخ سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ اسکندر دو ہین ایک وہ جو زمانہ خلیل علیہ السلام ہین تھا اور دوسرا وہ جو قبل عیسیٰ کے
...زمانہ ہین تھا۔ کذا فی الفتح اور شیخ ابو السعود رح نے اپنی تفسیر ہین امام ابن کثیر سے نقل کیا کہ امام ابن کثیر نے کہا کہ ہم نے یہ بات
...اسکندر دو ہین اِسواسطے توضیح سے بیان کر دی کہ بہت لوگ یہ سمجھتے ہین کہ دونون ایک ہی ہین اور یہ کہ قرآن ہین جو مذکور
...ہی سکندر یونانی متاخر ہی حالانکہ اِس سے بڑی غلطی وبڑا فتنہ پیدا ہو جاتا ہی اور کیونکر نہ پیدا ہو کہ ذو القرنین اسکندر جو اول تھا
...تو بندۂ صالح مومن اور بادشاہ عادل تھا اور اِسکا وزیر خضر تھا اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ نبی تھا اور رہا دوسرا اسکندر تو وہ کافر تھا
...اسکا وزیر ارسطو فیلسوف تھا اور دونون اسکندر کے درمیان دو ہزار برس سے زیادہ فرق ہی تو کہان وہ اور کہان یہ۔ انتہی
...صاحب الفتح نے ذکر کیا کہ امام رازی نے جو دعویٰ کیا ہی کہ کتب تواریخ سے ظاہر ہوتا ہی کہ ذو القرنین وہی اسکندر یونانی
...صحیح نہین ہی بلکہ تواریخ سے وہی مستفاد ہی جو سہیلی وازرقی وابن کثیر وغیرہ نے ذکر کیا کہ اسکندر دو ہین۔ شیخ ابن تیمیہ نے کتاب الرد
...المنطقیین ہین کہا کہ مشہور متواتر یہ ہی کہ ارسطو اِس اسکندر کا وزیر تھا جسکا نام اسکندر بن فیلقیس ہی اور وہ مسیح علیہ السلام سے
...تین سو برس پہلے تھا اور بہت سے جاہل یہ سمجھتے ہین کہ وہی ذو القرنین ہی جسکا ذکر قرآن مجید ہین ہی اور اِس جہت سے ارسطو
...کو گمان کرتے ہین کہ ارسطو اُسکا وزیر تھا جیساکہ ابن سینا وغیرہ نے ایسا ہی کہا ہی اور لکھا ہی اور ابن سینا کی طرح دوسرے لوگون نے
...اِسلام سے جاہل ہین یہی کہا ہی اور یہ اُنکی جہالت ہی کیونکہ وہ اسکندر جسکا وزیر ارسطو تھا وہ یونانی مقدونی ہی جسکے نام سے
...تاریخ مقرر ہی اور وہ یہود ونصاریٰ کے یہان معروف ہی اور وہ تو صرف ارض القدس تک پہونچا اور وہ سد سکندری تک نہین
...پہونچا جسکے اخبار والے صفات بیان کرتے ہین اور وہ مشرک بت پرست تھا اور یہی حال ارسطو واُسکی قوم کا تھا کہ بت پوجتے
...مترجم کہتا ہی کہ شاید بعضے لوگ شبہہ کرین کہ ارسطو کے اقوال جو کتب منطق ہین مذکور ہین وہ اُسکو مقتضی نہین ہین تو کیونکر
...تھا اِسکا جواب یہ ہی کہ ہن فلاسفہ کے نزدیک خدا بجمیع جہات سے واحد ہی اور اِس سے صرف ایک مخلوق صادر ہو سکتی ہی

Marfat.com

اور صادر ہی نہین ہو سکتی اور وہ عقل اول ہی پھر عقل اول سے فلک اول وعقل دوم [illegible]
افلاک وعقول کا دسوین عقل تک کہتے ہین اور پھر تمام عالم سفلی کو عقل دہم سے [illegible]
کثیرہ ہین مثلاً نوع انسان ونوع جن ونوع فرس ونوع بقر ونوع غنم وانواع حشرات [illegible]
جانورون کے اور جمادات ونباتات وغیرہ بے شمار ہین اِن سب انواع مین سے ہر نوع کے [illegible]
اِس نوع کی نسل کا اور رزق وتندرستی وباقی رہنے وغیرہ امور کا نگہبان ومحافظ ہی وہی رب النوع [illegible]
کے واسطے ایک صورت بناکر اسی بت کی پرستش کرتے تھے نعوذ باللہ من ہذہ الجہالۃ۔ فافہم۔ پھر شیخ نے [illegible]
ذوالقرنین تو وہ بندہ مومن صالح توحید الٰہی پر تھا اور وہ اِس کافر اسکندر سے بہت پہلے تھا بلکہ اُسکو اسکندر نہین کہا [illegible]
جس نے اسکندر کا نام لیا اُسکی مراد اسکندر بن فیلبس یونانی ہی اور اول کا لقب ذوالقرنین ہی اور اُسکو اسکندر [illegible]
جہال نے موسوم کر دیا ہی جو جہالت سے فرق نہین کرتے ہین اور اِسی واسطے یہ لوگ جو فلسفہ کو پڑھتے اور اُسپر حم جاتے ہین
کہ ایسے لوگون کی پیروی پر مرتے ہین جو عقل ودین سے ہزارون کوس دور پڑے تھے مگر اوہام مین گرفتار ہین جیسے [illegible]
جنھون نے اپنے مذہب کو فلسفہ یونان ودین مجوس سے مخلوط کر لیا اور اُسکی تاریکی مین پڑکر رفض کو ظاہر کیا اور ایسی [illegible]
جاہل صوفی واہل کلام ہین اور کیسے شیطنت جاہلیت پر جو علم وایمان سے دور ہی خواہ کافر یا منافق ہو کر جان ومال خرچ کرتے ہین [illegible]
تو دیکھتا ہی کہ اِنہین سے خرچ کرنے والون نے ملحدون پر خرچ کیا پھر چنگیز خانی مشرکون پر خرچ کیا یون ہی تو دیکھے جاوے کہ ہمیشہ اِن
لوگون پر خرچ کرتے ہین جو اللہ تعالیٰ و اُسکے رسول کے دشمن ہین ہذا ترجمۃ کلامہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ بالجملہ تمام تحقیق سے معلوم ہوا کہ
اسکندر نام ہی اسکندر بن فیلقوس رومی کا اور وہ مسیح علیہ السلام سے قریب تین سو برس پہلے تھا اور ذوالقرنین جنکا لقب ہی اُنکا نام
سکندر نہین ہی اور وہ اسکندر رومی سے دو ہزار برس سے زیادہ پہلے ہوے ہین۔ اب دوسرا مقام کہ اُنکا لقب ذوالقرنین کیونکر
شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ ذوالقرنین ایک بادشاہ تھا اور اِسوجہ سے ذوالقرنین نام ہوا کہ اُسکے
دونون صفحہ تانبے کے تھے۔ مترجم کہتا ہی کہ شاید اِس سے حقیقت مراد ہو یا بطور اوزار حرب کے اُنھون نے بنوائے ہون [illegible]
اظہر ہی اور وہب رح نے کہا کہ بعضے اہل کتاب نے ذوالقرنین کی یہ وجہ بیان کی کہ وہ روم وفارس کا مالک ہوا ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ
وہی اسکندر رومی ہی کہ اہل کتاب نے جہالت سے اِسکو ذوالقرنین خیال کیا اور یہ ویسی ہی غلطی ہی جیسے اہل اسلام مین [illegible]
سے واقع ہوئی ہی۔ بعض نے کہا کہ ذوالقرنین اِسوجہ سے کہ اُسکے سر مین مشابہ دو قرن کے تھے۔ اقول بعض [illegible]
یعنی نشان دو سینگون کا سا معلوم ہوتا تھا اور شاید ارجح یہ ہو کہ راس کے دونون طرف دو گیسو اُٹھے ہوے [illegible]
الثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل کہا ابو الطفیل نے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ذوالقرنین کو [illegible]
ایک بندہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے بندون کو نصیحت کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اُسکے [illegible]
کی طرف دعوت کی تو قوم نے اُسکے سر کے قرن پر مارا کہ وہ مر گیا پھر اُسکو اللہ تعالیٰ نے [illegible]
دعوت کی قوم نے پھر اُسکو دوسرے قرن پر مارا کہ وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُسکو زندہ کیا [illegible]
وکذا رواہ شعبہ عن القاسم بن ابی بزۃ عن ابی الطفیل۔ مترجم کہتا ہی کہ اِن [illegible]

...اول تو یہ کہ ذوالقرنین بندہ مومن صالح تھا پیغمبر نہیں تھا ولیکن یہ احتمال ہو کہ شاید پیچھے پیغمبری پائی ہو اور حضرت
... دوسری روایت سراج وغیرہ مین مذکور ہو جس سے اس معنی کی تائید ہوتی ہو اور وہ یہ ہو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا
... ذوالقرنین پیغمبر تھا یا بادشاہ تھا آپ نے فرمایا کہ نہ وہ نبی تھا اور نہ بادشاہ تھا ولیکن بندہ صالح تھا اُسنے اللہ تعہ کو محبوب کیا تو اللہ تعہ نے اُسکو محبوب
... اور اُسنے اللہ تعہ کے واسطے نصیحت کی تو اللہ تعہ نے اُسکے لیے بہتری کی اللہ تعہ نے اُسکو اُسکی قوم پر مبعوث کیا اُنھون نے اُسکے سر کے دائین
قرن پر مارا وہ مرگیا پھر اللہ تعہ نے اُسکو زندہ کیا اور اُسکی قوم کے جہاد پر اُسکو بھیجا اُنھون نے اُسکے بائین قرن پر مارا وہ مرگیا پھر اللہ تعہ نے اُسکو
زندہ کیا اور اُسکی قوم پر جہاد کے واسطے مبعوث فرمایا اور اسی واسطے وہ ذوالقرنین کے نام سے موسوم ہوا اور تم مین اُسکی مثل موجود
ہے سراج مین کہا کہ اُسکی مثل سے آپ نے اپنی ذات شریف کو مراد لیا تھا۔ مترجم کہتا ہو کہ اس روایت مین مبعوث کرنے سے بعثت
نبوت مراد نہین ہو بلکہ بعثت جہاد مراد ہو اور اس سے نبوت کا ثبوت نہین ہوتا خصوص جبکہ فرمایا کہ تم مین اُسکی مثل موجود ہو یعنی خود تو صریح ہو
کہ وہ نبی نہ تھا اور معالم وغیرہ مین ابن عمر رض سے روایت ہو کہ کہا کہ ذوالقرنین نبی تھا ولیکن یہ روایت ثبوت کو نہین پہونچتی اور شاید کہ نبی سے
مراد ایلچی ہو یعنی مثلاً خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے اپنے قوم پر بھیجا گیا ہو پس رسول کا رسول ہوا اور اسمین کلام انشاء اللہ تعالیٰ
آتا ہو۔ فائدہ دوم اس روایت مین یہ ہو کہ اُسکے سر پر قرن تھے اور احتمال ہو کہ قرن سے مشابہ سینگ کی مراد ہو یا گیسو کا مقام مراد ہو۔ فائدہ سوم
کہ بعثت جہاد مین وہ سردار ہوا پھر اُسکے جہاد سے تمام جہان مین اطاعت اُسکی ہوئی اور یہ معنی بادشاہت کے ظاہر ہوے ولیکن بادشاہت
نہ تھی فافہم۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ بھی کہا جاتا ہو کہ اسواسطے ذوالقرنین مشہور ہوا کہ زمین کے مشارق و مغارب کا مالک ہوا سراج
مین بارہ قول نقل کیے از انجملہ روایت علی کرم اللہ وجہہ گذری اور قول دوم قول وہب بن منبہ مذکور ہوا۔ قول سوم اُسکے وقت مین لوگون
کے دو قرن گذر گئے اور وہ زندہ تھا تو ذوالقرنین موسوم ہوا۔ چہارم اُسکے سر پر مشابہ سینگون کے دو قرن تھے پنجم اُسکے تاج کے دو قرن تھے
ششم بردے زمین کی قرنین یعنی جانبین شرق و غرب کو پھرا تھا۔ ہفتم اُسکے سر پر قرنین یعنی دو گیسو تھے۔ ہشتم اللہ تعالیٰ نے اُسکے واسطے
نور و ظلمت کو مسخر کر دیا تھا جب وہ چلتا تھا تو اندھیری رات مین نور اُسکے آگے ہوجاتا تھا اور اندھیرا اُسکے پیچھے چھا جاتا تھا۔ نہم بسبب شجاعت
اس لقب سے موسوم ہوا جیسے کبش اقرن تو یہ گویا کر شجاع تھا کہ ذوالقرنین نام ہوا۔ دہم اُسنے خواب اپنا بیان کیا کہ گویا مین آسمان
سے قریب ہوکر آفتاب کے دونون طرف لپٹ گیا ہون اور وہ قرنین شمس کہلاتی ہین تو یہ ذوالقرنین کے نام سے موسوم ہوا۔ یازدہم اُسکے قرنین
تھے کہ اُنکو عمامہ چھپاتا تھا اقول یہ مستقل قول نہین ہو۔ دوازدہم وہ نور و ظلمت مین داخل ہوا تو ذوالقرنین کہلایا فتح البیان مین لکھا کہ
زہری نے کہا کہ ذوالقرنین اسواسطے نام ہوا کہ وہ قرن الشمس بجانب مشرق زمین تک اور قرن الشمس بجانب مغرب تک پہونچا۔
... نے کہا کہ اسوجہ سے کہ اُسکو علم ظاہر و باطن دونون عطا ہوے تھے۔ مترجم کہتا ہو کہ بہت سے وجوہ اور بھی لوگون نے ذکر کیے
ہین تطویل کلام کی حاجت نہین ہو کیونکہ یہ نام ہوجانا بہت سے اسباب سے ممکن ہو اور اسمین کوئی حدیث موجود نہین تو اسکی وجہ پر
یقین ہوسکتا اور ان اقوال مین سے جو اثر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہو اُسی پر اطمینان کرنا اقوی ہو فافہم۔ اور اسمین بھی اختلاف
ہو کہ وہ پیغمبر تھے یا نہین تھے اور اوپر اس اثر مین جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے گذرا ہو کچھ بحث اس امر مین کی گئی اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جاتا ہو کہ آپ نے کسی کو ذوالقرنین پکارتے سُنا تو فرمایا کہ الٰہی تو بہ تم نے انبیاء کے نامون پر نام رکھے اسپر
بھی بس نہین کیا کہ ملائکہ کے نامون پر نام رکھنے لگے۔ اس سے لوگون نے نکالا کہ یہ مطلب ہو کہ ذوالقرنین فرشتہ تھا۔ اور ابن

Marfat.com

ابی حاتم نے بسند ضعیف روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالقرنین ملک تھا [illegible]
کرتا تھا - مترجم کہتا ہو کہ حضرت عمر رضہ کا اثر بھی ثابت نہین ہو - ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ [illegible]
کہ مجھے نہین معلوم کہ تبع نبی تھا یا نہ تھا اور مجھے نہین معلوم کہ ذوالقرنین نبی تھا یا نہ تھا اور مین نہین [illegible]
دیجاتی ہو اُنکے گناہون کا کفارہ ہوجاتی ہو یا نہین - اِس حدیث کو عبدالرزاق نے مسند مین و ابن المنذر نے تفسیر [illegible]
مین روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ صحیح الاسناد ہو یہ حدیث صریح ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِسوقت تک [illegible]
نبوت کی بابت کوئی خاص علم نہ تھا اور شاید کہ پھر بذریعۂ وحی کے معلوم ہوا ہو واللہ تعالےٰ اعلم - سراج مین لکھا [illegible]
اِس امر پر اتفاق کیا ہو کہ ذوالقرنین بندۂ صالح مومن تھا پھر اختلاف ہو کہ پیغمبر تھا یا نہین تو بعض نے کہا کہ پیغمبر تھا اور [illegible]
اِسپر استدلال کیا - اول یہ کہ قولہ تعالیٰ انا مکنا لہ فی الارض اور یہ تمکین کامل دنیا و دین مین ہو اور دین کے تمکین کامل وہ نبوت ہو
کہتا ہو کہ یہ استدلال ضعیف ہو اِس وجہ سے کہ آیت مین تصریح فی الارض کی ہو اور معنی اِسکے یہ نہین ہین کہ روے زمین پر موجود ہو [illegible]
حالت مین اُسکو تمکین دینی عطا کی تھی بلکہ صریح یہ ہو کہ زمین پر اُسکو قابو دیدیا تھا کہ اہل زمین اِسکے سامنے پست ہونے تھے اور اس [illegible]
نبوت لازم نہین ہو - حجت دوم قولہ تعالیٰ وآتیناہ من کل شی سببا - چونکہ ہر چیز سے سبب دیا تھا تو لازم آیا کہ نبوت سے بھی سبب دیا [illegible]
مترجم کہتا ہو کہ یہ بھی ضعیف ہو اسوجہ سے کہ کل شیٔ یعنی ہر چیز کا کلیہ اپنے عموم پر نہین ہو بوجہ اِسکے کہ آسمان و ستارے و جنت
و دوزخ و جبرئیل و میکائیل و قرآن و قیامت ہزارون چیزین ایسی ہین کہ اُنمین سے ذوالقرنین کو سبب نہین دیا گیا تھا تو یہ کلام بجانب
قولہ تعالےٰ واوتیت من کل شی - ہو یعنی جیسے بلقیس کے حال بیان کرتے مین ہدہد نے کہا تھا کہ اُسکو سب کچھ دیا گیا ہو اِس محاورہ
سے یہ مراد نہین ہو کہ اِسکو آسمان وغیرہ مین سے سب مین سے کچھ دیا گیا ہو تو اِسی طرح یہان کل شیٔ سے خاص چیزین جو اِس تمکین
و غلبہ کے واسطے چاہیے ہون دی گئی تھین پس یہ ضرور نہین کہ نبوت بھی دی گئی ہو اسواسطے کہ بغیر نبوت کے تمکین ممکن ہو - حجت
سوم قولہ تعالےٰ یاذا القرنین اما ان تعذب الی آخر الآیہ - اِس سے معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ نے ذوالقرنین کو کہا اور جس سے [illegible]
کہے وہ ضرور نبی ہونا چاہیے - مترجم کہتا ہو کہ یہ بھی ضعیف ہو اِسواسطے کہ اللہ تعالےٰ کا کہنا بلاواسطہ کسی پیغمبر کے ظاہر نہین
مثلاً اُسوقت اُنکے ساتھ ممکن ہو کہ کوئی پیغمبر ہو جسکے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہو اور البتہ مروی ہو کہ وہ ابراہیم خلیل [illegible]
کے زمانہ مین تھا - پھر اگر وہم ہو کہ یہ مذکور نہین کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام اُسکے ساتھ تھے تو جواب یہ ہو کہ مانند لوط علیہ السلام
ممکن ہو کہ کوئی خلیل علیہ السلام کا تابع پیغمبر ہمراہ ہو جیسے یہ بھی ممکن ہو کہ ذوالقرنین ہی تابع پیغمبر ہون لیکن اُسکا یقین نہین
ہو تو استدلال مذکور مثبت یقین نہ ہوا - پھر سراج مین دوسرا قول لکھا کہ وہ بندہ صالح تھا اللہ تعالےٰ نے اُسکو ملک کا مالک [illegible]
اور حکمت عطا فرمائی اور اُسکو ہیبت کا لباس پہنایا کہ تمام روے زمین کے بادشاہ اِس سے ڈرنے لگے اور اُسکا [illegible]
اور لکھا کہ یہی اکثر کا قول ہو اور جو اثر کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہوا اُسی پر دلالت کرتا ہو اور لکھا [illegible]
پر چار آدمی زمین کے مالک ہوے دو مومن تھے ایک ذوالقرنین دوم سلیمان علیہ السلام اور دو کافر [illegible]
دوم بخت النصر - مترجم کہتا ہو کہ قرآن مجید سے یہ تصریح ثابت نہین ہوتی کہ ذوالقرنین تمام زمین [illegible]
علیہ السلام کے واسطے بھی یہ تصریح نہین ہو اور علی ہذا تاریخ مین بھی سواے قول کے کوئی [illegible]

ہر کہ فارس وروم وعرب ومصر وچین وغیرہ یہ ملک اسوقت مین آبادان اور اُنمین جو لوگ رہتے
والے تھے اور بہت سے ملک یورپ کے اور نواح افریقہ وممالک امریکہ آسوقت کم آباد اور شاید کہ بہت حصہ
آباد ہو گیا تھا وہ بھی ایسے آدمیون سے جو مشابہ جانورون کے تھے تو اکثر مہذب وغیر مہذب ملکون کے بادشاہ ہونے
م زمین کی بادشاہت کا اطلاق ہوا ہی اور جو شخص علوم وتواریخ سے واقف ہی وہ شک نہین کرسکتا کہ اکثر علوم وصناعات اگلون
ایسے تھے کہ اب اُنکا قصہ موجود ہی اور وہ نہین ہوسکتے حتی کہ دہلی مین جو حوض بدون آگ جلانے کے ہمیشہ گرم رہتا اور جب انگریزون
فتح کے اُسکو توڑا تو صرف ایک شمع روشن پائی مگر یہ ممکن نہ ہوا کہ اِسکے مثل بنائی جاوے اور اسی قبیل سے طلسمات ہین اور
ین کہا جاتا کہ اسوقت ان علوم سے کچھ استخراج جدید نہین ہوا بلکہ مراد یہ ہی کہ جو اسوقت ان ممالک کے طے کرنے مین ضروری
ب موجود تھا اور اجسام قوی تھے تو اپنی حاجات کے لائق اسباب سے اُنھون نے تمام معمورہ زمین مین دخل کرلیا۔ قرطبی رح
کہا کہ اِس امت مین بھی ایک شخص ہوگا جو روے زمین کا مالک ہو جاوے اور وہ مہدی علیہ السلام ہین اور اُنکے ساتھ عیسیٰؑ
زول ہوگا اور یہ بات صریح ہی کہ اگر اللہ تعالے کسی کو اِسوقت تمام زمین کا ملک دے تو ممکن ہی اور کچھ استبعاد نہین ہوسکتا اور
کے اسباب موجود ہین اسی طرح اُسوقت بھی اسباب موجود تھے خصوص جب کہ قرآن مجید مین تصریح موجود ہی کہ اسباب ضروری
موجود تھے اور توریت مین بھی یہ قصہ موجود ہی اور بنواسرائیل کے صحائف مین توضیح وتفصیل ہی اگرچہ وہ توضیح بوجہ بیان کی بنو اسرائیل
قابل اعتماد نہین ولیکن اتنا ضرور ثابت ہوا کہ یہ قصہ متواتر ثابت ہی اور قرآن کے نزول پر یہود ونصاری جو کروڑون اسوقت
جود تھے کسی نے انکار نہین کیا تو اِس سے تواتر ثابت ہوا اب اگر کوئی شخص صرف اپنے وہم سے انکار کرے تو وہ علم سے بالکل
ن ہی جیسے کوئی پہاڑی جس نے کبھی ریل نہ دیکھی ہو اسوجہ سے انکار کرے کہ میری سمجھ مین نہین آتا اور لوگ اُسکے صحیح ہونے پر متواتر
ہین تو اِس جاہل کے انکار کا اعتبار کچھ نہین ہی اور تواتر کے واسطے یہود ونصاری کی طرف سے یہی کافی ہی کہ اُنھون نے بطور
ان کے اِس قصہ کا سوال کیا بقولہ تعالے ویسئلونک عن ذی القرنین۔ تجھ سے ذی القرنین کے اخبار پوچھتے ہین قُلْ سَأَتْلُوا
عَلَيْكُمْ کہدے کہ مین تم پر تلاوت کرتا ہون۔ مِّنْهُ ذوالقرنین سے یا اللہ تعالے کی طرف سے ذِكْرًا تذکرہ یعنی مختصر جو معرفت
واسطے جامع ہو۔ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ ہم نے اُسکو تمکین دی زمین مین۔ یعنی ہم نے اُسکے واسطے زمین
رف کی ایسی قدرت دی کہ جس سے وہ زمین کے تمام مسالک وراہون مین پہونچا اور راستہ اُسکے لیے آسان کردیے کہ جہان
جاتا وہان پہونچا اور تمام بادشاہون پر غالب ہوا اور منجملہ امور تمکین کے یہ تھا کہ رات کو روشنی اُسکے آگے ہوتی اور تاریکی پیچھے سے
کرتی۔ اور امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ مکنا لہ فی الارض یعنی ہم نے اُسکو ملک عظیم دیا اِس حال کے ساتھ کہ اُسمین اُسکو ہر طرح
ین دی جو بادشاہون کو دیجاتی ہی مانند لشکرون وہر طرح کے ہتھیار وآلات ضروریہ وحصار وغیرہ کے۔ اِسی سبب سے وہ مشارق
ب زمین کا مالک ہوا اور سلطنتین اُسکی طرف جھکین اور بادشاہون نے اُسکی فرمانبرداری اختیار کی اور عرب وعجم اُسکے مطیع
ین سے بعض نے ذکر کیا کہ ذوالقرنین اسکا لقب اِس جہت سے ہوا کہ وہ قرنین شمس یعنی مشرق ومغرب کو پہونچ گیا تھا
اور ہم نے دیا اُسکو اپنی عظمت سے۔ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ہر شی سے سبب۔ اصل مین سبب رسی کو کہتے ہین پھر
ہر ایسی چیز کے واسطے ہوا جس سے آدمی کسی مقصود کو پہونچے۔ سراج مین کہا یعنی ہر شی ضروری سے اُسکو وصلہ دیا

Marfat.com

جیسے علم وقدرت وآلات وغیرہ کہ اپنے مقصود کو واصل ہو جاتا تھا - ابن کثیر رح نے کہا کہ ابن
وقتادہ وضحاک وغیرہم نے کہا کہ سبب یعنی علم - قتادہ رح نے یہ بھی کہا کہ سبب یعنی زمین کے نشا
بن اسلم نے کہا یعنی زبانون کی تعلیم اور کہا کہ جس قوم پر جہاد کرتے پہلے انکی زبان مین انکو تعلیم
کرتے تھے - مترجم کہتا ہے کہ یہ تفسیر وجیز ومختصر ہے مثلاً علم کی تفسیر سے یہ مراد ہے کہ ہر چیز ضروری جو
عطا ہوا تھا فوراً اختیار کر لیتے تھے اور آلات حرب وسیاحت مہیا کر لیتے اور خزانہ وغیرہ
خرچ ہوتا پس خلاصہ یہ ہوا کہ ایسی قدرت وحکمت دی کہ جس سے وہ اس مقصود پر ہمیشہ کامیاب ہوا
تائید از قسم ملائکہ بھی تھی اور مترجم کے نزدیک یہ کچھ بعید نہین ہے اور یہ امر اگرچہ ظاہر بین نظر نہ آوے
وہ پہچانے چنانچہ تواریخ فتوحات اسلام کی جو زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ودیگر خلفاء رضی اللہ عنہم مین ہوئین
تھوڑی سی جماعت سے بہت بڑی بڑی قوی سلطنتین تہ وبالا کر دین اسپر صریح شاہد ہے ولیکن اس تکلف کی حاجت نہین
ہو چکا کہ اللہ تعالے نے اسکو ہر حاجت کی چیز سے توصیل مقصود کا سبب دیدیا تھا - شیخ ابن کثیر رح نے ابن لہیعہ
روایت کی کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے کعب احبار سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ ذوالقرنین اپنے گھوڑون کو ثریا سے باندھ
کعب احبار نے کہا کہ اگر مین نے کہا تو کیا ہوا کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے وآتیناہ من کل شیء سبباً - شیخ ابن کثیر رح نے کہا
رضی اللہ عنہ نے کعب احبار پر انکار کیا یہی صحیح ہے اور حق بجانب معاویہ رض ہے کیونکہ معاویہ رض کہا کرتے تھے کہ ہم کعب کی
دروغ کو امتحان کرتے ہین اور مراد یہ نہین ہے کہ کعب احبار عمداً جھوٹ بولتے تھے بلکہ مطلب یہ تھا کہ اپنے صحائف اہل کتاب
جو نقل کیا کرتے ہین پس نقل کرنے مین تو وے سچے تھے کہ یہودیون کے کتب مین یون ہی ذکر کیا گیا تھا ولیکن ان کتابون
تھا کہ یہودیون نے بعد ... علیہ السلام کے زمانہ دراز گذرنے ... دین کے معاملات مین سستی وضعف اعتقاد اختیار کیا بالخصوص
حضرت عیسی علیہ السلام ... ساتھ کفر کیا اور حضرت یحیی وغیرہ پیغمبرون کو قتل کیا تو انکے دلون پر غضب الہی کی آلت چھا گئی
وبد اعتقاد ہوتے گئے اور راستی وخوف الہی وصدق تعظیم باقی نہ رہی تو وہ اصل بات مین تبدیل وتصحیف وتحریف وبناوٹ
سے باک نہین کرتے تھے لہذا یہ کتابین جو کعب احبار کے پاس زمانہ یہودیت کی تھین ایسی ہی تحریف وبناوٹ
سے خالی نہ تھین اور ہم کو اللہ تعالے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگاہ کرنے کے بعد ایسی بیہودہ روایتون کی کچھ حاجت
نہین ہے بلکہ اسلام مین جو اس قسم کی روایتین وہب بن منبہ وغیرہ نے ہین حالانکہ وہ لوگ اس زمانہ کے ثقات سے
تھے لیکن پچھلون پر انکی وجہ سے بہت فتنہ وفساد پھیل گیا اور کعب رح نے باوجود صحت اسلام کے اپنی کتابون
چنانچہ ان کتابون مین جو زمانہ یہودیت سے انکے پاس تھین انہین یہ پایا کہ وہ اپنے گھوڑون کو ثریا
باوجود علم کے اس روایت کو اسطرح صحیح جانا کہ اللہ تعالے نے فرمایا وآتیناہ من کل شیء سبباً - نقل
اسرائیلی کو صحیح تصور کیا حالانکہ یہ صحیح نہین ہے اور مطابق واقع نہین ہے کیونکہ بشر کے واسطے
سموات پر چڑھ سکتا ہے اور بیان تو کل شیء سے کل ضروری چیزین مراد ہین جیسے اللہ تعالے
کل شیء - یعنی جیسے بادشاہون کو متفرق ونادر دستیابی ہین انکو دی گئی تھین اسی طرح ذوالقرنین

Marfat.com

[illegible] ظاہر ہون اور سلطنتین مغلوب ہوجاوین اور دشمن فساد کرنے والے راہ پر آوین اور اہل شرک خوار ہون ایسے
اسباب دیئے گئے تھے۔ حافظ امام ضیاء مقدسی نے مختارہ مین من طریق قتیبہ بن سعید عن ابی عوانہ عن سماک بن حرب عن حبیب
بن حماز کہ حبیب رح نے کہا کہ مین علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تھا اتنے مین آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا امیرالمومنین ذوالقرنین
مشرق و مغرب تک کیونکر پہونچ گیا آپ نے کہا کہ سبحان اللہ سخر لہ السحاب وقدر لہ الاسباب وبسط لہ الید۔ یعنی یہ تو کچھ تعجب کی بات نہین
اللہ تعالیٰ پاک ہے کہ کوئی اسکی قدرت مین ایسی بات کو عجیب جانے ذوالقرنین کے واسطے سحاب مسخر کردیا گیا تھا اور اسباب اُسکے
مقدر کر دیئے گئے تھے اور ہر طرح کی قدرت و دسترسی مین اُسکو فراخی دی گئی تھی۔ لہذا فرمایا۔ فاتبع سببا یعنی پھر چلا وہ ایک راہ کو
مغرب کی جانب اور بقاعی رح نے کہا کہ شاید مغرب سے اسواسطے شروع کیا کہ باب التوبہ اسی طرف ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ وہ
باب التوبہ کچھ زمین سے لاحق نہین ہے بلکہ وہ مغرب زمین کی جہت مین ہے اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا کہ آسمان پر ہے ولیکن یہ یقین ہے
اس جانب ہے۔ ابن عباس نے کہا کہ سبب سے مراد منزل ہے اور مجاہد رح نے کہا کہ منزل وطریق درمیان مشرق و مغرب کے
[illegible] رح نے کہا کہ منازل و معالم زمین اور مطر الوراق رح نے کہا کہ معالم و نشانات جو اس سے پہلے سے زمین مین موجود تھے ف۔
(جو نشان راہ ہون)
العرائس قولہ تعالیٰ انا مکنا لہ فی الارض واتیناہ من کل شیء سببا۔ اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین سے آگاہ فرمایا کہ ہم نے اُسکو قدرت دی تھی
[illegible] فعل سے ایسا بنایا تھا حتی کہ طلب اشیاء اُسکے واسطے آسان کردیا تھا اور وہ بقدرت الٰہیہ جو چاہتا وہ کرتا اور جو حکم چاہتا
دیتا تھا اور اسمین نور تجلی ذات و صفات و فعل کا اجتماع تھا تو اس راہ سے وہ مجمع عین الجمع تھا اور قولہ آتیناہ من کل شیء سببا۔
ملکوت شئی مین ہر چیز سے اُسکو عطا ہوا برہان و علم و حکمت و معرفت الٰہی اور سبب بجانب قرب الٰہی اور اُسکے دینے کے یہ معنی
ہین کہ اُسکے واسطے آئینہ حق ہوجاتی تھی اسمین سے وہ علوم غیبی و احکام قدری کو ملاحظہ کرلیتا اور اس جہت سے اُنکو اسرار ازلی کے
[illegible] پہونچا دیتا تھا پس ذوالقرنین کا مقام یہ تھا کہ عالم فعل سے ترقی کرکے عالم صفت مین پہونچے اور عالم صفت سے ترقی کرکے عالم
ذات مین جاوے اور اگر اُسکو مقام تحقیق کلی دیا گیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُسکو اسباب کی طرف راجع نہ فرماتا کیونکہ یہ اسباب اشیاء حادثہ
و حکمت کے وسائط ہین بلکہ اُسکو اشیاء سے نکالکر معدن اصل مین کرتا اور وہ قرب القرب و نوالدنو ہے جیسے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کہ حدوث سے اُسکو نکال لیا اور جمیع اسباب سے مفرد و مجرد کردیا اور مقام حقیقۃ الحقیقۃ تک پہونچا دیا
[illegible] حق کو بحق مشاہدہ کیا اور کل اسی مین فانی ہوا اور اُسکو غیر کی طرف ذرہ بھی نہ پھیرا حالانکہ وہ مقام ہے جہان مقام یا مکان یا غیر
[illegible] کی گنجایش نہین ہے یہی فرمایا کہ دنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی اور فرمایا مازاغ البصر وماطغی شیخ ابن عطاء رح نے
کہا انا مکنا لہ فی الارض یعنی دنیا سب اُسکے دست قدرت کے تابع کردی جب اُسنے چاہا تو زمین اُسکے واسطے لپیٹ دی گئی کہ وہ
[illegible] جب چاہا تو اپنے حال پر پہونچی اور چاہا تو منقلب ہو کر اعیان ہوگئی یعنی جیسے تمام نباتات بغیر تخم کے
[illegible] ہی خاک اُسکے واسطے اعیان بنجاتی تھی۔ اور جب وہ پانی پر چلنا چاہتا تو چلا جاتا اور جب
[illegible] اسی طرح جس شخص نے خلوص قلب سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی وہ زمین مین منقلب ہوتا ہے جیسے چاہے۔ جو بندہ
[illegible] اپنے کرم سے [illegible] ہے۔ شیخ جعفر رح نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شئی کے واسطے ایک سبب کیا ہے اور اسباب کو
[illegible] مشاہدہ کیا وہ مسبب سے منقطع ہوگیا اور جس نے مسبب عزوجل کی صنعت کو دیکھا تو اُسکے

قلب مین اسباب کی زینت پھر جاتی ہی اور جب زینت بھری تو یہ اُسکے درمیان حجاب ہو جاتے ہین
اور شیخ ابن العربی نے لکھا کہ فی الارض - یعنی زمین بدن مین ہم نے اُسکو قدرت و تمکین جمیع …
پر قابو تھا اور شرق و مغرب کے جس قطر کی طرف چاہتا سیر کر سکتا تھا - واتیناہ من کل شیء سببا …
پہونچنے کے لیے راہ پاتا تھا - انتہی مترجما - بالجملہ اللہ تعالے نے ذوالقرنین کو اِس جہت سے کہ اول …
کیا تھا اور یہ نعمت اُسکے نام ازل سے تھی اپنا مقبول بندہ کر لیا اور اُسکو ایک قوم کی ہدایت …
اُسکو مارا اور سر کے داہنے قرن پر ضرب سے انتقال کیا پھر اللہ تعالی نے ایسے محب بندہ کو جو کمال محبت …
زندہ کیا پھر اس قوم کی تفہیم کے لیے بھیجا اُنھون نے سر کے دوسرے قرن پر مارا کہ وہ شہید ہوا پھر اللہ تعالی نے اُن زندہ …
اُٹھایا اور اب لباس ہیبت سے آراستہ فرما کر ہر قسم کے اسباب کے ساتھ جہاد پر روانہ کیا اور اُسنے قوم بلکہ قومون کو ہدایت پر …
یہ جہاد تمام زمین پر کیا اور حق تعالے نے اسکو سب طرح کی قدرت و اسباب دیے

فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ
سو چلا وہ ایک راہ یہانتک کہ جب آفتاب کے مغرب پر پہونچا تو ایسا پایا کہ گویا وہ ڈوبتا ہی ایک چشمہ مین جو کیچڑ والا

وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا
اور پایا اُسکے پاس ایک قوم کو ہمنے کہا کہ اے ذوالقرنین یا تو اُنکو تو عذاب دے اور یا

أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ
تو رکھ اُنمین خوبی بولا جو کوئی ہوگا بے انصاف سو ہم اُسکو مار دینگے

يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
اُلٹا جاویگا اپنے رب کے پاس وہ مار دیگا اُسکو بُری مار اور جو کوئی یقین لایا اور کیا بھلا کام

فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝
سو اُسکو ہے بدلے مین بھلائی ہی اور ہم کہینگے اُسکو اپنے کام مین آسانی

فَأَتْبَعَ سَبَبًا سو چلا وہ ایک راستہ - ابن عباس نے کہا کہ سبب یعنی منزل و مجاہد نے کہا یعنی منزل و راہ درمیان مشرق …
اور ایک روایت مین کہا یعنی ہر دو طرف زمین - قتادہ رح نے کہا کہ منازل و معالم اور مطر الوراق نے کہا کہ معالم و آثار …
مین بنے ہوئے تھے - حاصل آنکہ اُسنے ایک راستہ لیا اور وہ مغرب جانب کا تھا - بقاعی رح نے کہا کہ شاید مغرب کی طرف …
گیا کہ باب التوبہ اسی طرف ہی - اقول باب توبہ اس جانب ہی ولیکن زمین کے ہر مقام سے باب توبہ اسی جانب …
مغرب پر بھی باب توبہ بجانب مغرب ہی کیونکہ باب التوبہ زمین سے ملاصق نہین ہی حتی کہ یہ بھی یقینی نہین کہ …
کا احاطہ علم الٰہی مین ہی اور روے زمین پر کوئی آدمی نہین جو صرف اپنے علم مین دعوی کرے کہ …
ہو مگر جب ہی کہ اللہ تعالے نے آگاہ فرمایا ہو اور وہ اُسکو مانے - بلکہ خود زمین کے تمام مقامات …
مقامات مین سے وہ ہین کہ جہان انسان کا گذر نہین ممکن ہی تو آدمی نے جسقدر دیکھا …

Marfat.com

…ی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ یہاں تک کہ جب پہونچا وہ مغرب آفتاب تک - یہ مجاز ہی
…ت آفتاب کو زمین سے بہت دور دیکھتا ہی اور حدیث مین زمین سے آفتاب کا فاصلہ کئی سو برس کی راہ مذکور ہی
… صریح ظاہر یہ ہا کہ وہ جاے غروب آفتاب پر نہین پہونچ سکتا تو کوئی آدمی اُسکو حقیقی معنی پر محمول نہین کر سکتا بلکہ معنی مجازی
… صریح ظاہر ہین جیسے کوئی کہے کہ فلان آدمی کا سر آسمان سے لگا ہی یا آسمان سے باتین کرتا ہی تو صریح ظاہر معنی یہ ہین کہ وہ شخص
… بڑا ہی اسی طرح مغرب الشمس پر پہونچنے کے یہ معنی ہین کہ چلا ایک راہ یہان تک کہ پہونچا غروب آفتاب کی جہت سے زمین کی
… اِس مدلل کلام کا مختصر یہ ہی کہ پہونچا مغرب آفتاب کو - شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ معنی اسوجہ سے معلوم ہین کہ آفتاب کی
… غروب آسمانی تک پہونچنا تو متعذر رہی اور کہا کہ یہ جو قصہ کہنے والے بیان کرتے ہین کہ ذوالقرنین زمین مین ایک مدت تک
… چلا ہی کہ آفتاب اُسکی پشت پر غروب ہوتا تھا - تو کہا کہ یہ ایسی باتین ہین کہ جنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور اکثر یہ باتین اہل کتاب کی
… ت مین سے ہین کہ اُنکے زندیق و ملحدون نے دروغ بنا کر ملا دیا ہی - مترجم کہتا ہی کہ ولیکن جو لوگ زمین کے گول ہونے کے
… ہین وے اُسکی یہ صورت بیان کر سکتے ہین کہ جب مغرب کی جانب روانہ ہوا تو حد دائرہ پر پہونچکر آگے روانہ ہونے مین اُسکا
… جانب مشرق ہو جائیگا اور آفتاب کا غروب پس حد دائرہ اول پر تھا تو وہ پشت کی جانب پڑ جائیگا جیسے شکل حاشیہ کو
… غور کرنے سے ظاہر ہو جائیگا - پس غروب آفتاب درحقیقت اپنے مقام پر ہی ولیکن دور کی وجہ سے چلنے والے کا رخ جبتک آفتاب
… رہا اُسنے سامنے پایا اور جب وہ چکر مین مڑکر بجانب مشرق متوجہ ہوا تو اُسنے پشت کی طرف پایا جیسے خط مستقیم مین جو آفتاب
… منہ کیے ہی جب مڑکر مشرق کی طرف ہو جاوے تو غروب اُسکی پشت پر ہوگا - بہر حال اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جو ظاہر
… سمجھا جاتا ہی کہ وہ چلتے چلتے گویا آسمان سے بھی آگے نکل گیا کہ غروب آفتاب پس پشت ہو گیا بلکہ وجہ اسکی وہی ہی جو مترجم نے
… دی کہ آفتاب آسمان چہارم پر ثابت ہی ولیکن زمین کے دور مین جب تک مغرب کی جانب انسان کا مواجہہ رہا آفتاب سامنے
… ہوتا نظر آیا اور جب مدور زمین چلنے والے کا منہ مڑکر بجانب مشرق ہو گیا تو مغرب آفتاب پیچھے ہو گیا اور طلوع سامنے ہو گیا
… سبحانہ اعلم - بالجملہ چلتے چلتے زمین کی جانب مغرب کی انتہا پر جب پہونچا وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ
… آفتاب کو پایا کہ وہ غروب ہوتا ہی عین حمئہ مین - امام ابن کثیر رح نے کہا کہ یعنی آفتاب کو دیکھا تو نظر یون آیا کہ گویا بحر محیط کے
… ڈوبا جاتا ہی اور یہ کچھ ذوالقرنین کی خصوصیت نہ تھی کیونکہ اِس ساحل پر جو کوئی چلا جاوے وہان پہونچکر اُسکو ایسا ہی
… ورنہ آفتاب تو اپنے فلک چہارم سے جدا نہین ہوتا جہان وہ مثبت ہی - یعنی غرض اس منظر عجیب سے نظر ذوالقرنین کی
… نہین کیونکہ جو دیکھے اُسکو یون ہی نظر آویگا اِس لیے کہ نگاہ کام نہین کرتی ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ ذوالقرنین اپنے سفر
… اس ساحل تک پہونچ گیا - عین حمئہ ایک قراءت جمہور کی بمعنی چشمہ جسمین سیاہ کیچڑ ہی اور حمزہ و کسائی و ابن عامر
… عین حامیہ بمعنی چشمۂ گرم - آیا ہی اور دونون مین توفیق اصلح ہی کہ سیاہ کیچڑ مین غروب ہوتے وقت بوجہ بلندی
… مقام سمندر کے ترچھا آنکھ پر تیر پڑتا تھا گویا گرم چشمہ مین غروب ہوتا ہی - شیخ ابن کثیر رح نے روایت ابن
… کہ ابن عباس رض نے ابن حاضر سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے تغرب فی عین حامیہ پڑھا تو ابن
… نے کہا کہ ہم تو حمئہ پڑھتے ہین پس معاویہ نے عبداللہ بن عمرو سے پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ جیسے تو نے

ابن ابی حاضر

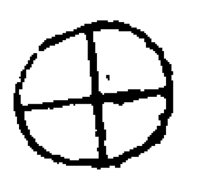

Marfat.com

قلب عاصم بھی اُسی طرح پڑھتے ہین تو ابن عباس رضہ نے کہا کہ میرے گھر مین قرآن نازل ہوا [illegible]
آدمی بھیجا کہ تمھارے پاس کیا معنی ہین کہ آفتاب کا غروب کہان پایا تھا تو کعب نے کہا کہ [illegible]
کر کہ وے مجھ سے زیادہ سمجھتے ہین اور مین توریت مین یون پاتا ہون کہ وہ پانی مین غروب [illegible]
اشارہ کیا۔ تو مین نے کہا کہ یہ تو وہی ہو جو مین نے کہا تھا اور ابن حاضر نے کہا کہ اگر مین [illegible]
کی قرارت مین بصیرت کا فائدہ ہوتا اور یہ قول تبع رح کا ہو جو ہم کو متوارث پہونچتا چلا آتا ہو [illegible]
ذوالقرنین نے موافق علم کے عمل کیا اور وہ یہ ہو سہ بلغ المشارق والمغارب ؛ ابتغی اسباب [illegible]
مغارب الشمس عند غروبہا ؛ فی عین ذی خلب وثاط حرمد ؛ ابن عباس نے پوچھا کہ خلب کیا ہو مین نے کہا [illegible]
مٹی - ابن عباس رضہ نے کہا کہ ثاط کیا ہو کہا کہ گارا - پوچھا کہ حرمد کیا ہو مین نے جواب دیا کہ سیاہ [illegible]
شخص یا غلام کو بلایا کہ جو کچھ یہ کہتا ہو اُسکو لکھ لے - مترجم کہتا ہو کہ مراد اس سے یہ ہو کہ توریت مین بھی [illegible]
یون ہی مذکور ہو - سراج مین لکھا کہ قولہ وجدہا تغرب فی عین حمئۃ - یعنی غرب مین وہ ایسے مقام پر پہونچا کہ [illegible]
تو آفتاب کو پایا کہ گویا وہ اندھیرے چہ بچہ مین ڈوبتا ہو اور یہ ظاہری نظر کے دیکھنے مین تھا جیسے سمندر [illegible]
کہ گویا وہ سمندر مین ڈوبا جاتا ہو جب کہ اُسکو کنارہ نظر نہ آتا ہو حالانکہ وہ حقیقت مین سمندر سے کہین دور [illegible]
ہو جاتا ہو اور یہ معنی نہین ہین کہ وہ کیچڑ کے سیاہ چشمہ مین ڈوبتا ہو کیونکہ آفتاب تو تمام زمین سے کئی ہزار [illegible]
مین آسکتا ہو کہ وہ زمین کے ایک چشمہ مین ڈوب جاوے - بیضاوی رح نے کہا کہ شاید ذوالقرنین ساحل [illegible]
نظر مین ایسا آیا کہ بالکل ساحل جو کیچڑ پانی ہو اُسی مین آفتاب ڈوبا جاتا ہو کیونکہ اُنکی نگاہ کے حد بر [illegible]
اسی واسطے فرمایا کہ وجدہا تغرب - اور یون نہ فرمایا کہ کانت تغرب - مترجم کہتا ہو کہ بیضاوی رح نے [illegible]
اشارہ کیا یعنی یہ نہین فرمایا کہ کانت تغرب - یعنی فی الواقع آفتاب وہان غروب ہوتا تھا بلکہ یون فرمایا [illegible]
ایسا پایا یعنی اپنی نگاہ مین ایسا پایا - امام ابن کثیر رح نے امام ابن جریر رح کی روایت ذکر کی کہ [illegible]
عباس رضہ نے پڑھا فی عین حمئۃ - پھر اُسکی تفسیر مین کہا کہ ذات حماۃ یعنی سیاہ کیچڑ والا چشمہ اور نافع نے [illegible]
تفسیر کا سوال کیا گیا تو کہا کہ قرآن کے جاننے والے تم مجھ سے زیادہ ہو ولیکن توریت مین [illegible]
کیچڑ مین غائب ہو جاتا ہو - مترجم کہتا ہو کہ غائب ہو جانے مین اشارہ ہو کہ صرف اہل زمین [illegible]
الامام ایسا ہی ابن عباس سے بہتون نے روایت کیا ہو اور یہی قول مجاہد رح وبعضون کا ہو [illegible]
سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو عین حمئۃ پڑھایا اور علی بن ابی [illegible]
کی کہ وجدہا تغرب فی عین حامیہ یعنی حارہ اور یہی حسن بصری نے کہا ہو - شیخ ابن جریر رح نے کہا کہ [illegible]
مشہورہ ہین اور قاری دونون مین سے جسکو پڑھے صحیح ہو اور شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ [illegible]
نہین ہو اسواسطے کہ کبھی وہ حار ہو جاتی ہو بسبب اسکے کہ غروب کے وقت آفتاب [illegible]
سے اسمین گرمی آجاتی ہو - مترجم کہتا ہو کہ ظاہر یون کہنا چاہیے کہ غروب آفتاب [illegible]

... تو آفتاب کا غائب ہونا اس سے نیچے مقام مین واقع ہوگا تو وہ سیاہ ر ... (رآفتاب)
... نیچے بعضا دیر کو آدمی کی آنکھ پر ایسی پڑیگی کہ اُسکو معلوم ہوگا کہ یہ دلدل کا چشمہ پانی کا جسمین ... (اجاتا ہی)
... یہ بھی در حقیقت اُسکو محسوس ہوگا اور نظر کی خطا ہی ورنہ فی الواقع یہ کچھ نہین ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ (شیخ)
... نے امام ابن جریر کی روایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ذکر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب پر غروب ہوتے
... کی تو فرمایا کہ فی نار اللہ الحامیہ - یعنی اللہ تعالے کی گرم آگ مین غروب ہوتا ہی اگر یہ نہ ہوتا کہ امر الٰہی اُسکو لیے ہوئے ہی تو جو
... جل جاتا - پھر ابن کثیر رح نے کہا کہ اُسکو امام احمد نے بھی روایت کیا ہی ولیکن یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہونے مین
... و شاید یہ ہو کہ عبد اللہ بن عمرو نے اسکو اِن دو بیاض سے نقل کیا ہو جو اُنھون نے یرموک کے روز پائین تھین - مترجم
... اسکی اسناد مین عبد اللہ بن عمرو کا مولی جو اُنسے روایت کرتا ہی مجہول ہی - اور سراج مین لایا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
... اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ردیف مین تھا آپ نے غروب کے وقت آفتاب کو دیکھا تو فرمایا کہ ای ابوذر تو جانتا
... کہان غروب ہوتا ہی مین نے کہا کہ اللہ تعالی و اُسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا کہ یہ عین حمئہ مین غروب ہوتا ہی - مترجم
... یہ نہین معلوم کہ یہ روایت ابوذر رض کی کہان سے نقل کی اور کس اسناد سے مروی ہی اور اتنا معلوم ہی کہ صحیحین کی روایت
... سے یہ خلاف ہی جیسا کہ آگے آویگا انشاء اللہ تعالی - اور اہل تفسیر کے اقوال نقل کرنیکے بعد قول تحقیق بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی
... ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم - قرطبی رح نے قتیبی سے نقل کیا کہ شاید چشمہ حمئہ مین آفتاب غروب ہوتا ہی سمندر مین ہو اور شاید آفتاب اسمین غروب ہوتے ...
... ورے یا اُسکے پاس غروب ہوتا ہو - قرطبی رح نے کہا کہ بعضے علماء فرماتے ہین کہ قولہ تعالے حتی اذا بلغ مغرب الشمس - اور
... اذا بلغ مطلع الشمس اس سے یہ مراد نہین ہی کہ وہ آفتاب کے غروب ہونے اور آفتاب کے طلوع ہونے کے مقام پر پہونچا حتی کہ
... کا جرم چھونے پر قادر ہوا کیونکہ آفتاب تو آسمان کے ساتھ زمین کے گرد گھومتا ہی بدون اسکے کہ زمین سے ملاصق ہو اور
... قدر بڑا ہی کہ زمین کے چشمہ مین نہین آسکتا کیونکہ وہ زمین سے بہت زیادہ بڑا ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ وہ جانب مشرق و جانب
... کے انتہاے عمارت تک پہونچا تو وہان نظر مین ایسا دیکھا کہ گویا آفتاب چشمہ حمئہ مین غروب ہوتا ہی جیسے ہم لوگ وسیع میدان
... بہت دور تک ہو یہ مشاہدہ کرتے ہین کہ آسمان گویا زمین سے ملاصق ہی اور آفتاب گویا زمین خشک ریگستان مین غروب
... ہوا انتہی مترجما - بعضے لوگون نے اسکا جواب اصطلح دیا کہ یہ فقط استبعاد ہی اور بعید جاننا کچھ ضروری نہین کیونکہ اللہ تعالی
... مین ہو سکتا ہی کہ آفتاب ایسے چھوٹے چشمہ مین سما جاوے چنانچہ کرخی رح نے کہا آفتاب کا زمین سے بڑا ہونا کچھ مانع
... کہ اللہ تعالے قادر ہی کہ آفتاب کے جرم کو چھوٹا کر دے اور چشمہ و زمین کو اتنا بڑا کر دے کہ اُس چشمہ مین آفتاب آجاوے
... کی کوئی وجہ نہین ہی اگرچہ ہم بسبب قصور عقل کے اُسکے احاطہ پر قادر نہ ہون - مترجم کہتا ہی کہ اللہ تعالی عز و جل
... ان ہدایت و اقوال مین سے جو امر تحقیق معلوم ہوتا ہی بطور تلخیص لکھدیا جاوے - واضح ہو کہ بنو اسرائیل نے
... کتابون مین موافق اپنے طریقہ کے بیباکی کے ساتھ بغیر امتیاز سچ و جھوٹ کے بہت سے مغریات سے بھر دیا تھا
... مین نے اُنکی باتون کو نقل کر دیا خواہ اس وجہ سے کہ لوگ اُنپر اعتماد نہ کرین اور خواہ اسوجہ سے کہ غریب ہے
... گیا اور خواہ اسوجہ سے کہ شاید یہ سچ ہون پس لازم ہی کہ اصل تفسیر مین کلام الٰہی تعالی پر اعتماد ہو اِن معنی کے ساتھ

جو طریقہ افہام وتفہیم سے ظاہر ہون اور جو حدیث صحیح بخاری [illegible]
آسمان کا فاصلہ کئی سو برس کی راہ مذکور ہی اور آیات مین آسمان [illegible]
تو زمین کے ہر مقام مشرق ومغرب سے آسمان کے فاصلہ کے ساتھ آفتاب کا [illegible]
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوذر تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان [illegible]
ہی فرمایا کہ یہ جاتا ہی اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہی اور اجازت چاہتا ہی [illegible]
تو صحاح مین صحیح ہی اور سراج مین جو ابوذر رض سے نقل کی وہ صحیح نہین ہی اور عرش [illegible]
محیط ہی یعنی یہ سب اجسام اسکے تحت مین ہین تو جب زمین سے آسمان اول کا یہ فاصلہ ہی تو [illegible]
ظاہر ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آفتاب غروب ہونے کے یہی معنی ہین کہ وہ آدمیون کی نظر سے [illegible]
نے رکھا ہی وہ بنظر ظاہری ہی۔ جب ان احادیث وآیات کو معلوم کر لیا تو کوئی عقل والا اور کوئی [illegible]
کی تفسیر مین ان احادیث کے برخلاف ان خرافات اقوال کی طرف نہ جاویگا جو بعض اہل قصہ [illegible]
کی زبان پر جاری ہین مانند اسکے کہ ذوالقرنین ایک مدت تک زمین کو اس حال سے طی کرتے رہے کہ آفتاب [illegible]
ہوتا تھا اور مترجم نے جو دلیل اسکے اوپر بیان کی وہ انھین کے باطل اقوال کی بنا پر ہی ورنہ وہ تحقیق [illegible]
ہونا اگرچہ فلاسفہ کا قول ہی لیکن وہ چکی کے پاٹ کی طرح گول نہین کہتے بلکہ مثل گیند کے گول کہتے ہین اور اہل اسلام اس [illegible]
بحث نہین کرتے۔ پھر یہ بھی قول باطل ہی کہ ذوالقرنین آفتاب کے غروب کے مقام پر پہونچے کیونکہ وہ زمین کے ہر مقام سے آسمان
کے فاصلہ پر ہی اور یہ خیال بھی باطل ہی کہ عین حمئہ مین درحقیقت غروب ہوتا ہی اور وہ سمندر کے اندر ہی یا عین حمئہ کے پاس غروب
ہی یا عین حمئہ کے اندر غرق ہوتا ہی کیونکہ اسکا فاصلہ تو معلوم ہو چکا اور غروب اسکا صرف نظر سے پوشیدہ ہو جانا ہی [illegible] سے
معلوم ہوا کہ علامۂ کرخی رح وغیرہ نے جو زعم کیا کہ جائز ہی کہ اللہ تعالے اسکو چھوٹا کرکے عین حمئہ مین غرق کر دے [illegible]
نہ اسوجہ سے کہ نعوذ باللہ قدرت الٰہی مین یہ بات داخل نہین کیونکہ اللہ تعالے سب بات پر قادر ہی [illegible]
فاسد ہی کہ صریح آیات واحادیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ بات واقع ہی نہین ہوتی ہی۔ اور اگر کہے کہ [illegible]
اس زمین وسمندر سے متعلق نہین ہی کیونکہ قرآن سے یہ بات نہین معلوم ہوتی ہی بلکہ جائز ہی کہ [illegible]
آفتاب سجدہ کرتا ہی تو اس سے بہتر تھا کہ جو انھون نے بیان کیا اور اگر کوئی کہے کہ ذوالقرنین [illegible]
تو اسمین اہل ولایت ممتاز ہین اور اسکا انکار باطل ہی اور علاوہ اسکے ایک امر کو اللہ [illegible]
اور مغرب الشمس کا پہونچنا ممکن ہی کہ اس خط مستقیم پر ہو غرضکہ یہ بھی اگرچہ بعید ہی تاہم [illegible]
احادیث ہی پس صواب اس مقام پر وہ تفسیر ہی جو شیخ ابن کثیر وبیضاوی وغیرہ نے لکھی [illegible]
الشمس معنی یہ ہین کہ چلتے چلتے جب اس مقام پر زمین کی جانب مغرب کے ساحل [illegible]
نہ تھا وہان سے آفتاب کا غائب ہونا بلا حجاب نظر آتا تھا یعنی وہ بالکل مغربی [illegible]
تو آفتاب کا غروب اسکو یون نظر آیا کہ گویا ایک چشمہ مین جو کیچڑ سے بھرا ہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] مین کوئی دیکھے تو باوجود پہاڑون کے حائل ہوتے کے معلوم ہوتا ہی کہ خشکی مین ڈوبا جاتا ہی دیکن
[illegible] ل کی انتہا ہوگئی اور جہان سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی کیچڑ مین ڈوبا جاتا ہی وہان خشکی کی حد ہوگئی
[illegible] بعد جزائر وغیرہ بھی ہین تو مین کہونگا کہ اس سے یہ نفی نہین کی گئی ہی بلکہ پتہ بتلا دیا کہ خشکی لگاتار اسکو
[illegible] اور اُسنے آفتاب کو پانی کیچڑ مین ڈوبتے پایا پھر اس سے آگے اُسکا جانا ذکر نہین فرمایا تو ظاہر یہ ہی کہ آگے
[illegible] **وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا** اور پایا ذوالقرنین نے اُسکے پاس ایک قوم کو۔ یعنی جس پانی کیچڑ کے
[illegible] پاس ایک گروہ پایا۔ ابن کثیر رح نے لکھا کہ مفسرون نے بیان کیا کہ وہ آدمیون مین سے
[illegible] وغیرہ نے ذکر کیا کہ انکا لباس جانورون کی کھال تھی اور طعام سمندر کی مچھلیان وغیرہ تھین اور
[illegible] مترجم کہتا ہی کہ بعض نے اسپر اعتراض کیا کہ کافر کیونکر کہلائے کیونکہ کافر جب کہلاتا ہی کہ اُسکو دعوت الٰہی توحید
[illegible] تعالےٰ نے تو کافر ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ معترض کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ اُنکو دعوت توحید نہین دی گئی تھی کیونکہ یہ اولاد
[illegible] السلام سے ہین اور دعوت ہر ایک کی اُسکے ساتھ تھی یہ کچھ ضرور نہین کہ خاص پیغمبر کی زبان سے ہو۔ بالجملہ اولاد آدم تو رفتہ رفتہ
[illegible] بین متفرق ہوے اور پھیلے ہین تو دعوت ایمان کے ساتھ گئے ہین۔ **قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ**
[illegible] تُعَذِّبَ ہم نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ یا تو عذاب کرے۔ یعنی اُنکو عذاب دے۔ اسمین اشارہ ہی کہ عذاب سے
[illegible] ہی کہ تعذیب صریح نہین فرمایا کہ اُنکو عذاب کرے۔ **وَإِمَّآ أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا** اور یا تو بنا لیوے
[illegible] تعلیم وتفہیم وکوشش سے اُنکو توحید سمجھا کر مومن بنا دے۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین
[illegible] کرکے قابو دیا اور اُسکا حکم جاری کیا اور مختار کر دیا کہ چاہے اُنکو قتل وقید کرے اور چاہے احسان کرے جونکہ ذوالقرنین
[illegible] اللہ تعالےٰ کے علم مین تھا۔ مترجم کہتا ہی کہ اول ہی سے قتل کا اختیار اِس امر کی دلیل ہی کہ اِس قوم کو دعوت
[illegible] گئی تھی ورنہ دعوت واجب ہی اور تین مرتبہ فہمایش ہمارے نزدیک مستحب ہی۔ اور شاید کہ یہ وجہ ہو کہ قوم مذکور بالکل
[illegible] تھے کہ اِنمین تاثیر کو دخل کم تھا ولیکن یہ وجہ بعید صحیح نہین ہی اسوجہ سے کہ ایسی ناسمجھی پر معذور رکھے جاتے ہین
[illegible] ابراہیم خلیل علیہ السلام کی دعوت دی تو بعضے مانے اور بعض نے کفر پر ہٹ کی اور اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین
[illegible] ذوالقرنین نے دوسری شق کو موافق اشارہ الٰہی کے اختیار کرکے عرض کیا۔ **قَالَ** ذوالقرنین نے عرض کی
[illegible] ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ کہ جو کوشش وجہد بلیغ کے ساتھ مان گیا تو بہتر ہی اور رہا جس نے ظلم کیا یعنی اپنی جان پر
[illegible] اسطرح کہ وہ کسی طور سے نہ مانا اور جم گیا تو جو خود اپنے آپ پر ظلم کرے اُسپر دوسرے کو ترس بیکار ہی جب کہ وہ
[illegible] عنقریب بعد علم کے اُسکو عذاب کرونگا۔ قتادہ رح نے کہا یعنی قتل کے ساتھ۔ اور بعضون نے طریقہ قتل
[illegible] کے ساتھ خوفناک بیان کیے ہین۔ **ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا** پھر وہ لوٹایا
[illegible] کی طرف سو وہ اُسکو عذاب کریگا ایسا عذاب کہ نکر ہی یعنی سخت دردناک ہی۔ نحاس رح نے کہا کہ جائز ہی کہ اللہ
[illegible] کو یہ خطاب بواسطہ کسی نبی کے کیا ہو جو اُسوقت مین ہو۔ اِس سے معلوم ہوا کہ کفر وشرک پر جو سزا دنیا مین یا دے
[illegible] آخرت کی تخفیف نہین ہوتی ہی اور باقی گناہون کی نسبت اختلاف ہی کہ حدود سے کفارہ ہوجاتا ہی یا نہین تو مشہور

قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ہوجاتا ہے اور مشہور قول امام ابوحنیفہ رح کا یہ ہے کہ نہین ہوتا ہے اگر اللہ معاف کرے اور چاہے آخرت کی سزا دیوے اور اسی قول کی صحت پر وہ حدیث دلیل ہے جو مرفوع روایت کی کہ مجھے معلوم نہین کہ ذوالقرنین نبی تھا یا نہ تھا اور مجھے نہین معلوم کہ حد سے گناہ کا کفارہ ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے قال الحاکم صحیح الاسناد- اور بعض احادیث سے نکلا اس سے دار الآخرۃ و معاد و جزار کا ثبوت ہوا- وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا یعنی توحید کو میری طرف سے مان لیا اور تصدیق کی کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور نیک کام کیا یعنی بجا لایا- فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى تو اسکے لیے خوبی بدلا ہے یعنی خصوص آخرت مین اور عموم دنیا مین بھی وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ اور ہم اس سے کہینگے مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا اپنے امر سے آسان- مجاہد رح نے کہا یعنی امر معروف کا حکم دینگے- بلا خلاف وعدہ کے ساتھ ہم اسکو ایمان سے امتحان کرکے آسان حکم دینگے مانند نماز و زکوۃ و حج و روزہ کے جو شاق نہین ہے یہ کہ دنیا مین آسانی کے ساتھ گذر کر آخرت مین جنت پاویگا- جزار الحسنی مین دو قراءت ہین ایک تو جزار منصوب بتنوین اور یہ حفص و حمزہ و کسائی کی قراءت ہے- فرار نے کہا کہ نصب اسکو بنا بر تفسیر ہے اور بعض نے کہا کہ نصب بنا بر حال ہے ای فلہ المثوبۃ الحسنی مجزیا اور باقیون نے بضم ہمزہ بغیر تنوین پڑھا تو اضافت بیانیہ ہے- مفسرین نے کہا کہ نصب کی صورت مین یہ معنی کہ فلہ الحسنی جزاءً یعنی اسکے واسطے جنت ہے بطور جزار و عوض کے- جیسے کہتے ہین لک الثوب ہبۃً- یہ کپڑا تیرے لیے بطور ہبہ ہے اور بر تقدیر رفع کے دو صورتین ہین اول فلہ جزار الفعلۃ الحسنی- اسکے لیے جزار اسکے فعل نیک کی ہے اور مراد فعل نیک سے ایمان و عمل صالح معروف ہے- دوم فلہ جزار المثوبۃ الحسنی- تو یہ اضافت موصوف کی بجانب صفت ہوئی اور یہ جائز مشہور ہے جیسے ولدار الآخرۃ یعنی والدار الآخرۃ ۔ ف فی العرائس قولہ تعالیٰ واما من آمن وعمل صالحا یعنی اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور اسکے مشاہدہ مین مشرف ہوا اور سواے اللہ تعالیٰ کے سب سے بیزار و بری ہوا- فلہ جزار الحسنی- تو اسکے لیے وصال حق دائمی ہے یہ جزار ہے ان نیک معاملات کی جنکو اسنے کمایا ہے- اشارہ ہے کہ اسے جلال و عظمت الٰہی سے زیادہ معرفت حاصل ہوگی اور یہ معرفت اسکے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوبی ہے کہ کوئی چیز اسکی برابری نہین کرتی ہے- ابن عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ جس نے رب عزوجل کے وعدون کی تصدیق کی اور رب عزوجل کے حکمون کی فرمانبرداری کو طرح ادا کیا تو اسکے لیے جزاے حسنی ہے اور دنیا مین اس نیک ثواب کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو نصیب کرتا ہے کہ قضاے الٰہی پر راضی ہو اور بلاء پر صبر کرے اور نعمت کا شکر کرے اور اسکے دل سے شہوات دنیا کی محبت نکال دیتا ہے اور وساوس نفس و شیطان سے محفوظ فرماتا ہے

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۞ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى

پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے یہانتک کہ جب پہونچا سورج نکلنے کی جگہ پایا کہ وہ نکلتا ہے ایک

قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۞ كَذٰلِكَ ۭ وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ

لوگون پر کہ نہین بنا دی ہمنے انکو اس سے ورے کچھ اوٹ یون ہی ہے اور ہماہے قابو مین آچکی ہے اسکے پاس کی

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا یعنی پھر وہ راستہ چلا تو مغرب الشمس سے مطلع الشمس کی طرف راہ لی اور

[illegible] طرف دعوت کرتا اگر ان جاے تو اُنکے ساتھ نیکی کرتا ورنہ اُنکو ذلیل کرتا اور اُنکے اعمال غارت کرتا
[illegible] اور بنو اسرائیل کی کتابون مین مذکور ہی کہ وہ ایک ہزار چھ سو برس زندہ رہا اور زمین کے طول وعرض مین پھرا
[illegible] زمین کے مطلع آفتاب پر پہونچا۔ اور سراج مین ہی کہ مغرب سے جنوب کی طرف مُڑ کر جا ہا کہ مشرق کو پہونچے اور برابر چلا
[illegible] سکو بیچ پہونچا اور نہ کوئی گروہ اُسپر غالب ہوا۔ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ یہانتک کہ مطلع آفتاب تک پہونچا
[illegible] مقام پر زمین کے پہونچا جہان اول طلوع آفتاب سے دھوپ پڑتی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ ساحل مشرق پر پہونچا جہان کوئی رکپ
[illegible] آفتاب سے نہین ہی۔ جب وہان پہونچا تو۔ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ آفتاب کو پایا کہ وہ طلوع کرتا ہی ایسی قوم پر
لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا نہین بنایا ہم نے اُنکے لیے سواے آفتاب کے کوئی پردہ۔ بعض نے کہا کہ
[illegible] استعارہ وبیان ہی کہ اُنکا لباس آفتاب ہی تھا ورنہ ننگے رہتے تھے اور بعض نے کہا یعنی اِس انتہاے زمین پر اکثر بارش کی وجہ
[illegible] سے زمین نمناک ہونے کی وجہ سے مکان وعمارت نہین ٹھہرتی تھی تو آفتاب ہی گویا اُنکا ساتر وآپر چھت تھا۔ بعض نے اِن وجوہ
[illegible] جمع کردیا کہ نہ اُنکے واسطے گھر وچھت تھی اور نہ لباس تھا اور نہ کسی عمارت مین اُنکو جگہ ملتی تھی۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ حال اُنکا
[illegible] ذوالقرنین کے وقت مین تھا اور چونکہ دنیا کے اوضاع بدلتے رہتے ہین تو آخر مین اُسوقت تک اُنکا حال وانجام نہین معلوم کہ کس
[illegible] حال پر بدل گیا اور تبدیل کی یہ کیفیت ہی کہ امریکہ والے چند روز ہوے جبتک وحشی اقوام تھے اور اب وے بڑے کاریگر ہین اور
[illegible] اس سے پہلے زمانہ دراز گذرا کہ اُسوقت کی اُنکی کیفیت اگر بیان کیجاوے تو نادان لوگ اُس سے انکار کرینگے اور جو لوگ علم ہیات
[illegible] وغیرہ سے واقف ہین وے اسمین بالکل استبعاد نہین کرینگے بلکہ اہل ہیأت کے نزدیک بہت مدت پہلے جیسے اجسام انسانی طول
[illegible] مین جسیم ہوتے تھے ویسے اُنکے اوضاع مین بھی بعضے عجائب تھے اور یہ بھی اُنکا قول ہی کہ بعضے حیوانات خواہ وے از قسم انسان
[illegible] ہون یا نہ ہون ایسے بھی تھے جنکا اُسوقت وجود نہین ہی اور اسمین توکچھ شک نہین ہی کہ دو ہزار برس پہلے ایسے قد وجسم کے لوگ تھے
[illegible] اُسوقت اُنکا نمونہ جو بعضی لاش کے ملنے سے معلوم ہوا ہی بالکل عجائب ہی کہ اُسکو دیو سے تعبیر کیا جاوے۔ اور یہ بات شرعًا بھی ثابت
[illegible] کہ خلقت انسانی اول مین بہت طویل وعریض تھی اور وہ برابر ناقص ہوتی گئی یہانتک کہ اِس حد کو پہونچی جو دیکھتے ہو اور جو لوگ فن ہیأت
[illegible] اجسام مین کلام کرتے ہین وہ قطع نظر شرع کے عقل سے بھی اُسکو ثابت کرتے ہین اور تجربہ سے بھی ان اجسام کے بعض نمونہ مل گئے
[illegible] مثلاً چند آدمیون کی لاشین ملین جنمین کوئی مصالحہ ایسا دیا گیا تھا کہ وہ محفوظ غار مین یا پہاڑ مین ابتک سالم رہین پھر واضح ہو کہ
[illegible] حدیث مین کوئی بیان اِس قوم کا نہین ہی جو ذوالقرنین نے مطلع الشمس کے قریب پائی تھی ولیکن اہل کتاب یہود ونصاریٰ کے یہان
[illegible] بعض بیان کیے گئے ہین اور یہ معلوم ہی کہ اُنکی تواریخ محفوظ نہ تھی اور وے تواریخ کو اِس فائدہ کے واسطے نہ رکھتے جو تاریخ کا
[illegible] ہی بلکہ جھوٹ سچ ملا کر اور جو ناگوار ہو حذف کرکے جو سننے مین عجیب ودلچسپ معلوم ہو داخل کرکے ایک نادر افسانہ بناتے تھے
[illegible] اسلام کے اگلے علماء سے کچھ روایات اِس بارہ مین آئی ہین کہ یہ قوم کون تھی تو بعض نے ظاہر اقرینہ سے کسی قوم پر محمول کیا اور
[illegible] بنو اسرائیل کی روایات سے جو قرین قیاس معلوم ہوئین بیان کردی ہی اور بعض نے صرف بنو اسرائیل کے خرافات کو اِس نظر
[illegible] سے نہ دیا کہ ایسے تذکرہ اِنہین موجود ہین ولیکن اصل یہ ہی کہ جب قرآن وحدیث مین اُنکی تفصیل نہین ہی تو ہم کو تفسیر مین اُسکی ضرورت
[illegible] نہین اور سواے اِسکے بطور تاریخ کے البتہ بیان کردیے جاتے ہین لیکن اُنکی صحت پر کچھ وثوق نہین ہی۔ شیخ جلال الدین محلی رح نے

Marfat.com

کہاکہ وہ زنگی ہین-ظاہرا یہ قول اُنھون نے قرینہ سے اور کتب ہیأت سے مناسبت [illegible]
لوگ خط استواء پر ہین اکثر ایسے ہی ہین-عبدالرزاق رح نے مسند مین کہا کہ اخبرنا معمر عن قتادة [illegible]
کہ وے زنگی ہین-یہ روایت تو شیخ ابن کثیر رح نے تفسیر مین لکھی ہر اور ظاہرا یہی معتمد شیخ جلال [illegible]
واللہ اعلم-شیخ ابن کثیر رح نے تفسیر مین لکھا کہ قولہ لم نجعل لہم من دونہا سترا یعنی نہ اُنکی عمارت ہر اور [illegible]
حرارت سے بچاوین-سعید بن جبیر رح نے بیان کیا ہر کہ ان لوگون کے مساکن غارات تھے اور اکثر [illegible]
ابو داؤد طیالسی رح نے روایت کی کہ حسن رح نے فرمایا کہ اُنکی زمین پر عمارت نہین بن سکتی جب آفتاب [illegible]
مین گھستے ہین اور جب آفتاب غروب ہونے کو آتا ہر تو نکل کر جانورون کی طرح چر لیتے ہین یعنی بہائم صفت ہین [illegible]
بھر لیتے ہین-اور قتادہ رح نے کہا کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ اُنکی زمین پر نباتات نہین ہوتی ہر اور جب آفتاب نکلتا [illegible]
جگہ لیتے ہین اور جب ڈھل جاتا ہر تو اپنی معاش وشکار کو نکلتے ہین-**مترجم** کہتا ہر کہ معالم وغیرہ مین مجاہد رح سے روایت [illegible]
زنگیون کا یہی حال ہر جو لباس نہین پہنتے ہین-یہ روایت مشعر ہر کہ مجاہد رح نے اِس صفت کو جو قران مین مذکور ہر زنگیون مین [illegible]
اُنکو مصداق ٹھہرایا اور ظاہر یہ ہر کہ اُس وقت سے اِسوقت تک کثرت سے تغیرات وتبدلات واقع ہوئے اور بعض [illegible]
ہوگئین اور بہت سے وحشی مہذب ہوگئے اور بہت سے مقامات زمین کی ہیأت بدل گئی پھر یہ روایات تو وہ ہین جو بنی اسرائیل [illegible]
بیایات سے مسلمانون نے لیے ہین اور اُنکے سچ ہونے نہ ہونے کا علم اللہ تعالی کو ہر اور بعض روایات بنو اسرائیل سے [illegible]
ازانجملہ کعب احبار اول علماے یہودین سے بہت بڑے عالم تھے حتی کہ یہود نے اُنکو احبار کا خطاب دیا تھا گویا علماؤن کا [illegible]
ہر پھر وے زمانہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ایمان لائے اور اچھا اسلام ہوا اور صحابہ رض اُنکو اعزاز سے رکھتے تھے [illegible]
نے بنو اسرائیل کی کتابون سے روایات بیان کی ہین ازانجملہ یہ ہر کہ وہ ایسی قوم ہر کہ اُنکی زمین پر نرمی کی وجہ سے عمارت [illegible]
ٹھہرتی ہر مگر اسمین اُنھون نے غار وسرب تیار کیے ہین کہ جب طلوع آفتاب ہونے کو ہوتا ہر تو بھاگ کر ان غارون مین گھس جا[illegible]
ہین پھر جب آفتاب اونچا ہوجاتا ہر تو نکلکر اپنے کام کاج مین معروف ہوتے ہین-**مترجم** کہتا ہر گویا آفتاب اُنکے کنارہ سے [illegible]
ہر تو بہت قریب ہوتا ہر اسوجہ سے گرمی برداشت نہین کرسکتے پھر جب اونچا ہوکر دور ہوجاتا ہر تو نکلتے ہین اور تو دیکھتا ہر کہ [illegible]
کی کوئی صورت نہین ہر-اور سواے کعب احبار رح کے اورون سے بھی روایات ہین جیسے ابن جریر رح نے بنو اسرائیل کی روایت سے [illegible]
کیا کہ اُنکے یہان ایک مرتبہ ایک لشکر آیا تو اُنھون نے کہا کہ آفتاب طلوع ہونے پر یہان ٹھہرنا اُنھون نے کہا کہ ہم تو یہین [illegible]
دکھلائین تو پوچھا گیا کہ یہ کیسی ہڈیان ہین اُنھون نے کہا کہ اِسی طرح ایک لشکر آیا تھا وہ طلوع آفتاب کے وقت [illegible]
اُسکی تیزی سے سب مرگئے یہ اُنھین کی ہڈیان ہین یہ سُنکر سب وہان سے بھاگ گئے اور غارون مین [illegible]
کشاف مین ایسے ہی [illegible] حکایت بیان کی کہ ایک نے کہا کہ مین اپنے ملک سے روانہ ہوکر چین [illegible]
گر گیا پھر مین نے اِس قوم کو دریافت کیا جنپر آفتاب طلوع ہوتا ہر اور وے غارون مین [illegible]
وے یہان سے ایک رات دن کی راہ پر رہتے ہین پھر مین روانہ ہوکر اُن تک پہنچ گیا تو [illegible]
مین کہ آدمی ایک کان بچھاتا ہر اور دوسرا اوڑھتا ہر پھر جب آفتاب طلوع ہونے کو ہوتا [illegible]

Marfat.com

...ی ہے تو مجھے غشی آگئی اور وے لوگ مجھے اپنے غار مین لے گئے پھر مجھے افاقہ ہوا تو جب آفتاب
...کا جوش روغن زیتون کے چھایا ہے پھر جب دن چڑھ آیا تو اُنھون نے مچھلیان شکار کرنی شروع
...اللہ ... کہ وے بھن جاتی تھین اُنکو کھاتے تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ سب بنو اسرائیل کے خرافات مین سے
...مجنون کو اپنے اوہام سے بھر کر جہالت کا نمونہ بنا دیا تھا اور اپنے نزدیک گویا توریت سے یہ مضامین استنباط کرتے
...معالم پر اسی قدر ہے کہ ذوالقرنین مشرق کی جانب زمین کے ساحل پر ایسی جگہ پہونچا جہان آفتاب اول طلوع پر وہین
...درمیان مین کوئی چیز حائل نہ تھی نہ تو خلقی جیسے پہاڑ وغیرہ اور نہ بنائی ہوئی جیسے عمارات وغیرہ کیونکہ اِن لوگون مین ایسی
...اِس سرزمین نمناک پر عمارت ٹھہر سکتی تھی اور یہ لوگ وہین دریاؤن سے مچھلیان وغیرہ کھاتے تھے اور معام
...کہ وہ اُسوقت کہان تھا اور اب اُسکا قیاس نہین ہوسکتا کیونکہ علم ہیأت سے ثبوت ہے کہ بہت سے جزائر غرق ہوے اور
...جزائر ظاہر ہوے اور بہت سے ریگستان نمناک ایک مدت کی تابش آفتاب و تغیرات سے عمدہ زمین ہوگئی اور بہت سی
...زمینین ایسے تغیرات سے ریگستان ہوگئین اور شرع سے بھی اِس بات کا ثبوت موجود ہے چنانچہ حدیث مین ہے کہ قیامت نہ آویگی
...کہ زمین عرب کی مروج و انہار ہو جاوے یعنی ریگستان عرب بدلکر ایسا ہو جائیگا کہ اُسمین نہرین جاری ہون اور سبزہ زار
...ہوجاوے۔ بالجملہ مطلع الشمس پر ایسی قوم پائی جنکے لیے اللہ تعالے نے ورائے آفتاب کوئی ساتر نہین بنایا تھا۔ اِسمین اشارہ ہے
...مکان وغیرہ جو چیز ہے سب اللہ تعالے کی پیدا کی ہوئی ہے۔ كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا اِسکے کئی وجہ
سے معنی بیان ہوے ہین اول یہ کہ یون ہی ہے امر ذوالقرنین کہ وہ ان اسباب کے ساتھ چلا یہانتک کہ پہونچا جہان پہونچایا گیا اور
ہم نے احاطہ کر لیا یعنی جان لیا تھا جب ہم نے اُسکو بادشاہ کیا کہ اسمین بادشاہت و ریاست کی صلاحیت و استقلال ہے۔ دوم معنی یہ کہ
...اُسکا اوپر سے ہے یعنی لم نجعل لھم من دونھا سترا كذلك۔ یعنی ہم نے اِس قوم کے لیے ورائے آفتاب کے کوئی ساتر نہین بنایا ایسا
ہی جیسے تم لوگون پر پہاڑ و درخت و کپڑے و مکانات ساتر ہین اُنکے لیے ایسا ساتر آفتاب سے نہین بنایا۔ اور ہم نے علم سے اِسکا احاطہ
کیا تھا اُسکو اور اُسکے لشکر کو ہم جانتے تھے اگرچہ اتنین متفرق ہوگئین اور زمین کے اطوار و اوضاع بدلتے گئے مگر اللہ تعالے پر
کوئی چیز پوشیدہ نہین ہے۔ سوم معنی یہ کہ ایسے ہی وہ مشرق الشمس کو پہونچا جیسے مغرب الشمس کو پہونچا تھا اور ہم اُسکے ضمائر و سرائر
خوب واقف ہین۔ چہارم یہ کہ ایسا ہی ہم نے اُسکو عروج دیا تھا اور ملک اِسکا وسیع کیا تھا اور ہم اُسکے ضمائر و سرائر سے خوب
...تھے۔ بغوی نے معالم مین کہا کہ صحیح یہ ہے کہ معنی اِسکے یہ ہین کہ جیسے اُسنے مغرب الشمس کی قوم مین حکم کیا ایسے ہی اُسنے مطلع الشمس
مین حکم لگایا اور ہم اِسکے ضمائر و سرائر سے و آلات و لشکر سے خوب واقف تھے جب ہم نے اُسکو یہ قدرت دی اور بعض نے کہا
کثرت اسباب و اقتدار کا بیان ہے کہ یہ کثرت اُس حد تک پہونچی تھی کہ سواے علم الٰہی کے کوئی اُسکو محیط نہین ہوسکتا ہے۔ ف
...الدین محی العربی قدس سرہ نے اِس قصہ کی تاویل مین جو لکھا ہے شروع اِسکا اوپر گذرا ہے اور اِسکے بعد سے یہان ترجمہ کرتا ہون
... چلا وہ ایک راہ تعلق بدنی و توجہ بعالم سفلی کے حتی اذا بلغ مغرب الشمس۔ پہونچا مکان غروب آفتاب روحی تک۔
...یعنی آفتاب روحی کو غروب ہوتے پایا ایک چشمہ مین جو کیچڑ سے مخلوط تھا اور وہ مادہ بدنیہ متمزج از اجسام عناصر
...تعالے من نطفۃ امشاج ... اور یہ غروب صرف غیبوبت و عدم ظہور نور ہے ورنہ روح کو غروب و فنا نہین ہوتی ہے۔ و وجد

Marfat.com

عندہا قوما - وہان ایک جماعت کو پایا اور وہ قواے نفسانی بدنی و قواے روحانی ہین - قلنا
دے یعنی ریاضت سے اور مقہور کرنے سے اور موت دینے سے یعنی اپنی خواہشات نفسانی و خواہ
و اما ان تتخذ فیہم حسنا - طریقۂ علمی سے انکو فی الجملہ حظوظ دیے جاوین اور اعتدال کا لحاظ رکھا
عدل کو چھوڑ دیا اور حد سے گذر کر افراط و تفریط مین پڑا اور فرمانبرداری و انقیاد نہ کیا جیسے شہوت
مطیع نہین ہوتے ہین - فسوف نعذبہ - یعنی ریاضت و کسر سے اسکو عذاب دونگا - ثم یرد الی ربہ - یعنی
رب عزوجل کی طرف مردود ہوگا - فیعذبہ عذابا نکرا - یعنی آتش طبیعت مین ڈالکر اس سے زیادہ عذاب
بوسع طاقت و اعتدال ہے اور بعد موت کے آفت مشکل و محال ہے اور یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ قیامت کبری مین عذاب
دیگا - و اما من آمن - جو ایمان لایا یعنی علم و معرفت حاصل کی جیسے دونون قوت عاقلہ و فکر و حواس ظاہرہ و عمل صالح
حاصل کرنے و فرمانبرداری کرنے ہین - فلہ جزاء الحسنی - تو اسکا عوض ثواب نیک ہے اور وہ جنت صفات و تجلیات انوار
ہین - و سنقول لہ من امرنا یسرا - آسان قول اس سے کہا جائیگا کہ ملکات فاضلہ حاصل کرے - ثم اتبع سببا - پھر ایک طریق
لی اور وہ تجرد و تزکیہ کے ساتھ اللہ تعالے کی طرف سلوک ہے اقول اول مغرب کی جانب بوصول باب التوبہ واسطے قبول
استغفار کے سفر کیا اور ایمان و اعمال صالحہ سے آراستہ ہو کر اب بجانب شرق شمس سفر کیا بطریق تجرد و تزکیہ کے - حتی اذا بلغ
الشمس - آفتاب روح کے مطلع تک پہونچا تو وجدہا تطلع علی قوم - پایا کہ آفتاب روح کا طلوع ایک قوم پر ہے - وہ دونون عاقلہ
و حدس و قواے قدسی ہین - لم نجعل لہم من دونہا سترا - آفتاب روح و انکے درمیان کوئی ساتر نہین بنایا تھا تا کہ انکو آفتاب سے نور
حاصل ہو اور معانی کلیہ کا ادراک کرین - کذلک - یون ہی ہے جیسے ہم نے بیان کیا ہے - اقول شاید اسی وجہ سے دوسرے سفر مطلع الشمس
مین قریب مطلع والون کے واسطے عذاب و ہلاک کا حکم نہین بیان کیا کیونکہ ان امور عاقلہ وغیرہ مین سے کوئی ہلاکت و قتل و عذاب کے
لائق نہین ہے و قد احطنا بما لدیہ خبرا - یعنی علم و عرفان جو اسکو ہے ہم خوب جانتے ہین - اقول ظاہر تفسیر مین خبر کے معنی علم کما قال مجاہد
رحمہ اللہ ذکرہ الشیخ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالے - مترجم کہتا ہے کہ اس روے زمین پر اور جو چیزین موجودات نظر آتی ہین ہر زمانہ مین اللہ
کے اسرار انین جاری ہین اور لوگ اوہام و خطرات مین مانند خواب کے ساری ہین فافہم پھر ذو القرنین کا سفر بیان

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا

پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے ؛ یہانتک کہ جب پہونچا دو آڑ کے بیچ پایا ان سے ورے ایک

لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

لگتے نہین کہ سمجھین ایک بات بولے اے ذو القرنین

مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ

دھوم اٹھاتے ہین ملک مین سو کہے تو ہم ٹھہرا دین تجکو کچھ محصول اس پر کہ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ

ہم مین اور ان مین ایک آڑ بولا جو مقدور دیا مجکو میرے رب نے وہ بہتر ہے

Marfat.com

[...]ہُمۡ رَدۡمًا ۝ اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی

[...] ایک موٹی دیوار لاؤ مجھکو تختے لوہے کے یہانتک کہ جب برابر کردیا

[...] الصَّدَفَیۡنِ قَالَ انۡفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِیۡۤ

[...]کون تک پہاڑ کے کہا دھونکو یہانتک کہ جب کردیا اسکو آگ کہا لاؤ میرے پاس

اُفۡرِغۡ عَلَیۡہِ قِطۡرًا ؕ

کہ ڈالون اُسپر پگھلا تانبا

[...]تعالے نے مجبر اسفر ذوالقرنین بیان فرمایا بقولہ۔ ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا پھر وہ ایک راہ چلا یعنی مشرق و مطلع الشمس سے جانب
[...] راستہ لیا مفسرین نے اسکو جانب شمال قرار دیا ہو ورنہ قرآن مجید سے تو جہت ظاہر نہین ہوتی ہو پس اولی یہ ہو کہ یون
[...]ہا جاے کہ مشرق و مغرب کی راہ کے سوا ایک راستہ اختیار کیا اور برابر چلا گیا حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب
[...]نچا اس سفر مین بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ دونون سد کے درمیان۔ ابن کثیر و حفص و ابو عمرو کی قراءۃ مین سد بفتح السین
اور باقیون کی قراءت مین بالضم ہو۔ اور مراد سد سے یہان دو پہاڑ ہین۔ قاموس مین کہا کہ السد الجبل والحاجز یعنی سد
[...] پہاڑ اور جو چیز کہ درمیان مین حائل ہوکر مانع ہو۔ مترجم کہتا ہو کہ قرآن پاک مین صرف اسی قدر ہو کہ دو سد ہین اور انکا مقام
[...]زمین ہو۔ اور بعضے سلف سے اسمین اقوال مروی ہین اور غالب وہ اقوال بنواسرائیل کے اخبار و کتابون سے ہین۔ مترجم
[...]فضول سمجھکر ترک کرتا ہو۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ سدین دو پہاڑ بلند ہین انکے درمیان مین وسیع جگہ ہو اور دونون سے نکلنے کا
[...]یہی ایک راستہ گھاٹی ہو جس سے یاجوج و ماجوج نکلکر ترک کے ملکون مین فساد کرتے اور آدمی و جانور و کھیتی وغیرہ تباہ و برباد
[...]کرتے تھے۔ اور لکھا کہ ابن جریر نے کہا کہ حدثنا بشر بن یزید حدثنا سعید عن قتادۃ یعنی سعید نے قتادہ رح سے روایت کی کہ قتادہ نے
[...]ہم سے ذکر کیا گیا کہ اہل مدینہ مین سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے سد یاجوج و ماجوج
[...] آپ نے فرمایا کہ ہان مین نے اسکو دیکھا ہو اسنے عرض کیا کہ مجھ سے اسکی صورت بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا کہ جیسے محبر چادر ہوتی ہو
[...] اسکی سیاہ اور ایک راہ سرخ ہو۔ ہذا حدیث مرسل یعنی یہ روایت تو صحیح ہو ولیکن قتادہ رح تابعی ہین انھون نے خود حضرت
[...]علیہ وسلم سے نہین سنا اور جس صحابی سے سنا ہو اسکو بیان نہین کیا تو حدیث مرسل ہو۔ مترجم کہتا ہو کہ دیوار کی جب ایسی
[...]گئی تو اسکا امتیاز پہاڑ سے مشکل ہوگیا کیونکہ وہ منجملہ پہاڑ کے ہو گئی علاوہ اسکے وہ فقط ثغرہ یعنی پہاڑ کا سوراخ بند کرتی ہو
[...] کہتا ہو کہ اظہر یہ ہو کہ جانب آذربیجان ہون کیونکہ صحاح احادیث مین خروج یاجوج و ماجوج مین بیان ہو کہ انکا پہلا گروہ بحیرہ
[...]ریگا اور اسکا پانی پی جائیگا تو دوسرا گروہ جب یہان پہونچیگا تو کہیگا کہ اسمین ایک دفعہ پینے کا پانی تھا۔ اور اس سے اشعار
[...]ہن اسی طرف وہ پہاڑ ہو اور اگر کوئی وہم کرے کہ اکثر تلاش سے نشان نہین ملا تو جواب یہ ہو کہ جن امور ضروری کا ذکر ہوا ہو
[...] آدمیون کی تلاش کا کام ہرگز نہین ہو جب تک نشان معلوم نہ ہو تو تلاش مذکور بالکل بیفائدہ و بیکار ہو جس سے یہ نتیجہ
[...]لی غلط ہو اور اگر کہا جاوے کہ ایسے دو پہاڑ نہین جنمین اسقدر وسعت ہو تو جواب یہ ہو کہ یہ بالکل غلط ہو اسواسطے
[...]دان کے ایسے ہین کہ جنمین زمین کے خط استوا سے دو درجہ محیط کے متفرق ہین اور یہ وسیع چوڑان ہو اور طول کا

Marfat.com

درازی تو خود ظاہر ہی اور ظاہر ہی کہ دونوں سدّوں کے درمیان [illegible]
و لیکن بوجہ سردی کے بلندی پر گذر محال ہی اور صاف ظاہر ہو گیا کہ مقام ممکن ہی [illegible]
ظاہر ہو اگر اسکا وجود ہی نہین ہی تو یہ نتیجہ بالکل جہالت و خلاف عقل ہی اگر کسی [illegible]
ریہ معدوم نہین ہو سکتا ہان اگر ایسا مقام ممکن نہ ہوتا تو البتہ یہ نتیجہ درست تھا [illegible]
ہو کر جب بین السدین پہونچے یعنی دونوں پہاڑون کے درمیان پہونچے - وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا [illegible]
علاوہ ایک قوم پائی - اس کلام کی تفسیر لفظی مین احتمال یہ ہی کہ شاید یہ معنی ہون کہ دونوں [illegible]
صورت مین پہاڑون سے گذر جانا لازم ہوگا اور شاید یہ معنی ہون کہ پہاڑون کے سامنے [illegible]
خطیب نے کہا کہ جس جانب سے ذوالقرنین آیا تھا وہ جہت جہان ان دونوں پہاڑ [illegible]
کو پایا یہ ایسی قوم تھی کہ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا نہین لگ [illegible]
تھے اور زبان ٹیڑھی تھی تو ذوالقرنین کے ساتھیون کی بات قریب تھا [illegible] سمجھین
مراد یہ ہی کہ انکی زبان ٹیڑھی تھی اور انہین سمجھ کم تھی تو اسوجہ سے قریب [illegible]
سمجھتے سمجھاتے ویسے اچھی طرح یہ لوگ نہین سمجھتے اور نہین سمجھا سکتے تھے - حمزہ وکسائی کی قرات [illegible]
بمعنی سمجھانا اور باقیون کی قرات مین بفتح اول وفتح قاف ہی بمعنی سمجھنا - یعنی قریب نہ تھا کہ سمجھاوین [illegible] دونوں قرات
کے اجتماع سے یہ معنی ہوے کہ نہ انکی زبان اچھی طرح سمجھ مین آتی اور نہ وے دوسرون کی زبان خوب سمجھتے - ابن عباس رض نے
کہا کہ نہ وے کسی کا کلام سمجھتے اور نہ لوگ انکی بات سمجھتے - سراج مین لکھا اس تفسیر پر اعتراض ہوا کہ انہون نے ذوالقرنین
باتین کیونکر کین کما قال تعالی - قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي
انھون نے کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج وماجوج زمین مین فساد مچانے والے ہین اس سے ظاہر ہوا کہ انکی باتین سمجھ گئین [illegible]
دیا گیا کہ شاید کوئی ترجمان کے ذریعہ سے ہون - مترجم کہتا ہی کہ آیت مین تو یہ مذکور ہی کہ لا یکادون [illegible]
سمجھین یا سمجھاوین - اور اس سے یہ لازم نہین کہ بالکل نہ تھا بس معنی یہی ہین کہ اچھی طرح نہین سمجھتے سمجھاتے [illegible]
کے بھی یہی معنی ہین یعنی خوب نہین سمجھتے تھے - علاوہ اسکے انھون نے ذوالقرنین سے خطاب کیا ہی اور ذوالقرنین [illegible]
اللہ تعالی نے سکھلا دی تھین تو ذوالقرنین مستثنی ہین پس کوئی اعتراض نہین ہو سکتا [illegible]
دونوں پہاڑون کے قریب ایک قوم نے کہا کہ یاجوج وماجوج زمین مین فساد مچاتے ہین - فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا
ہم آپ کے لیے خرچ قرار دین عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا [illegible]
روک کر دین یعنی موٹی جڑ کی دیوار جیسے جھگڑا ہوتا ہی تاکہ وے ہم تک نہ پہونچ سکین اور ہماری [illegible]
یہ ہی کہ وے لوگ جنھون نے درخواست کی ہی ایمان لے آئے تھے اور چونکہ انکے اموال [illegible]
تو انھون نے چاہا کہ ہمارے اموال کے خرچ سے بادشاہ یہ دیوار بنوا دے اور بعض [illegible]
آپ کے واسطے اس کام پر بہت بڑا ذخیرہ چندہ سے جمع کر دین - مترجم کہتا ہی کہ لوگون [illegible]

... دنیا کے ... ہین ... سے کس قسم سے ہین۔ اور مین نے بیان کر دیا کہ جہانتک کلام
... اعتبار ... ون کے اخبار سے ہی جسپر اعتماد نہین ہوتا ... ابن جریج رح سے مروی
... سے درخواست کی ... تھے اور شیخ ابن کثیر کا ظاہر کلام کہ دونون پہاڑون کے بیچ مین ایک ثغرہ تھا
... ترک مین فساد مچاتے تھے یہ کلام بھی اسی پر دلالت کرتا ہی۔ مفسرین نے کہا کہ یاجوج و ماجوج کا مسکن
... ظاہر کہ مین نے بعض ثقہ لوگون سے سنا کہ مراد اس سے روس ہین ولیکن یہ بعید ہی واللہ اعلم
... یاجوج و ماجوج ... انسانی سے نہین ہین اور یہ غلط ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ دونون نسل آدم سے ہین جیسا کہ
... روایت سے ثابت ہی کہ اللہ تعالے فرمادیگا کہ اے آدم وہ عرض کریگا کہ لبیک وسعدیک پس فرمادیگا کہ دوزخ کا بعث
... کریگا کہ اے رب بعث النار کیا ہی فرمادیگا کہ ہزار مین سے نوسو ننانوے دوزخ کو اور ایک جنت کو تو یہ وقت ہوگا
... جاوے اور حاملہ کا پیٹ گر جاوے یعنی ایسا خوفناک وقت ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم مین دو گروہ ہین کہ جس بات مین
... انکی کثرت ہو گروہ یاجوج اور ماجوج ہین۔ اقول اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یاجوج اور ماجوج دو ہین۔ دیگر تفاسیر مین
... یہ لوگ اولاد یافث بن نوح سے ہین اور ترک انھین مین سے ہین اور کہا گیا کہ یاجوج تو ترک مین سے ہین اور ماجوج
... دیلم مین ہین اور کعب احبار نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا انکی منی خاک سے ملی تو اس سے یاجوج ماجوج پیدا ہوے
... کہا کہ اسمین نظر ہی کیونکہ انبیاء کو احتلام نہین ہوتا ہی اور یاجوج ماجوج تو اولاد یافث سے ہین ایسا ہی مقاتل وغیرہ نے
ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام نووی نے شرح مسلم مین بعض لوگون سے حکایت کی کہ یاجوج و ماجوج حضرت آدم کے احتلام
... سے ... پیدا ہوے ہین۔ تو اس قول پر انکی خلقت آدم سے ہوئی اور حوا رح سے نہ ہوئی اور یہ قول محض عجب
نقلی یا عقلی دلیل نہین ہی اور اہل کتاب جو اس مقام پر نقل کرتے ہین اسپر اعتماد جائز نہین ہی کیونکہ انکی کتابون مین
... گھڑے ہوے قصہ ہین اور مسند امام احمد مین سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
... اولاد نوح مین ہین سام جو عرب کا باپ ہی اور حام جو سودان کا باپ ہی اور یافث جو ترک کا باپ ہی۔ بعضے
... کی اولاد سے یاجوج ماجوج ہین اور کہا کہ ترک انکا نام اسوجہ (زنگیان) سے ہوا کہ یہ لوگ سد ذوالقرنین کے اسی طرف
... گئے تھے ورنہ بغاوت وفساد اور دلیری مین یہ لوگ بھی یاجوج ماجوج کے اقارب ہین۔ مترجم کہتا ہی کہ تو ممکن ہی
... یاجوج ماجوج ہون۔ ... شیخ ابن کثیر نے کہا کہ ابن جریر رح نے بیان وہب بن منبہ سے ایک عجیب اثر طول طویل
... سفر ذوالقرنین وبنانے سد ذوالقرنین کو بر وغیرہ بہت عجائب کے ساتھ بیان ہی اور اسمین یاجوج ماجوج کی شکل و
... وغیرہ کا بیان ہی اور یہ باتین منکرات ہین اور یون ہی ابن ابی حاتم نے اس بارہ مین روایات غریبہ
... کی سند صحیح نہین ہی واللہ اعلم۔ بعض نے بیان کیا کہ یاجوج و ماجوج کافر ہین شب معراج کو حضرت
... دعوت کی مگر انھون نے نہ مانا۔ مترجم کہتا ہی کہ جو شخص علم رکھتا ہی اور اسکو اسرار الٰہی کی کچھ سمجھ عطا
... ہی ... ضرور ہی اور وہ یہ ہی کہ عصائے موسی علیہ السلام جو بظاہر ایک لکڑی نظر آتا تھا جب اللہ
... تو اسمین کوئی شبہہ نہین ہی اور صحیح حدیث مین دجال کا وجود مذکور ہی اور ایک حدیث صحیح مین

Marfat.com

بطور استہزار کے آیا ہی کہ مین نے دجال کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا ہین دجال ...
قدرت کے کارخانہ مین ہر ایک اپنے انجام شقی ہونے یا سعید ہونے کے موافق اعمال ...
نہین سمجھ سکتا ہی اور اللہ تعالے جب کسی قوم کے واسطے چاہتا ہی تو ان ... مین کی چیزون کے
ظاہر کر دیتا ہی حالانکہ وہ خواص دوسرون کے ہاتھ مین بھی موجود تھے مگر انپر ظاہر نہین ہوئے
کرنا دراصل حماقت ہی اور یہان بہت سی چیزون کا وجود ہی ممکن ہی کہ عصاے موسی اب بھی موجود ہو
کیونکہ بظاہر وہ لکڑی ہی اور جب تجھے یہ بات ظاہر ہوئی تو تجھے لازم ہی کہ جو بات قران وحدیث سے صحیح ثابت ہو ...
کرلے اور اگر شیطانی گروہ کے لوگ اسمین تجھے وہم دلادین کہ یہ نظر نہین آتی ہی تو تیرے فہم ایمانی کے واسطے یہ بس ہی
آنکو عصاے موسوی نظر نہین آتا ہی اور جب اللہ تعالے چاہیگا اُسکا ظہور فوراً ہو جائیگا اور اُسوقت تم کہین ...
کہان سے ظاہر ہوا جیسے دنیاوی معیشت کے واسطے ریل وتار برقی وسیکڑون کلین اسوقت ایک قوم کو اسوجہ
کہ انپر بعض اشیار کے خواص ظاہر کر دیے حالانکہ وہی امور پہلے لوگون کے پاس تھے اور وہی چیزین اُنکے ہاتھ مین
رہے اسی طرح خفار اس سے بھی زیادہ قدرت مین ظاہر ہی تو کچھ بعید نہین کہ جنگل کے درخت وگھاس کی پتیان مانند
موسی کے اژدہے یا جو چیز قدرت الٰہی مین ہو بنجادین ولیکن مترجم کہتا ہی کہ قران وحدیث سے جو ثابت ہی وہ سب ہمارے
لائق ہی اسمین سے کچھ بھی عقل سے بعید نہین ہی - اب مین متوجہ کرتا ہون کہ یاجوج وماجوج دراصل آدمی کے قسم سے ہین جو
اگلون کے زبردست وقوی ہین اور اُنکے لیے مسکن دو پہاڑون کے درمیان اُس طرف کو ہی تو ذوالقرنین سے ان لوگون نے
پہاڑون کے اسطرف تھے شکایت کی کہ وے زمین مین فساد کرتے ہین - سراج مین لکھا کہ اُنکے فساد مین سے یہ تھا کہ جب
تو جنگلی جانورون ودرندون دیا لو جانورون وآدمیون کو مار ڈالتے کھالیتے اور سانپ بچھو وغیرہ ہر جاندار کو مار کھاتے
اور بعض نے کہا کہ کہنے والون کی یہ مراد تھی کہ یاجوج وماجوج ایسی قوم ہی کہ جنکی ایسی غذا ری اور انکی بڑھاو ...
نکلکر فساد کرین اور کلبی نے کہا کہ فساد یہ تھا کہ ایام ربیع مین نکلکر ان لوگون کے بلاد مین آتے تو کوئی سبزی نہین ...
کھاجاتے تھے اور جو خشک چیزین پاتے وہ لادکر اپنے پہاڑون مین لیجاتے تھے - بالجملہ ان لوگون نے درخواست
انکے درمیان مین دیوار کردے تو ہم اموال باہم ملکر جمع کر دین تو ذوالقرنین نے اُنکے اموال کو رد کیا اور اُنکی ...
کو پورا کیا - قَالَ ذوالقرنین نے اُنسے کہا کہ - مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي وہ چیز جسمین اللہ تعالی نے ...
خَيْرٌ تمہارے اموال سے بہتر ہی - یعنی مجھے اِسکا لالچ مت دو کہ اللہ تعالے نے مجھے سب کچھ دیا ہی ...
نیکی کے طور پر اُسکے بنانے کی درخواست کرو تو وہ مجھے منظور ہی - فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ ...
رہنے دو مگر اپنے ہاتھون سے میرے سامنے اس کام مین مدد دو - اپنے لیے مدد مانگی حالانکہ یہ کام اُسمین ...
ہی اور فائدہ ہی کہ جو کام اُنکے لیے کیا گویا وہ سب خود کیا تو اسکا پورا ثواب لیا اور اُنکے اپنے واسطے ...
زجاج نے کہا یعنی میرے ساتھ ملکر کام کرو - أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا تو مین
ابن عباس رض نے کہا کہ ردم مضبوط حجاب ہوتا ہی تو یہ سد سے زیادہ گاڑھا پردہ حائل ہی

Marfat.com

[illegible] کے ٹکڑے لاؤ پس بجاے پتھرون کے انکو چن دیا اور ٹکڑون کے بیچ بیچ مین اور بڑنک لکڑی
[illegible] پہاڑ کے صدف تک پہونچے یعنی چوٹی تک چن دیے۔ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
[illegible] برابر کر دیا دونون چوٹیون کے بیچ مین تو۔ قَالَ انْفُخُوْا اپنے کاریگرون و قوم کے لوگون سے کہا
[illegible] یعنی آگ لگا کر حکم دیا کہ پھونکو۔ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا یہانتک کہ جب اسکو آگ کر دیا یعنی سرخ مثل آگ
[illegible]۔ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا فرمایا کہ لاؤ میرے پاس قطر اسپر بہادون اہل لغت نے کہا کہ قطر تحاس
[illegible] یعنی پگھلا ہوا تانبا۔ اور یہی قول ابن عباس رض کا اور اکثر مفسرین کا ہی اور بعض نے کہا کہ پگھلا ہوا رانگا۔ پس حاصل یہ ہوا
[illegible] پہاڑون کے درمیان لوہے کے ٹکڑے بڑے بڑے مثل تپھرون کے درمیان مین کوئلہ و لکڑیان رکھکر چنے اور اسکو
[illegible] لگا کر پھنکوا دیا اور جب سرخ ہو گیا تو اوپر سے گلا ہوا تانبا یا رانگا ڈالدیا جس سے تمام لوہا آپس مین سخت جم گیا اور وہ
[illegible] سے زیادہ مضبوط ہو گیا۔ سراج مین لکھا کہ اگر ذوالقرنین پیغمبر تھے تو اسمین بڑا معجزہ ہی اور اگر ولی تھے تو کرامت عالیہ ہی
[illegible] یہ ٹکڑے جو پہاڑ کی چوٹی تک تھے جب انہین پھونکا گیا اور مثل آگ کے ہو گئے تو کوئی جاندار اسکے قریب نہین جاسکتا
[illegible] کا بہانا اسپر سے ممکن نہ ہوگا اور نہ پھونکنا پس گویا اللہ تعالے نے ان کام کرنے والون کے بدن سے اسکی حرارت کو
دور کر دیا تھا تاکہ وے کام کر سکے۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ کام بذریعۂ آلات و اسباب کے بھی ممکن ہی اور اللہ تعالی نے ذوالقرنین کو اسباب
دیا تھا تو ممکن ہی کہ بذریعۂ آلات و اسباب یہ کام ہوا ہو اور جائز ہی کہ بطور معجزہ یا کرامت ہو واللہ تعالی اعلم۔ ف
شیخ ابن العربی نے اشارات مین سے بیان کیا کہ قولہ علی ان تجعل بیننا وبینہم سدا۔ یعنی دیوار جس سے تجاوز نہ کر سکین اور ایسا
مانع ہو کہ اسپر سے تجاوز نہ کر سکین اور یہ حدود شرعی ہین اور وہ علوم حکمت جو قلب مین اعمال صالحہ سے از قبیل نور پیدا ہو کر مانع
ہوتے ہین۔ قال ما مکنی فیہ ربی خیر۔ یعنی معانی کلیہ و جزئیہ جو مجھے مغرب و مشرق مین سیر کرنے سے تجربہ مین حاصل ہوے ہین وہ بہتر
ہین۔ فاعینونی بقوۃ۔ یعنی عمل و طاعت سے مدد کرو۔ اجعل بینکم وبینہم ردما۔ تو مین تمہارے اور انکے درمیان مین ردم بنادون یعنی
[illegible] حاجز اور وہ حکمت عملیہ و قانون شرعیہ ہی پس جو کوئی اسپر عمل کرے محفوظ رہے بھرا نگاکہ۔ اتونی زبر الحدید۔ بہ صور تمہارے
[illegible] اوضاع اعمال مین سے احسن یا جائز ہین۔ حتی اذا ساوی بین الصدفین۔ تعدیل کے ساتھ اور مقدر کرکے برابر کیا۔ قال
[illegible] حیوانیہ سے کہا۔ انفخوا ان صورتون مین معانی جزئیہ کو نفخ کرو اور ہیأت نفسانیہ کو پھونکو اور معانی اخلاق فاضلہ ہین۔ حتی
اذا جعلہ نارا۔ یعنی مستقل علم منجملہ علوم کے جو کیفیت اعمال بیان کرنے پر محتوی ہو۔ قال اتونی افرغ علیہ قطرا۔ وہ نیت
[illegible] جو علم و عمل کے درمیان متوسط ہوتا ہی پس اسکے ملنے سے روح علم اور جسم عمل باہم متحد ہو جاتے ہین جیسے روح حیوانی
درمیان روح انسانی و بدن کے متوسط ہی پس اس سے سد حاصل ہو جاتی ہی یعنی جڑ و بنیاد زیر اعمال کے ہوئی اور علوم
[illegible] کا نفخ ہوا اور عزم صالح و نیت صالحہ سے اسپر قطر ہوا اور نفس اس حالت مین مطمئنہ ہو گیا تو مدبر ہو کر ایمان لایا تو

یاجوج ماجوج نے قابو نہ پایا
فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ
کہ اسپر چڑھ آوین اور نہ سکین اسمین سوراخ کرنا بولا یہ ایک مہر ہے

Marfat.com

مِنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَا

میرے رب کی پھر جب آوے وعدہ میرے رب کا گرادے اسکو ڈھاکر اور

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّ

اور چھوڑ دینگے ہم خلق کو اس دن ایک دوسرے مین دھنسے اور پھونکا

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ یعنی جب روم مذکور تیار ہوگئی تو

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا اور قابو نہ پایا کہ اسمین کچھ نقب کرین یعنی

اور نہ نیچے سے اسمین نقب کر سکے۔ کیونکہ نیچے سے وہ اور بھی زیادہ گاڑ دم مضبوط ہوگئی تھی اگر

پر قابو نہ تھا تو ایک جگہ ما اسطاعوا۔ اور دوسری جگہ ما استطاعوا مین کیا بلاغت ہی۔ جواب دیا گیا کہ صعود سے

تو صعود کے ساتھ ما اسطاعوا خفیف کو ملایا اور نقب مشکل کے ساتھ ما استطاعوا بلیغ وسخت کو ملایا۔ سراج مین

سے اوپر چڑھ بھی جاتے تو دوسری جانب اوپر سے اترنے کی کوئی راہ نہین تھی۔ مترجم کہتا ہی کہ حق تو یہ ہی کہ

پہاڑون کی بلندی ایسی ہی کہ سیڑھی وغیرہ کسی سے نہین چڑھ سکتے ہین اور آخر زمانہ مین جب نکلینگے تو نقب

سے۔ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہی کہ روم مذکور چکنی تھی کہ پہاڑون پر چڑھنے کی بھی صورت اسمین نہین ہو سکتی تھی

نکرہ ہی اور وہ نفی کے تحت مین ہی یعنی ما استطاعوا۔ اور جب نکرہ تحت نفی آتا ہی تو بالکل اس جنس کی نفی کلیہ

ہی تو معنی یہ ہوے کہ کچھ بھی نقب کرنے کی انکو طاقت نہ ہوئی پس آیت سے معلوم ہوا کہ نقب بالکل ناممکن ہوا۔ لہذا شیخ ابن

نے یہان اشکال وارد کیا کہ آیت مین دلیل ہی کہ پوری نقب یا کچھ نقب کسی پر قادر نہ ہوے اور حدیث صحیح الاسناد مین آیا

ہر روز کچھ نقب کر لیتے ہین اور حدیث یہ ہی کہ جو امام احمد نے ابوہریرہ سے مرفوع روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمایا کہ یاجوج وماجوج ہر روز دیوار کو کھودتے ہین یہانتک کہ جب قریب اسکے پہونچتے ہین کہ آفتاب کی شعاع دیکھین تو

انپر سردار ہی وہ انسے کہتا ہی کہ لوٹ چلو اب تم کل کے روز اسکو کھود لوگے پھر جب کل کے روز آتے ہین تو پہلے سے

مضبوط پاتے ہین پھر جب انکی مدت پوری ہو جائیگی اور اللہ تعالے چاہیگا کہ انکو لوگون پر بھیجے تو دیوار نقب لگا

کہ جب قریب اسکے پہونچینگے کہ آفتاب کی شعاع دیکھین تو جو شخص انپر سردار ہی انسے کہیگا کہ لوٹ چلو کل تم انشاء اللہ تعالی

کھود لوگے پس وہ انشاء اللہ تعالے کہیگا تو جب کل کے روز لوٹ کر آوینگے تو اسکو اسی ہیأت پر پاوینگے جیسی

روز چھوڑی تھی پس کھود کر نقب سے لوگون پر نکل پڑینگے پس پانیون کو چوس جاوینگے اور لوگ ان سے

بکڑینگے اور وہ اپنے تیرون کو آسمان پر پھینکینگے جب وے واپس گرینگے تو انپر خون کے نشان ہونگے

کو مقہور کر لیا اور آسمان والون پر غالب ہوگئے پس اللہ تعالی انکی گردنون پر نغف بھیجیگا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اسکی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ زمین کے

ہونگے اور انکی گوشتین بھر جاوینگی۔ رواہ ابن ماجۃ واخرجہ الترمذی وقال غریب

اسی سلسلہ راویون سے مروی ہی اور سواے ان راویون کے کسی نے ثقات

Marfat.com

مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ وے لوگ ردم مذکور کو ہر روز نقب کر لیتے ہین پھر وہ
... سے مضبوط ہو جاتی ہو حالانکہ آیت سے ثبوت ہوتا ہو کہ بالکل نقب نہین کر سکتے ہین - جواب اسکا
... سراج مین مذکور ہی اور دوسرا شیخ ابن کثیر رح نے خود جواب دیا ہو - پس سراج مین خطیب کا جواب اس بنا پر
... حدیث مین توفیق ممکن ہو اور وہ اسطرح ہو کہ آیت سے کچھ منافات اس حدیث سے نہین ہو جسکو امام احمد نے مسند مین اور
... تفسیر مین و ابن ماجہ نے کتاب فتن مین روایت کیا ہو یعنی حدیث مذکور کیونکہ آیت تو بالفعل کے واسطے ہو یعنی بالفعل
نقب نہین کر سکتے اور حدیث مین جو مذکور ہو وہ آخر زمانہ کے لیے ہو یعنی آخر زمانہ مین وے لوگ نقب کرنے پر قادر ہونگے -
... کہتا ہو کہ یہ تاویل بعید ہو اسواسطے کہ آخر زمانہ مین تو نقب ہو جائیگی اور حدیث مین ہر روز نقب کر لینا مذکور ہو اور آخر زمانہ مین
... کھودنے کے کچھ معنی نہین ہین - دوسرا جواب شیخ ابن کثیر رح نے اسطرح دیا کہ اسناد اگرچہ قوی ہو لیکن اسمین راوی کو وہم ہوا کہ اسنے حضرت صلعم کیطرف
... نسبت کر دیا اور یہ درحقیقت ابوہریرہ رض کا قول ہو جو انھون نے بنو اسرائیل کی کتابون کے مذکور قصہ سے منکر روایت کیا ہو شیخ ابن کثیر رح
... کہ یہ بات کعب احبار سے مروی ہو کہ یاجوج ماجوج اپنے نکلنے سے پہلے دیوار مذکور پر آکر اسکو چاٹینگے یہانتک کہ اسمین سے تھوڑا جب باقی رہجائیگا
... کہ ہم اسکو کل کے روز کھول لینگے پھر جب کل کے روز آوینگے تو پاوینگے کہ جیسی اول تھی ویسی ہی ہو گئی ہو پھر اسکو چاٹینگے یہانتک کہ جب
... رہجائیگی تو کہینگے کہ کل کھول لینگے پھر کل ویسی ہی پاوینگے جیسی اول روز تھی پھر چاٹینگے یہانتک کہ جب قلیل رہجائیگی تو اللہ تعالیٰ انکے دلمین ڈالیگا
... کہینگے کہ ہم کل کے روز انشاء اللہ تعالیٰ اسکو کھول لینگے تو دوسرے روز صبح کو اس حالت پر پاوینگے جسپر کل کے روز چھوڑ
گئے تھے - اور یہی وجہ ہو اور شاید بات یہ ہوئی کہ ابوہریرہ رض نے اسکو کعب احبار کے بیان سے لیا ہو کیونکہ ابوہریرہ اکثر اوقات کعب احبار
... بیٹھتے اور انسے اس قسم کی باتون کو سنتے تھے پس ابوہریرہ رض نے کعب سے لیکر اسکو روایت کیا ہو تو بعض راویون نے
... کیا کہ ابوہریرہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان شریف سے روایت کرتے ہین پس اسنے اس وہم سے اسکو مرفوع حدیث
... ہو واللہ تعالیٰ اعلم اور موید اسکی وہ حدیث ہو جو امام احمد نے روایت کی حدثنا سفیان عن الزہری عن عروة عن زینب بنت ابی سلمة
... بیبة بنت ام حبیبة عن ام حبیبة عن زینب بنت جحش - کہا زینب بنت جحش نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور
... چہرہ سرخ تھا اور یہ کہتے تھے کہ لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذا - یعنی اللہ تعالیٰ
... کوئی معبود نہین ہو ہلاکی ہو عرب کے لیے ایسے فتنہ سے جو قریب ہو گیا آج ردم یاجوج وماجوج سے اسقدر کھول دیا گیا اور
... بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو حلقہ کیا تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ ہلاک ... جاوینگے حالانکہ ہم مین صالحین
... ہونگے تو فرمایا کہ ہان جب زنا کثرت سے ہو جائیگا - رواہ البخاری ومسلم - شیخ نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد مین
... ہین دو تابعی ایک دوسرے سے روایت کرتا ہو یعنی زہری نے عروہ سے روایت کی اور دو عورتین ربیبہ ہین
... تین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زوجات مین سے ہین پس ام حبیبہ دختر ابو سفیان اور زینب بنت جحش دونون
... سے ہین اور حبیبہ بنت ام حبیبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ ہین اور زینب بنت ابی سلمہ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
... کہ ام سلمہ حضرت کی زوجہ ہین انکی دختر زینب بنت ام سلمہ ہین - اور اس اسناد مین چار عورتین راوی ہین اور
... چار راوی ہین پھر عورتین سب صحابیہ ہین اور مردون مین سے کوئی صحابی نہین ہو - بخاری نے اس حدیث کو

ابو ہریرہ سے بھی روایت کیا ہے - مترجم کہتا ہے کہ شاید شیخ نے اپنے قول کی تقویت

سوراخ کردیا گیا اور اُنکے لقب سے کچھ نہیں ہوا ہے واللہ تعالےٰ اعلم - پھر جب ردم مذکور تیار ہو

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ذوالقرنین نے کہا کہ یہ میرے رب عزوجل کی طرف سے

مشکل کام پر قدرت دی جس سے یاجوج و ماجوج ظالم روکے گئے کہ اب نہ اُسپر صعود کرسکتے ہیں اور

دراز تک جب تک اللہ تعالی کی تقدیر کا وقت آوے قایم رہیگی - فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ

کا وعدہ یعنی قیامت قائم ہونے کا قرب یا اِن قوموں کے خروج کا وقت جَعَلَهٗ دَكَّآءَ تو اسکو ڈھا کر

خاک سے برابر کردیگا - وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا اور وعدہ میرے رب کا حق ہے یعنی یاجوج ماجوج کے خروج کا

قیامت نکلکر زمین میں فساد پھیلانے کا وعدہ حق ہے یعنی خواہ نخواہ ہونے والا ہے - معلوم ہوا کہ منجملہ عقائد کے جو غیب پر

ہے اور صحیح میں مروی ہے کہ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک روز اول وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ذکر کیا پس آسکے بارہ میں خفض و رفع کیا یہانتک کہ ہم نے اسکو نخل کے جھنڈ میں گمان کیا پھر جب ہم آپکی طرف چلے تو ہم میں

پہچانی تو پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے دجال کا ذکر کیا پس اسکے بارہ میں خفض

کیا یہانتک کہ ہم نے اسکو طائفۃ النخل میں گمان کیا تو فرمایا کہ دجال کے سوائے اور نے مجھے تم پر خوف دیا ہے اگر دجال نکلا اور

میں موجود ہوں تو اُسکا مقابل میں ہونگا نہ تم اور اگر وہ نکلا اس حال میں کہ میں تم میں نہیں ہوں تو ہر آدمی اپنے نفس کی طرف سے

حجیج یعنی حجت کے ساتھ اپنے ایمان پر قائم رہنے والا ہوگا اور اللہ تعالی ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے اور دجال ایک مرد جوان اینٹھے بالوں والا

ہے اُسکی آنکھ طافیہ یعنی اُبھری ہوئی ہے اور بعض نے کہا کہ یعنی دھنسی ہوئی ہے اُسکی مشابہت گویا میں عبد العزی بن قطن سے دیتا ہوں

پس جو کوئی تم میں سے اسکو پاوے تو اسپر سورۂ کہف کی اوائل آیات پڑھے اور وہ نکلیگا ایک خلہ سے درمیان شام و عراق کے

جوف پہاڑی جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو

دائیں و بائیں فساد مچادیگا اے بندگان خدا ثابت قدم رہیو ہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ کتنی دیر تک زمین پر ٹھہریگا فرمایا کہ چالیس

تک ایک روز مثل سال کے اور ایک روز مثل مہینہ کے اور ایک روز مثل ایک ہفتہ کے اور باقی ایام مثل تمہارے دنوں کے

ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جو دن مثل سال کے ہوگا کیا اُسمیں ہمکو ایک روز کی نماز کافی ہوگی فرمایا کہ نہیں بلکہ اندازے سے

مقدر کرلو - ہم نے کہا کہ یارسول اللہ زمین پر اِسکی تیزی کیسے ہوگی فرمایا جیسے ابر کو ہوا اُڑا لیجاتی ہے ایک قوم پر آویگا اُنکو اپنی خدائی کے

اقرار پر بلا دیگا وے اسپر ایمان لے آوینگے اور قبول کرینگے پس آسمان کو حکم دیگا وہ پانی برسادیگا اور زمین کو حکم دیگا تو وہ

اُگا دیگی اور اُنکے چوپایہ شام کو واپس ہونگے اس حال سے کہ اُنکے تھن لانبے ہونگے بہ نسبت سابق کے اور

اور کوکھیں خوب بھری ہونگی پھر قوم پر آویگا اُنکی دعوت اپنی خدائی کی طرف کریگا وے اُسکو رد کرینگے

ایسے حال میں کہ اُنکے اموال میں سے کچھ اُنکے ہاتھوں میں نہ ہوگا اور وہ اجاڑ کھنڈلوں میں گذریگا پس کہیگا کہ

وے خزائن اُسکے پیچھے ایسے چلینگے جیسے یعسوب کے پیچھے شہد کی مکھیاں پھر ایک جوان کو بھرپور جوانی میں

سردار مکھیان

مارکر اُسکے دو ٹکڑے ایک تیر کے اندازہ پر پھینک دیگا پھر اُسکو پکاریگا پس وہ

ایسے ہی حال میں ہوگا کہ اللہ تعالےٰ عیسی بن مریم کو اُتاریگا وہ مسجد دمشق کے

Marfat.com

جب اپنا سر جھکاویگا تو اس سے قطرے اجاوینگے اور جب سر اُٹھاویگا تو اس سے موتیون کی طرح
... کافر اُسکی سانس کی خوشبو پاوے مگر آنکہ وہ کافر مرجاویگا اور سانس اُسکی وہانتک خوشبو دیگی جہانتک
... عیسیٰ بن مریم باب لد پر جو شام مین رملہ کے قریب ایک قریہ ہی دجال کو پاکر اُسکو قتل کردیگا پھر عیسیٰ بن مریم کے
... جنکو اللہ تعالے نے دجال کے فتنہ سے بچایا ہی پس اُنکے چہرون پر ہاتھ پھیریگا اور اُنکو درجات جنت کی خوشخبری
... وہ ایسے حال مین ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالے وحی فرماویگا کہ مین نے اپنے ایسے مخلوق بندے نکالے ہین کہ
... قتال کی طاقت نہین ہی پس میرے بندون کو طور کی جانب محفوظ کرلے اور یاجوج و ماجوج بھیجے جاوینگے اور وے ہر حدب
... جاوینگے پس اُنکے اول والے بحیرہ طبریہ پر گذرینگے اور جو کچھ اسمین پانی ہی سب پی جاوینگے اور پچھلے جب وہان پہونچینگے تو
... اسمین ایکبار کا پانی تھا اور عیسیٰ علیہ السلام مع اصحاب کے محصور ہوجاوینگے حتی کہ آج جو تم سو اشرفیون کی قدر کرتے ہو اس سے
نزدیک اُسوقت بیل کے سر کی اچھی ہوگی پھر عیسیٰ علیہ السلام و اُنکے اصحاب بہت رغبت سے اللہ تعالی کی طرف رجوع لاوینگے
... تعالی اُنپر نغف اُنکی گردنون مین بھیجیگا پس صبح کو مرے ہوے پڑے ہونگے پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام اور اُنکے ساتھی زمین
... ینگے تو وہان ایک بالشت جگہ نہ پاوینگے مگر آنکہ اُنکی چکنائی و بدبو سے بھری ہوگی پھر پیغمبر خدا عیسیٰ علیہ السلام و اُنکے لوگ
... تعالی کی طرف رجوع لاوینگے تو اللہ تعالے پرندون کو جنکے گردنین بختی اونٹ کی طرح ہونگی بھیجیگا تو وے ان مردون کو جہان اللہ
... اُٹھا لیجاوینگے پھر اللہ تعالی ایسا پانی بھیجیگا کہ اُس سے کوئی مکان کچا یا پکا نہین بچیگا وہ پانی سب زمین کو دھو دیگا حتی کہ
ایسا کر دیگا جیسے پانی کے راستہ ہوتے ہین یا مراد یہ کہ مثل آئینہ کے کر دیگا اور زمین کو حکم دیا جائیگا کہ اپنے پھلون کو اُگا دے
... اپنی برکت پھر لوٹادے تو اُسوقت یہ کیفیت ہوگی کہ ایک انار سے ایک عصابہ آدمیون کا سیر ہوجائیگا اور اُسکے چھلکے سے اپنے
... سایہ کر لینگے اور رسل مین برکت دیجائیگی یعنی پندرہ سے پچیس تک اونٹ و بکریان جو رسل کہلاتی ہین اُنمین برکت دیجائیگی
... کہ اونٹنی بچہ والی لوگون کے ایک غنام کو کافی ہوگی اور لقحہ گاے ایک قبیلہ کو کافی ہوگی اور لقحہ غنم ایک فخذ کو کافی ہوگی پھر لوگ
(اونٹنی بچہ دینے والی یا نوزائیدہ شدہ) (قبیلہ کی شاخ)
... اسی حالت مین ہونگے کہ اللہ تعالے ایک پاکیزہ ہوا بھیجیگا وہ لوگون کی بغلون کے نیچے پکڑ کر ہر مومن و ہر مسلم کی روح قبض کریگی
... اور بد لوگ باقی رہجاوینگے وہ گدھون کی تہارج کی طرح آپس مین تہارج کرینگے تو انہین پر قیامت قائم ہوگی - شیخ ابن کثیر رح نے
خروج یاجوج و ماجوج کا بعد خروج دجال کے ہوگا جیسا کہ ہم قولہ تعالی حتی اذا فتحت یاجوج و ماجوج الآیہ کی تفسیر مین بیان کرینگے -
... مین لکھا کہ یہان قصہ ذوالقرنین ختم ہوا اور کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ ذوالقرنین بحر ظلمات مین داخل ہوے اور وہان سے
... ہوکر شہر شہرزور مین انتقال کیا اور اُسکی عمر کچھ اوپر تیس برس کی تھی - مترجم کہتا ہی کہ سابق مین شیخ ابن کثیر کی تفسیر مین سے
... کہ ایک ہزار چھ سو برس زندہ رہے ہین اور ظاہر المعلوم ہوتا ہی کہ سراج مین سکندر یونانی کے خلط سے یہ عمر بیان کی ہی
... مین مراد ہو تو ثابت ہوا کہ اس روایت پر اعتماد نہین ہی واللہ اعلم - پھر اللہ تعالی نے فرمایا - وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ
يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ اور چھوڑدینگے ہم اُنکے بعض کو اُس روز کہ موج مارینگے بعض مین - یعنی جس روز یاجوج و ماجوج نکالے
... تعالی اُنکو اپنے قبضہ قدرت مین اسطرح چھوڑدیگا کہ آپس مین مختلط ہون اور موج مارین جیسے پانی بسبب کثرت و ریلے
... حاصل یہ کہ یاجوج و ماجوج وقت خروج کے جو بعد موت دجال کے ہوگا کثرت ازدحام سے آپس مین خلط و لتراد کرینگے

Marfat.com

اور عیسیٰ علیہ السلام مومنوں کو لیکر کوہ طور پر متحصن ہونگے اور بعد اسکے جو مسلمان بچے [illegible]
اپنے قلعوں دمکانوں میں متحصن ہونگے پھر اللہ تعالیٰ ایک کیڑا یاجوج ماجوج کی گردنوں میں [illegible]
ہلاک ہوجاوینگے اور یہ لوگ نہ جانے پاوینگے طور پر اور نہ کوئی اور [illegible] مدینہ میں [illegible]
یا ورد سے اپنے واسطے حصار کریگا اُس تک بھی نہیں پہونچ سکیگے تو شیخ ابن کثیر رح نے [illegible]
جائیگی اور یاجوج ماجوج نکلینگے تو لوگوں میں موجیں مارینگے اور لوگوں کے اموال تباہ کرینگے [illegible]
یاجوج وماجوج نکلینگے اور یہ بعد قتل دجال کے قبل روز قیامت کے ہوگا جیساکہ تو حتیٰ اذا فتحت یاجوج [illegible]
واقترب الوعد الحق الآیہ کی تفسیر میں بیان ہوگا ایسے ہی یہاں فرمایا کہ اُنکے تموج کے بعد ہی نفخ صور ہوگا [illegible]
وتركنا بعضهم يومئذ يموج في بعض ونفخ في الصور فجمعناهم جمعا - اور سوائے سدی رح کے دوسروں نے کہا کہ [illegible]
کے مختلط ہونگے جن وانس - اور ابن جریر رح نے باسناد خود ہارون بن عنترہ سے روایت کی کہا ہارون نے [illegible]
ترکنا بعضہم الآیہ کی تفسیر میں بنو فزارہ کے ایک شیخ نے کہا کہ جب جن وانس مختلط ہوجاوینگے تو ابلیس کہیگا کہ میں [illegible]
واقعہ کا علم لاتا ہوں پس وہ مشرق کی طرف جاویگا وہاں دیکھیگا کہ ملائکہ نے زمین کو حصار کیا ہے اور مغرب کی طرف [illegible]
کہ ملائکہ نے زمین کو حصار کرلیا ہے تو کہیگا کہ یہاں تو کہیں خلاصی کی جگہ نہیں ہے پھر شمال وجنوب میں [illegible]
پاویگا کہ ملائکہ نے زمین کو محصور کرلیا ہے تب کہیگا کہ کہیں رہائی کا ٹھکانا نہیں ہے پس وہ اِسی حال میں ہوگا کہ [illegible]
کے ظاہر ہوگی اِسی کو وہ اور اُسکے ذریات لے لینگے اور اِسی پر چلے جاتے ہونگے کہ ناگاہ شیطان و اُسکے ذریات [illegible]
ہوگا پس اللہ تعالیٰ دوزخ کے خازنوں میں سے ایک کو نکالیگا وہ کہیگا کہ اے ابلیس کیا تجھے اللہ تعالیٰ کے یہاں [illegible]
تو جنت میں نہ تھا تو ابلیس کہیگا کہ یہ عتاب کا روز نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ مجھپر کوئی بات فرض کرتا تو میں [illegible]
عبادت کرتا کہ اُسکے مثل کسی نے اُسکے خلق میں سے نہ کی ہو تب وہ فرشتہ خازن کہیگا کہ پھر تو اللہ تعالیٰ نے [illegible]
کیا ہے ابلیس کہیگا کہ وہ کیا ہے وہ کہیگا کہ حکم فرماتا ہے کہ تو آگ میں داخل ہو پس ابلیس اُسکے [illegible]
کو بازو سے اشارہ کریگا وہ سب آگ میں گرینگے جب اُنکو آگ میں جھونک دیگا تو آگ ایک جوش [illegible]
فرشتہ مقرب وکوئی نبی مرسل نہ باقی رہیگا کہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے گھٹنوں کے بل نہ جھک گیا ہو [illegible]
بہذا الوجہ اور ابن ابی حاتم نے بطریق ہارون بن عنترہ عن ابیہ روایت کی کہ ابن عباس رضہ نے [illegible]
ایک دوسرے میں موج مارینگے - **وَنُفِخَ فِي الصُّورِ** اور پھونکا جائیگا صور میں - [illegible]
کہ وہ قرن ہے جسمیں نفخ کیا جائیگا اور جو نفخ کریگا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں جیساکہ احادیث [illegible]
سے مرفوع روایت ہے کہ کیونکر میں خوش عیش میں ہوجاؤں حالانکہ قرن والے نے قرن کو منہ میں لیا [illegible]
متوجہ ہے کہ کب حکم دیا جاتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر کہیں [illegible]
جَمْعًا پس ہم اُنکو اکٹھا کردینگے پورے طور سے یعنی حساب کے واسطے [illegible]
قل ان الاولین والآخرین لمجموعون الیٰ میقات یوم معلوم اور فرمایا [illegible]

[illegible] کہ اول نفخہ پھونکا جائیگا یعنی سب خلائق مرجاویگی یعنی جسم و ہڈیاں سب سڑ گل جاوینگی جیسے اُنکے
[illegible] دوسرا اُنکو پھونکا جائیگا پھر اُنکو بعد خاک ہوجانے و متفرق ہوجانے کے جمع کرینگے - ف - شیخ ابن العربی
[illegible] اُن لیظہروہ لما د پڑ نہین چڑھ سکتے تھے کیونکہ اِس ردم نورانی کی شان بلند ہر اور وہ ایسے علوم
[illegible] تھے جنکی تو مرنا د اُنپر غالب ہونا ممکن نہین ہر - وما استطاعوا لہ نقبا - کیونکہ اُسکی بنیاد حصول ملکہ و اعمال صالحہ
[illegible] مستحکم ہر - قال ہذا کہا کہ یہ قانون - رحمۃ من ربی - اپنے بندون پر رحمت ہر جس سے اُنکو امن و بقا ہر - فاذا جاء
[illegible] ربی جعلہ دکا - یعنی موت آویگی - جعلہ دکاء - تو اِسکو اُسوقت باطل و منہدم کردیگا کیونکہ موت کے وقت آلات بدنیہ خراب
[illegible] ہین اور عمل منقطع ہوجاتا ہر تو خاک سے برابر ہوجاتا ہر - وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض - اضطراب و اختلاط ہوجاتا ہر
[illegible] اُنکو مختلط ہونے دیا کیونکہ روح میں اُن سب کا اجتماع ہوگیا اور کوئی حائل وہان درمیان مین نہین رہا - ونفخ فی الصور
[illegible] بعث کے واسطے نفخ صور ہوا - فجمعنا ہم جمعا - یا قیامت کبریٰ کے ساتھ حال فنا و ظہور حق مین اِسکو
[illegible] کردیا کیونکہ وہان علم و حکمت مرتفع ہوجائیگی اور وہان غیر و اُسکا فعل نیست ہوکر افعال الٰہی کی تجلی سے حلت و اباحت
[illegible] ظاہر ہوجاوینگے اور ترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض یعنی حیران مختلط ہوکر ایک چیز ہونگے کہ اُنمین کچھ جنبش نہ ہوگی - اور نفخ فی الصور
[illegible] بالجاد بوجود حقانی بحالت بقا رہوگا فجمعنا ہم جمعا - یعنی سب توحید و استقامت و تمکین پر جمع ہونگے اور ظہور ہوگا کہ اُسوقت
[illegible] اُنکا بقدرت حق ہر اور ذاتی اُنکا وجود کچھ نہین ہر اقول یعنی ذاتی وجود تو کسی وقت نہ تھا مگر اُسوقت یہ اُنپر ظہور ہوجائیگا - انتہی
[illegible] اِس مین دلیل ہر کہ خروج یاجوج ماجوج کا نہایت ہی قرب قیامت کی علامت ہر کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کو قتل کرنا اُس
[illegible] قیامت جیسے پورے دنون کی حاملہ عورت کہ کب رات یا دن مین ناگاہ جنے ایسی قریب ہوگی پھر دجال کے بعد یاجوج وماجوج
[illegible] خروج ہوگا تو یہ بالکل ہی قرب قیامت ہر اِسی واسطے قولہ نفخ فی الصور سے دوسرا نفخہ بعث قیامت کا مراد لیا گیا ہر بدلیل قولہ فجمعنا ہم
[illegible] کیونکہ یہ اجتماع اِسی نفخہ دوم پر ہوگا اور نفخہ اول کا ذکر اِسواسطے نہین ہر کہ مقصود بیان حال قیامت ہر اور معنی یہ ہین کہ ہم تمام
[illegible] اول سے آخر تک بعد اُنکے اجسام پراگندہ ہوجانے وخاک ہوجانے کے پوری طرح کمال قدرت کے ساتھ ایک میدان
[illegible] جمع کردینگے اور یہ دو قسم مین منحصر ہونگے کافر و مومن بس دونون کا انجام بیان کرنے مین کافرون سے شروع کیا

[illegible] عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ

[illegible] ہم دوزخ اُسدن کافرون کو سامنے جنکی آنکھون پر پردہ

ع ۱۹ [illegible] عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

[illegible] یاد سے اور سکتے تھے سُننا اب کیا سمجھے ہین منکر

[illegible] عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا

[illegible] میرے بندون کو میرے سوائے حمایتی ہمنے رکھی ہر دوزخ منکرون کی مہمانی

[illegible] واسطے اُن امور سے آگاہ فرمایا جو قیامت مین کافرون کے حق مین کریگا - وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
[illegible] جہنم ہم نے دکھائی پھر قیامت مین حساب و فیصلہ کے - لِّلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے یعنی مقصود

جہنم کے روبرو کرنے سے کفار ہونگے ۔ عَرۡضًا نہ فنا کی پیش کرنا یعنی جہنم کا [illegible]
و نکال اسمین ہین انکو داخل ہونے سے پہلے دیکھ لین اور اِس سے آپنے عمدا انہی پہلے سے [illegible]
سے روایت ہر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز جہنم لائی جائیگی اسکی [illegible]
ہونگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہونگے ۔ دوسری احادیث صحاح مین جہنم کا زور شدت [illegible]
مانگنا کہ ایسی ایسی خلقت یعنی جو کافرون کے اوپر صادق ہر ای رب عزوجل مجھے دے اور [illegible]
کر دہی اُسکے واسطے تعین ہین اور اِس سے بچنے کا کوئی ٹھکانا نہ پاوینگے ۔ پھر اللہ تعالی نے اِن کا فرون کے افعال [illegible]
اعتقادات سے انھون نے یہ ٹھکانا اونیے واسطے کمایا ہر اور چونکہ دے اسی اعتقاد پر ہمیشہ کے واسطے [illegible]
ہمیشہ کے واسطے انکو یہ ٹھکانا ملا ۔ **اَلَّذِيۡنَ كَانَتۡ اَعۡيُنُهُمۡ فِىۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِكۡرِىۡ** ایسے لوگ کہ جنکی آنکھین [illegible]
میری یاد سے ۔ یعنی جو آیات ونشانات مین نے دنیا مین اور خود اُنکے اندر اپنی وحدانیت کے پیدا کیے ہین اُنکے دیکھنے سے
تھے یا مراد ذکر سے قرآن ہر اور سراج مین دونون کو لے لیا یعنی اندھے تھے قرآن سے کہ اسمین غور نہین کرتے اور عقل بھی
اسرار کو نہین پاتے تھے اور اندھے تھے اِس سے جو ہم نے زمین پر اُسکی زینت کے لیے پیدا کیا جیسا کہ اول سورہ مین فرمایا [illegible]
ما علی الارض زینۃ لہا الآیہ پس نہین دیکھتے تھے کہ انکو پیدا کرنا پھر فنا کرنا پھر اعادہ کرنا یہ دلیل ہر مبعوث ہونے اور حشر ہونے کی [illegible]
سب فانی ہر کسی حادث مین قدرت نہین اور اللہ تعالے اِس زمین پر جو چاہتا ہر بغیر اسباب کے اور اسباب کے ساتھ پیدا کرتا
اور زمین بالکل صاف خشک ہوتی ہر مگر اُسمین سے گھاس اُگا دیتا ہر اور جہان کچھ نظر نہین آتا وہان سے عجائب نکال دیتا ہر پس
انمین کچھ نہین دیکھتے تھے اور اگر اسقدر سمجھ نہ تھی تو سمجھانے سے نہین مانتے ۔ **وَكَانُوۡا لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَمۡعًا** اور سننے
کی استطاعت نہین رکھتے تھے پس جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سناتے اُسکو بغض سے نہ سنتے اور جہالت سے اُسکو قصہ بے معنی جانتے
اور اللہ تعالی کی طرف سے جو امر و نہی ہر اُسپر کان نہین دھرتے تھے اور مراد اِس سے سماعت مفید ہر جو دل کے کانون سے [illegible]
ظاہری کان تھے مگر جب اُنسے فائدہ نہ تھا تو عدم استطاعت ہر ۔ بالجملہ نہ آنکی آنکھون مین یہ نور کہ آیات واسرار الٰہی کو اُسکی [illegible]
مین دیکھین اور نہ کانون مین یہ سماعت کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فہمایش کو سنین تو پھر عقل سے تو بالکل بے بہرہ تھے اسی [illegible]
مجاہد رح نے کہا کہ قولہ تعالے لایستطیعون یعنی لایعقلون سمجھتے نہ تھے اور ظاہر ہر کہ جو عقل ترک کرتا ہو وہ مثل لکڑی و پتھر کے
جہنم کے لائق ہر وقال تعالے ویجعل الرجس علی الذین لایعقلون ۔ کفر کی پلیدی ان لوگون پر ڈالتا ہر جو سمجھ نہین رکھتے ہین
کافرون کی حالت یہ ہر کہ مورتین وپتھر وغیرہ جو آگ مین جلانے کے لائق ہین نہ جنت مین پیش کرنے کے لائق اور [illegible]
کے لیے انتفاع کی چیزین ہین کہ انکو جلا وے دہکا دے وعمارت بنا دے وذبح کر کے گوشت کھاوے [illegible]
وہ سب سے اشرف مخلوقات ہر تو اُسنے مورتون پتھرون وگاے وغیرہ کو اپنا معبود بنا لیا اور معبود اُسکے واسطے [illegible]
عبد یعنی بندگی کرنے والے کی طرف سے اپنے حق مین انتہا سے تذلیل وعاجزی ہوئی اور جسقدر معبود [illegible]
وا ارذل ہر پس جس چیز کو معبود بنایا ہر جب وہی سواے جہنم کے ٹھکانے کے جنت کے پاس [illegible]
کب جنت کے لائق ہوگا پس کفار لائق جہنم ہین اور کسی لائق نہین ہین اگر وہم ہو کہ مورتون سے [illegible]

Marfat.com

اور اس صورت مین انھین کو تصور کیا ہی تو جواب یہ ہی کہ اگر وہ اپنے آپ کو بادشاہ تصور کرلے لیکن واقع مین وہ بادشاہ نہین ہوا اسی طرح اسکے سمجھنے سے مورث بندکو رود نیک یہ نہین ہوجاتی ہی اور نیک بندے انکے بلکہ دشمن ہوتے ہین لہذا فرمایا۔ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا کیا گمان کرتے ہین جو اس خیال سے کافر ہوے۔ اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ کہ بنا لیوین میرے بندون کو دوست یعنی یہ نہین ہوسکتا ہیں یہ انکا صرف گمان وخیال ہی اور انکے بنانے سے وے کچھ نہین بنتے ہین بلکہ انکو ملامت کرتے ہی اور دشمن ہوجاتے ہین کما قال تعالے کلا سیکفرون بعبادتھم ویکونون علیھم ضدا۔ یعنی کچھ نہین ہوسکتا قریب ہی کہ انکار کرینگے ان لوگون کی عبادت سے اور ہوجاوینگے انپر ضد یعنی انکے دشمن ہوجاوینگے۔ نیک بندے تو اپنے خالق عزوجل کی مرضی پر جان دیتے ہین اور خالق ایسے کافرون سے ناخوش ہی تو نیک بندے بھی ان کافرون سے ناراض ہین اسی واسطے قیامت مین ان کافرون پر ضد یعنی برخلاف ہونگے۔ اور انکا خیال کچھ مفید نہین ہی اور یہ نیک بندے کہینگے کہ۔ کانوا یعبدون الجن یہ لوگ جنون کی یا ابلیس کی عبادت کرتے تھے۔ چونکہ انکے خیال سے کوئی معبود نہین ہوسکتا تو نیک بندے بری رہے صرف انکا خیال رہگیا اور وہ خیال وسوسہ شیطانی تھا تو شیطان کے ماننے والے ٹھہرے۔ خلاصہ یہ ہی کہ کیا خیال کرتے ہین وہ جو اللہ تعالیٰ سے کافر ہوے کہ عیسیٰ وعزیر وملائکہ وغیرہ زندون کو یا بتون وغیرہ اموات کو سواے اللہ تعالیٰ کے اپنا اولیار بنا لین اور بعض نے کہا یعنی شیاطین کو اپنا اولیار بنادین اسکو نافع خیال کرتے ہین۔ زجاج نے کہا یعنی اللہ تعالیٰ کے یہان کافی ونافع نہ ہوگا جیسا انھون نے خیال کیا ہی بلکہ عذاب پاوینگے جیسا انھون نے کمایا ہی۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا زجاج نے کہا کہ نزل مادی ومنزل۔ مترجم کہتا ہی کہ ظاہرا مصدر کی تاویل یہ ہی ولیکن شیخ ابن کثیر رح نے بھی تفسیر کیا کہ اخبر اللہ تعالے انہ قد اعد لھم جہنم یوم القیامۃ منزلا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ اسنے کافرون کے لیے قیامت کے روز منزل مہیا کیا ہی۔ اور سراج مین کہا کہ یعنی جہنم انکے لیے مہیا کی گئی ہی جیسے منزل جو مہمان کے واسطے مہیا کیجاتی ہی۔ خلاصہ یہ کہ کافرون کے لیے مہمانی کی منزل جہنم مہیا کی ہی کہ جب آوینگے تو اسمین تمتع اٹھاوینگے۔ یہ بطور تہکم ہی جیسے قولہ فبشرھم بعذاب الیم عذاب الیم کی خوشخبری سناوے۔ ف — فی العرائس قولہ تعالی الذین کانت اعینھم فی غطار عن ذکری۔ ان کافرون کی آنکھون پر غیرت الٰہی عزوجل کا پردہ تھا اور شقاوت کا پردہ انپر چھایا ہوا تھا کہ وہ عالم خلق کو بنظر حقیقت نہین دیکھتے تاکہ اسکی وحدت نظر آنے کے لیے آئینہ ہوجاوے اور ماہیت اشیار انکو نظر آوے جس سے قلب کو لطائف انوار ذات وصفات ظاہر ہوتا ہی پس ذکر حق سے اندھے رہے۔ اور یہ بھی اشارت ہی کہ انکی آنکھون پر شقاوت کی جھلیان ہین جس سے قرآن انکو نظر نہین آتا اور قرآن ہی تمام صفات جمالیہ وجلالیہ کا تذکر دینے والا تھا پس وہ اس ذکر سے اندھے رہے اور یہ بھی کہا کہ ازل مین انکی آنکھین دیدار حق سے محروم اور عین ملامت پر کشادہ تھین کہ ہماری صنعت کا دیدار انکو نہ تھا اور اسی واسطے ظاہر اور اسکی یاد دہانی یہ ہی کہ اہل عدم کو بعد وجود کے اور بعد حق تعالیٰ سے غائب ہونے کے وصف قدم رب کے کلام کو در حقیقت نہین سنتے ہین اور انکے دلون کے کان اور ارواح وعقول کے کان ان آوازون کو اپنی طرف سے دیتا ہی نہین سنتے ہین۔ شیخ ابن عطار رح نے کہا کہ انکی نفس کی آنکھین نظر عبرت سے اندھی ہین

اور قلوب کی آنکھیں مشاہدہ عیان سے پردہ مین ہین
ہوتا ہی اور اگر اللہ تعالی کسی کو سعید فرماتا ہی تو اُسکے قلب کی آنکھیں مشاہدہ کے واسطے کھل
عبرت دیکھتی ہین اور کہا کہ سماعت انکو اسوجہ سے نہین ہی کہ انکے قلوب کے اسماع
ہین تو سر کے کان کیونکر سن سکتے ہین کیونکہ وے تو گوش دل کے تابع ہین
کانون کو ملعون و مطرود ہونے کی وجہ سے حق سے نفرت ہی - ف
یعنی قیامت صغری و موت کے روز جہنم روبرو ہوگی یعنی جو لوگ حق سے محجوب ہین وے
معنی کہ قیامت کبری مین اہل کفر و حجاب کو آتش جہنم مین اپنا عذاب دیا جانا ظاہر ہوگا -
یعرضون علیہا غدوا و عشیا یعنی آل فرعون کی نسبت فرمایا کہ صبح و شام آل فرعون آگ پر پیش کیے جاتے
ہوگی تو حکم ہوگا کہ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب - آل فرعون کو سخت عذاب مین داخل کرو - لہذا
بیان کردیے کہ قیامت صغری یعنی موت پر بھی آتش جہنم روبرو ہوگی اور تو نے معلوم کیا کہ یہ تمام عذاب
کے قیامت مین قبل داخل ہونے پچاس ہزار برس پہلے سے ہوجائیگا اور شیخ نے قیامت صغری موت
ہی من مات فقد قامت قیامتہ - جو مرا اُسکی قیامت قائم ہوگئی - اور یہ قیامت صغری ہی اسمین اصلی عذاب
ہین فافہم - قولہ کانت اعینہم فی غطاء عن ذکری - یعنی محجوب ہین میری آیات سے و تجلیات صفات سے

پھر اللہ تعالی نے کافرون کو جہالت پر متنبہ کیا بقولہ -

کہہ ہم بتاوین تمکو کنکے کیے بہت اکارت

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ

دنیا کی زندگی مین اور وہ سمجھتے ہین کہ خوب

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ

منکر ہوے اپنے رب کی نشانیون سے اور اُسکے ملنے سے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

پھر نہ کھڑی کرینگے ہم اُنکے واسطے قیامت کے دن تول

فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ

وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا

اور ٹھہرایا میری باتین اور میرے رسول ٹھٹھا

قُلْ تو کہدے بطور تنبیہ کے کہ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بھلا کیا مین تمکو خبردار کردون بِالْأَخْسَرِينَ
لوگون سے جو حد درجہ پر خسران و خواری مین پڑ گئے ہین اپنے اعمال کی راہ سے
جنھون نے اپنی جانون کو کسی کام مین لگا کر مشقت اُٹھائی اس امید سے کہ

Marfat.com

[illegible] بالاخسرین اعمالا ۔ الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہ ایسے
[illegible] کوشش انکی حیات دنیا مین ۔ وھم یحسبون حالانکہ وے خیال کرتے رہے
[illegible] کرتے ہین اپنے کام مین ۔ یعنی حقیقت مین تو انکی سعی و کوشش گمراہی و جہالت
[illegible] مین محنت کرنے مین جیسے کوئی تھوہر بوتا رہا اور نہ پہچانا اور خیال یہ کرتا رہا کہ یہی انگور ہے تو انجام
[illegible] بلکہ وہی تھوہر پیدا کیا اور جو مشقت اٹھائی وہ خوار و برباد گئی اور بالکل خالی ہاتھ رہتا تو بھی غنیمت تھا
[illegible] کے عوض تھوہر کھانے پڑے اور سزا سے سخت غضب سلطانی کی اٹھانی پڑی کہ اسنے سلطان کے بھیجے ہوئے
[illegible] واضح ہو کہ قولہ ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا ۔ کے معنی دو طور پر ہین ایک یہ کہ فی الحیوۃ الدنیا ۔ مقام سعی قرار دیا جاوے
[illegible] اعمال مین ہدار ضل یعنی گم و ضائع ہو گئی ۔ پس معنی یہ ہین کہ ضائع ہو گئی انکی کوشش جن اعمال مین انھون نے کی
[illegible] حیات دنیا مین ۔ یعنی حیات دنیا مین انھون نے جن اعمال مین سعی کی وہ ضائع ہو گئی باوجودیکہ وے اپنے اعتقاد مین نیکو کار
[illegible] سمجھتے ہین ۔ مثلاً خیرات جاری کی یا صدقہ دیا اور مسکین کو کھانا دیا یہ سب کوشش چونکہ ایمان و نیت آخرت کے ساتھ نہ تھی
[illegible] ہوئی ۔ دوم یہ کہ فی الحیوۃ الدنیا ہی وہ ہے جسمین سعی ہوئی یعنی سعی حیات دنیاوی کے لیے کی گئی کیونکہ آخرت کے قائل نہ تھے
تو بھی اعمال کیے سب اسی حیات دنیاوی کے واسطے کیے اور یہ حیات فانی ہے تو بعد موت کے محض خائب و خاسر رہ گئے اور جو
اعمال مانند صدقہ وغیرہ کے تھے انکا نتیجہ انکو دنیا مین دیدیا گیا اور آخرت مین وہ ہباءً منثورا ہین کما قال تعالے وقدمنا الی ما عملوا
من عمل فجعلناہ ہباءً منثورا ۔ یعنی جیسے خاک کے ذرہ اڑا دیے جاتے ہین اسطرح انکے اعمال برباد کر دیے گئے ۔ بعض نے وہم کیا
اس صورت مین انکے اعمال مفت ضائع کر دیے گئے اور جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کی راہ سے ہوا اور اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب
کسی نے نیک کام کرنا چاہا تو اس کام کا وجود اسکی نیت کے موافق ثمرہ دیتا ہے کیونکہ الاعمال بالنیات ۔ تو جب آخرت پر ایمان رکھنے
والے نے نیک کام مین اسطرح نیت کی کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ ۔ تو یہ کام دو رخ رکھتا ہے پس آدمی کو اس نیک کام
کا دنیاوی ثواب اس زندگی مین ملجائیگا اور آخرت مین اسکا ثواب آخرت ملیگا اور اگر اسنے فقط آخرت کے واسطے اس کام کو کیا
تو آخرت مین بہ نسبت اول کے اسکو مزید ثواب ملیگا اور دنیا مین اللہ تعالی اپنے فضل سے جو چاہے دیوے کما قال تعالی ویؤت کل
ذی فضل فضلہ الآیہ ۔ اور اگر کسی شخص نے فقط دنیا کے واسطے عمل کیا اور وہ آخرت کا قائل ہی نہین ہے تو اس کام کا فقط یہی نتیجہ دنیاوی
ہے اگر اسنے بھلے دل سے کیا ہے خواہ نام کے لیے یا مال کے لیے یا جو کچھ دنیاوی نیت ہو تو اسکو [illegible] کام کے دنیا مین اسکا ثمرہ
مل جاتا ہے اور بعد پھر وہ کام خالی بے ثمرہ رہجاتا ہے تو آخرت مین اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے مگر محض بیجان خاک تو اسی کو اللہ تعالے
نے فرمایا کہ قدمنا الی ما عملوا من عمل الآیہ ۔ یعنی اسکا دنیاوی ثمرہ دیدیا گیا اب وہ خاک ہے اڑا دیا گیا اور کافر کسی کام کا نہین ہے اور
[illegible] قولہ تعالے سعی لہا سعیہا وہو مومن ۔ کی تفسیر مین گذرا کہ آخرت کے واسطے سعی بھی اسکے طریقہ سے چاہیے ہے اور وہ مشروع
[illegible] ہے یعنی کہ اگر باطل طریقہ کو حق سمجھا اور اسپر اعمال کیے جیسے نصرانیت و یہودیت و رہبانیت و بت پرستی و رفض سے
[illegible] سے خارج جیسے خارجی یا جہمی یا قدری وغیرہ ہو کر تو یہ سب اعمال اپنے طریقہ سے نہین ہین تو ضائع ہین اور سعی
[illegible] ہین ۔ [illegible] لوگون کی تفسیر مین اقوال ہین سراج مین لکھا کہ ابن عباس و سعد بن ابی وقاص نے

Marfat.com

کہاکہ اخسر الاعمال جو یہان مذکور ہین یہود و نصاریٰ ہین [illegible]
کی تکذیب کی اور نصاریٰ نے جنت ہی سے انکار کیا کیونکہ کہا کہ وہان کھانا پینا [illegible]
کا بھی جنت کے بارہ مین یہی قول ہو گیا ہو کیونکہ دونون فریق نے جسمانی حشر [illegible]
اور بعض نے کہاکہ مراد یہان راہب لوگ ہین جنھون نے صومعہ مین اپنے آپ کو [illegible]
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جانب منسوب کیا اور لکھاکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible]
بدکار ہین اور یہ بھی روایت ہو کہ مین نہین گمان کرتا مگر یہ کہ خوارج انھین لوگون مین [illegible]
مین ہو کہ امام بخاری رح نے مصعب بن سعد سے روایت کی کہ مین نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص [illegible]
ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا - بھلا کیا یہ لوگ حروریہ ہین یعنی خوارج جنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible]
اور حروریہ انکا لقب ہو گیا بوجہ قیام حروراء کے تو سعد رض نے فرمایا کہ نہین بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہین [illegible]
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کیا اور نصاریٰ تو اسوجہ سے کہ انھون نے جنت سے انکار کیا اور کہا کہ نہ وہان کھانا [illegible]
حروریہ تو ایسے لوگ ہین کہ انھون نے عہد الٰہی کو بعد مضبوطی کے توڑ دیا - پس سعد رضی اللہ عنہ حروریہ کو فاسق [illegible]
مترجم کہتا ہو کہ اخسرین اعمالا سے یہان اس حد تک خسران اعمال مراد ہو جو کفر کے درجہ کو پہونچا ہو بدلیل کلام [illegible]
جسمین رسول و آیات سے صریح کفر مذکور ہو اور حروریہ نے صریح انکار نہین کیا تھا اسوجہ سے سعد رض نے کہاکہ حروریہ نہین
و نصاریٰ ہین اور صرف انھین دونون کے نام اسوجہ سے بیان کیے کہ مجوس کی نسبت تو کسی کو شک ہی نہ تھا حتیٰ کہ زمانہ [illegible]
مین عرب انسے نفرت کرتے اسوجہ سے کہ وے بیٹی سے جماع اور ماں سے جماع کرنا روا رکھتے ہین اور ہندو ون سے لوگ واقف
نہ تھے اور چینی لوگون سے جو بدوضع ماننے مین واقفیت نہ تھی پھر یہود کی وجہ یہ بیان کی کہ انھون نے محمد صلی اللہ علیہ [illegible]
سے کفر کیا حالانکہ انھون نے پہلے اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کفر کیا تھا اور وہ کفر بھی انکے کافر ہونے اور اعمال
ہونے کو کافی تھا لیکن اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے تو انکو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا بھی فرض تھا اور [illegible]
فقط عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیتے تو فائدہ نہ ہوتا جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاتے [illegible]
سے کافر ہوے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کیا - اور نصاریٰ کے اعمال باطل ہونے کی یہ وجہ بیان کی کہ انھون [illegible]
انکار کیا - حالانکہ انھون نے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کیا ہو تو مطلب یہ ہو کہ وے [illegible]
جب کہ انھون نے جنت سے انکار کیا جب اول سے ایمان لائے ہوتے تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان [illegible]
مگر وے پہلے ہی سے اس قابل تھے کہ اخسر الاعمال ہون - پھر حروریہ کی نسبت کہاکہ انھون نے [illegible]
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت کی پھر اسکو توڑ دیا اور لڑے - اور مترجم کہتا ہو کہ شاید [illegible]
و افعال سے انکو واقفیت نہ ہوئی ہو صرف یہ جانتے تھے کہ بیعت توڑ دی اور باقی حضرت علی کرم [illegible]
اور فضل کے سب طرح قائل ہین ولیکن خوارج بدبخت کے تو اقوال سخت و شدید ہین [illegible]
کما یمرق السہم من الرمیۃ - یعنی دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا [illegible]

ل مین اجر ہی - اور مؤید اسکے وہ ہی جو آگے شیخ ابن کثیر رح نے نقل فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
جنہون نے فرمایا کہ وے حروریہ ہین - اور لکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس قول کے معنی یہ ہین کہ یہ آیت کریمہ حروریہ
کو شامل ہی جیسے یہود و نصاری وغیرہ کو شامل ہی اور یہ معنی نہین ہین کہ اس آیت کا نزول خاصکر حروریہ کے حق مین ہوا ہی
معنی اسکے یہ ہین کہ خاصکر یہود و نصاری کے حق مین ہوا ہی بلکہ یہ آیت عام ہی جو کوئی ایسا ہو کہ گمراہی پر چلے وہ اخسرین اعمال
سے ہی کیونکہ یہ آیت مکیہ ہی نزول اسکا قبل اسکے ہوا کہ یہود سے خطاب ہو یا نصاری سے خطاب ہو اور حروریہ کا تو اُسوقت وجود ہی
نہ تھا پس یہ آیت عام ہی ہر ایسے شخص کو شامل ہی جو اللہ تعالی کی پرستش ایسے طریقہ پر کرے جو ناپسندیدہ ہی اور وہ
ل کرے کہ مین اسمین ٹھیک طریقہ پر ہون اور میرا عمل مقبول ہی حالانکہ وہ گمراہ ہو تو اسکا عمل مردود ہی - مترجم کہتا ہی کہ جیسے
روافض و خوارج و قدریہ و جبریہ وغیرہ جو فرقہ کہ گمراہی مین پھنسے اور طریق سنت و عدل مستقیم کو چھوڑا اسمین داخل ہین - پھر
ہو کہ ظاہر مذہب امام ابو حنیفہ رح کے اجتہاد سے یہ ہی کہ اہل قبلہ مین سے کسی کی تکفیر نہ کیجاوے اور ہم بھی کسی فرقہ کی تکفیر اسوقت
نہین کرتے جبتک وہ صریح کفر و انکار نہ کرے اور لزوم پر تکفیر نہین کیجاتی ہی مثلاً روافض نے شیخین رضی اللہ عنہما کے حق مین
گوئی کی تو لازم آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر کی بدگوئی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی لازم آئی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی کفر ہی تو لازم آیا کہ روافض کافر ہین تو اصول مین یہ قرار پایا ہی کہ ایسے لزوم پر تکفیر نہ کیجاوے
یہ روافض و خوارج وغیرہ مین گناہ و بد اعتقادیان ایسی ایسی ایک سے ایک بڑھکر ہین کہ اگر کفر نہ ہون تو کفر کی بہن ہین لیکن
اسکو اللہ تعالی عزوجل پر تفویض کرتے ہین کہ وہ اپنے مخلوق کے انجام سے خوب واقف ہی پس اسلام کو کمزور و ذلیل نہ کرنا چاہیے
نیت بھی صالح ہی واللہ تعالے اعلم بالصواب - حاصل کلام یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ کفار سے کہدے
بتلا مین تم کو آگاہ کر دون کہ سب سے زیادہ خاسر اپنے اعمال مین کون ہین وہ ایسے لوگ ہین کہ حیات دنیا مین اُنکی سعی برباد
و وے سمجھتے رہے کہ ہم اچھے کام کرتے ہین - اُسکے مصداق اول تو یہی کفار ہین اور داخل اسمین یہود و نصاری و مجوس
و بودھ مذہب والے اور نیچر جو اسوقت پیدا ہوے اور برہما سماج اور جسقدر لوگ کہ اللہ تعالے یا اُسکے رسول و قران
ت و ضروری عقائد سے منکر ہون سب ہین اور شامل اسمین خوارج و روافض و جبریہ و قدریہ وغیرہ گمراہ فرقہ ہین مگر داخل و
دونون مین فرق یہ ہی کہ جو لوگ داخل ہین وہ صریح کافر ہین تو اُنکے اعمال آخرت کی راہ سے برباد اور وے دائمی جہنمی ہین
گ شامل کیے گئے ہین اُنکے اعمال برباد ہین مگر امید کہ جہنم سے اُنکو چھٹکارا ہو اور دائمی نہ ہون بشرطیکہ اللہ تعالی کے نزدیک
سے کوئی اس حد تک نہ پہونچا ہو کہ کافر باطنی ہو گیا ہو - پھر اللہ تعالے نے فرمایا - أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا
ت رَبِّهِمْ ایسے ہی لوگ ہین جنہون نے کفر کیا اپنے رب کی آیات سے - اگر کہا جاوے جن فرقون کا اوپر ذکر ہوا
داخل قرار دیا وے تو البتہ قران و آیات سے منکر ہین اور جنکو شامل قرار دیا وے تو آیات سے صریح منکر نہین ہین تو
ہی کہ آیات الٰہی قران مجید کی آیات ہین اور رسول بھی منجملہ آیات الٰہی کے ہوتا ہی اور آیت جملہ اُن چیزون کو شامل
ل کی وحدانیت و صدق رسالت و ولایت پر دلیل ہو اور جسقدر فرقہ شامل قرار دیے گئے ہین وے بھی آیات سے
مین فرق ہی کہ داخل لوگ تو صریح منکر ہین اور شامل لوگ بتاویل منکر ہین اور ایسا ہی اُنکے عذاب مین فرق ہی

مثلاً سب شامل فرقہ دیدار الٰہی عزوجل سے منکر ہین اور اسکو عقلی محال تصور کرکے آیات کی تاویل [illegible]
یہان فرمایا۔ وَلِقَآئِهٖ یعنی اور کفر کیا اپنے رب کے لقار سے۔ یعنی دیدار سے چنانچہ [illegible]
فلان کو دیکھا ہے۔ اور یہ محاورہ مجاز مشہور متعارف ہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا لقاء اللہ فان [illegible]
دیدار کا شائق ہے تو امیدوار رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی اجل ضرور آنے والی ہے یعنی [illegible]
نے تاویل کی کہ مراد ثواب ہے اور تاویل اسطرح کی کہ لقار کے معنی وصول و مل جانے کے ہین اور [illegible]
تو یہان ثواب کو محذوف مانا جاوے یعنی لقائہ بمعنی لقاء ثوابہ۔ یعنی اسکے ثواب کے ملنے سے انکار کیا۔ [illegible]
نے ذکر کی ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ لقار کے اصل لغوی معنی وصول کے ہین جب یہ نہین لیے گئے تو دیکھنا چاہیے کہ [illegible]
مشہور متعارف کیا معنی ہین وہ دیدار ہے اسکو لینا چاہیے مگر تم نے اسکو نہ لیا اور یہ کہا کہ یہان ایک لفظ محذوف [illegible]
ہو چکی کہ کلام مین کچھ محذوف ماننے سے مجاز مشہور متعارف لینا واجب ہے پس واجب ہوا کہ یہی معنی دیدار کے لیے [illegible]
انھون نے کہا کہ ہان مجاز مشہور بیشک اولیٰ ہے محذوف ماننے سے ولیکن یہان مجازی معنی یعنی دیدار باری تعالیٰ [illegible]
محال ہے تو ہم نے ناچار محذوف کو مانا۔ اور مترجم کہتا ہے کہ دیدار کا محال ہونا فلاسفہ کے اصول پر اعتقاد کرکے مانا گیا [illegible]
ایسا اعتقاد آیا کہ کثرت سے صحیح حدیثین و آیات اور سلف کا اجماع سب چھوڑ دیا اور ہم نے بفضل الٰہی عزوجل اسکو ثابت کر [illegible]
محال کچھ بھی نہین ہے چنانچہ یہ مسئلہ قولہ تعالےٰ لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار الآیہ کی تفسیر مین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
جو دیدار کا سوال کیا ہے کہ رب ارنی انظر الیک الآیہ کے تحت مین مفصل مدلل بیان کر دیا ہے وہان سے دیکھ لینا چاہیے والحمد للہ
رب العالمین۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ کفروا بآیات اللہ یعنی منکر ہو گئے اللہ تعالےٰ کی آیتون کے اور نشانیون کے جو [illegible]
دنیا مین پیدا کی ہین اور آن دلیلون کے جو اسنے اپنی وحدانیت پر اور اپنے رسول کی صدق رسالت پر قائم کی ہین اور دار [illegible]
سے انکار کر دیا۔ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ پس حبط ہو گئے انکے اعمال یعنی مٹ گئے اور برباد ہو گئے انھین آخرت کے
کچھ بھی خوبی نہین رہی اگر کچھ تھا تو انکو دنیا مین جزائی وانکے پسند و مختار ہے اسی مین دیدیا گیا اور آخرت کے لائق کچھ نہین
فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا پس ہم نہین قائم کرینگے انکے لیے روز قیامت کے کچھ وزن یعنی
اعمال مین انکے اعمال کا کچھ ثقل و وزن نہین ہوگا اور خود انکا بھی کچھ وزن نہ ہوگا۔ ابن الاعرابی رح نے کہا کہ عرب [illegible]
کہ ما لفلان عندنا وزن۔ ہمارے نزدیک فلان شخص کا کچھ وزن نہین ہے اور ما قام لہ وزن۔ اسکا کچھ وزن نہ [illegible]
ہم اسکا کچھ وزن نہین ٹھہراتے یعنی حقیر و ذلیل و بے اعتبار ہے پس یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کسی [illegible]
ذلیل و ہیچ و بے اعتبار ہونگے سواے جہنم کے کہین انکا ٹھکانا نہ ہوگا۔ سراج مین ہے کہ حضرت ابو سعید [illegible]
کہا کہ بعضے لوگ قیامت مین اپنے اعمال لاوینگے انکے نزدیک یہ اعمال حجاز کے پہاڑون سے بھی [illegible]
وزن پر لائے جاوینگے تو انکا کچھ وزن نہ ہوگا۔ بعض علمار نے کہا کہ میزان اعمال نیک و بد کے [illegible]
خود کچھ وزن نہین ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز مرد دراز موٹا تازہ آویگا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک [illegible]

...ن - رواه مسلم فی صحیحه اور ابن ابی حاتم کی روایت ابوہریرہ رض مین ہی کہ لایا جاویگا مرد بہت کھانے والا بہت
...بت جلد کی سو وزن کیا جائیگا ایک دانہ کے ساتھ مگر اُسکے وزن مین نہ اُتریگا اور یہی آیت پڑھی - ورواه ابن جریر
...ی - امام بزار رح نے حضرت بریدہ رض سے روایت کی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ
...ین سے ایک شخص اپنے حلہ مین اتراتا ہوا اکڑتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
...یہ شخص بھی اُنہین سے ہی کہ جنکے لیے اللہ تعالے قیامت کے روز کچھ وزن نہ ٹھہراویگا - ثم قال البزار تفرد به واصل موسے
...ستہ وعون بن عامر ولیس بالحافظ ولم یتابع علیه - ابن جریر نے کعب سے روایت کی کہ کعب نے کہا کہ قیامت کے روز مرد عظیم
...ن لایا جائیگا سو اللہ تعالی کے نزدیک وہ مچھڑ کے پر کے برابر وزن نہ رکھیگا اور یہی آیت پڑھی - سراج مین لکھا کہ پھر چونکہ اس
...ن سے صاف واضح تھا کہ جزا اُسکی جہنم ہی تو فرمایا کہ - **ذٰلِكَ** یعنی یہ امر عظیم جو ہم نے اُنکے وعید مین بیان کیا ہی
جَزَآؤُهُمْ اُنکی سزا ہی پھر اِس سزا کو بیان کردیا بقوله - **جَهَنَّمُ** یعنی جزا جہنم ہی پھر سبب کی تصریح فرمائی بقوله **بِمَا كَفَرُوا**
سبب اُنکے کفر کے اور آیات الٰہی سے آنکھین بند کرلینے کے - **وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا** اور بوجہ
...ے کہ اُنھون نے میری آیات کو اور میرے رسولون کو ہزو بنالیا یعنی ایسے امور جلیلہ ٹھٹھول کیا جاوے حالانکہ آیات واضح و
...ن روشن تھین اور رسول ایسے کہ جنکو اللہ تعالے نے معجزات باہرات سے تائید دی تھی - بالجملہ اُنھون نے آیات الٰہی کے
...ہ کفر کرنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ اُسکے ساتھ آیات سے ٹھٹھول بلکہ خالص نصیحت کرنے والے رسول سے بھی ٹھٹھول کو اُسمین ملا دیا
...ک تو اہل الجمع مین سے جنکو بقوله فجمعناهم جمعاً - سے جمع فرمایا تھا ایک فریق کا حال خراب وعذاب بیان فرمایا تاکہ لوگ ایسے
...کی حرکات سے وانکے اعمال واعتقاد سے نفرت وپرہیز کرین اور آیندہ اہل ثواب ودرجات کا حال بیان کرنے پر سورۃ شریفہ
...م کردیا - **ف** - فی العرائس قوله تعالی قل هل ننبئکم الآیه - واضح ہو کہ اہل کفر صریح کے اعمال برباد ہونے کا تو صریح بیان ہی پھر
...ی اسلام لانے والون کے اعمال بھی برباد ہوتے ہین جبکہ اُنکے اعمال حقیقت پر نہ ہون اور وہ دو طرح سے ہین ایک تو یہ کہ اُنکے اعتقاد
...ی فتور ہو جیسے مبتدع گمراہ فرقہ ہین اور کبھی اسوجہ سے کہ عامل کی نیت مین فتور ہو جیسے ریاکاری کہ وہ چھوٹا شرک ہی جیساکہ حدیث
...ر اور حدیث مین ہی کہ ریاکار سے کہا جاویگا کہ جسکے دکھلانے کو عمل کیا تھا اُسکے پاس جاوے دیکھے کہ کچھ اُسکے پاس سے پاتا ہی پس
...ح نے کہا کہ یہان سے اُن ریاکارون کا حکم نکلا جو صدق نیت کو چھوڑکر راہب بنکر صومعہ ومسجد ... وغیرہ مین بہ نیت ریاکاری
...ین کیونکہ نیت خالص رکھتے تو خلوت ومجاہدہ وریاضت اچھی ہی ولیکن وے اس نیت سے نہین بلکہ اِس غرض سے بیٹھتے ہین
...ن کہ منظور نظر ہون اور لوگون کے منہ اُنکی جانب پھرین اور ریاست وعزت ولوگون مین قبولیت حاصل ہو تو اُنکی سعی ومحنت
...خرت مین برباد ہی کیونکہ دنیا مین تو سخت مشقت ہی اور نتیجہ بیفائدہ ہی اور انجام مین دنیا مین بھی فضیحت ہوتے ہین اور خلق کی
...ن مین خوار ہو جاتے ہین کیونکہ حق تعالی کی شان وقدرت ہی کہ وہ ریاکارون کو دنیا مین بھی رسوا کردیتا ہی اور ایسے لوگ باوجود
...بد انجامی آخرت کو بھول جاتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ وے جس حالت مین گرفتار ہین وہ عین شرک وضلالت ہی کیونکہ جو
...تعالے نے اپنی حضوری مین اپنے واسطے ادا کرنے کو مخصوص کیا ہی وہ دکھلانے کی غرض سے غیر کے واسطے پڑھتے ہین اور
...رتے ہین کہ ہم اچھے کام کرنے والون مین سے ہین اور خوبی کہان سے آویگی ایسے کام مین جسمین شرک کی نجاست آمیختہ ہی

Marfat.com

اور کیسے خوب ہوگا جسمین سواے اللہ تعالی کے غیر پر اُسکی نظر ہو اور حدیث مین تو ادنی ریا کو [illegible]
ریا میری امت مین اس سے زیادہ پوشیدہ ہو کہ جیسے پوشیدہ اندھیری رات مین کوہ صفا [illegible]
اوراق رح سے اِس آیت کو پوچھا گیا تو فرمایا کہ ایسے شخص کے واسطے ہو جو دنیا مین کسی کے ساتھ [illegible]
اِس سے خواہش کرے کہ وہ میرا شکریہ ادا کرے اور جس شخص کی طاعت بسبب ریاکاری کے باطل [illegible]
اِن بدکارون کے انجام کے بعد اللہ تعالے نے اپنے خالص بندون صالحین کا ذکر کیا جو ایمان صادق [illegible]
خلوص نیت سے اُسکی طاعت کرتے ہین

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ [illegible]

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے نیک کام تو اُنکے واسطے مہیا ہو جنات الفردوس

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝

کہ جب داخل ہونگے اسمین ہمیشہ رہینگے وے کبھی خواہش نہین کرینگے اس سے جگہ بدلنے کی

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی جو لوگ اللہ تعالے پر ایمان لائے و رسولون کی تصدیق کی اور جو کچھ لائے [illegible]
اور دل سے تصدیق کی - پس اللہ تعالے کی توحید اِسطرح کہ اللہ تعالی کے سواے کوئی معبود نہین ہو اور تمام صفات کمال [illegible]
جسطرح رسولون نے بیان کیے اور کتاب الٰہی مین اُترے ہین سچ ہین اور اُنکو مانے اور تقدیر خیر و شر کی اُسی کی طرف سے جانے
ملائکہ و جنت و دوزخ و حساب و کتاب سب کو سچ مانے پھر جو امور دنیا سے آخرت تک ہین اور ہونے والے ہین انمین سے بعضے [illegible]
آخرت ہین اور بعضے نظر سے غائب ہین مگر نظر عقل سے معلوم ہین اور بعضے اللہ تعالی کی قدرت و کمال سے ممکن ظاہر ہین تو ان [illegible]
مان لے اور عقل کو ان اعتقادات کے تابع کرے اور اعتقادات کو عقل کے تابع نہ کرے پس اللہ تعالے کی توحید پر ایمان [illegible]
اور جنت و دوزخ پر اور ملائکہ پر اور تقدیر پر اور جیسے یاجوج و ماجوج اور دجال کے ظاہر ہونے پر ایمان لاوے اور جو بات
و رسول کے فرمانے سے قطعی ثابت ہو چاہے وہ عقل مین آوے یا نہ آوے اُسکو یقین کرے اور یہ سمجھنا نہین چاہیے کہ [illegible]
خلاف ہو تو اسکو بگاڑ کر دوسری طرح پر مانے - اسمین دو طرح سے خطا ہو ایک یہ کہ عقل سے خلاف ہونا کیونکر معلوم ہوا مگر [illegible]
وہم سے اُسکو جانا اور کہان سے یقین آیا کہ اپنے سوچنے و سمجھنے مین خطا نہین ہوئی ہو حتی کہ صحیح نظر مین ممکن ہو اور کچھ خلاف [illegible]
ہو - دوم یہ کہ آدمی مخلوق ہو اور اُسکی عقل بھی اُسکے اندر مخلوق ہو تو جہانتک اُسکے لائق ہو وہ سمجھ سکتی اور جو خالق عزوجل [illegible]
بتلایا وہ خالق عزوجل کے علم پر صحیح ہو اگرچہ ہماری ناقص عقل مین نہ آوے - پس حاصل یہ ہوا کہ جو لوگ ایمان لائے [illegible]
یعنی حقیقی صفات کے ساتھ مانا اور جو کچھ اللہ تعالے و رسول نے فرمایا ہو سب سچ جانا اور دل سے قبول کیا [illegible]
اور نیک کام کیے یعنی ایمان جنکو مقتضی ہو اور جسطرح مقتضی ہو اور جس نیت سے مقتضی ہو یہ نیک کام کیے حتی کہ [illegible]
فضل سے قبول کیے اور اُنکو نیک کام قرار دیا - كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا [illegible]
ہو - ابن الانباری رح نے کہا کہ اللہ تعالی کے علم سابق مین یہ ہوا ہو کہ اُنکی منزل جنات فردوس ہو [illegible]
فرمایا ہو - سراج مین کہا کہ جنات کی اضافت فردوس کی طرف بیانیہ ہو یعنی جنات کہ وہ فردوس ہین [illegible]

... کی تھی تھے باغ کے ہی اور اہل کرامت کے واسطے جو منازل ہین وہ آٹھ ہین اُنمین سے ایک فردوس ہی اور
... کرامت سے باغات ہین تو جو لوگ ایسے صالحین ہین اُنکے واسطے فردوس کے باغات ہین کہ سب کا مجموعہ فردوس
... فردوس کے علاوہ اور منازل ہین اُنمین بھی جنات ہین۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ مجاہد رح نے فرمایا کہ فردوس زبان
... بستان ہی کعب وضحاک وسدی رح نے کہا وہ بستان جسمین انگور کے درخت ہون۔ حضرت ابو امامہ باہلی رض نے کہا
فردوس جنت ہی قتادہ رح نے کہا کہ فردوس ربوۃ الجنۃ واسمین سے اوسط وافضل ہی حسن رح نے سمرہ رض سے روایت کی کہ
... اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فردوس ربوۃ الجنۃ واوسط واحسن ہی۔ اُسکو قتادہ رح نے انس بن مالک رض سے بھی
... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہی یہ سب روایات ابن جریر رحمہ اللہ نے اخراج کی ہین اور صحیحین مین ابو ہریرہ رض
... ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو اُس سے فردوس مانگو کہ وہ اعلیٰ جنت
... کے بیچ مین ہی اور اِسی سے جنت کی نہرین جاری ہین۔ شیخ نے کہا کہ نزل یعنی ضیافت **خٰلِدِيْنَ فِيْهَا** اُسمین
... رہینگے۔ یہ جملہ حال ہی تو معنی یہ ہین کہ جب سے داخل ہونگے ہمیشہ اُسمین رہینگے کبھی نکالے نہ جاوینگے۔ چونکہ جو اس جسمانی
... وہم کرتے تھے کہ شاید اسمین گھبراوین تو فرمایا۔ **لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا** اور کبھی نہین چاہینگے جنت سے
... یعنی ایسا مقام انواع بیشمار راحت کا ہی کہ کبھی اِس سے دوسرے مقام پر جانا پسند نہ کرینگے اور دوسرے مقام کو نہ چاہینگے
اسمین طرح طرح کی نعمتون سے جو ایک سے ایک بڑھکر ہو پرورش پاوینگے اور انعام الٰہی اُنپر بڑھتا جائیگا۔ ف
... اِس قولہ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات الآیہ۔ جن لوگون نے حق کو معائنہ کیا اور حق مین صبر کیا اور اسرار پوشیدہ
... مرتبہ تمکین پر رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبودیت مین مستقیم ہوے تو ازل مین حق عزوجل نے اپنے اختیار سے بدون علت
... کے اُنکو برگزیدہ کیا واسطے جنات فردوس کے جہان اُسکے جمال وجلال ولطائف وصال واسرار کمال مین ابد الآباد
کبھی اُنکو حجاب نہ ہوگا اور وجہ یہ ہی کہ جو اِس مقام پر پہونچا وہ حق کے ساتھ مستقیم اور علت حجاب وتحویل وغیرہ سے پاک
... شیخ ابوبکر الوراق نے کہا کہ جس نے دنیا مین اپنے آپ کو منزل صدق وصفا مین اُتارا اللہ تعالیٰ آخرت مین اُسکو منزل
... مین اُتاریگا۔ ابن عطا رح نے قولہ لا یبغون عنہا حولا۔ مین کہا ہمیشہ کی نعمتون کے ساتھ اسمین عیش کرینگے اور جوار حق عزوجل
... جو خوشی زیادہ ہوگی اُسکی رضامندی سے فرحت پاوینگے اور حال یہ ہوگا کہ ہر طرح کے ... سے چھوٹ گئے اور ہر پسندیدہ
... کو پاگئے جو خواہش کرینگے پاوینگے تو پھر کیسے وہان سے تحویل چاہینگے۔ مترجم کہتا ہی کہ احادیث سے یہ بات ثابت
... جنت مین بھی تزائد ہی جیسے دوزخ مین تزائد ہی یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا زدناہم عذابا فوق العذاب الآیہ۔ ویسے ہی
... اور صحاح کی حدیث مین ہی کہ جنت کی بازار سے جب واپس ہونگے تو اُنپر حسن جمال بڑھ جائیگا اور ایسے ہی اُسکے اہل پر
... اور مانند اِسکے احادیث ہین اور حدیث تجلی رب عزوجل تو احادیث رویت مین متواتر ہی اور اِسمین ثابت ہی کہ اِس
... جیسی ... نے کوئی نعمت نہ پائی ہوگی وقال تعالیٰ لہم الحسنیٰ وزیادۃ الآیہ۔ اور زیادت مین سے اعلیٰ دیدار الٰہی ہی
... ہم جانتے ہین کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شان پاک محدود اور محصور نہین ہی اور یہ کسی کو طاقت نہین کہ اُسکو احاطہ
... ... اُسکی کوئی انتہا نہین ہی بس جس تجلی سے اول مرتبہ اُنکو کرامت ہوئی پھر دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ

Marfat.com

شان عجیب ہوگی اور جب جنت کی نعمتون کو جو دنیا وی تھا مین [illegible]
سامنے گرد ہوگئین تو ہر روز اور ہر میعاد پر جدید تجلی سے کون انمین سے تحویل چاہیگا [illegible]
خلقت واسطے ظہور صفات کے ہر تو اس دنیا مین اُنکا ظہور نا ممکن ہر کیونکہ مخلوق [illegible]
اور اگر لا سکے تو بھی معدود پس بیان وہ اس لائق ہو جاتا ہر کہ انکشافات و ظہور سے [illegible]
ہوگا فافہم واللہ تعالے اعلم - شیخ محی الدین بن العربی رح نے کہا کہ قولہ تعالے لا یبغون عنہا [illegible]
اس کمال کو پہونچ گئے جنکو اُنکی استعداد مقتضی ہر اور کمال کے واسطے ارادت و شوق [illegible]
کا کوئی شوق نہین ہر اگرچہ کمال اُسکے اوپر بھی پایا جاوے ولیکن اُنکو اسکا ادراک نہین ہر [illegible]
کہ اہل اسلام جو صراط مستقیم پر ہین اُنمین خود باہم مراتب متفاوت ہین تو جواب یہ کہ ادنیٰ [illegible]
ولیکن اُنمین استعداد نہین ہر تو شوق نہ ہوگا اور خلاصہ یہ کہ اپنی منزلت سے تحویل کی خواہش [illegible]
کمال عالی کی ہر اور دوم یہ کہ اُنکو ادراک ہو جب دونون جمع ہون تب خواہش تحویل ہو سکتی ہر [illegible]
مین ہر اور باقیون مین نقص ہر اور کمال اعلیٰ معلوم ولیکن استعداد نہین ہر تو شوق نہ ہوگا - اگر کہا جاوے [illegible]
خواہشمند ہون تو جواب یہ ہر کہ شیخ نے کہا کہ یہان آمنوا وعملوا الصالحات کو مقابلہ کفار مشرکین کے جو بالکل [illegible]
منزلت کو جنات فردوس جو سب سے اعلیٰ ہر بیان کیا تو یہ دونون باتین دلیل ہین کہ مراد اسسے کامل الاستعداد [illegible]
سے اوپر کوئی کمال نہین ہر اور نہ اوپر کوئی مرتبہ ہر جسکے خواہشمند ہون اور مترجم کہتا ہر کہ جنات الفردوس [illegible]
سوائے انبیاء علیہم السلام کے ہونگے اور ظاہر ہر کہ مرتبہ انبیاء اسسے اعلیٰ ہر اور خصوص مرتبہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
افضل ہر اور ظاہر ہر کہ انبیاء علیہم السلام کاملین ہین تو اولیٰ یہ ہر کہ یون کہا جاوے کہ مرتبہ عالی اُنکے [illegible]
استعداد بھی ہو دونون باتون کا جمع ہونا چاہیے جیساکہ اوپر اشارہ ہوا ہر واللہ تعالے اعلم بالصواب - [illegible]

کلمات وصفات کا بیان فرمایا بقولہ

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ

تو کہدے کہ اگر ہووے سمندر روشنائی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے تو ضرور فنا ہوجاوے سمندر [illegible]

رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝

رب کے کلمات اور اگرچہ ہم لاوین سمندر کے مثل [illegible]

بیضاوی رح مین ہر کہ یہود نے کہا کہ تمہاری کتاب مین ہر کہ من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا [illegible]
الا قلیلا - تو یہ آیت نازل ہوئی - کشاف مین کہا یعنی حکمت تو خیر کثیر اس اعتبار سے کہ [illegible]
کے کلمات کے آگے تو وہ ایک قطرہ سے بھی کم بمقابلہ سمندرون کے ہر - اور بعض نے کہا [illegible]
من العلم الا قلیلا - تو یہود نے کہا کہ ہم کو علم کثیر ہر ہم توریت رکھتے ہین [illegible]
کہدے کہ فرض کرو کہ اگر ہوجاوے سمند یعنی جنس سمندر جسقدر ہین سب کے سب [illegible]

[illegible] سے کبھی کلمات متناہی ہین اگر فرض کرو کہ سب سمندرون کا پانی روشنائی بنے اور کلمات رب عزوجل
[illegible] رب عزوجل [illegible] انتہا ہون جامع کمال صفات وحدہ لاشریک بخلاف تمھارے کہ تم مشرک ہو
[illegible] وکمال حق عزوجل کی تعدد نہین کرسکتے ہو تو فی الحقیقت اللہ تعالی پر تم ایمان نہین رکھتے ہو۔ اور میرے رب
[illegible] لکھے جاوین **لَنَفِدَ الْبَحْرُ** تو فنا ہوجاوے سب پانی تمام سمندرون کا۔ **قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ**
[illegible] اس سے پہلے کہ میرے رب عزوجل کے کلمات ختم ہون۔ **وَلَوْ جِئْنَا** اور اگر ہم لاوین سمندرون کے ساتھ
[illegible] **بِمِثْلِهٖ مَدَدًا** مدد۔ تو بھی کچھ کافی نہو یعنی اگر کرور بار ہم ان سمندرون کے فنا ہونے پر ایسے ہی پانی سے
[illegible] عزوجل کو ختم نہین کرسکتے اسلیے کہ یہ سب جسقدر بار تم خیال کرو اور کرسکو گے سب متناہی ہے اور کلمات الہی
[illegible] نہین اور یہ سب حادث ہے تو بھلا کیونکر ختم وکفایت ومقابلہ ہوسکتا ہے اس متناہی سے کبھی کلمات غیر متناہی
[illegible] قال تعالے ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام اور اگر فرض کرو کہ جو کچھ زمین مین درخت ہین سب کے قلم بنین
[illegible] سبعۃ ابحر۔ اور سمندر اسکی دوات ہون اور اسکے بعد سات سمندر مدد کرین دوات ہونے مین۔ ما نفدت کلمات
[illegible] حکیم۔ تو کچھ نہین ختم ہونگے اللہ تعالے کے کلمات اللہ تعالی عزیز حکیم ہے۔ ربیع بن انس رح نے کہا کہ تمام بندون کا علم
[illegible] کے علم کے سامنے جیسے تمام سمندرون مین سے ایک قطرہ ہوتا ہے اقول بلکہ یہ بھی نہین ہے اور اللہ تعالے نے اسی
[illegible] قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر الآیہ فرماتا ہے کہ اگر یہ سب سمندر روشنائی بنجاوین اور تمام درخت کے
[illegible] کلمات الہی لکھنا چاہین تو سب قلم ٹوٹکر خاک ہوجاوینگے اور سب روشنائیان فنا ہوجاوینگی اور کلمات الہی ویسے ہی قائم
[illegible] کوئی بھی ختم نہین کرسکتا کیونکہ کسی مخلوق کی یہ مجال نہین ہے کہ اسکی قدر وشان کا اندازہ کرسکے اور کوئی اسکے لائق اسکی
[illegible] نہین کرسکتا ہے اور یہ توصفت الہی سبحانہ تعالی ہے اور دنیا کی نعمتون کو اول سے آخر تک سب کو اگر نعمت آخرت سے مقابلہ
[illegible] اسقدر نہین جیسے ایک دانہ اس تمام زمین پر ہو۔ شیخ محی الدین بن العربی رح نے لکھا کہ قولہ مدادا لکلمات ربی یعنی معانی وحقائق
[illegible] وارواح۔ لنفد البحر الآیہ۔ کیونکہ کلمات الہی غیر متناہی ہین اور باقی سب متناہی ہوتے ہین اور محال ہے کہ متناہی واسطے غیر متناہی
[illegible] شیخ رح نے عرائس مین لکھا کہ قولہ تعالے قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الآیہ۔ حق سبحانہ تعالی نے اس آیت
[illegible] خلق کے اوہام عاجز ہین اس سے کہ اللہ تعالی کے علوم وحکمت کا بحقیقت ادراک کرسکین اور مخلوق کی آنکھین محض
[illegible] مین سے کسی صفت کا بھی احاطہ کرسکین اور خلق کے قلوب بالکل قاصر ہین اس سے کہ اسکی صفات ذاتی کو جس
[illegible] سکین اور اگر فرض کرو کہ تمام مخلوقات کا ہر ذرہ ایسا سمندر بنے جسکا جھور نہین ہے اور وہ دوات ہو اور عرش
[illegible] میدان وجنگل کا قلم ہوجاوین اور تمام مخلوق اولین وآخرین سب کے سب ازل سے ابد تک اللہ تعالی کے
[illegible] ان کلمات کے حصر سے فنا ہوجاوینگے اور کلمات ویسے ہی غیر محصور ویسے متناہی رہینگے اور حصر کلمات الہی
[illegible] تو یہ ہے کہ جسقدر حوادث ہین سب متناہی ہین اور صفات ازلی کی شان تو شمار وعدد وجملہ نقص حدوث سے
[illegible] غیر متناہی کا وصف بیان کرنا بھی نقص ہے وہ اس سے بھی پاک ہے اور حال تو یہ ہے کہ فی المثل اگر یہ سب سمندر
[illegible] کے دل سے دیکھ سماعت کا کلام حق وخطاب والہام لکھنا چاہین تو یہ سب سمندر فنا ہوجاوینگے اور

قلم ٹوٹ جاوینگے اور ہاتھ ندارد ہوجاوینگے اور اُسکے کلمات منتہی نہ ہونگے کیونکہ وہ تو کلام صفات
پاک ہے کہ کوئی اندازہ کرنے والا اُسکو اندازہ کرسکے اور کوئی وہم وہاں دوڑ سکے اور کوئی خیال
نفسہ تبارک وتعالیٰ وہو العزیز الحکیم اور اسمین حقیقت کا ایک اشارہ ہے کہ اگر بحر طلوب خواطر
جو سرادق کبریائی مین ساتھ ہین اقلام ہون اور بحور افعال سے اُنکو استمداد ہوے تو کلمات الٰہی
ہین وہ علم الٰہی کے نشور ہونے پر غیر متناہی ہونگے کہ یہ سب روشنائی وقلم وغیرہ فنا ہوجاوینگے کیونکہ
اور کلمات صفاتی ہین اور انوار صفات کے تحت مین افعال نیست ہوجاتے ہین اور تجھے اس امر
اگر تمام مخلوق جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اُسکا ہر ذرہ ایسے ہزار سمندر بنجاوے جنکا ساحل نہین ہے تو قلوب کے
قطرہ ہوگا پس اللہ عزوجل پاک ہے کہ مخلوق اُسکے علم مین سے کچھ بھی احاطہ کرسکے وقد قال تعالیٰ ولا یحیطون بہ علما
نے کہا کہ بمقیاس عدم فی الوجود بمعنی اِسکے وجود کے ہے اور رہا خاص الخاص اُسکے کلام سے تو اگر ابد الآبد تک اقلام وبیاض
تو اُسکے کلمات مین سے ایک کلمہ کو بھی نہین لکھ سکتے ہین اور جو کچھ اشارہ کیا گیا اُس سے زیادہ کچھ وصف بھی نہین کرسکتے ہین
کے واسطے تو اِسی قدر ذکر کیا گیا کہ اُنکی عبودیت مین نافع ہو جیسے علم ثواب وعقاب اور وعدہ ووعید اُسی قدر کہ اُنکے عقول
متحمل ہین اور تمام نفع تو انبیاء واولیاء اہل صفوت کو ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے توحید وتصدیق رسالت پر ختم فرمایا

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ

تو کہہ مین بھی ایک آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہے مجھکو کہ تمہارا صاحب اکیلا صاحب ہے

كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ

امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو کرے کچھ کام نیک اور ساجھا نہ

بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ع۹

اپنے رب کی بندگی مین کسی کا

طبرانی رح نے عمرو بن قیس کوفی سے روایت کی کہ مین نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا کہ یون کہتے تھے کہ یہ آخر آیت
کی گئی۔ مترجم کہتا ہے کہ شاید سورہ کہف سے آخر آیت مراد ہو جیسا کہ ترتیب مین موجود ہے اور شاید کہ تمام قرآن کے نزول
آیت مراد ہو ولیکن اشکال ہوگا کہ صحیح اسناد سے ثبوت ہے کہ آخر آیت قولہ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی
وہم لا یظلمون۔ ہر اور بعض دیگر بھی بیان کی گئی ہین اور بعض علماء نے توفیق دی اسطرح کہ آیہ واتقوا یوما
اور بیان کی آخر آیت دربارہ توحید وعدم شرک ہے واللہ اعلم۔ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ قُلْ کہدے
جو تیری رسالت کو جھٹلاتے اور جہالت سے سوالات پیش کرتے ہین تاکہ تو اگر رسول ہے تو ہم کو بتلا
أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مین تو تمہارے مثل بشر ہون۔ خود ایجاد نہین کرسکتا اور غیب سے
اللہ تعالیٰ مجھے وحی سے امور غیب پر واقف کرے پس جو کوئی مجھے جو اُسکے
گذشتہ کا حال قصہ اصحاب کہف وذوالقرنین کو مطابق واقع ونفس الامر کے بتایا

Marfat.com

...یہ جواب مین آگاہ کرتا ہون کہ یُوْحٰٓی اِلَیَّ مجھے وحی کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ کہ تمھارا معبود تو اللہ وحدہ لاشریک ہے اسی کی عبادت کی طرف مین تم کو بلاتا ہون اسکا جنس
... ہر امر پر جسکو چاہے قادر ہے اور تم نے جو ان قصون کا سوال کیا تو اگر تم انکو نہ جانتے تو تمھارے
... اللہ تعالیٰ کی توحید نہ جاننا اور اُس کو نہ ماننا تمھارے واسطے مضر ہے تو مین تم کو آگاہ کرتا ہون کہ مجھے
... کہ تمھارا معبود اللہ وحید لاشریک ہے اُسی کی عبادت کرو۔ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ
عَمَلًا صَالِحًا یعنی جو کوئی رجا رکھے لقاء اپنے رب کی تو اسکو چاہیے کہ عمل کرے عمل صالح۔ رجاء کے معنی خوف وامید دونون
آئے ہین اسلئے یہان دونون طرح تفسیر کی گئی ہے یعنی خوف سے اسطرح کہ جو کوئی خوف کرے ملاقات اپنے رب سے تو اسکو چاہیے کہ دنیا
مین ... رضامندی کے لائق کام کرے۔ ماخوذ از قولہ تعالےٰ فمن خاف مقام ربہ۔ اور اگر امید کے معنی ہین تو اسطرح کہ جو کوئی امید
رکھے ملاقات اپنے رب کی۔ اور شیخ ابن کثیر رح نے ثواب کے معنی لیے اور سراج مین کہا کہ دیدار رب کی امید کرے ولیکن مترجم
کہتا ہے کہ یہان عموم خطاب ہے بطور اختیار کے تو دیدار کے معنی سے تاویل ہوگی واللہ اعلم۔ اور عمل صالح کی تفسیر مین شیخ ابن کثیر رح
نے لکھا یعنی جو شرع الٰہی کے موافق ہو۔ علماء صالحا کی تنکیر کو سراج مین لکھا یعنی اگرچہ قلیل عمل صالح ہو جس سے رب عزوجل کی رضامندی
مقصود ہو۔ وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اور شریک نہ کرے اپنے رب کی عبادت مین کسی کو۔ یعنی رب عزوجل
کی عبادت مین کسی کو شریک نہ کرے خواہ آدمی ہو جیسے کسی کے دکھلانے یا سنانے کو عمل کرے خواہ جن ہو خواہ ولی ہو یا نبی ہو بس
کسی قسم کا شرک نہ کرے اگرچہ ریاکاری سے شرک صغیر ہو۔ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ یہ آیت مشرکون کے حق مین ہے جنھون
نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ غیر کی شرکت کی اور مومنون مین نہین ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہر مراد تنبیہ ہے کہ جس نے شرک کیا وہ مومن
نہین بلکہ مشرک ہے ورنہ اور واحدی رح نے اپنی تفسیر مین لکھا کہ جمیع اہل تاویل نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اپنے عمل کے ساتھ
کسی شخص کے لیے ریاکاری نہ کرے۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ یا نبی اللہ مین بعضے مواقف مین [جان دینے]
کھڑا ہوتا ہون اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہون اور اُسکو پسند کرتا ہون کہ یہ میرا موقف دیکھا جاوے تو میرے عمل کا کیا حکم ہے
پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ یہ آیت اُتری۔ ابوسعید بن ابوفضالہ انصاری سے جو صحابی ہین روایت
ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو بروز قیامت جمع کریگا تو ایک پکارنے والا
پکاریگا کہ جس نے کوئی عمل جو اللہ تعالےٰ کے واسطے ہے کیا ہو اسطرح کہ اسمین کسی کو شریک کیا ہو چاہیے کہ اسکا ثواب اسی سے طلب
کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرکا مین سب سے زیادہ غنی ہے۔ رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والبیہقی۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ مین جہاد کرتا ہے اور اسکو دنیا کے مال کی
چاہت ہوتی ہے تو فرمایا کہ اسکے واسطے کچھ ثواب نہین ہے پس لوگون پر یہ حکم بہت بھاری معلوم ہوا تو وہ شخص لوٹ آیا اور اُسنے دوبارہ
پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اسکے واسطے کچھ ثواب نہین ہے۔ رواہ البیہقی والحاکم وصححہ۔ اور عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ مین
اور ابوالدرداء دونون مسجد جابیہ مین داخل ہوئے تو وہان عبادہ بن الصامت سے ملاقات ہوئی تو انھون نے بائین ہاتھ سے
میرا ہاتھ پکڑا اور داہنے ہاتھ سے ابوالدرداء کا داہنا ہاتھ پکڑا اور نکلکر ہمارے بیچ مین چلے اور ہم باہم باتین کرتے جاتے تھے

Marfat.com

جنکو الله تعالی جانتا ہی کہ ہم کیا باتین کرتے تھے پس عبادہ بن الصامت رضہ نے کہا کہ [illegible]
قریب ہی کہ تم دیکھو آدمی کو مسلمانون کے درمیان مین سے کہ اُسنے قرآن کو پڑھا اور اعادہ کیا اور [illegible]
اور حرام کو حرام رکھا اور اُسکے منازل مین اترا یعنی حدود کو ادا کیا وہ تم مین جائز نہ ہوگا مگر جیسے [illegible]
تمھارے نزدیک کسی قابل نہ ہوگا پس ہم اسی حالت مین تھے کہ سامنے سے شداد بن اوس [illegible]
ہوے اور ہمارے پاس بیٹھے تو شداد رضہ نے کہا کہ سب سے زیادہ جس چیز کا خوف تم پر ای لوگو مجھے [illegible]
صلی الله علیہ وسلم سے سن لیا ہی وہ شہوت خفیہ و شرک ہی تو عبادۃ بن الصامت اور ابو الدرداء رضی الله [illegible]
بخشش کردے کیا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ہم سے نہین بیان فرمایا کہ شیطان اس سے مایوس ہو [illegible]
پرستش کیجاوے اور یہ شہوت خفیہ تو اسکو ہم نے پہچان لیا کہ یہی دنیاوی خواہشین اُسکی عورتون کے ساتھ [illegible]
مین اب ریا یہ شرک تو یہ کیا ہی ای شداد پس شداد رضہ نے فرمایا کہ مجھے بتلاؤ کہ بھلا اگر تم کسی کو دیکھو کہ کسی کے واسطے [illegible]
کے واسطے روزہ رکھتا ہی یا صدقہ دیتا ہی تو کیا تمھاری دانست مین اُسنے شرک کیا تو اُنھون نے فرمایا کہ ہان والله اگر کسی [illegible]
کے لیے نماز پڑھی یا روزہ رکھا یا صدقہ دیا تو ضرور اُسنے شرک کیا تو شداد رضہ نے فرمایا کہ مین نے تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم [illegible]
سن لیا کہ آپ فرماتے تھے کہ جس شخص نے نماز پڑھی اس نیت سے کہ وہ دکھلاتا تھا تو اُسنے شرک کیا اور جس نے روزہ دکھاوے [illegible]
کو اُسنے شرک کیا اور جس نے صدقہ دیا دکھلانے کو اُسنے شرک کیا۔ عوف بن مالک رضہ نے اسپر کہا کہ بھلا یہ نہین ہوتا کہ الله تعالی [illegible]
تمام عمل سے جسقدر اُسکی رضامندی کے لیے کیا گیا ہی تو خالص اسکا لیکر قبول کرلے اور جسقدر مین شرک کیا ہی اُسکو چھوڑدے تو شداد رضہ
نے اسپر کہا کہ مین نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ الله تعالی عز وجل فرماتا ہی کہ مین بہت اچھا ساجھی ہون
اسکا جو میرے ساتھ شریک کیا گیا جس نے اپنے عمل مین میرے ساتھ کسی چیز کو شریک کیا تو اسکا عمل قلیل و کثیر سب اسی کے لیے
ہی جسکو میرے ساتھ شریک کیا اور مین اس عمل سے غنی ہون۔ رواہ الامام احمد و ابو نعیم و ابو داؤد الطیالسی۔ شداد بن اوس رضہ [illegible]
روایت ہی کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اس نیت سے کہ دکھلاتا تھا اُسنے شرک کیا اور جس نے
روزہ رکھا اس نیت سے کہ دکھلاتا تھا اُسنے شرک کیا اور جس نے صدقہ دیا اس نیت سے کہ دکھلاتا تھا اُسنے شرک کیا پھر [illegible]
پڑھی فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل الآیہ۔ رواہ احمد والطبرانی والحاکم وصححہ والبیہقی وغیرہم۔ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت [illegible]
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا مین تمکو آگاہ نہ کرون جو میرے نزدیک تم پر دجال سے زیادہ خوفناک ہی [illegible]
خفی ہی اس طرح کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہو بوجہ کسی شخص کے یعنی اُسکو دکھلانے کے لیے۔ رواہ احمد و الحاکم [illegible]
بن اوس رضہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مجھے [illegible]
اور شہوت خفیہ سے تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول الله کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کریگی فرمایا کہ ہان [illegible]
آفتاب کو اور نہ ماہتاب کو اور نہ درخت کو اور نہ بت کو ولیکن لوگون کو اپنے اعمال دکھلاوینگے [illegible]
خفیہ کیا ہی فرمایا کہ انمین سے آدمی صبح کو روزہ دار اُٹھیگا پھر اُسکو کوئی خواہش اُسکی خواہشون مین [illegible]
روزہ کو توڑدیگا اور اپنی شہوت مین پڑجاویگا۔ رواہ احمد و ابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم [illegible]

Marfat.com

...ی راوی کے ذریعہ سے روایت کیا ہے اور اس راوی مین ضعف ہے اور اسمین بھی تامل ہے کہ اُسنے
...سنا ہو - ابو ہریرہ رضہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین شریکون مین سے
...جس نے کوئی عمل کیا جسمین میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا تو مین اس سے بری ہون اور یہ عمل اُسکے واسطے ہے جسکو
شریک ٹھیرایا تھا - رواہ احمد ومسلم وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی - ابو ہریرہ رضہ سے مرفوع روایت ہے کہ قیامت
...اللہ تعالے فرماویگا مین بہتر شریک ہون جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ پورا اُسی کے لیے ہے - رواہ البزار - محمود
...لبید رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزون کا مجھے تم پر خوف ہے اُنمین سب سے بڑھکر شرک
اصغر ہے - لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہے فرمایا کہ ریا ہے قیامت کے روز جب اللہ تعالے لوگون کو اعمال
کا ثواب دیگا تو ریاکارون سے کہیگا کہ تم ان لوگون کے پاس جاؤ جنکے دکھلانے کو ریاکاری کرتے تھے دیکھو تم کو کچھ عوض ملتا ہے
رواہ احمد اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من سمع سمع اللہ بہ ومن رایا رایا اللہ بہ
یعنی جس نے سنانے کو کام کیا اللہ تعالی اُسکو سنوادیگا اور جس نے ریاکاری کی اللہ تعالی اُسکا دکھلاوا کردیگا - رواہ احمد اور
ایسی ہی روایت امام احمد رح نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع اخراج کی ہے اور ظاہر امعنی یہ ہین کہ دکھلانے سُنانے کو
کام کرنے والے کا بدلا دنیا مین یہی مل جاتا ہے کہ وہ مشہور ہوجاتا ہے اور قیامت مین فضیحت کیا جائیگا اور امام احمد نے اِسکو عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لوگون کو اپنا عمل سُنایا اللہ تعالی اُسکو سنوادیگا
...کی صورت بدہیأت کردیگا اور اُسکو چھوٹا وحقیر کردیگا - مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے اِسکے
دکھلانے اور سنوانے کے یہ معنی ہین کہ اُسکو اسطرح فضیحت کردے کہ قیامت مین اُسکی صورت بدشکل اور حقیر وخوار کردے - انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز بنی آدم کے اعمال اللہ تعالی عز وجل کے سامنے
...کیے ہوے صحف مین پیش کیے جاوینگے تو اللہ تعالی فرماویگا کہ اُسکو پھینکو اور اِسکو قبول کرو بس ملائکہ کہینگے کہ اے رب ہم نے اس سے
...بہتری کے نہین دیکھا تو فرماویگا کہ یہ عمل اِسکا غیر وجہ اللہ کے واسطے تھا اور آج مین قبول نکرونگا مگر وہی عمل جس سے وجہ اللہ
...تھا - رواہ الحافظ ابو بکر البزار - پھر شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن قیس خزاعی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
...علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قیام کیا از راہ ریا وسمعہ کے تو وہ برابر اللہ تعالے کے غضب مین رہیگا یہان تک کہ
دکھانا سنانا
...مترجم کہتا ہے کہ مراد یہ کہ ایسی نماز سے رحمت کے بجاے اُسپر غضب الٰہی ہوتا ہے حالانکہ جو کوئی اللہ تعالی کے واسطے نماز پڑھتا
...ہوتی ہے اور صحیح کی حدیث مین جسمین جانب قبلہ تھوکنے سے ممانعت ہے فرمایا کہ رحمت اُسکے مواجہہ مین ہے - عبد اللہ بن
...روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھی طرح نماز پڑھی ایسی جگہ جہان اُسکو لوگ دیکھتے تھے
...پڑھی جہان وہ تنہا تھا تو یہ ایک استہانت ہے کہ اُسنے رب عز وجل کی تعظیم نہ کی - رواہ ابو یعلی الموصلی - مترجم کہتا ہے
...کے واسطے اُنکی نظر مین آنے کو اچھی طرح پڑھی اور جہان اللہ تعالی عز وجل دیکھتا ہے وہان کچھ پروا نہ کی اور بُری
...ہے نعوذ باللہ من غضبہ ومقتہ اللہم اغفر لنا - پھر شیخ ابن کثیر رح نے اس اثر مین کلام کیا جو ابن جریر رح نے معاویہ
...یہ آخر آیت اُتری ہے اور کہا کہ یہ اثر مشکل ہے اسلیے کہ سورہ کہف سب مکیہ ہے تو یہ آیت مکیہ ہوئی حالانکہ

Marfat.com

قران مدینہ مین بھی بہت اُترا ہی اور شاید معاویہ رض کی مراد یہ ہو کہ اُنکے بعد اس آیت کی ناسخ
ہی اور یہ معنی بعض راویون پر مشتبہ ہوے تو اُنسے اپنی سمجھ کے موافق روایت کردی
مین توفیق بیان کردی ہی اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ شاید یہ آیت مدینہ مین اُتری ہو اور بعضے آثار
بالجملہ اس باب مین بہت سی احادیث ہین کہ ریا شرک اصغر ہی اس سے بہت بچنا چاہیے
نہین فرماتا ہی اور شیخ جلال سیوطی رح نے درمنثور مین ان سب کو جمع کردیا ہی اور یہان جسقدر
جو ماوردی رح کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہی کہ آیت کریمہ کا نزول درباره شرک ریا ہی اسپر کوئی دلیل نہین
مین سے ریا سے بھی بچنا چاہیے اور تحقیق یہ ہی کہ آیت سے شرک کی ممانعت ہی جس اہل کفر تو
بچین اور اہل اسلام بھی بیخوف نہ ہون کہ انمین شرک اصغر ریا وغیرہ کا خوف ہی اور حدیث
زیادہ پوشیدہ ہی جسقدر اندھیری رات مین کوہ صفا پر چیونٹی کی چال پوشیدہ ہوتی ہی پھر واضح
اول مین مذکور ہوچکے اور اس آخر آیت کے فضائل مین مخصوص روایات ہین چنانچہ طبرانی رح نے
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہ اتاری جاتی میری امت پر سواے خاتمہ سورہ کہف کے تو
ایضاً۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے
لقاء ربہ الآیہ تو اُسکے لیے نور ہوگا عدن سے مکہ تک اور بھرا اُس نور کے ملائکہ ہونگے رواہ البزار و
وصححہ الحاکم وقال ابن کثیر رح غریب جدا۔ ف شیخ شیرازی رح نے عرائس البیان مین لکھا کہ
یوحی الی۔ حق سبحانہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو انوار ربوبیت سے مزین فرمایا تھا
کیا اور اپنے خلق پاکیزہ سے آراستہ کردیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم مین آئینہ حق عز و جل
عالمین کے واسطے حق سبحانہ تعالی کی تجلی تھی وقال المترجم اور یہ تجلی رحمت کے ساتھ تھی ولہذا
کہا کہ پھر جسکو اللہ تعالے کی طرف سے کوئی آنکھ حاصل ہوئی تھی اور وہ بعید ذات قدم سے منور تھی
دیکھتا تھا اور حق تعالی کے نور سے آپ مین جمال حق دیکھتا تھا حتی کہ جسکو کچھ شوق آپکے جمال کا
سے ایک لحظہ جدا نہ ہو اور عبادت صوری مین ذرا بھی مشغول نہ ہو قال المترجم بعض صحابہ رض
تھا کہ جنت مین آپ اعلی درجہ پر ہونگے تو دیکھنے کو نہ ملینگے پس جنت اُنکی نظرون مین اس غم کی
فرمائی اور بشارت دی کہ المرء مع من احب۔ جسکو محبوب رکھے آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا۔
ثابت ہی کہ جب آپ پر مرض کی شدت ہوئی تو حکم دیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھاوین
ہوے اور صحابہ رض نے صف باندھی تو آپ نے پردہ اُٹھاکر دیکھا اور چہرہ مبارک
اسقدر نور حق سے لہلہاتا تھا کہ قریب تھا کہ ہم لوگ مفتون ہوجاوین
ظہور سے عبادت صوری مین مشغول نہ ہونا چاہیے پس حق عز و جل نے حکم دیا کہ
اگرچہ متحقق باخلاق حق عز و جل اندازہ بشری سے خارج ہی قال تعالی قل انما انا بشر

[illegible] وسے لوگ مرتبہ عین الجمع مین ہین کہ سب سے علی قدر تجلی حق عزوجل اسی کا مشاہدہ کرتے ہین مگر وہ ایسے
[illegible] نہین ہین بلکہ وسے جمع الجمع کا دیکھنا دیکھین لہذا فرمایا انما الٰہکم الٰہ واحد - یعنی جس نے غیر پر نظر کی اگرچہ اُسکو
[illegible] لباس دیا ہو مگر ایسی نظر سے کہ وہ غیر سے مشاہدہ کرے توحید مین شرک ہی قال علیہ السلام لا تطرونی کما اطرت
النصاری [illegible] حق مین اتنا اطراء نہ کرنا جتنا نصاریٰ نے مسیح کے حق مین کیا - یعنی نصاریٰ نے مسیح مین توحید نہین کی بلکہ توحید
[illegible] کیا دیا [illegible] علاوہ گناہ کفر کے توحید مین الزام و مذمت اور ایسی سخت جہالت ہی کہ معرفت سے بالکل بعید ہی اور واللہ اعلم
[illegible] نہ ہوگا کہ بتاؤ غیر دیکھین کیونکہ بحمد اللہ تعالیٰ یہ گروہ اہل القرآن کا اس سے زیادہ عارف ہو گیا تھا کہ ایسی جہالت مین پڑے اور
اللہ تعالیٰ کی عنایت تھی بلکہ یہ گمان و خوف البتہ کہ نظر عین الجمع مین آپ سے کمال ظہور دیکھکر جمع الجمع کا اطلاق کرین حالانکہ جمع الجمع یہ ہی
[illegible] قدیم جل شانہ حدوث سے پاک و فرد ہی لہذا تنبیہ کردی کہ مین تمہارے مثل مخلوق ہون اور زیادہ تنبیہ اس بارہ مین فرمائی کہ مشاہدہ
[illegible] حق سبحانہ تعالیٰ مین اقتدار پر کچھ نظر نہ ہونا چاہیے بقولہ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا پس جو شخص کہ مشاہدہ الٰہی کے لائق
ہو اور اسکو وصال کی امید ہو اور قرب کا مشتاق ہی تو اسکو چاہیے کہ اپنے اعمال کو خواہ ظاہری ہون یا پوشیدہ ہون اس سے پاک
رکھے کہ اُسکا نفس کبھی اُنکو دیکھے یا قلب مین ان اعمال کے عوض پر نظر ہو یا اُسکی عقل کبھی غیر حق پر نگاہ کرے کیونکہ فرد کے لائق تو فرد ہی
[illegible] کا فرد ہونا فرد سے ہوتا ہی پس جسکو حق عزوجل فرد کرے وہ غیر سے منفرد ہو جاتا ہی اور کسی حادث کے ساتھ منفرد نہین ہوتا ہی شیخ
[illegible] رحمہ اللہ نے کہا کہ تفسیر یہ ہی کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور مین قیام قیامت سے خوف کرے تو اُسکو چاہیے کہ صالح عمل ایسا کرے
جو اُسکے حضور ہی کے لائق ہو - شیخ شیرازی رح نے کہا کہ واللہ مجھے اپنے مشائخ کے اقوال سے عجب ہی کہ اُنھون نے عمل صالح
[illegible] بیان کیا اور عمل صالح کہان ہی اور صالح تو وہ عمل ہی جو قدیم کے لائق ہو اور حادث کی ذات تک اس لائق نہین ہی کہ قدیم
کی حضوری مین صالح ہو تو حادث کا عمل کیا اس لائق ہوگا - شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رح نے کہا کہ عمل صالح وہ ہی کہ جو اس لائق ہو کہ
اُسکے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملے اور اس عمل کی راہ سے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ ہو وے - شیخ سہل رحمہ اللہ نے کہا کہ عمل صالح وہ ہی جو
[illegible] یعنی جو سنت کے موافق ہو وہ عمل صالح ہی - مترجم کہتا ہی کہ یہ قید سخت ہی کیونکہ عمل کی صورت تو ظاہر ہی ولیکن
[illegible] اس صورت کا اعتبار نہین جب کہ یہ صورت کافر و منافق سے قبول نہین ہوتی ہی بلکہ اس صورت کے اندر روح نیت معتبر ہی
انما الاعمال بالنیات - اور نیت کا صدور مطلقاً کافی نہین ہی کہ عمل صالح ہو جاوے حتی کہ نیت [illegible] ہونے مین شرک ہو جائیگا
[illegible] ہو تو بھی آخرت کے واسطے ہو یا اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو بہر حال نیت کی خوبی وہ ہی جو حسن اعتقاد و جزم ایقان سے صادر
[illegible] ایسی نیت اس عمل کی صورت مین روح ہو تو وہ عمل صالح ہی پھر ظاہر ہی کہ جیسی حسن اعتقاد و اعلیٰ معرفت سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] نیت ہوتی تھی تمام مخلوق مین سے کسی سے ممکن نہین ہی ہان یہ مراد ہو سکتی ہی کہ جب پورا وہ عمل بطور سنت نہین ہو سکتا تو
ظاہری صورت موافقت کے ساتھ ہو اور حسن نیت مین انتہا درجہ سے جد و جہد ہو اور نظیر اُسکی یہ ہی کہ عبادت لائق بارگاہ حق عزوجل
[illegible] لیکن اسی نیت و معذرت مین سے کسی حد تک قبول کر لیا ہی - پھر مترجم کہتا ہی کہ یہان غور نظر و اچھی طرح سمجھنے کے بعد
[illegible] نہین کچھ لوگ ایسے ہین کہ وسے سنت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوگون کو دعوت نہین کرتے
دعویٰ کرتے ہین کہ ہمارے اعمال موافق سنت ہین اور تجھے معلوم ہی کہ یہ ایسا کلمہ ہی کہ جسکی عظمت سے آدمی مضطرب ہو جاوے

اور حضرت عائشہ رضہ کی حدیث صحیح مین جسمین اُنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کو پوچھا گیا [illegible]
اور یہ ظاہر ہی کہ صرف طول وقیام ہی اسمین مقصود نہین کیونکہ ظاہری افعال ایسے مختصات سے [illegible]
معنی اسمین حسن اخلاص ومعرفت ہی پس لازم یہ ہی کہ جو لوگ اتباع سنت کا قصد کرتے ہین انہا [illegible]
ہو کہ ظاہری صورت مین مشابہت پیدا کرین اور باطن مین صدق واخلاص وخوف ورجاء وحیا [illegible]
مع عجز وانکسار ونفرت تکبر وتخلق بعدل وسخاوت وشجاعت ومحبت وغیرہ ہو ورنہ خالی صورت [illegible]
وموروث رعونت وتکبر وثمر مقت اللہ عز وجل ہی نعوذ باللہ من ذلک اور اسکو غرور سے سمجھنا چاہیے اور [illegible]
جبیر ہی۔ پھر اللہ تعالے نے فرمایا ولایشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ جو عمل کہ اعمال صالحہ مین سے خالص لوجہ اللہ [illegible]
کہ غبار اغیار سے خالی ہو اور عمل کے وقت عامل کے دل مین حادث چیزون کا خطرہ نہ گذرے اور اس [illegible]
کیا چاہیے کہ عمل کرنے والا وقت عمل کرنے کے اپنے نفس کے لیے کچھ قیمت دیکھے۔ اقول کیونکہ فاعل حقیقی خالق افعال کا [illegible]
عز وجل ہی پھر اُسنے اپنے نفس کو کیون عمل کا موجد دیکھا اور چاہیے یہ تھا کہ اللہ تعالی جل شانہ کی قدرت کا [illegible]
اسکا کمال احسان دیکھتا کہ اس نفس نالائق کو اس کام کے اکتساب مین لگا دیا تو لائق مین نام کردیا [illegible]
اُسی کی طرف راجع ہوتی ہی بدلیل قولہ والعمل الصالح یرفعہ۔ پس اگر مرفوع ہو تو مقبول نہین پھر نفس کو نظر کیون [illegible]
کہا کہ اسکو چاہیے کہ اپنے قلب وخاطر ونفس سے منفرد ہوجاوے اس سے کہ نظر اُسکی اپنے وجود پر ہو بلکہ حقیقی [illegible]
باقی بحق ہو۔ شیخ رنعاکی رح نے کہا کہ اپنی طاعت مین نظر کسی کو دکھلانے کی نہ ہو۔ اقول شیخ نے تو اول مین [illegible]
نفس کو بھی دکھلانے کی حالت باقی نہ رہے تو کسی کو کیا دکھلاویگا۔ شیخ جعفر رح نے کہا کہ اپنے رب عز وجل کے سامنے [illegible]
مین غیر کو نہ دیکھے اگرچہ وہ غیر اسکا نفس ہو اور اُسکے قصد وہمت مین غیر کا خطور نہو۔ شیخ نے کہا کہ مین توحید کے [illegible]
کہ حق عز وجل نے خلق کو اُنکی مخلوقیت کی راہ سے خطاب فرمایا ہی اور حقیقت کی راہ سے خطاب نہین کیا [illegible]
کہان مخلوق واسکی شرکت یعنی یہ تو مخلوق سے محال ہی پس معنی یہ ہین کہ حدود مقرر کردیے ہین کہ اُس حد تک مخلوق [illegible]
جو کسی حال مین لائق قدم کے مخلوق سے نہین ہوسکتے ہین محض رحمت سے قبول ہین پھر اگر حدود سے تجاوز کیا [illegible]
قبولیت سے خارج ہین ورنہ شرک تو کسی حال مین مخلوق سے ممکن ہی نہین ہی مگر براہ مخلوقیت نہ [illegible]
واحد قدیم ہی وعبادت اسم احد عرف الاسماء والصفات خارج از عرف ہی پس جب اسم [illegible]
واحد ہی اُسکے یہ معنی نہین ہین کہ ایک کا عدد اسپر صادق ہی کیونکہ عدد وغیرہ اُسکی مخلوقات سے [illegible]
ہین کہ لا الٰہ الا اللہ وہی ہی کوئی اور نہین ہی تو وحدت حق عز وجل مین حدوث کی وحدت کا نام [illegible]
ربہ احدا۔ مین احد کسی اور پر کیونکر صادق آئیگا لیکن وحدہ الحق کے معنی احد مین کہ لا الٰہ الا [illegible]
کہ جیسے ایک کا عدد طاری ہی ولہذا قال اللہ تعالے قل اللہ ثم ذرہم۔ کہ دے اللہ پھر چھوڑ دے [illegible]
اور اللہ کا اثبات ہو پس لا الٰہ الا اللہ توحید ہی بخلاف وحدت مخلوق کے کہ یہان گنتی مین [illegible]
ہوئی اور آگے تفسیر سورہ مریم شروع ہوگی [illegible]

سورة مريم مكية وهي ثمان وتسعون اية

کل آیات اٹھانوے یا ننانوے ہین اور اِس سورہ کا نام سورہ مریم ہے اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہین گذرا کہ سورتون کے ... کی باہم ترتیب مثلاً اول سورہ بقرہ پھر سورہ آل عمران پھر سورہ نسار علی ہذا یہ ترتیب اور ہر سورہ کی آیات ہین ترتیب اگرچہ ... ہین جو اول ہین ہین وہ پیچھے نازل ہوئی ہون اور جو آخر ہین ہین وہ اول نازل ہوئی ہون تو یہ نام و ترتیب سب واقف ... سے جس طرح معلوم ہوئے ہین اسی طرح رہینگے اور انمین کسی راے و قیاس کو دخل نہین ہے اور یہ امور کچھ اعتقاد و اعمال ... ضروری بھی نہین ہین مثلاً اِس سورہ کا نام نہ معلوم ہو تو کچھ حرج نہین ہے اور نام معلوم ہوگیا کہ سورہ مریم ہے تو بہتر ہے لیکن اپنی ... سے یا قیاس سے اسکا نام دوسرا نہین رکھ سکتے مثلاً یہ قیاس کرین کہ اِسمین جیسے مریم کا ذکر ہے ویسے زکریا و یحییٰ و عیسیٰ ع کا ... ہے تو انمین سے کسی کے نام پر نام رکھدیا جاوے یہ جائز نہین ہے بلکہ نام لیا جاوے تو یہی سورہ مریم لیا جاوے - اور واضح ہو کہ ... مین کسی عورت کا نام صریح نہین مذکور ہے مگر مریم علیہا السلام کا کہ قران مین تیس۳۰ جگہ مذکور ہے - اور شیخ جلال سیوطی رح نے ... مین ایک لطیفہ بعض علمار رح سے ذکر کیا کہ آدمی جو شایستہ و مہذب و غیرت والا شرم والا ہوتا ہے وہ اپنی جورو بی بی کا نام ... نہین لیتا اور مجلس و محفل مین اور لوگون کے مجمع مین خاصکر اُسکے نام بیان کرنے سے شرم کرتا ہے اور یہ تو کبھی روا نہین رکھتا کہ ... عورت وغیرہ جو امور مخصوص ہین لوگون مین اپنی جورو یا ماں بہن وغیرہ کے بیان کرے پھر چونکہ کفار نصاریٰ ایک بڑا بہتان ... افترا، در بارہ مریم علیہا السلام کے بیان کرتے تھے تو اُنکا نام مع قصہ کے اللہ تعالیٰ نے صریح بیان فرمایا ہے ورنہ کسی عورت کا ... صریح نام مذکور نہین ہے - اِس سورہ مین سات سو باسٹھ کلمہ اور تین ہزار آٹھ سو دو حرف ہین - اور یہ سورہ یا تو سب مکی ہے اور ... کی پر شیخ ابن کثیر رح نے اکتفا کیا ہے اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ سورہ مریم مکہ مین نازل ہوا اور عبد اللہ بن الزبیر و ... ام المومنین عائشہ رض سے بھی ایسا ہی مروی ہے - شیخ جلال محلی رح نے استثنار کیا کہ سواے آیت سجدہ کے کہ وہ مدنیہ ہے ... سے قولہ تعالیٰ فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوٰة الخ دو آیتون تک مدنیہ ہے - اور بیضاوی رح نے صرف اول استثنار پر ... کیا یعنی آیت سجدہ مدنیہ ہے - ام المومنین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ نجاشی بادشاہ حبش نے جعفر بن ابی طالب سے کہا کہ ... رسول جو کچھ لایا ہے اُسمین سے تجھے کچھ یاد ہے یا تیرے پاس ہے تو جعفر رض نے کہا کہ ہان پس ... کے اول سے آیات ... نجاشی خوب رویا یہانتک کہ اُسکی داڑھی تر ہوگئی اور اُسکے اساقفہ یعنی علماے دین بھی ایسے روئے کہ اُنکے سامنے جو ... بھیگ گئین اور نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور جو کہ عیسیٰ علیہ السلام لایا تھا ایک ہی مشکوٰة کے نور ہین - رواہ احمد والبیہقی و ابن ... محمد بن اسحٰق نے اِس قصہ کو طول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور واضح ہو کہ جب کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... کو ایذا دینی شروع کی اور زیادہ تکلیفین پہونچانے لگے تو ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہجرت کر کے حبشہ مین ... بادشاہ نجاشی وہین نصرانیت پر تھا اور اُنکا ایمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اُسوقت سے متوارث چلا آتا تھا ... علیہ السلام شام سے مصر کو گئے تھے اور وہ لوگ دین عیسیٰ علیہ السلام کے پابند تھے اور یہ بادشاہ عادل و رحیم و کریم مشہور ... ہجرت کر کے وہان گئے تو کفار قریش نے اُسکے یہان درخواست بھیجی کہ اِن لوگون کو وہان سے خارج کیا جاوے

آنے منظور نہ کیا بلکہ بجاے اسکے ان غریب الوطن مسافرون کی خاطر کی اور جعفر ...
وجہ کے بھائی تھے اور یہ مسلمان ہوگئے تھے بلوا کو ... کہ تمھارے نبی پر کیا ...
نے اول سورہ مریم کو سنایا - پھر اُسنے اپنے لوگ عالم دین کے مدینہ بھیجے انھون نے ...
حاضر ہوکر تمام اُن اخبار کی تصدیق پائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی اور محمد صلی ...
صدق دل سے ایمان لائے اور جب واپس گئے تو نجاشی بادشاہ بھی بہت صدق دل سے ایمان لایا ...
علیہ وسلم نے مدینہ مین صحابہ رضی اللہ عنہم کو آگاہ فرمایا کہ تمھارے بھائی نجاشی نے آج انتقال کیا ...
آپ نے باہر مدینہ منورہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ خود اسپر نماز پڑھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ - اور صحاح مین ...
مین برابر عرصہ تک اُسکی قبر پر نور دیکھا گیا - پس یہ ہی بادشاہ صالح نجاشی رضی اللہ عنہ - اور تفصیل کتب ...

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع ہو نام سے ساتھ اللہ بہت رحم والے نہایت مہربان کے

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۚ إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
ذکر ہو رحمت تیرے رب کا اپنے بندے زکریا پر جب پکارا اپنے ...

نِدَآءً خَفِيًّا ۚ قَالَ رَبِّ إِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا
آہستہ بولا اے رب مین ہون کہ سست ہوگئین ہڈیان میری اور چمک اٹھا میرا سر ... بڑھاپے سے

وَّلَمْ أَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۚ وَإِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ
اور تجھسے مانگ کر اے رب مین محروم نہین رہا اور مین ڈرتا ہون بھائی بندون سے اپنے پیچھے

وَكَانَتِ امْرَأَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ
اور عورت میری بانجھ ہے سو بخش مجکو اپنے پاس سے ایک کام اٹھانے والا جو میری جگہ بیٹھے اور ...

اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۚ
یعقوب کی اولاد کی اور کر اُسکو اے رب من مانتا

كٓهٰيٰعٓصٓ حروف مقطعات ہین کہ آنکی قرأت الگ الگ اسطرح ہو کاف ہا یا عین صاد ...
کے مسمی ہین اور انپر وقف ہو اور اول سورہ بقرہ وغیرہ مین کلام گذر چکا جسکا خلاصہ یہ ہو کہ تفسیر ...
معنی ہین ایک یہ کہ ظاہر معنی راجح سے بوجہ کسی قرینہ یا ضرورت شرعی یا عقلی کے لفظ دلیل سے ...
اور یہی کتابون مین معروف ہین اور دوم یہ کہ اظہار و بیان اس چیز کا جس طرف کلام کا مرجع ...
تاویل کردیا ہے - یعنی یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے ...
گیارہ ستارے و سورج و چاند کے سجدے کرنے کو جو خواب مین دیکھا تھا اسکی تاویل ...
کیا اور جیسے اہل جنت کے کھانے پینے کی تاویل جو وہان واقع ہوگی بس اسی طرح ...

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اسکی تاویل نہین جانتا ہو تو معنی تاویل کے یہی ہین کہ مایؤل الیہ الامر۔ نہین
تفسیر تو وہ تاویل سے اعم ہو پس ممکن ہو کہ تفسیر جانے اسی واسطے بعض نے قولہ الا اللہ پر وقف نہین کیا بلکہ وصل کیا کہ
والراسخون فی العلم۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور راسخین فی العلم جانتے ہین اور یہ معنی تفسیر کے ہین۔ اسی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے
ابن عباس رضہ سے مقطعات کے معانی بھی مروی ہین اور یہ بھی مروی ہو انکی تاویل سواے اللہ تعالیٰ کی کوئی نہین جانتا اور یہ
مروی ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ و آسکے رسول کے درمیان اسرار ہین دوسرا اسپر واقف نہین ہو اور مروی ہو کہ متشابہات کا علم اللہ تعالیٰ
نے واسطے مخصوص رکھا ہو۔ پس یہ سب روایات صحیح ہین اور تحقیق یہ ہوا کہ حقیقی تاویل جسکا مرجع صفت الٰہی ہو وہ تو مخصوص
تعالیٰ کے واسطے ہو کوئی نہین جانتا اور تاویل بمعنی تفسیر تو یہ بقدر معرفت ہو اور معرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے
اعلیٰ ہو تو جو آپ کو معلوم ہوا وہ کسی اور کو معلوم نہین ہو سکتا تو یہ اللہ تعالیٰ و آسکے رسول کے درمیان بھید ہوا جسپر
اور واقف نہین ہو سکتا بوجہ اسکے کہ کسی اور کو یہ مرتبہ معرفت رسالت کا حاصل نہین ہو سکتا اور رہی تفسیر اس سے عام تو وہ
معرفت کے عارفون کو حاصل ہو اور اسی معرفت کے موافق ان بزرگون سے تفاسیر مروی ہین۔ ابن عباس رضہ نے کہا کہ قولہ
کھیعص۔ کبیر ہادی امین عزیز صادق۔ اور ابن مسعود و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہو کہ یہ حروف ہجار ہین جو اسمار سے قطع
کیے گئے ہین ملک سے کاف اور اللہ سے ہار اور عزیز سے عین و یار اور مصور سے صاد ہو پس کھیعص الملک اللہ العزیز المصور۔ یعنی
بادشاہ تو اللہ عزیز مصور ہو اور ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین مرفوع کہ کھیعص کافی ہادی عالم صادق اور حضرت علی رضہ سے مروی کہ
یون دعا کرتے کہ یا کھیعص مجھے بخشدے۔ اور سدی رح سے روایت ہو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کھیعص اور حم اور یس اور اسکے
حروف مین کہتے کہ یہ اسمار ہین اور یہ اسم اعظم ہو اور ابن عباس سے مروی ہو یہ اللہ تعالیٰ سے قسم ہو اور وہ اسماے الٰہی سے ہو
مروی ہو کہ قران کے نامون سے نام ہو۔ بعض نے زعم کیا کہ وہ سورت کا نام ہو اور کلبی سے مروی ہو کہ یہ ثنا ہو اللہ تعالیٰ نے
ثنا فرمائی ہو۔ یہ سب معالم وغیرہ مین مذکور ہو ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ مین کوئی صحیح روایت نہین ہو
مین حضرت ام المؤمنین صدیقہ کی روایت سے ثابت ہو کہ متشابہ کے عدم تتبع مین آپ نے آل عمران کے شروع کی آیت پڑھی
جب ایسے تتبع کرنے والون کو دیکھو تو انسے حذر کرو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح ہوا کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو
اتباع کیا تھا سزاے سخت دی یہانتک کہ اسنے توبہ کی لہذا جلالین مین یہ اختیار کیا کہ اللہ اعلم بمرادہ بذلک۔ یعنی
سے مراد اللہ تعالیٰ ہی خوب آگاہ ہو اور سراج مین خطیب نے اسی کا اتباع کیا کہ کھیعص یہ متشابہ مین سے ہو جسکا علم اللہ تعالیٰ
مخصوص فرمایا ہو۔ **ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا** زجاج رح نے بتدا مقدر کیا یعنی ہذا ذکر رحمۃ الخ
پیغمبر تلاوت بوحی کرتے ہین ذکر ہو رحمت رب تیرے کا اپنے بندے پر وہ زکریا ہو۔ اور زکریا آخر مین ہمزہ کے ساتھ بھی
زکریا۔ بدون المد بھی قراءۃ ہو اور یہی حفص کی قرارت ہو اور دونون قرأتین مشہور متواتر ہین۔ ابن کثیر رح نے لکھا کہ
بنی اسرائیل مین سے نبی عظیم تھے۔ اور سیوطی رح نے درمنثور مین کہا کہ ابوہریرہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ زکریا بڑھئی تھے۔ رواہ احمد وابو یعلی والحاکم وصححہ۔ اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ صحیح بخاری مین ہو کہ زکریا بڑھئی تھے
سے کماتے تھے۔ اور فتح البیان مین لایا کہ ابن مسعود رضہ سے مروی ہو کہ آخر انبیاے بنو اسرائیل زکریا بن آزر

Marfat.com

بن مسلم تھا جو اولاد یعقوب سے تھا - مترجم کہتا ہی کہ یہ مشکل ہی اسواسطے کہ آنکے ابن عمی [illegible]
اور یہ دونون نبی اسرائیل سے ہین اور شاید مراد یہ ہو کہ آنکے بعد نبوۃ بنی اسرائیل کے بدلا یا ان کی [illegible]
ہوا اور صحیح یہ ہی کہ پوری شریعت توریت پر وہ آخر نبی ہوئے ہین آنکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ [illegible]
ین سے کچھ منسوخ ہوا ہی - مسئلہ اگر کوئی کہے کہ زکریا بڑھئی تھا اگر آپنے اسکو حمق بتایا [illegible]
عظیم الشان تھے جو کمال پرہیزگاری و تقوی و زہد کے سبب سے دنیاوی مال سے بیزار تھے [illegible]
تھے جنکے لیے آخرت مین سوائے درجہ نبوت کے یہ بھی شرف ہوگا لہذا ہر شخص کو اتباع کرنا چاہیے کہ [illegible]
نہین ہی تو اور کسی کو بھی شرم و عار کا نام لینا جہالت و اسکے نفس کی شرارت ہی پس اگر ایسے معنی مراد لیے [illegible]
اُسنے اِس کلام سے اِس پیشہ کی راہ سے حقارت کا اشارہ کیا تو کفر ہی اور اسپر اہل سنت نے اتفاق کیا ہی اور اگر [illegible]
کہ دل سے حقارت میری نیت نہ تھی مین نے ہنسی مین یا ظاہر مین کہا تھا تو اول صورت مین جبکہ ہنسی [illegible]
ہی کہ اُسکا دل اِس نور ایمان سے خالی ہوا یہانتک کہ شیطان نے اُسکو انبیاء علیہم السلام کی شان مین [illegible]
دوسری صورت جبکہ بدون نیت کے ظاہر مین کہا ہی تامل کیا جاوے واللہ اعلم - اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا
پکارا اپنے رب کو پکارنا خفیہ - لفظ اذ ظرف ہی اور اِس ظرف کو جو محل مین نصب کے ہی کون نصب دیتا ہی [illegible]
مین پس تین وجہین بیان کین ایک یہ کہ زکریا سے بدل ہی اور یہ بدل اشتمال ہی کیونکہ وقت [illegible] یہ وجہ ضعیف ہی
اور وجہ دوم یہ کہ ذکر عامل ناصب ہی یعنی ذکر اُسوقت کا کہ جب آپنے اپنے رب کو ندا خفی کی [illegible]
پر اکتفا کیا ہی اور وجہ سوم یہ کہ رحمت اسکا عامل ہی اور ابو البقاء رح نے دوم و سوم دونون کو ذکر کیا اور شیخ جلال [illegible]
سوم کو ارجح قرار دیکر اُسی پر اکتفا کیا - اور یہی اوجہ و ارجح ہی یعنی زمانہ رحمت کا یہ ہی جب کہ آپنے اپنے رب کو پکارا [illegible]
بدعا آہستہ - شیخ ابن کثیر رح نے ذکر فرمایا کہ بعض مفسرین نے کہا کہ اپنی دعا اسواسطے خفیہ کی کہ لوگ [illegible]
نہ خیال کرین کیونکہ بوڑھے ہوگئے تھے یہ قول ماوردی رح نے اپنی تفسیر مین حکایت کیا ہی [illegible]
یہ کہ اِسلیے اخفا کیا کہ ریا سے دور ہین اور اِسمین صفائی زیادہ ہی - ایک قول یہ کہ قوم سے چھپایا [illegible]
بوڑھے زیادہ تھے تو آنکی آواز ہلکی پڑ گئی تھی - اگر کہا جاوے کہ ندا کی شرط تو یہ ہی کہ بلند آواز سے [illegible]
ندا و جمع کیونکر ہوسکتے ہین جواب دیا گیا کہ آنھون نے جہانتک ممکن تھا آواز بلند کی لیکن [illegible]
پس بنظر قصد تو ندا ہی اور جسطرح واقع ہوئی وہ خفی تھی - مترجم کہتا ہی کہ ندا کا [illegible]
سنے ورنہ ندا بیکار ہی اور یہ عام ہی ولیکن شان الٰہی عز و جل مین یہ شرط نہین ہی کیونکہ وہ [illegible]
سب سنتا ہی پس امام رازی وغیرہ نے جو جواب مین تکلف کیا ہی جیسا کہ [illegible]
سے خوف کیا تھا آنسے پوشیدہ کیا - اور مترجم کہتا ہی کہ [illegible]
ہو اور یہ معنی صحیح نہین ہین جیسا کہ معلوم ہوگا - اور شاید قوی وجہ [illegible]
اسواسطے رکھی کہ یہی اللہ تعالیٰ کو پسند ہی چنانچہ قتادہ رح [illegible]

Marfat.com

... سلف نے کہا کہ وے رات کو محراب میں کھڑے ہوے اور لوگ سو گئے تھے اور اپنے رب عزوجل سے گڑگڑایا
... کہا اے رب اے رب اے رب میرے اور اللہ تعالیٰ نے اسکا رحمت سے جواب دیا کہ کیا چاہتا ہے - قَالَ رَبِّ إِنِّي
وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي کہا اے رب میں ہوں یعنی تیرا بندہ کہ میرے بدن سے ہڈی سست ہوگئی یعنی ہڈی کے جنس جو تمام بدن
کی ... ہے کمزور پڑگئی تو قوتیں اعضاء ضرور کمزور ہوئے - وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا اور سر بڑھاپے سے مشتعل ہوگیا
یعنی شعلہ کی طرح سپید ہو گئے - یہ عمدہ استعارہ ہے - مراد اس سے اظہار اس امر کا کہ ضعف و بڑھاپا آگیا اور اسکے ظاہری
... آثار ظاہر ہوگئے اور ... وقت ہوگیا - وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور کبھی میں تجھ سے دعا میں محروم
نہ ہوا - ہمیشہ مجھے یہ عادت پڑی ہے کہ اے رب تو نے میری دعا قبول کرلی ہے اور کبھی محروم نہیں کیا ہے - اگر کہا جاوے کہ اللہ تو
سب جانتا تھا تو جواب یہ ہے کہ ہاں ولیکن غرض اس سے دو باتیں ہیں اول شکر یہ اس امر کا کہ یہ عمر پہونچ گئی اور کبھی مجھے
محروم نہیں فرمایا گیا - دوم اس عمر میں کہ بال سپید ہوگئے ہیں لطف و مہربانی کی امید ہے - سوم یہ کہ جو دعا کرنی منظور ہے یعنی اولاد
کی ... خواہش ... اس حال میں اور اس عمر میں ہے - وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي اور مجھے خوف پیدا ہوا ہے
موالی کا اپنے بعد میں - موالی وہ لوگ جو چچا زاد اقارب وغیرہ کہ عصبہ و وارث ہوتے ہیں اور عرب انکو موالی کہتے ہیں اور بعض
نے کہا کہ موالی متولی امور - اور جمہور کی قرارت میں موالی میں یاء کو فتحہ ہے بنابر آنکہ وہ مفعول ہے اور کسائی سے نقل ہے کہ یاء ساکن
ہے اور عرب کی زبان میں ایسا بھی آیا ہے اور مشہور قرأت خفت از خوف ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خفت بفتح اول
و تشدید فاء آیا ہے اور موالی کی یاء ساکن بنابر آنکہ وہ فاعل ہے تو معنی یہ کہ میں ہوں کہ قلیل و عاجز ہیں موالی میرے بعد یعنی
میرے بعد کوئی ایسا نظر نہیں آتا کہ وہ متولی امور ہو - وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا اور میری جورو ہمیشہ سے عاقر یعنی بانجھ
ہے ... سے کوئی فرزند ہوتا کہ جو متولی ہوتا - عاقر میں تاء تانیث بنظر امرأة نہیں لاتے ہیں کیونکہ بانجھ صرف عورت ہوتی ہے تو مرد سے
تفریق کی ضرورت نہیں جیسے حائض کہ حائضہ نہیں لاتے بوجہ اسکے کہ حیض صرف عورت کو آتا ہے تو حائض وہی عورت ہوگی
... کہ مرد نہیں ہوتا بلکہ عورت ہی ہوتی ہے تو طالقہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے یوں ہی عاقر ہے - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا
ہے کہ مجاہد و قتادہ و سدی نے کہا کہ موالی یعنی عصبات - اور عصبہ وہ ہوتا ہے کہ میت کے ... ہو اور اسکا مال وغیرہ
... اور خلاصہ یہ کہ اس خاندان میں میرے بعد کوئی قائم مقام ہونے کے لائق نہیں اور میرا کوئی لڑکا نہیں ہوا کہ میری
... بانجھ ہے اور اگر بانجھ نہ ہوتی کوئی لڑکی جنی ہوتی تو بھی وہ اس کام کے لائق نہ تھی - فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ
وَلِيًّا ... عطا کردے مجھے اپنے پاس سے ایک ولی جو میرا وارث ہو - وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ اور
... بنی اسرائیل ... وارث ہو - یعنی میرا قائم مقام نبی ہو اور بنو اسرائیل میں نبوت چلی آئی ہے وہ میراث اسکو ملے
... نہیں ہے کیونکہ آل یعقوب اسوقت کروڑوں موجود تھے تو انکا لڑکا ان سب کا وارث کیونکر ہو سکتا تھا
... مال بھی ... علاوہ اسکے مال ہی نہ تھا - علاوہ اسکے مال انبیاء علیہم السلام صدقہ ہوتا ہے نہ میراث - علاوہ اسکے
... کے لیے اتنا اہتمام کوئی عام آدمی بھی نہیں کریگا کہاں تو عظیم الشان پیغمبر زکریا علیہ السلام - اگر کہا جاوے
... ہے اور یہاں علم و نبوت کی بیان کرتے ہو جواب یہ ہے کہ ہاں ارث کا استعمال جیسے مال میں ویسے ہی

علم مین ہوتا ہی اور نبوت مین ہوتا ہی مانند قولہ تعالےٰ واورثنا بنی اسرائیل الکتاب الآیہ۔ وقولہ تعالیٰ
اصطفیناہ من عبادنا۔ اور حدیث العلماء ورثة الانبیاء۔ اور حدیث کہ انبیاء نے نہین میراث چھوڑی درہم
فقط علم ہی تو جس نے علم لیا اُسنے حظ وافر پایا۔ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ لوگو تم یہان غافل ہو
علیہ وسلم کی مسجد مین بانٹی جاتی ہی۔ حالانکہ مسجد مین احادیث وآیات کا وعظ ہوتا تھا۔ شیخ ابن کثیرؒ نے کہا کہ
کے خوف کی وجہ یہ تھی بنو اسرائیل بگڑ گئے اور ایسے خراب ہو گئے تھے کہ آخر فسق و فجور کی ہوسات مین انھون نے
قتل کیا اور یحیی علیہ السلام کو قتل کیا حتی کہ عیسی علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تھا پس اولاد یعقوب مین سے کوئی
نہ تھا اور نبی کا بیٹا نبی ہوتا ہی تو وہ اُنھون نے عرض کر دیا کہ میرے کوئی بیٹا نہین بلکہ اول سے میری جورو بھی عاقر ہی تو
انین سے کوئی شخص ہو جو لوگون مین متصرف ہو اور بری طرح آنکی ریاست کرے پس اللہ تعالی سے فرزند ایسا چاہا
اور اُنکے بعد وہ نبی ہو تاکہ وحی سے انکی ریاست کو قیام رکھے پس اللہ تعالےٰ نے اُسکی دعاء قبول فرمائی اور یہ وجہ
نہ تھی کہ زکریا علیہم السلام نے اپنے مال پر بخل کیا اور چاہا کہ میرے بعد میرا بیٹا ہو اور میرے بعد میرا وارث ہو کیونکہ یہ
وتضرع وزاری فقط اتنی سی بات کے واسطے ہو جاویگی کہ یہ مال جو کچھ ہی آنکے کنبہ والون مین سے کسی کو نہ ملے اور خود انکا
یا بیٹی ہو جو اُنکے مال دل پسند کی وراثت پاوے اور یہ اِسوجہ سے نہین ہی کہ انبیاء علیہم السلام کی شان اس سے کہین
کہ وہ مال پر توجہ کرین اور اسقدر مشقت شدید فقط اس دنیاوی مال کے واسطے اُٹھاوین اور اپنے بعد اپنے مال پر اسقدر
ڈرین کہ کیا ہوگا اور یہ لالچ کرین کہ اُنکے عصبات اقربا مین سے کوئی نہ پاوے اور اللہ تعالی سے درخواست کرین کہ اُنکو فرزند
عطا ہو کہ وہ سب میراث اُنکی سمیٹ لے اور یہ تو کوئی عام آدمی بھی نہین کرتا ہی۔ یہ ایک وجہ ہی کہ جس سے صاف ظاہر
علیہ السلام نے مال کی خواہش سے فرزند نہین چاہا تھا اور وجہ دوم یہ کہ کہین یہ مذکور نہین ہی کہ زکریا علیہ السلام
بلکہ صحیح روایت ہی کہ وہ نجاری کرتے تھے اور اس پیشہ سے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے اور ایسا شخص مال نہین
اور خصوص انبیاء علیہم السلام کہ وے لوگونکو دنیا سے زہد سکھلاتے تھے اور خود زاہد تھے بلکہ انتہاے زہد کے واسطے
یہ کہ صحیحین مین کئی وجہ سے ثابت ہوا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری میراث نہین ہوتی ہی
صدقہ ہی اور ترمذی کی روایت مین باسناد صحیح آیا کہ ہم گروہ انبیاء مین ہماری میراث نہین ہوتی ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ
کلینی مین بھی روایت اسطرح موجود ہی کہ ہم گروہ انبیاء مین نہ ہم وارث ہوتے ہین اور نہ ہماری میراث ہوتی ہی
شیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ ان وجوہ قطعی سے ثابت ہوا کہ قولہ فھب لی من لدنک ولیا یرثنی۔ مین میراث سے
اور اسی واسطے کہا کہ ویرث من آل یعقوب۔ کیونکہ آل یعقوب کی میراث یہی نبوت انکو ملتی ورنہ مال
وارثون کی تھی اور مترجم کہتا ہی کہ یعقوب یہان اسرائیل ہین یعنی بنو اسرائیل جنکی
پیغمبر علیہ السلام اور یہی صحیح ہی اور بعض نے جو یعقوب اُنکے چچا کا نام بیان کیا وہ نبوت سے خارج
مین بھی ہی کما فی قولہ تعالےٰ یتم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب الآیہ۔ اور یہ معروف و مذکور
چچا کا نام بیان کیا جاتا ہی اُسکا کہین ذکر ہی نہین ہی تو ضرور تھا کہ کسی قید کے ساتھ ہوتا

Marfat.com

اور آل یعقوب سے بنو اسرائیل ہیں والحمد۔ اور میراث سے مراد میراث نبوت ہے کمافی قولہ تعالیٰ وورث
سلیمان داؤد الآیہ کہ یہاں مراد میراث نبوت ہے جو داؤد کی اولاد میں سے سب بیٹوں میں سے سلیمان کو ملی کیونکہ اگر میراث مالی
ہو تو سلیمان علیہ السلام کے بھائیوں میں سے سلیمان کی خصوصیت کچھ نہ ہوتی علاوہ ازیں اس خبر دینے کا کوئی فائدہ
نہیں اسواسطے کہ تمام ملتوں و شریعتوں میں یہ بات مستقر و معلوم ہے کہ مال میں باپ کا بیٹا وارث ہوتا ہے تو اگر یہ وراثت خاص نہ ہوتی
تو خبر دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سب سے ثابت ہوتا ہے کہ وراثت یہاں مالی نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے کہ ہم
انبیاء میں ہماری میراث نہیں ہوتی جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔ مجاہد رح نے اس آیت میں کہا کہ زکریاء کی وراثت میں علم تھا
اور آل یعقوب کی اولاد میں تھے۔ ابو صالح نے کہا کہ یعنی نبی ہو جیسے اُسکے آباء انبیاء ہوتے ہیں۔ قتادہ رح نے حسن بصری رح سے
روایت کی یعنی وارث ہو نبوت و علم کا۔ سدی رح نے کہا کہ یعنی وارث ہو میری نبوت کا اور آل یعقوب میں جو نبوت ہوتا چلا آیا ہے
اسکا وارث ہو امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ ویرث من آل یعقوب۔ کہا کہ اُنکی نبوت کا وارث ہو۔ وَاجْعَلْهُ
رَبِّ رَضِيًّا اور کر دے اُسکو اے رب میرے رضی۔ یعنی مرضی جسکے اخلاق و افعال پسندیدہ ہوں یا رضیا بمعنی راضی جو
قضاء و قدر پر راضی و شاکر رہے۔ یا نبوت میں اپنے نزدیک نبی مرضی کر دے کمافی قولہ وکان عند ربہ مرضیا۔ اور ابن کثیر رح
نے کہا یعنی اپنے نزدیک پسندیدہ اور اپنے مخلوق کے نزدیک پسندیدہ کہ محبوب ہو۔ تنبیہ زکریاء علیہ السلام کی بی بی
اشاع بنت فاقوذ بن میل تھا اور وہ مریم کی والدہ حنہ کی بہن تھی۔ پھر اشاع سے یحییٰ اور مریم سے عیسیٰ پیدا ہوئے لیکن
اس صورت میں عیسیٰ کی ماں کی خالہ کے بیٹے یحییٰ ہوئے۔ اور قتیبی رح نے کہا کہ اشاع بنت عمران نام تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کی
ماں مریم بنت عمران ہیں تو اس صورت میں یحییٰ و عیسیٰ دونوں خالہ زاد بھائی ہوئے اور یہی حدیث صحیح میں ہے کہ ہما ابنا خالۃ
یعنی یحییٰ و عیسیٰ دونوں ہر ایک دوسرے کی خالہ کا بیٹا تھا۔ قولہ ہب لی من لدنک ولیا۔ کہا گیا کہ عمر زکریاء کی اُسوقت کچھ اوپر سو برس کی
ہو گئی تھی۔ اور اُسوقت میں اولاد ہونا ایک خرق عادت ہے تو صریح یہ نہیں کہا کہ مجھے بیٹا دے بلکہ یوں کہا کہ میرا کوئی ولی
کر دے اور بعض نے کہا کہ مراد ولی سے بیٹا ہے اور متولی امور بیٹا ہوتا ہے اور چونکہ مقصود وراثت نبوت تھی تو بیٹی نہیں چاہی اور مال کی
وراثت میں بیٹا بھی وارث ہوتا ہے اور بیٹی بھی وارث ہوتی ہے۔ پھر چونکہ وقت عمر کا ایسا تھا کہ ظاہری اسباب کے موافق پیدائش
نہیں ہوتی تھی تو یوں کہا کہ ہب لی من لدنک۔ مجھے اپنے پاس سے عطا کر دے۔ اسی واسطے ... قدرت کے ساتھ تمہید
کی کہ اس وقت تک کسی دعاء میں محروم نہیں فرمایا ہے یعنی اس دعا میں بھی محروم نہ فرمایئے ... میں لکھا کہ یعنی میں جو دعا کرنے والا
ہوں محروم نہ فرمایا ہو اگرچہ جو دعا میں چاہتا ہوں وہ عادت کی راہ سے بہت بعید ہے لیکن تو نے میرے دادا ابراہیم خلیل علیہ السلام
کو عطا کیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ جس امر نے زکریاء کو ایسی دعاء پر شوق دلایا وہ حضرت مریم کا حال تھا کہ جب بیت المقدس
میں مریم کے پاس جاتے تو مریم کے پاس بے فصل کے میوے دیکھتے تو اُنہوں نے قصد کیا کہ میں بھی اپنے واسطے بے فصل کا
فرزند مانگوں قال تعالیٰ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق
من یشاء بغیر حساب ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء۔ فنادتہ الملائکۃ وہو قائم یصلی
فی المحراب الآیہ۔ دفع وہم ہو کہ کبیر و سراج میں یہاں ایک اشکال وارد کیا ہے کہ زکریاء علیہ السلام نے فرزند مانگا جو اسکا اور آل یعقوب

Marfat.com

کا وارث ہو اور اللہ تعالی نے یحیی علیہ السلام کو عطا کیا مگر یحیی علیہ السلام قبل زکریا علیہ السلام کے [illegible]
زندہ نہ رہے - مترجم کہتا ہے کہ یہ زمانہ بنو اسرائیل کا وہ تھا کہ بنو اسرائیل مین فسق و فجور کی کثرت [illegible]
و خراب ہو رہے تھے اور سورہ بنو اسرائیل مین قولہ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن [illegible]
حال مفصل مذکور ہو چکا ہے اور یہی وجہ حضرت زکریا کی رنج کی تھی کہ کوئی شخص لائق نبوت اس خاندان [illegible]
ہی نہین معلوم ہوتا - پھر جواب اسکا یہ دیا کہ انبیاء علیہم السلام کی دعا رغالباً قبول ہوتی ہے اور لازم نہین کہ قبول [illegible]
انکی دعا کے برخلاف ہو چکی ہوتی ہے تو انکی دعا قبول نہین ہوتی اور مترجم کہتا ہے کہ یہان تو یہ جواب بھی ہو سکتا [illegible]
یرثنی ویرث من آل یعقوب - کہا تھا - اور مراد میراث نبوت ہے اور اسمین حقیقی موت شرط نہین اور خصوص آل یعقوب [illegible]
کا ابھی وقت تھا پس نبوت انکو عطا ہو گئی - ہان اگر مالی میراث مراد ہوتی تو البتہ تردد کا مقام تھا بلکہ یہ بھی سمجھ [illegible]
مراد میراث نبوت و علم ہے اور میراث مالی مراد نہین ہے فافہم - ف - شیخ عارف محمد بن علی الطائی ابن العربی نے بیان
کہ قولہ کہیعص - پہلے گذرا کہ ہر طالب جو اپنے رب عزوجل سے دعا کرتا ہے وہ جب ہی مستحق اجابت ہوتا ہے کہ اس سے دعا
حال کرے اور اس نام سے کرے جو اسکی استعداد وقت کے موافق اسکے مطلوب کا مصدر ہے خواہ وہ جانے یا نہ جانے
کہ عطا و فیض اسی قدر ہوتا ہے کہ جیسی استعداد ہو اور استعداد کی خواہش اسی اسم کا مقتضی ہے پس عموم فیض سے اس دعا
قبول فرماتا ہے اسطرح کہ اس اسم سے تجلی فرما کر اسکی حاجت پوری کر دیجاتی ہے جیسے مثلاً مریض نے کہا کہ یارب تو مراد اچھی
کر یا شافی - پس حق عزوجل اسکی دعا قبول کرنے مین اسی اسم پاک سے اچھا کر دیگا اور ایسے ہی فقیر نے جب یارب کہا تو
قبولیت اسکی دعا کی باسم مغنی ہے اسلیئے کہ وہی اسکا رب ہے پس زکریا علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی درگاہ مین دعا
کہ اسکو ایک ولی عطا فرماوے جو امر دین مین اسکا قائم مقام ہو اور اسمین دو باتون سے توسل ڈھونڈھا اور دو باتون سے
پیش کیا - پس توسل تو ضعف و بڑھاپے اور سستی و عاجزی سے ڈھونڈھا کہ امر دینی پر قیام نہین کر سکتا وہ قولہ وہن العظم
الراس شیبا - پس جواب اسکا باسم کافی ہے تو اسکو ضعف سے کفایت کی اور قوت دی اور فرزند سے اسکی تائید کی
ولم اکن بدعائک رب شقیا - جواب دیا باسم ہادی اور اسکو اسکے مطلوب کی طرف ہدایت دی یہ بشارت وعدہ کی [illegible]
مقتضیہ سعادت جو مستلزم سلب شقاوت ہے جنکی طرف اسکی لازم یعنی سلب شقاوت سے اشارہ کیا کہ بحیر عنایت [illegible]
عبارت ہے اللہ تعالی کے علم ازلی سے جو عدم مین کسی عین خاص کے ساتھ متعلق ہو اور یہ اپنی استعداد کے ساتھ ایسی [illegible]
ہے جو اسکے مناسب ہو اور یہ بعینہ ارادۂ الٰہی ہے کہ اس عین کے وجود کے وقت اسکے واسطے اللہ تعالی نے یہ کمال [illegible]
اس کمال کی طرف ہدایت ہو اور ہدایت کا پورا ہونا جب ہی ہے کہ توفیق ہو اور توفیق یہ کہ اس مطلوب کے [illegible]
جاوین جو اس کمال کی جانب مودی ہون مگر زکریا علیہ السلام نے اسباب کو موافق نہ پایا بلکہ اسکے [illegible]
اعتذار کیا کہ موالی سے خوف ہے کیونکہ وے اس کام کے لائق نہین ہین - مترجم کہتا ہے [illegible]
مین یعنی حضرت یوسف کی اولاد مین چلی آتی تھی اور بادشاہت باقی گیارہ مین سے ایک [illegible]
تو فسق و فجور قریب بکفر کے حالت مین لوگون پر قائم تھی اور نبوت کے حق مین لوگ عالم [illegible]

[illegible] انجیل رہیگی پس زکریا علیہ السلام نے اسباب کو اُسکے موافق نہ پایا بلکہ اسباب مضر ومخالف پائے
[illegible] اللہ تعالیٰ نے اسکو باسم وافی جواب دیا کہ اسباب کے ضرر سے نگاہ رکھا - اور اُسنے ندا کی کہ ولی اُسکی نسل سے نہین ہوسکتا
ہو کیونکہ اسباب موافق نہین ہین بقولہ وکانت امراتی عاقرا - تو جواب باسم علیم دیا کیونکہ وہ آگاہ تھا کہ اسباب ظاہری نہین موجو
ہین جیسے زکریا نے تعلل کیا تھا کہ ولی اُسکی نسل سے نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے علم مین تھا باوجودیکہ اسباب نہ تھے اور جو اسکے علم
مین ہو وہ خواہ مخواہ ہوگا جیسے ملائکہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی رضہ سے کہا تھا کہ انہ ہو الحکیم العلیم - انتہی مترجما اور تمام
کلام آیندہ آویگا انشاء اللہ تعالےٰ - ف شیخ عارف شیرازی رح نے عرائس البیان مین کہا کہ قولہ تعالیٰ کہیعص - حق سبحانہ تعالےٰ
نے کاف سے کون یعنی وجود ازلی قدیم ابدی کی طرف اشارہ فرمایا مانند قولہ تعالیٰ کان اللہ - اور اسمین اشارہ ہو کہ وجود سے پہلے اُسکا
وجود تھا اور اشارت حقیقت کاف سے ایک سر قدم کا ہو کہ اُس سے عارفون کو بلایا کہ وہ غائب ہون اولیت وقدمیت مین تاکہ اولیت
سے اولیت کو پہچانین - اور یہ بھی اشارت ہو کہ کان احدیت سے جو ہر علت سے قبل ہو موحدون کے دلون پر تجلی فرمائی کہ انکو کبریائی
مین مستغرق فرماوے اور انوار کنہ ذات مین فانی کرے تو اُنکو کون الذات والصفات کے مقام مین حاضر کیا اور نور کبریائی سے
انکو بصیرت دی پس اُنھون نے چشم اسرار کے لیے نور کبریائی کا سرمہ پایا اور مشاہدہ کنہ ذات مین حاضر ہوے اور وہان فانی
ہوگئے تو اُنکو انوار مشاہدہ کمال الذات والصفات مین مستغرق کردیا حتی کہ وے باقی نہ رہے اور نور کاف کفایت سے اُنکی
بقاء رہی اور کاف حکمت کی روشنی اُنپر ظاہر کی جو ازل مین تھی تو اُنھون نے اُسکی بقاء مین اپنی فناء کو پہچانا اور اُسکے بقاء
کے ساتھ اپنی بقاء دیکھی کہ پھر فناء نہین ہو تاکہ بقاء مین حظ مشاہدہ بقاء دیکھین پس اُنکے واسطے کرم کا کاف جو صفات کرم سے
ہو منکشف ہوا جس نے اُنکو بساط قرب مین پہونچایا پس چشم غیب سے اُنکو نور ہویت ظاہر ہوا اور اُنکو غیب الغیب مین فنا
کردیا اور قرب القرب کے واسطے ہدایت دی اور وہان سے دنو الدنو مین ہدایت دی اور وصل الوصل تک پہونچایا پھر اُنکو
طریق معرفت کی راہ سے مشاہدات صفات تک واصل کیا پھر مشاہدۂ ذات کو پہونچایا پھر جب غیب مین مبہوت ہوے
اور غیب الغیب مین حیران وعالم ربوبیت مین سے ایک ذرہ نہ دیکھا اور حقیقۃ الحقیقۃ سے کچھ نہ پایا تو اُنکو آواز ندائے قدم نے
مکر وصل مین پہونچایا جب وہان پہونچے تو حقیقت کے ساتھ اپنی جہل پر حقیقت سے واقف ہوے تو قدم کے علم سے اُنکو نعوت
[illegible] معلوم ہوے اور اُنکو صفات ومعانی کا علم ہوا اور تمکین بالحق فی الحق مع الحق حاصل [illegible] اُنھون نے عطائے فیض جمال
[illegible] کی درخواست کی تو صدق ظہور اسرار الحق سے صاد ظاہر ہوا تو وہان عرفان وصدق دید اور دعوی محبت حاصل ہوا پس
[illegible] نے اشارہ بیان کیا یہ رمز حق درباب فتح خزائن ذات وصفات ہو اور وہ کاف وہاء ویاء وعین وصاد ہو کہ ان حروف خمسہ
[illegible] بیان اسرار قدم وبقاء وازل وابد وسر الصفات والذات ہو اُنکو کوئی پہچان نہین سکتا سوائے حبیب کے حبیب سے مگر
[illegible] کے واسطے جو حبیب مین غائب ہو اور حبیب کے ساتھ حاضر ہو اور مشاہدہ حبیب مین بیہوش اور شہود حبیب مین بیدار
[illegible] البتہ ان الفاظ سے معانی کا استخراج کرسکتا ہو - ابراہیم بن شیبان رح نے کہا کہ - الکاف اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق کے لیے
[illegible] اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق کے واسطے ہادی ہو - الیاء ید اللہ فوق الخلق دست قدرت الٰہی خلق پر ہو کہ مہربانی
[illegible] رزق دیتا ہو العین عالم بحال مخلوق اللہ تعالیٰ ہو کہ کون امر اُنکے لائق ہو - الصاد - صادق الوعد اللہ تعالیٰ ہو

Marfat.com

بعض نے کہا کہ رکاف کافی ہے سوال کرنے والون کا سوال پورا کرنے کو۔ آلفار۔ گمراہون کا [illegible]
مانگنے مین ادب ولحاظ سے اشارہ کرتے ہین اس اشارہ کا علیم ہے۔ الیار۔ ندار ان دعوات کا [illegible]
فرماتے ہین سب مین صادق ہے۔ بعض نے کہا کہ ک کریم ہے اپنی بخشش کرنے مین۔ ہ۔ ہادی [illegible]
بندون کے حق مین بہتری کا۔ ص جو خبر دی اسمین صادق ہے۔ استاد رح نے کہا کہ تعریف اجابت [illegible]
مجھے از قبیل لطائف یہ نکتہ ظاہر ہوا کہ ک عارفین جو اپنی طلب مین اسکا وصال چاہتے ہین انکے واسطے کافی [illegible]
بذات خود ہادی ہے پھر اس ہدایت سے انکو قدم کے علوم غیبی مجہول کی ہدایت دیتا ہے۔ ی۔ منادی [illegible]
کے واسطے ندار دیتا ہے کہ شوق ومحبت کے ساتھ انکی رغبت زیادہ ہو۔ ع علیم ہے کہ عارفین کے درد فراق سے [illegible]
ص صادق ہے کہ جو انکو کشف وصال ودیدار جمال کا وعدہ دیا ہے سچ ہے تاکہ وہان بنظر خوشی وخرمی دیدار سے مشرف [illegible]
انقباض وہیبت نہ ہو۔ اور یہ حروف عارفون کے واسطے انکشاف عیون رحمت کی جنات ہین لہذا فرمایا۔ قولہ ذکر رحمة ربک [illegible]
زکریا۔ زکریا علیہ السلام کی تخصیص رحمت وذکر سے اسوجہ سے ہے کہ انھون نے عظمت وجلال الٰہی عزوجل کے سامنے [illegible]
ونیست ہونا ظاہر کیا تھا کہ جس سے انکو وہ عطا ہو جو انکے علوم حقیقت ولطائف حکمت کا وارث ہو پس حق تعالیٰ نے [illegible]
کہ حق تعالیٰ کی اسپر رحمت کا فیہ ہے کہ اسکی دعار قبول کی اور جو اُسنے مانگا وہ دیدیا اور اس فرزند کو نبی صالح امام مقتدی [illegible]
اور جریری رح نے کہا کہ اول کے حروف مین ان اسرار کا بیان ہے جس سے اپنے بندہ زکریار پر رحمت فرمائی۔ شیخ ابن عطار [illegible]
کہا کہ زکریار کا اختصاص رحمت کے ساتھ فرمایا اگرچہ اسکی رحمت تمام انبیار علیہم السلام کو پہونچی ہے مگر مخصوص انمین سے زکریار [illegible]
کو بیان کیا تو وہ یہ ہے کہ اسکو یحییٰ علیہ السلام کو عطا کیا جس نے کبھی نہ گناہ کیا اور نہ گناہ کی طرف قصد کیا۔ یہی زکریار کے [illegible]
کا مقام ہے۔ پھر زکریار علیہ السلام کا وصف مناجات ورغبت ذکر فرمایا بقولہ اذ نادی ربہ ندار خفیا۔ جب کہ اسکے سر باطن [illegible]
مین اور مقام عظمت مین فنا ہونا چاہا بسبب ہیبت مقام مشاہدہ کے پس سر السر نے مناجات خفیہ از سر باطن کی اور سر [illegible]
روح سے خفیہ مناجات کی اور روح نے خفیہ عقل سے مناجات کی اور عقل نے خفیہ قلب سے اور قلب نے خفیہ نفس [illegible]
کی اور نفس نے خفیہ صورت سے ندا کی اور زبان نے بلکہ تمام وجود نے سب سے خفیہ سوائے رب عزوجل کے ندا کی [illegible]
مناجات ہر خفی سے زیادہ خفی تھی کیونکہ اُسنے اپنے رب عزوجل کو رب ہی کے ساتھ ندا کی اور ایسی ذکر کو [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عبادات واذکار سے بہتر فرمایا ہے کما روی خیر الذکر الخفی۔ یعنی خفی بہتر ذکر ہے۔ شیخ ابن [illegible]
کہ اپنی ندار کو خلق سے بلکہ اپنے نفس سے خفی رکھا اور اس پاک عزوجل پر ظاہر کیا جو دعار وندار کو قبول فرماتا [illegible]
اور خلق ونفس سے اس ندار کے مخفی رکھنے کا فائدہ یہ تھا کہ اسپر تلوین کا دخل نہ ہونے پاوے۔ اور [illegible]
حاصل وخفی ہوگیا۔ اہل یقین سے کہا گیا کہ جب تجھے عظمت حق عزوجل سے ذہول ہوتا ہے تو ذکر سے تیری [illegible]
ہو جاتے ہین۔ بعض نے کہا کہ اپنے سوال کو اپنی نفس وروح سے مخفی رکھا کیونکہ دعا تو اسکی [illegible]
اور پیدا کرنے پر قادر ہے چنانچہ حق عزوجل نے اسکی آواز سنی اور اسکو یحییٰ علیہ السلام عطا فرمایا [illegible]
فرمایا کہ اسکے بندہ زکریا علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے سوال کرتے وقت اپنے [illegible]

Marfat.com

...جلال کے دروازہ پر سائل وسوال کا ہوتا ہی حالانکہ وہ اپنی دعا مین یقین پر تھے کیونکہ آنکے قلب کو قبول
... پہنچ گئی تھی جب ہی تو فرمایا۔ قولہ۔ ولم اکن بدعائک رب شقیا۔ شیخ ابن عطار رح نے کہا کہ عذر کرنے والے
... زکریا علیہ السلام نے کھڑے ہوکر عرض کیا کیونکہ اُنھون نے بوجہ بڑھاپے کے اپنے نفس مین عبادت سے فتور پایا تھا
... نے درخواست کی ایسے بندہ کی جو رب عزوجل کی عبادت کرنے مین اُنکا معین ہو اور اقسام عبادت مین سے جس قسم
... مین اُنسے بوجہ بڑھاپے کے فتور ہوتا ہی اُسمین اُنکا قائم مقام ونائب مناب ہوجاوے فقال واجعلہ رب رضیا۔ ایساکر تو
... خدمت کے واسطے پسند فرماوے اور اپنی عبادت کے لیے لائق کردے۔ پھر گویا زکریا علیہ السلام نے اپنی چشم باطن سے اپنے
... روح ریاض جبروت مین ظاہر دیکھکر سوال کیا بقولہ فہب لی من لدنک ولیا۔ یعنی نامر دوست ولی اور نبی مرسل دیدے کہ
... حال کو پہچانے اور میرے مقام کا وارث ہو اور میرے باپ دادا کے خلق سے متخلق ہو اور اسکو بندہ مرضی کردے بقولہ
... رب رضیا۔ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جبکہ تیری صفات سے متصف ہوجاوے اور تجھ سے راضی ہو جبکہ تیرا رضوان اکبر
... کرلے اور تیرے غیر سے بری ہوجاوے۔ ابن عطار رح نے کہا کہ ہب لی من لدنک ولیا۔ یعنی بیٹا جسکو مین ولی دوست
... وہ مجھ سے نبوت کا وارث ہو اور آل یعقوب سے اخلاق آبائی کا وارث ہو اور بعض نے کہا کہ مجھ سے نبوت کا وارث ہو
... یعقوب سے سخاوت وکرم اور سختی پر صبر کا اور مقدرات پر رضامند ہونے کا وارث ہو۔ شیخ ابن عطار رح نے کہا کہ واجعلہ
... رضیا یعنی تو اس سے اخلاق ظاہر پر راضی ہو اور تو اسکو انعام باطن سے راضی کردے اور شیخ جعفر رح نے کہا کہ واجعلہ رب رضیا۔ یعنی راضی
... اسکو ان مقدرات پر جو اُسکے واسطے نافع ظاہر ہون یا اُسپر ضرر دینے والے ظاہر ہون۔ اقول یعنی درحقیقت تو تیرے تقدیر اپنے بندہ صالح
... واسطے سب طرح بہتر ہوتی ہی ولیکن کبھی بندہ باعتبار ظاہر کے جسکو خوشگوار پاتا ہی پسند کرتا ہی اگرچہ حقیقت مین اسکو مضر ہو اور کبھی جس کو
... ناگوار اس سے ناخوش ہوتا ہی اگرچہ وہ اُسکے حق مین بہتر ہو تو بہتر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ سے اُسکی رحمت خاصہ کی دعا کرے تو بعد اسکے جو
... نافع وبہتر ہی۔ شیخ ابوحفص نے کہا کہ ضعف پیری مین جیسی عبادت چاہتے تھے نہ کرسکے تو اعتذار کیا بس اللہ تعالیٰ نے بشارت دی

...يَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝

ہم تجھکو خوشی سناتے ہین ایک لڑکے کی جسکا نام یحیی نہین کیا ہمنے پہلے اُس نام کا کوئی

...بِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝

کہان سے ہوگا مجکو لڑکا اور میری عورت بانجھ ہی اور مین بوڑھا ہوگیا یہانتک کہ اکڑ گیا

...ذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝

فرمایا تیرے ربنے وہ مجھ پر آسان ہی اور تجکو بنایا مین نے پہلے سے اور تو نہ تھا کچھ چیز

...رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

ٹھہرا دے مجکو کچھ نشانی فرمایا تیری نشانی یہ کہ بات نہ کرے تو لوگون سے تین رات تک چنگا بھلا

...قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝

...لوگون پاس حجرے سے تو اشارت سے کہا انکو کہ یاد کرو صبح و شام

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ نے زکریا کی دعا قبول کی اور ندا فرمائی - یٰزَکَرِیَّا بعض نے کہا کہ خود اللہ تعالیٰ نے [illegible]
ملائکہ کی زبان سے بشارت دی اور یہی ارجح ہے چنانچہ آل عمران مین فرمایا - فنادتہ الملائکۃ وھو قائم [illegible]
ملائکہ نے اسکو ندا دی اس حال مین کہ وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا محراب مسجد مین یعنی مسجد بیت المقدس [illegible]
بِغُلٰمِ ٱسْمُهُ يَحْيَىٰ ہم تجھے بشارت دیتے ہین ایک لڑکے کی اسکا نام یحییٰ ہے - یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان [illegible]
لَهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ہم نے اسکا سمی اس سے پہلے نہین کیا - پس صورت یہ ہوگی کہ ملائکہ نے فرمان الٰہی [illegible]
کریا اور سنادیا - بعض نے کہا کہ آل عمران مین ملائکہ کی بشارت اسطرح ہے کہ ان اللہ یبشرک بیحییٰ - اللہ تعالیٰ [illegible]
یحییٰ کی - تو اس سے معلوم ہوا کہ زکریا کے واسطے ندا دو مرتبہ ہوئی ایک مرتبہ ملائکہ نے دی اور دوسری مرتبہ خود اللہ تعالیٰ [illegible]
وابن جریج وابن زید نے کہا کہ لم نجعل لہ من قبل سمیا یعنی اس سے پہلے ہم نے یہ نام کسی کا نہین رکھا - اور اسی کو ابن [illegible]
اختیار کیا - اور مجاہد رح نے اسکے معنی مشابہ کے لیے اور اسکو ماخوذ کیا قولہ تعالیٰ ہل تعلم لہ سمیا - بھلا تو جانتا ہے اللہ تعالیٰ کا [illegible]
سمی یعنی شبیہ - تو یہان بھی کہا کہ معنی یہ ہین کہ ہم نے اسکا شبیہ پہلے نہین بنایا - خطیب نے سراج مین کہا کہ اسپر اعتراض ہوا [illegible]
اس سے لازم آویگا کہ یحییٰ علیہ السلام کو انبیاے سابقین مثل ابراہیم وموسیٰ پر فضیلت ہو اور یہ کسی نے نہین کہا ہے مترجم [illegible]
کہتا ہے کہ یہ اعتراض کچھ نہین ہے کیونکہ جعل بمعنی پیدا کرنے وبنانے کے ہے اور مراد یہ ہے کہ اسکی طرح پیدا کرنا ہم نے کسی اولاد [illegible]
نہین کیا ہے اور یہ معنی مجاہد رح پر مخصوص نہین ہین چنانچہ ابن کثیر رح نے لکھا کہ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی
کہ یعنی اس سے پہلے عواقر کی اولاد اسکے مثل نہین ہوئی - شیخ ابن کثیر رح نے بنظر لفظ عواقر کے کہ جمع فرمائی ہے جسمین زکریا و انکی
بی بی دونون داخل ہوتے ہین یون لکھا کہ اسمین دلیل ہے کہ اس سے پہلے زکریا علیہ السلام کے بھی اولاد نہین ہوئی تھی اور [illegible]
انکی بی بی رضہ بھی اول عمر سے بانجھ تھین بخلاف حضرت ابراہیم وسارہ علیہما السلام کے کہ ان دونون کو جو اسحٰق علیہ السلام کی بشارت [illegible]
سے تعجب ہوا تھا تو بسبب بڑھاپے کے ہوا تھا نہ اسوجہ سے کہ دونون بانجھ تھے چنانچہ آیت مین مذکور ہے کہ قال ابشرتمونی علیٰ ان
مسنی الکبر فبم تبشرون - حالانکہ اس سے تیرہ سال پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہو چکے تھے اور یون ہی حضرت سارہ نے [illegible]
کہا کہ یا ویلتیٰ ءالد وانا عجوز وھذا بعلی شیخا ان ھذا لشیء عجیب - مترجم کہتا ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ حضرت سارہ رضہ بانجھ تھین اور [illegible]
انکو حضرت ہاجرہ کے بیٹا ہونے سے ملال ہوا اور بعضون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آٹھ بیٹے بیان کیے ہین اور [illegible]
ہون تو دوسری بیبیون سے ہوے ہونگے یا حضرت سارہ رضہ سے ہون تو انمین کوئی نبی ہونے والا نہ ہوگا لیکن الظاہر [illegible]
قول ہے واللہ تعالیٰ اعلم - پھر یہ جو شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ حضرت زکریا کے بھی اولاد نہ ہوئی تھی اس سے اگر یہ [illegible]
تھا تو یہ صحیح نہین ہے اور نہ اسپر اعتقاد کیا جائیگا اسلیے کہ انبیاء علیہم السلام اس سے بری ہین اور یہ عیب ہے اور [illegible]
کے حق مین جو آیا کہ سیدا وحصورا الآیہ تو حصور کے یہ معنی نہین ہین کہ عورت تک نہین ہو سکتے تھے بلکہ یہ معنی [illegible]
وبے عیبی کے عورت کا قصد نہین کرتے تھے - اور اگر یہ مراد ہو کہ پہلے کسی دوسری بیوی سے بھی اولاد نہ ہوئی [illegible]
دلیل ہے اور ظاہر یہ ہے کہ عواقر جو ابن عباس کی روایت مین ہے اسمین حضرت زکریا کو شامل کیا [illegible]
تھین، تو انکا کوئی فرزند نہین ہوا - پس مراد شیخ ابن کثیر رح کی اس کلام سے یہ ہے کہ زکریا علیہ السلام [illegible]

Marfat.com

[illegible]م کے یون ہی اسحق علیہ السلام پیدا ہو چکے ہین تو پھر یہ تفسیر جو ابن عباس و مجاہد سے مروی ہر کیونکر صحیح ہوگی اور
[illegible] وہان اسوجہ سے مشابہت نہین ہر کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قبل اسحاق علیہ السلام کے حضرت اسمعیل علیہ السلام
[illegible] تھے وہ بالکل لاولد نہ تھے بخلاف یہان کے کہ حضرت زکریا ؑ کے کوئی فرزند نہین ہوا تھا تو وہ بالکل لاولد تھے دیکن
[illegible] کی یہ ہر وہذا دلیل علی ان زکریا علیہ السلام کان لا یولد لہ - اور ظاہر یون تھا کہ کان زکریا علیہ السلام لم یولد لہ - فافہم
[illegible]الی اعلم - جب زکریا علیہ السلام کو بشارت دی گئی تو آنکو بہت فرحت اس معنی سے ہوئی کہ اولاد مین فرزند صالح بلکہ پیغمبر عطا ہوا
[illegible] عظیم ہی تو اُنھون نے تعجب سے عرض کیا - قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ کہا اے رب میرے کہان سے
[illegible] لڑکا ہوگا - وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا اور حال تو یہ ہر کہ میری عورت
[illegible] سے بانجھ ہر اور مین اب بڑھاپے سے عتی کو پہونچ گیا - عتی یعنی ہڈیان سوکھ گئین اور گھل گئین اسمین حمل دینے وجماع کی طاقت
[illegible] رہی - اور عرب بولتے ہین جب لکڑی سوکھ جاتی ہر کہ عتا یعتو عتوا وعتیا - یعنی مصدر اسکا عتوا وعتیا دونون بولے جاتے ہین اور
[illegible] معنی مین عسوا وعسیا بجاے تا کے سین سے بولتے ہین اور معنی واحد ہین - مجاہد رح نے کہا کہ عتیا یعنی نحول العظم یعنی ہڈیان گھلنے
[illegible] پہونچا - اور ابن عباس وغیرہ نے کہا کہ عتی یعنی بڑھاپا اور ظاہر یہ ہر کہ وہ بڑھاپے سے بھی بڑھا ہوا ہر - ابن جریر رح نے بطریق
[illegible] رحمہ اللہ کے ابن عباس رض سے روایت کی کہ مین نے سنت کو سب جان لیا سواے اسکے کہ مجھے دریافت نہ ہوا کہ حضرت رسول اللہ
[illegible] اللہ علیہ وسلم نماز ظہر وعصر مین قراءت پڑھتے تھے یا نہین پڑھتے تھے اور یہ نہین دریافت ہوا کہ آپ اس حرف کو کیسے پڑھتے تھے
[illegible] عسیا - رواہ الامام احمد رح ایضاً - سراج مین ہر کہ زکریا علیہ السلام نے کیسے تعجب کیا حالانکہ خود ہی فرزند کا سوال کیا تھا - او
[illegible] یہ ہر کہ اُنھون نے اللہ تعالی کی قدرت مین شک نہین کیا تھا بلکہ حسن قدرت کو دریافت کیا کہ الٰہی جب یہ دونون جوان تھے
[illegible] اسباب ظاہری اچھی طرح موجود تھے تو اُنکے درمیان اولاد نہ ہوئی اب کہ اس عمر کو پہونچ گئے کہ زمانہ یاس سے بڑھا ہوا ہر تو کیا
[illegible] اولاد کس طرح پیدایش ہوگی - شیخ جلال محلی رحمہ اللہ نے کہا کہ بی بی کی عمر ۹۸ برس کی اور زکریا علیہ السلام کی عمر ایکسو بیس ۱۲۰
[illegible] ہو گئی تھی اور بیان استعجاب جس سے دل خوش ہوتے ہین یہ ہر کہ بوڑھے فانی اور بڑھیا بھوس سے فرزند ہو پس نفس
[illegible] صحیح اقرار وتصدیق اس امر کی کہ اس بارہ مین اثر پیدا کرنے والا خالق عزوجل کامل القدرۃ ہر اور جو درمیانی وسائط ہین
[illegible] کے نزدیک خارج ہین اُنمین خود کچھ تاثیر کا نام نہین ہر - غرض جب زکریا علیہ السلام نے اپنی حیرت کی کیفیت بیان
[illegible]ـال كَذٰلِكَ فرمایا کہ یون ہی ہر - بعض نے کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا اور شیخ امام ابن کثیر رح نے اختیار کیا کہ
[illegible] زکریا علیہ السلام کو جواب دیا کہ یہ بات یون ہی ہر اور پھر مدلل کر دیا بقولہ - قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ
[illegible] نے کہا کہ یہ مجھپر آسان ہر - ہین ایسے مقام پر جو بالکل کچھ بھی نہ ہو اور اسی سے اہانت واستہانت بولتے ہین یعنی یہ بات
[illegible] مین بالکل ہیچ ہر جسپر تجھے استعجاب ہو رہا ہر - چونکہ اللہ تعالی نے جملہ امور کے امثال ونظائر پیدا کر دیے ہین کہ اہل عقل
[illegible] خود اپنے نفس مین معلوم ہو جاتے ہین لہذا خود اُنکو تنبیہ دیدی کہ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْئًا
[illegible] مین تجھے پہلے تجھے پیدا کیا اور تو کچھ نہ تھا - کما قال تعالی ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا -
[illegible] ہر ظاہر ہر کہ معدوم کو شئ نہین کہتے ہین - بعض نے کہا کہ اسی قدرت عظیمہ پر تنبیہ کے واسطے اُنکو یہ سوال الہام فرمایا -

اور معلوم ہوا کہ دنیا مین جو وسائط و اسباب ہین اُنپر عمل کرنا تو مقتضاے عبودیت ہی اور اُنکو
ظاہری اسباب کے کسی چیز کے حصول کا حکم ہو وہان اِس سے انکار کرنا کفر و جہالت ہی اور
کہ درخت اِس بیج سے پیدا ہوا اور وہ بیج اول سال کا اور وہ اِس سے پہلے سال کا یہانتک
تو ضرور ہی کہ بلا سبب پیدا ہوا اور جو لوگ اِس مقام پر یہ کہتے ہین کہ یہ دنیا یون ہی ہی
نہ مانتے تھے اور یا آخر مین جواب ندارد اور بے سبب مانتے ہین اور دوم جہالت یہ کہ جو چیزین
بقا رنہین ہی پھر اُنکو ہمیشہ سے ماننا عین جہل ہی اور جو شخص علوم سے آگاہ ہی اُسکو تو اِس جہل مین کچھ شک
نہین جانتا اُسکی بات کا اعتبار نہین ہی فافہم - اگر کہا جاوے کہ زکریا علیہ السلام کو پیدا کیا تو وہ کچھ شی
کے نطفہ مین تھے تو جواب یہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو محض عدم سے موجود فرمایا تھا اور ہر آدمی مین اُسی
حصہ ہی - قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً زکریا نے عرض کیا کہ ای میرے رب تعالی میرے
جو دلیل ہو کہ جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہی اسکا وجود ہوگا تاکہ میرا نفس ٹھہرے اور دل مطمئن ہو - اور
تھی نہ آنکہ اُنکو صدق وعدہ مین شک تھا اور یہ ویسا ہی جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا کہ رب
اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی الآیہ - اور مفسرین نے بیان کیا ہی کہ اِس بشارت کے بعد یحیی
تیرہ برس کا فرق ہوا تھا کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کی صغر سنی مین فرزند مانگا
ہی کہ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا الآیہ - یعنی جب مریم علیہا السلام محراب مین پرورش
اُنکے متکفل تھے تب اُنکے پاس جاتے تو رزق پاتے یعنی بے فصل و بے موسم کے میوے پاتے تھے
واسطے فرزند کی درخواست کی تھی کما قال تعالی ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک
اِسی دعا پر اُنکو بشارت دی گئی تھی پھر جب مریم علیہا السلام کو حضرت عیسی علیہ السلام کا حمل رہا
یحیی علیہ السلام کا حمل اُنکی والدہ کو رہا ہی یا کم و بیش ہو غرضکہ ان دونون کا وقت حمل بالکل قریب
یحیی علیہ السلام نے عیسی علیہ السلام کو درحالیکہ دونون اپنی اپنی مان کے پیٹ مین تھے سجدہ
حمل متقارن یکدیگر تھے اور مریم علیہا السلام اسوقت تیرہ سال کی تھین تو یہ فرق وقت دعا سے
زکریا علیہ السلام نے اطمینان قلبی کے واسطے ایک آیت چاہی - اور یہان سے ظاہر ہوا کہ یہ جو بعض
واسطے آیت چاہی تھی خلاف تفسیر محققین ہی بلکہ صحیح یہ ہی کہ وعدہ کے وقوع کے لیے اطمینان قلب
کے وقوع تک وقت بشارت سے تیرہ سال کے قریب فاصلہ تھا - قَالَ اٰيَتُكَ فرمایا
تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ تو تین رات تک لوگون سے کلام نہ کرے
ہو کچھ تجھے مرض لاحق نہ ہو - ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و قتادہ و وہب و سدی وغیرہم نے کہا
سے بات کرنے سے رک گئی تھی بدون کسی مرض و علت کے اور ابن زید بن اسلم نے کہا
سے بات نہین کر سکتے تھے مگر اشارت سے بتلا سکتے تھے - اور عوفی نے ابن عباس رضی

اور یہ روایت ضعیف ہے اور قول اول جو ابن عباس و جمہور سے مروی ہے وہی اصح ہے چنانچہ آل عمران میں ہے
ان لا تکلم الناس ثلثة ایام الا رمزا واذکر ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار۔ امام مالک نے زید بن اسلم سے روایت کی
... سویا یعنی بدون مرض گونگے ہونے کے۔ بعض تفاسیر میں ہے کہ اگر کہا جاوے کہ وہان ایام کہا اور یہان لیال فرمایا اسمین کیا
... ہے تو جواب یہ کہ یہ سورہ مکیہ ہے اور آل عمران مدنی ہے اور مکی سابق ہے مدنی پر اور یون ہی لیل سابق ہے نہار پر تو سابق کو
سابق اور لاحق کو لاحق دیا گیا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ ایک لطیفہ ہے ورنہ کوئی غرض اس سے متعلق نہین ہے اور یہ مبنی اسپر ہے کہ لیل کو
نہار پر سبقت ہے اور اسپر شواہد ہین ولیکن قولہ تعالے لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النہار الآیہ دلالت کرتی ہے
... نہار مقدم ہے۔ پھر واضح ہو کہ فقہاء کے نزدیک اگر ایک روز پر قسم کھائی کہ اس روز یہ کام نہ کرونگا تو وہ دن ہی دن پر ہوگی اور
رات داخل نہ ہوگی اور کئی روز متصل کہے مثلاً تین روز یا تین راتین تو اسمین دن و رات دونون داخل ہوجاوینگے اور دلیل اسپر
یہی قول الٰہی عزوجل ہے کہ ثلث لیال مین دن مع رات مراد ہونے پر دلیل ہے قولہ ثلثة ایام۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اسمین دلیل ہے
... زکریا علیہ السلام ان تین رات مین مع انکے دنون کے نہین بولے تھے لہذا فرمایا۔ **فخرج علی قومہ من المحراب**
قاموس مین ہے کہ محراب غرفہ اور بیت کا صدر اور جو بیت مین سے بزرگ مقام ہو اور مسجد مین سے وہ مقام جہان امام کھڑا ہوتا ہے اور وہ مقام جہان بادشاہ بیٹھتا ہے اور
لوگون سے دور پڑ جاتا ہے اور بنو اسرائیل کی محرابین انکی مساجد ہین جنمین بیٹھا کرتے تھے۔ یعنی انکے یہان ہر جگہ نماز نہین جائز تھی
بلکہ محرابون مین یعنی مساجد بناکر پڑھتے تھے۔ اور خفاجی رح نے کہا کہ محراب جو اب معروف ہے کہ دیوار مسجد مین جانب قبلہ ایک طاق
... بنانے ہین جسمین امام نماز پڑھتا ہے تو یہ نئی بات ہے عرب اسکو نہین جانتے ہین اسکو محراب کہنا فقہاء کی اصطلاح ہے۔ مترجم
کہتا ہے کہ فقہاء اس محراب مین نماز کو مکروہ نہین کہتے بلکہ جو دیوار قبلہ مین بجاے اس طاق مذکور کے دروازہ کھلا ہوا اسکے آگے چبوترہ
ہوتا تھا اس چبوترہ پر قیام امام مکروہ ہے اور خفاجی کا یہ قول کہ یہ جدید معنی ہین غیر موجہ ہے اسواسطے کہ قاموس مین مذکور ہے اور رہی
یہ صورت تو بیشک عرب نے یہ صورت نہ دیکھی ہوگی ولیکن باعتبار قیام امام کے وہ محراب ہے۔ فافہم۔ سراج مین ہے کہ معنی یہ ہین کہ پھر
اللہ تعالیٰ کے اعلام کے بعد زکریا علیہ السلام نکلا اپنی قوم پر محراب سے یعنی مسجد سے حالانکہ وے انتظار کر رہے تھے کہ انکے واسطے
دروازہ کھولے تو دیکھا کہ چہرہ متغیر ہے اور سکوت ہے تو انھون نے کہا کہ یا نبی اللہ تم کو یہ کیا ہوا۔ **فاوحی الیہم**۔ تو زکریا
نے انکو وحی کی۔ یعنی انکو خفیہ جلد اشارہ کیا۔ **ان سبحوا بکرة وعشیا** کہ تسبیح پڑھو اول وقت و آخر وقت۔ یعنی
... موافقت کرو۔ مراد یہ ہے کہ ان ایام مین شکرانہ کے طور پر زکریا علیہ السلام کو حکم ہوا تھا کہ معمولی اعمال سے یہ زیادہ کرین۔
مترجم ... اسمین دلیل ہے کہ فرزند صالح نعمت الٰہی ہے اور آدمی کو مستحب ہے کہ اسکے واسطے اللہ تعالیٰ کی جناب مین شکریہ ادا کرے۔
... نے کہا کہ فاوحی الیہم یعنی انکو اشارہ کیا۔ اور یہی وہب و قتادہ کا قول ہے اور مجاہد رح سے ایک روایت مین ہے کہ فاوحی الیہم
یعنی انکو لکھ دیا اور یہی سدی کا قول ہے۔ واضح ہو کہ وحی کا اطلاق زبان عرب مین کتابت و لکھنے پر آتا ہے۔ اور اس روایت
... اگر ضرورت ہو تو زمین پر لکھدینا جائز ہے اور بعض فقہاء نے جو اسکو مکروہ لکھا ہے وہ شاید اس صورت مین کہ بغیر ضرورت
... لکھا کرتے ہین۔ پھر تسبیح سے یا تو معروف معنی مراد ہین یا نماز مراد ہے جیسے سبحة الضحی نماز چاشت ہے۔ اور اس صورت
... مراد ہے یا اول وقت و آخر وقت کی نوافل مراد ہین۔ مترجم کہتا ہے کہ اسمین زیادہ تفصیل کی حاجت نہین اور ظاہر

Marfat.com

کلام یہ ہی کہ انکو تسبیح کا اول و آخر روز مین حکم دیا اور سراج مین لکھا کہ دو گون سے بات کو منع جب [illegible]
ہی ۔ اور مترجم نے سابق مین اسکی توضیح بیان کردی ہی ۔ ف ۔ شیخ محی الدین ابن العربی [illegible]
بے غلام الآیۃ ۔ زکریا علیہ السلام کو ولد حقیقی مطلوب تھا جو انکے امر کا متولی ہو اور انکے قائم مقام [illegible]
مین متولی ہو اگرچہ انکی نسل سے نہ ہو کیونکہ انکے موالی مین یہ لیاقت نہ تھی پس بشارت کرزکی [illegible]
کوئی علامت چاہی جو اسپر دلیل ہو ۔ پس اپنا وعدہ پورا کیا باسم صادق اور یحیی کے دینے سے اسپر رحم کیا پس [illegible]
مع حال وعدہ و بشارت و اظہار رحمت کا یہ ہی کہ اسماے خمسہ سے اجابت ہو وعلی ہذا ۔ ک اشارہ بکافی جسکو تقتضی اسکی [illegible]
دعاجزی و بڑھاپا تھا اور ھ ۔ اشارہ باسم ہادی ہی کہ تقتضی اسکا عنایت بحال زکریا علیہ السلام وارادۂ مطلوب ہی ۔ [illegible]
اشارہ باسم وافی ہی جسکو تقتضی اسکا حال خوف از موالی ہی اور ع اشارہ باسم عالم ہی جسکو تقتضی اسکا اظہار عدم اسباب [illegible]
ص اشارت باسم صادق ہی جسکو تقتضی وعدہ ہی اور مجموع ان پانچون نامون کا رحیم ہی یہ فرزند ہی کہ فیض سے اسکو انکی [illegible]
پس ان حرفین کا ذکر و تعداد اشارہ ہی کہ ظہور ان صفات کا جنسے یہ اسمار حاصل ہوے ہین یہ ظہور رحمۃ ربک عبدہ زکریا [illegible]
ربہ الآیہ ہی پس ان اسمار کا ذکر وہ ذکر رحمت بوجود یحیی علیہ السلام ہی اور یہی ابن عباس رض سے ان حروف کا اشارہ ان [illegible]
کی طرف مروی ہی واللہ تعالی اعلم ۔ اور تطبیق یہ ہی کہ زکریا علیہ السلام نے روح کو مقام استعداد عقل ہیولانی مین بآواز خفی پکار [illegible]
اپنے ضعف کی شکایت کی اور عنایت الہی سے توسل کیا اور موالی قوی نفسانیہ سے خوف کیا اور فرزند قلب کے ظہور سے نفس [illegible]
بانجھ ہونے کی شکایت کی اور قولہ ولیا یعنی عقل فعال ۔ قولہ رضیا ۔ یعنی موصوف بکمالات مرتبہ قولہ بغلام اسمہ یحیی ۔ قلب کہ بحیات [illegible]
زندہ جاوید ہی ۔ اجعل لی آیۃ ۔ علامت جس سے فرزند قلب تک وصول ہو ۔ قولہ ان لا تکلم الناس ۔ حواس سے باتون مین [illegible]
کہ جس سے محسوسات سے توغل ہوجاوے اور امور طبیعت سے مالوف ہو ۔ فاوحی الیہم ان سبحوا یعنی ہر ایک حواس اپنے [illegible]
مخصوصہ پر قائم ہو اور ہر ایک اپنی ریاضت مخصوص کے ساتھ مشغول ہو کر فضول حرکات ترک کرے انتہی ملخصا ۔ ف ۔ شیخ [illegible]
نے عرائس البیان مین کہا کہ قولہ انا نبشرک بغلام الآیہ ۔ نام یحیی بوجہ اسکے کہ وہ زندہ بحیات حق اور مشاہدہ جمال و معرفت [illegible]
الہی ہی ۔ صبح قدم نے یحیی مین پھونکا تو وہ موت عدم سے بانوار قدم زندہ ہوا تو ایسی زندگی والے کو فرقت سے موت نہین [illegible]
نہ اسپر قہر غیرت کا صدمہ ہی ولیکن اسنے کسی معصیت کا قصد نہین کیا بوجہ عدم تعلق امہات کے اور وہ انبیاء و رسول [illegible]
سے اس صفت مین مخصوص ہی اور اسپر وہ امتحان جو سبب حجاب قلب ہوتا ہی جاری نہ ہوا اسی واسطے مخصوص کیا [illegible]
لہ من قبل سمیا ۔ اسم یحیی مین دو یاء اور دو حاء ہین پس یاء اول ازل کی ندا ہے حق ہی [illegible]
خود سے خود کو پکار کر اپنے بندے یحیی کو موجود کیا تو خلق اسکی بیاء ندا ازل ہوئی اور فطرت [illegible]
دیا تو وہ قائم بقدرت حق ہوگیا بعد ازانکہ حق سبحانہ تعالے نے حاء حیات قدم سے [illegible]
بحیات حق عزوجل ہوئی اور اس فطرت نے اپنے وجود کے بعد اپنے خالق عزوجل کو پکارا اور [illegible]
تو ندائے ربوبیت از عدم ہی اور یاء دوم ندا بطور جواب کے از جانب فطرت بسوے حق تعالے [illegible]
حا کا لباس دیا پس وہ زندہ بحیات حق ہوا اور سکرات موت سے پاک رہا اور ظاہری [illegible]

...روح کے نقل کرنے مین نقل ہو اسی واسطے آثار مین مروی ہو کہ ہم لوگون کے اجسام ارواح ہین صبیحی رح نے کہا
...ویسا نام پہلے نہین رکھا تو اسکا شروع حرف یاء کے ساتھ اور ختم یاء پر اور درمیان مین حنان کی حاء ہو پس نام مذکور خدا
...موجہ ہو کہ اول سے وآخر سے یکسان پڑھا جاتا ہو پس یاے اول توفیق اور یاے آخر تحقیق ہو اسی واسطے یحیی علیہ السلام
...عصیان کیا اور نہ معصیت کا قصد کیا شیخ جنید نے کہا کہ یحیی نام ہوا اور قبل اسکے یہ نام نہ ہوا تھا اسواسطے کہ یحیی وہ تھے
...با طاعت رہتے یعنی بندگی مین زندہ رہے ہر طرح موافقت حکم پر رہے اور کبھی اسکو گناہ یا مخالفت سے موت نہین آئی - اور
...رت یحیی علیہ السلام کی صفت ونعت تھی اور اسپر نشان خلاف کبھی نہین ظاہر ہوا اور نہ کسی حال مین گناہ کا قصد پیدا ہوا
...ابتدا سے انتہا تک خصلت محمود وسیرت ممدوح رہی اسی واسطے صحیح مین روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلق
...سے کوئی نہین مگر آنکہ اُسنے گناہ کیا یا گناہ کی طرف ہم یعنی قصد کیا سواے یحیی بن زکریا کے کہ نہ اُسنے گناہ کیا اور نہ گناہ
...قصد کیا - قولہ تعالی قد خلقتک من قبل ولم تک شیئا - یہ اسکا جواب ہو کہ یہ لڑکا کہان سے ہوگا - زکریا علیہ السلام نے
...ت حق عزوجل مین شک نہین کیا بلکہ اس حال کی شان کو نظر سے ڈھونڈھا کہ اُسکی نظر باطنی تجلی قدرت و سر تقدیر پر پڑے
...شاید ظہور عجیب انوار ذات وصفات سے ہو پس حق عزوجل نے غیر کے وجود سے ظہور اس امر کا طلب کرنے سے روکا اور خود
...ذات کی طرف ارشاد کیا کہ بنظر حقیقت وعدم دیکھنے سے کے ظہور قدرت ہو اسمین غیر کی طرف نظر کرنے سے تو مستغنی ہو - مین نے
عدم کا لباس فعل کو دیا اور اس نور فعل کا لباس عدم کو دیا تو تجھے بطور وجود موجود کیا واسطی رح نے کہا کہ ولم تک شیئا - مقادیر
...رج کردی اپنے معانی کی اور کشف کیا اپنی اوقات کا - اور یہ بھی کہا کہ تو اپنی حالت وجود مین ہمارے نزدیک ویسا ہی ہو جیسے تو اپنی
...عدم مین ہو تیرے عدم ووجود مین ہمارے نزدیک کوئی ایسی حالت نہین پیدا ہوتی ہو جو نہ تھی اور اشیاء نہ تو اپنے حال وجود مین
...ہین اور نہ وے حالت عدم مین بائن ہین اسواسطے کہ آنکا وجود وعدم حضرت حق عزوجل کے نزدیک یکسان ہو اُسکے سامنے کسی
...ت نہین ہو - قال المترجم سبحان اللہ شیخ واسطی رح کا یہ کلام غذاے روح ہو ولقد صدق ثم صدق ثم صدق والحمد لرب العالمین
...ۃ والسلام علی رسولہ اکرم الرسل محمد وآلہ وصحبہ اجمعین شیخ جعفر رح نے کہا کہ قولہ انی یکون لی غلام - نعمت کے وجود سے پہلے اسکا شکر
...مترجم کہتا ہو کہ شاید یہ مطلب ہو کہ زکریا ء نے اس پیرایہ عبارت سے اظہار قدرت کا ملہ کیا کہ اے رب تعالی ایسی حالت ہو کہ
...ظاہر اسباب پر تو ہو نہین سکتی تو لامحالہ تو نے اپنے کمال قدرت سے اسکا ظہور فرمایا ہو پس تو قادر مطلق کریم رحیم ہو لک الحمد والنعمۃ
...رودباری رح نے کہا کہ غایت ناامیدی مین غایت امید ہو اور قصہ یحیی علیہ السلام مین ظاہر ہو پھر اللہ تعالی نے فرمایا

...خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَّحَنَانًا مِّنْ
اٹھا لے کتاب ... زور سے اور دیا ہمنے اسکو حکم کرنا لڑکا ہی مین اور شوق دیا
...زَكٰوةً وَكَانَ تَقِيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا
... ستھرائی اور تھا پرہیزگار اور نیکی کرتا اپنے ماں باپ سے اور نہ تھا زبردست بے حکم
...عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ع ۱۵
... جسدن پیدا ہوا اور جسدن مرے اور جسدن اُٹھ کھڑا ہو جی کر

Marfat.com

پھر جسکی بشارت دی تھی وہ یحیی علیہ السلام پیدا ہوے اور جلال الدین محلی رح نے کہا کہ [illegible]
يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ اے یحیی لے کتاب کو یعنی حاصل کر توریت کو [illegible]
اسکو پڑھتے اور جو پیغمبر ہوتے تھے وہ اسکو پڑھکر علم حاصل کرتے اور اسی کے موافق لوگون
کو حکم دیا کہ توریت کو حاصل کر۔ بِقُوَّةٍ قوت کے ساتھ یعنی کوشش کے ساتھ۔ پھر اللہ تعالی نے یحیی کے [illegible]
بہت سے اوصاف بیان فرمائے اول وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا اور ہم نے اسکو عطا کیا [illegible]
حکمت ہی یعنی فہم توریت جسکے حاصل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ بعض نے کہا کہ حفظ و علم و عمل۔ ابن عباس [illegible]
کہا کہ فہم۔ اور مالک بن دینار نے کہا کہ لب یعنی سمجھ جس سے ہوتی ہی اور بعض نے کہا کہ عقل۔ [illegible]
ہون شیخ ابن کثیر رح نے لکھا یعنی فہم و علم و وقار و سکون اور نیکیون پر متوجہ ہونا اور اسمین کوشش کرنا [illegible]
صغیر تھے۔ خطیب رح نے سراج مین لکھا کہ شیخ جلال محلی رح نے امام محی السنہ صاحب معالم کی تبعیت مین [illegible]
برس کے تھے۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالی نے ایسی صغرسنی و طفلی مین انکی عقل محکم کر دی اور نبوت دیدی [illegible] شیخ ابن کثیر
کہ عبد اللہ بن المبارک نے معمر رح سے روایت کی کہ لڑکون نے یحیی علیہ السلام سے کہا کہ چلو کھیلین تو فرمایا کہ کھیل کیلئے
نہین ہوے ہین۔ فتح البیان مین نقل کیا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ یحیی کو فہم و عبادت عطا ہوئی جب وے [illegible]
اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکون نے یحیی علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے ساتھ
چلو کھیلین تو یحیی نے کہا کہ کھیل کے لیے تو ہم پیدا نہین کیے گئے ہین چلو نماز پڑھین یہی اللہ تعالی نے فرمایا وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا
الحاکم فی تاریخہ اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بلوغ سے پہلے قرآن پڑھا
وہ ان لوگون مین سے جنکو طفلی مین حکم دیدیا گیا۔ رواہ البیہقی وروی ابن ابی حاتم موقوفا علیہ [illegible] دونون خبرون سے
کہ حکم وہ احکام شریعت و انکی سمجھ ہی جو کتاب توریت مین جمع تھے۔ صفت دوم قولہ وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا [illegible]
کے قول مین حنان کے معنی رحمت و شفقت و نرم دلی و محبت کے ہین اور شیخ ابن کثیر رح نے علی بن ابی طلحہ کی روایت [illegible]
سے اور عکرمہ و قتادہ و ضحاک سے اور مجاہد و ابن زید و عطاء بن ابی رباح سے ایسے ہی معنی نقل کیے۔ [illegible]
بیان کی کہ حنان بتشدید نون تو صفت الٰہی ہی اور حنان بدون تشدید کے عطوفت پر رحمت [illegible]
کہا کہ حنان وہ امور جو اللہ تعالی کے بارہ مین عظیم واقع ہون جیسے جب بلال رضی اللہ عنہ کو مشرکین [illegible]
کے عذاب کرتے تھے تو زید بن عمرو بن نفیل عدوی اسطرف گذرے تو مشرکون سے کہا [illegible]
یعنی اگر تم نے اس غلام کو قتل کیا تو مین اسکی قبر کو حنان بناؤنگا یعنی اس سے اللہ تعالی کی [illegible]
جان دی۔ اور سراج مین خطیب رح نے لکھا کہ حنانا یعنی ہم نے اسکو رحمت عطا کی [illegible]
من لدنا۔ یعنی بدون وسیلہ تعلیم و تجربہ کے۔ مترجم کہتا ہی کہ اس صورت مین یحیی کو [illegible]
حاصل ہوا۔ اور بنا بر تفسیر اول کے بعض نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ ہم نے اسکے دل مین [illegible]
وہ لوگون پر ترحم و شفقت کرتا تھا تاکہ انکو فسق و کفر سے نکالے۔ شیخ ابن کثیر رح نے [illegible]

...رحمت اور یہ روایت علی بن ابی طلحہ کی ہے اور یہی قول عکرمہ و قتادہ و ضحاک کا ہے اور ضحاک نے اسقدر زائد ... کسی کو قدرت نہ تھی۔ و قتادہ رح نے زیادہ کیا کہ اس رحمت سے اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام پر رحم ... کیا کہ تعطف اسکے رب عزوجل سے اسپر۔ **مترجم** کہتا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ حنانا کا عطف الحکم پر ہے یعنی ہم نے ... حنانا اپنی طرف سے واللہ اعلم۔ اور شیخ نے عکرمہ رح کے طریق سے ابن عباس سے نقل کیا کہ واللہ مجھے دریافت نہیں ہوا ... کیا ہے اور ابن جریر نے سعید بن جبیر رح کے طریق سے روایت کی کہ مین نے اسکو ابن عباس رض سے پوچھا تو انھون نے ... تفسیر میں کچھ نہ پایا۔ **مترجم** کہتا ہے کہ اسناد روایت علی بن ابی طلحہ اگر مستقیم ہے تو توفیق یہ ہوگی کہ اول اسمین ابن عباس رض ... دو تھا پھر انکو جزم ہو گیا کہ حنان تعطف رحمت ہے واللہ اعلم اور شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ سیاق آیت سے ظاہر یہ ہے کہ ... کا عطف واٰتیناہ الحکم صبیا پر ہے یعنی واٰتیناہ حنانا من لدنا۔ اور یون ہی قولہ۔ **وَزَكٰوةً** یعنی وجعلناہ ذا حنان ... زکوٰۃ۔ پس حنان تو محبت و شفقت ہے جسمین میلان خاطر ملا ہوا ہو جیسے عرب بولتے ہین کہ حنت الناقۃ علی ولدہا اور حنت المرأۃ ... زوجہا۔ یعنی اونٹنی اپنے بچہ پر شفقت و محبت کے ساتھ مائل ہوئی اور عورت اپنے شوہر پر شفقت و محبت سے مائل ہوئی۔ اور ... بولتے ہین کہ حن الرجل الی وطنہ۔ مرد اپنے وطن کی طرف محبت سے مائل ہوا۔ اور مسند امام احمد رح مین حضرت انس رض سے روایت ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین ایک مرد رہجاویگا پکاریگا ہزار برس تک یا حنان یا منان۔ اور رہی زکوٰۃ ... طہارت ہے ہر طرح کے میل و گناہون کی آلایش اور خطاؤن کی آمیزش سے اور قتادہ رح نے کہا کہ زکوٰۃ عمل صالح ہے اور اسی ... مانند ضحاک و ابن جریج سے مروی ہے کہ عمل صالح زکی۔ اور عوفی رح نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ وہ ظاہر کیا گیا کہ اسکو ... سے لوث نہوا۔ **وَكَانَ تَقِيًّا** اور تھا تقی۔ یہ صفت چہارم ہے جیسے زکوٰۃ صفت سوم تھی۔ یعنی براہ جبلت و طبیعت ... تقی و مخلص مطیع تھا۔ نہ کبھی گناہ کیا اور نہ اسکی طرف قصد کیا اور منجملہ تقوی کے تھا کہ ترکاری سے اپنی غذا رکھتے اور ساگ پات ... بسر کرتے تھے اور بہت روتے تھے یہانتک کہ انکے رونے سے انکے گالون پر آنسو جاری ہونے کے نشان بن گئے تھے۔ ... **المترجم** اہل اللہ کے نزدیک ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور اہل اسلام مین سے امام ترمذی ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ... جامع حدیث سنن ترمذی معروف مسند اول ہے صحیح ہوا کہ انکی حالت بھی ایسی تھی کہ خوف الٰہی سے اسقدر روتے تھے کہ چہرہ ... پر آنسوؤن کے زخم و نشان پڑ گئے تھے رحمہ اللہ تعالیٰ بہ مع حبیبہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ واتباعہ وجمیع الانبیاء والمرسلین ... صفت پنجم **وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ** یعنی بارًا بوالدیہ۔ بہت نیکوکار اپنے والدین کے ساتھ۔ یعنی والدین کی طاعت و ... فرمانبرداری و خدمت مین محسن تھا کیونکہ تعظیم الٰہی عزوجل کے بعد والدین کی خدمت سے بڑھکر کوئی طاعت نہین ہے کما یدل علیہ ... قولہ تعالیٰ وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا الآیہ۔ پس ہر قول و فعل و امر و نہی مین والدین کا مطیع تھا ولہذا ... **وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا** اور وہ جبار نافرمان نہ تھا۔ یہ چھٹی صفت ہے کہ جبار نہ تھا اور ساتوین صفت ہے کہ ... نافرمان نہ تھا۔ سراج بن لکھا کہ جبار یعنی متکبر نہ تھا اور مقصود اس سے وصف تواضع ہے کہ متواضع و پہلو نرم رکھنے والا تھا ... مومنون بلکہ مرسلین کی صفات سے ہے قال تعالیٰ لحبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم واخفض جناحک للمومنین۔ اور فرمایا کہ ولو کنت فظا غلیظ ... القلب لانفضوا من حولک۔ اور یون بھی وصف ہے کیونکہ تمام عبادات کی چوٹی یہ ہے کہ آدمی اپنی نفس کو ذلیل پہچانے اور رب عزوجل

کی عظمت و کمال کو پہچانے پس جس نے اپنی نفس کو عاجز و ذلیل پہچانا اور رب عز و جل کو [illegible]
تجبر و سرکشی کہان سے کریگا اسی واسطے جب ابلیس نے تکبر کیا تو رحمت الٰہی سے [illegible]
آدمی مین ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ سخت جاہل ہی کیونکہ جو اسمین کسی طرح نہ ہو [illegible]
صحیح مین ہی کہ تکبر کرنے والے قیامت مین چیونٹیون کی شکل بر ڈالے جاوینگے لوگ [illegible]
ہی کہ جسکے دل مین رائی کے ریزہ برابر تکبر ہو وہ جنت مین نہ جاویگا۔ یعنی خواہ سزا پاکر یا اللہ تعالے [illegible]
یہانتک کہ وہ دور ہوجاوے تب داخل کیا جائیگا بشرطیکہ مومن ہو۔ اور حدیث قدسی مین ہی کہ جبار [illegible]
صفات باری تعالی جل شانہ سے ہین تو جو کوئی اُسکو اپنے اوپر مدعی ہوگا اُسکو اللہ تعالی جہنم مین داخل کریگا [illegible]
مین بہت ہین لہذا اپنے پیغمبر یحیی علیہ السلام کے حق مین عدم تجبر کو وصف فرمایا کیونکہ تجبر انسان کے واسطے [illegible]
کہ صفت تو کوئی موجود چیز ہوتی ہی جو انسان کو لاحق ہو اور عدم تجبر تو تجبر کا نہ ہونا ہوا تو ہونا کسی چیز کا نہ ہوا [illegible]
یہ ہی کہ اچھی صفتین و بُری صفتین باہم متقابل ہین۔ تو جس آدمی مین اچھی کوئی صفت ہوگی تو اُسکے مقابل کی بُری صفت نہ [illegible]
جب بُری ہوگی تو اُسکے مقابل کی اچھی صفت نہ ہوگی مثلاً علم ہو تو جہل نہ ہوگا اور اگر کسی مین جہل ہو تو علم نہ ہوگا پس جب
تو تجبر اسمین نہ ہوا تو اُسکے مقابل کی صفت تواضع موجود ہوئی لہذا اس سے مقصود وصف تواضع ہی۔ اگر کہا جاوے کہ [illegible]
نہ فرمایا کہ کان متواضعا۔ وہ متواضع تھا تو جواب یہ ہی کہ متواضع ہونا تو اس سے ظاہر ہوگیا ولیکن کبھی ایسا ہوتا ہی کہ آدمی [illegible]
ہوتا ہی ولیکن اسمین پورا نہین ہوتا تو کچھ بُری خصلت کا بھی شائبہ ہوتا ہی تو اس کلام سے ظاہر فرمادیا کہ جباری اسمین بالکل [illegible]
تو صرف تواضع رہگئی اور یہ بھی فائدہ ہوا کہ تکبر و تجبر سے جو بُرائیان پیدا ہوتی ہین وہ بھی کوئی نہ تھی جیسے سرکشی و نافرمانی اسی [illegible]
فرمایا لم یکن جبارا عصیا۔ یعنی اللہ تعالی کی نافرمانی کچھ نہ تھی اور والدین کی نافرمانی بھی کچھ نہ تھی تو پورا متقی نیکوکار تھا۔ [illegible]
کہ بعض نے کہا کہ جبار وہ ہوتا ہی کہ اپنے اوپر کسی کا حق نہ دیکھے یعنی مثلاً کسی نے اسکی تکریم کی تو اُسنے اپنے نفس کے واسطے [illegible]
جانا اور خود اُسکی تکریم کرنا اپنے اوپر کچھ بھی نہ جانا اور اگر اُسنے تکریم نہ کی تو اُس سے آزردہ ہوا اور یہ نہین کہ اسکا [illegible]
نہ کرے تو یہ جبار ایسا ہوجاتا ہی کہ اپنی نفس کو عظیم جانتا اور سب کو خوار جانتا ہی اور خود اپنی نفس مین گم رہتا ہی کسی کا [illegible]
اوپر نہین دیکھتا ہی۔ اور بعض نے کہا کہ جبار وہ ہی کہ جو اپنے نفس کے غصہ پر لوگون کو عذاب کرے یعنی [illegible]
کہتا ہی کہ قول اول تو تعریف ہی اور قول دوم اس جبار کے افعال قبیحہ مین سے ایک فعل کا بیان [illegible]
کی صفت مین فرمایا کہ وہ جبار نہ تھا اور نہ عصی تھا۔ اگر کہا جاوے کہ جبار مبالغہ ہی جابر کا تو جبار [illegible]
مبالغہ عاصی کا ہی پس عصی کے معنی بڑا نافرمان اور یہان جب دونون مذموم باتون کی نفی کی تو یعنی [illegible]
اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جو کوئی بڑا جابر یا بڑا عاصی نہ ہو وہ کچھ جابر یا عاصی [illegible]
عاصی ہی یعنی وہ جابر و عاصی نہ تھا اور مترجم کہتا ہی کہ یہان اثبات و نفی کا مقابلہ [illegible]
یہ کہ اس مذموم صفت مین انتہاے درجہ کو پہونچا یعنی یہ مذموم صفت اسمین کامل ہی [illegible]
کوئی صورت نہین چھوٹی ہی اسی طرح جب نفی کی صورت مین کہا جاوے کہ وہ جبار نہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] انتہاسے درجہ تک جباری سب ندارد ہی بس حاصل یہ کہ جیسے اثبات مین مبالغہ کرنا یہ معنی رکھتا ہی کہ وہ اسمین انتہا کو
[illegible] مین تمام وکمال کی نفی ہوجاتی ہی بخلاف اسکے اگر جابر کی نفی کیجاوے تو مبالغہ وحد کمال کی نفی نہ ہوئی کیونکہ جابر تو
[illegible] ہوجائیگا اور اگر وہ کسی صورتون سے جابر ہوا تو وہ ہر صورت کی راہ سے جابر ہی بس اگر کہا جاوے کہ جابر نہین رہا تو
[illegible] کرنے سے یہی اس صورت کی راہ سے جابر نہین رہا اور یہ نہین کہ تمام وکمال جابر نہ رہا پس نفی کرنے مین جب مبالغہ کی نفی
[illegible] ہی کہ بس تمام وکمال کی نفی ہی اور نظیر اسکی قولہ تعالیٰ ان اللہ لیس بظلام للعبید — اللہ تعالیٰ ظلام نہین بندون کا ظلام مبالغہ ظالم ہی اور عبید جمع
[illegible] جہان یہ وہم ہوا کہ ظلام یعنی بڑا ظالم نہین ہی اور عبید یعنی بندون پر ظالم نہین ہی ولیکن اس سے یہ نفی نہ ہوئی کہ ظالم
[illegible] بندون پر نہین ہی یہ وہم ذکر کیا گیا اور تفاسیر مین اسکے جوابات دیے گئے ولیکن مترجم کے نزدیک تحقیق یہ ہی کہ ظلام
[illegible] صورتون وجملہ افراد وانتہاے درجہ ظلم کو شامل ہی اور عبید جمع اور الف لام سے سب بندون کو حاوی وشامل
[illegible] جب اسکی نفی کی تو مقصود یہ کہ ظلام جہانتک شامل تھا اور سب تمام عبید کو شامل تھا سب کی نفی کردی ونیست کردیا تو معنی
[illegible] کہ اللہ تعالیٰ کسی صورت سے اور کسی وجہ اور کسی کیفیت سے بالکل بھی ظالم نہین ہی اور تمام بندون مین سے کسی پر بھی ظالم
[illegible] کہ جہانتک ظلم ممکن تھا اور جن جن پر ظلم ممکن تھا اسکی انتہا درجہ تک نفی ہی — اور واضح ہو کہ یہ معنی نفی کے مبالغہ مین بمقابلہ
[illegible] ہوتے مین اور جہان قرینہ قائم ہو اور کبھی بدون اسکے صرف مبالغہ کی نفی ہوتی ہی جیسے زید بڑا مالدار نہین ہی تو تھوڑا مالدار
[illegible] ہی اور زید بڑا خراج نہین ہی تو تھوڑا خرچ کرنے والا ہو سکتا ہی کیونکہ حد اعتدال تک خرچ کرنا صفت محمود ہی تو اسکی نفی نہوگی
[illegible] اسکے جہان وہ صفت ایسی ہو کہ اسکے واسطے حد اعتدال نہین یا وہ قلیل وکثیر سب مذموم ہی تو وہان مقصود مبالغہ سے قلیل
[illegible] انتہاے کثیر تک نفی ہی تاکہ مقصود بوجہ احسن حاصل ہو جیسے ظلم کہ قلیل وکثیر مذموم ہی تو ظلام مبالغہ سے نفی کرنا زیادہ بلیغ
[illegible] سے کثیر تک بلکہ جہانتک انتہا ہو سکتی ہی سب ندارد ہی اور جیسے آیت مین جبار وعصی کہ جابر وعاصی ہونا تھوڑا وبہت
[illegible] مذموم ہی تو مبالغہ سے یہی مقصود ہی کہ انتہاے درجہ مبالغہ وکمال تک جسطرح جن صورتون سے خواہ مستقل یا کسی ضمن مین
[illegible] عصیان ہو سکتا ہو سب کی نفی ہی اور فائدہ اسکا بہت بڑا یہ ہی کہ اسکے مقابل کی صفت تواضع وطاعت کی متحقق ہوگی فافہم
[illegible] بہدایۃ اللہ تعالیٰ ولہ الحمد ذو الکبریاء وہو الہادی ونعوذ باللہ من الضلال — پھر صفت ششم کو بیان فرمایا —
[illegible] عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور سلام ہی اُسپر بھی ہماری طرف سے جس دن پیدا
[illegible] مریگا اور جس دن اٹھایا جائیگا زندہ — واضح ہو کہ یوم ولد — بصیغہ ماضی ہی اور باقی بصیغہ مضارع تو اشعار ہی کہ یحییٰ
[illegible] کی ولادت سے پہلے یہ کرامت کا خطاب ہو گیا کہ یوم یموت بصیغہ مضارع رہا — تاکہ اس سے زکریا علیہ السلام پر نعمت
[illegible] حاصل ہو — اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماضی وحال واستقبال سب یکسان ہین — سراج مین ہی کہ اگر
[illegible] کہ ان تین اوقات کو کیون خاص کیا کہ سلام اُسپر بروز ولادت وبروز وفات وبروز بعث ہی حالانکہ اللہ تعالیٰ کا سلام
[illegible] کئی وجہ سے دیا گیا اول یہ کہ محمد بن جریر رح نے کہا کہ سلام نایہ یوم ولد یعنی امان ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسپر
[illegible] بات سے کہ اُسکو شیطان کا ہاتھ پہونچے جیسے دیگر آدمیون کو پہونچتا ہی اور یوم یموت یعنی امان ہی اسپر اللہ تعالیٰ
[illegible] قبر سے اور یوم یبعث یعنی امان ہی اُسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب روز قیامت سے — مترجم کہتا ہی

کہ اِس قول سے کئی باتین ظاہر ہوتی ہین اول یہ کہ سلام یعنی امان ہو اور ابن عطیہ [illegible]
یہ ہو کہ معنی امان کی مراد نہین بلکہ سلام تحیہ و تکریم ہو کیونکہ یہ امان سے شریف تر ہو [illegible]
گناہ نہ تھا اور یہ اقل درجہ ہو اور شرف تو اِسمین ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسپر سلام فرماوے [illegible]
سے ہو اور اِس سے ظاہر ہوتا ہو کہ یحیی علیہ السلام کو شیطان نے نہین چھوا لیکن حدیث [illegible]
مان کی تخصیص مذکور ہو کہ ہر بنی آدم کو وقت ولادت کے شیطان مس کرتا ہو تو وہ چیخ کر روتا ہو [illegible]
اگر یحیی علیہ السلام بھی شامل ہون تو خصوصیت نہوگی اور بعضے حدیث معراج وغیرہ مین عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
یہ مذکور ہو کہ مس شیطان سے محفوظ فرمایا اور وجہ اِسمین دعاے مادر مریم رض ہو کہ جو آل عمران مین مذکور ہو [illegible]
وذریتہا من الشیطان الرجیم - اور اِسمین درجات نبوت وغیرہ کا اثر نہین معلوم ہوتا ورنہ اتفاق ہو کہ حضرت [illegible]
افضل ہین - اور اگر ادراک شیطان سے کسی اور طور پر ادراک مراد لیا ہو تو انبیاء علیہم السلام سے شیطان [illegible]
اِسکے اِسمین روز ولادت کی کیا خصوصیت ہو فافہم - جواب کی وجہ دوم یہ کہ ابن عیینہ رح نے فرمایا کہ خلق [illegible]
موقع پر ہوتی ہو ایک روز ولادت کہ اپنی نفس کو جہان تھا وہان سے خارج دیکھتا ہو اور ایک روز وفات [illegible]
کو دیکھا ہو جنکو اُسنے کبھی نہین دیکھا تھا اور ایک روز حشر کہ اپنے کو محشر عظیم مین دیکھیگا پس اللہ تعالیٰ نے یحیی علیہ السلام کو [illegible]
تینون مواقع مین سلام سے مشرف فرمایا - مترجم کہتا ہو کہ یہ قول حضرت ابن عیینہ کا ابن جریر رح نے باسناد جید روایت
کیا ہو کما ذکرہ ابن کثیر رح اور ظاہر اسلام سے مراد اِس قول مین بھی امان ہو اور شاید کہ سلام متعارف مراد ہو [illegible]
وحشت رفع ہوکر تسکین ہوگی واللہ تعالےٰ اعلم - وجہ سوم یہ کہ عبد اللہ بن نفطویہ نے کہا کہ سلام بروز ولادت یعنی [illegible]
دنیا مین دیکھے اور یوم موت یعنی اول جب دار آخرت مین دیکھے اور یوم بعث یعنی اول جب حیات دوامی [illegible]
پھر سراج مین لکھا کہ یوم یبعث حیا - مین اشارہ ہو کہ وہ زندہ ہو کیونکہ یحیی علیہ السلام شہید ہوے اور شہید [illegible]
ہو بقولہ تعالےٰ احیاء عند ربہم یرزقون الآیۃ مترجم کہتا ہو کہ یہ خطیب رح سے بعید ہو کیونکہ شہدا کا مرتبہ [illegible]
جب شہدا زندہ ہین تو صدیقین بھی مشرف اور انبیاء علیہم السلام جنمین یحیی علیہ السلام ہین صدیقین سے افضل ہین [illegible]
شہدا کے حکم سے استدلال کرنا بعید ہو اور صحیح حدیث معراج مین ہو کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ [illegible]
نے فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی ہو مین موسی علیہ السلام پر گذرا وہ کھڑا اپنی قبر مین نماز پڑھتا تھا [illegible]
وغیرہ - شیخ ابن کثیر رح نے ذکر فرمایا کہ عبد الرزاق نے عن معمر عن قتادہ رح روایت کی کہ سعید بن المسیب [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نہین کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ملے مگر وہ گناہ والا ہوگا [illegible]
قال الشیخ حدیث مرسل - اور مترجم کہتا ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِس سے مستثنی ہین [illegible]
بھی مستثنی ہون پھر یہ گناہ وہ نہین ہین کہ جو ظاہر مین مفہوم ہوتے ہین بلکہ حسنات الابرار [illegible]
جنکو نیکیان سمجھتے ہین اور وے درحقیقت اُنکے حق مین نیکیان ہین وہ مقربین کے [illegible]
شمار ہین - اور لکھا کہ محمد بن اسحق نے باسناد خود سعید بن المسیب رح سے روایت کی [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی روز قیامت کے آویگا اور اُسپر گناہ ہوگا سواے یحیی بن زکریا ر کے ۔شیخ نے کہا کہ محمد بن اسحق
ہی اور محدثین نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہی واللہ اعلم ۔ امام احمد نے بطریق علی بن زید روایت کیا ابن عباس رض سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی بھی اولاد آدم سے مگر آنکہ اُسنے خطا کی یا خطا کا قصد کیا ہی سواے یحیی بن زکریا ر کے
اور یہ کسی کو نہین کہنا چاہیے کہ مین یونس بن متی سے بہتر ہون ۔ قال الشیخ اسناد ضعیف وعلی بن زید بن جدعان راوی اس حدیث کا
منکر الحدیث ہی اسکے منکرات بہت کثرت سے ہین ۔ اور قتادہ رح نے حسن بصری رح سے روایت کی کہ یحیی وعیسی علیہما السلام باہم بیٹھے تو
عیسی علیہ السلام نے یحیی سے کہا کہ تم مجھ سے اچھے ہو تم میرے واسطے استغفار کردیں یحیی علیہ السلام نے کہا کہ نہین آپ مجھ سے بہتر ہین
پس عیسی علیہ السلام نے کہا کہ تم مجھ سے یون اچھے ہو کہ مین نے اپنے اوپر خود سلام کیا ہی اور تم پر اللہ تعالے نے سلام کیا ہی پس
اللہ تعالے نے دونون کی فضیلت ظاہر کردی ۔ مترجم کہتا ہی کہ امام رازی نے بعد اس روایت کے کہا کہ یہ قوی نہین ہی اسواسطے کہ عیسی ع
کا اپنے اوپر سلام کرنا بمنزلہ اسکے ہی کہ اللہ تعالی نے یحیی علیہ السلام پر سلام فرمایا اسواسطے کہ عیسی علیہ السلام معصوم تھے وہ وہی کرتے
تھے جو اللہ تعالے نے اُنکو حکم دیا انتہی کلامہ مترجما ۔ اور خطیب نے کہا کہ ہان یہ توصحیح ہی ولیکن پھر بھی دونون سلام مین فرق ہی اور
مترجم کہتا ہی کہ نہین بلکہ عیسی علیہ السلام کا سلام مشعر ہی کہ عیسی علیہ السلام افضل ہین کیونکہ اللہ تعالی کا سلام یحیی علیہ السلام پر
اسطرح ہوا ہی جو وہ ہوا اور عیسی علیہ السلام پر اللہ تعالے کا سلام عیسی علیہ السلام سے ہوا تو بوجہ اسکے کہ عیسی علیہ السلام اس مرتبہ پر پہنچے
جہان اللہ تعالی کا سلام ہوا فافہم فانہ دقیق اور شرف عیسی علیہ السلام آنکی رسالت سے ظاہر ہی مگر مدارج قریب ہین چنانچہ حدیث
معراج مین دونون کا مقام آسمان چارم ہی واللہ تعالے اعلم بالصواب ۔ واضح ہو کہ یحیی علیہ السلام کا قصہ سورہ آل عمران مین مذکور
ہی اور یہان بھی آیا ہی اور نظم مین بلاغات جدا جدا ہین اور مضمون ایک ہین کچھ اختلاف نہین ہی تو خطیب رح نے امام رازی رح کے
سے نظم کلام کے تعلق کو بیان تفصیل سے بیان کیا ۔ چونکہ میرے نزدیک یہ بیفائدہ تطویل ہی مین نے اسکو ترک کیا سواے اسکے
بیان ثلثۃ ایام ہی اور بیان ثلث لیال ہی تو اسکو بیان کردیا گیا کہ ایسے تعدد مین رات مع دن مراد ہوتے ہین اور اسی سے
فقہا رح نے کہا کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ مین تجھ سے آج سے تین روز تک بات نہ کرونگا تو اسمین راتین داخل ہین اگر رات
کلام کیا تو قسم ٹوٹ جائیگی اور کفارہ لازم آویگا اور تفصیل فتاوی ہندیہ مین ہی ۔ ف ۔ شیخ ابن العربی رح نے یہان تاویل
اشارہ اسطرح لکہا کہ قولہ صبیا یعنی قریب عہد بولادت معنوی ۔ یعنی ظہور صفات قلب جو اسارت تیری ہی جب کہ قلب زندہ ہو
لدنا یعنی رحمت تجلیات صفاتی ۔ وزکوۃ طہارت تجرد ۔ کان تقیا ۔ یعنی اجتناب کرنے والا صفات نفس سے وبرا بوالدیہ ۔
نفس ۔ ویوم یموت بفناے وحدت اور یوم یبعث ببقاء بعد الفناء ۔ مترجم کہتا ہی کہ قولہ برا بوالدیہ مین تدرج نفس کے
طرح ہین جب کہ نفس کو توڑنا چاہیے تو جواب یہ ہی کہ یہ تاویل صحیح ہی اور کسر نفس کے یہ معنی نہین ہین کہ نفس کے ساتھ حسن سلوک
اور ہر طرح اُسکو ایذا دیجاوے مثلاً کھانا نہ کھاوین کہ وہ مضمحل ہو اور مانند اسکے جو افعال کہ اکثر جاہل لوگ صوفی کے
ہیتے ہین بلکہ نفس کے واسطے ہوا اور غلبہ وطاعت سے بیزاری وسرکشی ہی اور وہ حق سے گریز کرتا اور اُسکے تابع نہین ہوتا ہی
نہی کرتا اور اسمین منہمک ہوتا ہی پس جب تک وہ غالب ہی انسان کی حالت کفر ہی اور جب وہ تابع ہو تو وہ مومن ہی
تک ہی کہ لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ ۔ یعنی اُسوقت تک کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ اُسکی

Marfat.com

ہوائے نفس اِسکے تابع نہ ہوجاوے جو مین لایا ہون - اور اِس سے گناہ مراد نہین کیونکہ گناہ تو مومن [illegible]
مومن اِسکو بُرا اور عیب سمجھتا ہی اور اعتقاد اِسکا اسی پر ہوتا ہی کہ شرع مین یہ مذموم ہی تو نفس تابع [illegible]
نے دنیاوی باطلات کو چاہا تو اِس سے مجاہدہ کر دیتے ہین حتی کہ اگر اِسکو انواع طعام کی چاہت ہو [illegible]
نہ کرے تو اِس سے بھی اُسکو مضمحل کر دیتے ہین اور یہ وجہ اِسکو لذائذ اور تنعم سے روکنے کی ہی اور [illegible]
کرنے مین تضییع اوقات مزید ہی تو اِسکو عادی کرتے ہین کہ لذائذ مین سے قلیل پر اکتفا کرے پھر جب نفس مطیع [illegible]
ہو اور اعمال صلاح پر ہون تو نفس کے ساتھ اُسکے اعتدال تک سلوک کرنا چاہیے کہ اِسمین ترقیات و مدارج عالیہ [illegible]
لذتِ جماع سے واقفیت نہین ہی اور اگر بچڑا ہو جاوے تو اِسکو زنا کا خوف و خیال نہ رہیگا ولیکن یہ امر سخت گناہ ہی [illegible]
اعتدال پر رکھنا اور اُسکے ساتھ نکوئی کرنا چاہیے اور وہی اِس قلب کے واسطے مانند مادر کے ہی اور حدیث صحیح مین [illegible]
کا تجھپر حق ہی اور قرآن مین راہبون و رہبانیت کی مذمت صریح مذکور ہی اور حدیث مین ہی کہ میری امت کی رہبانیت جہاد [illegible]
اِسمین بہت وسیع ہی کہ زیادہ اِس سے بیان خلاف مصلحت ہی - واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب - ف شیخ عارف [illegible]
مین لکھا کہ قولہ تعالےٰ یایحییٰ خذ الکتاب بقوۃ - اشارت اِسمین یہ ہی کہ حاصل کرنا ظاہر توریت کا تو امر معروف [illegible]
خصوص حکم جو یحییٰ علیہ السلام کو دیا اِسمین ایک فضل عظیم ہی کہ اِس ندا سے قوت قدسی عطا فرمائی اور حکم دیا کہ کلام حق ازلی [illegible]
اور وہی کتاب ہی اور حکم دیا کہ بقوت حاصل کرے اور اُٹھاوے اور معنی یہ ہین کہ اے یحییٰ کلام حق قدیم کو برداشت کر بقوت [illegible]
ازلی قوت قدیم سے جو یحییٰ کی روح و صورت کا لباس لی گئی جب کہ قوت جاری ازلی سے باین شان مذکور پیدا فرمایا اور [illegible]
یحییٰ علیہ السلام کے نفس مین یہ قوت ازلی نہ ہوتی تو وہ کلام قدیم کیونکر حاصل کرتے اور کیونکر اُٹھاتے کیونکہ کلام قدیم کو [illegible]
قدیم کی قوت سے کوئی نہین اُٹھا سکتا ہی پس معنی یہ ہین کہ ہماری کتاب کو ہماری قوت سے برداشت کر اور اپنے زور سے [illegible]
سے اور ہماری کتاب ہمارے ساتھ برداشت کر نہ اپنے ذریعہ سے - اور یہ بھی اشارہ ہی کہ ہماری کتاب کو ہماری معرفت اور [illegible]
کتاب کی معرفت سے برداشت کر کہ ہماری کتاب کے حقائق معانی کو پہچان - اور یہ بھی اشارہ ہی کہ ہم سے استعانت کر [illegible]
کو لے - قولہ وآتیناہ الحکم صبیا - حالت طفلی مین - آلہی مین کیونکر سمجھون کہ طفل تھا وہ تیرا پیغمبر مردون کے بلوغ مین [illegible]
غرضکہ اپنا احسان ظاہر فرمایا کہ ہم نے اِسکو مقام حقیقت کہ معرفت ذات و صفات ہی اُسکی طفولیت کے زمانہ مین دیا کیونکہ [illegible]
روح انوار جبروت سے کامل ہو کر عالم ملکوت سے باہر آئی تھی - حکم سے اشارت ہی کہ حکمت بالغہ و معرفت [illegible]
محبت شافیہ دیدی - شیخ ابن عطاء رح نے فرمایا کہ حکم معرفت ہی - شیخ جعفر رح نے فرمایا کہ حکم خدمت مین ادب [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ یہ توفیق ظاہراً بمعنی علم ہی کیونکہ یہی اسباب حصول خدمت یا ادب سے ہی واللہ اعلم - شیخ [illegible]
کی روح مین انوار مشاہدہ تھے اور نفس مین آداب عبودیت و مجاہدہ تھے اِسی واسطے اُنکو حکم زمانہ طفلی [illegible]
یوسف بن الحسین رح نے فرمایا کہ یحییٰ علیہ السلام کو حکمت غیبیہ اور فراست صادقہ عطا ہوئی [illegible]
المترجم - فراست سے مراد یہان وہ قسم ہی جو انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہوئی ہی [illegible]
کی تفسیر مین شیخ رح نے یہ اقسام بہت تفصیل سے ذکر فرمائے ہین وہان سے [illegible]

ـت زکوٰتهی کے ساتھ بیان فرمایا بقوله وحنانا من لدنا وزکوة وکان تقیا - یعنی ہم نے اسکو اپنے پاس سے رحمت
دی اور یہ رحمت جسکو خاص فرماکر اسطرح ذکر کیا کہ ہم نے اپنے پاس سے دی تھی تو مراد اس سے وہ لباس ہی جو صفت رحمت سے
یحیی علیہ السلام کو پہنایا تھا حتی کہ اسکو اہل انقطاع کے لیے رحمت کردیا اور اہل محبت کے مرض کی دوا کردی - پھر اسکو زکوٰۃ
سے طاہر کیا تھا تو از انجملہ یہ کہ اسکو غبار امتحان اور گرد عصیان سے پاک رکھا اور اسکو تقی کہا تو وہ متقی تھا کہ اسنے سوائے حق عز و جل
کے غیر سے منھ موڑا اور شوق و محبت و خوف و ہیبت سے اسکی طرف توجہ کی - قال المترجم مذکور ہی کہ محبت و خوف سے
اتنا روتے تھے کہ آنسوؤں کی دھارین چہرہ پر بہجاتی تھین اور زخم ہوجاتے تھے - شیخ واسطی رح نے فرمایا کہ یہی بات ہی جس
کے واسطے انبساط واجب کردیا - شیخ سہل رح نے فرمایا کہ رحمت ہمارے پاس سے اور طہارت کہ خلق کے اوہام و ظنون سے اسکو پاک
کیا - قال المترجم - شاید مراد یہ ہی کہ جو طہارت عطا ہوئی تھی اسکا ظہور اثر عام طور پر اسطرح منعکس تھا کہ کمال طہارت سے مخلوق
کے اسکے حق مین ظنون کا موقع نہ ملا فافہم - اور وہ متقی تھا کہ سوائے حق عز و جل کے سب سے منھ موڑ کر حق تعالیٰ کی جانب متوجہ
تھا - شیخ رح نے کہا کہ پھر اللہ سبحانہ تعالے نے اپنے سلام سے اس طاہر زکی متقی کی روح کو روح خاص عنایت فرمائی بقولہ تعالے
وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا - سلام ازلی اسکی روح پر جبکہ اسکا ظہور ہوا تھا نور کاف و نون سے کہ یہ دونوں صفات
حق عز و جل کی تجلی سے ہین اور یہ سلام اسی کا سلام ہی جمال حق نے روح یحیی علیہ السلام کے واسطے اول امر مین تجلی فرمائی
پس جب برکت سلام الٰہی مع نور وجود کے اسکی روح کو پہونچی تو صفت عصمت کے ساتھ اسکو روز خروج سے احاطہ کرلیا
پھر جب اسمین کمال کو پہونچی تو اللہ تعالے نے زیادہ کشف جمال سے مراعات فرمائی اور وہ خطاب و سلام بوقت انتقال ہی کہ
جب دار فناء سے دار بقاء کو انتقال فرمایا تاکہ اسکو خوف عافیت سے وحشت نہ ہو اور دو سلام اور دو مشاہدہ کے درمیان
رہے یہانتک کہ عرض اکبر یعنی قیامت کی پیشی کا وقت آوے پھر جب وہ وقت آویگا تو اس روز خاص سلام سے
عتاب سے بیخوف اور کشف نقاب سے مسرور فرماویگا اور قریب کے اچھے مقام مین جگہ دیگا پس سلام اول تو
سلام تربیت ہی اور سلام دوم سلام عصمت ہی اور سلام سوم فضل و مشاہدہ ہی شیخ ابوبکر بن طاہر رح نے کہا کہ روز
ولادت کا سلام اللہ تعالے کی طرف سے تحیت ہی جس سے ہر امر مکروہ سے امن ہی اور روز ممات کہ مقبول عصمت ہی اور
عیسی علیہ السلام کے حال مین جو آیا کہ انہون نے طفولیت مین کہا کہ سلام علی یوم ولدت - تو یہ خود اپنی ذات پر ثنا ہے
اللہ تعالے نے اسکو اسکی زبان سے گویا کیا اور اسمین علم بہت دقیق اور نکتہ بہت عجیب ہی - قال المترجم یعنی یہ سلام
جو بیان عیسی علیہ السلام ہی تو دلیل ہی کہ عیسی علیہ السلام افضل تھے فافہم - شیخ واسطی رح نے کہا کہ یحیی علیہ السلام کی طرفین
حیات کو سلام سے محیط کردیا کہ اسپر کوئی مخالفت جاری نہ ہو - قصہ دوم قولہ تعالے -

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ فَاتَّخَذَتْ

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۚ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

مریم کا — جب کنارے ہوئی — اپنے لوگوں سے — ایک شرقی مکان مین — پھر پکڑ لیا

پھر بیچ میں پردہ — پھر بھیجا ہم نے — اس پاس اپنا فرشتہ — پھر بن آیا اسکے — آگے آدمی — پورا

قَالَتْ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ

بولی مجھکو رحمن کی پناہ اگر تو ڈر رکھتا ہے

رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنّٰى يَكُونُ

بھیجا ہوا تیرے رب کا کر دے جاؤن تجھکو ایک لڑکا ستھرا بولی کہان سے

سابع يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ

نہین چھوا مجھکو آدمی نے اور مین بدکار کبھی نہ تھی بولا یون ہی فرمایا تیرے رب نے

وَلِنَجْعَلَهُۥٓ ءَايَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْ

اور اسکو ہم کیا چاہین لوگون کو نشانی اور مہر ہماری طرف سے اور تھا یہ کام

جب اللہ تعالے نے قصہ زکریا علیہ السلام بیان کیا کہ اللہ تعالے نے زکریا سے حالت پیری وزوجہ کے عقیم ہونے میں طاہر مبارک یحیی علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس سے زیادہ عجیب قدرت کا قصہ ولادت عیسی علیہ السلام کا بیان کیا اور اس مین مناسبت ومشابہت ہے اسی واسطے سورہ آل عمران مین اور سورہ انبیاء مین ان دونون کو ساتھ بیان کیا ہے چونکہ قصہ یحیی علیہ السلام سے زیادہ غریب ہے اسوجہ سے کہ جورو و مرد فانی سے فرزند ہونا عادت سے قریب ہے بہ نسبت اسکے کہ عورت سے بغیر باپ کے فرزند ہو لہذا قصہ یحیی علیہ السلام مقدم کیا اور یہ تعلیم وتفہیم کا عمدہ طریقہ ہے کہ آسان سے مشکل کی طرف رجوع کیا جاوے - لہذا عطف فرمایا بقولہ - **وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ** اور بیان کر قرآن مین یعنی تلاوت کر مَرْيَمَ قصہ مریم کو - اور مریم از اشرف اولاد داؤد علیہ السلام ہے - ف اور وہ مریم بنت عمران ہے یحیی علیہ السلام کی خالہ ہے کیونکہ صحیح کی حدیث مالک بن صعصعہ انصاری مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کو بیان کیا ہے تو آسمان دوم کا ذکر کیا کہ پھر جب اسمین داخل ہوا تو وہان مین نے یحیی وعیسی کو دیکھا دونون خالہزاد بھائی ہین - م - اور مریم نہایت پاک طیب وطاہر خاندان سے ہے اور اللہ تعالے نے مریم کی ولادت کا قصہ سورہ آل عمران مین بیان کیا ہے کہ مریم کی ماں نے اسکی نذر کی تھی کہ بیت المقدس کی خدمت کے لیے خالص ہوگی اور بنو اسرائیل مین اسطرح اولاد کی نذر ہوئی تھی اللہ تعالے نے اسکو قبول کیا اور اچھی پرورش سے پالا اور بنو اسرائیل مین ایک آبرو کی نگاہ سے تھین اور تہری عابدہ ناسکہ مشہور تھین اور دنیا کی طرف سے بالکل بے رغبت اور مائل بحق وعبادت تھین اور اپنی خالہ کے شوہر زکریا کی کفالت مین پرورش پاتی تھین - قال المترجم سراج مین موافق ظاہر حدیث کے زکریا کو بہن کا شوہر ... ابن کثیر رح کی تفسیر مین خالہ کا شوہر بیان کیا ہے فاللہ تعالی اعلم - اور زکریا علیہ السلام اسوقت بنو اسرائیل کے نبی تھے جنکی طرف دین مین مرجع تھا اور زکریا علیہ السلام نے مریم کے واسطے بہت سی کرامات دیکھین ... موسم گرمی مین جاڑون کے میوے دیکھے اور جاڑون مین گرمی کے میوے پائے تو پوچھا کہ ... تازے بے موسم ملتے ہین مریم نے کہا کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہین ان اللہ یرزق ... مین گذرا ہے پھر جب اللہ تعالی نے چاہا کہ اپنی قدرت کاملہ وحکمت بالغہ سے ...

...ذت مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۔ کلام بدل اشتمال مریم سے ہے مریم کا ذکر کرنے سے یہ مراد کہ اسکا
...ے کہ جب اسنے تنہائی لی یعنی ایک تکلف و اہتمام کے ساتھ اپنے لوگون سے مکان شرقی مین تنہا ہوئی اور اہل
...کذا فی السراج اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا یعنی لوگون سے جدا ہو کر ایک طرف مسجد مقدس کی جانب شرق چلی گئی
...لکا اسوجہ سے گئی کہ اسکو حیض آگیا تھا ۔ اور بعضون نے اور وجہ بیان کیے ہین ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ نصاری
...جانب بیت المقدس واسکا حج فرض تھا اور اس سے انھون نے صرف اسوجہ سے منھ موڑا کہ مریم نے مکان شرقی لیا
...تو نصاری نے بھی جانب مطلع آفتاب کے نماز پڑھنی شروع کی ۔ رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم ۔ اور عامر نے ابن عباس سے
روایت کی کہ انھون نے اسی آیت سے نکالا کہ مین خوب جانتا ہون کہ نصاری نے کس وجہ سے جانب مطلع آفتاب کے نماز
...تی شروع کی ہے قولہ تعالی اذ انتبذت من اہلہا مکانا شرقیا ۔ تو انھون نے عیسی علیہ السلام کی جائے ولادت کو قبلہ بنایا ۔
رواہ ابن جریر ۔ مترجم کہتا ہے کہ ولادت عیسی علیہ السلام کی بیت لحم مین ہوئی اور اسوقت تو مریم علیہا السلام کسی حاجت ضروری
واسطے اہتمام کر کے جانب شرق کے مکان مین لوگون سے آڑ مین ہو گئین تھین ۔ پس شاید مراد یہ ہو کہ ظہور رحم مادر مین اسی وقت
ہوا ہے فافہم ۔ اور محمد بن اسحق نے مکان شرقی یعنی تنہا پانی بھر کر پینے کو گئی ۱۲ ۔ اور سراج مین بھی مکان شرقی سے شرق بیت المقدس
ہے اور لکھا کہ امام رازی رح نے کہا کہ اپنے گھر کا شرقی حصہ ۔ اور شیخ جلال محلی رح نے صرف شرقی دار پر اکتفا کیا ۔ اور بیضاوی رح نے
شرقی بیت المقدس یا شرقی دار ۔ خطیب رح نے کہا کہ شاید جو دار مریم ہو اسکا شرقی حصہ وہی مسجد مقدس کا شرقی ہو ۔ مترجم
ہے کیونکہ وہ مسجد مقدس کی خدمت کے لیے آزاد تھین ۔ لہذا نوف بکالی رح نے کہا جس مکان مین عبادت کیا کرتی تھین اسکے
...ی حصہ مین تخلیہ کیا ۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا تو بنایا اپنے لوگون سے ورے پردہ ۔ اس سے ظاہر ہے
وہ مقام بالکل پاس تھا کہ اسکے لوگ وہان آسکتے تھے تو تکلف کر کے ایک اوٹ بنالی ۔ اور پردہ ڈال لیا تاکہ کوئی نہ آوے
کسی ضرورت کے واسطے تھا جس سے گھر کے لوگ واقف ہوا کرتے ہین اور قرآن مین اسکا ذکر نہین ہے اور نہ اسکی کوئی حاجت
...ن مفسرین کے یہان اقوال ہین اول یہ کہ انھون نے اسواسطے تخلیہ کر لیا کہ عبادت مین حرج نہ ہو ۔ اقول نوف بکالی کی
روایت یہی ہے کہ عبادت کے لیے مکان مین تخلیہ کر لیا ۔ دوم یہ کہ پیاسی ہوئی تھین تو مشرق کی طرف پانی بھرنے کو گئی تھین
...ع ۔ سوم یہ کہ اپنی بہن کے گھر مین تھین جو زکریا علیہ السلام کی بی بی تھین اور اسمین ... اسباب تھی جہان رہا کرتی تھین
اور جب گھر سے نکلتے تو مریم کی محراب کو بھی مقفل کر دیتے تھے تو انکو خواہش تھی کہ تنہائی مین پہاڑ پر اپنے سر کے بال دیکھین
صاف کرین پس سورج نکلتے وقت پہاڑ کی طرف جانب مشرق بیٹھین اسی حالت مین اللہ تعالی کی طرف سے فرشتہ آیا
...فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا تو ہم نے بھیجا اسکی جانب اپنی روح کو یعنی جبرئیل علیہ السلام کو ۔ کذا فی السراج
...رح نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے اسکی طرف روح یعنی جبرئیل کو بھیجا ۔ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا
...یعنی اسکو نظر آنے کے لیے پورا خوبصورت آدمی بن گیا ۔ مجاہد و ضحاک و قتادہ و ابن جریج و وہب بن منبہ و سدی
...یعنی جبرئیل علیہ السلام ۔ یہی قول جو ان بزرگون سے مروی ہوا ہے ظاہر قرآن ہے اور اللہ تعالی نے دوسری
...نزل بہ الروح الامین علی قلبک ۔ یعنی روح جو امانت دار ہے قرآن کو لیکر تیرے قلب پر اترا ۔ انتہی ۔ اور انسان

Marfat.com

کی خوبصورت شکل فرمائی اور مرد کی صورت نہیں فرمائی اسواسطے کہ فرشتہ نہ مرد ہی نہ عورت ہی [illegible]
اسواسطے تھی کہ اصلی صورت پر ملائکہ کو دیکھنا آدمی سے تاب نہیں ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
جبرئیل علیہ السلام کو اسکی اصلی صورت پر دیکھا پس فرشتہ کو بشر کی صورت کردیا تاکہ خوف [illegible]
باتین کرسکین خطیب رح نے تخلیہ شرقی کی وجہ چہارم یہ بیان کی کہ حیض سے غسل کرنے کو [illegible]
پردہ کرلیا اور مذکور ہی کہ جب کبھی حیض آتا تھا تو مسجد مقدس سے نکلکر اپنی بہن کے گھر مین چلی جاتی تھین [illegible]
مسجد مقدس مین چلی آتی تھین پس وہ طاہر ہوکر نہانے کے مکان مین تھین اور کپڑے پہن چکی تھین کہ جبرئیل [illegible]
آدمی کے ظاہر ہوے تاکہ کلام کرسکین اور دہشت سے بیہوش نہ ہون۔ بیضاوی رح نے لکھا کہ مرد نوجوان خوبصورت کی [illegible]
شاید اسوجہ سے تھا کہ اُنکی شہوت کو جوش ہو اور اُنکا خود نطفہ اُنکے رحم مین اُتر آوے باوجودیکہ عفیفہ ہونے کی [illegible]
امن تھا۔ امام رازی رح نے ان وجوہ کے بعد لکھا کہ احتمال اِن وجوہ کا ہی مگر کلام مین کوئی ایسا لفظ نہین ہی جس سے [illegible]
کسی کی ترجیح ظاہر ہو۔ فتح البیان مین نقل کیا کہ بیضاوی نے جو تمثیل جبرئیل علیہ السلام کی وجہ بیان کی ہی کہ [illegible]
ہو تو کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس مین کہا کہ اسمین نظر ہی مگر کوئی وجہ نظر کی نہ خود بیان کی اور نہ مجھے کسی مفسر کے [illegible]
سوا سے ابو السعود رح کے کہ شیخ ابو السعود رح نے تفسیر مین کہا کہ اسمین ایک تو یہ بات ہی کہ یہ مقام بیان آثار قدرت کا [illegible]
پر دلیل ہین یعنی ہیجان شہوت وغیرہ کے اسباب ظاہری برانگیختہ کرنے کا مقام نہین ہی بلکہ مقام ظہور قدرت کا ہی [illegible]
کہ قول بیضاوی مین جو توجیہ ہی اُسکی تکذیب صریح اِس کلام سے ظاہر ہی کہ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ
إِن كُنتَ تَقِيًّا یعنی مریم بولی کہ مین الرحمن کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتی ہون اگر تو متقی ہو۔ کہا کہ یہ صریح شاید ہی کہ مریم کے
اُسکی جانب اِس نگاہ سے کچھ میل بھی نہین ہوا تو کہان وہ حالت انزال کی جو انتہاے مرتبہ شہوت پر ہوجاتی ہی۔ [illegible]
حسن وجمال فائق پر ظہور ہونا مریم کے علوی درجات کے واسطے امتحان تھا کیونکہ مریم علیہا السلام سے ایسی عفت [illegible]
ظاہر ہوئی کہ اُسکی انتہا نہین ہی اور اللہ تعالی عزوجل کا نام الرحمن سے لینے مین مبالغہ ہی پناہ مانگنے مین [illegible]
نام پاک سے آثار رحمت خاصہ ظاہر ہوکر اسکو اِس امتحان کی بلا سے حفظ ورعایت مین رکھین۔ انتہی مترجم [illegible]
کا تمثل بصورت بشری کس کیفیت سے ہوتا ہی کیونکہ فرشتہ کے واسطے اجزاے زائد بھی ہوتے ہین اسمین [illegible]
کہ خلق انسانی سے زائد یا جبرئیل کے زائد اجزا کو اللہ تعالے فنا کردیتا ہی یا زائل کردیتا ہی پھر اصلی [illegible]
اور یہ اِس بنا پر ہی کہ اُسکے واسطے اجزاے زائد واجزاے اصلیہ دونون ہین اور ابن عبد السلام [illegible]
کرکے اعادہ کرتا ہی اور شیخ ابن حجر رح نے کہا کہ انسان سے زائد بقدر نہ زائل ہوا اور نہ [illegible]
نظر سے پوشیدہ کردیتا ہی ذکرہ الکرخی رح۔ مترجم کہتا ہی کہ غیر زائد اجزا جنکو اصلی کہا جاتا ہی وہ [illegible]
انسانی یا بصورت دحیہ کلبی ظہور ہوتا ہی بلکہ اصلی صورت مین تمام افق کو گھیر لیا تھا [illegible]
مین بھی نقص وتصغیر ماننا لازم ہی پس اپنے تکلفات متکلمین کے زعم پر بے معنی ہین اور عقل [illegible]
کی وجہ سے اُنکا تشکل اشکال مختلفہ مین ہوسکتا ہی اور یہی ظاہر عقائد مین مذکور ہی [illegible]

Marfat.com

انسانی مین ہوا اور حضرت مریم نے بوجہ تخلیہ وحجاب کے اور اپنے ضعف وعاجزی کے پناہ مانگی ۔ یہ سب
ہو کہ روح سے مراد جبرئیل ہین اور بعض نے کہا کہ روح سے مراد روح عیسیٰ علیہ السلام ہو ۔ شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا
کہ رازی نے ربیع بن انس سے اُسنے ابو العالیہ سے اُسنے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ روح عیسیٰ علیہ السلام
انھین ارواح مین کے ہو جن سے زمان آدم علیہ السلام مین عہد لیا گیا اور وہی روح مریم علیہا السلام کے لیے متمثل ہوئی ۔ کما قال تعالیٰ فتمثل لہا
بشرا سویا ۔ پس مریم نے جس سے باتین کین اُسی سے حاملہ ہوئین اسطرح کہ وہ اُنکے منھ مین داخل ہو گیا ۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اسمین
انتہائے غرابت ونکارت ہو اور شاید کہ یہ اسرائیلی بیان ہو اور صواب وہی ہو کہ فرشتہ بصورت آدمی متمثل ہوا اور آخر اسنے کہا کہ انا
رسول ربک ۔ ولیکن اول حال مین چونکہ مریم تنہا تھین اور قوم سے منحجبت تھین اور انکو گمان یہ ہوا کہ یہ میرے ساتھ بدی کا ارادہ
رکھتا ہو تو اس سے پناہ مانگی ۔ سراج مین لایا کہ اگر کہا جاوے کہ ان کنت تقیا ۔ کے یہ معنی ہین کہ اگر تو متقی ہو اور متقی خود بدی کا ارادہ
نہین کرتا تو اس سے پناہ مانگنا بیفائدہ ہو اور پناہ تو بدکار فاجر سے مانگنی چاہیے ۔ جواب دیا گیا کہ یہ بمنزلہ اس قول کے ہو لا تظلمنی ان
کنت مومنا ۔ یعنی مجھ پر ظلم مت کر اگر تو مومن ہو یعنی تیرا ایمان چاہیے کہ مجھ پر ظلم سے مانع ہو اسی طرح یہان مراد ہو کہ تیرا تقویٰ تجھے
بدکاری سے مانع ہونا چاہیے اور اسمین نہایت خوبی ہو کیونکہ مریم علیہا السلام نے معلوم کر لیا کہ پناہ مانگنے کا اثر اسی مین ہو سکتا ہو جو
متقی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین ۔ یعنی چھوڑ دو جو سود سے باقی ہو اگر تم مومن ہو ۔ شیخ ابن کثیر رح نے
لکھا کہ قولہ ان کنت تقیا ۔ یعنی اگر تجھے خوف الٰہی ہو اور یہی طریقہ دفع کا مشروع ہو پہلے اللہ تعالیٰ سے خوف دلایا ۔ شیخ ابن جریر رح
نے ابو وائل رح سے روایت کی کہ اُنھون نے قصہ مریم رض ذکر کیا اور اس لفظ پر کہا کہ مریم جانتی تھی کہ جو متقی ہوگا وہ اللہ تعالیٰ
کی مخالفت کو مانع جانتا ہو ۔ سراج مین لایا کہ یہ قول بھی یہان آیا ہو کہ اس زمانہ مین ایک شخص کسمی بہ تقی تھا جو شرارت والا تھا اور
بدکاری مین عورتون کا درپے ہوتا تھا پس مریم نے گمان کیا کہ یہ وہی شخص ہو تو اس سے پناہ مانگی ۔ امام رازی رح نے لکھا کہ
یہ قول وما نند اسکے غیر موجہ ہین اور بات وہی ہو جو اول مذکور ہوئی ۔ مترجم کہتا ہو کہ حاصل اس مقام کا یہ ہو کہ مریم علیہا السلام
ایسی حالت مین اس مرد متمثل کو دیکھکر اللہ تعالیٰ سے پناہ ڈھونڈھی کہ وہی بچانے والا ہو اور اُسکو الرحمٰن کے نام سے یاد کیا
یعنی رحم فرما کر عفت مین رکھے پس پناہ مین اپنا بھروسا اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین پر کیا اور اُس شخص کے واسطے ظاہر کر دیا کہ مین نے
رب رحیم کی پناہ مین داخل ہوتی ہون تجھ سے اور اگر تو متقی ہو تو تجھے خوف ہو گا کہ غضب الٰہی مین مبتلا ہو جاوے جبکہ ایک
عورت تجھ سے پناہ مانگتی ہو ۔ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ جبرئیل نے کہا کہ مین تو بھیجا ہوا تیرے رب کا ہون جس سے
تو پناہ ڈھونڈھتی ہو یعنی متہم نہین ہون بلکہ جو تو نے ذکر کیا کہ متقی ہو وہ بھی ہون اور اس سے مزید یہ کہ رسول ہون اور رب سے
پناہ لینے مین لطف کی رعایت ہو یعنی جس نے تجھے تربیت فرمایا اُسکا رسول ہون ۔ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا تاکہ مین
تجھے عطا کر دون فرزند زکی ۔ ورش وابو عمرو اور قالون کی قراءت مین لیہب لک آیا ہو اور باقیون کی قراءۃ لاہب ہو ۔ ابن کثیر رح نے
کہا یعنی جب مریم رض نے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی تو جبرئیل علیہ السلام تھرتھرا گئے اور اپنی اصلی صورت پر ہو گئے اور کہا کہ
مین تیرے رب کا رسول ہون اُسنے مجھے بھیجا ہو لیہب لک تاکہ رب تعالیٰ تجھے ہبہ وعطا فرما دے ایک لڑکا زکی اور یہ ابو عمرو کی
قراءۃ ہو اور باقیون کی قراءۃ مین لاہب لک تاکہ مین تجھے ہبہ کر دون طفل زکی ۔ اور دونون قراءتین بہتر اور معنی صحیح ہین اور ہر ایک

Marfat.com

ودسرے کو مستلزم ہے پس اول تو حقیقت ہے یعنی اللہ تعالے مجھے بیہ فرماوے بلا واسطہ بحکم الٰہی کے [illegible]
کردون بحکم الٰہی اور ہبہ حقیقی اسی کا ہے مین صرف واسطہ ہون - سراج مین لکھا کہ لاہب لک مین [illegible]
ہبہ چونکہ جبرئیل کے ہاتھون جاری ہوا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے جیب مریم مین بحکم الٰہی [illegible]
قرار دیکر فعل کی نسبت سبب مستعمل کی طرف کردی جیسے ابراہیم علیہ السلام نے بتون کی نسبت [illegible]
کثیرا من الناس - یعنی اے رب ان مورتون نے گمراہ کیا ہے بہتیرے لوگون کو - توجیہ دوم [illegible]
کو یہ سچی بشارت دی تو گویا بمنزلہ ہبہ کے ہوئی - قَالَتْ مریم نے کہا کہ - اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ [illegible]
میرے غُلٰمٌ لڑکا اور حال یہ ہے کہ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ اور مجھے نہین چھوا کسی بشر نے [illegible]
نہین ہوا - وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا اور مین کبھی بغی نہ تھی یعنی زانیہ نہ تھی - بغی بروزن فعیل مشتق ہے [illegible]
نہین آئی تو اسکی وجہ یہ ہے کہ بغی وہ زانیہ عورتین جو مردون کو ڈھونڈھتی ہین ابن الانباری رحمہ نے کہا کہ بغی کا لفظ [illegible]
واسطے غالب مستعمل ہے بمنزلہ حائض وعاقر کے کردیا گیا ہے اور بہت کم عرب لوگ مرد کو رجل بغی کہتے ہین - اور حاصل مقام یہ ہے کہ [illegible]
کا تولد دو طرح سے ہوتا ہے یا تو نکاح سے سو مجھے کسی بشر نے اسطرح نہین چھوا اور یا زنا سے اور مین نے کبھی ایسا نہین کیا [illegible]
کہا کہ یہان سوال ہے کہ جب مریم نے یہ کہا کہ لم یمسسنی بشر - تو معلوم ہو گیا کہ نہ نکاح ہوا اور نہ زنا ہوا پھر ولم اک بغیا کی [illegible]
حاجت ہے تو اسکا جواب دو طرح سے دیا گیا ایک یہ کہ لم اک بغیا - واسطے تاکید کے زیادہ کیا اور فائدہ تاکید کا یہ ہے کہ نہ تو کسی [illegible]
کی جانب سے زنا ہوا اور نہ مین کبھی بغی تھی یعنی مین نے کسی مرد کو تلاش ہی نہین کیا تو اس سے زیادہ تاکید فرمائی کہ حضرت مریم
فحش سے بالکل پاک ہے - اور دوسرا جواب یہ کہ قولہ لم یمسسنی بشر اگرچہ باعتبار لغت کے حلال وحرام سب طرح سے چھونے کو شامل [illegible]
یعنی کسی طرح مرد کا چھونا واقع نہین ہوا لیکن باعتبار عرف کے چھونا عبارت نکاح سے ہے اور یہ نکاح کا کنایہ ہے اور زنا سے کنایہ [illegible]
ہوا کرتا کیونکہ زنا کے واسطے فجر بہا اور بانند اسکے بولا کرتے ہین جسمین ایک قسم کی توہین بھی ہوتی ہے اور یہ کنایہ مس کا عزت [illegible]
کے ساتھ ہے وہ زنا مین نہین بولا جاتا ہے - اگر کہا جاوے کہ پھر آل عمران مین تو فقط اسی پر اکتفا ہے کہ لم یمسسنی بشر - اور اگر یہ لفظ [illegible]
وحرام دونون کی نفی نہ کرتا ہوتا تو زنا کا احتمال رفع کرنا ضرور تھا - جواب یہ ہے کہ زنا کا احتمال بعید ہے گویا اسکے رفع کی [illegible]
ضرورت نہین ہے اگر کہا جاوے کہ کیا حضرت مریم علیہا السلام نے بغیر مس بشر کے اولاد ہونا قدرت الٰہی سے بعید جانا [illegible]
دیا گیا کہ نہین بلکہ عادت کی راہ سے بعید جانا کیونکہ مریم علیہا السلام کو عادت سے معلوم تھا کہ عورتون کے اولاد [illegible]
اور اپنے آپ کو نکاح وزنا ہر طرح مرد کی قربت سے پاک پایا تو اسکو بعید جانا کہ کیونکر فرزند ہوگا [illegible]
الٰہی کا انکار نہ تھا بلکہ اپنے آپ کو حقیر جانکر خوف کیا کہ یہ فرزند کیونکر ہوگا آیا میرے واسطے شوہر [illegible]
یا اللہ تعالی بدون اسکے پیدا فرماویگا - ولیکن یہ جواب بظاہر سیاق بعید ہے ہان اسقدر ہوسکتا [illegible]
مین مبتلا نہ ہون تو تسکین کے لیے اس پیرایہ مین کہا کہ مین تو آجتک کبھی زانیہ نہین [illegible]
کیسے فرزند ہوگا - لہذا - قَالَ کہا جبرئیل نے كَذٰلِكِ یون ہی ہے [illegible]
هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ کہا تیرے رب نے کہ یہ تو مجھ پر بہت آسان ہے - یعنی [illegible]

یہ فعل محض پایا جاوے کیونکہ اللہ تعالی کی قدرت ایسی عظیم ہے کہ یہ فعل جسکو تونے ایسا بعید سمجھا
اسکے نزدیک یہ فعل ہیچ ہے۔ اور یہ اسی معنی پر عطف کیا قولہ۔ **وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ** اور تاکہ ہم اس طفل کو
لوگون کے لیے یعنی علامت ہو کمال قدرت الٰہی پر کہ وہ مردون کو قیامت مین زندہ کریگا اور جو آیت یحیی مین
تھی اس سے زیادہ دلالت و دلیل ہے۔ اور پیدائش بشر مین اللہ تعالے نے چار قسمین کین اور چوتھی قسم کو عیسی علیہ السلام سے
پورا کیا کہ عیسی علیہ السلام کو عورت سے بدون مرد کے پیدا کیا اور حوا علیہا السلام کو مرد سے بدون عورت کے پیدا کیا اور
آدم علیہ السلام کو بغیر مرد و بغیر عورت کے پیدا کیا اور باقی اولاد کو مرد و عورت سے پیدا کیا پس وہ آیت ہے واسطے لوگون کے
لیکن مومنون کے لیے بخلاف فاسقون دبے ایمانون کے جیسے یہود کہ وے حضرت مریم کو بہتان لگاتے تھے اور جیسے ہمارے
ملک کے عام نصرانی کہ یہ لوگ بھی مانند یہودیون کے یوسف نجار سے متہم کرتے ہین اور یہ انکا کفر و بہتان خود اُنکے قول پر ہے اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوتا اور قول تثلیث وغیرہ نہ ہوتا توخالی یہ بہتان اُنکے کفر کے لیے کافی تھا پس قولہ آیۃ للناس
میں ناس سے مراد مومنین ہین جو اُسکو آیت مانتے ہین۔ **وَرَحۡمَةً مِّنَّا** اور اُسکو اپنی طرف سے رحمت کردین۔ یعنی
مومنون پر کہ وے اُس پر ایمان لاکر ہدایت پاوین اور ہمیشہ اُسکے ساتھ ایمان سے ثواب و فیض پاوین اور آخرت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی جمعیت مین اُسکی شفاعت سے مستفیض ہون اور یہ بھی مومنون کے واسطے مخصوص ہے **وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا**
اور تھا یہ امر مقضی۔ یعنی علم الٰہی مین جاری ہوچکا تھا۔ شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ اسمین دو احتمال ہین ایک یہ کہ یہ کلام جبرئیل کا
ہے کہ مریم علیہا السلام کو خبر دی کہ یہ بات علم الٰہی مین مقدر ہوچکی۔ محمد بن اسحق رح نے کہا کہ یعنی اللہ تعالی نے اس امر کو
مقرر کردیا تو اُسکے ہونے مین کوئی چارہ نہین ہے اور اسی کو ابن جریر رح نے اپنی تفسیر مین اختیار کیا اور سوائے اسکے اور کوئی معنی
نہین لکھے۔ دوم احتمال یہ کہ اللہ تعالی نے اس کلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور یہ کنایہ ہے نفخ روح سے کما قال تعالے
التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا۔ پس معنی یہ ہین بعد سوال مریم و جواب جبرئیل کے واقع ہوا وہ امر جو اللہ تعالی نے مقدر کیا
یعنی نفخ روح۔ اور بر تقدیر اول یہ معنی ہوے کہ یہ امر کہ تجھ سے بغیر باپ کے بیٹا پیدا کیا جاوے یہ علم الٰہی مین مقدر ہوچکا
ف۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ ورحمۃ منا۔ یعنی اللہ تعالی کی طرف سے نبی کہ جو لوگون کو اللہ تعالی کی توحید و عبادت
کی طرف بلاوے کما فی قولہ ویکلم الناس فی المہد وکہلا ومن الصالحین۔ یعنی لوگون کو رب عزوجل کی عبادت کی جانب بلاوے
بچپن اور کہولت کی عمر مین۔ وقال ابن ابی حاتم حدثنا ابی حدثنا عبد الرحیم بن ابراہیم حدثنا مروان حدثنا العلاء بن الحرث الکوفی
عن مجاہد۔ یعنی مجاہد رح سے روایت کی کہ مریم علیہا السلام نے بیان کیا کہ جب مین تنہا ہوتی تو عیسی مجھسے حدیث و باتین بیان کرتا اور
وہ پیٹ مین تھا اور جب مین لوگون کے بیچ مین ہوتی تو میرے پیٹ مین تسبیح پڑھتا اور تکبیر کہتا۔ ف۔ شیخ محی الدین
ابن عربی رح نے اس قصہ کی تاویل بعضے غرائب کلمات سے لکھی ہے اور پورے قصہ کی تاویل کا نمونہ ذکر کیے دیتا ہون جس سے باقی کا حال
معلوم ہو۔ قولہ مکانا شرقیا۔ مکان شرقی وہ مکان عالم قدسی ہے کیونکہ مکمن طبیعت و مقر نفس سے تنہا و علحدہ ہونے سے اسکا
مکان قدس ہے۔ اور اہل سے مراد قواے نفسانیہ و طبیعیہ ہین اور حجاب وہ حظیرہ قدسی ہے کہ عالم نفس والون سے محجوب
ہے یعنی حجاب صدری قواے مادی کے علم پہونچنے کی انتہا ہے اور جب تک تجرد کے طریقہ سے ترقی نہ ہو تب تک

روح القدس تک وصول نہین ہوسکتا ولذلک قال تعالے فارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا

متمثل ہونے کی وجہ وہ بیان کی جو سابق مین ہم نے بیضاوی رح سے نقل کی کہ مریم علیہا السلام

انزال ہونے سے نطفہ قرار پاوے اور طول کے ساتھ اسمین اِس بناپر تقریر کی کہ وحی الہامی

نفسانیہ پر بھی اثر پہونچتا ہی پھر علوم طبعیہ سے نقل کیا کہ منی مرد کی عاقد اور عورت کی منی منعقد ہی

زائد ہی اور عورت مین منعقدہ زائد ہی اور یہ نہین ہوسکتا کہ ہر ایک مین ایک ہی قوت ہو

کہ مزاج تو ایک دوسرے مین باہم کسر و انکسار سے پیدا ہوتا ہی پھر جب یہ بات ثابت ہوئی کہ خود عورت کی

منعقدہ موجود ہی تو ہوسکتا ہی کہ کسی عورت کا مزاج مردانہ ہو جیسے عورت شریف النفس وقوی القوی کا مزاج

زیادہ گرم ہو تو اُسکے دائین کلیہ کی منی بہ نسبت بائین کے زیادہ گرم ہوگی تو اِس سے تنہا عقد و انعقاد ہوکر

جبکہ اُسکو روح القدس سے تائید ہو تو نفس کے افعال قوی وکامل ہونگے ۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ سب طول

مقام غور ہی وہ سابق مین تفسیر شیخ ابو السعود رح سے نقل کیا گیا ہی ۔ پھر شیخ نے قولہ مکانا قصیا ۔ مین کہا کہ یہ مکان بعید

شرقی اول تھا کیونکہ یہ جانب غزلی عالم نفس ہی اور وہ اول عالم قدس تھا اور دونون مین فصل ہی ۔ ف ۔ شیخ

نے عرائس مین لکھا کہ قولہ واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اہلہا مکانا شرقیا ۔ اشارہ حقیقت بیان یہ ہی کہ جو ہر مریم

جوہر تھا اُسکو حق عزوجل نے نور اُنس سے پرورش کیا تو جمیع انفاس مین اُسکو جذب عالم انس و قدس کی جانب

پس ہر وقت مراقبہ مین عالم ملکوت سے شمس جبروت ظاہر ہونے کے منتظر ہوتی تھی اور روح قدسی صفات اُسکے عالم

پر متوجہ تھی اور اُسنے عالم ازل سے مشام روح مین انوار قدس سے ایک نفحہ پہونچا اور وہ کلمہ کبری سے حامل ہوئی اور جب

سے اُسپر عکس پڑا اور خلقت سے اُسنے پردہ کر لیا تو روح حقیقت سے اُسکو اُنس ہوا اور تجلی جمال و جلال سے نور اُسکی

بصورت عیسی علیہ السلام متمثل ہوکر پہونچا وذلک قولہ تعالے فارسلنا الیہا روحنا الآیہ ۔ اور ہم بارہا بیان کر چکے ہین کہ

عالم ہی اور وہ ناسوت سے جدا ہی اور ناسوت اُسکے ادراک سے عاجز ہی اور جمال حق عزوجل تمام مخلوق سے پاک ہی

کوئی مماثلت و مشابہت حدوث کو نہین ہی اور حق عزوجل فرد واحد قدیم ہی نہ وہ کسی مین ساری ہی اور نہ حلول ہی تعالی اللہ

علوا کبیرا تو ہم کہتے ہین کہ ارسال روح بمعنی تفسیری تو ظاہر ہی اور اشارت ہی کہ یہ روح ظہور تجلی قدسی ذاتی در نور صفات

در لباس افعال ہی پس اِس التباس سے ایک صورت مرغوب پیدا ہوئی جسکی جانب ہر ایک اہل شوق کا میل ہوا

روح صفت و روح ذات ولباس نوری بقدر عقل مریم علیہا السلام تھی اِسی واسطے فرمایا کہ فتمثل لہا یعنی

ابتداے عشق مین عاشقون کے لیے ظہور حق کی یہی کیفیت ہوتی ہی تاکہ اُسکی جانب ارواح

معادن کی معرفت حاصل کرین پھر خلق کو جدا کر کے صرف حقیقت مین ذات و صفات کو پہچانین

رایت ربی فی احسن صورۃ ۔ مین نے رب عزوجل کو اچھی صورت مین دیکھا ۔ مترجم کہتا ہی کہ

دارمی وغیرہ نے بھی روایت کی ہی اور دارقطنی و بیہقی وغیرہ نے کہا کہ اِسکی کوئی اسناد صحیح نہین

کہا کہ حدیث حسن ہی اور شیخ ابن الجوزی نے علل مین باستیعاب روایات و اقوال کو نقل کیا

شیخ ابن عطار رح نے کہا کہ قولہ فارسلنا الیہا روحنا- یعنی ایک نور اپنی طرف سے بھیجا وہ مریم پر ڈالا اور
ن کردیا تو یہ قدیم ازلی عنایت تھی اور اسمین مخلوق کا اثر نہین ہی اور اسی نور کے نتائج سے عیسی روح اللہ کو پیدا کیا اور
عنی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مریم کے واسطے روح عیسی متمثل ہوئی تھی اقول علماے مفسرین نے اس قول کو تسلیم نہین کیا ہی
ابن کثیر رح وغیرہ نے اسکو ذکر کرنے کے بعد لکھا کہ صحیح یہ ہی کہ متمثل جبرئیل ع بشکل آدمی ہوے تھے اور شیخ محی الدین بن العربی
اس قول کو نقل کرنے کے بعد لکھا کہ حق یہ ہی کہ وہ روح القدس تھا جبرئیل قولہ لاہب لک غلاما زکیا- اور یہ ظاہر ہی- قولہ ولنجعلہ
للناس ورحمۃ منا- اللہ تعالی نے عیسی ع کو آئینہ نور مشاہدہ ومشکوۃ نور صفات بنا دیا تھا جو لوگ طالب وصال وقرب ہون تو ایسے
اہل محبت کے لیے اس سے تجلی نور صفات وذات حاصل ہوتی تھی- اور یہ رحمت ہی ہر مرید کے لیے جو ضعف سے سر قدم تک
نہین پہونچ سکتا تو اسکو حدوث کے آئینہ سے جمال قدم دکھلایا جاتا ہی اور اس سے زیادہ کون آیت اور رحمت ہی کہ قدم جل شانہ
تشبیہ وتعطیل وحلول وغیرہ نقائص سے بالکل پاک مبرا ہی چہرہ موسی وعیسی ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور کرے اسی واسطے مروی ہی
جاء اللہ من سیناء واستعلن بساعیر واشرق من جبال فاران- یعنی اللہ تعالی آیا طور سیناء سے اور ساعیر سے ظہور کیا اور فاران کے پہاڑ
روشن ہوگیا- اقول اول اشارہ ظہور موسوی ہی اور دوم ظہور عیسوی ہی اور سوم انکشاف محمدی علیہم الصلوۃ والسلام ہی- شیخ ابو بکر بن
رح نے کہا کہ آیۃ للناس یعنی علامت جو دلالت کرے تصحیح ربوبیت پر اور رحمت ان لوگون کے لیے جو اسپر ایمان لائے اور
حق مین ایسا دعوی نہ کیا جو اپنے واسطے نہین کرتے ہین اقول یعنی یہود کی طرح اسمین عیب نہ لگایا اور نصاری کی طرح اسمین خدائی
کی بلکہ اسکو بندہ رسول معظم مکرم سمجھا تو انکے حق مین وہ رحمت وآیت ہی بالجملہ للناس سے تمام مراد نہین ہین بلکہ خاص وہ لوگ
جو آیت پر ایمان لائے اور اللہ تعالی کی معرفت حاصل کی فافہم پھر اللہ تعالے نے فرمایا

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ٥ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ

پھر لیا اسکو پھر کنارے ہوئی اسکو لیکر ایک پرے مکان مین پھر لے آیا اسکو جننے کا درد ایک کھجور کی

النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ٥ فَنَادٰىهَا

بولی کسی طرح مین مرچکتی اس سے پہلے اور ہوجاتی بھولی بسری پھر آواز دی اسکو

مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ٥ وَهُزِّيْٓ

نیچے سے کہ غم نکھا کردیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ اور ہلا

اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ٥ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ

اپنی طرف کھجور کی جڑ اس سے گرینگی تجھ پر کھجورین پکی اب کھا اور پی

وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ

اور آنکھ ٹھنڈی رکھ پھر کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو مین نے مانا ہی

لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ٥

رحمن کا ایک روزہ سو بات نہ کرونگی آج کسی آدمی سے

شیخ محی الدین بن العربی نے نقل کیا کہ ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے [illegible]
ہوں اور تجھے فرزند زکی طاہر سپرد کرنے آیا ہوں اور اللہ تعالی اپنی قدرت سے تجھ سے [illegible]
ہو چکا ہے تو مریم علیہا السلام کو سکون ہوا اور جبرئیل سے مطمئن ہوئیں شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ [illegible]
سپرد کیا۔ سراج میں لکھا کہ تقدیر کلام یہاں یہ ہے کہ پھر ہم نے اسمیں نفخ کیا فحملتہ یعنی مریم [illegible]
نفخ کرنے والے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ اللہ تعالے نے نفخ فرمایا بدلیل قولہ تعالے [illegible]
فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا۔ وہ مریم جس نے پاک رکھا اپنی فرج کو سو نفخ کیا ہم نے اسمیں اپنی جانب سے ایک [illegible]
قولہ تعالے ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم۔ یعنی عیسی کی مثال اللہ تعالے کے نزدیک مثل آدم کے ہے یعنی [illegible]
کل باتوں میں چاہیے سوائے اس بات کے جو دلیل سے خارج ہو اور معلوم ہے کہ آدم علیہ السلام میں نفخ روح اللہ تعالی نے [illegible]
بدلیل قولہ فنفخت فیہ من روحی۔ میں نے آدم میں اپنی روح پھونکی۔ تو یونہی عیسی علیہ السلام میں بھی اللہ تعالی نے نفخ [illegible]
اور بعض نے کہا کہ نفخ کرنے والا جبرئیل علیہ السلام ہے کیونکہ جمہور کی قرارت کے موافق [illegible] لاہب لک ہے یہ ظاہر ہے کہ جبرئیل
نے نفخ کیا۔ پھر رہا یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے کیونکر نفخ کیا ہے تو اسمیں بھی اختلاف ہے بعض نے کہا کہ مریم علیہا السلام کی قمیص
تھی جبرئیل علیہ السلام نے اسکو اٹھا کر اسکی جیب یعنی گریبان کی چاک میں پھونک دیا تو جب مریم علیہا السلام نے اسکو [illegible]
تو اسکے اثر سے حاملہ ہو گئیں اور بعض نے کہا کہ وہ قمیص پہنے تھی پس جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ بڑھا کر اسکے چاک گریبان میں
پھونک دیا۔ اقول یہ ظاہر نہیں ہے اسواسطے کہ ملائکہ اگرچہ مرد نہیں اور نہ عورت ہیں لیکن آداب شرعی ملحوظ ہونے سے وہ عورت کو
نہیں چھوتے ہیں اور شاید یہاں چھوا ہو یا فقط قمیص کو چھوا ہو۔ بعض نے کہا کہ قمیص کی آستین میں پھونکا اور بعض نے کہا کہ منہ میں
پھونکا اور بعض نے کہا کہ جبرئیل نے دور سے پھونکا وہ پھونک مریم تک پہونچی اور اسی وقت حاملہ ہو گئیں اور بعض نے کہا کہ [illegible]
پھونکا اور وہ نفخہ سینہ تک پہونچا اور حاملہ ہو گئی۔ پھر مریم اپنی بہن کے پاس جو زکریا علیہ السلام کی بی بی تھی دیکھنے آئی جب
گلے سے لگایا تو پہچانا کہ یہ حاملہ ہے پس مریم نے اپنا حال بیان کیا تو بہن نے کہا کہ میں پاتی ہوں کہ جو میرے پیٹ میں ہے وہ [illegible]
جو تیرے پیٹ میں ہے سجدہ کرتا ہے یہی معنی ہیں قولہ تعالے مصدقا بکلمۃ من اللہ۔ یعنی یحیی علیہ السلام فرزند تجھے دیا جائیگا [illegible]
کرنے والا ہوگا اللہ تعالی کے کلمہ کی۔ یعنی عیسی علیہ السلام کی اور مفسرین نے لکھا ہے کہ مریم جس وقت حاملہ ہوئیں [illegible]
بعض نے کہا کہ سات برس اور زیادہ تھے یعنی بیس برس کی تھیں۔ اور دو حیض اس سے پہلے ہو چکے تھے۔ امام رازی رح [illegible]
کبیر میں لکھا کہ قرآن میں کوئی کلمہ نہیں جو اس تمام تفصیل پر دلالت کرے یعنی [illegible]
اور نہ کوئی بات اسمیں سے قطعی ہے شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ علمائے سلف میں سے [illegible]
نے مریم علیہا السلام کی قمیص کے چاک گریبان میں نفخ کیا [illegible]
حمل محسوس ہوا تو تنگدل ہوئی اور اسوقت یہ فکر ہوئی کہ لوگوں سے کیا کہونگی [illegible]
فاش کر دیا کہ جا کر اپنی خالہ سے جو زکریا علیہ السلام کی بی بی [illegible]
اللہ تعالی سے فرزند کی درخواست کی تھی اور وہ دعا قبول ہوئی تھی [illegible]

…کر مریم علیہا السلام کو گلے لگا لیا اور کہا کہ اے مریم تجھے معلوم ہے کہ مین حاملہ ہون پس مریم نے کہا کہ تم کو بھی کچھ معلوم …ل ہوا اور اپنا سب واقعہ بیان کیا اور یہ لوگ خاندان اہل ایمان و تصدیق سے تھے پھر اُسکے بعد جب زکریا کی بی بی …ہو ئین تو وہ یہ دیکھتی کہ جو اُنکے پیٹ مین ہے اُسنے اُسکو جو مریم کے پیٹ مین ہے سجدہ کیا یعنی تعظیم و تکریم کی کیونکہ سجدہ …ملت مین بجاے سلام کے مشروع تھا جیسے یوسف علیہ السلام کے واسطے اُنکے باپ مان اور بھائیون نے سجدہ تکریم …ر جیسے اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا حکم دیا تھا ولیکن اِس ملت کے واسطے اللہ تعالیٰ نے سجدہ …ظیم جلال کبریائی کے لیے مخصوص فرما دیا ہے اور غیر کے لیے حرام کیا اور عبادت کے طور پر ہر ملت مین کفر تھا۔ اور ابن ابی حاتم …جید روایت کی عبد الرحمن بن القاسم سے کہ امام مالک رح نے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ عیسیٰ بن مریم و یحییٰ بن زکریا ع دونون …ہین یعنی خالہ زاد بھائی ہین اور دونون کا حمل ساتھ ہی رہا تھا اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ یحییٰ کی مان نے مریم سے کہا کہ مین دیکھتی …جو میرے پیٹ مین ہے وہ اُسکو جو تیرے پیٹ مین ہے سجدہ کرتا ہے امام مالک رح نے کہا کہ میرے علم مین یہ بات بوجہ فضیلت …السلام کے تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا کیا تھا کہ وہ مردون کو زندہ کرتا اور کوڑھیون کو چنگا …اور برص والون کا مرض دور کرتا تھا اور اندھے مادر زاد کو آنکھون والا کر دیتا تھا۔ مترجم کہتا ہے یعنی یحییٰ علیہ السلام …ایت اللہ تعالیٰ نے نہین دی تھین تو معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام پر فضیلت دی تھی۔ پھر شیخ ابن کثیر رح نے …مفسرین نے مدت حمل مین اختلاف کیا ہے تو جمہور علماء سے مشہور قول یہ ہے کہ حمل نو مہینہ رہا تھا اور پورے نو مہینہ پر عیسیٰ ع پیدا …ہین۔ اور عکرمہ رح نے کہا کہ آٹھ مہینہ حمل پر عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوے ہین اور زندہ رہے اور کہا کہ اِسی وجہ سے آٹھ مہینہ کا …جیتا ہے۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُنسے حمل مریم ع کو پوچھا گیا تو کہا کہ کوئی مدت نہ تھی یہی ہوا کہ حاملہ ہوئین اور اُدھر …ہوا۔ شیخ رح نے کہا کہ یہ قول غریب ہے اور شاید کہ یہ ماخوذ ہے ظاہر قولہ تعالیٰ۔ فحملتہ۔ پس مریم حاملہ ہوئی عیسیٰ سے **فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا** پس اوٹ ہوگئی اُسکے ساتھ مکان بعید مین۔ **فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ** …اسکو وضع حمل کا موقع ایک درخت خرما کی جڑ مین۔ ابن عباس رض نے فا تعقیب سے نکالا کہ اِدھر حمل ہوا اور اُسکے پیچھے …گئین پس وہان دردزہ شروع ہوا کہ ناچار وہ ایک درخت خرما کی جڑ مین بیٹھ گئین۔ اور یہ ٹھیک دلیل نہین ہے کیونکہ یہان …ہے ولیکن ہر چیز کی تعقیب اُسکی مناسب ہوتی ہے چنانچہ قولہ تعالےٰ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما الآیہ مین فا …ہے حالانکہ صحیحین کی حدیث مین موجود ہے کہ نطفہ و خون و لوتھڑا و گوشت ہر ایک قسم مین چالیس روز کا فرق ہوتا ہے پس …اپنے مناسب حال پر ہے اُن درمیان مین کوئی اور صفت نہین بدلتی ہے اور جیسے قولہ تعالےٰ الم تر ان اللہ انزل من … الارض مخضرۃ۔ یعنی تو نہین دیکھتا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان سے پانی اُتارا پس صبح کرتی ہی زمین درحالیکہ سبز ہو جاتی …کے عقب مین زمین کی سرسبزی ہے ولیکن یہ معنی نہین کہ اُتارتے ہی فوراً سبز ہو جاتی ہے بلکہ پانی اُتارنے کے بعد …فصل درمیان مین نہین ہوتا بلکہ اُسی کے بعد زمین سبز ہو جاتی ہے ولیکن پانی نازل ہونے سے چند روز بعد زمین سے …ہوتی ہے اور چند ہی دنون مین زمین سبزہ زار ہو جاتی ہے اور یون تو اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے چنانچہ ناقہ صالح …اسی وقت پہاڑ سے نکلکر بچہ دیا اور وہ اُسی وقت اپنی مان کے برابر ہو گیا ولیکن کلام اِسمین ہے کہ کیا واقع ہوا

Marfat.com

تھا تو ظاہر مشہور یہی ہے کہ مریم علیہا السلام کو مانند اور عورتوں کے نہ ایام حیض ہوا [illegible]
لوگوں میں چرچا ہوا تو وہاں مسجد میں ایک مرد صالح یوسف نجار رہا کرتا تھا اور وہ مریم [illegible]
وہ بھی مسجد کی خدمت کیا کرتا تھا جب اسنے مریم کے پیٹ کی بڑائی اور بوجھ کو دیکھا تو [illegible]
مریم کی پاکیزگی و عبادت و زہد و تقوی کا ہر وقت حال معلوم تھا اس سے [illegible]
سوچا کہ آخر یہ کیا بات ہے اور اسنے خفیہ اس معاملہ میں فکر دوڑائی اور تجسس کیا اور نوبت یہانتک پہنچی [illegible]
دور نہین کر سکتا تھا۔ ناچار اسنے تعریض کی کہ اے مریم میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں [illegible]
تو اسنے کہا کہ بھلا کوئی درخت بغیر گٹھلی کے اور کوئی کھیتی بغیر دانہ کے ہو سکتی ہے اور کوئی فرزند بغیر باپ کے ہو سکتا ہے [illegible]
کنایہ سمجھا اور فرمایا کہ ہاں ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو بغیر باپ و بغیر ماں کے پیدا کیا یہ سنکر یوسف [illegible]
کی اور مریم کو اپنے حال پر چھوڑا اور جب مریم کو اپنی قوم کا اتہام ظاہر ہوا تو جیسا اللہ تعالے نے ذکر فرمایا کہ فانتبذت [illegible]
قوم سے ایک دور مقام اختیار کیا کہ وہ انکو نہ دیکھے اور نہ قوم والے اسکو دیکھیں۔ محمد بن اسحق نے سیر میں لکھا کہ جب مریم [illegible]
ہوا اور خون رک گیا اور جو کیفیت کہ حاملہ کو محسوس ہوتی ہے وہ محسوس ہونے لگی اور رنگ چہرہ کا متغیر ہو گیا تو رفتہ رفتہ حمل ظا[illegible]
اور جو مصیبت بدگوئی کی آل زکریا علیہ السلام پر پہلی کسی خاندان پر نہ تھی اور بنو اسرائیل میں اس بات کا چرچا ہوا اور [illegible]
کہنا شروع کیا کہ اسکا لگاؤ یوسف نجار کے سوائے کسی سے نہین ہے کیونکہ کنیسہ میں سوائے یوسف کے اسکے ساتھ کوئی نہین رہتا
اور مریم نے لوگوں سے روپوشی اختیار کی تاکہ نہ وہ انکو دیکھے اور نہ وے اسکو دیکھیں۔ اور قولہ تعالے فاجاءها المخاض۔ ای [illegible]
والجاءها الطلق الی جذع النخلة۔ یعنی دردزہ نے مریم کو مجبور کیا کہ وہ ایک نخلہ کی جڑ میں بیٹھی اور یہ نخلہ وہاں تھا جہاں لوگو[illegible]
علیحدہ ہو کر مقام اختیار کیا تھا۔ لوگوں نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ وہ کون جگہ تھی تو سدی رح نے کہا کہ وہ بیت المقدس [illegible]
شرقی تھی جہاں مریم نماز پڑھا کرتی تھی۔ وہب بن منبہ نے کہا کہ وہ قوم سے بھاگ گئی تھی یہانتک کہ جب شام و مصر کے [illegible]
دردزہ شروع ہوا اور ناچار ایک نخلہ کی جڑ میں پناہ لی اور دوسری روایت میں وہب رح سے آیا ہے کہ یہ مقام بیت المقدس [illegible]
کے فاصلہ پر ایک قریہ میں تھا اسکو بیت لحم کہتے ہیں۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ یہی ٹھیک ہے کیونکہ احادیث معراج میں [illegible]
نسائی رح کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی کی روایت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مرفوع [illegible]
بیت لحم میں ہوا ہے واللہ اعلم۔ مترجم کہتا ہے کہ ابو حیان کی کتاب البحر سے فتح البیان میں منقول ہے کہ لوگوں میں [illegible]
کی ولادت قریہ بیت لحم میں واقع ہوئی اور بات یہ ہوئی کہ مریم جب اپنے فرزند پر ڈریں اور بھاگیں تو ولادت [illegible]
میں ایک خشک نخلہ کے پیڑی کے پاس واقع ہوئی پھر وہ اسکو لیکر بیت المقدس میں آئیں [illegible]
جھک کر پست ہو گیا اور مانند مہد کے بن گیا اور وہ اسوقت بھی موجود ہے لوگ اسکی زیارت کرتے ہیں [illegible]
فراردن میں غوطہ دیا اور یہ وہی دن تھا کہ آجکل نصاری نے اس دن کو عید بنایا ہے اور [illegible]
اسی واسطے ہر پانی میں غوطہ دیتے ہیں انتہی مترجما۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہر [illegible]
اشہر ہے کہ ولادت عیسی علیہ السلام بیت لحم میں ہوئی۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] مین کچھ شک نہین ہو کہ ولادت بیت لحم مین ہوئی ہو اور حدیث مین بھی ایسا ہی واقع ہوا ہو اگر صحت کو پہونچے۔
[illegible] النخلہ درخت کی ساق و پیڑی اور جہان سے شاخین ہوتی ہین اسکو جذع نہین کہتے ہین اور یہ پیڑی ایک نخلہ کی تھی
[illegible] اور النخلہ پر الف لام تعریف کا یعنی معرفہ کرکے جو بیان کیا گیا تو شاید اسوجہ سے کہ وہ درخت معروف تھا اور ان
[illegible] مین سوائے اس درخت کے کوئی درخت خرما کا نہ تھا کیونکہ خرما کو جاڑا بہت مضر ہوتا ہو پس وہ مانند عجائبات کے وہان معروف
[illegible] کہتا ہو کہ ظاہر یہ ہو کہ یہ درخت بھی پورا نہ تھا صرف اُسکا ٹھونٹھ تھا اور اوپر کی شاخین و پتے وغیرہ نہ تھے۔ پھر سراج مین
[illegible] مین سے صرف اس نخلہ کے پیڑی مین اضطرار کے ساتھ مریم کے پہونچائے جانے مین بہت عجیب مناسبت تھی ایک تو یہ
[illegible] مادہ ہوتا ہو اور پھل نہین آتا جبتک کہ نر کا گابھا مادہ مین چیر کر نہ رکھا جاوے جیسا کہ عرب وغیرہ مین معروف ہو حتی کہ صحیح
[illegible] مین ہو کہ ایک سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو ہیچ کردیا تھا تو صحابہ رضہ نے نہین ملایا تو کچھ پھل نہ آئے پس نخلہ مین
[illegible] دینے سے پھل آتے ہین ولیکن مریم علیہا السلام کی تسکین کے لیے صرف ہلا دینے سے اسمین پھل آگئے جیسا کہ آگے آتا ہو تو
[illegible] گابھہ دینے کے پھل آگئے اور وہ مریم ؑ کے حال سے زیادہ مناسب ہوا۔ دوم یہ کہ بے وقت اسمین پھل آئے سوم یہ کہ وہ
درخت خالی ٹھونٹھ تھا۔ چہارم یہ کہ اُسپر تکیہ دینے سے مریم ؑ کو منافع حاصل تھے مانند سہولت ولادت کے۔ پنجم یہ کہ اُسکے پھل
[illegible] کے واسطے بہت نافع ہوتے ہین۔ بالجملہ جب بیت لحم نامی گانون کے قریب دردزہ سے بیقرار ہوئین تو ایسا مقام تھا کہ
[illegible] ٹھونٹھ درخت خرما کا پایا اسی سے تکیہ دیا اور ولادت ظاہر ہوئی تو خوف شرم و عار وغیرہ سے انپر جزع و فزع لاحق ہوا۔ **قَالَتْ**
يٰلَيْتَنِيْ تو بولی کہ اے ہائے مین موئی **مِتُّ قَبْلَ هٰذَا** مرجاتی اس سے پہلے **وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا** اور ہوجاتی
[illegible] نافع و حفص و حمزہ و کسائی کی قرارت مین مِت بکسر میم ہو اور باقیون کی قرارت مین بضم میم ہو اور معنی واحد ہین۔ سراج
[illegible] نسیا یعنی ایسی شی جو پھینکدی جاتی ہو اور یاد سے اُتاردی جاتی ہو اور قولہ منسیا یعنی متروک جو کسی کے خطرہ مین نہ آوے
[illegible] نے لکھا کہ مریم ؑ نے جانا کہ عنقریب وہ اس فرزند کی جہت سے فتنہ مین پڑیگی اور لوگ اُسکو سچائی پر محمول نہ کرینگے
[illegible] کی تصدیق نہ کرینگے اور پہلے تو اسکو نہایت صالحہ نیکوکار عابدہ پرہیزگار جانتے تھے اور اب بدگمانی سے اُسکو زنا کار بدکار
[illegible] کوئی دلیل انکی بدگمانی دور کرنے والی ظاہر نہین ہو لہذا یہ کلمہ کہا یعنی قبل اس حال کے مرجاتی اور پیدا نہ ہوتی اور
[illegible] کذا قال ابن عباس رضہ۔ اور سدی رحہ نے کہا کہ لوگون کی شرم و عار سے حضرت مریم ؑ نے یہ کلمہ کہا کہ مین اس
[illegible] مرجاتی یعنی اس کرب و غم سے جو اس ولادت مین لاحق ہوا اور بعد اسکے لوگون کے طعنہ و تشنیع سے لاحق ہوگا اور
[illegible] کے لئے پھینک دیے جاتے ہین کوئی انکو نہین ڈھونڈھتا۔ قتادہ رحہ نے کہا کہ نسیا منسیا ایسی چیز کہ نہ پہچانی
[illegible] اور نہ دریافت ہو کہ کون ہو اور کہان ہو اور ربیع بن انس نے کہا کہ سقط و ناکارہ اور ابن زید نے کہا
[illegible] ہوتا۔ اگر کہا جاوے کہ مریم ؑ نے یہ بات کیون کہی حالانکہ انکو تو معلوم ہوچکا تھا کہ اللہ تعالی نے جبرئیل ؑ
[illegible] آپکے بیٹے کو عالم کے واسطے آیت بناویگا۔ جواب اسکا یہ ہو کہ امتحان کی مصیبت مین شرم و عار کا ہجوم
[illegible] کلام سے فرزند صالح معلوم تھا اور بریت شرم سے اور نبوت عظمی واسطے فرزند کے اسکا صریح معلوم ہونا ظاہر
[illegible] اسکے کئی جوابات نقل کیے اول یہ کہ مریم ؑ کا یہ قول بسبب لوگون کی شرم و عار کے تھا اور اُسنے ملائکہ

کی بشارت کو فراموش کر دیا تھا۔ دوم یہ کہ شاید مریم ؑ نے لوگوں کی بربادی کے خیال سے [illegible]
ظہور ہوا اور وہ حق تھا اور جو اسمین اتہام لگا وے وہ راندا جاوے تو ترحم کی وجہ سے اپنا عدم [illegible]
پہلے راضی ہو چکی تھیں۔ مترجم کہتا ہی کہ یہان یہ مسئلہ واقعہ غور طلب ہی کہ اس حالت مین جب کہ [illegible]
کی آیا وے لوگ مرتکب بہتان ہوے یا نہین اور اللہ تعالے نے یہود پر غضب نازل ہونے کے وجوہ مین سے [illegible]
مریم بہتانا عظیما۔ یعنی مریم پر بہتان عظیم کے قول پر وہ لوگ غضب الٰہی مین پڑے۔ اور شاید تحقیق یہ ہو کہ ابتدا سے [illegible]
کے دل مین خطرہ معاف نہو سکتا ہی اور چونکہ مریم ؑ نے واقعہ سے آگاہ کیا تھا تو سکوت چاہیے تھا ولیکن جب عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
کے طور پر اپنی رسالت سے آگاہ کیا تو اسوقت منصوص صریح ہو گیا کہ وہ پاک ہین اور جو انھون نے اول بیان کیا تھا وہ قطعی صحیح
اسوقت انکار کرنا نبوت عیسیٰ علیہ السلام سے انکار ہوا اور وہ کفر تھا اور مریم ؑ پر اتہام اسوقت بہتان عظیم ہو گیا فافہم واللہ [illegible]
اور جواب سوم یہ کہ اکثر صالحین بلاء و فتنہ کے وقت مین ایسے کلمات کہتے ہین اور اُسکے ظاہری معانی تو ایسے ہی ہوتے ہین مگر [illegible]
وہ ایک موقع عظیم رکھتے ہین چنانچہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرند کو ایک درخت پر اُڑتے اور پھل مین چونچ
دیکھا تو فرمایا کہ مبارک تجھے اے پرند کہ تو اس ہرے بھرے درخت پر اترتا ہی اور اسکے پھل کھاتا ہی کاش مین پھل ہوتا کہ پرند مجھ [illegible]
مارتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا کہ کاش مین یہ تنکا ہوتا کاش مین کچھ نہ ہوتا۔ اور حضرت
کرم اللہ وجہہ سے صحیح روایت ہی کہ یوم الجمل کے روز فرمایا کہ کاش مین اس روز سے بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور حضرت بلال سے
مروی ہی کہ اے کاش بلال کو اُسکی ماں نہ جنی ہوتی۔ اس سے ظاہر ہوا کہ صالحین ایسے کلام کو کسی خاص واقعہ کے ظہور پر کہتے ہین۔ شیخ امام
ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ مریم ؑ کے اس کلام سے موت کی تمنا ظاہر ہوتی ہی اور ہم نے قولہ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ کی تفسیر مین مفصل
بیان کر دیا ہی کہ فتنہ کے وقت موت کی تمنا جائز ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ یوم الجمل وہ دن ہی کہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ
جمل پر سوار ہو کر حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ لشکر لیکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لڑین اور آخر حضرت علی کرم اللہ [illegible]
فتح پائی اور اس واقعہ مین حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما جو عشرہ مبشرہ مین سے قطعی جنتی ہین شہید ہوے اور حضرت زبیر رضی اللہ [illegible]
ایک جنگل مین نماز پڑھنے کھڑے ہوے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر سے ایک شخص نے عوام مین سے گمان کی جب آپ
میں ہوگئے تو اسنے تلوار ماردی اور وہان سے آکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے خوشخبری سنائی کہ مین نے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ [illegible]
مار ڈالا۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا تو سخت افسوس کیا اور انا [illegible]
راجعون پڑھا اور غمناک ہوے اُسنے پوچھا کہ اس خوشی مین غم کی وجہ کیا ہی آپ نے فرمایا کہ [illegible]
وسلم سے سنا ہی کہ زبیر رضہ کا قاتل دوزخی ہی۔ یہ سنکر یہ شخص بہت غصہ ہوا اور کہا کہ تم عجب شخص ہو کہ تمہارے [illegible]
اور غصہ مین وہ تلوار اپنے سینہ پر ماری اور مر گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تکبیر کہی اور فرمایا کہ [illegible]
بیشک سچا ہی اور کچھ حال اس مقام کا قولہ تعالیٰ ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین [illegible]
رجوع کرنا چاہیے۔ بالجملہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایسے وقائع کے سبب سے [illegible]
حضرت مریم ؑ نے اس واقعہ مین اپنی موت کی تمنا کی۔ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَا [illegible]

[illegible] پڑھا اور باقیون نے من بفتح میم اسم موصول پڑھا - بنا بر اول معنی یہ ہین کہ جب اِسطرح مریم ؑ نے اندوہ ظاہر
[illegible] مریم کو اُسکے نیچے سے یہ کہ تو غمگین مت ہو - اور بنا بر قرارت دوم معنی یہ ہین کہ پس آواز دی مریم کو اُسنے جو اُسکے
[illegible] تو غمگین مت ہو - شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ سلف کے مفسرین نے ندا دینے والے مین دو قول پر اختلاف کیا ہے عوفی
نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ ندا دینے والا جبرئیل علیہ السلام ہے اور عیسی تو اِسوقت تک نہین بولا یہانتک کہ مریم ؑ
[illegible] قوم کے پاس آئی - یہی قول سعید بن جبیر و ضحاک و عمرو بن میمون و سدی و قتادہ کا ہے کہ ندا دینے والا فرشتہ جبرئیل ہے
[illegible] تحت سے مراد زمین کی نچائی ہے یعنی مریم علیہا السلام تو اوپچے پر درخت کی جڑ مین تھین اور جبرئیل علیہ السلام نے وادی
[illegible] مین سے آواز دی - مترجم کہتا ہے یہ اِسواسطے کہ ملائکہ علیہم السلام کو بنی آدم کے ننگے ہونے سے تکلیف ہوتی ہے تو جبرئیل ؑ
[illegible] سے اور آڑ سے آواز دی اِسی واسطے احادیث مین منع ہے کہ آدمی بغیر ضرورت کے ننگا ہو اور حکم ہے کہ کرام کاتبین وغیرہ جو
[illegible] آدمی کے ساتھ ہین آدمی کو چاہیے کہ اُنکی تکریم کرے اور اُنکو ایذا نہ دے اور واضح ہو کہ آدمی کو جو ضرورتین پیش آتی ہین اُنہین
[illegible] کی راہ سے فرشتون کو تکلیف نہین ہوتی بلکہ مثلاً عورت صالحہ کی حالت و روزہ وغیرہ مین وے لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے
[illegible] اسکو اِسطرح قیاس کر کہ بچہ جو نماز پڑھتا ہے اگر رات کو سووے تو والدین کی رضامندی و خوشی ہے بلکہ نہ سووے تو ناراض
[illegible] اگر نماز کے وقت یا پڑھنے کے وقت سووے تو ناخوش و بیزار ہین بالجملہ جبرئیل علیہ السلام نے بنا بر اقوال ان ائمہ کے تحت
[illegible] سے آواز دی کہ غمگین مت ہو - اور مجاہد رح نے کہا کہ وہ عیسی علیہ السلام ہین اور ایسا ہی عبد الرزاق نے مصنف مین حسن بصری رح
[illegible] روایت کیا ہے اور یہی ایک روایت مین سعید بن جبیر سے آیا ہے کہ وہ مریم کا بیٹا ہے اور یہی قول ابن زید کا ہے اور اِسی کو ابن جریر رح نے
[illegible] مین اختیار کیا ہے - مترجم کہتا ہے مولف فتح البیان نے لکھا کہ سلف رح سے اِسمین مختلف روایات ہین کہ ندا کرنے والا
[illegible] ہین یا عیسی علیہ السلام ہین تو جس نے من تحتہا بفتح میم پڑھا تو ندا کرنے والا عیسی ؑ ہین اور جس نے من بکسر میم پڑھا تو ندا
[illegible] والا جبرئیل ہین انتہی مترجما - اور مترجم کہتا ہے کہ یہ مؤلف مذکور کا سہو ہے کیونکہ من بفتح میم بھی جبرئیل علیہ السلام کو شامل ہے اور
[illegible] ہی من بکسر میم بھی عیسی علیہ السلام کو محتمل ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ جس نے تحت کے معنی تحت وادی لیے یعنی جہان مریم ؑ تھین
[illegible] سے نیچے زمین وادی سے آواز دی تو وہ جبرئیل علیہ السلام ہین خواہ قرارت من ہو یا من ہو اور جس نے تحت سے مراد
[illegible] مریم کے جسم سے تحت لیا تو وہ عیسی علیہ السلام کو کہتا ہے خواہ قرارت کوئی ہو - سراج مین کہا کہ منادی یعنی ندا کرنے والے مین
[illegible] مین ایک یہ کہ وہ عیسی علیہ السلام ہین اور یہ قول سعید بن جبیر و حسن بصری کا ہے اور دوم یہ کہ منادی جبرئیل ہین اور وہ بنظر
[illegible] ان فرزند کے لیے تھے - سوم یہ کہ من بالفتح کی صورت مین منادی عیسی علیہ السلام ہین اور من بالکسر کی صورت مین جبرئیل
[illegible] حضرت ابن عیینہ و عاصم سے مروی ہے - امام رازی رح نے کہا کہ قول اول اقرب ہے یعنی منادی عیسی علیہ السلام مریم کے
[illegible] بوقت تولد کے آنھون نے خود والدہ کو تسکین دی - بیضاوی رح نے اِسی کو اول لکھا یعنی بیضاوی رح کا دستور ہے کہ
[illegible] مقدم کرتے ہین - شیخ جلال الدین محلی نے ارجح قول دوم قرار دیکر اُسی پر اختصار کیا اور مترجم کے نزدیک یہی
[illegible] شیخ ابن کثیر رح کا میلان ہے اور سراج مین لکھا کہ عیسی علیہ السلام مراد ہونے کی صورت مین معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ
[illegible] السلام کو وقت تولد کے گویا کیا تاکہ مریم علیہا السلام کا دل خوش ہو اور جو وحشت اُنکو پیدا ہو گئی ہے وہ زائل ہو جاوے

اور جان جاوین کہ جسطرح جبرئیل علیہ السلام نے بشارت دی تھی اُنکو فرزند کے واسطے ایک [illegible] کرنے کے واسطے دلیل کافی ہے - اور معنی بقول دوم کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یہ ہین کہ آسے [illegible] اول کے بشارت دے اور تاثیر قدس سے نہر خشک مین پانی جاری کرے اور درخت سے [illegible] روزہ رکھنے کا حکم سنادے تاکہ شہادت فرزند سے عجیب اطمینان حاصل ہو اور بشارت سابقہ [illegible] مریم کے واسطے ہے اور منادی عیسیٰ ہون تو ظاہر ہے کہ آنکے تحت مین تھے اور جبرئیل علیہ السلام [illegible] کہ بمنزلہ جنائی قابلہ کے ہون یا تحت سے مراد تحت الوادی ہے - بالجملہ مریم علیہا السلام کو اس حالت ہجوم غم [illegible]

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تیرے تحت مین تیرے رب نے سری کو کردیا و سری کے معنی [illegible]

ایک تو سردار عظیم الشان یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور دوم سری بمعنی نہر صغیر یعنے تیرے کھانے پینے کے لیے یہان [illegible] کر دیا ہے اقول اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید مریم علیہا السلام کو غم و اندوہ اس امر کا بھی ہو کہ بیابان اس تنہائی [illegible] مین کھانے پینے کا کیا انجام ہوگا چنانچہ پانی کا اس نہر صغیر سے اطمینان دیا اور کھانے کے لیے درخت خشک کو میوہ دار کردیا [illegible] لکھا کہ سفیان ثوری و شعبہ نے بواسطہ ابو اسحٰق کے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ تو لہ سریا یعنی جدول [illegible] بن ابی طلحہ نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ سری یعنی نہر - اور یہی عمرو بن میمون کا قول ہے کہ سری وہ نہر جس سے [illegible] مجاہد رح نے کہا کہ سری بزبان سریانی نہر ہے اور سعید بن جبیر رح نے کہا کہ نبطی زبان ہے اور ضحاک رح نے مانند قول مجاہد کے کہا [illegible] ابراہیم نخعی نے کہا کہ نہر صغیر ہے اور قتادہ رح نے فرمایا کہ سری اہل حجاز کی زبان مین جدول ہے وہب بن منبہ نے کہا کہ وہ [illegible] راستہ ہے اور سدی نے کہا کہ نہر ہے - شیخ ابن جریر رح نے اسی قول کو اختیار کیا اور اسمین ایک مرفوع حدیث بھی وارد ہوئی [illegible] مردویہ و ابن النجار اور طبرانی نے بواسطہ ایوب بن نہیک راوی کے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی [illegible] نے فرمایا کہ قولہ تعالیٰ قد جعل ربک تحتک سریا - مین جو سری کہ مریم کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے وہ نہر ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ [illegible] کیا تاکہ مریم اس سے پانی پیے - قال الطبرانی ہذا حدیث غریب جدا اور ایوب بن نہیک راوی ثقہ نہین ہے ابو حاتم رازی [illegible] یہ راوی ضعیف ہے اور امام ابو زرعہ نے کہا کہ منکر الحدیث ہے اور شیخ ابو الفتح ازدی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے [illegible] سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہین اور یہی قول حسن بصری و ربیع بن انس و محمد بن عباد بن جعفر کا ہے اور یہی قول [illegible] کا ہے اور یہ دو روایتون مین سے ایک روایت قتادہ رح سے ہے و لیکن قول اول اظہر ہے - امام رازی [illegible] و ابن زید کے مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ سری یعنی نہر جدول بیان مراد ہے اور نہر کو سری اسواسطے کہتے ہین کہ [illegible] ہوتا ہے اور حسن و ابن زید نے سری سے مراد عیسیٰ علیہ السلام قرار دی کیونکہ سری بمعنی مرد نبیل و جلیل آیا ہے [illegible] سروات یعنی اشراف و رؤسا رین سے ہے اقول سروات جمع سراۃ جمع سری ہے - جن لوگون نے سری [illegible] مین سری کی تفسیر نہر سے آئی ہے واقول لایصح رفع ہذا الحدیث فافہم اور اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] معلوم ہوا کہ پانی کے لیے یہ نہر تھی تاکہ خرما کھاوے اور اس نہر سے پانی پیے - اور جنہون نے [illegible] یہ ہے کہ نہر تو تحت مریم نہین ہوگی بلکہ پہلو مین ایک طرف ہوگی - جواب یہ دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] فرعون قرار دیا - یہ جواب رد کیا گیا کہ یہان مراد یہ ہو کہ یہ نہرین میری تحت حکومت جاری ہین اور اِس تصدیق [illegible] یہی معنی لیے جاوین تو معنی مجازی تحت کے ہوے اور اگر عیسیٰ علیہ السلام مراد لیے جاوین تو مجاز کی ضرورت نہین [illegible] معنی صحیح ہونگے - صحیح جواب یہ ہو کہ مستوی مقام مین جب مبدء معین ہو تو جو کوئی اِس سے بہت قریب ہو تو وہ اُسکے تحت مین [illegible] اور جو اِس سے دور ہو اُس سے اوپر ہوگی - سراج مین لایا کہ جب نہر کے معنی لیے جاوین تو یہ نہر کہان سے آئی پس اِسمین دو وجہ [illegible] کی گئی ہین اول قول ابن عباس رضہ کہ جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا اور بعض نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا پانون مارا تو [illegible] پانی ظاہر ہو کر جاری ہوا - اور دوم یہ کہ وہان پانی جاری تھا - ابن عادل رضہ نے کہا کہ وجہ اول اقرب ہو کیونکہ قولہ تعالےٰ [illegible] ربک - دلالت کرتا ہو کہ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے تحت مین پیدا کردیا اور اُسکو اللہ تعالیٰ نے مریم ع کی تعظیم شان کے لیے بیان [illegible] ہو پس اگر پہلے سے جاری ہوتا تو اِسمین کوئی تکریم خاص نہ ہوتی اور بعض نے کہا کہ وہان خشک نہر تھی اُسمین اللہ تعالےٰ نے اُسوقت [illegible] جاری کردیا جسکی وجہ سے خشک نخلہ ہرا ہوا اور اُسمین پتے آگئے اور پھل لگ کر رطب یعنی گدر چھوہارے ہو گئے - اقول یہ تو ظاہر [illegible] کہ ایسے خفیف وقت مین پانی کے اثر سے عادت کے موافق نخلہ خشک ہرا نہین ہو سکتا اور ہو تو پتے نہین آ سکتے اور اگر آوین تو [illegible] نہین لگ سکتے اور اگر لگین تو بے موسم کب لگے اور لگین تو پک کر گدر نہین ہو سکتے ہین پس معلوم ہوا کہ خلاف عادت کے [illegible] کرامت کے ایسا کیا گیا ہو اور جب یہ ہو تو خالی گڑھے کے واسطے تکلف کر کے کہنا کہ خشک نہر موجود تھی بعید ہو - الحاصل حضرت مریم [illegible] تسکین دی گئی کہ یہ اللہ تعالےٰ نے تیرے تحت مین نہر جاری کردی یا رسول جلیل دیا ہو - وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ [illegible] حرکت دے یعنی ہلا دے اپنی طرف پیڑی نخلہ کی - تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا گرا دیگا تجھپر گدر چھوہارے جَنِيًّا [illegible] تازے - تساقط بفتح تاء و سین مخفف و فتح قاف قراءۃ حمزہ رح - اور تساقط بضم التاء و فتح سین مخفف و کسر قاف قراءۃ حفص رح تساقط [illegible] تاء و تشدید سین مفتوح و فتح قاف باقیون کی قراءت ہو - سراج مین لکھا کہ اِسمین بھی قدرت کاملہ سے کرامت عظیم ہو روایت ہو کہ وہ [illegible] خشک تھا اور خالی ٹھونٹھ تھا اُسپر شاخین وپتی وغیرہ نہ تھے تو پھل بھی نہ تھے اور موسم جاڑے کا تھا جب مریم ع نے اُسکو ہلایا [illegible] اللہ تعالےٰ نے اُسپر پھنگی وپتی اور گودین و رطب چھوہارے پیدا کردیے اور لکھا کہ ربیع بن خثیم نے کہا کہ میرے نزدیک جو عورت ایام [illegible] مین ہو اُسکے لیے رطب سے بہتر غذا نہین ہو اور مریض کے لیے شہد سے بہتر دوا نہین ہو - اور لکھا کہ یہ افعال جو خرق عادت جاری [illegible] کو مریم ع کے واسطے کرامات تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے واسطے توطیہ مقدم تھا اور اِسمین ایک تنبیہ ہو کہ جو خالق عزوجل اِس [illegible] پر قادر ہو کہ خشک نخلہ کو جاڑون مین پھلدار و پختہ کردے تو اُسکی قدرت مین کچھ بھی بعید نہین ہو کہ مریم ع کو بغیر شوہر کے بیٹا دیدے [illegible] ابن کثیر رح نے نقل کیا کہ ابن عباس رضہ کے قول مین وہ درخت خشک تھا اور بعض نے کہا کہ پھلدار تھا اور مجاہد رح نے کہا کہ قسم [illegible] اور ابن عبدہ رضہ کے قول مین وہ درخت تھا لیکن وہ وقت پھلون کا نہ تھا اور کہا کہ یہی ظاہر ہو اقول بلکہ اظہر تو قول ابن عباس رضہ [illegible] عمرو بن میمون نے کہا کہ نفاس والی عورت کے لیے چھوہارے و رطب سے کوئی چیز بہتر نہین ہو - اور ابن ابی حاتم نے یہان [illegible] روایت کی کہ تم اپنی پھوپھی نخلہ کی تکریم کرو کیونکہ وہ اِس مٹی سے پیدا ہوئی ہو جس سے آدم پیدا ہوے تھے اور درختون مین سے [illegible] جسکو نر مادی سے گابھ دیا جاتا ہو سواے نخلہ کے اور تم اپنی بچہ والی عورتون کو رطب کھلاؤ اور رطب نہ ملے تو چھوہارے [illegible] تعالےٰ کے نزدیک کوئی درخت زیادہ بزرگ اِس درخت سے نہین ہو جسکے نیچے مریم اتری تھی - شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ

Marfat.com

یہ حدیث بالکل منکر ہے - بالجملہ اللہ تعالیٰ نے مریمؑ کی تسکین و خوشدلی کے بعد بواسطہ جبرئیل [illegible]
واشربی پس تو کھا اور پی یعنی رطب کھا اور نہر سے پانی پی وقری عینا اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی [illegible]
سے - سراج میں کہا کہ اگر سری سے مراد نہر ہو تو ظاہر ہے کہ نخلہ کے رطب سے کھاویں اور اس نہر سے پانی پئیں اور اگر [illegible]
ہیں تو پانی پینے کو رطب کا شیرہ ہے اور مترجم کہتا ہے کہ یہ تکلف بعید ہے اور سہو عجیب ہے اسواسطے کہ جس نے سری [illegible]
مراد لیا اُسنے کہا کہ وہاں پانی خود موجود تھا اور قولہ اشربی - خود دلیل ہے کہ وہاں موجود پانی سے پی فاما ترین من البشر
احدا اور اگر بشر میں سے کسی کو دیکھے یعنی جو تجھ سے وقائع دریافت کرے یا تیری حالت کو منکر بتلاوے فقولی انی نذرت
للرحمن صوما تو اُس سے کہیو کہ میں نے الرحمن کے واسطے روزہ کی نذر کی ہے - فلن اکلم الیوم انسیا
کسی آدمی سے کلام نہ کرونگی - مترجم کہتا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مریمؑ وہاں ایام نفاس تک رہیں پس اس گانوں والوں کی لب [illegible]
دیا کہ جب کوئی بشر تجھ سے حال کا تعرض ہو تو اِس سے صوم کا عذر بیان کیجیو یعنی اُسوقت سے نذر کرے کہ کسی بشر سے افا [illegible]
نہ کرے اور نہ کسی سے مخاصمہ و مجادلہ کریگی - اور قول سے مراد یہاں قول لفظی نہیں ہے بلکہ قول باشارہ ہے یعنی اشارہ سے کہدے کہ [illegible]
واللہ تعالیٰ کے واسطے روزہ کی نذر کی ہے تو میں آج کسی آدمی سے کلام نہ کرونگی - اور یہ دلیل ہے کہ اشارہ سے قول کافی ہوتا ہے جبکہ
ہو - سراج میں لکھا کہ اِسمیں اختلاف ہے کہ مریمؑ نے قوم سے یہ کہدیا تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ کی نیت کی ہے میں کسی آدمی
بات نہ کرونگی یا یہ کلام بھی نہیں کیا - تو ایک جماعت نے کہا کہ مریمؑ کچھ نہیں بولیں کیونکہ اُنکو ایسی نذر کا حکم دیا گیا تھا پس اگر بولتیں
تو خلاف ہوتا بلکہ سکوت کیا اور سر سے اُسکا اشارہ کر دیا اور دوسری جماعت نے کہا کہ فی الحال مریمؑ نے صبر کیا تھا یہانتک کہ قوم کے
پاس مع فرزند آئیں اور اُنسے یہ کہدیا کہ میں نے نذر کی ہے پھر اِس کلام کے بعد نہیں بولیں - مترجم کہتا ہے کہ نذر صوم میں خصوصیت
قوم کی نہیں ہے بلکہ بشر میں سے کسی بشر کو دیکھیں خواہ قوم کا ہو یا غیر ہو پس ظاہر یہ ہے کہ اُسی وقت سے جب حکم دیا گیا ہے اُنھوں نے
نذر کر لی اور ظاہر یہ ہے کہ ایام نفاس تک اُسی گانوں میں جو بیت لحم کہلاتا تھا رہیں پھر جب طاہر ہو گئیں تو فرزند علیہ السلام کو لیکر
قوم کے پاس آئیں - پھر صوم مذکور سے روزہ مراد ہے یا صوم بمعنی سکوت ہے اور مراد سکوت سے یہ کہ کسی بشر سے نہ بولے اور حق تعالیٰ
کی تسبیح و تہلیل و دعا و تضرع سب کرے - شیخ ابن کثیرؒ نے نقل کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے صوم کی تفسیر میں فرمایا
صمت - یعنی خاموشی اور یہی ابن عباس و ضحاک کا قول ہے اور ایک روایت میں انس رضہ نے کہا کہ صوما یعنی روزہ و سکوت - اور
قول قتادہ رحہ وغیرہ کا ہے اور مراد یہ ہے کہ اُنکا صوم مستلزم سکوت تھا جب وے لوگ اپنی شریعت میں روزہ رکھتے تو اُنپر کھانا پینا
باہم باتیں کرنا بھی حرام ہو جاتا تھا چنانچہ سدی و قتادہ و ابن زید نے اُسکی تصریح کر دی ہے اور محمد بن اسحق نے حارثہ سے روایت کی
عبداللہ بن مسعود رضہ کے پاس بیٹھا تھا کہ دو شخص آئے اُنمیں سے ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے سلام نہ کیا [illegible]
پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے تو اِسکے ساتھی نے کہا کہ اُسنے نذر کی ہے کہ آج لوگوں سے باتیں نہ کریگا - حضرت عبداللہ [illegible]
سے باتیں کرے اُنکو سلام کرے اور یہ تو ایک عورت تھی اُسنے معلوم کیا تھا کہ کوئی اُسکی تصدیق نہیں کریگا [illegible]
شوہر کے حاملہ ہوئی ہے تو اِسکے واسطے نذر سکوت کا حکم تھا تاکہ اُسکے لیے عذر ہو جاوے جب کوئی [illegible] سوال کرے
ابن جریر و ابن ابی حاتم - عبدالرحمن بن زید نے کہا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نے وقت ولادت [illegible]

Marfat.com

...ہوں حال تو یہ ہے کہ تو میرے ساتھ اصلح ہے کہ نہ میں شوہر والی ہوں اور نہ کسی کی مملوکہ ہوں تو لوگوں کے نزدیک
...کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور نسیاً منسیاً ہوگئی ہوتی تو عیسیٰ ہونے کہا کہ میں تیری طرف سے کلام کرنے میں کافی
...کسی بشر کو دیکھے تو کہیو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی نذر صوم مانی ہے سو میں آج کسی آدمی سے بات نہ کرونگی۔ عبد الرحمن بن زید نے
...عیسیٰ کا کلام اپنے والدہ کے ساتھ ہے اور ایسا ہی وہب بن منبہ کا قول ہے مسئلہ ہماری شریعت میں کیا جائز ہے کہ سکوت
...تعالیٰ رح نے جواب دیا کہ شاید جائز ہو کیونکہ آدمیوں کے ساتھ باتیں کرنے سے احتراز کرنا اور خالی اللہ تعالیٰ کے
مشغول ہونا ایک قربت ہے اور شاید کہ نہ جائز ہو کیونکہ اسمیں نفس پر تنگی و تکلیف دہی ہے جیسے آفتاب میں کھڑے ہونے کی
...روا نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے اصول حنفیہ اس نذر کے عدم جواز پر ہیں کیونکہ نذر جائز وہ ہے کہ قربت مشروع پر ہو اور
...شرع میں معہود نہیں ہے اور قربات کی صورتیں قیاسی نہیں ہوتی ہیں حتی کہ اعتکاف میں بدون نذر کے خاموشی کروہ ہے تو بالقصد
...کرنا ناجائز ہے اور بجز ذکر اللہ عزوجل واحتراز از کلام آدمیان فی نفسہ نیت قربت کے ساتھ قربت ہے اور رہا یہ امر کہ وہ نذر
...ہو ممنوع ہے مثلاً نیت عبادت سے کلام مجید پر نظر کرنا نیکی و ثواب ہے اور رہا یہ امر کہ کوئی شخص اپنے اوپر لازم کرلے تو اس سے
...ہو جاوے ممنوع ہے حالانکہ یہ امر مشروع ہے اور مؤید ہمارے واسطے روایت ابن مسعود رض ہے جو اوپر گذری اور سراج میں
...روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک عورت کے یہاں گئے اُسنے نذر کی تھی کہ بات نہ کرے تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
...اسلام نے اسکو مٹا دیا ہے تو بات کر۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ف۔ شیخ محی الدین ابن العربی رح نے لکھا کہ قولہ تعالیٰ
...من البشر احدا۔ یعنی ایسے لوگوں میں سے اگر کسی کو دیکھے کہ جو حقائق سے محجوب ہیں اور ظاہری اسباب صنع وخلقت میں
...ہیں ابداع وقدرت سے غافل ہیں یہ ایسے لوگ ہیں کہ تیری بات نہ سمجھینگے اور نہ تیرے قول کی تصدیق کرینگے کیونکہ وے
...ہر دو اسباب پر جم رہے ہیں اور انکی عقل جزوی بھی اوہام سے مخلوط ہو کر نور قدرت وعظمت سے اندھی ہو رہی ہے نقولی
...نذرت للرحمن الآیہ۔ انسے باتیں مت کر۔ ف۔ شیخ رح نے عرائس البیان میں ان آیات کے اشارات میں لکھا کہ قولہ
...قبل ہذا الآیہ۔ اسکے اشارات دقیقہ میں سے ہے کہ اصل تحیر حضرت مریم ع کو دو باتوں میں ہوا ایک یہ کہ ازلی تقدیر سے
...پوشیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ملک الٰہی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی ایک آیت ہوگا اور ایک یہ کہ جلال حق عزوجل سے
...تحیر ہوئی کہ اسکو اسکے بیٹے کو کافر لوگ بیٹا و جورو بناوینگے اور الوہیت کے قائل ہو جاوینگے پس حق عزوجل سے اپنی عبودیت
...نادم ہوئی کہ کاش اسکا وجود نہ ہوتا کہ جلال الٰہی عزوجل میں کافروں کو اس بد گوئی کا موقع نہ ملتا کیونکہ خالق جل شانہ
...وتقدیس بذاتہ فی ذاتہ ہے وہ تو علت مخلوقات سے پاک ہے ولیکن مخلوقات میں سے ایسے ناپاک تشبیہ کرنے والے
...شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ جب اپنے قوم کو دیکھا کہ اسکے بارہ میں بدگوئی سے ہلاک ہوے اور انکو دائمی عذاب و غضب
...تعالیٰ نفس کو ملامت کرنی شروع کی کہ کاش میں اسوقت سے پہلے ہی مرگئی ہوتی یا وجود ہی نہ ہوا ہوتا۔ اور خلاصہ
...بیان کیا کہ قوم پر آفت ظاہر ہونے سے جسکا سبب میں ہوئی ہوں اس سے پہلے معدوم ہو جاتی۔ سعفر رح نے
...اور میری جانب پیدا ہونے سے بیزار ہو کر اپنے عدم کی تمنا کی۔ بعض نے کہا کہ اس امر کا انکشاف پایا جو کہا گیا
...ایک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو کفار نصاریٰ نے تین میں سے ایک کہا ہے کما قال تعالیٰ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ

Marfat.com

ثالث ثلثة - اور یہ بھی فرمایا ہو لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم - یعنی [illegible]
باپ بیٹا وروح القدس - اور بعض نے کہا کہ باپ بیٹا وجورو - ولیکن اول مشہور ہی [illegible]
حماقت کی جہالت ہو کہ شاید کسی قوم مین ایسی نظیر موجود نہین ہو قولہ تعالیٰ [illegible]
اسکے جاہل بیہودہ قوم کے کلمات سے حزن واندوہ چھایا تو حق عزوجل نے اسکو خطاب فرمایا [illegible]
برتر ہو اور وہان خلق کے زعم کے اسباب کی قید نہین ہو یعنی خلق اگر اپنے زعم مین کسی چیز کے [illegible]
کہ یہ چیز بغیر اس سبب کے نہین ہوسکتی تو معنی یہ ہوے کہ قدرت الٰہی عزوجل اسطرح مقید ہو کہ [illegible]
اور یہ فی نفسہ کفر ہو اور معرفت قدرت سے بالکل جہالت ہو کیونکہ قدرت کو جس نے پہچانا [illegible]
ایسی چیز کو پہچانا جو مقید ہو حالانکہ قدرت الٰہیہ غیر متناہی ہو اور متناہی مین اور غیر متناہی مین تباین کی [illegible]
بجاے قدرت پاک کے اسکی ضد کو پہچانا ہو پس ظاہر فرمایا کہ اسکی قدرت ایسے اوہام وجاہل مخلوقات [illegible]
جو لوگ کفر وضلالت مین ڈالے گئے ہین اُنکے اقوال کو وہان کچھ مداخلت نہین ہو - پھر مریم [illegible]
مقام عین الجمع سے آنکھ دیدی تو اُسنے اپنے کو جوہر قدس ومعدن روح قدسی پایا پس اُسکو حکم دیا کہ [illegible]
واسطے تروتازہ رطب آوینگے پس جہان اہل ظاہر کے اوہام طلب ماہیت سمجھتے ہین وہ اُسکے واسطے آسان کر دیا [illegible]
اس خشک ٹھونٹھ مین سے تروتازہ چھوہارے بہم پہونچے - شیخ واسطی رح نے کہا کہ وہ تو خشک ٹھونٹھ تھا اُسکو حرکت دی [illegible]
کو دون سے تروتازہ چھوہارے دیے - مترجم کہتا ہو کہ یہان تو اس ٹھونٹھ سے پائے تو مریم ع کو اس مین کیا تعجب ہوگا [illegible]
طفلی مین جنت کے میوے کھائے تھے - کما قال تعالیٰ قالت ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب یعنی جب [illegible]
نے سوال کیا کہ یہ میوے بے موسم تیرے پاس کہان سے آئے تو کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible]
بغیر خیال وگمان کے رزق دیتا ہو - یہ تو طیبہ تھا کہ مریم ع کو ہر ایک پھل بے خیال و بے علت و اسباب عطا فرمایا [illegible]
نخلہ سے بے موسم وبے اسباب ظاہری تجھے پھل دیے تو کچھ بھی عجب نہین کہ تجھے عیسیٰ علیہ السلام کے مثل بغیر [illegible]
سبب شوہر کے دیدیا - شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ جب بچپن مین بلا تعلق تھین تو جبتک [illegible]
تعلق اس فرزند سے ہوا جو رحمت ونمونہ قدرت تھا تو درخت کو حرکت دینے کا حکم دیا جب رزق بلا [illegible]
تعلق سے اشارہ کیا کہ جب مریم علیہا السلام نے اپنے قلب کا تعلق فرزند سے دیکھا اور [illegible]
سے بخوف ضرر بیابان بھاگ آئی تو خوف کیا کہ کہین اس شفقت وتعلق کے سبب سے اُسکو [illegible]
موت وعدم کی تمنا کی تھی - مترجم کہتا ہو تو پھر اسی وجہ سے یہان نخلہ سے میوہ ونہر سے پانی [illegible]
اُس سے جسقدر تعلق ہو عین مواصلت ہو نہ انقطاع کیونکہ وہ پیغمبر اولو العزم [illegible]
قرۃ العین عیسیٰ علیہ السلام ہین تو متوجہ کیا کہ اسکے چہرہ سے انوار قدم مشاہدہ [illegible]
اور خوان عنایت وبحر محبت سے انواع ثمرات کھائے وپیے - اور ابن عطاء رح نے کہا کہ [illegible]
دیا گیا جسکے اوپر حساب کا مطالبہ نہین ہو - قولہ فاما ترین من البشر احدا فقولی الآیہ - صوم یعنی [illegible]

...ان مین تجھے کوئی نظر آوے تو اس سے صحبت بیان مت کر کیونکہ تو اپنے نطق سے مخاصم لوگون کو دفع نہین کر سکیگی
...خاموش رہیگی اور اپنا کام اپنے رب عزوجل کے سپرد کریگی تو وہ تیرے بیٹے کی زبان سے حجت کو تمام زبادیگا شیخ ابن عطا رح
...کا اس سکوت مین دلیل تھی کہ نفس کے واسطے کسی غیر سے نصرت نہین چاہی اور چونکہ نفس آمادہ کرتا اور ظاہر مین مضطر کرتا تھا ایمان
...کی ویسی ہی قدرت دکھلائی کہ بالکل خاموشی کا حکم دیا اور اس خاموشی سے عین نصرت پیدا کر دی حالانکہ اگر نفس کی خواہش سے
...مجادلت کرنا چاہتی تو اس سے کچھ حاصل نہ ہوتا سوا اسکے کہ مشغولی پیدا ہوتی کیونکہ نفس کے واسطے نصرت مین کلام کرنا منقبت
...قائل ہے اور سکوت مین اظہار قدرت حق عزوجل کافی ہے پس مریم علیہا السلام نے سکوت کو لازم کر لیا - پھر حق عزوجل نے مریم ع
کے وہان سے حضرت عیسیٰ ع کو لانے وحجت حق ظاہر ہونیکو بیان فرمایا

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝ يٰٓاُخْتَ

پھر لائی اسکو اپنی قوم کے پاس اسکو اٹھائے ہوے بولے کہ ای مریم بیشک تو پڑی ہے کسی فتنہ مین اور بہن

هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَاَشَارَتْ

ہارون کی نہین تھا تیرا باپ مرد بدکار اور نہین تھی تیری ماں فاحشہ پس مریم نے اشارہ کیا

اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝

اسکی طرف کہنے لگے کہ کیونکر ہم بات کرین ایسی سے جو گہوارہ مین ہے طفلی کی حالت مین

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِىْ

بولا کہ مین ہون بندہ اللہ کا اسنے مجھے دی ہے کتاب اور کیا ہے مجھکو نبی اور کر دیا ہے مجھے

مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ

برکت والا جہان ہون اور مجھے وصیت کی ہے نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک مین

حَيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ

جیتا ہون اور نیکوکاری کا اپنی والدہ کے ساتھ اور نہین بنایا مجھکو جبار شقی اور سلام ہے میرے اوپر

يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝

جسدن کہ مین پیدا کیا گیا اور جسدن کہ مین مرونگا اور جسدن کہ مین اٹھایا جاؤنگا زندہ کرکے

...بار نور قدرت سے مریم کو تسکین ہوئی - فَاَتَتْ بِهٖ تو آئی اسکو لیے ہوے یعنی فرزند کو اپنے ساتھ لیے آئی -
قَوْمَهَا اپنی قوم کے پاس - تَحْمِلُهٗ درحالیکہ اٹھائے تھی اسکو یعنی اچھی طرح گود مین لیے ہوے قوم کے روبرو ہوئین جسمین کچھ
...پوشیدگی نہین - سراج مین ہے کہ گھر والے قوم صالح ومتقی معروف تھے وہ اسطرح دیکھکر روئے اور انکو یہ بات بہت گران
...قَالُوْا يٰمَرْيَمُ کہنے لگے کہ ای مریم - لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا تو بڑے فساد مین پڑی ہے - مجاہد
...وغیرہ سے کہا کہ شیئا فریا یعنی امر عظیم - اور شاید انکی مراد یہ تھی کہ اول تو زنا کاری عیب سخت تھا اور بعد اسکے فرزند
...ساتھ لانا اور زیادہ شرم کا مقام ہے کہ اسمین بالکل بیباکی و بیحیائی اور تقویٰ وصلاحیت کی پردہ دری اور کھلا ہوا فحش ہے

Marfat.com

اور یہ سب اُنھون نے اپنے زعم باطل کے موافق خیال کیا۔ اب یہان دو مقام ہین اول یہ کہ مریم …
یہ کہ خود مریم ؑ وہان سے روانہ ہوکر قوم کے یہان آئین یا قوم والون سے وہین مواجہہ ہوا پس معالم …
یہ کہ وضع حمل کے روز اُٹھا لائی تھین۔ اور دوم ابن عباس رض سے مروی ہے کہ چالیس روز نفاس کے بعد …
جانب ہے کہ یوم وضع مین لائی ہین اور اقرب یہ ہے کہ بعد ایام کے لائی ہین۔ اور مقام دوم مین بھی دو قول ہین ایک …
لائی ہین اور دوم یہ کہ قوم والے تلاش کرکے وہان پہونچے تو اُنکے سامنے لائی ہین۔ امام رازی رح نے کہا اس …
نہین ہوتا ہے یعنی معلوم نہین کہ اِس تفصیل کا کیا حال ہے ظاہر قرآن تو یہ ہے کہ بعد وضع حمل کے اُسکو اُٹھا لائے …
اور شیخ ابن کثیر رح نے ابن ابی حاتم کی روایت جو بطریق سیار رح راوی کے ہے نوف بکالی رح سے روایت کی …
تو اُنکے قوم والے اُنکی تلاش مین نکلے اور مریم ؑ ایک خاندان شرافت و نبوت کی لڑکی تھین مگر قوم والون کو …
اُنھون نے راہ مین ایک چرواہے سے جو گائین چراتا تھا دریافت کیا کہ تو نے کوئی عورت ایسی تو نہین دیکھی اور مریم …
بیان کی اور ظاہر کیا کہ وہ حاملہ تھی اُسنے کہا کہ یہ تو مین نے کچھ نہین دیکھا ولیکن آج کی رات میری گایون نے ایسی حرکت …
کبھی نہین دیکھی اور مجھے تعجب ہے آپ لوگ کچھ میرا تردد رفع کرسکتے ہین اُنھون نے کہا کہ تو نے کیا دیکھا ہے اُسنے کہا کہ مین …
کہ میری گائین اِس وادی کی جانب سجدہ کرتی ہین گویا نماز پڑھتی ہین اور کہا کہ مین نے ایک نور بلند دیکھا تھا جو اِس وادی …
چمکتا تھا۔ یہ لوگ باہم مشورہ کرنے کے بعد اِس وادی کی جانب متوجہ ہوے کہ حال دریافت کرین اور وہان سے شاید …
مریم کا ملے۔ مریم نے اِن لوگون کو جب آتے دیکھا تو بیٹھکر اپنے فرزند کو اپنی گود مین اُٹھا لیا اور اِن لوگون کے روبرو …
لوگون نے جب مریم ؑ کو اِس حال سے دیکھا تو ٹھہر گئے اور کہنے لگے کہ اے مریم تو نے بڑا فساد کیا۔ یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ
اے ہارون کی بہن یعنی زہد و تقوی مین تو بظاہر تو ہارون کی شبیہ تھی مگر یہ تیری حرکت کیسی ہے۔ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ …
نہ تھا تیرا باپ عمران مرد بد بلکہ صالح تھا۔ وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا اور نہ تھی تیری ماں حنہ عورت زانیہ یعنی
پاکیزہ ظاہر سے ہے جو صلاحیت مین معروف تھے اور اُنکی زہد و عبادت مشہور تھی پھر تجھ سے یہ فعل کہان سے …
ہارون کے بارہ مین چار قول ہین ایک یہ کہ بنو اسرائیل مین ایک شخص مسمی ہارون بدکار مشہور تھا تو اِس سے تشبیہ …
دوم یہ کہ بنو اسرائیل مین ایک ولی صالح مسمی ہارون گذرے تھے تو جو کوئی صالح ہوتا اُسکو اُسی ولی صالح کی طرف نسبت …
یہ ہوگی کہ ہم نے تجھکو زہد و صلاحیت مین ہارون رح کی بہن خیال کیا تھا مگر تو اُسکے برعکس کیونکہ …
شخص ہارون صالح نے انتقال کیا تو اُسکے جنازہ کے پیچھے لاکھون آدمی تھا اُنمین سے چالیس …
والدین نے اسی بزرگ کے تبرک نام کے واسطے اپنی اولاد کا نام ہارون رکھا تھا۔ ان دونون …
مشابہت سے ہے کمافی قولہ تعالے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔ قول سوم یہ کہ مراد ہارون سے …
پیغمبر ہین جو موسی علیہ السلام کے بھائی تھے اور مریم ؑ چونکہ اُنھین کی نسل سے تھین تو اُنکی طرف …
کو کہتے ہین کہ یا اخا تمیم اے برادر تمیم اور ہمدانی کو یا اخا ہمدان اور عورت ہو تو اخت تمیم و اخت …
تمیم کی نسل سے ایک شخص یا ایک عورت۔ قول چہارم یہ کہ ہارون ایک شخص حقیقت …

Marfat.com

[illegible] دوسری بی بی سے یہ لڑکا تھا جو مریم کا حقیقی بھائی تھا۔ امام رازی رح نے کہا کہ یہی اقرب ہے دو وجہ سے ایک
[illegible] ہارون کے معنی پر لینا چاہیے اور حقیقی معنی یہان یہی ہین کہ ہارون مریم کا حقیقی بھائی ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ مریم کو اسکے
[illegible] نسبت کیا اور وہ مرد صالح تھا اور مریم کے والدین کی صلاحیت بیان کر دی تو والدین صالح ہوے اور اُنکی اولادین
[illegible] اس صورت مین ملامت زیادہ سخت ہوگئی کہ جسکے والدین و اُسکا بھائی ایسے صالح ہون تو اس سے گناہ کا صدور
[illegible] ہے مترجم کہتا ہے کہ شاید یہی قول اصح و مختار شیخ ابن کثیر رح ہے پھر ان اقوال کے نشان سلف سے و تحقیق مقام
[illegible] شیخ ابن کثیر رح مین ہے نقل کرتا ہون کہ علی بن ابی طلحہ و سدی نے کہا کہ مریم کو اخت ہارون کہا گیا اور یہ ہارون موسی ع کا
[illegible] ہے اسی کی نسل مین مریم تھی جیسے تمیمی کو اخو تمیم اور مضری کو اخو مضر کہتے ہین۔ بعض نے کہا کہ انمین ایک مرد صالح مسمی ہارون تھا
[illegible] صلاح مین اس سے نسبت دی۔ ابن جریر رح نے بعض سے حکایت کی کہ بنو اسرائیل مین ایک مرد فاجر مسمی ہارون تھا اس سے
[illegible] ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے اشارہ کیا کہ یہ سب اقوال غریب مین اعتماد انپر
[illegible] لکھا کہ ان سب سے بڑھکر غریب وہ قول ہے جو ابن ابی حاتم نے باسنادہ محمد بن کعب القرظی سے روایت کیا کہ مریم سگی بہن تھین
[illegible] کی جو موسی علیہ السلام کے بھائی تھے اور یہ قول خطاے محض ہے کیونکہ موسی و عیسی کے درمیان بہت سے پیغمبر گذرے ہین اور
[illegible] علیہ السلام تو انبیاے بنو اسرائیل کے سب سے آخر نبی اور بعد اُنکے نبوت کاملہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے چنانچہ حدیث صحیح مین ہے
[illegible] اولی الناس بابن مریم لانہ لیس بینی و بینہ نبی یعنی عیسی بن مریم کے ساتھ مین اولی ہون کیونکہ میرے و اسکے درمیان کوئی اور نبی
[illegible] موسی علیہ السلام کے بعد تو یوشع و داود و سلیمان وغیرہم بہت سے پیغمبر گذرے ہین اور قرظی رح کی اس غلطی کا منشا وہ قول
[illegible] توریت مین بعد غرق فرعون و نجات بنی اسرائیل کے مذکور ہے کہ مریم بنت عمران جو موسی و ہارون کی بہن تھی اُٹھی اور عورتون
[illegible] اُسنے دف بجانا شروع کیا اور عورتین ملکر اللہ تعالی کی تسبیح و شکر کرتی تھین اس انعام پر جو اُسنے بنو اسرائیل پر نازل فرمایا
[illegible] حضرت قرظی رح نے وہم کیا کہ یہ مریم بنت عمران وہی مریم بنت عمران ہے جو حقیقی بہن ہارون علیہ السلام کی تھی اور یہ سخت غلطی
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ یہ بات ایسی ہے کہ اسمین کوئی شخص بھی شک نہین کر سکتا کہ موسی علیہ السلام کی سگی بہن کیونکر عیسی علیہ السلام کی
[illegible] ہو سکتی ہے اسی وجہ سے میرے خیال مین محمد بن کعب قرظی نے کبھی یہ معنی ارادہ نہ کیے ہونگے اور یہان ایک لطیف معنی ظاہر
[illegible] محمد بن کعب کی مراد ہوگی یعنی ہارون علیہ السلام کی سگی بہن کا نام مریم بنت عمران تھا اور وہ صالحہ تھین اور حضرت عیسی ع
[illegible] کا نام بھی اتفاق سے مریم بنت عمران تھا اور اسی نسل سے تھی تو ان لوگون نے تشبیہ دیکر ہارون کی بہن کہا تاکہ اُسکو شرم و حیا
[illegible] اللہ تعالی اعلم بالصواب۔ پھر شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ بات یہ تھی کہ وے لوگ اپنے انبیاء و صالحین کے نامون پر
[illegible] نام رکھا کرتے تھے چنانچہ امام احمد نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
[illegible] لوگون نے مجھ سے کہا کہ تم لوگ یہ کیا پڑھتے ہو کہ یا اخت ہارون۔ حالانکہ موسی علیہ السلام تو عیسی ع سے
[illegible] میں نے واپس ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکو ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ارے تو نے یہ نہین کہا کہ
[illegible] انبیاء و صالحین کے نامون پر نام رکھا کرتے تھے۔ ورواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی فی الجامع وقال حسن صحیح والنسائی
[illegible] حدیث صحیح مین اشارہ ہے کہ ہارون اِن لوگون نے حضرت ہارون پیغمبر علیہ السلام کے نام پر رکھا [illegible]

نام رکھا تھا جسکی بہن مریم تھیں ولیکن یہ احتمال ہو کہ بہن سے یعنی بہن ہارون [illegible]

اول کو مرجح ٹھہرایا یعنی نسبی بہن مراد ہو کیونکہ یہی معنی حقیقی بہن ہیں اور دوسرے معنی [illegible]

جانا روا نہیں ہو فافہم - ابن جریر رح نے قتادہ رح سے روایت کی کہ مریم ایسے خاندان سے [illegible]

تھے اور فساد انہیں معروف نہ تھا اور لوگوں میں بعضے تو معروف بصلاح ہوتے ہیں اور بعضے [illegible]

بدکاری کیا

یہ بدکاری ہوتے ہیں اور اسی پر انہیں توالد ہوتا ہو اور ہارون [illegible]

ہو جو مرد صالح تھا اور اپنے کنبہ میں لوگوں کے نزدیک محبوب تر تھا اور قتادہ رح نے کہا کہ ہمسے بیان کیا گیا [illegible]

کے پیچھے چالیس ہزار تو ایسے لوگ تھے جنکا نام اُسکے نام پر ہارون تھا - الحاصل جب لوگوں نے مریم کو [illegible]

تہمت دی اور مریم اس روز نذر کے حکم سے روزہ سے ساکت تھی - فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ [illegible]

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف - اور ظاہر یہ ہو کہ نخلہ سے لاکر بیت المقدس میں صخرہ پر رکھنا چاہا تھا [illegible]

کے واسطے جھکا کر سیت ہوگیا اور مانند پالنے کے بن گیا کہ اُسکی گود میں مریم رح نے دیدیا تھا تو لوگوں کے [illegible]

اور اس طفل کی طرف اشارہ کیا - قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا یعنی [illegible]

صغیر بچہ سے کلام کریں جو طفلی کی حالت میں مہد یعنی گہوارہ میں پڑا ہو - جن لوگوں نے کہا کہ بیت لحم ہی میں [illegible]

ہدی تھی یا جو کہتے ہیں کہ ہنوز گود میں لیے تھی کہ لوگوں کو یہ اشارہ کیا تو معنی یہ لیتے ہیں کہ ایسا صغیر بچہ ہو کہ گہوارہ [illegible]

کے لائق ہو جیسے بولتے ہیں کہ فلانی عورت کی گود میں ایک بچہ ہو یعنی بہت صغیر ہو اور یہ مجاز معروف ہو - شیخ ابن کثیر رح [illegible]

لکھا کہ جب مریم رح نے یہ اشارہ کیا تو اُنھوں نے یہ گمان کیا کہ ہم سے بیباکی کرتی ہو تو کہنے لگے کہ مہد کے [illegible]

میمون بن مہران و سدی رح نے کہا کہ لوگ خشمناک ہوئے کہ بجائے شرم کے اور ہم سے تمسخر کرکے کہتی ہو [illegible]

طفل ہو باتیں کرو - نوف بکالی رح نے کہا کہ جب لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کو کہا جو کہا اُس وقت [illegible]

دودھ چھوڑ دیا اور بائیں پہلو پر تکیہ کرکے حماد بن سلمہ نے کہا کہ ثابت البنانی نے فرمایا کہ دائیں انگلی شہادت کی [illegible]

شروع کیا اور اپنی ذات کے واسطے آٹھ صفات بیان فرمائیں اول قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ [illegible]

یعنی اس بادشاہ اعظم واکبر کا جسکے سوائے کوئی معبود نہیں اور نہ کسی کے واسطے الوہیت ہو [illegible]

سوائے کسی غیر کی بندگی نہیں رکھتا میں اُسی کا بندہ ہوں اور اسمیں اشارہ ہو کہ جو عبد اُسکا ہو وہ [illegible]

بناتا ہو اور شیطان یا ہوائے نفس کوئی اُسکو اپنی بندگی میں نہیں لا سکتا ہو - اور اپنے کلام میں [illegible]

ہو کہ وہ سبحانہ تعالیٰ فرزند وغیرہ تمام مخلوق سے اور مخلوق کے اوہام و قیاس سے پاک [illegible]

اور اپنی ذات پر ثابت کیا کہ میں اُسی جناب عز وجل کا بندہ ہوں - صفت دوم آتٰنِيَ الْكِتٰبَ [illegible]

عطا فرمائی ہو - ابن ابی حاتم نے بطریق یحییٰ بن سعید العطار کے حضرت انس [illegible]

کلام میں فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جب ماں کے پیٹ میں تھے انجیل پڑھا [illegible]

نے علم لدنی کے طور پر یہ علم دیدیا تھا ولیکن اس روایت کا راوی یحییٰ [illegible]

Marfat.com

علیہ السلام کو توریت الہام کی گئی تھی اِسی حال مین کہ وہ ان کے پیٹ مین تھے اِس سے معلوم ہوا کہ کتاب
...منثور مین ... نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام کو انجیل دی گئی تھی جب وہ طفل صغیر تھے ولیکن عقل آنکی بزرگون کے
... مین آتانی بمعنیٰ ماضی اپنے معنی پر ہے اور بعض نے کہا کہ یہ اعطا رچونکہ قطعی واقع ہونے والا تھا تو بجاے اِسکے کہ
... یا یون کہا کہ مجھے دیدی اور مراد یہ ہے کہ عنقریب مجھے دیجاویگی - اور یہی قول اقرب ہے بلکہ اولی یہ ہے کہ یہ علم لوح محفوظ
... مجھے ازل سے پیغمبر مقدر فرمایا ہے پس حجت ہے کہ مین شان نبوت پر پاک طاہر پیدا ہوا ہون اور نظیر اِسکی حدیث صحیح
... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ آپ کب نبی ہوے تو فرمایا کہ مین نبی تھا حالانکہ اُسوقت آدم علیہ السلام ابھی روح
... کے بیچ مین پڑے تھے یعنی پیدا ابھی نہین ہوے تھے جب سے اللہ تعالی نے مجھے نبی مقدر کر دیا ہے - عکرمہ رح نے کہا کہ قولہ آتانی
... یعنی اللہ تعالی نے مقدر کر دیا کہ وہ مجھے کتاب عطا کریگا پس مقدر وقضا رمین اُسنے مجھے کتاب دیدی - اب رہا یہ کہ مراد
... کیا ہے بعض نے کہا کہ توریت کیونکہ الف لام عہد کا ہے اور معہود اُسوقت توریت تھی - اور بعض نے کہا کہ الف لام جنس کا ہے
... انجیل ہے اور یہی ابو مسلم کا قول ہے اور بعض نے کہا کہ الف لام استغراق کا ہے اور مراد توریت وانجیل ہے - بیضاوی نے فقط
... مراد اللہ اِسی پر اقتصار کیا اور بقاعی رح نے توریت وانجیل وزبور وغیرہ صحف کو بھی شامل لیا - اور اظہر یہ ہے کہ توریت وانجیل
... مین لقولہ تعالےٰ ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ورسولا الی بنی اسرائیل الآیہ - اور اِسی آیت سے جواب ایک سوال کا
... ہو گیا جو سراج وغیرہ مین مذکور ہے کہ مریم ع نے کیونکر جانا کہ عیسی ع جواب دیگا حتی کہ لوگون کو اُسکی طرف اشارہ کیا اور جواب
... جب وقت ولادت کے آثار دیکھے اور مریم کو خود سکوت کا حکم ہوا تو وے سمجھ گئین کہ مجیب عیسی علیہ السلام ہوگا اور یہ جواب کچھ
... بعید ہے اور صحیح جواب یہ ہے کہ اول بشارت سے مریم ع کو یہ بات معلوم ہو گئی تھی جیساکہ سورہ آل عمران کی آیت مین مصرح ہے
... الناس فی المہد وکہلا ومن الصالحین - صفت سوم قولہ - وَجَعَلَنِي نَبِيًّا اور اِسنے مجھے نبی کیا اِسمین بھی اختلاف
... اُسوقت نبوت ہو گئی تھی یا معنی یہ ہین کہ عنقریب مجھے نبی کریگا یا لوح محفوظ سے خبر دی کہ مقدر کر دیا ہے مجھے پیغمبر بعض نے زعم کیا
... عیسی علیہ السلام کو چالیس سال سے پہلے نبوت ضرور ہوئی کیونکہ وے تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین اُٹھائے گئے ہین اور بعد نزول
... برس رہینگے - اور مواہب لدنیہ مین اِسکی تحقیق ذکر کی ہے کہ ۳۳ سال کی روایت صحیح نہین ہے اور مستدرک اور حاکم کی حدیث
... کی عمر مروی ہے اور سورہ آل عمران کی تفسیر مین مترجم نے فی الجملہ یہ بحث لکھدی ہے اور مواہب مین جزم کیا ہے کہ چالیس
... سے پہلے کسی کو بعثت نہین ہوئی ہے وعلی ہذا مراد یہان یہ ہے کہ مجھے عنقریب نبی کریگا یا مجھے ازل مین پیغمبر مقدر فرمایا ہے - صفت چہارم
وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا اور مجھے مبارک کر دیا ہے - أَيْنَ مَا كُنتُ جہان کہین مین ہون - سراج مین کہا کہ یہ کلام دلالت کرتا ہے
... مین ... برکت موجود ہے اور حال یکسان ہے پس جو بعض نے زعم کیا کہ اب وہ بدلکر حالت صغر مین ہو گئے ہین یہ ٹھیک
... کہا کہ ... کی تفسیر کئی وجہ سے بیان ہوئی ہے - اول یہ کہ لغت مین برکت کے معنی ثبات وجم جانے کے ہین اور اصل
... سے ماخوذ ہے پس معنی یہ ہین کہ مجھے دین الٰہی پر ثابت وہمیشہ قائم بنا دیا ہے - دوم یہ کہ مبارک اِسوجہ سے کہ لوگون
... اللہ وحق بتلاتے تھے اور اگر لوگ گمراہ ہوے تو وے اپنی جہت سے ہوے نہ عیسی علیہ السلام کی طرف سے
... السلام مین معنی مبارک کے یہی ہین سوم یہ کہ برکت بمعنی زیادتی وبلندی ہے گویا کہا کہ مجھے اللہ تعالے نے ہر حال مین

بامراد اور بافلاح رکھا ہی کیونکہ جب تک مین دنیا مین اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی پر ہون تو غیرون کو [illegible]
آویگا تو اللہ تعالیٰ مجھے آسمان پر بلند کر لیگا ۔ چہارم یہ کہ مبارک اس وجہ سے ہی کہ آنکی دعا سے [illegible]
کر دیتے اور اندھے مادرزاد اور برص والے اچھے کر دیتے تھے ۔ [illegible]
برکات سے مبارک کر دیا ہی ۔ فتح البیان مین نقل کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible]
فرمایا کہ کر دیا مجھے بہت نفع پہونچانے والا لوگون کا جدھر متوجہ ہون ۔ رواہ الاسماعیلی فی معجمہ و ابو نعیم [illegible]
نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مبارک یعنی معلم و ادب یعنی خیر ہی ادب سکھلانے والا [illegible]
و ابن عساکر ۔ شیخ ابن کثیر رح نے تفسیر مین لکھا کہ قولہ وجعلنی مبارکا ۔ مجاہد و عمرو بن قیس و ثوری رح نے کہا یعنی [illegible]
تعلیم کرنے والا کر دیا ۔ اور ایک روایت مین مجاہد رح نے کہا یعنی بہت نفع پہونچانے والا کر دیا ۔ شیخ ابن جریر [illegible]
روایت کی کہ ایک عالم اپنے سے اونچے عالم سے ملا اور اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرماوے مجھے بتلا دے [illegible]
کون عمل کو اعلان سے کرون ۔ اُسنے جواب مین فرمایا کہ امر معروف و نہی از منکر کو اعلان کے ساتھ کر کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا [illegible]
انبیاء کو اپنے بندون پر بھیجا ہی ۔ اور فقہا رح نے اجماع کیا ہی کہ قولہ وجعلنی مبارکا ۔ مین برکت امر معروف و نہی [illegible]
عمل کرے ۔ صفت پنجم قولہ ۔ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ اور مجھے حکم دیا نماز کے ساتھ یعنی نفس کی پاکی کے لیے وَالزَّكَاةِ
اور زکوٰۃ کے ساتھ یعنی مال کی طہارت کے لیے پس یہ فرض کیا کہ مین خود عمل کرون اور غیرون کو حکم کرون ۔ مترجم کہتا ہی [illegible]
کے واسطے مال کی شرط ہی وہ اگر خود رکھتے تو زکوٰۃ ادا کرتے اور غیرون کو بھی حکم کرتے ۔ مَا دُمْتُ حَيًّا اور [illegible]
واضح ہو کہ آسمان پر اُٹھانے کے بعد بھی زندہ ہین تو آنپر جو فرض ہی بحال خود باقی ہی جب زمین پر تھے اور جب آسمان پر [illegible]
گئے اور جب نازل ہونگے ۔ کذا فی السراج ۔ ولیکن آسمان پر اُٹھائے جانے کی صورت مین زکوٰۃ ادا نہین ہو گی کیونکہ مال [illegible]
شرط ہی پایا نہین جاتا ہی ہان فریضہ اپنے حال پر ہی جب دنیا مین نازل ہون عمل کرینگے اور ظاہر یہ ہی کہ نازل ہونے کے بعد [illegible]
محمدی سردار رسولان صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہوگا اور یہی اصح ہی ۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ سلام ایسا ہی [illegible]
کو فرمایا کہ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ۔ یعنی مراد اس سے عبودیت ہی رب عزوجل کی یہانتک کہ موت آوے [illegible]
سے روایت ہی کہ کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے خبر دی جو آنپر تا وقت موت ہونے والا ہی اور یہ صریح [illegible]
مین ہی کہ اسمین صریح رد ہی ان لوگون پر جو عیسیٰ علیہ السلام مین الوہیت کے قائل ہین کیونکہ جو شخص [illegible]
تو کچھ شک نہین کہ وہ خود اِلٰہ نہین ہی اگر پوچھا جاوے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جس وقت یہ بیان کیا [illegible]
و زکوٰۃ کا حکم کیونکر دیا گیا حالانکہ طفل پر فرض نہین ہی بدلیل حدیث رفع القلم عن ثلث الخ ۔ اٹھایا گیا قلم تین شخص سے [illegible]
ہو اور مجنون سے یہانتک کہ آسکو افاقہ ہو اور صغیر سے یہانتک کہ وہ بالغ ہو ۔ اسکا جواب [illegible]
نہین کہ نماز و زکوٰۃ ادا کرنے کا فی الحال حکم دیا تھا بلکہ مقصد کیا تھا کہ بعد بلوغ کے ادا کرین یعنی [illegible]
زکوٰۃ ادا کرنے کا بروقت آنکے واجب ہونے کے اور وہ وقت بلوغ ہی ۔ [illegible] یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
اللہ تعالیٰ نے آنکو عاقل بالغ پوری خلقت کا کر دیا اور اسی پر دلالت کرتا ہی قولہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] پیدا کیا یکبارگی ویسے ہی عیسی علیہ السلام کو یکبارگی ایسا کر دیا - اگر کہا جاوے کہ اگر ایسا ہوتا تو
[illegible] علیہ السلام کو دیکھا تو ایک شخص پورے اعضاء کا پوری خلقت کا دیکھا اور ایسے پورے آدمی سے کلام صادر ہونا
عجیب نہیں ہے تو انھون نے کیون تعجب کیا - جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کو باوجود جثہ صغیر ہونے کے ترکیب
[illegible] اور عقل مین پورا کر دیا تھا بایں طور کہ انسے اداے صلوۃ ممکن تھی - امام رازی رح نے کہا کہ یہی جواب بنظر ظاہر لفظ کے
قریب ہے لقولہ مادمت حیا - کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مدت حیات مین یہ فرائض انپر طاری تھے اقول خازن رح نے
بھی تفسیر مین لکھا کہ یہی قول اظہر ہے - اور حق یہ ہے کہ یہ جواب بہت بعید ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام جب عادت کے موافق یعنی
[illegible] اندر گہوارہ مین بولے اور اپنی والدہ کی طہارت کی گواہی دی تو وہ مقبول ہوئی اور اگر اسباب کلام کے مانند قوت وغیرہ
موجود ہوتے تو کچھ تعجب نہ ہوتا اور نہ لوگ اسکی پروا کرتے اور اصل مین مہد مین کلام کرنا اسی طور پر خرق عادت و معجزہ ہے کہ جب
یہی صورت مہد کی ہو ورنہ خالی صغر عجب نہیں ہے علاوہ اسکے یہ امر ثبوت بدلیل قطعی ہونا چاہیے - صفت ششم - قولہ وَبَرًّا
بِوَالِدَتِي اور ہمہ تن نیکی و خدمت کرنے والا اپنی والدہ یعنے مریم کے ساتھ - شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ بعد طاعت
رب عزوجل کے اسکو ذکر کیا کیونکہ اللہ تعالے نے جا بجا اپنی طاعت کے بعد اسکو بیان کیا ہے کقولہ تعالے وقضی ربک ان لا تعبدوا
الا ایاہ وبالوالدین احسانا - وقولہ ان اشکر لی ولوالدیک الآیۃ - اقول حدیث مین ہے کہ سب سے بڑا گناہ شرک ہے اللہ تعالی
کے ساتھ اور پھر والدین کی نافرمانی ہے - اور یہان صرف والدہ کی طاعت اسواسطے بیان کی کہ اسی حالت مین انکو معلوم تھا کہ اللہ تعالی
نے انکو بغیر باپ کے پیدا کیا ہے - سراج مین کہا کہ سیاق اس کلام کا ان لوگون پر رد ہے جنھون نے حضرت مریم کو بہتان لگایا
تھا تو معنی یہ ہوے کہ مجھکو رسول مکرم کیا اور اپنی والدہ کی طاعت کرنے والا کیا پس معلوم ہو گیا کہ والدہ اس مرتبہ کی ہے
والدہ ہر طرح پاکیزہ و پاک ہے بغیر باپ کے مجھ سے حاملہ ہوئی ہے زنا کا لگاؤ بھی نہیں ہے کیونکہ اگر ایسے نہ ہوتے تو یہ کیونکر ہوتا کہ رسول
[illegible] کو اسکی تعظیم و تکریم کا حکم دیا جاتا - صفت ہفتم - وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا اور نہین بنایا مجھکو جبار شقی
یعنی جبار گنہگار بایں طور کہ مین بے استحقاق کام کرون بلکہ مین جو کرتا ہون سب اپنے موقع استحقاق پر طاعت و عبادت ہے
حضرت سفیان ثوری رح نے کہا کہ شقی وہ جو غصہ مین قتل کر ڈالے - بعض سلف نے فرمایا کہ جسکو تو دیکھے کہ وہ والدین کا عاق ہے
تو وہ ضرور جبار شقی ہوگا اور یہی آیت پڑھی اور کہا کہ جو اپنے مملوکون کے ساتھ بری طرح پیش آوے اسکو تو مختال فخور پاویگا یعنی
[illegible] و شیخی مارنے والا - اور قولہ ما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا - یہ آیت پڑھی - قتادہ رح نے فرمایا کہ ہم سے
بیان کیا گیا ہے کہ ایک عورت نے عیسی بن مریم علیہما السلام کو دیکھا کہ مردہ زندہ کرتے اور مادرزاد اندھے اور ابرص کوڑھی کو اچھا
کرتے ہیں تو کہا کہ بہت مبارک وہ پیٹ جسمین تو حمل رہا اور بہت مبارک وہ چھاتی جس سے تو نے دودھ پیا تو اسوقت نبی اللہ
علیہ السلام نے جواب دیا کہ بہت مبارک وہ شخص جس نے اللہ تعالی کی کتاب پڑھی اور اسپر عمل کیا اور وہ جبار شقی کبھی نہ ہوا
صفت ہشتم وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور سلام یا امان
اللہ تعالے کی طرف سے جس دن پیدا ہوا یعنی مجھے شیطان نہین چھو سکا اور نہ کچھ ضرر پہونچا سکا اور جس دن مرونگا اور
جس دن قبر سے اٹھایا جاؤنگا زندہ - اس سے معلوم ہوا کہ عیسی علیہ السلام قبر مین مدفون ہونگے اور اٹھائے جاوینگے - اور حدیث

مین اشارہ سے ثابت ہی کہ حضرت نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدفون ہونگے
کی جگہ خالی ہی - اہل تفسیر نے لکھا کہ السلام مین الف لام کے مراد وہ سلام معہود ہی جو یحیی علیہ السلام
نے کشاف مین کہا کہ صحیح یہ ہی کہ الف لام جنس کا ہی تو اسمین یہود وغیرہ پر جو حضرت مریم کو بہتان لگا
اسکی تحقیق یہ ہی کہ جنس سلام اپنے واسطے خاص کی تو تعریض فرمائی کہ جو میرے ساتھ نہین ہین
رہی اور نظیر اسکی قول موسی علیہ السلام بمقابلہ فرعون ہی کہ والسلام علی من اتبع الہدی یعنی سلام
کی - قال الامام الحافظ اس کلام مین حضرت عیسی علیہ السلام نے اللہ تعالے کے واسطے اپنی عبودیت
کی مخلوق مین سے ایک بندہ ہون اسی نے مجھے پیدا کیا اور وہی ماریگا اور وہی قیامت مین جلاویگا اور تمام مخلوق
لیکن میرے واسطے ان احوال مین سلامتی ہی - ف ـــــ شیخ نے عرائس مین لکھا کہ قولہ فاشارت الیہ
جان لیا تھا کہ عیسی علیہ السلام کلام کریگا اور الہام الہی سے جانتا تھا کہ وہ پیغمبر مرسل ہی کیونکہ عیسی علیہ السلام نے مریم
توحید حق سبحانہ تعالے سے کلام کیا تھا اور یہ بھی جانا کہ قوم کی تہمت و بدگوئی سے میری بریت اسی کے کلام سے
بلکہ سورہ آل عمران مین صریح ہی کہ ملائکہ کی بشارت سے یہ بات جان لی تھی بقولہ ویکلم الناس فی المہد وکہلا ومن الصالحین
مذکور ہی کہ عیسی علیہ السلام بعد اس نطق کے نہین بولے یہانتک کہ بالغ ہوے فافہم - یہ کمال حسن یقین ہی اور الہام
سننے کی نظیر ہی - اور جب شان عیسی علیہ السلام کو جان لیا تو عیسی کی رسالت وعظمت پر ایمان لائین کیونکہ اسکی طرف
یعنی اللہ تعالی کی طرف سے وہ مرتبہ والا ہی اور جو کوئی کہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے مرتبہ والا ہو اسکے سامنے بات نہ کرنا
اسی واسطے اہل معرفت کسی حقیقت کے واسطے جسکی ضرورت ہو بڑون کی طرف اشارہ کرتے ہین - ابن عطا رح نے کہا کہ
حضرت مریم ہونے ظاہر مین کردیا اس غرض سے کہ قوم اسکے صدق کو معلوم کرین پس اللہ تعالے نے عیسی علیہ السلام کو گویا
اور کہا کہ اشارہ درحقیقت اپنے رب عزوجل کی طرف تھا یعنی اسکے صدق سے درخواست تھی پس کلمہ صدق عیسی علیہ السلام
گئے - شیخ رح نے لکھا کہ اسمین کیا نکتہ تھا کہ مریم علیہا السلام کو خاموشی کا حکم دیدیا اور عیسی علیہ السلام کو اقرار توحید و پاکی
مادری کے بیان کا حکم دیا تو مجھے ایک نکتہ ظاہر ہوا کہ مریم کی زبان تو زبان ظاہر تھی اور زبان باطن وہ عیسی علیہ السلام
تھی تو جب زبان ظاہر کو بند کیا تو حق عزوجل نے قدرت کاملہ سے زبان باطن کو گویا کیا اور یہی عارفون کی حالت
وے ظاہر سے سکوت کرتے ہین تو انکی ارواح غیب الہی کی باتین بیان کرتی ہین - پھر جب اللہ تعالی کے واسطے مریم
نے صدق کے ساتھ انقطاع کیا تو اللہ تعالے نے اسکی برارت کے لیے عیسی علیہ السلام کو گویا کردیا - **قولہ انی عبد**
یہان سے اسباب کو دور کردیا اور جو لوگ اسکے حق مین جھوٹے دعوی بناتے ہین انکو ساقط و مردود کردیا
اور اپنی عبودیت کا اقرار کیا اور یہ محض معجزہ ہی کیونکہ نطق بالحق ہی اور نبوت کی فراست سے جانتا تھا کہ قوم
باندھنے ہین اور کہان ما نکرا لوہیت کے دعوی اسپر باندھینگے تو اسواسطے اسمین دونون کو دور کیا کہ
کہ زنا سے پیدا کیا گیا ہو اور نہین ہوسکتا کہ اسمین کچھ خدائی ہو پس علت و اسباب کو درمیان سے
کہ وہ اللہ تعالی کے بندون مین سے ایک بندہ ہی اور اسکی رسالت کے اہلون مین سے ایک

مین سطح اُسکو متحرک کیا کہ اُسنے حضرت رب عزت جل شانہ کی عبودیت کا دعوی کیا حالانکہ تمام حدوث و
ال اُسکی عبودیت پر قیام سے عاجز ہین اور کون اُسکی عبودیت ادا کرسکتا ہی جیساکہ اشرف عباد اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اعتراف کیا اور اگر عبودیت کے حقوق مین سے ایک ذرہ لیکر سب پر ڈالا جاوے تو سب اُسکے تحت مین عاجز ہون۔ مگر
محرک ہی قولہ آتانی الکتاب۔ یعنی مین اُسکے بندون مین سے وہ بندہ ہون جسکو اُسکے کلام قدیم سننے کی لیاقت دی ور اُسکے
اکرم کے لیے وسعت ہی۔ یہان خلق کو فی الجملہ حقیقت کے اشارہ سے سرفراز کیا اگر کوئی سمجھے۔ قولہ وجعلنی نبیا۔ یعنی اُسکے
ال کا مخبر صادق قرار دیا۔ وجعلنی مبارکا اینما کنت۔ یعنی مجھپر اُسکے جمال سے لباس برکت ہی جہان ہون یعنی خواہ زمین مین یا آسمان
ن اور میری برکت مومنون کو پہونچتی رہیگی باین طور کہ مین اُنکی آنکھون کے لیے ٹھنڈک ہون اور اُسی برکت کے ذریعہ سے مین اُنسے
اندوہ دور کرونگا اور اسی سے اُنکو زندہ کرونگا۔ واوصانی بالصلوة والزكوة۔ یعنی مجھے حکم دیا ظاہر خدمت وعبودیت کا جسمین لطائف مناجات
ور فتح ابواب مشاہدات ہی اور میری زکوة یہ ہی کہ اُسکی راہ مین وجود کو خیرات کردون۔ اور یہ مبارک عبودیت مجھپر اور میرے تابع لوگون
سب پر واجب ہی اگرچہ ہم لوگ بندگی مین درجہ اتصاف واتحاد تک پہونچ جاوین۔ اسمین اشارہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اگرچہ
رگاہ حضوری مین حاضر ہین تاہم اپنے خالق وصانع کی بندگی وخدمت مین ہین کیونکہ سب اوصاف سے بڑھکر فخر کا وصف اُنکے واسطے
ی عبودیت ہی قال اللہ تعالی لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ ولا الملائكة المقربون۔ شیخ جنید رح نے کہا کہ قولہ تعالی انی عبداللہ
س بیان کا فائدہ یہ ہی کہ مین بندہ ہوا وبندہ ہوس وطمع وبندہ شہوت وبندہ درم وبندہ دنیا نہین ہون اور حاصل یہ کہ سوائے
ر تعالی کے کسی کے دام مین نہین ہون۔ آتانی الکتاب۔ اسنے مجھے خصائص اسرار سے مخصوص فرمایا ہی وجعلنی نبیا۔ جو خبرین اُسکی
ن سے دیتا ہون سچ ہی اُسنے مجھے مخبر صادق عارف رسول بنایا ہی۔ شیخ ابن عطار رح نے کہا کہ علم الہی عز وجل مین مقدر تھا کہ
سی علیہ السلام کے بارہ مین طرح طرح کے کفریہ کلمات کہے جاوینگے لہذا اول جو گویائی اللہ تعالے نے اُسکی زبان سے نکالی
یہی تھی کہ انی عبداللہ۔ تاکہ یہ اُسپر حجت ہو جو اُسکی شان مین الوہیت وغیرہ کا دعوی کرتا ہی کیونکہ وہ خود مصرح اپنے آپ کو
ر تعالی کا بندہ ظاہر کرتا ہی۔ اور قولہ تعالی وجعلنی مبارکا اینما کنت۔ شیخ ابن عطار رح نے کہا یعنی لوگون کو کثرت سے نفع پہونچانیوالا
ن اُنھون نے لوگون کی ایذاؤن کو برداشت کیا۔ شیخ واسطی رح نے کہا کہ مبارکا۔ یعنی اللہ تعالی کا بندہ عارف اُسکی جانب
ت کرنے والا۔ شیخ جنید رح نے کہا کہ مبارکا۔ یعنی جو میری صحبت مین رہے اور جو میری پیروی کرے [illegible] اُسکو دنیا سے اعراض کرنا
رت پر متوجہ ہونا سکھلاتا ہون۔ شیخ ابن عطار رح نے کہا کہ قولہ اوصانی بالصلوة والزكوة۔ یعنی مجھے حکم دیا کہ اُسکے وصال
ہون اور سر باطن کو اُسکے سوائے سب سے پاک رکھون۔ مادمت حیا۔ جبتک اُسکی حیات سے زندہ رہون۔ قولہ ولم یجعلنی
شقیا۔ جبتک کہ عبودیت کا اقرار ہی اور نبوت کے امور سے سچی خبر دہی ہی تو کیسے جبار ہو کہ عبودیت سے منہ موڑے اور کیونکر
ظاہر وباطن صالح ہی۔ سہل رح نے کہا یعنی مجھے اپنے احکام سے جاہل نہین کیا اور نہ اُسکی عبادت سے تکبر کرنے والا
شیخ ابن عطار رح نے کہا کہ جبار وہ ہی جو نصیحت نہین کرتا اور شقی وہ ہی جو نصیحت کو مانتا نہین ہی۔ قولہ والسلام علی یوم
۔ یعنی مجھپر سلامتی ہی جس دن دنیا مین داخل ہوا جبکہ عبودیت کے مقام امتحان مین پہونچا حالانکہ اس سے پہلے
مین تھا اور حقیقت اس سلام کی دوام مقام انبساط از حق عزوجل ہی باوجود شرط عصمت ورعایت کے یعنی اس

بسا اط مین شرط ہے کہ اللہ تعالے بندہ کو اپنے حفظ و رعایت مین رکھتا ہے پس انبساط بھی رہتا ہے
انبساط کے معصوم رہتا ہے۔ قولہ یوم اموت۔ یہ سلام رضامندی و امن کا ہے۔ ویوم ابعث حیا یہ سلام ...
سوال ہو کہ سلام تو ہر حال مین اللہ تعالی کی طرف سے ہے پھر یحیی علیہ السلام کے سلام مین اور عیسیٰ ...
فرق ہے۔ جواب یہ ہے کہ سلام یحیی تو بلا واسطہ ہے اور سلام عیسی بواسطہ ہے اور حقیقت کا اشارہ اس مین یہ ہے کہ سلام ...
تخصیص ربوبیت بر عبودیت اور یحیی علیہ السلام پر حق تعالی سے شرف و کرم کا بیان ہے۔ اور سلام عیسی علیہ السلام ...
پھر محل اتصاف بھر محل اتحاد ہے پس جب کہ عیسی علیہ السلام از راہ معرفت و توحید و محبت و شوق کے تعلق ...
مین زبان عیسی علیہ السلام خود زبان حق عزوجل ہو گئی۔ پس عیسی علیہ السلام کا اپنے اوپر سلام کرنا خود سلام حق عزوجل ...
ربوبیت در معدن عبودیت۔ پھر ان دونون مقام سے بھی بالاتر وہ سلام ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین کو عین
مین ہوا ہے کہ وہ عین وصال و کشف جمال ہے اور اگر یہ سلام کسی فرشتہ یا خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہوتا تو ...
ہوتا کیونکہ اسکا جاری ہونا بزبان بشری ہوتا اور یہ سلام رتبہ کمال کو نہ پہونچتا و لیکن حبیب خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ...
قدم سلام فرمایا کہ تمام شرف کو شامل و محیط ہو۔

ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ مَا كَانَ لِلّٰهِ أَنْ يَتَّخِذَ
یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی بات جس مین جھگڑتے ہین اللہ ایسا نہین کہ بنا رکھے

مِنْ وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ
اولاد وہ پاک ذات ہے جب ٹھہراتا ہے کچھ کام یہی کہتا ہے اسکو کہ ہو وہ ہوتا ہے اور کہا بیشک

اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ
اللہ ہے رب میرا اور رب تمھارا سو اسکی بندگی کرو یہ ہے راہ سیدھی پھر کئی راہ ہوگئے فرقے

مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ أَسْمِعْ بِهِمْ
ان مین سے سو خرابی ہے منکرون کو جس وقت دیکھینگے ایک دن بڑا کیا سنتے

وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝
اور دیکھتے ہونگے جس دن آوینگے ہمارے پاس پر بے انصاف آج کے دن صریح ...

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا
اور ڈر سنا دے انکو اس پچھتاوے کے دن کا جب فیصل ہو چکے گا کام اور وہ ...

يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ع ۲
یقین نہین لاتے ہم وارث ہونگے زمین کے اور جو کوئی ہے زمین پر ...

ذٰلِكَ یہ جو آٹھ صفات کے ساتھ اوپر مذکور ہوا یہی عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ...
کہ اسکی مان ایک عورت از اولاد آدم ہے جو کھاتی پیتی اور حاجت ضروریہ مثل آدمیون کے ...

ا اور یہ
دا کا بیٹا
ف بالصفات
ہ وہ عیسی بن
یعنی یہ کہ یہ جو

...کہ اِنہین نصاری ویہود وغیرہ گمراہ قومون کی تکذیب ہے جو بہتان
...طریقہ سے ہے کہ جو اوصاف وے بیان کرتے تھے اُسکی ضد بیان فرمائی کیونکہ
...ایک کہتے تھے اور یہود بہتان سے اِنہین عیب لگاتے تھے تو فرمایا کہ یہ اقوال سب مردود ہین
...عیسی بن مریم یعنی ان آٹھ اوصاف مذکورہ کے ساتھ جو موصوف ہے یعنی انی عبد اللہ آتانی الکتاب
...**قَوْلَ الْحَقِّ** قراءۃ عاصم وابن عامر مین قول کا لام مفتوح ہے تو فعل محذوف کا مفعول مطلق
...کا قول حق ہے - باقیون کی قراءت مین لام کو ضمہ ہے تو مبتدا محذوف ہے یعنی یہ قول حق ہے - **الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ**
...یعنی ہے جسمین امتراء کرتے ہین یعنی اختلاف کرتے ہین - واضح ہو کہ قول الحق مین اضافت بیانیہ ہے یعنی یہ حق ہے اور اس صورت مین
...ل امام ابن کثیر رح کے رفع زیادہ ظاہر اعراب ہے اور شاہد اسکا ہے قولہ تعالی الحق من ربک فلا تکن من الممترین - اور جب حق تعالی
...بیان فرما دیا کہ مین نے اسکو بندہ نبی پیدا کیا ہے تو اپنی تنزیہ و تقدیس فرمائی بقولہ **مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ**
مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ یعنی نہین ٹھیک ہے اور عقل مین متصور نہین ہے کیونکہ محال ہے یہ واسطے اللہ تعالی کے کہ کوئی فرزند بناوے
...سبب حاجت وخواہش وضرورت سے پاک ہے لہذا سبحانہ فرمایا یعنی پاک ہے اللہ تعالی ایسی بدگوئی سے کیونکہ یہ نقص وعیب ہے
إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا جب وہ چاہے کسی امر کو پیدا کرنا - **فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ** تو یہی ہے کہ اس سے
کہ ہوجا پس ہوگیا یعنی اُسکا ارادہ وہی پیدا ہونا - اور یہ معنی نہین ہین کہ کوئی چیز ہوتی ہے اُس سے فرماتا ہے اور یہ کلام نکلتا ہے تب اسکا
...ہوتا ہے بلکہ غرض اس سے فوراً پیدا ہوجانے کا بیان ہے کما ذکرہ ابو السعود رح - پس حاصل یہ ہوا کہ جس خالق عزوجل کی یہ شان
...اسکو فرزند بنانے کی کیا احتیاج ہے پھر خود عیسی علیہ السلام کا مقولہ بیان فرمایا جو اُسنے گہوارہ مین کہا تھا **وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي**
وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ اور اللہ تعالی میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے سو تم اُسی کی عبادت کرو
راہ سیدھی ہے یعنی جو راہ کہ مین تمہارے رب عزوجل کی طرف سے لایا ہون یہی مستقیم ہے جس نے اُسکی پیروی کی اُسنے ہدایت
...اور جس نے مخالفت کی وہ گمراہ ہو کر جہنم داخل ہوا - **فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ** پھر مختلف ہوے
...آپسمین یعنی یہود ونصاری آپس مین - کئی گروہ ہوگئے دربارہ عیسی علیہ السلام کے حالانکہ امر عیسی علیہ السلام بطور مذکورہ ظاہر
تھا - پس تمام یہود ملعون نے تو جزم کیا کہ وہ رسول وغیرہ کچھ نہ تھا بلکہ یوسف نجار کا زنا سے ... تھا اور یہ جو اُسنے گہوارہ مین
کہا یہ جادو کا اثر تھا اور اسی طرح تمام معجزات کو جادو پر محمول کیا اور نور حق وصراط مستقیم جو عیسی علیہ السلام سے ظاہر تھا اس سے
... ملعون رہے اور جو نصاری ہوے اُنہین اسوقت اختلاف پیدا ہوا جب عیسی علیہ السلام آسمان کو اُٹھا لیے گئے بعض نے
...اتر آیا تھا جس نے کلام کیا - دوسرے گروہ نے کہا کہ خدا کا بیٹا تھا - تیسرے نے کہا کہ وہ تین مین سے ایک تھا -
...گروہ نے کہا کہ وہ بندہ اللہ کا اور اسکا رسول تھا اور یہی قول حق ہے جسکی ہدایت مومنون کو حاصل ہوئی - شیخ ابن کثیر رح نے
...عبد اللہ بن عمرو بن میمون وابن جریج وقتادہ وبہتون سے مروی ہے اور عبد الرزاق رح نے بواسطہ معمر رح کے قتادہ رح سے
...بنی اسرائیل نے مجتمع ہو کر اپنے چار ہزار عالم مین سے پھر چار چھانٹے ہر قوم نے اپنے عالم کو پیش کیا تو اُنہون نے بروقت
...السلام کے آسمان کو اُٹھائے جانے کے اختلاف کیا بعض نے کہا کہ وہ خدا تھا کہ زمین پر اُترا اور جسکو چاہا زندہ کیا اور

جسکو چاہا موت دی پھر آسمان کو چڑھ گیا اور یہ فرقہ یعقوبیہ کے نام سے موسوم ہو پھر باقی تین [illegible]
دونے تیسرے سے کہا کہ تو کیا کہتا ہو اُسنے کہا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور یہ فرقہ نسطوریہ ہو باقی دو [illegible]
باطل قرار دیا پھر دونون باقیون نے آپس مین کہا تو ایک نے کہا کہ وہ تین مین سے ایک ہو خدا ایک [illegible]
ایک آلہ ہو اور یہی اسرائیلیہ فرقہ ہو یہی نصاری کے بادشاہ ہوے ہین اور جو تھے نے اِن سب پر افسوس کیا [illegible]
باطل ہو بلکہ وہ اللہ تعالے کا بندہ و رسول تھا اور اُسکی طرف سے روح وکلمہ تھا جو بطن مریم [illegible]
مسلمان رہا اور ہر ایک فرقہ کے اتباع موجود ہو گئے اور بعد چند روز کے باہم اُنمین قتال ہوا چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا [illegible]
بالقسط من الناس - اور قتادہ رح نے فرمایا کہ قتل کرنے والے وہ لوگ ہین جنکے حق مین فرمایا فاختلف الاحزاب من بینہم [illegible]
کے بارہ مین مختلف ہو کر کئی گروہ ہو گئے - قتادہ رح نے کہا کہ جب لڑنے لگے تو مرد مسلمان اُنسے کہتا کہ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ تم [illegible]
کہ عیسی کھانا کھاتا تھا اور اللہ تعالی نہین کھاتا ہو کہتے کہ ہان - پھر کہتا کہ تم کو قسم دیتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ عیسی علیہ السلام [illegible]
کی شان سے یہ نہین ہو تو کہتے کہ ہان پس مسلمان بحجت اُنپر غالب ہوتا آخر نوبت قتال کی پہونچی تو ہم سے بیان کیا گیا ہو کہ [illegible]
غالب ہوے اور مسلمانون نے شہادت پائی اور جو کوئی بچ گیا وہ پہاڑون وغیرہ مین بھاگ گیا - اللہ تعالی نے فرمایا فویل للذین
کفروا من مشہد یوم عظیم یعنی عذاب شدید ہو کافرون کے واسطے وقت حضوری یوم عظیم یعنی قیامت [illegible]
اِسمین تہدید و وعید شدید ہو ایسے کافرون کے واسطے جنھون نے اللہ تعالی پر افترا باندھا اور اُسکے لیے بیٹا قرار دیا ولیکن اللہ تعالی
کی تمام صفات کمال ہین وہ اُنکو حلم سے مہلت دیتا ہو اور اُسکو ہر طرح اپنی مخلوق پر قدرت ہو جب چاہے ہلاک و برباد کر دے ولیکن کمال
حلم سے بدکارون کو جلدی ماخوذ نہین کرتا کیونکہ اگر فوراً پکڑے جاوین تو اُنکے لیے یہ خوار دنیا بھی نہ ہو حالانکہ اُسکے پیدا کیے ہو
ہین اور اِسی دنیا کو انھون نے اختیار کیا ہو بخلاف مسلمانون کے کہ اُنکے واسطے دنیا سے آخرت بہتر ہو اور صحیحین کی حدیث [illegible]
ظالم کو مہلت دیے رہتا ہو یہانتک کہ پھر جب اُسکو پکڑتا ہو تو وہ عذاب سے نہین چھوٹتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
کذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وہی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید - اور امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ اہل کتاب وغیرہم کی تاریخ مین
ہو کہ نصرانی بادشاہ قسطنطین نے نصاری کو جمع کیا اور تین محفلین ہوئین جو تمام لوگون مین مشہور ہین اور تیسری محفل جو حل مقبل [illegible]
قرار دی گئی تھی وہ سب سے بڑی تھی اور اِس مجمع مین دو ہزار ایک سو ستر نصاری علما جمع تھے مگر اُنھون نے عیسی علیہ السلام [illegible]
بارہ مین تبائن اختلاف کیا - سو کچھ کہتے اور پچاس کچھ کہتے اور ساٹھ کچھ کہتے تھے کسی ایک بات پر سوائے تین سو [illegible]
چونکہ اُنھین تین سو آٹھ کی جماعت متفقہ بڑی تھی تو بادشاہ نے اُنھین کی طرف میل کیا اور یہ بادشاہ فیلسوف تھا [illegible]
مقدم کیا اور اُنھین کی تحریر پر باقیون سے دستخط لیے اور جبر کیا اور جس نے خلاف کیا اُسکو جلا وطن کیا ایک جماعت [illegible]
اور بہت سے پریشان و منتشر ہو گئے پھر جو لوگ کہ متفق ہوے تھے اور اُسی پر جمے رہے اُنکی نصرت ہو تا ابدی [illegible]
امانت کبیرہ ایک کتاب اور دیگر کتب قوانین تیار کین اور بہت سے بدعات جاری کین اور دین مسیح کو [illegible]
بادشاہ نے اُنکے واسطے اپنی مملکت مین شام و روم و جزیرہ وغیرہ مین بارہ ہزار سے زیادہ [illegible]
اِس مقام پر جہان زعم کرتے تھے کہ یہود نے مسیح کو سولی دی تھی ایک گنبد بنوا دیا [illegible]

عیسیٰ کے واسطے بیٹا بتلاتے ہین عقل سے بے انتہا دور ہین کیونکہ شاید ایسی حماقت سوائے نصرانیون کے کسی
سے نہین ہو صحیحین مین روایت ہو کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھکر کوئی بھی بُری بات و بدگفتگو سُنکر برداشت کرنے والا نہین ہو کہ
اسکے بیٹے فرزند قرار دیتے ہین اور وہ اُنکو رزق دیتا ہو اور عافیت دیتا ہو - مترجم کہتا ہو کہ دوسری حدیث صحیح مین ہو کہ قریب
قیامت کے ایسا وقت ہو کہ روئے زمین پر نصرانی سب لوگون سے زیادہ اور سب پر غالب ہونگے - اِس حدیث کی تصدیق اِسوقت پیش نظر
ہو اور عجب کہ لوگ اُنکی کثرت کی وجہ سے دین مین بھی اُنھین کی صداقت سمجھتے ہین حالانکہ دلائل دینی مین اُنکی حماقت کا یہ حال ہو
جو مذکور ہوا - پھر ظاہر تقدیر سے وہم ہوتا ہو کہ فاختلف الاحزاب مین احزاب سے صرف نصرانیون کے مختلف فرقہ سوائے مومنون کے
مراد ہین مگر قولہ فویل للذین کفروا جملہ کفار کو شامل ہو خواہ یہود ہون خواہ نصاریٰ ہون جنھون نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین کفر
کیا خواہ وہ اگلے وقت کے ہون یا جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین موجود تھے - شیخ ابن عادل رح نے لکھا کہ یہی ظاہر
ہو کذا فی السراج - جب کافرون کے واسطے یہ وعید شدید ہو تو مومنون کے واسطے بشارت ہو اور صحیحین کی حدیث بروایت عُبادہ رضہ
بن الصامت رضی اللہ عنہ ہو کہ جس نے گواہی دی یہ کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ - کوئی اِلٰہ نہین سوائے اللہ
اکیلا کہ اِسکا کوئی شریک نہین اور یہ کہ محمد بندہ اللہ کا اور اِسکا رسول ہو اور یہ کہ عیسیٰ بندہ اللہ کا اور اُسکا رسول اور اِسکا کلمہ جسکو اُسنے
القا فرمایا مریم کو اور اُسکی طرف سے روح ہو اور یہ کہ جنت برحق ہو اور دوزخ برحق ہو تو اللہ تعالے نے اُسکو داخل کریگا بہشت مین جس
عمل پر ہو - حاصل اِس حدیث کا یہ ہو کہ جسکے دل مین اِسطرح تصدیق ہو اور شرک نہ ہو تو وہ جنتی ہو اور عیسیٰ علیہ السلام کی تخصیص فقط اِسواسطے
ہوئی کہ اُنکے بارہ مین یہود تو بوجہ انکار و بہتان کے کافر ہین حتی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین اُسی
اعتقاد پر رہنا چاہتے تو بھی کافر رہتے لہذا یہود کو تنبیہ کردی اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین نصاریٰ کافر ہین کہ جہالت سے بیٹا و جورو
وغیرہ کلمات کفر سے اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتے اور بدگوئی کرتے ہین اِس لیے اُنکو تنبیہ کردی پس مومن وہ ہو کہ عدل مستقیم پر ہو - پھر
اللہ تعالے نے کافرون کی حالت قیامت کی بیان فرمائی جو دنیا مین اندھے و گونگے بہرے رہے تھے قیامت مین خوب دیکھنے و سننے
والے ہو جائینگے حالانکہ اِسوقت کچھ نفع نہ ہوگا لہذا فرمایا - اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ - سمین رح نے لکھا کہ یہ صیغۂ امر ہو اور
معنی اِسکے تعجب ہین اور بعض نے کہا کہ یہ امر حقیقی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اِن یہود و نصاریٰ کافرون کا حال
اِن کو دکھلاو سناوے کہ اللہ تعالے اُنپر کیا عذاب کریگا اور یہ ابو العالیہ رح سے بھی نقل کیا جاتا ہو [illegible] رح نے کہا کہ یہ صیغۂ تعجب ہو
یعنی حضرت ابن عباس سے منقول ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ یہ لوگ کیا خوب سننے والے و دیکھنے والے ہونگے - يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا
جس دن ہمارے یہان آوینگے یعنی قیامت کے روز - کما قال تعالیٰ ولو تری اذ المجرمون ناکسو رؤسہم عند ربہم ربنا ابصرنا وسمعنا الآیہ - چنانچہ
اپنے حال کو جو صحیح ہو خوب معائنہ کرلینگے اور عذاب دیکھکر دنیا مین لوٹائے جانے کی درخواست کرینگے اور اِسوقت بیفائدہ ہو پس دیکھنے
سننے اِس لئے کہ جب اُنکو یہ دیکھنا و سننا کچھ فائدہ نہ دے - لٰكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ
لیکن ظالم لوگ آج کے روز کھلی گمراہی مین بھٹکے ہین - یعنی آج کے روز کہ اُنکو ہوش گوش سے حق کا دیکھنا و سننا نفع دیتا تو کچھ نہین دیکھتے
و سنتے ہین یعنی جہان اُنسے ہدایت و راستی پر اطاعت چاہی جاتی ہو یہان تو نہین مانتے ہین اور وہان مانینگے جہان کچھ فائدہ نہو -
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمومًا ظالمین کافرین کو انذار سنادینے کا حکم دیا کہ وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اور ڈر سنادے

انکو روز حسرت کا اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ جبکہ امر پورا کر دیا جائیگا یعنی خلائق کے درمیان [illegible]
ٹھکانے جنت مین چلے جاوینگے اور اہل دوزخ اپنے ٹھکانے دوزخ مین چلے جائینگے - و معنی حسرت [illegible]
اپنی بدکاری پر اور دنیاوی غفلت پر حسرت اُٹھاویگا اور نیکوکارون کو بھی حسرت ہوگی [illegible]
یہان مقصود اِس روز حسرت سے وہ حسرت ہی کہ جس سے کفار ظالم بیشک اپنے دوزخ کے ٹھکانے [illegible]
نعمتون کے چھوٹ جانے پر حسرت اُٹھاوینگے وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ حالانکہ یہ لوگ آج کے روز غفلت مین [illegible]
اور وے ایمان نہین لاتے ہین - سراج مین لکھا کہ قولہ اذ قضی الامر - امر پورا کر دیا جائیگا یہان امر سے [illegible]
یہ کہ حق و باطل کی وضاحت بدلیل معائنہ ہو جائیگی - اقول تو اِس صورت مین اہل باطل کو حسرت ہوگی [illegible]
پورا ہو جائیگا کہ اہل دنیا کو اِسپر حسرت واندوہ ہوگا اور آیندہ طاعت و ایمان کے واسطے مقام تکلیف بھی نہ ہوگا [illegible]
حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مرتا ہی وہ نادم ہوتا ہی عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ یہ کس بات کی [illegible]
فرمایا کہ اگر نیک ہوتا ہی تو یہ نادم ہوتا ہی کہ اُسنے نیکیان کیون نہ بڑھائین اور اگر بدکار ہوتا ہی تو یہ نادم ہوتا ہی کہ بدکاری سے کیون
نہ ہوا - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام احمد نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
جنت مین داخل ہونگے اور دوزخ والے دوزخ مین داخل ہونگے تو موت لائی جائیگی گویا وہ سیاہ مینڈھا ہی پس جنت و دوزخ کے درمیان
کھڑی کیجائیگی پھر کہا جائیگا کہ اے اہل جنت اُسکو پہچانتے ہو تو گردن اُٹھا کر اُسکو دیکھینگے اور کہینگے کہ ہان یہ موت ہی پھر کہا جائیگا کہ اے
اہل دوزخ اُسکو پہچانتے ہو تو گردن اُٹھا کر اُسکو دیکھینگے اور کہینگے کہ ہان یہ موت ہی پھر حکم دیا جائیگا تو موت ذبح کیجائیگی اور پکارا جائیگا
کہ اے اہل جنت ہمیشگی ہی اور موت نہین اور اے اہل دوزخ ہمیشگی ہی اور موت نہین ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وانذرہم
یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وہم فی غفلۃ وہم لا یومنون - اور اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اہل الدنیا دنیا کی غفلت
مین - وقد اخرجہ البخاری ومسلم وقد روی مثلہ عن ابی ہریرہ رض مرفوعا ونحوہ فی ابن ماجہ والنسائی وابن ابی حاتم وغیرہم وفی الصحیحین عن ابن
اور ابن جریج نے اِسکو ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا ولیکن بمنزلہ حدیث مرفوع کے ہی - اور عبید بن عمیر کی [illegible]
کہ موت مانند ایک چوپایہ کے لائی جائیگی اور ذبح کیجائیگی اور لوگ اُسکو دیکھتے ہونگے - اور سفیان ثوری نے عبد الرحمن سے [illegible]
روایت کی کہ اُنھون نے وعظ مین فرمایا کہ ہر نفس وہان نگاہ کریگا تو اپنا ایک گھر جنت مین اور ایک گھر دوزخ مین دیکھیگا اور یہی [illegible]
ہی پس دوزخ والے جنت کا اپنا گھر دیکھینگے اور اُنسے کہا جائیگا کہ کاش تم عمل کرتے تو اِسکو پاتے پس اُنپر حسرت و غم چھا جائیگا
اہل جنت اپنا دوزخ والا گھر دیکھینگے تو کہا جائیگا کہ اگر اللہ تعالی نے تمپر احسان نہ کیا ہوتا تو تمھارا یہ ٹھکانا تھا - اقول [illegible]
کو حسرت نہ ہوگی کیونکہ وہ تکلیف و رنج ہی اور بعد موت کے البتہ یہ حسرت ہوگی جیسا کہ حدیث [illegible]
حضرت ابن مسعود رض سے قولہ وانذرہم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر الآیۃ مین روایت کی کہ یہ [illegible]
ابی حاتم معلولا - اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ [illegible]
کے اور اُسکے جو زمین پر آباد ہی اور ہماری ہی طرف یہ سب لوٹ جاوینگے - یعنی اللہ تعالی جل شانہ [illegible]
ہی اور تمام خلق ہلاک ہوگی اور اللہ تعالی ہی باقی ہی اور مخلوق مین سے کوئی بھی نہ رہیگا کہ ملک [illegible]

Marfat.com

[illegible] پیدا کیا اور وہی تمام مخلوق کا وارث ہے اُنکے بعد بھی وہی باقی ہے اور وہی حاکم ہے۔ ابن ابی حاتم نے حزم بن [illegible] سے نقل کیا کہ عمر بن عبد العزیز رضہ خلیفہ نے اپنے عامل کوفہ عبد الحمید بن عبد الرحمن کو خط نصیحت مین لکھا کہ اما بعد اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اُنپر موت فرض کردی ہے اور اُنکا انجام بازگشت اپنی ہی طرف رکھا ہے اور اپنی سچی کتاب مین جسکو اپنے علم کے ساتھ نازل فرمایا اور اسپر ملائکہ کو شاہد کیا ہے یہ ارشاد کیا ہے کہ ہم ہی وارث ہونگے اس زمین کے اور اُن لوگون کے جو اس زمین پر ہین اور [illegible] ہماری طرف ان سب کا مرجع ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس خط کا مقصود یہ ہے کہ عامل مذکور عدل پر قائم رہے اور کسی پر ظلم نہ کرے اور اپنی موت کو یاد رکھے اور اس دنیا مین دل نہ لگاوے۔ پھر حق تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم ؑ کا قصہ بیان فرمایا جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے [illegible] دنیا سب کو ترک کیا تھا اور وطن چھوڑ دیا اور قلب سلیم پایا تھا جس سے مرتبہ خلت حاصل ہوا۔ قال تعالیٰ عز و جل

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۥ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ

اور ذکر کر کتاب مین ابراہیم کا بیشک وہ تھا سچا نبی جب کہا اپنے باپ کو

يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ

اے باپ میرے کیون پوجتا ہے جو چیز نہ سُنے اور نہ دیکھے اور نہ کام آوے تیرے کچھ اے باپ میرے مجکو

قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝

آئی ہے خبر ایک چیز کی جو تجکو نہین آئی سو میری راہ چل سوجھا دون تجکو راہ سیدھی

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝

اے باپ میرے مت پوج شیطان کو بیشک شیطان ہے رحمٰن کا بے حکم

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ

اے باپ میرے مین ڈرتا ہون کہین آ لگے تجکو ایک آفت رحمٰن سے پھر تو ہو جاوے

لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ

شیطان کا ساتھی وہ بولا کیا تو پھرا ہوا ہے میرے ٹھاکرون سے اے ابراہیم

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ

اگر تو نہ چھوڑیگا تو تجکو پتھراؤ سے مارونگا اور مجھسے دور جا ایک مدت کہا تیری سلامتی رہے

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ

مین گناہ بخشواؤنگا تیرا اپنے رب سے بیشک وہ ہے مجھ پر مہربان اور کنارہ کرتا ہون تم سے اور جنکو تم پکارتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ

اللہ کے سوائے اور پکارونگا اپنے رب کو امید ہے کہ نہ رہونگا اپنے

رَبِّيْ شَقِيًّا ۝

رب کو پکار کر محروم

واذکر اور ذکر کر یعنی تلاوت کر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الکتاب
ین ذکر کرنے والا قران ہین اللہ تعالے عز وجل ہی اور مراد یہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
و خبر دیدے وحی قران ہین ۔ ابراھیم یعنی قصہ ابراہیم کا ۔ شیخ جلال سیوطی [illegible]
بعد نوح علیہ السلام ہوے اور نوح سے ہزار برس بعد ابراہیم علیہ السلام ہوے اور عمر ابراہیم [illegible]
کی ہوئی ۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ اخبار کسی صحیح حدیث سے ماخوذ نہین بلکہ جو اسرائیل سے [illegible]
ہو سکتا واللہ تعالی اعلم ۔ سراج مین ہی کہ اس سورہ مین یحیی و عیسی کے بعد یہ تیسرا قصہ ہی اور [illegible]
حال ہو جی ۔ اور یہ مراد نہین کہ اپنی طرف سے کتاب مین داخل کر دے کیونکہ درحقیقت وحی الٰہی ہی [illegible]
ہی اور باقیون کی قرارت مین ابراہیم ۔ پھر اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے ذکر ابراہیم [illegible]
کہ نہ آپ اور نہ آپ کی قوم اور نہ آپ کے ملک والے کوئی پڑھنے پڑھانے اور کتابین دیکھنے و تواریخ جاننے مین مشغول [illegible]
جب آپ نے اس قصہ کو صحیح طور پر بیان فرمایا جسین کذب کو راہ نہ تھی تو یہ خواہ مخواہ خبر غیب و معجزہ [illegible]
آپ کی نبوت پر ہوئی ۔ پھر یہ رہا کہ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ سے کیا عبرت مقصود ہی تو اسین کئی وجوہ سے عبرت ہی اول
یہان دو فریق تھے ایک تو وہ لوگ جو منکر توحید تھے اور دوم وہ لوگ جو توحید کے ساتھ شرک کرتے تھے اور [illegible]
مشرک تھے پس بعضے انمین سے وہ تھے جو اللہ تعالی کے سوائے دوسرا معبود زمرہ عاقل ٹھہراتے تھے جیسے نصاری کہ
عیسی علیہ السلام کے ساتھ شرک لاتے تھے اور بعضے انمین سے ماسوائے اللہ تعالی سے بیجان بتون وغیرہ کو شریک لاتے تھے
اور یہ دونون ایک دوسرے سے شرک مین راسخ القدم ہین و لیکن بتون سے شرک کرنے والے اور بھی بدتر ہین پھر اللہ تعالے نے
جب عیسی علیہ السلام سے شرک کرنے والون کی گمراہی بیان کر دی تو اب بت پرستون کا شرک بیان فرمایا اور بعد واسین قصہ ابراہیم
سے رد ہی ۔ وجہ دوم یہ کہ ابراہیم علیہ السلام عرب کے باپ ہین اور عرب انکی علو شان کے معترف تھے اور انکی طہارت دین کے قائل
کما قال تعالے ملۃ ابیکم ابراہیم ۔ وقال تعالی ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم الا من سفہ نفسہ الآیہ ۔ اور عرب دین ابراہیم ہی کا [illegible]
کرتے تھے مگر چونکہ شان ابراہیم ؑ سے جاہل تھے تو اپنی جہالات کو ابراہیم علیہ السلام کے دین کی جانب نسبت کرتے تھے
اللہ تعالے نے اول وحی سے انکا حال بیان فرمایا جس سے قطعی یقین ہو کہ یہ وحی الٰہی ہی پھر اس حال سے عرب کو توجہ [illegible]
گویا فرمایا کہ اگر تم اپنے باپ کے مقلد ہو جیسا کہ کہتے تھے انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی آثارہم مقتدون ۔ تو اصل تقتدا [illegible]
باپ دادون کے بیے بھی تمہارا جد اعلی یعنی ابراہیم علیہ السلام ہی تو اسکی اقتدا کرو کہ اسنے کیسے دلائل توحید کے ساتھ
سے بیزاری کی اور اگر دلیل سے ماننے ہو تو انھین دلائل کو دیکھو جو ابراہیم علیہ السلام نے قائم کیے تھے حاصل یہ کہ [illegible]
اتباع کرو خواہ اسطرح کہ انکی تقلید کرو تو بت پرستی چھوڑ کر توحید اختیار کرو اور خواہ استدلال کر کے انھین دلائل [illegible]
سے شرک و بت پرستی چھوڑ دو اور توحید اختیار کرو ۔ وجہ سوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بہت سے کفار کہ
اپنے باپ دادون کے دین کو ترک کر دین تو اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کا حال یہ واقعہ بیان فرمایا کہ دیکھو [illegible]
نے کیسے اپنے باپ کا دین چھوڑا اور دلیل حق سے اسکا قول باطل کر دیا اور دلیل کی پیروی کرنے پر باپ کو چھوڑ دیا [illegible]

إِنَّهُ كَانَ وہ تھا اپنی جبلت و طبیعت مین صِدِّيقًا نہایت درجہ کا صادق
مین ہی ابتداے وجود سے انتہا تک اسکا وصف کمال صدق و صیانت تھا نَّبِيًّا اور نبی تھا یعنی
دونون وصف جمع تھے اور چونکہ یہ ثابت ہو کہ ہر نبی تو ضرور صدیق ہوتا ہی اور یہ ضرور نہین کہ جو صدیق ہو وہ نبی بھی
حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ تو ساتھ ہی صدیقا نبیا۔ فرمایا اور نبوت کا مرتبہ صدیق سے بڑھکر ہی کیونکہ کوئی بلندی اس سے
بڑھکر نہین کہ اللہ تعالے نے اُسکو اپنے اور اپنے بندون کے درمیان واسطہ بنایا۔ رہا یہ امر کہ بعض روایات مین ثابت ہی کہ ابراہیم ع
بتون کو توڑا ہی تو لوگون کے ساتھ اُنکے عیدگاہ مین باہر نہین گئے تھے تنہا گاؤن مین رہ گئے تھے اور لوگون سے کہا تھا کہ
بیمار ہون اور جب وطن چھوڑکر پردیس گئے ہین وہان کے بادشاہ ظالم نے آپکی بی بی کو پوچھا تھا کہ یہ تیری کون ہی تو کہدیا تھا
بہن ہی پس ظاہر مین یہ دروغ ہین تو صدیق کی شان کے منافی ہین تو اُسکی پوری تحقیق آیندہ قولہ تعالی بل فعلہ کبیرہم ہذا و قولہ
سقیم کی تفسیر مین بیان ہوگی اور یہان اسی قدر کافی ہی کہ اُنھون نے سچ کہا ولیکن سمجھنے والے نے نہ سمجھا چنانچہ صحیح حدیث مین
ہی کہ اپنی بی بی سارہ رضہ سے کہدیا تھا کہ اسوقت اس زمین پر سواے میرے و تیرے کوئی مسلمان نہین پس ایمانی برادری صرف
ہم دونون مین ہی پس تو مجھے اپنا بھائی بتلانا۔ بالجملہ اس قصہ کے واسطے حکم دیا کہ ابراہیم کا حال جو صدیقیت و نبوت کا جامع تھا بیان
کرے۔ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ جب اُسنے اپنے باپ سے کہا۔ یہان چارقسم کے کلام اپنے باپ سے بیان کیے ہین۔ ولیکن اس سے
یہان یہ بھی تنبیہ کردینا چاہیے کہ باپ کا نام کیا تھا۔ واضح ہو کہ قرآن مجید مین صریح ہی کہ آزر کو کہا یعنی اپنے باپ آزر کو کہا۔ بعض نے
کہا کہ ابراہیم کے باپ کا نام تارح تھا اور وجہ اس زعم کی یہ ہی کہ اہل تواریخ نے تارح بھی لکھا ہی۔ یہان سے بعض متاخرین کو وہم
کہ مراد یہ ہی کہ ابراہیم کا باپ تارح تھا اور آزر چچا ہی جسکو باپ کہا گیا ہی حالانکہ یہ وہم غلط پیدا ہوا ہی اسواسطے کہ ان بعض کی مراد
کہ تارح اسکا لقب تھا یا لقب آزر ہو اور تارح نام ہو غرضکہ تارح و آزر دو شخص نہین بلکہ ایک ہی کا ایک لقب و ایک نام ہی اور صریح
دلیل اسپر یہ ہی کہ اللہ تعالی نے اس مقام کی آیات مین ذکر فرمایا کہ اُسکے واسطے ابراہیم نے استغفار کا وعدہ کیا تو دیگر آیات مین اسی کے
استغفار مذکور ہی کقولہ واغفر لابی انہ کان من الضالین۔ اور قولہ وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الآیہ۔ و قولہ الا قول ابراہیم لابیہ
لاستغفرن لک الآیہ۔ پس تمام قرآن کی آیات مین باپ صریح ہی پس جو شخص بعد اسکے صرف اوہام و تواریخ کے ضعیف سخیف قول پر
عمل کرے اُسنے قرآن مین تحریف کی اور حدیث صحیح مین ہی کہ ابراہیم علیہ السلام قیامت مین اپنے باپ آزر کو دیکھینگے اُسکے چہرہ پر
سیاہی و غبار مانند کافرون کے ہوگا وہ کہیگا کہ اے ابراہیم آج مین مخالفت نہ کرونگا الی آخر الحدیث پس اسمین بھی مصرح ہی کہ آزر باپ ہی
اور قرآن مین مسجد الحرام کے پاس دعا جو مذکور ہی اسمین ہی کہ کہا ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین الآیہ۔ اور یہ اطلاق عرب مین شائع نہین
ہی کہ ماں اور چچا کو ملاکر والدین کہا جاوے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا باپ آزر تھا اُسی سے کہا کہ يَا أَبَتِ اے میرے باپ
مین یا متکلم ہی اور شفقت و مہربانی سے خطاب کیا کہ اے میرے باپ۔ لِمَ تَعْبُدُ کیون تو عبادت کرتا ہی مَا لَا يَسْمَعُ
وَلَا يُبْصِرُ ایسی چیز کو جو نہین سنتی اور نہین دیکھتی۔ یعنی اسمین ان دونون باتون مین سے کسی بات کی قابلیت نہین ہی تاکہ
عبادت کو دیکھے یا تیری فریاد کو سنے۔ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا یعنی کسی چیز کے نفع دینے یا ضرر دور کرنے مین
نہین کرسکتے۔ بتون کی تین باتین جنمین سے ہر ایک سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ انمین الوہیت نہین ہوسکتی۔ تفسیر کبیر و

سراج وغیرہ مین ہو کہ اِسکا بیان کئی وجوہ سے ہی اول یہ کہ عبادت تو انتہاے [illegible]
عابد مین انتہاے ذلت بمقابلہ معبود کے ظاہر کرنا پس عبادت کا مستحق وہی ہو گا جسکا انعام عبادت [illegible]
وہ ہو جسکی طرف سے تمام نعتمین اصول وفروع سب ہین پس جیسے اُس چیز کے شکر مین اوقات ضائع کرنا [illegible]
کچھ انعام ہی نہین ہی ویسے ہی ایسی چیز کی عبادت کرنا بدرجۂ اولی نہین جائز ہی۔ وجہ دوم یہ کہ جب [illegible]
اور نہ اُنکو یہ تمیز کہ کون اُنکی اطاعت کرتا ہی اور کون نافرمانی کرتا ہی تو اُنکی عبادت مین کون فائدہ ہی اور [illegible]
سے واجب ہی کہ تمام معلومات کو جانتا ہو۔ وجہ سوم یہ کہ دعا مغز عبادت ہی اور بت کو جب ہی تمیز نہین کہ اُسکو کون [illegible]
مین کیا منفعت ہی اور جب وہ دیکھتا ہی نہین تو جس نے اُسکی طرف نزدیکی چاہی اُسکو اِس نزدیکی سے کیا فائدہ ہی [illegible]
تو آدمی مین یہ صفات ہین کہ دیکھتا ہی اور سنتا ہی اور اُسکی طرف سے نفع وضرر پہونچتا ہی تو وہ خود بتون سے افضل ہی جن مین [illegible]
نہین ہی تو اُسکے حق مین یہ انتہاے جہالت ہی کہ وہ ایسی چیز کے سامنے انتہاے درجہ ذلیل ہو یعنی جب آدمی نے اُسکو [illegible]
حالانکہ وہ اِسقدر بیکار وخوار ہی تو انسان خود اِس سے انتہاے درجہ کا خوار ہوا۔ وجہ پنجم یہ کہ جب بتون سے نہ منفعت ہو [illegible]
ہی تو اُنکی عبادت سے فائدہ کیا ہی۔ وجہ ششم یہ کہ جب بتون سے اپنی ہی ذات سے ضرر دور نہین ہو سکتا چاہو اُنکو توڑ ڈالو
چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُنکو توڑ ڈالا تھا تو غیر کو اُنکی عبادت کر کے اُنسے کیا امید ہی پس ابراہیم علیہ السلام نے [illegible]
گویا یہ فرمایا کہ الوہیت اُسی رب عز وجل کو لائق ہی جو سنتا ہی اور دیکھتا ہی اور دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہی۔ یہ فہمایش کی [illegible]
تھی۔ پھر دوسری قسم فہمایش کی یہ ہی کہ۔ يَٰٓأَبَتِ اے میرے باپ۔ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ
میرے پاس علم سے وہ آیا ہی جو تیرے پاس نہین آیا۔ یعنی مجھے وحی الٰہی سے وہ علم حاصل ہوا ہی جو تجھے نہین ملا ہی فَاتَّبِعْنِي بس
کہ شش سے تو میری اتباع کر۔ یعنی تیرے حق پدری وشفقت فرزندی کی وجہ سے مین تجھے فرض حکم دیتا ہون کہ میری اتباع کر
أَهْدِكَ صِرَٰطًا سَوِيًّا مین تجھے پہونچاؤنگا یا لے چلونگا سیدھی راہ۔ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
راہ نبوت پر چلے جاتے تھے تو جو شخص آپ کی پیروی کرتا وہ بھی اُسی راہ پر مستقیم تھا۔ قسم سوم۔ يَٰٓأَبَتِ اے میرے باپ لَا تَعْبُدِ
الشَّيْطَٰنَ تو شیطان کی عبادت مت کر۔ یعنی بتون کی عبادت درحقیقت شیطان کی عبادت ہی اِسلیے کہ بتون کی طرف سے
کوئی دعوت نہین ہی انہین یہ لیاقت ہی نہین ہی کہ کسی کو اپنی عبادت کے واسطے کہین اور جتنے اللہ تعالی کے نیک بندے ہین
نبی ہون یا ولی ہون یا مومن ہون سب نے سواے اللہ تعالی کے غیر کی عبادت حرام بتلائی ہی اور صاف کہا ہی کہ عبادت اللہ
کے واسطے ہی تو صاف متعین ہو گیا کہ غیر کی عبادت کے واسطے بلانے والا وہی شیطان ہی پس اُسی کی عبادت ہوئی جسکے حکم کی
کی گئی لہذا منع فرمایا کہ تو شیطان کی عبادت مت کر۔ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ کیونکہ شیطان ہر کہ بھلائی [illegible]
ولعنت سے مرجوم ہی كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا وہ الرحمن عز وجل کے واسطے سخت نافرمان تھا۔ [illegible]
انتہاے رحم والا ہی تو شیطان مین ایسی ہی انتہا درجہ کی نافرمانی اور بُرائی تھی کہ ارحم الراحمین نے اِسکو [illegible]
کر دیا پس اللہ تعالی نے اُسکی جبلت ایسی ہی ملعون پیدا کی تھی اگرچہ بظاہر وہ آدم سے پہلے عبادت کرتا [illegible]
ظاہر ہو گئی جب اللہ تعالی نے اسکو آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا حکم دیا پس شیطان ملعون [illegible]

Marfat.com

ہے وہ بھی اسی راہ لعنت وعصیان پر ہے کیونکہ دشمن کے ساتھ جو دوستی کرے وہ بھی دشمن ہے۔ اگر کہا جاوے کہ آزر جانتا تھا تو پھر وہ ان باتوں کو کیونکر مانتا جواب یہ ہے کہ قوم بت پرست تھی اور نمرود کو جباری مین اعلی جانتے تھے جیسے فرعون نے کہ میں رب تمہارا ہون بتلایا تھا ولیکن بت پرستی بعد نوح ع کے انہین پھیلی تھی تو عقائد اسلام انہین سنے ہوے تھے اگرچہ بد اعتقادی ہو گئے تھے۔ اگر کہا جاوے کہ پھر یہ فہمایش تو کئی باتون پر موقوف ہے اول یہ کہ اللہ تعالی موجود ہے جو خالق تمام عالم کا ہے۔ دوم شیطان موجود ہے سوم یہ شیطان نافرمان ملعون ہے۔ چارم اس گنہگار نافرمان کی اطاعت نہین جائز ہے پنجم آزر کی بت پرستی وبد اعتقادی شیطان کی بندگی ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ سب باتین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے اسکو بتلادی ہونگی پس یہ کلام دلیل ہے کہ اول اسکو توحید سکھلا کر پھر اسکو بت پرستی سے رد کا جیساکہ تفہیم اسکو مقتضی ہے۔ قسم چہارم **يَٰٓأَبَتِ** اے میرے باپ **إِنِّيٓ أَخَافُ** مین خوف ہے یعنی تجھپر خوف کرتا ہون کہ **أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ ٱلرَّحۡمَٰنِ** تجھے پہونچے عذاب از جانب اللہ عز وجل جو اسکی نافرمانی کرتا ہے اور باوجود میری فہمایش کے نہین مانتا ہے پس اگر توبہ نہ کرے تو مجھے خوف ہے کہ تجھے عذاب پہونچے۔ فراء رح نے کہا اخاف کے معنی یہان اعلم۔ ہین یعنی مین جانتا ہون کہ تجھے عذاب ہوگا اگر توبہ نہین کی۔ تھوڑے اہل تفسیر نے یہی معنی بیان کئے اور تقریر مین بھی اسی طرف اشارہ ہے اور اکثر اہل تفسیر نے لکھا کہ خوف یہان اپنے معنی پر ہے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کو یہ یقین نہ تھا کہ انکا باپ کافر مریگا کیونکہ یہ جانتے تو اسکو نصیحت کرنے مین بیفائدہ مشغول نہ ہوتے تو خوف کیا کہ تجھے اللہ تعالی کا عذاب پہونچے **فَتَكُونَ لِلشَّيۡطَٰنِ وَلِيّٗا** پس تو ہوجاوے شیطان کا ولی۔ اگر کہا جاوے کہ دوزخ مین ولی نہین ہوسکتا کیونکہ حق تعالی نے فرمایا الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو۔ یعنی جنمین یہان دوستی تھی وہان ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ تو جواب یہ ہے کہ ولی بمعنی قریب یعنی دوزخ مین تو شیطان سے قریب ہو کیونکہ جو لوگ شیطان کی اطاعت مین تھے وے شیطانون کے ساتھ ایک زنجیر مین بستہ جہنم مین داخل ہونگے۔ یا مراد یہ کہ دوستی شیطان سے اسکے ساتھ عذاب مین شریک ہوگا۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا یعنی پس تیرا ولی ومددگار اور فریادرس نہین ہوگا مگر شیطان اور وہ خود عذاب شدید مین مجبور ہے بلکہ اسکے اتباع سے تجھپر عذاب محیط ہوگا۔ قال تعالی تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لہم الشیطان اعمالہم فہو ولیہم الیوم ولہم عذاب الیم۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے باپ کو نہایت نرمی ولطف سے توحید کی طرف بلایا اور بت پرستی کے باطل ہونے پر دلائل ذکر فرمائے اور دلائل کے ساتھ نصیحت فرمائی تو اسنے ان خصائل حمیدہ کے برعکس جواب دیا۔ چنانچہ دلیل کی جگہ اسنے تقلید سے حجت پکڑی کما قال تعالی **قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنۡ ءَالِهَتِي** بولا کہ کیا پھر جانے والا ہے تو میرے آلہہ سے۔ بتون کو اپنا آلہہ کہا تاکہ انکی محبت وتعظیم ظاہر ہو حالانکہ پتھر تھے اور بجاے مہربانی کے الفاظ کے کہا۔ **يَٰٓإِبۡرَٰهِيمُ** اے ابراہیم۔ پس اول استفہام واسطے ملامت کے مقدم کیا اور آخر مین نام لیا۔ پھر دھمکی وجھڑکی دی کما قال تعالے **لَئِن لَّمۡ تَنتَهِ** قسم ہے اگر تو باز نہ رہا یعنی اپنے اس قول سے یا آلہہ باطلہ فرعونہ کی مذمت سے تو۔ **لَأَرۡجُمَنَّكَ** مین تجھے رجم کرونگا معنی رجم کے کئی طرح مین لکھا یعنی تجھے قتل کردونگا یا پتھرون سے مارونگا یہانتک کہ مرجاوے یا تجھے دور کردونگا اور نظیر اسکی شیطان مین تجھے بدگوئی ودشنام سے ایذا دونگا۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اسنے ابراہیم علیہ السلام کو یہ جواب دیا کہ اگر تو میرے عبادت نہین کرتا اور اس سے نہین راضی ہے تو انکو برا کہنے سے اور انکا عیب کرنے سے کہ اندھے بہرے گونگے ہین باز رہ

Marfat.com

کیونکہ اگر تو اس سے باز نہ رہا تو مین تجھ سے قصاص لونگا کہ تجھے بھی گالیان دونگا اور مبرا کہونگا [illegible]
وضحاک وغیرہم سے مروی ہی۔ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا اور ہجرت کر مجھ سے زمانہ دراز [illegible]
دور ہوجا تاکہ مین تجھے نہ دیکھون۔ ملیا کی تفسیر مجاہد وعکرمہ وسعید بن جبیر ومحمد بن اسحق سے وہی [illegible]
سدی رح نے کہا یعنی ہمیشہ۔ اقول مراد ان سب سے واحد ہی کیونکہ عمر بھر کا زمانہ زمانۂ طویل ہی لیکن [illegible]
اور عوفی وعلی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی کہ قولہ واہجرنی ملیا یعنی تندرست سلامتی [illegible]
سے تجھکو عقوبت پہونچے اور یہی معنی ضحاک وقتادہ وعطیہ ومالک وغیرہم نے بیان کیے اور اسی کو شیخ ابن [illegible]
مین اختیار کیا ہی۔ سراج مین لکھا کہ اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تسلی ہی کہ جیسے آپ کو اہل [illegible]
پہونچتی تھین آپ کے جد اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام کو اپنے باپ وغیرہ سے ایسی سختیان برداشت کرنی پڑی تھین [illegible]
آزر نے یہ جواب دیا تو ابراہیم علیہ السلام نے دو باتین کہکر ختم کیا بقولہ۔ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ابراہیم نے کہا [illegible]
یہان سلام تبنوین تنکیر ہی اور السلام نہین ہی تو معنی یہ کہ ایک قسم کا سلام تجھپر ہی اور وہ سلام وداع کرنے کا ہی اور بالکل جدا [illegible]
یعنی تو میری جانب سے سالم رہا تجھے مین کوئی برائی نہین پہونچاؤنگا تاوقتیکہ مجھے حکم الٰہی نہ ہو کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کو [illegible]
سے قتال کرنے کا حکم نہین دیا گیا تھا۔ نظیر اسکی قولہ تعالیٰ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجاہلین۔ اور یہی معنی [illegible]
ابن جریر رح نے اختیار کیے ہین اور اسمین دلیل ہی کہ جو قرابت والا کہ خلاف اللہ تعالیٰ ورسول کے ہٹ کرے وجھگڑالو ہو [illegible]
بالکل چھوٹ کر لینا جائز ہی اور یہ بھی دلیل ہی کہ برائی کے مقابلہ مین بھلائی کرنا اخلاق نبوت سے ہی۔ اور بعض نے کہا کہ یہان
یہ بھی جائز ہوسکتا ہی کہ سلام بمعنی دعاء سلامتی ہو اور مقصود اس سے دلجوئی ہی جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اسکو استغفار کا وعدہ
دیا اور نظیر اسکی قولہ تعالیٰ واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما۔ کذا فی السراج۔ اور یہان سے ظاہر ہی کہ ابراہیم علیہ السلام [illegible]
آزر کی اس سخت کلامی وبدگوئی پر کچھ لحاظ نہین کیا تھا اور اہل الصدق کی یہی شناخت ہی کہ اسنکے نزدیک تعریف ومذمت یکسان
ہوجاتی ہی شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قول ابراہیم علیہ السلام کے معنی یہ ہین کہ رہا مین تو مجھ سے تجھے کوئی برائی نہین پہونچے
اور نہ مین ایذا دونگا اور یہ بوجہ حرمت پدری کے ہی۔ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ولیکن مین عنقریب تیرے
استغفار کرونگا اپنے رب عزوجل سے۔ یعنی دعا کرونگا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے جس سے تیری مغفرت ہو۔ إِنَّهُ كَانَ
بِي حَفِيًّا وہ ہمیشہ سے مجھپر یا ازل سے مجھپر حفی ہی ابن عباس وغیرہ نے کہا یعنی مجھپر مہربان ہی چنانچہ اسی نے مجھے [illegible]
توحید واخلاص وعبادت کی ہدایت دی۔ قتادہ ومجاہد رح نے کہا کہ اسی کے لطف سے مین عادی ہوگیا ہون کہ میری دعا [illegible]
ہوا کرتی ہی۔ وفی السراج یعنی بر وپر میرا اکرام فرماتا ہی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے اپنا وعدہ پورا کیا چنانچہ [illegible]
واغفر لابی۔ یعنی دعاء کی کہ الٰہی میرے باپ کو بخشدے۔ اور مترجم کہتا ہی کہ قصہ کا واقعہ واللہ اعلم [illegible]
مردود نے آگ مین ڈالا اور آپ صحیح سالم رہے تو خوف سے اسنے آیندہ آپکو ایذاء دینی نہ چاہی بلکہ [illegible]
پر اصرار کیا اور ابراہیم علیہ السلام نے بحکم الٰہی نکلجانے کا قصد کیا اور آپ کی بی بی حضرت سارہ [illegible]
آپ نے اپنے باپ کو یہ سب فہمایش کی اور کہا کہ فاتبعنی اہدک صراطا سویا۔ یعنی چاہا کہ میرے ساتھ یہ بھی [illegible]

Marfat.com

رہے پس آپ نے استغفار کا وعدہ دیا اور چھوڑ کر چلے گئے کما قال تعالیٰ حکایۃ عنہ علیہ السلام ۔
وَاَعْتَزِلُكُمْ اور میں تم کو چھوڑ دونگا یعنی باپ کو اور باقی عزیز قریب واہل وطن وغیرہ سب تم کو چھوڑ دونگا **وَمَا تَدْعُوْنَ**
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اُس چیز کو یعنی بتوں کو جنکو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے پکارتے ہو ۔ یعنی جبتک تم بت پرستی پر ہو میں نے
تمھارے بتوں کو سب کو چھوڑا ۔ **وَاَدْعُوْا رَبِّيْ** اور میں اپنے رب عزوجل کو پکارونگا یعنی اُسی کی توحید کرونگا
عبادت کرونگا اور وہ دیکھتا سنتا جانتا ہی اُسی سے دعا کرونگا ۔ پھر اپنے رب عزوجل کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ۔
عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا امید ہو کہ میں اپنے رب کی دعا میں شقی یعنی محروم نہ ہوں پس ظاہر
ہو کہ رب عزوجل صاحب کبریاء و عظمت ہو اُسپر کسی کا زور نہیں اور نہ عبادت کرنے والا اپنا کچھ استحقاق اُسپر قائم کرسکتا ہی بس مجھے
امید ہو کہ وہ اپنی رحمت سے مجھے محروم نہیں فرماویگا کیونکہ وہ کریم وارحم الراحمین ہو اور حدیث میں ہو کہ اللہ تعالے کریم رحیم حیا والا ہو
جب اُسکی طرف گڑگڑا کر ہاتھ پھیلاتا ہو تو رب عزوجل شرم فرماتا ہو کہ اُسکو خالی ہاتھ پھیر دے ۔ اور اسمیں بت پرستوں پر تعریض
ہے کہ تمام مخلوقات جاندار سے بھی بدتر ہیں تو سوائے اللہ تعالیٰ کے جس سے خواہش کرنے والا خواہش کرے محروم ہو ۔ والحاصل
حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر وغیرہ کو چھوڑ کر چلے گئے اور اُنکو یہ معلوم ہوا کہ اُنکا باپ کس حال میں ہو مگر اُسکے واسطے
مغفرت چاہتے رہے اور آیت سورہ شعراء بھی اُسپر دلالت کرتی ہو یعنی قولہ واغفر لابی انہ کان من الضالین ۔ اور بخشدے
میرے باپ کو وہ گمراہوں میں سے تھا ۔ یعنی جب اسکو چھوڑا ہو تو وہ بت پرست گمراہ نمرودی تھا ۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ابراہیمؑ
نے اپنے باپ کے لیے مدت دراز تک استغفار کیا اور بعد اسکے بھی جب بابل کو چھوڑ کر شام کو چلے گئے ہیں اور بعد اسکے کہ اسمٰعیل
واسحٰق علیہما السلام اُنکے بیٹے پیدا ہو گئے ہیں اور بعد اسکے خانہ کعبہ بحکم الٰہی تعالیٰ اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ بنایا ہو کما قال تعالے
ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب ۔ اور مترجم کہتا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ معلوم نہ ہوا کہ اُنکا باپ ازلی
کافر ہو چنانچہ جب اللہ تعالے نے اُنکو آگاہ فرمایا تو باپ سے بیزار اور محض منقطع ہو گئے لقولہ تعالے فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ
یعنی جب کھل گیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ اسکا باپ آزر عدوے خدا ہو تو اس سے بالکل بیزار ہوا ۔ شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ ابتدا
اسلام میں جب تک کہ یہ آیت نہیں اُتری تھی اور صرف یہی نزول ہوا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے استغفار کیا تو
ابتدا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض نے اپنے مشرک ماں باپ کے لیے استغفار کیا اور اقتدائے ابراہیم
سے استدلال کرکے اُسکو جائز سمجھا تھا یہانتک کہ نازل ہوا قولہ تعالے قد کان لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم
انا برآء منکم یہانتک کہ فرمایا الا قول ابراہیم لابیہ لاستغفرن لک الآیہ ۔ یعنی اس قول میں تم ابراہیم علیہ السلام کی اقتداء نہ کرو ۔
اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالبؓ کو لیکر مع دیگر صحابہؓ کے ابو طالب کے لیے استغفار چاہا تھا پس
نازل فرمایا اللہ تعالیٰ اکلام للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم
وما کان استغفار ابراہیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدہا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ ان ابراہیم لاواہ حلیم ۔ یعنی کیا تھا واسطے نبی
کے اور اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں کہ مغفرت چاہیں مشرکوں کے واسطے اگرچہ یہ مشرکین اُنکے قرابت والے ہوں بعد ازانکہ
ظاہر ہو گیا کہ وسے دوزخی ہیں اور نہ تھا استغفار کرنا ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے مگر ایک موعدہ جو ابراہیم نے اُس سے کر دیا تھا

پھر جب ابراہیم کو ظاہر ہوگیا کہ وہ دشمن ہے اللہ تعالیٰ کا تو اس سے بالکل بیزار ہوگیا یعنی
جو شرک پر مرے ان استغفار نہیں ہے اور ظاہر کر دیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے
سخت بیزار ہوگئے اور کیون نہین کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے تو دے عدو اللہ سے
عرائس البیان مین لکھا کہ قولہ واذکر فی الکتاب ابراہیم - اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کے ماجرے کو بیان فرما دے کہ احکام خلت اور اس رفیع منزلت تک آپ کیا وجد وحال وغیرہ
توڑا اور طبیعت کے بت شکستہ کیے اور ماسوائے حق وحقیقت کے سب سے جدا ہوگیا اور صدیقیت
صدیق وہ ہے جسپر متواتر انوار مشاہدہ ویقین کا نزول ہو اور نور عصمت وحفظ ورعایت الٰہی اسکو گھیرے ہوئے
نے کہا کہ صدیق وہ ہے جو ہر وقت اپنے رب عزوجل کے ساتھ صدق کی حدین قائم رہے اور کوئی خطرہ ووہم اسکے صدق
شیخ ابو سعید الخزاز رح نے کہا کہ صدیق وہ ہے جو ہر مقام عالی مین سے حصہ وافر حاصل کرلے یعنی اسکو معالی درجات مین
دیا جاوے یہانتک کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے درجہ سے قریب ہوجاوے - شیخ جنید رح نے کہا کہ صدیق وہ ہے جو حق عزوجل
بلاواسطہ قائم ہو - اقول شاید مطلب یہ ہے کہ قیام دیگر اولیاء کا بواسطہ نبوت ہوتا ہے اور صدیق کے واسطے اگرچہ راہ وہی
لیکن قیام بھی بلاواسطہ ہے اور یہین سے ظاہر ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے وقت تمام صحابہ رضی اللہ عنہم
ہوگئے تھے سوائے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ وے اپنے حواس مین تھے اور نکتہ یہی تھا کہ اورون پر انقباض تھا اور انپر
واسطہ کے وجہ سے انقباض نہ تھا واللہ تعالیٰ اعلم - قولہ سلام علیک ساستغفر لک ربی - یہ سلام وہ نہین کہ جو مومنون کے واسطے تحیہ
اکرام ہوتا ہے بلکہ یہ سلام ترک کا ہے یعنی غیرون سے منھ موڑ کر حق عزوجل کی طرف رجوع کیا اور اسمین ایک خلق ہے جو جاہلون کے
نیکوکار برتا کرتے ہین - شیخ ابوبکر بن طاہر رح نے کہا کہ جب آزر کی طرف سے جاہلون کا کلام ظاہر ہوا کہ اسنے بتون کے ساتھ
صریح دلیل کے الوہیت کا باطل یقین کیا اور بتون کی جانب دعوت کی اور درصورت نہ ماننے کے دھمکایا تو اسکے جواب مین وہ
لیا جو جاہلون کے جواب مین برتاؤ کیا جاتا ہے - کما قال تعالیٰ اذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما - پھر حق تعالیٰ نے صدق ابراہیم
آگاہ فرمایا کہ اسنے ماسوائے حق سے جدائی کرلی بقولہ واعتزلکم وما تدعون الآیہ - شیخ نے کہا کہ خوش عیش یہی ہے کہ کفار بدکار و
ناہنجار کی صحبت چھوٹے اور نیکوکار اخیار کی صحبت مین زندگی بسر ہو - شیخ ابو تراب نخشبی رح نے کہا کہ بدکارون کی صحبت سے
کے ساتھ بدگمانی پیدا ہوتی ہے - قولہ تعالے وادعو ربی عسی ان لا اکون بدعاء ربی شقیا - حقیقت یقین سے اس کلام مین
دی کہ آنحضرت علیہ السلام کو بارگاہ کبریا حق عزوجل مین شرف کامل ہے اور اسکی دعا قبول ہے پس حق عزوجل مین
غیبی مجہول مین اپنی نظر سے طمع کی تھی - شیخ عبد العزیز مکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے رب
کرنے و یاد کرنے وتعظیم کرنے مین اس امر سے ہیبت ناک ہوتے تھے کہ ایسا نہ ہو ایسی فرمان سے
لائق نہین ہے تو اس سے چنداں خوف کرتے تھے یہ اسوجہ سے کہ رب عزوجل کی معرفت جلال وجمال مین
آنھون نے اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنی قوم اشقیاء وانکے درمیان گھربار ووطن کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے
وسلطنت انکی اولاد مین رکھی

Marfat.com

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ

پوجتے تھے اللہ کے سوائے بخشا ہمنے اسکو اسحق اور یعقوب

ع۳ ۱۰ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

اور ہر ایک کو کیا نبی اور دیا ہمنے انکو اپنی مہر سے اور رکھا انکے واسطے سچا بول اونچا

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پھر جب ابراہیم نے ان لوگون کو چھوڑا۔ اسطرح کہ بابل یا کوثی سے ہجرت کرکے بجانب ارض مقدس یعنی شام مین چلے گئے وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اور اس چیز کو جسکو سوائے اللہ تعالی کے پوجتے تھے یعنی بتون کو چھوڑا یعنی معہ بی بی سارہ رض کے ساتھ مع بعض مومنون کے رہگئے تو اس سے انکو دین یا دنیا مین کچھ ضرر نہین پہونچا بلکہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ اور ہبہ کیا ہم نے ابراہیم کو اسحق یعنی بانجھ بی بی بوڑھی سے انکے بڑھاپے مین انکو اسحق عنایت کیا۔ یہی شان ہو کہ جس نے صدق یقین سے اللہ تعالی کے واسطے کسی چیز کو چھوڑا تو اللہ تعالی اسکے عوض مین اسکو بہتر دیا یعنی اسحق انکی پشت سے فرزند دیا وَيَعْقُوبَ اور یعقوب پوتا اسحق کی پشت سے فرزند دیا اور اسوقت تک اللہ تعالی نے اسکو زندہ رکھا تھا کہ یعقوب پوتا بھی دیکھ لیا اگر کہا جاوے کہ اسحق سے پہلے اللہ تعالی نے انکو اسمعیل علیہ السلام کو عطا کیا تھا انکا ذکر نہین فرمایا اسکا ذخیرہ مین اسکا جواب یہ مذکور ہو کہ انھین دونون کا ذکر اسواسطے کیا کہ جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قیام تھا وہان یہی دونون انکی وفات کے بعد بھی اس مقام پر یہی دونون رہے بخلاف اسمعیل علیہ السلام کے کیونکہ اسمعیل علیہ السلام کو دودھ پیتا بحکم الٰہی وہان سے منتقل کرکے خانہ کعبہ کے قریب لاکر مع انکی والدہ حضرت ہاجر کے چھوڑ گئے تھے پس اسمعیل علیہ السلام کی تربیت خود اللہ تعالی نے بدون واسطہ ابراہیم علیہ السلام کے فرمائی اور اسمعیل علیہ السلام سے خانہ کعبہ وان مشاعر عظام کو زندہ کیا تو اسمعیل کو مستقل طور پر بیان فرمایا ہی جیسا کہ آگے آتا ہی۔ اور مترجم کہتا ہو کہ دوسری وجہ یہان اسمعیل علیہ السلام کے ذکر نہ فرمانے کی یہ بھی ہو کہ اسحق بعد عوض تھے انکے جنھون نے اللہ تعالی کے واسطے عزیز واقارب کو چھوڑا اور یہ فقط ابراہیم علیہ السلام نہ تھے بلکہ انکے ساتھ انکی حضرت سارہ رض بھی تھین اور انکا ذکر یہان اسوجہ سے نہین ہو کہ ابراہیم علیہ السلام اصل تھے صرف انکے ذکر پر اکتفا ہوا مگر عوض دونون کے واسطے ہو اور ان دونون سے اسحق ہین نہ اسمعیل جیسا کہ معلوم ہو پس خلاصہ یہ ہوا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اہل کفر عزیز واقارب چھوڑے اور انکی بی بی سارہ رض نے اللہ تعالی کے واسطے اسکے پیغمبر علیہ السلام کا ساتھ دیا اور اپنے عزیز و اقارب چھوڑے تو اللہ تعالی نے مایوسی کے سن تک حضرت سارہ رض کو پہونچا کر بانجھ ثابت کرکے اسکے بعد ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ سے ایک اولاد دیکر تب انپر اپنی رحمت کا ظہور کیا جسوقت کہ اسباب ظاہری معدوم ہوچکے تھے پس اپنے کمال قدرت سے اسحق پیدا فرمایا اور پھر اسوقت تک زندہ رکھا کہ اسحق سے یعقوب کو پیدا فرمایا۔ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا اور ہر ایک کو ان میں سے ہم نے نبی کیا۔ یہ اس سے بھی زیادہ کرم ہو کہ بانجھ کو اولاد دی اور اولاد ایسی عالی مرتبہ کہ اسکو نبی کیا بلکہ ہر ایک کو ان میں سے بھی زیادہ کرم ہے کہ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا اور ہم نے ہبہ کیا ان سب کو بڑا حصہ اپنی رحمت میں سے انپر بہت بڑا ظہور فرمایا کہ انکی پاکیزہ نسل اولاد یعقوب سے بنو اسرائیل قائم کی اور انکو اسوقت کے تمام جہان کا سردار بنا دیا اور ان میں انبیاء علیہم السلام اور اولو العزم پیدا کیے اور انمین سلطنت و نبوت جمع کر دی اور علم و قضاء و برکت اولاد

وکثرت آل واولیاء صالحین وہیبت وعظمت وغیرہ بہت سی دنیا وآخرت کی نعمتیں ان ... [illegible]
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تھی اور ان سب سے بڑھکر یہ کہ وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ ... [illegible]
زبان صدق بلند کردی - یعنی اچھی تعریف انکی زبانون پر جاری ہی اور اللہ تعالی نے ... [illegible]
جو قران مین مذکور ہی کہ واجعل لی لسان صدق فی الآخرین - پس اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام ... [illegible]
اسمعیلین کی طرف نسبت کرتے ہین اور اہل اسلام کی نماز مین درود کے الفاظ مین ہی اللہم صل علی محمد ... [illegible]
ابراہیم الخ و فی تفسیر الامام اور حدیث صحیح مین ہی کہ الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق ... [illegible]
صدق علیا کی تفسیر مین علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی کہ مراد اچھی تعریف ہی یہی قول ... [illegible]
سے مروی ہی اور ابن جریر رح نے کہا کہ یہ اسواسطے کہ تمام اہل ملت ودین سب انپر مدح وثنا کرتے ہین صلی اللہ ... [illegible]
اور سراج مین کبیر امام رازی وغیرہ سے ملخص ہی کہ ابراہیم علیہ السلام مین چند خصال الخیر عجیب جمع ہوئے ... [illegible]
اہل کفر اور کفرستان سے عزلت اختیار کی تو اللہ تعالی نے انکو اولاد پیغمبر دی اور انمین برکت عظیم عطا کی کہ آخر ... [illegible]
کی نسل مین نبوت ختم ہی - دوم یہ کہ اپنے باپ سے بعد ظہور اس امر کے کہ وہ عدو اللہ ہی بیزار ہوے تو اللہ تعالی نے انکو
باپ قرار دیا - کما قال تعالی ملۃ ابیکم ابراہیم - سوم اپنے فرزند کو اللہ تعالی کے لیے قربانی کیا یعنی عزم جزم کیا تھا ... [illegible]
اسکا فدیہ دیا کما قال تعالی وفدیناہ بذبح عظیم - پس یہ قربانی قیامت تک کے واسطے شروع رہی - چہارم اسلام کما قال ... [illegible]
قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین - پس اسلام کی سلامتی اللہ تعالی نے انپر ظاہر کردی کما قال عزوجل قلنا یا نار کونی بردا
وسلاما علی ابراہیم - پس آگ کو انپر سلام کردیا - پنجم ابراہیم علیہ السلام نے اس امت مرحومہ پر شفقت فرمائی اور دعا کی ربنا
وابعث فیہم رسولا منہم الآیہ - تو اللہ تعالی نے اس امت کی رحمت یعنی نماز مین انکو شامل کردیا جیسا کہ درود شریف مین ہی کما صلیت
علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم الی آخرہ - ششم انکہ انھون نے حق سارہ رضہ پورا کیا وقد قال تعالی ابراہیم الذی وفی ... [illegible]
اللہ تعالی نے انکے قدمون کے نیچے کا مقام مبارک کردیا بقولہ تعالی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی - ہفتم یہ کہ انھون
الہی عزوجل مین تمام خلق کو جو حق سے غیر ہین دشمن کرلیا کما قال تعالی عنہ فانہم عدو لی الا رب العالمین - تو اللہ تعالی نے
کو اپنا خلیل کرلیا کما قال تعالی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا - ف - فی العرائس قولہ تعالی فلما اعتزلہم وما یعبدون من دون اللہ ... [illegible]
مخلوق کو اللہ تعالی کے واسطے چھوڑا تو سر مراد کے لیے اللہ تعالی خود اسکا خلیفہ ہوجاتا ہی چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کو ... [illegible]
آزر مردود کے عوض مین اللہ تعالی نے اسحق ویعقوب واسمعیل ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین ... [illegible]
وعیسی ویحیی وزکریا وجملہ انبیاء علیہم السلام جو بعد ابراہیم علیہ السلام کے ہوے ہین سب ... ابراہیم علیہ السلام ... [illegible]
باپ آزر کے چھوڑنے اور آزر کے بت پرست رہنے پر تنگدل تھے تو اللہ تعالی نے اسکے عوض مین ... [illegible]
انبیاء ورسول دیے واولیاء وصالحین وصدیقین وشہداء بے شمار دیے تاکہ تنگدل نہو - واسطی ... [illegible]
مقدار علم وفہم ہی - فہم تلاوت واسطے احکام کے اور فہم حقیقت واسطے ... استقامت کے ... [illegible]
الآیہ - اور موسی علیہ السلام کو کہا کہ وہبنا لہ من رحمتنا اخاہ ہارون نبیا - اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

Marfat.com

... اٰنک لعلی خلق عظیم ہین آپ کو اپنی صفت عطا فرمائی بقولہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ... قولہ ووہبنا لہم من رحمتنا الآیہ۔ رحمت یہان نبوت ہی اور رحمت رسالت وقربت ومشاہدہ ہی اور لسان ... جو اس سے بڑھکر کون زبان صدق ہوگی کہ حق تعالی نے اُنپر مدح وثنا فرمائی ہی اور تمام صدیقین آخر تک ... ہین اور نیز اُنکے واسطے زبان صدق یہ تھی کہ اُنھون نے صفات جلال وجمال حق کو خلق کے واسطے بیان کیا۔ ... ابن عطا رح نے کہا کہ سب سے زیادہ سچی زبان وہ ہی جو حق عزوجل کی طرف سے راہ صواب کی تعبیر کرے اور ہمیشہ اُسکے ... سے تازہ ہو اور اُسکی نعمتون کو بیان کرے۔ پھر اللہ تعالی نے جوتھا قصہ حضرت موسی علیہ السلام کا بیان فرمایا بقولہ تعالی

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَنَادَيْنٰهُ

اور بیان کردے کتاب مین موسی کو وہ تھا بندہ مخلص اور تھا ہمارا بھیجا ہوا نبی اور ہمنے اُسکو پکارا

مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ

کنارے سے طور کے داہنے اور نزدیک کرلیا مناجات کرتا اور ہم نے اُسکو دیا اپنی رحمت سے

اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝

اُسکے بھائی کو وہ ہارون ہی نبی بناکر

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اور تلاوت کردے کتاب قران مین جسکے مثل معجز کمال کوئی کتاب نہین ہی۔ مُوسٰى یعنی حال موسی بن عمران کا کہ جو فضل اللہ تعالی کا اُسکی بندگی کے ساتھ اُسپر ظاہر ہوا ہی۔ پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے اوصاف مین سے چند امور بیان فرمائے۔ اول قولہ۔ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وہ بندہ مخلص تھا۔ عاصم وحمزہ وکسائی کی قراءت مین مخلص بفتح لام صیغہ اسم مفعول ہی یعنی برگزیدہ کیا ہوا اور بعض نے کہا کہ نجاست شرک وکفر وغیرہ سے خلاص دیا ہوا ... باقیون نے مخلص بکسر لام پڑھا ہی یعنی اخلاص رکھنے والا توحید وعبادت مین۔ اگر کہا جاوے کہ یہ دونون قراءت متفاوت ہین ... سراج وغیرہ مین جواب دیا کہ جب قران پاک مین دو قراءتین متواتر وارد ہوتی ہین تو اُنمین سے ہر ایک قطعی ثابت ہوتی ہی گویا ... قراءتین ہین پس اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے واسطے دونون وصف فرمائے کہ وہ مخلص بھی تھا بفتح لام اور مخلص بکسر ... بھی تھا۔ شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ سفیان ثوری رح نے بواسطہ عبد العزیز بن رفیع کے ابو ثمامہ رح سے روایت کی کہ حضرت ... عیسی علیہ السلام سے حواریون نے پوچھا کہ یا نبی اللہ ہم کو آگاہ فرمائیے کہ اللہ تعالی کے واسطے اخلاص کرنے والا کون ہوتا ہی ... فرمایا کہ جو اللہ تعالی کے واسطے عمل کرے اس حال سے کہ اُسکو اچھا نہ لگے کہ لوگ اُسکی تعریف کرین اور لکھا کہ مخلص بفتح لام کی ... صفت کے واسطے قولہ تعالی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی الآیہ شاہد ہی اور لکھا کہ موسی علیہ السلام منجملہ پانچ ... اولو العزم پیغمبرون کے ہین اور دوسرے نوح وابراہیم وموسی وعیسی ومحمد صلوات اللہ علیہم اجمعین ہین۔ وصف دوم قولہ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا پس رسول تو بنی اسرائیل وقبط کی جانب تھے اور سراج مین لکھا کہ بعد رسول کے نبی فرمایا کیونکہ نبی کے یہ ... معنی ہین جو وحی سے جا ہے آگاہ فرماوے کہ رسول اُسکو لوگون کو پہونچا دے تاکہ اُسکی قدر مین بلندی ہو لہذا رسول جو ہو ... ہوگا اور ضمنا اس سے یہ وصف معلوم ہی خاصکر صریح بیان فرمایا اور ہمارے نزدیک ہر رسول تو نبی ہی اور برعکس نہین

کہ پھر نبی رسول ہو بخلاف معتزلہ کے کہ اُنکے نزدیک دونون [illegible]

الآیہ کی تفسیر سورہ حج مین تحقیق بیان کرینگے - اور بعض نے کہا کہ شاید یہان رسول سے لغوی [illegible]

مراد نہ ہون وفیہ نظر - اور نیشاپوری نے کہا کہ رسول نبی وہ ہو جسکے ساتھ اللہ تعالی نے کتاب [illegible]

کہ جو اللہ تعالی کی طرف سے خبر دے اگرچہ اُسکے ساتھ کتاب نہ ہو اور یہان نبی سے پہلے رسول [illegible]

رعایت ہو جیسے سورہ طہ مین قولہ رب ہارون وموسی - مین ہارون کو مقدم کیا گیا ہو [illegible]

آوے اور وہ پہچانا جاوے اور ایک روایت مین کہا کہ جو انبیاء رسول نہین ہین اُنکو وحی کیجاتی تھی [illegible]

نہ تھے اور رسول وے انبیاء ہین جنکو وحی کیجاتی تھی اور وے کسی کی طرف بھیجے گئے تھے شیخ ابن کثیر [illegible]

مین اللہ تعالی نے دونون وصف جمع کردیے کیونکہ وہ اولوالعزم کبار مین سے ہین - وصف سوم قولہ وناديناه

اپنی عظمت سے اُسکو ندا کی - مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ از جانب طور ایمن [illegible]

کہ ندا موسی علیہ السلام کو ندائے رسالت ہو اور یہ اُسوقت ہوئی جب مدین سے مصر کو جاتے تھے - پھر اہل تفسیر نے ایمن [illegible]

کیا کہ طور سے مراد یہان کوہ طور سینا ہو یا مطلق پہاڑ مراد ہو کیونکہ طور ایسے پہاڑ کو بولتے ہین جسپر سبزہ ہو - بعض نے کہا کہ یہان

معنی ہین اور وہ ایک پہاڑ ہو درمیان مصر ومدین کے جسکا نام زبیر ہو اور ایمن کے معنی یہ ہین کہ یہ طرف حضرت موسی علیہ السلام

دائین واقع ہوئی تھی جب وے مدین سے مصر کو جاتے تھے کیونکہ شجرہ مبارکہ جس سے تجلی وندا ظاہر ہوئی اُسی جانب [illegible]

پہاڑ کے دائین جانب مراد نہین ہو کیونکہ پہاڑ دن مین دایان بایان نہین متصور ہو - اور سراج وغیرہ مین لایا کہ طور ایک پہاڑ [illegible]

اور ایمن سے مراد یہ کہ موسی علیہ السلام کے دائین ملتا تھا جب وہ مدین سے جاتے تھے تو وہان آگاہی دی گئی کہ وہ اللہ کا رسول [illegible]

اور بعد غرق کرنے فرعون کے اللہ تعالی نے اُسی پر میعاد مقرر کی اور بنواسرائیل کو اسپر عجائب ظاہر ہوے چنانچہ کتاب [illegible]

اُسپر وہین سے اُتاری گئی اور سحاب کے اندر سے اُنکو خطاب الہی کی لذت ملی اور جب اُنھون نے اللہ تعالی کے دیکھنے کی

کی تو مردہ کردیے گئے اور پھر دعاے موسی علیہ السلام سے زندہ کیے گئے اور مانند اِسکے عجائب ہین - ہم اقول اِس سے [illegible]

کہ مراد کوہ طور معروف یعنی طور سینا ہو جو نہر سویز کے قریب ہو ولیکن یہ رد کردیا گیا اِس طور سے کہ طور سینا تو مدین سے [illegible]

ہوے بائین جانب پڑتا ہو نہ دائین جانب پس مراد طور سے کوہ زبیر ہو جو قریب بیت المقدس کے ہو اور مدین سے [illegible]

دائین جانب پڑتا ہو - مترجم کہتا ہو کہ شیخ ابن کثیر رح کی عبارت یہ ہو کہ قولہ ناديناه من جانب الطور ای الجبل الایمن [illegible]

جانب الایمن من موسی - یعنی ہم نے اِسکو ندا کی جانب طور سے یعنی پہاڑ سے دائین یعنی موسی علیہ السلام [illegible]

پڑتی تھی - اِس عبارت سے ظاہر یہ ہوتا ہو کہ طور سے پہاڑ کے معنی مراد ہین اور قتادہ رح سے بھی [illegible]

یعنی جانب الجبل الایمن - ولیکن واضح ہو کہ بیت المقدس وتمام ملک شام اُسوقت عمالقہ [illegible]

مصر کو جاتے ہوے یہان گذر کا رستہ ظاہر نہین ہو اور سورہ قصص مین بیان ہو فلما اتاها نودي من شاطی [illegible]

المبارکۃ من الشجرۃ ان یاموسی انی انا اللہ رب العالمین - اِسی سے ظاہر ہوا کہ [illegible]

جو شبہہ پیدا ہوا کہ کوہ طور سینا جاتے ہوے مصر کو دائین نہین پڑتا ہو [illegible]

... ان سے آگ کی روشنی دیکھکر آگ لینے کو گئے تو وہان یہ نعمت رسالت پائی پس یہ ضرور نہین کہ اس حالت
... جانب مصر ہو بلکہ جس حالت مین وادی ایمن مین آگ کی تلاش مین تھے تو کنارہ وادی کے ایمن سے انکو تجلی ہوئی
... نزدیک وہی ہے کہ طور سینا مراد ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب - اور شیخ ابن کثیر رح نے اس معنی کی طرف اشارہ
... جانب یعنی موسیٰ علیہ السلام کے دائین جانب سے جب وے اس تلاش مین گئے تھے کہ اس آگ سے ایک چنگاری لاوین
... چمکتی ہے پس اسکا قصد کیا تو اسکو کنارہ طور کے اپنے دائین جانب دیکھا وہ جانب غربی نزدیک کنارہ وادی کے تھے وہان
... نے اس سے کلام فرمایا - یہ عبارت صریح ہے کہ جب آگ لینے گئے ہین اسوقت کی جہت مراد ہے اور اسمین خلاف نہین کہ
مناجات وغیرہ طور سینا پر واقع ہوئی ہے پس خالی لفظ بقعۃ مبارکۃ سے بیت المقدس کا پہاڑ زبر نام مراد لینا باوجودیکہ اسوقت
... گذر بھی نہ تھا اور نہ وہ مدین و مصر کے راستہ مین ہے بعید بلکہ غیر صحیح ہے اور صواب وہی ہے کہ طور سینا مراد ہے جیساکہ سراج مین
... صفت چہارم - وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا - اور ہم نے اپنی عظمت سے اسکو مقرب کر لیا درحالیکہ اسکو بزرگی دی
کلام کرنے کی یعنی بلا واسطہ ہم نے اس سے کلام کیا - نجی از نجوی اور وہ دو شخصون مین مانند خفیہ باتون کے کلام ہے - یہان قریب
... سے مراد بزرگی و منزلت ہے اور یہ غرض نہین کہ جگہ کی راہ سے قریب کیا اور بزرگی کی مثال ایسی دی جیسی بندون مین بادشاہ
... کو اپنے خاص اسرار کی باتین کرنے کے لیے قریب کر لیتا ہے اور تفسیر امام ابن کثیر مین ہے کہ شیخ ابن جریر نے کہا کہ حدثنا ابن بشار
حدثنا یحیی بن سعید القطان حدثنا سفیان عن عطاء بن یسار عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال ادنی حتی سمع صریف القلم یعنی
ابن عباس رض نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کو نزدیکی دی گئی یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام نے قلم کی آواز روانی سنی - مترجم کہتا ہے کہ
اسناد تو جید ہے اور دیلمی نے اس روایت کو ابن عباس رض سے مرفوع روایت کیا ہے - اور شیخ نے لکھا کہ ایساہی مجاہد رح نے کہا ہے
یعنی ابو العالیہ وغیرہم سے مروی ہے اور مراد انکی آواز قلم سے توریت لکھے جانے کی آواز قلم ہے - سدی رح نے کہا کہ وہ آسمان
... داخل کیا گیا پس اس سے کلام کیا گیا - اور مجاہد رح سے بھی اسکے مانند مروی ہے - اور عبد الرزاق رح نے قتادہ سے روایت کی
نجیا مین کہا کہ اپنے صدق سے نجات پائی - مترجم کہتا ہے کہ شاید قتادہ رح نے نجی از نجات لیا ہے اور معنی یہ لیے کہ ہم نے
مقرب کر لیا درحالیکہ وہ نجات پانیوالا ہو گیا بوجہ اپنے صدق کے - اور ابن ابی حاتم نے کہا کہ حدثنا عبد الجبار بن عاصم حدثنا
... الحرانی عن ابی الواصل عن شہر بن حوشب عن عمرو بن معدیکرب قال لما قرب ... اخرہ یعنی عمرو بن معدیکرب نے
... اللہ تعالیٰ نے قرب دیا موسیٰ کو مناجات کرتا ہوا طور سینا پر تو فرمایا کہ اے موسیٰ جب مین نے تیرے واسطے پیدا کر دیا قلب
... زبان ذکر کرنے والی اور زوجہ جو نیکی پر اعانت کرنے والی ہے تو مین نے تجھ سے کوئی بھلائی مخزون نہین رکھی اور
(خزانہ کردہ شدہ ۱۲)
... نے اسکو مخزون کیا تو مین نے اسکے لیے خیر سے کشایش نہین دی - اقول مراد یہ نہین ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے
... مناجات کے یہ بھی ہے - سراج مین لکھا کہ بعض نے کہا کہ قربناہ نجیا یعنی ہم نے اسکو مقرب کیا درحالیکہ
... اپنے دشمنون سے - صفت پنجم قولہ - وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اور ہم نے اپنی عظمت کے ساتھ
... - اَخَاهُ هٰرُوْنَ اسکے بھائی ہارون کو - نَبِيًّا نبی کرکے - یعنی اسنے دعا کی کہ
... ہارون اخی - یعنی میرا ایک وزیر کر دے میرے اہل سے ہارون میرے برادر کو - پس دعا قبول فرماکر

ہارون کو نبی کرکے ہبہ کیا - پس اصل ہبہ نبوت ہارون ہے نہ ذات ہارون کیونکہ ہارون علیہ السلام تو عمر مین
کہ چار برس موسی علیہ السلام سے بڑے تھے - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا قولہ وہبنا لہ - یعنی ہم نے قبول کی دعا
اپنے بھائی کے تھے پس اُسکے بھائی کو نبی کردیا جیساکہ دوسری آیت مین ہے قال قد اوتیت سؤلک یا موسی
کہا تھا کہ اخی ہارون ہو افصح منی لسانا فارسلہ معی ردا یصدقنی - اور کہا تھا کہ فارسل الی ہارون - اسی واسطے
دنیا مین کسی بھائی نے اپنے بھائی کے لیے اُس سے بڑھکر شفاعت نہین کی جیسے موسی علیہ السلام نے ہارون کے
نبی ہوجاوے - ابن جریر رح نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ ہارون علیہ السلام موسی علیہ السلام سے بڑے تھے
ہبہ سے مراد یہ ہے کہ ہارون کی نبوت ہم نے اُسکو عطا کی - اور ابن ابی حاتم نے اِسکو معلق بروایت کہا ہے یعنی اسناد نہین ذکر
شیخ محی الدین بن العربی رح نے یہان لکھا ہے کہ قولہ انہ کان مخلصا - بکسر لام یعنی سلوک لوجہ اللہ مین اپنی ذات وعلم مین
ماسواے ذات حق عزوجل کے کسی طرف التفات نہ کرتے تھے حتی کہ صفات کی طرف بھی التفات نہ تھا بلکہ اپنی ذات
بقولہ ارنی انظر الیک - یعنی تو دکھلا دے تو مین دیکھون - اور مخلص بفتح لام کے یہ معنی کہ اللہ تعالے نے اُسکو انانیت سے
تو وہ طغیان مذکور سے باہر ہوگیا اِسی واسطے بعد تجلی کے جب افاقہ ہوا تو کہا سبحانک تبت الیک - یعنی ظہور انانیت کے گناہ
کی - قولہ وکان رسولا نبیا - مقام رسالت کمتر از مقام نبوت ہے کیونکہ رسالت تو مبین احکام حلال وحرام وغیرہ اور موضح اوضاع
وصیام وغیرہ ہے پس رسالت کا تعلق بندگان مکلفین کے احکام بیان کرنے سے ہوتا ہے اور رہی نبوت تو اِس سے مراد آگاہ کرنا
غیبیہ سے ہے جیسے احوال معاد وبعث وحشر ومعارف الٰہیہ مانند تعریف صفات واسماء وغیرہ اور جو کچھ متعلق تمجید وتحمید ہے اور رہی
ولایت تو وہ اِن دونون سے اوپر ہے کیونکہ ولایت سے مراد فنا فی الذات بدون اعتبار خلق کے ہے پس یہ اشرف مقامات مین
کیونکہ یہ ان دونون پر متقدم ہے اِسلیے کہ جبتک ولایت حاصل نہ ہو تب تک نبوت ورسالت ممکن نہین ہے کیونکہ نبوت ورسالت
اِسی ولایت کے حاصل ہونے سے ہے لہذا قران مین مخلص کو بفتح لام مقدم کیا اور نبوت کو رسالت سے موخر کردیا کیونکہ وہ اشرف
اور مدح وتعظیم پر زیادہ دلیل ہے اور ولایت کو دونون سے موخر نہ کیا حالانکہ وہ دونون سے اشرف ہے اِسواسطے کہ ولایت اگر
ہے لیکن باطنی ہے تو اِسکے شرف وفضل کو ہر ایک نہین جانتا بلکہ اہل معرفت مین سے بھی جو فرد ہین اور اُنکی نظر دقیق ہے وہ پہچانتے
اِس سے مدح وتعظیم ظاہر نہین اور نہ خالی اسی پر اقتصار ہوسکتا ہے - قولہ الطور الایمن - طور وجود جو انتہاے طور قلب ہے
اِسواسطے کہ الیسر سے احتراز ہو جو مقام صدر ہے اِسواسطے کہ وحی کی آمد عالم روح سے ہوتی ہے جو وادی مقدس ہے
نے عرائس البیان مین لکھا کہ قولہ واذکر فی الکتاب موسی الآیہ - یعنی وہ حال ذکر کردے جو درمیان رب عزوجل
رسول موسی علیہ السلام کے از قسم سماع کلام ومناجات ومشاہدہ وتجلی وشوق ومحبت واخلاص سے تھا کہ موسی علیہ السلام
رب عزوجل کی عبودیت مین اخلاص رکھتا تھا اور وقت اخلاص اُسوقت تھا کہ دریاے امتحان مین واقع
قال اصحاب موسی انا لمدرکون قال کلا ان معی ربی سیہدین - حکیم ترمذی رح نے کہا کہ مخلص علی
خضر علیہ السلام کی طرف گئے تاکہ آداب حاصل کرین اور سستی نہ کی پھر اُنسے وہ باتین خضر علیہ السلام
نے آنمین عذر قائم کیا اور یہ تمام اخلاص مین سے ہے - پھر اسرار ومناجات کو بیان فرمایا

Marfat.com

... علیہ السلام کو بواسطہ طور و درخت کے ندا فرمائی اور دیدار جلال سے اُسکو مقرب مناجی کیا اور بلا واسطہ اپنا کلام اُسکو
... بھی ابتداء مین بواسطہ درخت وطور کے ہوئی تھی پھر جب اِسکو مقرب کیا تو دیدار پاک اُسکی روح وقلب وسر باطن وتمام جز
... شہود ومکاشفہ عطا کیا۔ پس ندا ر ندکور تو ابتداء ہی اور مناجات انتہاء ہی اور ندا ر تو مقام شوق ہی اور مناجات مقام کشف سری
شیخ جنید رح نے کہا کہ قربناہ نجیا۔ یعنی ہم نے اِسکو اپنا عارف بنایا اور اپنی صفات سے مخبر کیا کہ مقام صدق وحقیقت سے آگاہ
... شیخ رویم رح نے کہا کہ اللہ تعالے نے انواع قرب وکرامت سے پردہ اُٹھا دیا تو اِسکا سر باطن کشف ہو گیا۔ قولہ ووہبنا لہ من
... اخاہ ہارون نبیا۔ حق سبحانہ تعالی کے علم قدیم مین ہی کہ عظائم اسرار صفات وذات جو صدر موسی علیہ السلام مین جمع تھے اُسکو
... نہین اُٹھا سکتی تھی تو موسی علیہ السلام کے واسطے موضع سری ہارون کو کر دیا تاکہ اِن اسرار کی ثقل سے موسی علیہ السلام
... نہ ہو جاوین اور یہ رحمت الٰہی عزوجل ہی پھر اللہ تعالی نے قصہ پنجم قصہ اسمعیل ۴ اول فرزند ابراہیم علیہ السلام کو جو عرب
حجاز کے جد اعلی ہین بیان فرمایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝

بیان کر — کتاب مین — اسمعیل کو — تھا — سچا — وعدے کا — اور وہ تھا — رسول — اور تھا — کہ حکم کیا کرتا — اپنے اہل کو — نماز کا — اور — زکوٰۃ کا — اور — اپنے — رب کے نزدیک — پسندیدہ تھا

واذکر فی الکتب اور تلاوت کر دی قران مین۔ **اِسْمٰعِيْلَ** حال اسمعیل کے۔ اسمعیل بن ابراہیم علیہما السلام جنکی
... کا عرب اقرار کرتے اور اُنکی رسالت پر فخر کرتے ہین پھر ظاہر ہی کہ تیری نبوت سے جو اِسطرح منکر ہین کہ اللہ تعالے نے بشر کو
... کیسے بھیجا ہی یہ محض اُنکی نادانی ہی کہ ذرا بھی غور نہین کرتے ہین اور عناد سے حق کا انکار کرتے ہین۔ پھر اللہ تعالی نے اسمعیل ع
... واسطے چند اوصاف بیان فرمائے۔ اول قولہ۔ **اِنَّهٗ كَانَ** وہ تھا یعنی ازراہ جبلت وطبیعت کے جو شان نبوت پر
... گئی تھی وہ تھا۔ **صَادِقَ الْوَعْدِ** وعدہ کا سچا۔ سراج مین لکھا کہ مراد یہ کہ جو وعدہ اللہ تعالی سے یا لوگون
... اُنکو پورا کرتے تھے کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے وعدہ پورا ہونے مین اپنے رسول کی مدد کرتا تھا اور اِس جہت سے کہ جو
... اسمعیل علیہ السلام کرتے تھے وہ انشاء اللہ تعالی کے ساتھ کرتے تھے جیسے جب ابراہیم علیہ السلام نے اُنکو کہا کہ انی اری
... انی اذبحک۔ یعنی مین خواب مین دیکھتا ہون کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون تو عرض کیا کہ اے پدر اِسکو پورا کیجیے اور کہا کہ ستجدنی
... اللہ من الصابرین۔ یعنی مجھے ان شاء اللہ تعالی آپ صابر پاوینگے۔ پس اپنی جان پر صبر کا وعدہ کیا اور اُسکو پورا کیا پس صادق الوعد
... واسطے یہ کسقدر قابل عبرت مقام ہی جس سے وہ صادق الوعد مشہور تھے یعنی اللہ تعالی نے اِس صفت سے اُسکو تمام بندون
... پس معلوم ہوا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سب ہی صادق الوعد تھے تو خصوصیت اسمعیل علیہ السلام کی صرف اسی
... شہرت عام کی وجہ سے ہی۔ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ اپنے دوستون مین سے ایک سے ایک مقام پر انتظار
... ایک سال تک اُسکا انتظار فرمایا۔ روایت ہی کہ عیسی علیہ السلام سے ایک نے کہا کہ میرا انتظار کیجیے یہانتک
... نے کہا کہ اچھا وہ شخص گیا اور اپنا وعدہ بھول گیا پھر ایک عرصہ کے بعد وہان کسی ضرورت سے گیا تو حضرت

Marfat.com

عیسی علیہ السلام کو بوجہ وعدہ کے وہین پایا - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوا کہ آپ نے ایک
جاکر وعدہ بھول گیا تو آپ نے اول وقت سے غروب آفتاب تک وہین آسکا انتظار کیا - شعبی رح سے پوچھا گیا
کہ اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا جاوے تو کب تک آسکا انتظار کیا جاوے شعبی رح نے کہا کہ اگر دن مین وعدہ
رات مین وعدہ کرے تو پوری رات انتظار کرے - ابراہیم بن زید رح سے یہی مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا کہ اگر
کرے تو دوسری نماز کے وقت تک آسکا انتظار کرے - کذا فی السراج - قال المترجم اگر وعدہ کیا تو دو
وقت معین کیا اور دوم یہ کہ مطلق وعدہ کیا - پس اگر وعدہ مقید بوقت معین ہے تو اسی معین وقت تک انتظار کیا جاوے
غیر معین ہے پس اگر آمد رفت کے واسطے ایک یا دو روز وغیرہ کوئی مقدار معروف ہے تو اسی پر محمول ہوگا
کے دن مین وعدہ کیا تو پورا دن انتظار کرے اور بعض روایات حدیث سے اسی کو ترجیح ہوتی ہے اور افضل
وقت نماز سے دوسرے وقت تک انتظار کرے واللہ اعلم - شیخ ابن کثیر رح نے ان آیات کی تفسیر مین لکھا کہ ایک صفت
کی بیان فرمائی - ابن جریج رح نے کہا کہ جو وعدہ اپنے رب عزوجل سے کیا اسکو پورا کیا یعنی جب کبھی کسی عبادت کی نذر کی
ادا کیا اور پورے طور سے پوری کی - شیخ ابن جریر رح نے سہل بن عقیل رح سے روایت کی کہ اسمٰعیل علیہ السلام نے ایک شخص
سے وعدہ کیا کہ فلان مقام پر مین تجھے ملونگا پس خود وہان رہے اور وہ شخص بھول گیا نہ آیا تو آپ برابر وہین رہے اور رات
گذاری پھر دوسرے روز وہ شخص وہان آیا تو پوچھا کہ آپ یہان سے نہین گئے آپ نے فرمایا کہ نہین تو اسنے کہا کہ مین بھول گیا
آپ نے فرمایا کہ مین برابر یہین رہتا یہانتک کہ تو آتا - اسی معنی سے وہ صادق الوعد تھے - سفیان الثوری رح نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی
ہے کہ حضرت اسمٰعیل برابر ایک سال تک اسی مقام پر رہے یہانتک کہ وہ آیا - اور ابن شوذب رح نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ
اس جگہ کو اپنا مسکن بنا لیا تھا - ابو داؤد نے سنن مین اور ابو بکر محمد بن جعفر خرائطی نے مکارم الاخلاق مین عبد اللہ بن ابی الحمساء
سے روایت کی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل آپ کے رسول مبعوث ہونے کے خرید فروخت کا ایک معاملہ
کیا تھا پس آپ کا مجھپر کچھ باقی رہا پس مین نے وعدہ کیا کہ مین باقی کو اسی مقام پر آپ کے پاس لا دونگا پھر مین وہ
دن بھر بھول گیا اور تیسرے روز مین وہان لیکر آیا تو آپ اسی جگہ تھے تو مجھ سے فرمایا کہ اے جوان تو نے مجھ پر مشقت ڈالی مین تین
روز سے یہین تیرے وعدہ پر تیرا منتظر رہا - اور ابو عبد اللہ ابن مندہ نے اپنی کتاب معرفت الصحابہ مین [illegible]
بن میسرہ کے بھائی بدیل بن میسرہ سے باقی متفق اسناد کے ساتھ اسکو روایت کیا - اور بعض مفسرین نے کہا کہ [illegible]
صادق الوعد اسواسطے فرمایا کہ انھون نے اپنے باپ ابراہیم ع سے کہا تھا کہ ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین [illegible]
اور جو کہا تھا پورا کیا - پس صدق الوعد منجملہ صفات حمیدہ و اخلاق نبوت کے ہے جیسے خلاف وعدہ [illegible]
قولہ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون - اور حدیث مین ہے کہ منافق کی پہچان تین ہین [illegible]
اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اسکو امانت دیجاوے تو اسمین خیانت کرے [illegible]
تو ان باتون کے اضداد مومن کی صفات سے ہین - اسی واسطے اللہ تعالی نے اپنے [illegible]
مدح فرمائی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات مین آیا ہے کہ جب کبھی [illegible]

ابو العاص بن الربیع کی تعریف فرمائی کہ اُسنے جو مجھ سے وعدہ کیا وہ پورا کیا اور جو کہا وہ سچ کہا۔ اور جب
... پائی تو آپکے خلیفہ برحق حضرت ابوبکر الصدیق رضہ نے منادی کردی کہ جس شخص کے واسطے رسول صلعم کی طرف سے
... وعدہ یا آپ پر اسکا کچھ قرض ہو وہ میرے پاس آوے میں اسکو وفا کرونگا پس جابر بن عبد اللہ انصاری رضہ نے آکر کہا کہ مجھ سے
... اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس بحرین کا مال آیا تو میں تجھے اسطرح واسطرح واسطرح دونگا یعنی جابر کے دونوں ہاتھ بھر کر تین مرتبہ
... بحرین کا مال آیا تو حضرت صدیق رضہ نے جابر رضہ کو بلا کر اس مال سے دونوں ہاتھ بھر کر اُٹھانے کا حکم دیا جابر رضی اللہ عنہ
... طرح بھر لیا پھر حکم دیا کہ اُسکو شمار کرے تو وہ پانچ سو درم نکلے پس اُسکے ساتھ اسکا دو چند اور دیدیا۔ صفت دوم قولہ۔
وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا اور اسمعیل تھا رسول نبی۔ بعض نے اس سے استدلال کیا کہ رسول کے واسطے یہ ضرور نہیں
... مستقل صاحب شریعت ہو کیونکہ اولاد ابراہیم سب کی سب اپنے باپ ابراہیم ع کی شریعت پر تھے حالانکہ اسمعیل علیہ السلام
... تعالی نے رسول فرمایا ہے۔ بعض نے کہا کہ رسول اسواسطے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسمعیل کو عرب یمن کے ایک قبیلہ
... کی طرف رسول کیا تھا اور یہ قبیلہ جرہم وادی مکہ میں چاہ زمزم کی وجہ سے باجازت حضرت ہاجرہ مادر اسمعیل علیہ السلام کے
... ہو گئے تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ رسالت تو اللہ تعالی کی طرف سے ارسال ہے پس جب اللہ تعالی نے اسمعیل علیہ السلام کو رسول
... تو صریح معلوم ہو گیا کہ وہ رسول تھے اور چونکہ نبی بھی فرمایا تو معلوم ہوا کہ دونوں میں فرق ہے اور یہ دو صفات ہیں ہاں یہ استدلال
... سکتا ہے کہ رسول کے واسطے کتاب ہونا ضرور نہیں ہے اور یہ استدلال کہ اسمعیل علیہ السلام شریعت ابراہیم علیہ السلام پر تھے
... ریعت ہونا بھی ضرور نہیں ہے۔ ضعیف ہے اسواسطے کہ یہ بات کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوئی کہ اسمعیل علیہ السلام کے واسطے شریعت
... نہ تھی صرف اٹکل وقیاس کیا جاتا ہے حالانکہ اس قیاس کے معارض دیگر علامات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسمعیل علیہ السلام کو
احکام شرعی خاصۃ دیے گئے ہونگے جیسے نماز بجانب خانۂ کعبہ وطواف وحج وغیرہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک عرب
جاری تھا اور مانند مسائل شکار وغیرہ کے کیونکہ وہ مقام زراعت وغیرہ کا نہ تھا اور شکار سے اکثر اوقات بسر ہوتی تھی جیسا کہ قصہ
... علیہ السلام میں جو بخاری وغیرہ میں مذکور ہے مصرح ہے پس کیوں نہ ہو کہ حضرت اسمعیل کے واسطے اللہ تعالی نے شریعت دی ہو
... بدون واسطہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہو اور اللہ تعالی نے اسمعیل علیہ السلام کو اس قبیلۂ جرہم وغیرہ کی طرف بواسطہ
... کے رسول کیا ہو فافہم۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ وکان رسولا نبیا۔ حضرت اسمعیل کے واسطے دونوں وصف جمع
... میں دلیل ہے کہ اسمعیل علیہ السلام اپنے بھائی اسحق علیہ السلام سے اشرف ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے اسحق کو فقط نبی کے ساتھ
... فرمایا ہے اور اسمعیل علیہ السلام کو نبی ورسول دونوں سے وصف فرمایا اور یہ دلالت قوی ہو جاتی ہے اس حدیث سے جو
... میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل الحدیث۔ یعنی اللہ تعالے نے
... کیا اولاد ابراہیم میں سے اسمعیل کو تا آخر حدیث۔ پس معلوم ہو گیا کہ اسمعیل علیہ السلام کو اسحق علیہ السلام پر شرف
... کہتا ہے کہ اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی فقط نبی سے وصف فرمایا تو اس صورت میں لازم
... اسمعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھی شرف ہو حالانکہ اسکا کوئی قائل نہیں ہے تو جواب یہ ہے کہ رسالت
... السلام کو بواسطۂ ابراہیم علیہ السلام تھے اور لوط علیہ السلام کو رسالت بجانب قوم لوط تھی مگر بواسطۂ ابراہیم ع

Marfat.com

تو ابراہیم علیہ السلام کو یہ وصف بطریق کامل حاصل تھا کہ انکے دو صاحبزادے رسول بنائے [illegible]
کلام حضرت اسحق و اسمٰعیل علیہما السلام مین ہر تو انمین ایک کو بواسطہ حضرت ابراہیم [illegible]
اور وہ اسمٰعیل ہین اور دوسرے کو فقط نبی کیا اور وہ اسحق ہین پس ظاہر ہو گیا کہ اسمٰعیل [illegible]
یہ سوال بھی دفع ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام افضل ہین حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]
وصاحب کتاب ہین اور ابراہیم علیہ السلام کو نبی فرمایا اور انپر صحائف نازل ہوئے تھے اور [illegible]
کے واسطہ سے رسالت دوسرون کو عطا ہوئی تھی فافہم ۔ صفت سوم قولہ تعالے ۔ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ [illegible]
اور تھا اسمٰعیل کہ حکم کرتا تھا اپنے اہل کو نماز کا جو کہ بدن کے واسطے طہارت ہر اور آنکھون کے واسطے [illegible]
نزدیکی ہر ۔ وَالزَّكٰوةِ اور زکوۃ کا جو کہ طہارت مالی ہر جیسا کہ یہ طریقہ سب انبیاء علیہم السلام کا تھا پھر [illegible]
قوم ہر اور بعض نے کہا کہ انکی تمام امت کیونکہ وہ قبیلہ جرہم کی جانب رسول تھے یہ اصفہانی کا قول ہر اور بعض نے [illegible]
کے رہنے والون کی طرف رسول تھے کہ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر دعوت کرین ۔ اور نماز سے مراد [illegible]
رضی اللہ عنہ وہ عبادت ہر جو اللہ تعالے نے انپر فرض فرمائی تھی ۔ معالم مین کہا کہ وہ ملت حنیفہ ہر جو ہم پر فرض ہر ۔ [illegible]
اول اپنے اہل کو عبادت کا حکم کرتے تاکہ وے باقیون کے واسطے پیشوا ہون کیونکہ انکو حضوری کا موقع اچھی طرح حاصل [illegible]
اللہ تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وانذر عشیرتک الاقربین ۔ اور فرمایا ۔ وامر اہلک بالصلوۃ ۔ اور جیسے [illegible]
دیا قوا انفسکم واہلیکم نارا ۔ اور زکوۃ سے مراد بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ طاعت الٰہی و اخلاص ہر ۔ اور لکھا کہ شاید ابن عباس [illegible]
زکوۃ سے لغوی معنی مراد لیے یعنی مایزکو بہ الفاعل ۔ ایسی چیز جسکا کرنے والا اُس سے پاک ہو جاوے ۔ ابن عادل رحمہ [illegible]
کہ زکوۃ جب صلوۃ کے ساتھ مذکور ہوتی ہر تو مراد زکوۃ سے وہ صدقات ہوتے ہین جو واجب کیے جاتے ہین ۔ اور یہی ظاہر [illegible]
ابن کثیر رح نے قولہ وکان یامر اہلہ بالصلوۃ والزکوۃ ۔ مین لکھا کہ یہ ثناء جمیل و صفت حمیدہ ہر کہ اسمٰعیل علیہ السلام خود اپنے رب [illegible]
کی طاعت پر صابر تھے اور اپنے اہل کو بھی اسکا حکم کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور [illegible]
اور مومنون کو بھی حکم دیا ۔ اور معنی یہ کہ اہل کو حکم کرو امر معروف کا اور منع کرو منکرات سے اور انکو مہمل مت چھوڑو [illegible]
جاہین کرین کہ قیامت کے روز انکو آگ کھا جاوے اور حدیث صحیح مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی رحم کرے اس مرد پر کہ رات کے وقت مین اُٹھا اور نماز پڑھی [illegible]
وہ نگرائی تو اُسکے چہرہ پر پانی کا چھینٹا دیا ۔ اور اللہ تعالے رحم فرماوے اُس عورت پر کہ [illegible]
شوہر کو جگایا سو اگر وہ نگرایا تو اُسکے چہرہ پر پانی کا چھینٹا دیا ۔ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ [illegible]
روایت ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد رات مین جاگا اور اپنی بیوی کو جگایا [illegible]
پڑھی تو دونون کا نام اللہ تعالے کے بہت یاد کرنے والون و بہت یاد کرنے والیون مین لکھا جاتا ہے [illegible]
ماجہ ۔ صفت چہارم قولہ ۔ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا اور تھا اسمٰعیل اپنے رب کے [illegible]
کیونکہ مرضی اللہ تعالی کے نزدیک وہ ہر جو ہر ایک طاعت مین اعلی درجہ کو [illegible]

Marfat.com

[illegible] ان سب کا جامع ہو کر مرتبہ رضاے الٰہی عز وجل حاصل کرے - ف - شیخ عرائس نے لکھا کہ قولہ تعم
[illegible] الآیہ - یعنی اسمٰعیل علیہ السلام کے شمائل وخصائل وبزرگیان بیان فرما دے اے اشرف الخلق پس خلق
[illegible] سلام سے یہ تھا کہ قضاے الٰہی پر راضی تھے اور بلا مین صبر کرتے تھے اور سخاوت مین کامل تھے اور وعدہ کے سچے
[illegible] پورا کرتے تھے - شیخ جنید رح نے کہا کہ صادق وہ ہی جو بتکلف اپنے حال کو صدق پر رکھے پس استقامت ولغزش کے
[illegible] ان ہوتا ہی اور صدیق وہ ہی جو تمام احوال مین استقامت پر ہو - شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے نفس
[illegible] قربان کرنے مین اپنے باپ علیہ السلام سے صبر کا وعدہ کیا کما قال تعالے ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین - پس اس
[illegible] کو پورا کیا اور یعنی نہایت شاق یہی وعدہ نفس کے قربان کرنے کا ہی اور جان کے بعد آدمی پر سب چیزین آسان ہین پس جب
[illegible] ان ہی قربان کا وعدہ پورا کیا تو باقی وعدے سب بدرجۂ اولی پورے ہونگے لہذا صادق الوعد ہوے - واضح ہو کہ اسمٰعیل علیہ السلام
[illegible] واسطے خصائص ہین جو بعض احادیث سے مستخرج ہین اور آیندہ ان شاء اللہ تعالی مذکور ہونگے - پھر اللہ تعالی نے چھٹا قصہ حضرت
ادریس علیہ السلام کا بیان فرمایا اور تفسیر مین اسکے نام کا ذکر نہین آیا ہی فقال تعالی

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ وَرَفَعْنَاهُ

ذکر کر کتاب مین ادریس کا وہ تھا سچا نبی اور اٹھایا ہمنے اسکو

مَكَانًا عَلِيًّا ۝

ایک اونچے مکان پر

وَاذْكُرْ اور تلاوت فرما اے خاتم المرسلین اشرف الخلق - **فِي الْكِتَابِ** قرآن مین جو تجھے بخالص وحی کیا گیا ہی -
إِدْرِيسَ ادریس کو - یہان دو مقام ہین اول یہ کہ ادریس کون ہین اور کیا نسب ہی - دوم یہ کہ نام عربی ہی یا عجمی ہی - امر اول
[illegible] بیان یہ ہی کہ سراج مین لکھا کہ ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کے دادا ہین اور فتح البیان مین لکھا کہ اسکو
[illegible] ہی وغیرہ نے ذکر کیا ہی اور نام اخنوخ لکھا ہی اور سراج مین کہا کہ اخنوخ الف وحاء مہملہ ونون وواو اور آخر خاء معجمہ ہی اور نوح ع
[illegible] دادا اسوجہ سے کہ نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ ہین تو اخنوخ پردادا حضرت نوح کے ہوے اور بعض محققین نے کہا کہ یہ خطا ہی
[illegible] ہے شیخ سیوطی رح نے تحبیر مین لکھا کہ ادریس حضرت آدم علیہ السلام کے پوتے ہین اور وہ ادریس بن شیث بن آدم ہین - امر دوم
[illegible] سراج مین لکھا کہ نام انکا اخنوخ ہی اور ادریس اسواسطے نام ہوا کہ درس کتب بہت کرتے تھے - مترجم کہتا ہی کہ اسکے معنی
[illegible] انکا نام انکی زبان مین اخنوخ ہی اور عربی قرآن مین ادریس لقب یا نام کا ترجمہ ذکر کیا گیا اسوجہ سے کہ کتابون کی دراست
[illegible] کرتے تھے تو ادریس نام ہوا - اور ظاہر اس تکلف کی وجہ یہ ہوئی کہ مورخون نے اہل کتاب کے قصص وحکایات سے انکا نام
[illegible] سراج کی تو ادریس مین یہ تاویل کی مگر یہ تاویل غلط ہی کیونکہ اگر درس سے ادریس بروزن افعیل لیا گیا تو یہ منصرف ہوتا کیونکہ
[illegible] مین فقط علمیت پائی گئی ہی اور غیر منصرف کے واسطے دو سبب چاہییے ہین پس یہ صحیح نہین ہی اور یہ غلطی اس طریقہ سے
[illegible] انہون پر اعتماد کرنے کے جو مین اعتماد تھا یعنی قرآن اسمین تاویل کی حالانکہ مقتضاے عقل وانصاف یہ ہی کہ قرآن
[illegible] تاریخون مین تاویل کی گنجایش رکھی جاوے پس صحیح یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام بیٹے ہین حضرت شیث ع

Marfat.com

کے جو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے پیدا ہوئے تھے اور ادریس انکا اصلی نام ہو اور عجمی [illegible]
ہر۔ پھر ادریس علیہ السلام بعد آدم علیہ السلام کے اول پیغمبر ہین جنپر اللہ تعالیٰ نے تیس صحیفہ [illegible]
جس نے قلم سے لکھا اور ستارون مین نظر کی اور علم نجوم دیکھا اور علم حساب نکالا اور اول شخص ہین [illegible]
پہلے لوگ کھالون کو پہنتے تھے اور اول شخص ہین جس نے ہتھیار نکالے اور کافرون سے قتال کیا [illegible]
آیا ہر کہ حضرت آدم علیہ السلام سے دس پشت تک ملت توحید جاری رہی پھر بت پرستی شروع ہوئی ہر [illegible]
شیخ ابن کثیر رح نے اسکو ذکر فرمایا ہر اور بیان سے ظاہر ہوتا ہر کہ ادریس جو تیسری پشت آدم علیہ السلام [illegible]
پیدا ہو گئے ہین فافہم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام کے چند اوصاف بیان فرمائے۔ اول اِنَّهٗ كَانَ [illegible]
وہ صدیق تھا یعنی اپنے افعال و اقوال مین صادق تھا اور جو اللہ تعالیٰ نے آیات دین آنکی تصدیق کرنے والا تھا دوم [illegible]
تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسپر نبوت کی وحی بھیجی تھی۔ صفت سوم قولہ۔ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اللہ ہم نے اسکو [illegible]
بلند مین۔ یہان دو احتمال ہین ایک یہ کہ رفعت بمقام بلند سے مراد بلندی منزلت و مرتبہ ہر۔ دوم یہ کہ حقیقی اونچا مقام آسمان [illegible]
پس اول تو عمدہ اوصاف و نبوت سے ظاہر ہر جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ورفعنا لک ذکرک۔ ہم نے بلند کیا [illegible]
لیے تیرا ذکر۔ اور قول دوم مروی ہر کہ وہ آسمان پر اُٹھائے گئے مانند عیسیٰ علیہ السلام کے اور وہان زندہ ہین۔ اور واضح ہو کہ [illegible]
علیہ السلام کا زمانہ اسقدر دراز گذرا کہ صحیح حال آنکا کسی تفصیل سے معلوم ہونا ممکن نہین اور بنو اسرائیل کی روایات محض [illegible]
پرداختہ ہوتی ہین انہین اصلی بات کا پتہ ہی نہین ملتا اور یہ آنکی کیفیت ان قصص مین ہر جو تھوڑے زمانہ کے واقعات ہین تو ایسی
مدت مدید کے حالات جو نوح علیہ السلام سے بھی بہت پہلے کا زمانہ ہر اور بات تو یہ ہر کہ آنکے تفصیلی حالات ٹھیک اقوال و اعمال
کے اور وعظ و نصیحت کے اسی قبیل سے ہین جو اولو العزم انبیاء متاخرین مین گذرے پس بہت کافی آنکے حال مین [illegible]
اجمال ہر جو قرآن پاک مین مذکور ہر۔ ولیکن ہمارے مفسرین نے یہان کچھ حال لکھا ہر لہذا مین بھی ترجمہ کرتا ہون اور ان [illegible]
حالت بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کر دیجائیگی۔ سراج مین کہا کہ پھر بنا بر قول دوم کے اختلاف ہر بعض نے کہا کہ آسمان چہارم [illegible]
اُٹھائے گئے اور بعض نے کہا کہ جنت مین اُٹھائے گئے اور وے زندہ ہین مرے نہین اور لوگون نے کہا ہر کہ انبیاء مین [illegible]
زندہ ہین دو زمین مین خضر و الیاس اور دو آسمان مین عیسیٰ و ادریس۔ بعض تفاسیر مین لکھا کہ ایک قول یہ ہر کہ آسمان دوم کو [illegible]
گئے اور ایک قول یہ کہ چھٹے آسمان کو اُٹھائے گئے۔ مترجم کہتا ہر کہ ادریس علیہ السلام کا وجود آسمان [illegible]
بیان ہوگا ولیکن یہ امر کہ وے زندہ اُٹھائے گئے اور مرے نہین ہین یہ کسی آیت یا حدیث صحیح سے ثابت نہین [illegible]
امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابن ابی نجیح نے مجاہد رح سے قولہ رفعناہ مکانا علیا۔ کی تفسیر مین روایت کی کہ مجاہد [illegible]
گئے اور مرے نہین جیسے عیسیٰ علیہ السلام اُٹھائے گئے ہین اور سفیان نے منصور سے [illegible] مجاہد رح سے روایت کی [illegible]
اُٹھائے گئے ہین۔ اور لکھا کہ عوفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ادریس [illegible] آسمان [illegible]
ایسا ہی ضحاک بن مزاحم نے کہا ہر اور حسن بصری وغیرہ نے کہا کہ مکان علی وہ جنت ہر [illegible]
عوفی کی روایت ضعیف ہوتی ہر اور قول ضحاک رح بھی اسی روایت سے [illegible]

Marfat.com

... ادر قوی روایت مجاہد رح کی ہی اور راجح یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام ہنوز زندہ ہین اسمین کوئی تردد نہین
... السلام مطلع الشمس پر زندہ ہین سواے اسکے کہ ادریس علیہ السلام کی زندگی کے بارہ مین کوئی نص نہین پائی گئی
... اول رفعت جنت کا جو حسن رح وغیرہ سے مروی ہی ظاہرا مراد انکی یہ ہی کہ اللہ تعالے نے ادریس علیہ السلام کو ان کرامات
... سے سرفراز فرمایا تو نتیجہ اسکا رفعت بمقام عالی جنت ہی اور یہ غرض نہین کہ بالفعل جنت مین اٹھالیے گئے ہین واللہ تعالیٰ
... اور رہا قول اسکا جس نے کہا کہ آسمان دوم پر اٹھائے گئے تو ظاہرا ماخوذ ہی بخاری رح کی روایت حدیث معراج سے جسمین
... ہی کہ آسمان دوم پر ادریس کو دیکھا - اور فتح الباری وغیرہ مین ہی کہ یہ وہم ہوا شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر رح کو جو راوی
... ہین اور صحیح وہ ہی جو صحیحین مین دوسرے طرق سے ہی کہ آسمان چہارم پر دیکھا - پھر اسرائیلی روایات مین سے یہان
... اج ہین مانند معالم وغیرہ کے لکھا کہ وہب رح نے کہا کہ ادریس علیہ السلام کے زمانہ مین ہر روز جو اعمال ادریس کے اٹھائے
... نے تھے وہ تمام روے زمین والون کے مقابل تھے پس ملائکہ نے ادریس علیہ السلام سے تعجب کیا اور انکو خوش معلوم ہوا
... ملک الموت انکے دیدار کا مشتاق ہوا اور اسنے رب عزوجل سے زیارت ادریس کی اجازت چاہی پس اللہ تعالی نے اجازت
... پس ملک الموت آدمی کی صورت مین ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور ادریس ہمیشہ روزہ رکھتے تھے سو جب افطار کا وقت
آیا تو ادریس علیہ السلام نے اس آدمی صورت کو کھانے کے لیے بلایا تو اسنے کھانے سے انکار کیا جب دوسرا روز ہوا تو بھی
... ہی ہوا اور تیسرے روز بھی اسنے ساتھ کھانے سے انکار کیا تب تو ادریس علیہ السلام نے اس سے کہا کہ ای شخص مین چاہتا
... ن کہ یہ بات معلوم کرون کہ تو کون ہی تب اسنے کہا کہ مین ملک الموت ہون مین نے اپنے رب عزوجل سے درخواست کی
... کہ مجھے اجازت ہو کہ مین ادریس علیہ السلام کی زیارت کرون تب ادریس علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے تم سے ایک
... م اسنے کہا کہ وہ کیا ہی تو کہا کہ تم میری روح قبض کر لو پس اللہ تعالی نے ملک الموت کو وحی کی کہ اچھا اسکی روح قبض کر لے
... بحکم الہی ایک ساعت کے واسطے ادریس کی روح قبض کر لی پھر بدن مین واپس کر دی پھر ملک الموت نے پوچھا کہ آپ کو اس
... ال سے کیا فائدہ ہوا تو فرمایا کہ یہ مین نے اسواسطے کیا کہ موت کی سختی و کرب کا مزہ چکھون تو اسکے واسطے زیادہ کوشش سے
... ان جمع کرون اور استعداد حاصل کرون پھر ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے کہا کہ مجھے تجھ سے ایک دوسرا کام
... نے کہا کہ وہ کیا ہی کہا کہ مجھے آسمان کو لے چلو تاکہ وہان جنت و دوزخ دیکھون پس اللہ تعالے نے ملک الموت کو اجازت
... ملک الموت ادریس کو لیکر آسمان کو چڑھے جب دوزخ کے قریب ہوے تو کہا کہ مجھے ایک خواہش ہی کہا کہ وہ کیا ہی تو کہا کہ
... خازن جہنم سے کہو کہ اسکا دروازہ کھول دین کہ مین اسمین جاؤن چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر کہا کہ جیسے تم نے دوزخ دکھلائی
... ت بھی دکھلاؤ پس وہ جنت کو لے گئے اور اسکے دروازے کھلوا کر جنت مین داخل کیا پھر ملک الموت نے کہا کہ
... تم کو تمہارے مقام پر پہونچا دون تو وہ ایک درخت سے لپٹ کر کہنے لگے کہ مین تو اب اسمین سے نہین نکلونگا
... تعالی نے ایک فرشتہ ان دونون مین حکم بھیجا اسنے ادریس علیہ السلام سے کہا کہ تم کیون نہین نکلتے ہو تو کہا
... اللہ نے فرمایا ہی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہی اور مین اسکو چکھ چکا ہون اور یہ حکم کردیا ہی کہ ہر ایک اس
... داخل ہونے والا ہی تو مین اسمین جا چکا ہون اور فرمایا ہی کہ جنت والے اسمین سے نہین نکلینگے تو مین اب

اسمین سے نہین نکلتا ہون پس اللہ تعالی نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ وہ میری اجازت سے اسمین آیا ہے
نکلتا ہے چھوڑ دو پس ادریس علیہ السلام جنت مین زندہ ہین - مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ ثابت ہو تو قول حسن
ہے کہ جنت مین بلند کیے گئے ہین - اور لکھا کہ دوسرون کے قول مین آسمان کو اُٹھائے گئے اور
روایت ہے کہ ادریس علیہ السلام ایک روز کسی ضرورت سے دھوپ مین چلے تو انکو آفتاب کی حرارت
اے رب مین تو ایک روز چلا تھا تو یہ حال ہوا بھلا اُسکی کیا کیفیت ہوگی جو روزانہ اُسکو اُٹھائے ہوئے
(یعنی وہ فرشتہ) اُسکے بوجھ و حرارت کو خفیف کر دے پھر صبح کو فرشتہ نے اُسکے بوجھ و حرارت کو بہت خفیف پایا تو کہا کہ الٰہی
حرارت کم کر دی تو اسمین کیا حکم فرمایا ہے تو فرمایا کہ میرے بندہ ادریس علیہ السلام نے مجھ سے اسکی درخواست کی کہ
بوجھ و حرارت خفیف کر دون مین نے اِسکو قبول کیا اُسنے عرض کیا کہ الٰہی میرے و اُسکے درمیان دوستی کرا دے پس اللہ
اِسکو ادریس علیہ السلام کی زیارت کی اجازت دی پس ادریس علیہ السلام اس سے سوالات کیا کرتے اثنا میں یہ کہا کہ
سے دوستی ہے تو اُس سے میری سفارش کر دو کہ میری موت مین تاخیر کر دے کہ مین عبادت و شکر زیادہ کر لون تو فرشتہ نے کہا
تو تاخیر نہین دیتا کسی کی موت مین جب اُسکا وقت آجاوے اور مین جاکر ملک الموت سے کہتا ہون پس اُسنے ادریس کو
چڑھا کر مطلع آفتاب کے پاس رکھا اور ملک الموت کے پاس جاکر کہا کہ مجھے کچھ آپ سے کام ہے میرا ایک دوست بنی آدم
وہ مجھ سے چاہتا ہے کہ مین تجھ سے سفارش کرون کہ اُسکی موت مین کچھ تاخیر کر دو اُسنے کہا کہ یہ میرے اختیار مین نہین ہے ہان اگر تو
تو مین آگاہ کر دون کہ اُسکی عمر مین سے کیا باقی ہے تاکہ وہ اُسمین اپنی نفس کے واسطے جسقدر چاہے اعمال خیر کو مقدم کر لے
کہا کہ اچھا پس اُسنے دیکھکر کہا کہ تو مجھ سے ایسے شخص کے بارہ مین کہتا ہے کہ میری رائے مین وہ کبھی نہین مریگا اسواسطے
پاتا ہون کہ وہ مطلع الشمس کے پاس مریگا تو کہا کہ مین تیرے پاس اُسی حال مین آیا ہون کہ اُسکو مطلع آفتاب کے پاس
ہون تو ملک الموت نے کہا کہ تو جاکر جلد اُسکی خبر لے کہ میرے نزدیک تو اسکو مردہ پا دیگا پس جب فرشتہ لوٹ کر آیا
ادریس علیہ السلام کو مردہ پایا - مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی اسرائیلی روایات مین سے ہے اور اسمین بہ نسبت اول کے بھی
نکارت و غرابت ہے - شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابن جریر رح نے یہان ایک اثر غریب عجیب روایت کیا ہے کہ ابن عباس
نے کعب احبار سے پوچھا کہ ادریس کی رفعت مکانی کیا ہے تو کعب نے کہا کہ ادریس کو اللہ تعالی نے وحی کی کہ مین ہر روز
عمل برابر تمام بنی آدم کے عمل کے اُٹھاتا ہون پس ادریس علیہ السلام نے خواہش کی کہ اعمال مین زیادتی کرے
دوست فرشتہ آیا تو اُس سے کہا کہ اللہ تعالی نے مجھے ایسی ایسی وحی فرمائی ہے سو تو ملک الموت سے میری بابت
کہ وہ میری عمر مین تاخیر کرے تاکہ مین اعمال اور زیادہ کرون پس وہ ادریس کو اپنے بازو کے درمیان اُٹھا کر
پس جب چوتھے آسمان مین پہونچا تو وہان ملک الموت سے ملاقات ہوئی کہ وہ اُترے ہوئے آتے تھے
کے بارہ مین ملک الموت سے کہا تو ملک الموت نے کہا کہ ادریس کہان ہے اُسنے کہا کہ وہ کیا میری
کیا خوب مین اُسکے لیے بھیجا گیا اور مجھے حکم دیا گیا کہ چوتھے آسمان مین ادریس کی روح قبض کر
کہ چوتھے آسمان پر مین کیسے ادریس علیہ السلام کی روح قبض کرونگا وہ تو زمین پر ہے پھر

... مکانا علیا۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ اسرائیلیات قصص و اخبارین سے کعب احبار رح روایت ... بیان کی بعض باتون مین نکارت ہے واللہ اعلم۔ مترجم کہتا ہے کہ شاید ان باتون مین سے جیسے فرشتہ کا آسمان ... ملائکہ کو جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہین چنانچہ آیات مین مصرح ہے اور نہ ادریس علیہ السلام ایسی درخواست کرتے کہ ملک الموت ... ملتفت ہو کر میری موت مین تاخیر کرے کیونکہ وے پیغمبر علیہ السلام تھے اور مقدسات جانتے تھے اور مانند اسکے واللہ تعالی اعلم ... شیخ نے کہا کہ ابن ابی حاتم نے بھی اس قصہ کو دوسرے بعض راویون سے ابن عباس سے روایت کیا کہ انھون نے کعب رح ... چنانچہ بسی مانند مذکورہ بالا اسکو ذکر کیا صرف اتنا فرق ہے کہ ادریس علیہ السلام نے اس فرشتہ سے کہا کہ تم ملک الموت سے پوچھ سکتے ہو کہ میری عمر مین سے کیا باقی رہا ہے تاکہ مین اعمال مین زیادتی کرون اور جب ملک الموت سے دریافت کیا تو اسنے کہا ... معلوم نہین مگر مین دیکھ لون پھر دیکھکر کہا کہ تو مجھ سے ایسے شخص کو پوچھتا ہے جسکی عمر مین سے ایک لمحہ باقی رہگیا ہے پس فرشتے نے بازو پر نظر کی تو دیکھا کہ ادریس علیہ السلام کی روح قبض ہوگئی اور فرشتہ کو شعور نہین ہوا۔ پھر ابن ابی حاتم نے اسکو دوسری ... یت سے ابن عباس کی روایت کعب سے ذکر کیا اسمین ہے کہ ادریس علیہ السلام درزی تھے تو جو ڈوب سوئی کا ڈبوتے تھے ... تے کہ سبحان اللہ پس جب شام ہوتی تھی تو زمین پر کوئی اس سے بہتر عمل والا نہین ہوتا تھا۔ اور باقی مانند سابق ذکر کیا ہے بالجملہ ... ب اخبار اسرائیلیات ہین اور انپر اعتماد نہ کیا جائیگا اور نہ ہم تکذیب کرتے ہین ولیکن جو بات کہ علوم و معارف توحید کے خلاف ... مردود ہے۔ اور یہ بات صرف صحیح ہے کہ ادریس علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہین جیسا کہ ترمذی رح کے جامع مین و ابن المنذر و ابن مردویہ نے تفسیر مین انس رضی اللہ عنہ سے حدیث معراج مین روایت کیا ہے کہ آپ نے ادریس ع کو آسمان چہارم پر دیکھا۔ قال ترمذی حدیث حسن صحیح۔ اور سیوطی رح نے حضرت ابن مسعود رض سے روایت کی کہ ابن مسعود رض نے کہا کہ ادریس یہی الیاس ہین اور ... علی رح نے کہا کہ اسناد اسکی حسن ہے۔ ف۔ شیخ ابن العربی رح نے لکھا کہ قولہ رفعناہ مکانا علیا۔ اگر مکان بمعنی مکانت یعنی منزلت ہے ... قرب الٰہی و مرتبہ مقام ولایت ہے جو عین الجمع ہے اور اگر بمعنی مکان ہے تو وہ فلک چہارم ہے جو مقر عیسی ع ہے کیونکہ وہ اسکی روح کا مرکز اصلی و فیضان ... اول ہے کیونکہ مکان شرفی کے محرک فلک الشمس سے فیضان ہوا ہے۔ وقول اللہ تعالی عز وجل انہ کان صدیقا نبیا۔ یعنی ادریس ع پر ... اسرار ملکوت و انوار جبروت ہوا اور جنان و شہود الرحمن مین جو اسکو طیران ہوا اسکا بیان فرمادے۔ شیخ ابوبکر طلمسانی نے فرمایا ... صدیق وہ ہے جو راہ صدق کو غیر سے نہ طلب کرے اور اسکو پہونچتا ہے کہ غیر سے حقیقت صدق کا مطالبہ کرے۔ پھر حق تعالی نے تمام انبیاء علیہم السلام کو ذکر فرمایا کہ ان سب پر نعمت رفیعہ نبوت و کرامت و قرب منزلت ... حق عز وجل نے انعام فرمایا ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ

یہ جنپر نعمت دی اللہ نے پیغمبرون مین سے آدم کی اولاد مین اور ان مین جنکو

حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا

چڑھا لیا نوح کے ساتھ اور ابراہیم کی اولاد مین اور اسرائیل کی اور ان مین جنکو ہمنے سوجھ دی

وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ع ۵۸

اور چن لیا جب انکو سنائیے آیتین رحمن کی گرتے ہین سجدہ مین اور روتے

Marfat.com

أُولَٰئِكَ ایسے بلند مرتبہ شرفار جو اس سورہ مین ذکر یار علیہ السلام سے ادریس علیہ السلام [illegible]
ہین ایسے ہین کہ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ جنپر انعام فرمایا [illegible]
و منزلت کے ساتھ - کذا فی السراج وغیرہ اور شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ اولئک یعنی یہ انبیار جو [illegible]
جو فقط اس سورہ مین مذکور ہین بلکہ مراد جنس انبیار ہین پس اشخاص کے ذکر سے جنس کی جانب رجوع [illegible]
اللہ تعالےٰ نے انعام کیا وہ نبیین ہین - مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ کہا گیا کہ یہ بدل ہی من النبیین [illegible]
ہین پس آدم کے ذریات مین سے یہ لوگ عظیم المنزلۃ وعالی المرتبہ ہین اور بعض نے کہا کہ من تبعیضیہ ہی یعنی آدم کی [illegible]
اور وہ ادریس و نوح ہین - وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اور ان لوگون مین سے جنکو ہم نے کشتی مین نوح کے [illegible]
اور وہ ابراہیم ہین کیونکہ ابراہیم اولاد سام بن نوح سے ہین اور ابراہیم علیہ السلام و نوح کے درمیان دس قرن [illegible]
جیساکہ شیخ سیوطی نے تحبیر مین ذکر کیا ہی وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ اور ذریت ابراہیم [illegible]
یعقوب سے باقی سب ہین - شیخ ابن کثیر رح نے ذکر فرمایا کہ سدی و ابن جریر نے کہا کہ ذریہ آدم سے مراد ادریس ہین اور [illegible]
نوح سے مراد ابراہیمؑ ہین اور ذریہ ابراہیم علیہ السلام سے مراد اسحٰقؑ و یعقوبؑ و اسمٰعیلؑ ہین اور ذریہ اسرائیل سے مراد موسیٰ [illegible]
زکریاؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ بن مریم ہین - شیخ ابن جریر نے کہا کہ اسی راہ سے اُنکے انساب مین فرق پیدا ہوا اگرچہ سب کا [illegible]
علیہ السلام پر ہوتا ہی کیونکہ انمین بعض وہ ہی جو ان لوگون مین سے نہین جو نوح علیہ السلام کے ساتھ سوار کیے گئے [illegible]
ادریس علیہ السلام ہین کیونکہ وہ جد نوحؑ ہین - ابن کثیر رح نے کہا کہ یہی اظہر ہی کہ ادریس علیہ السلام نوحؑ کے اوپر نسب مین ہین اور [illegible]
بعض نے زعم کیا کہ ادریسؑ انبیار بنی اسرائیل مین سے ہین اس گمان سے کہا کہ حدیث معراج مین ادریس علیہ السلام نے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحبا بہ نبی صالح و برادر صالح کہا اور مرحبا بفرزند صالح نہین کہا جیسے آدمؑ و ابراہیمؑ نے کہا ہی - اور مترجم [illegible]
وہم ہی اور حدیث مین ہی کہ انبیار سب کے سب برادران علاتی ہین اُنکی مائین متفرق ہین اور باپ ایک ہین پس اسمین [illegible]
نہین کہ اُنھون نے برادر صالح کہا ہو اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابن ابی حاتم نے من طریق ابن لہیعہ روایت کی [illegible]
کہ ادریسؑ مقدم ہین نوحؑ سے اللہ تعالیٰ نے ادریس کو اُنکی قوم پر بھیجا ادریس علیہ السلام نے اُنکو حکم کیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہین [illegible]
جو چاہین عمل کرین اُنھون نے اس سے بھی انکار کیا پس اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا - مترجم کہتا ہی کہ یہ تفصیل [illegible]
ابن جریر رح وغیرہ مذکور ہوئی کہ ذریت آدم سے مراد ادریس اور ممن حملنا مع نوح کی ذریت سے مراد ابراہیم ہین اور اسمٰعیل [illegible]
کہ مراد اولئک الذین سے یہی انبیار علیہم السلام ہین جو اس سورہ مین مذکور ہین ولیکن احسن واضح [illegible]
کہ مراد جنس انبیار علیہم السلام ہین اور اس صورت مین ذریتہ آدم علیہ السلام سے ادریس معلوم ہین اور یہ [illegible]
ہین ایسے ہی نوح کے ساتھی لوگون کی ذریات سے فقط ابراہیم علیہ السلام متعین نہین ہو سکتے کیونکہ [illegible]
مذکور نہین ہوے بدلیل قولہ تعالیٰ منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک - اور شیخ ابن [illegible]
انبیار مراد ہونے کے واسطے مؤید وہ آیات ہین جو سورۂ انعام مین فرمایا وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم [illegible]
آبائہم وذریاتہم واخوانہم واجتبیناہم وہدیناہم الی صراط مستقیم - ایسے ہی بیان فرمایا بقولہ - وَ [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور انکو جو گذیدہ کرلیا پھر اولئک الذین سے یہانتک بتدا ہی اور خبر اسکی سجدہ ہی یعنی ایسے [illegible] ہین کہ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ جب اُنپر تلاوت کیجائین - اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ [illegible] تلاوت کرنے یا کوئی اور اُنکو سناتا خَرُّوْا سُجَّدًا تو گرتے سجدہ کرتے ہوے وَّبُكِيًّا اور روتے [illegible] اور خضوع و زاری سے اپنے رب عز و جل کی عظمت سے خوف و خشیۃ و محبت و شوق سے اُسکے لیے سجدہ [illegible] روتے تھے - اسمین دلیل ہی کہ سجدہ تلاوت مشروع ہی خواہ خود پڑھے یا کسی اور سے سنے اور اسمین اختلاف ہی کہ مراد [illegible] بعض نے کہا کہ مراد نماز ہی اور بعض نے کہا کہ سجدہ تلاوت موافق ہر ایک کے طریقہ تعبد کے ہی - اور رازی رح نے کہا کہ [illegible] وقت یعنی سجدہ کا تعبد ہو اور مترجم کہتا ہی کہ اظہر یہ ہی کہ آیات الٰہی کی تلاوت مین حسب موقع عظمت و کبریای الٰہی و خوف [illegible] مین گر پڑتے تھے اور روتے تھے - یہ سجدہ واجب ہی - صحیح بخاری مین ہی کہ مجاہد رح نے ابن عباس رضہ سے سوال کیا کہ کیا [illegible] ص مین سجدہ ہی تو فرمایا کہ ہان پھر یہی آیت پڑھی اور پڑھا قولہ اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ - پس تمہارے نبی صلی اللہ [illegible] وسلم کو انکے ہدی کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہی اور کہا کہ داؤد انھین مین سے ہی - مترجم کہتا ہی کہ سورہ ص مین اللہ تعالیٰ نے حضرت [illegible] علیہ السلام کا سجدہ کرنا ذکر فرمایا ہی - قال الامام الحافظ و لہذا علماء نے اجماع کیا ہی کہ یہان تلاوت کرنے والے و سننے والے [illegible] پر سجدہ واجب ہی - اور لکھا کہ عمر بن الخطاب رضہ نے سورہ مریم پڑھی و سجدہ کیا اور کہا کہ یہ سجدہ تو ہوا اگر رونا کہان ہی - رواہ [illegible] ابی حاتم و ابن جریر یعنی یہان اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء علیہم السلام کی مدح مین فرمایا کہ سجدہ کرتے و روتے تھے تو معلوم ہوا کہ ایسا [illegible] محمود ہی کہ جسکے ساتھ بے اختیار آنسو جاری ہون اور سراج مین ہی کہ حدیث مین آیا کہ تم قرآن پڑھو اور گریہ کرو اور اگر رونا نہ ہو تو رونے [illegible] تکلف کرو - رواہ ابن ماجہ بعضے لوگون نے زعم کیا کہ یہ معنی ہین کہ رونے کی شکل بنا دے اور یہ غلط خیال ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ اپنے [illegible] انجام و خوف عذاب وغیرہ امور ہولناک کو خیال کرو جو پیش آنے والے ہین غرضکہ ایسے امور کو یاد کرو جس سے قلب نرم ہو [illegible] رونا آدے کہ وہ رحمت ہی - اور سراج مین لایا کہ صالح المری رح نے کہا کہ مین نے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سنایا [illegible] نے فرمایا کہ اے صالح یہ قرات تو ہی مگر رونا کہان ہی - ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ جب تم آیت سجدہ پڑھو تو سجدہ کرنے مین جلدی [illegible] کہ گریہ کرو اور اگر تم مین سے کسی کی آنکھ نہ روئے تو چاہیے کہ اُسکا دل روئے - اور روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کوئی آنکھ آنسو سے مگر اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اُسکا جسم دوزخ پر - معنی یہ ہین کہ جو آنکھ اللہ تعالیٰ کی یاد مین روئی [illegible] دوزخ کی آگ اُسکو نہ پہونچیگی اور روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن نازل ہوا ہی حزن دینے والا [illegible] پڑھو تو غمگین ہو - مترجم کہتا ہی کہ واللہ اعلم یہ اشارہ ہی کہ قرآن کا اثر روح پر اُس فراق کی یاد ہی جو اُسکو اپنے مستقر وصال [illegible] غمناک ہو جاتی ہی اور یہ علامت اسکی ہی کہ قرآن کا اثر روح کو پہونچتا ہی کیونکہ یہ ثابت ہی کہ آخر زمانہ مین [illegible] قرآن پڑھینگے جو اُنکے گلے سے نیچے نہین اُتریگا - اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا - سراج مین لکھا کہ علماء رح نے کہا ہی کہ جب تلاوت کا سجدہ کرے [illegible] جو اُسی آیت کے مناسب ہو مثلاً الم تنزیل السجدہ پڑھے تو کہے اللہم اجعلنی من الساجدین لوجہک المسبحین [illegible] من المستکبرین عن امرک - یعنی الٰہی مجھے اُن بندون مین سے کردے جو سجدہ کرنے والے ہین تیری

واسطے اور تسبیح کرنے والے ہین تیری حمد کے ساتھ اور مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون اِس بات سے کہ [illegible]
تیرے حکم سے تکبر کرتے ہین - اور اگر سورہ سبحان کا سجدہ پڑھے تو کہے اللہم اجعلنی من الباکین [illegible]
ان بندون مین سے کردے جو تیرے واسطے روتے ہین اور تیرے ہی لیے خشناک ہوتے ہین - [illegible]
اللہم اجعلنی من عبادک المنعم علیہم المہتدین الباکین عند تلاوت ایاتک - یعنی الٰہی مجھے اپنے ان بندون مین [illegible]
کیا اور انھون نے راہ پائی اور تیری آیات کی تلاوت کرکے روتے ہین - حمزہ وکسائی کی قرأت مین بکیا [illegible]
مین بضم یا موحدہ ہے - واضح ہو کہ سجود قرآن مین سے یہ سجدہ سب سے زیادہ مؤکد واجب ہے اور اسمین اختلاف نہین [illegible]
دونون پر واجب ہے - اور حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ درمیان صحابہ رضی اللہ عنہم کے اِس بات مین مشہور تھے [illegible]
بکاءً لا یملک عینیہ اذا قرأ القرآن - یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک مرد بہت گریہ کرنے والے تھے اپنی آنکھون پر قابو [illegible]
جب قرآن پڑھتے - اور تمام قصہ صحیح بخاری مین ہے - ف - شیخ ابن عربی نے لکھا کہ قولہ اذا تتلی علیہم آیات الرحمٰن [illegible]
کا ظاہر سنتے اور قلب سے اُسکا باطن سنتے اور سر باطن سے اُسکی حد کو سمجھتے اور روح سے اُسکے مطلع پر صعود کرتے تو [illegible]
اِس صفت سے موصوف پاتے جس سے اُسنے آیت مین تجلی فرمائی ہے لہٰذا خروا سجدا وبکیا - اِس اسم مین فنا ہو جاتے [illegible]
کے وقت تجلی کی ہے جو آیت مین مذکور ہے اور باقی صفات الرحمٰن کے اشتیاق مین بے اختیار روتے اور یہ گریہ جوش قلب سے [illegible]
مین ظاہر ہوتا ہے - ف - وفی العرائس قولہ اولٰئک الذین انعم اللہ علیہم الآیہ - تمام انعام کے ساتھ اُنکا یہ وصف بیان کیا کہ خشوع
وخضوع وگریہ و وجد وسجود مین تھے درحالیکہ اُنکو معرفت و راہ صواب و حکمت و مشاہدہ و شوق محبت دیدی تھی اور اُنکو برگزیدہ [illegible]
کر لیا تھا - غور کرنا چاہیے کہ اُنکو جوش وشوق دیدار کسقدر تھا اور قرب مین کسقدر وجد تھا اور حضور جلال مین کسقدر [illegible]
کرتے تھے کما قال تعالیٰ اذا تتلی علیہم آیات الرحمٰن خروا سجدا وبکیا - یہ رونا کسقدر شیرین وخوشگوار تھا اور یہ سجدہ کیا خوب [illegible]
قرب کا مدار تھا - رونا اِسکے دیدار عظمت سے اور سجود کشف عزت سے تھا اور حرکات بوجہ شدت شوق مشاہدہ کے تھے
الا یا صبا نجد متی ہجت من نجد ٭ لقد زادنی مسراک وجدا علی وجد ٭ بکل تداوینا فلم یشف ما بنا ٭ الا ان قرب الدار [illegible]
مترجم کہتا ہے کہ شیخ ابن الغزی رح نے یہ شعر پڑھا - وتبکی ان نأوا شوقا الیہم ٭ وتبکی ان دنوا خوف الفراق ٭ [illegible]
ان اکابر عظام وصالحین کرام اہل فضل وانعام واہل طاعت وصدق وتقویٰ وعبودیت کے بیان [illegible]
ہوے ذکر فرمایا کہ کیونکر انھون نے اہل سعادت انبیاء ومرسلین کی راہ سے مخالفت کی اور شقاوت کی [illegible]

حق اُنپر یہ تھا کہ اہل انعام الٰہی کی اتباع کرتے اور سجدہ ونماز مین [illegible]

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ [illegible]

غَيًّا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ [illegible]

گمراہی مگر جسنے توبہ کی اور یقین لایا اور کام نیک

جب اللہ تعالیٰ نے گروہ اہل سعادت کو جو انبیاء علیہم السلام ہیں [illegible]

خلف بن قائم ہوئے بعد انکے ناخلف ایسے کہ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ
ضائع کر دی نماز اور پیچھے لگ گئے شہوات کے - سراج مین لکھا کہ قولہ تعالے فخلف من بعدہم - یعنی ان اصفیا ر و
انبیا کے تھوڑے ہی دنون کے بعد بہت جلد انکی جگہ ہوئے - خلف یعنی ناخلف لوگ انکی اولاد وغیرہ مین سے کیونکہ خلف بسکون
لام بدبخت کو کہتے ہین اور خَلَف بفتح لام اچھے صالح کو کہتے ہین اور آدمی کے مرنے کے پیچھے جو اسکے بجاے رہ جاتا ہی عرب
کہتے ہین کہ یہ اسکا خلف ہی پس اگر اچھا ہو تو بفتح لام بولتے ہین اور اگر برا بدکار ہو بسکون لام بولتے ہین جیسے یہان ہی اور جیسے
اس شعر مین ع ذہب الذین یعاش فی اکنافہم ۞ وبقیت فی خلف کجلد الاجرب ۞ یعنی وے لوگ تو جاتے رہے جنکی گود
مین پرورش وتربیت کی جاتی تھی اور اب مین رہگیا ایسے ناخلف لوگون مین کہ ناکارہ ہین جیسے خارشتی اونٹ مین کہین کہین
بھی کھال رہجاتی ہی - سدی رح نے کہا کہ مراد ان ناخلف لوگون سے یہود ہین اور جو یہود کے ساتھ لاحق ہوگئے اور قولہ
اضاعوا الصلوة - مین قتادہ رح نے کہا کہ یعنی نماز مفروضہ ترک کر دی - ابراہیم نخعی وحضرت ابن مسعود رض نے کہا کہ یعنی نماز کو اپنے
وقت سے تاخیر کر دیا اور سعید بن المسیب نے کہا کہ یعنی مثلاً ظہر نہ پڑھی یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا اور عصر نہ پڑھی یہانتک کہ مغرب
کا وقت ہوگیا - اور مترجم کہتا ہی کہ اضاعت نماز ان سب معنی کو شامل ہوسکتی ہی پس اول مرتبہ تو یہ ہی کہ نماز کے ارکان و شروط
مین سے کوئی ناقص کر دیا مثلاً رکوع وسجود کی تسبیحات پوری تین مرتبہ اچھی طرح نہ کہین یا رکوع سے بغیر سیدھے کھڑے ہونے کے
سجدہ مین چلا گیا یا سجدہ سے پورا قعدہ مین نہ آیا کہ دوسرا سجدہ کر دیا اور اس سے بڑھکر یہ کہ نماز کے وقت مین تاخیر کر دی اور بالکل
سبب بکفر یہ ہی کہ عمداً ترک کر دی - اور قولہ واتبعوا الشہوات - مین لکھا یعنی گناہون کے پیچھے لگ گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ یہ لوگ یہود ہین کہ انھون نے مفروضہ نماز چھوڑ دی اور شرابین پینا شروع کین اور باپ کی دوسری بی بی سے جو لڑکی ہوا اسکے
ساتھ نکاح حلال کر لیا - مجاہد رح نے کہا کہ یہ ایک قوم ہوگی آخر زمانہ مین ظاہر ہوگی جو بازار ومین بعض پر بعض کودینگے فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا تو یہ لوگ عنقریب ملینگے غی سے - بعض نے کہا یعنی بدی سے - بعض نے کہا کہ خسارہ سے اور حدیث مین ہی کہ غی ایک
وادی ہی جہنم کی وادیون مین سے جس سے اسکی اور وادی پناہ مانگتی ہین - رواہ الحاکم وصححہ اور یہی قول وہب وابن عباس کا ہی - اور
امام ابن کثیر رح نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا کہ قولہ فخلف من بعدہم خلف - یعنی انکے بعد دوسرے قرون پیدا ہوے کہ -
اضاعوا الصلوة - انھون نے نماز ضائع کر دی یعنی فرائض وواجبات شرعی سب ضائع کیے کیونکہ نماز تو دین کا ستون وقوام اور سب سے
بہتر ہی پس جب اسکو ضائع کیا تو اسکے سواے دیگر اعمال کو بدرجہ اولی ضائع کریگا جیسا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہی
کہ انھون نے بعض عمال کو لکھا تھا کہ نماز کی محافظت کرے اور دوسرون پر نگہبانی رکھے کیونکہ وہ دین کا ستون ہی تو جس نے اسکو
ضائع کیا وہ سواے نماز کے حق مین بدرجۂ اولی ضائع کرنے والا ہوگا - واتبعوا الشہوات - یعنی متوجہ ہوے دنیا کی شہوات پر اور
انکے حاصل کرنے پر اور راضی ہوگئے دنیاوی زندگانی پر اور اسپر مطمئن وساکن ہوگئے اور انکے دل یہان ٹھہر گئے فسوف
یلقون غیا - یہ لوگ عنقریب قیامت کے روز یا بعد موت کے خسارت مین پڑینگے - اور ائمہ تفسیر نے اختلاف کیا کہ یہان نماز
ضائع کرنے سے کیا مراد ہی تو محمد بن کعب القرظی وعبد الرحمن بن زید بن اسلم وسدی نے کہا کہ مراد یہ کہ نماز کو بالکل ترک کر دیا - اور
ابن جریر رح نے اپنی تفسیر مین اختیار کیا ہی - مترجم کہتا ہی کہ اگر غی کی تفسیر نیچے طبقہ کا وادی جہنم ہی جیسا کہ مذکور ہوا

Marfat.com

تو شاید اسوجہ سے شیخ ابن جریر رح نے بالکلیہ ترک نماز کی تفسیر اختیار کی کہ یہ عذاب شدید کفر یا [illegible]
کہ اسی وجہ سے سلف وخلف وائمہ مین سے بعضے اسطرف گئے ہین کہ ترک نماز کفر ہی جیسا کہ مشہور قول امام [illegible]
شافعی رح سے بھی مروی ہی کہ نماز ترک کرنے والا کافر ہی بوجہ اس حدیث کے کہ بندہ مین و شرک مین [illegible]
ہوا اور دوسری حدیث کے کہ ہمارے اور اُنکے درمیان نماز عہد ہی تو جس نے اسکو چھوڑا وہ کافر ہوا [illegible]
کے نزدیک خالی ترک سے بالکل کافر نہین ہوتا ہان اگر حقیر جانکر یا انکار کرکے چھوڑے تو کافر ہی ولیکن عمداً [illegible]
اور مترجم کہتا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح کا یہ مطلب نہین ہی کہ نماز ترک کرنے والا مومن ہی بلکہ یہ مطلب ہی کہ جب [illegible]
کرے تب تک اُسکو ترک نماز کی وجہ سے کافر نہ کہا جاوے اور اُس سے کافرون کا برتاؤ نہ کیا جاوے [illegible]
جیسے امام شافعی و امام احمد کے قول مین ہونا چاہیے اور فی الواقع معلوم نہین کہ اُسکے دل مین کیا بات ہی شاید [illegible]
حقارت ہو یا وہ اسکو ہیچ جانتا ہو تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ کافر ہو گا۔ پھر مترجم کہتا ہی کہ نماز اگر بالکلیہ ترک کی [illegible]
وقت اور تین وقت حتی کہ پانچون وقت اور ایک دن دو دن حتی کہ برابر وہ ترک کرتا ہی تو یہ بھی بالکلیہ ترک ہی اور اگر ایک [illegible]
کی نماز ترک ہوئی تو سستی وغفلت پر محمول ہونا اقرب ہی اور برابر ترک زیادہ شدید ہی اور ترمذی وغیرہ نے بسند صحیح [illegible]
کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی عمل کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین جانتے تھے سوائے نماز کے۔ یعنی نماز کے ترک کو کفر جانتے [illegible]
بظاہر یہ روایت اجماع کی دلیل ہی کہ صحابہ رض نے اجماع کیا تھا کہ ترک نماز کفر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ امام [illegible]
عن موسی بن غثمان عن القاسم بن مخیمرہ روایت کی کہ قولہ اضاعوا الصلوٰۃ۔ یعنی خالی اوقات کو ضائع کر دیا تھا اور اگر نماز [illegible]
کیا ہوتا تو کفر ہوتا۔ اور وکیع رح نے مسعودی سے اُسنے قاسم بن عبد الرحمن وحسن بن سعید سے اُنھون نے ابن مسعود [illegible]
کی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مین نماز کا بہت ذکر فرمایا ہی کقولہ ہم عن صلوٰتہم ساہون۔ وقولہ علیٰ صلوٰتہم دائمون وقولہ علیٰ صلوٰتہم یحافظون [illegible]
ابن مسعود رض نے کہا کہ یہ نماز کے اوقات پر محافظت ہی تو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ تو سمجھتے تھے کہ ترک نماز ہی [illegible]
نے کہا کہ یہ تو کفر ہی۔ اور مسروق رح نے کہا کہ جو کوئی پانچون وقت کی نماز پر محافظت کرے وہ غافلین مین نہین لکھا جائیگا [illegible]
انہین حد سے تجاوز کرے وہ ہلاکت مین پڑا اور حد سے تجاوز یہ ہی کہ نمازون کو اُنکے وقت سے ضائع کر دے۔ [illegible]
ابراہیم بن یزید کے روایت کی کہ عمر بن عبد العزیز نے یہ آیت پڑھی اور کہا کہ اُنکا ضائع کرنا یہ نہین تھا کہ نماز کو ترک کیا [illegible]
کر دیا تھا۔ پھر مترجم کہتا ہی کہ قولہ فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوٰۃ۔ یعنی غور سے دیکھا جاوے [illegible]
کے بعد ایک زمانہ آیا کہ ایسے لوگ ہوگئے کہ جنھون نے نماز کو ضائع کر دیا کیونکہ اِن سب انبیا علیہم السلام [illegible]
بلکہ ایک پیغمبر کے بعد زمانہ گذرا تب دوسرا پیغمبر آیا اور درمیان مین زمانہ فترت وفساد ہوتا گیا حتی کہ [illegible]
باوجودیکہ متواتر پیغمبر ہوئے مگر آخر مین یہود نے اضاعت صلوٰۃ و اتباع محارم [illegible]
کی بہت قلت ہوگئی اور بدکارون کی کثرت ہوگئی لہذا تنبیہ۔ اسمین یہ ہی کہ اس امت مین [illegible]
ہونے پر اور یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم بدکاری مین چلنے پر اور بکثرت [illegible]
نے قولہ فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوٰۃ۔ مین [illegible]

[علیہ] وسلم کے ایسے لوگ ہونگے کہ بازارون وکوچون مین بعض پر بعض بھاندینگے۔ ایسا ہی ابن جریج نے مجاہد سے روایت کیا
اور ابن ابی نجیح کی روایت مجاہد سے مذکور ہوئی اور جابر جعفی نے مجاہد وعکرمہ وعطاء بن ابی رباح سے بھی روایت کی کہ یہ ناخلف
لوگ اسی امت سے ہونگے اور مراد یہ کہ آخر زمانہ مین ہونگے۔ ابن جریر رح نے باسناد جید حضرت مجاہد رح سے روایت کی کہ قولہ
فخلف من بعدہم خلف الآیہ کہا کہ وے اس امت سے ہونگے کہ چوپایون وگدھون کی طرح بازارون کوچون مین ایک دوسرے پر
چڑھینگے نہ آسمان مین اللہ تعالی سے خوف کرینگے اور نہ زمین مین لوگون سے شرماوینگے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ بیان امام مجاہد رح
نے بالکل اسوقت کا کر دیا ہے کیونکہ تمام شہرون وبازارون مین اور گلی کوچون مین فاحشہ عورتون کی کثرت ہے اور بالکل بیباکی سے
لوگ زنا وفحش کا برتاؤ کرتے ہین اور کسی سے شرم وحیا نہین کرتے ہین۔ اور ابن ابی حاتم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد ساٹھ برس کے خلف ہونگے کہ ضائع کرینگے نماز کو اور پیچھے لگینگے شہوات کے
سو وہ غی سے ملینگے۔ پھر انکے بعد خلف ہونگے جو قرآن پڑھینگے وہ انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا اور قرآن پڑھنے والے تین ہونگے
مومن ومنافق وفاجر۔ بشیر بن ابی عمرو راوی نے کہا کہ مین نے ولید بن قیس سے جنھون نے حضرت ابو سعید سے روایت کی ہے پوچھا
کہ یہ تین قرآن پڑھنے والے کیا حال رکھتے ہین فرمایا کہ مومن تو قرآن پر ایمان کے ساتھ پڑھیگا اور منافق اس سے کفر کے ساتھ پڑھیگا
اور فاجر اسواسطے پڑھیگا کہ اسکے ذریعہ سے کھاوے۔ کذا رواہ الامام احمد ہذا الحدیث۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کا ظہور بھی کئی
صدی پہلے سے موجود ہے واللہ تعالی اعلم۔ اور ابن ابی حاتم نے امام مالک کے طریق سے ابو الرجال سے روایت کی کہ حضرت ام المؤمنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کوئی چیز صدقہ کی اہل الصفہ کے واسطے بھیجا کرتین تو کہدیتین کہ اسمین سے کچھ بھی کسی بربری مرد یا بربریہ
عورت کو نہ دینا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ یہی قوم وہ خلف ہونگے جو اس آیت مین ہین
فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوۃ الآیہ۔ قال الشیخ ہذا حدیث غریب۔ اور ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب القرظی رح سے روایت
کی جنھون نے اس آیت مین کہا کہ یہ خلف اہل مغرب ہونگے اور بادشاہ ہوجاوینگے اور بادشاہون مین سب سے بدتر ہونگے۔ کعب احبار رح
نے فرمایا کہ واللہ مین منافقون کی صفت اللہ تعالی کی کتاب مین پاتا ہون کہ قہوہ چاہے بہت پینے والے اور نمازین بہت ترک کرنیوالے
اور [illegible] مین خوب کھیلنے والے اور عشاء چھوڑکے خوب سونے والے ہونگے اور فجر کے وقت افراط [illegible] والے اور جماعات بہت ترک
کرنیوالے ہونگے پھر یہی آیت فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوۃ الآیہ پڑھی۔ حسن بصری رح نے کہا کہ مسجدون کو خالی چھوڑینگے
اور [illegible] کو لازم پکڑینگے۔ ابو الاشہب عطاردی نے کہا کہ اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ اپنے اصحاب کو ڈراؤ
اور حکم دے کہ خواہش کی چیزین نہ کھاوین کیونکہ دنیا کی شہوات سے جو دل لٹکے ہوتے ہین انکی عقلین مجھ سے محجوب
ہوتی ہین اور جب کسی بندہ نے کسی شہوت کو اختیار کیا تو آسان سی بات جو مین اسکے حق مین کرتا ہون یہ ہے کہ اپنی طاعت سے
[محروم] کرتا ہون۔ اور امام احمد رح نے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
[illegible] چیزون سے خوف کرتا ہون۔ قرآن کھیتی۔ پس کھیتی تو ریف کے اور شہوات کے پیچھے لگینگے اور نماز چھوڑینگے اور
منافق لوگ علم مین لاوینگے تاکہ اسکے ذریعہ سے مومنون سے مجادلہ کرین وقد رواہ ابن حبان والحاکم وصححہ والبیہقی
[illegible] قرآن کے پڑھنے والون مین فاجر تو وہ قاری وعالم ہین جو دنیا حاصل کرنے کے واسطے علم دین پڑھتے ہین اور

Marfat.com

سانق وہ ہین جو فلسفی اصول پر جزم کرکے یا اپنی راے پر جزم کرکے قرآن کی تاویل وتحریف کرتے اور موضوں سے [illegible]
بہت سے خوارج و روافض وجبریہ وقدریہ ہین اور اس زمانہ مین نیچر فرقہ ان سب سے بدتر منافق ہے اور فرق درمیان
در روافض وغیرہ و درمیان نیچریہ کے یہ ہے کہ اول والے تو اصول فلسفی یونانی وغیرہ کو اپنے فرعومی دلائل [illegible]
کے احکام کو تاویل سے اسی طرف پھیرتے ہین اور نیچریہ اسکو وحی نہین جانتے اور صرف راے کی پابندی سے [illegible]
سمجھتے ہین اور یہ بالکل کفر ہے نعوذ باللہ من کل ضلال۔ پھر شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ تعالی فسوف یلقون غیا۔ کا [illegible]
غی کے معنی ابن عباس سے روایت کیے ہین یعنی خسران۔ اور قتادہ رح نے کہا یعنی شر۔ مترجم کہتا ہے کہ خسران وشر بھی [illegible]
انسان کی سزا مین عذاب اٹھادین لہذا یہ سب تفاسیر فی المعنی متحد ہین چنانچہ آگے لکھا کہ سفیان ثوری وشعبہ ومحمد بن اسحق [illegible]
صحیح عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت کی کہ یہ غی ایک وادی ہے جہنم مین بہت گہرا اور بہت خراب عذاب ہے اور ابو عیاض [illegible]
کہا کہ وہ جہنم کا وادی ہے جسمین دوزخیون کا پیپ ولہو بھرا ہے۔ اور امام ابو جعفر بن جریر نے اپنی اسناد کے ساتھ لقمان بن [illegible]
سے روایت کی کہ مین حضرت ابو امامہ باہلی صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور مین نے کہا کہ مجھ سے کوئی حدیث بیان [illegible]
جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو پس آپ نے کھانا منگوایا پھر بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
سے سنا ہے کہ اگر ایک پتھر دس اوقیہ کا جہنم کے کنارہ سے چھوڑا جاوے تو پچاس خریف تک اسکے قعر مین نہ پہونچیگا پھر غی [illegible]
تک نہین پہونچیگا۔ مین نے عرض کیا کہ غی واثام کیا ہین فرمایا کہ جہنم کے اسفل مین دو گڑھے ہین جنمین دوزخیون کا پیپ [illegible]
ہے اور انہین کو اللہ تعالے نے کتاب مین ذکر فرمایا ہے بقولہ اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف یلقون غیا۔ اور بقولہ ومن [illegible]
یفعل ذلک یلق اثاما۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو روایت کرنا منکر [illegible]
وقد رواه الطبرانی وابن مردویه والبیهقی کما ذکره السیوطی فی الدر المنثور۔ اور عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ مین نے ر[illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہلاک ہونگے میری امت سے اہل کتاب بھی یعنی آخر زمانہ مین اور اہل لبن۔ تو مین نے عرض [illegible]
یا رسول اللہ اہل کتاب کون ہین فرمایا کہ ایک قوم ہونگے کہ کتاب یعنی قرآن پڑھینگے اس سے ایمان والون سے مجادلہ کرینگے۔ [illegible]
کہا کہ اہل اللبن کون فرمایا کہ ایک قوم ہونگے کہ شہوات کے پیچھے لگینگے اور نمازین ترک کرینگے۔ رواه احمد والحاکم وصححہ [illegible]
نے کہا کہ غی ایک نہر یا وادی ہے جہنم مین پیپ کا اور بہت گہرا اور بہت خراب عذاب ہے اسمین وے لوگ ڈالے جاوینگے [illegible]
کے پیچھے لگ گئے تھے۔ براء بن عازب رض نے بھی کہا کہ غی ایک وادی جہنم ہے۔ روایت ابن مسعود رض کو حاکم نے [illegible]
ہے اور اسکو ابن مردویہ وابن ابی حاتم نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض سے مرفوع [illegible]
جہنم ہے حاصل کلام تفسیر آیت مین یہ ہے کہ قولہ تعالے فخلف من بعدہم خلف۔ پس ان صالحین کے [illegible]
ایسے ناخلف لوگ کہ۔ اضاعوا الصلوة۔ نماز ضائع کی۔ یعنی ارکان وشروط مین نقصان کیا یا وقت [illegible]
عصر کے وقت کر دیا۔ یا بالکل ترک کر دیا۔ واتبعوا الشهوات۔ اور پیچھے لگے شہوات کے [illegible]
فسوف یلقون غیا۔ پس عنقریب ملاقی ہونگے غی سے۔ یعنی خواری وخسران وعذاب سے [illegible]
معالم وغیرہ مین کہا کہ لقا سے صرف یہ مراد نہین کہ اسکو دیکھینگے بلکہ اسمین [illegible]

...ن کرد یا اونکے واسطے توبہ کا دروازہ کھول دیا بقولہ تعالی ۔ **اِلَّا مَنْ تَابَ** یعنی ایسے سب لوگ عذاب الٰہی
...ہے استثنار ایسے شخص کے جس نے توبہ کی یعنی اس گمراہی سے جسمین پڑا تھا اور مبادرت کرکے نماز دن پر حفاظت کی اور
...خلاف شرع شہوات سے روکا ۔ **وَاٰمَنَ** اور ایمان لایا ۔ یعنی صدق دل سے مانا اور جزم کیا یا عہد پر قائم ہوا ۔ **وَ**
...لَ اور عمل کیا بعد توبہ وایمان کے ۔ **صَالِحًا** صالح عمل اور وہ نمازین وزکوۃ وغیرہ فرائض وواجبات شرعی ہین جس طرح
واجب ہون ۔ **فَاُولٰٓئِكَ** تو ایسے عالی ہمت توبہ کرکے پاک ہونے والے نجاست دھو ڈالنے والے **يَدْخُلُوْنَ**
...ةَ جنت مین داخل ہونگے وہ جنت کہ جسکا وعدہ متقیون کو دیا گیا ہے ۔ **وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا** اور نہین کم
...دینگے کچھ چیز ۔ یعنی اُنکے اعمال سے کچھ کمی نہ کیجا دیگی ۔ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ اسوجہ سے کہ توبہ مٹا دیتی ہے اُسکو جو توبہ سے
...ہوا ۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا مثل اُس شخص کے ہے جسکے اوپر گناہ ہی نہ تھا ۔ رواہ ابن ماجہ وغیرہ
واسطے یہ توبہ کرنے والے اپنے اعمال خیر مین سے کچھ کم نہ کیے جاوینگے اور نہ اُنکے اعمال خیر کا مقابلہ اُن اعمال سے کیا جائیگا
...سے پہلے بدکاریان واقع ہوئی ہین کیونکہ وہ بدکاریان تو حضرت قوی قدیر غفور غفار کے رحم وکرم سے بعد توبہ کے باطل ہوگئین
...کی وجہ سے نیکیون مین کچھ نقص نہ ہوگا ۔ پھر واضح ہو کہ اس استثنار مین دو وجہ ہین ایک یہ کہ استثنار منقطع ہے یعنی مستثنی منہ
...ثنی داخل نہین ہے ۔ سراج مین کہا یہ زجاج کا قول ہے اور یہ اس بنا پر ہے کہ خلف جنھون نے نماز ضائع کی وشہوات کی اتباع
کافر ہین پس زجاج رح کے نزدیک نماز ضائع کرنے والا کافر ہوتا ہے اور شیخ جلال محلی رح نے بھی زجاج رح سے موافقت کی ہے
...ن رح وغیرہ نے کہا استثنار متصل ہے ۔ ابن عادل رح نے کہا کہ یہی اظہر ہے ۔ **مترجم** کہتا ہے کہ شیخ جلال محلی رح کی تائید مین کہا گیا
...استثنار خود دلالت کرتا ہے کہ منقطع ہے اسواسطے کہ استثنار مین کہا کہ الا من تاب وآمن ۔ پس ایمان لانا دلیل ہے کہ مستثنی منہ مین
بعد اسکے ایمان لایا ۔ اور جواب دیا گیا کہ مراد ایمان سے یہ کہ عہد ایمان پر قائم ہوا جسپر پہلے قائم نہ تھا ۔ تفسیر کبیر وسراج وغیرہ
...اگر کہا جاوے کہ استثنار دلالت کرتا ہے کہ توبہ کے بعد ضرور ہے کہ ایمان لاوے وعمل صالح کرے تب داخل جنت ہو سکتا ہے
...ل صالح نہ ہو تو نہین حالانکہ شرع مین ایسا نہین ہے کیونکہ جس نے کفر سے بعد طلوع آفتاب کے توبہ کی پھر ہنوز وقت نماز نہ آیا تھا
...دفعتی ہے یا عورت حائضہ تھی یا زکوۃ واجب نہ تھی یا روزہ واجب کا وقت ہی نہین آیا تھا تو اسکے مرنے سے اُسپر کچھ
...ہو وہ اہل نجات مین سے ہے حالانکہ اس سے عمل صالح صادر نہین ہوا تو یہان عمل صالح کے کیا معنی ہین ۔ جواب دیا گیا
...جسطرح واقع ہوتا ہے اُسپر ہے اور یہ صورت جو مذکور ہوئی نادر الوقوع ہے ۔ **مترجم** کہتا ہے کہ کوئی ایمان بھی عمل صالح
...ہوتا کیونکہ ایمان یقین وجزم توحید الٰہی وتصدیق رسالت وجملہ عقائد کا ہے پس اُسنے عزم کیا کہ اعمال فرائض وواجبات
...تعالی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کریگا پس یہ نیت فعل قلبی ہے اور جہانتک ہو سب اعمال کے سوا اُس ثواب
...خارج مین یہ اعمال صادر ہوتے تو دس گونہ ثواب ملتا پس ایمان کبھی فعل خیر سے منفک نہین ہوتا ہے اور شرع مین نظیر
...ن کی صالح نیت جہاد راہ خدا کی ہو اُسکو ثواب جہاد کا ملجائیگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرجاوے ۔ کما فی صحیح مسلم ۔
...ابن العربی رح قولہ اضاعوا الصلوٰۃ یہ اضاعت نماز کی نماز حضوری ضائع کرنا ہے اور وجہ یہ کہ یہ لوگ مقام نفس مین
...قلب سے ہوتی ہے اور نماز بغیر حضور قلبی کے کچھ نہین ہے اور چونکہ مقام قلب سے بوجہ صفات نفس کے محجوب

ہو گئے تھے تو اسی جہت سے شہوات نفس مین مبتلا ہو گئے - قولہ فسوف یلقون غیا - یعنی [illegible]
اتباع نفس مین زیادتی ہوتی جاویگی اُسی قدر ضلالت بڑھتی جاویگی پس گناہون پر گناہ [illegible]
چنانچہ حدیث مین ہے کہ ایک گناہ کے بعد گناہ کا ارتکاب پہلے گناہ کی سزا ہے - مترجم کہتا ہے یعنی [illegible]
زیادتی ہوتی جاویگی اور صحیح مسلم مین ہے کہ جب گناہ کیا تو ایک سیاہ نقطہ قلب پر پیدا ہوتا ہے پھر [illegible]
یعنی دوسرے گناہون سے یہانتک کہ تمام قلب کو گھیر لیتا ہے پھر اُسمین کوئی نیکی داخل نہین ہوتی ہے - ف [illegible]
فخلف من بعدہم خلف الآیہ - اُنھون نے باطل خیالات مین اپنی نفس کے واسطے منزلت ثابت کی اور حق عزوجل [illegible]
بندگان حق عزوجل کی نظر سے گر گئے اور اپنے باطل خیالات تکبر مین طاعات و مراقبات و مناجات سے محروم ہو گئے
کے گرداب مین پڑ گئے گمراہی مین سردار ہو گئے - محمد بن حامد رح نے فرمایا کہ یہ حال ایسی قوم کا بھی ہو جاتا ہے جو انبیاء علیہم
و اولیاء و عمدہ یقین و صلحاء کی تعظیم کرنے سے محروم ہو جاتے ہین تو اللہ تعالی اُنکو اپنی معرفت سے محروم کر دیتا ہے پس [illegible]
مین پڑ کر نماز ضائع کر دیتے ہین اور مناجات خشوع و خضوع سے ادا نہین کرتے اور حقیقت سے غفلت کر کے صرف رسمی
ادا کر لیتے ہین اور اپنی رائے و خواہش کی پیروی کرتے ہین پس خسران مین گرفتار ہوتے ہین اور سعادت سے محروم
ہین اور بندے کے واسطے شقاوت کے آثار مین سے یہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے بزرگی دی ہے اُسکی حقارت کرے اور
اتّہی عزوجل سے محروم ہو جاوے - قال المترجم مین نے اس زمانہ مین بہت لوگ ایسے دیکھے کہ اُنکے دلون سے تعظیم
انبیاء علیہم السلام و صالحین امت رحمہم اللہ تعالی ساقط ہے تو انہین ایک قسم کی قلبی قساوت ظاہر ہے اور نماز وغیرہ خضوع و خشوع
ادا نہین کر سکتے اور علوم شرع مین سوائے سرسری نظر ظاہری کے اللہ تعالی کے دقائق اسرار و عظیم معارف سے محروم رہتے
گو با خوارج سے زیادہ مشابہ ہین اور روافض کی طرف میل رکھتے ہین نعوذ باللہ من ذلک پھر جب اللہ تعالی نے توبہ کرنے
کے حق مین وعدہ فرمایا کہ جنت مین داخل کیے جاوینگے تو اُسکے اوصاف بیان فرمائے

جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
باغات ہین اقامت کے جنکا کہ وعدہ فرمایا ہے اللہ الرحمن نے اپنے بندون کو غیب کے ساتھ بیشک وہ
وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا
وعدہ پورا نہ سُنینگے اُسمین لغویات کو کچھ سلام کو اور اُنکے واسطے اُنکا رزق ہے
بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ
سویرے اور شام کو یہی جنت ہے جو کہ وارث کرینگے ہم اُسکا اپنے بندون مین سے اسے

قال الامام الحافظ ابن کثیر رح فی تفسیرہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جنات جنمین میرے توبہ کرنے والے [illegible]
عَدْنٍ باغات اقامت ہین یعنی برخلاف دنیاوی باغات کے جو فانی ہین یہ باغات [illegible]
وقصور ہین - الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ ایسے باغات ہین جنکا وعدہ [illegible]
وعظمت کاملہ ظاہر ہے اُسنے کمال رحمت کا ظہور فرمایا کہ یہ عطیہ دیا ہے اپنے بندون کو یعنی [illegible]

... توبہ و ایمان و عمل صالح کے ساتھ اُسکے مطیع رہے تھے **بِالْغَيْبِ** غیب کے ساتھ یعنی دنیا مین یہ جنت ان بندون
... غائب ہی گر دے اِسپر ایمان لاتے ہین اور اُسکو دیکھا نہین ہی اور یہ بات اُنکے قوی یقین و قوت ایمان سے ہی ۔ پھر یہان
... ان اوہام و شکوک دفع کر دیے بقولہ ۔ **اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا** بیشک اُسکا وعدہ اٰتی ہی ۔ یعنی وے بندے ضرور
... پہونچینگے ۔ زمخشری نے کشاف مین کہا یعنی کان وعدہ مفعولا منجزا ۔ یعنی اسکا وعدہ پورا ہوا شمار ہی یعنی بالکل قطعی ہی ۔ قال الامام
... یعنی اس وعدہ کے حصول کے واسطے اور اُسکو ثابت و برقرار کر دیا کہ اسمین وہم و شک کو کچھ بھی گنجایش نہین رہی کیونکہ خلاف
... وعدہ جب بندون کی طرف سے معیوب ہی حالانکہ بندون کی قدرت ہی کیا ہوتی ہی تو اللہ تعالےٰ جل شانہ قادر قوی جسکو سب
... قدرت ہی اُسکی طرف سے کیون ہوگا ان اللہ لا یخلف المیعاد اللہ تعالی اپنا وعدہ خلاف نہین فرماتا اور نہ اُسکو بدلتا ہی اور فرمایا
کان وعدہ مفعولا ۔ اور اسکا وعدہ مفعول ہی یعنی خواہ مخواہ اپنے وقت پر موجود ہو جانے والا ہی گویا کیا ہوا جان لو ۔ اور یہ بندے
... وہان جنت مین آنے والے ہین ۔ بعض نے کہا کہ ماتیا بمعنی آتیا ۔ ہی یعنی آیا ہوا یہان بمعنی آجانے والا ہی کیونکہ جو تیرے پاس
... تو اُسکے پاس تو بھی آگیا جیسے اُسی کے موافق ہم بولتے ہین کہ مجھپر پچاس برس آئے ہین یا مین پچاس برس پر آگیا ہون دونون کے
ایک معنی ہین ۔ فراء و زجاج رحمہا اللہ تعالی نے کہا کہ آتیا نہین فرمایا کہ کیونکہ تو جسکے پاس آیا وہ تیرے پاس آیا تو دونون واحد ہین
... مترجم کہتا ہی بلکہ یہان ماتی بہ نسبت آتی کے زیادہ خوب اِسوجہ سے ہی کہ بندون کو اِس دار فانی سے تمنا کسی دار القرار و دائمی
... بہار مین خود پہونچنے کی ہی تو خواہش رکھتے ہین کہ وہان پہونچین کیونکہ جو یہان اُنکو پہونچے تو خیال اُسکو یہان کے کردیات
... و غداری سے جدا نہین کر سکتا ہی ۔ پس یہ بندے اِس علیتہ الرحمن جل شانہ مین ضرور آجانے والے ہین پھر اُسمین دوسرا وصف یہ ہی
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہین سنینگے یہ بندے ان جنات مین لغو کو ۔ یعنی اِسمین کلام ناکارہ بے معنی و بیہودہ
... جیسے کبھی دنیا کے باغات مین عیش والون و شراب خوارون مین ہوتا ہی وہان نہین ہی ۔ **اِلَّا سَلٰمًا** لیکن سلام ۔ بمانند
... قولہ تعالی لا یسمعون فیہا لغوا و لا تاثیما الا قیلا سلاما سلاما ۔ یہ استثنا منقطع ہی کیونکہ سلام داخل لغو کلام نہین ہی ۔ پس معنی یہ ہین کہ
... ان لغو کلام کا وجود ہی نہین ہی لیکن دوسری قسم کا کلام پاکیزہ یعنی سلام ہی اور معنی یہ ہین کہ ولیکن ایسا کلام سنینگے جس سے اُنکو عیب
... سے سلامتی ہوگی یا اللہ تعالی عزوجل کی طرف سے سلام پاوینگے بقولہ تعالی سلام قولا من رب رحیم ۔ یا ملائکہ ہر طرف سے
... لیکر حاضر ہوکر اُنکو سلام کرینگے یا آپس مین بعض کو بعض بر وقت ملاقات سلام کرینگے ۔ اور سراج مین کہا کہ لغو سے مراد مطلق
... ہو سکتا ہی کیونکہ قاموس مین لکھا کہ عرب بولتے ہین کہ لغا لغوا تکلم ۔ تو اِس صورت مین استثنا متصل بھی ہو سکتا ہی اور معنی یہ
... نہین سنینگے اِسمین کوئی کلام مگر سلام ۔ اگر کہا جاوے کہ یہ تاویل جو سراج مین مذکور ہی صحیح نہین ہو سکتی اِسوجہ سے کہ اِس سے
... اہل جنت مین کوئی بات ہی نہ ہو سواے سلام کے اور جواب یہ ہی کہ سلام سے مراد اِس صورت مین فقط تحیہ معروف
... ایسا کلام جس سے سلامتی و خوشی ظاہر ہو بس مستثنی سے مراد ایسا کلام ہی جو اُنکے واسطے سلامتی و خوشی دے اور یہ ہر قسم کی عمدہ
... گفتگو کو شامل ہی ۔ اب رہا رزق تو فرمایا **وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا** اور اہل جنت کے واسطے
... مستحق ہوگا اول وقت و عشا کے وقت یعنی مثل وقت بکور اور مثل وقت عشی کے اور یہ مراد نہین کہ درحقیقت وہان
... ہی کیونکہ وہان رات و دن نہین ہی ولیکن نور کے پردہ پڑ آنے سے اوقات کے گذرنے و آنے کو پہچانینگے چنانچہ

امام احمد رح نے بسند صحیح ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول
اُنکی صورتین چودھوین رات کے چاند کے مثل ہونگی وے نہ جنت مین تھوکینگے اور نہ
چیزین جو دنیا مین انسان کے واسطے لازم و ضروریات ہین یہ وہان آنکے ساتھ نہونگی اُنکے
ہونگی اور مجامر اُنکی الوہ اور پسینہ اُنکا مشک ہوگا اور ہر ایک کے واسطے دو زوجہ ہونگی جنکے حسن
سے اوپر نظر آویگا اُنمین نہ باہم اختلاف ہوگا اور نہ باہم بغض ہوگا اُنکے دل باہم ایک
دے تسبیح کرینگے اللہ تعالی کی بکرہ و عشیا۔ یعنی اول وقت و آخر وقت۔ وقد رواہ البخاری و مسلم
سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید لوگ باب جنت کے بارق النہر
جنت سے بکور و عشار کے وقت رزق آتا ہے تفرد بہ احمد من ہذا الوجہ۔ ضحاک نے ابن عباس رضہ
کو مراد یہ کہ بقدار لیل و نہار۔ یعنی جیسے شب و روز کے اندر وقت بکور و عشار ہوتا ہے اسی اندازہ سے وہان
حقیقت مین وہان رات و دن نہین ہوگا۔ شیخ ابن جریر رح نے باسناد خود زہیر بن محمد رح سے روایت کی
کہ جنت مین رات نہین ہے وے لوگ ہمیشہ نور مین ہونگے اور اُنکے واسطے مقدار شب و روز کی ہوگی کہ مقدار شب
جانے اور دروازہ بند ہونے سے پہچانینگے اور مقدار روز کو پردہ اُٹھنے اور دروازے کھلنے سے جانینگے۔ اور
روایت کی کہ اُنھون نے ابواب جنت کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ایسے دروازے ہین کہ اُنکے باطن سے اُنکا ظاہر نظر آتا
کرین تو سمجھتے ہین اور سمجھاتے ہین کہین کہ کُھل جا تو کُھل جاتا ہے اور بند ہو تو بند ہو جاتا ہے جا کہین کرتا ہے۔ قتادہ رح
مین ساعت بکور و عشی ہے اور وہان شب و روز نہین ہے وہ تو اُجالا و نور ہے۔ مجاہد رح نے فرمایا کہ وہان
اُنکو طعام حاضر کیا جائیگا ان اوقات مین جنمین دنیا مین خواہش کرتے تھے۔ حسن بصری و قتادہ و دیگر علما
ہے کہ عرب مین جو شخص زیادہ خوشحال و عیش مین ہوتا تھا وہ بکرہ و عشی دونون وقت طعام سے آسودہ ہوتا تھا
اُنکے خیال کے موافق نعمت پر ہوا ہے کما قال تعالی لہم رزقہم فیہا بکرۃ و عشیا۔ مترجم کہتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ
طعام کے اوقات ہین اور اسقدر بیان تو قطعی ہے کہ وہان اُنکے واسطے رزق ہے جو خیال و قیاس سے باہر
اوقات معینہ کیا ہین تو یہ خیال کی بات نہین ہے بلکہ یہ ہے کہ ہر ملک و ہر قوم و ہر شخص جن اوقات
کرے اُسکو جان لینا اور قطعی سمجھ لینا چاہیے کہ وہان اُسکے خیالات کے موافق حاصل ہوگا
بڑھکر خوبی و خوبصورتی ہوگی کہ وہ قیاس سے باہر ہے اور جو تفاسیر اوپر مذکور ہوئین کوئی
جو بکرہ و عشی تک قیاس کرتے تھے اُنکو ظاہر کردیا کہ یہ وہان موجود ہے علی ہذا جو کوئی اپنے قیاس
وہ بھی وہان موجود ہے کیونکہ اُسکا خیال جہانتک ہوگا وہ محدود ہوگا اور جہان
ہے یہ سب تو بہت آسانی سے وہان موجود ہے لیکن کوئی شخص فی الحال غیر محدود
سمجھ لے لہذا قران پاک مین حد فہم تک خطاب کیا گیا ہے اور اصل
رح نے کہا کہ جنت مین رات نہین ہے بکور و عشی آتی ہے

[illegible] وہان دن بھی نہین ہی جیسا کہ خیال کیا جاوے ولیکن نور وفرحت وسرور بغیر دھوپ واندھیرے کے ہر ہان [illegible] ات کو بالکل مشابہت نہین ہی اور دن کو دیکھنے والے سمجھنے کے لیے سمجھ سکتے ہین لہذا دن کی نفی نہین کی [illegible] تعالیٰ نے بیکرۃ وعشیا فرمایا تو مراد دوام ہو کہ ان کو اختیار ہی جب چاہین چونکہ عرب زیادہ خوشی وعیش کے ساتھ دو وقت مذکورین چاہتے [illegible] اپنی پسند واختیار سے کھاتے تھے تو یہ کنایہ ہی کہ جب چاہین - اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حسن بصری رح دابو قلابہ [illegible] روایت کی کہ ایکشخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ جنت مین رات ہی آپ نے فرمایا کہ تجھے اس بات [illegible] کس چیز نے ابھارا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین دیکھتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک مین ذکر فرمایا کہ لہم رزقہم [illegible] بکرۃ وعشیا - تو مین نے دل مین خیال کیا کہ بکرہ وعشی سے رات ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہان رات نہین ہی [illegible] وہان تو روشنی ونور ہی اور اول وقت گیا اور آخر وقت آیا اور آخر وقت گیا اور اول وقت آیا یعنی ہمیشہ روشنی پر روشنی بدلتی رہتی ہی اور [illegible] انکے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدیہ وتحفہ آتے رہتے ہین ان اوقات مین جنمین دنیا مین اللہ تعالیٰ کے واسطے نمازین پڑھتے تھے اور [illegible] فرشتے انکو سلام کرتے ہین - شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضہ سے مرفوع روایت کی کہ جب جنت کی صبح ہوتی [illegible] ہی تو بالکل صبح ہی صبح ہی تو بندہ خدا کے واسطے ایک زوجہ حور العین سے بھیجی جاتی ہی انمین سے ادنیٰ درجہ کی وہ ہی جو زعفران [illegible] ہی - قال ابو محمد ہذا حدیث غریب منکر یعنی ابو محمد نے کہا کہ یہ حدیث منفرد راوی کی روایت خلاف ثقہ راویون کے منکر ہی [illegible] روایت قوی وصحیح نہین ہی - واللہ اعلم - سراج مین ہی کہ اگر کہا جاوے کہ یہان تو بیان ان نعمتون کا ہی جو دل مین بہت عظیم معلوم [illegible] ہین اور صبح وشام رزق کا پہونچنا کچھ بڑے امور مین سے نہین ہی تو جواب اسکا دو طرح سے دیا گیا اول تو حسن بصری رح کے قول [illegible] سے استنباط کر کے جواب ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کو اس نعمت غیر متناہی مین ایسی راہ سے رغبت دلائی ہی جسکو دنیا مین پسند کرتے تھے [illegible] تحقیق کر دیا کہ لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید - یعنی اس دار آخرت مین نعمت غیر متناہی کی تو یہ کیفیت ہی کہ انکے واسطے جنت مین وہ سب [illegible] جو خواہش کرین اور پھر بھی ہمارے یہان مزید ہی اور اسکی وجہ عقلی ظاہر ہی کہ ہر چیز وہر نعمت جسکو بندہ خیال کرے وہ مخلوق کے [illegible] ایک خیال مخلوق ہوا ہی اور خالق عزوجل نے جب اس مخلوق کو نہایت آسان قدرت سے پیدا کر دیا تو جو خیال اسکے دل مین [illegible] ہی اسکا پیدا کر دینا بہت آسان ہی تو جب وہان خالق عزوجل کی قدرت پر ہی تو قدرت سے [illegible] پس کوئی نعمت ایسی نہین جو [illegible] لوگ چاہین اور نہ موجود ہو جاوے ولیکن جو چاہینگے وہ محدود ہوگی اور قدرت الٰہی عزوجل بے انتہا ہی تو حق تعالیٰ کے [illegible] مزید بے انتہا موجود ہی پس ہر قوم کو اس بے انتہا نعمت کی طرف رغبت دلائی اور ہر قوم کو ایسی چیز سے رغبت دلائی جو [illegible] دنیا مین محبوب وپسند ہی کیونکہ وہان تو یہ بالکل حقیر وآسان ہی اور اگر عظیم وقابل قدر ہی تو وہ جو اللہ تعالیٰ اپنے فیض سے عطا [illegible] انمین سے کسی کے خیال مین نہین گذری ہی اور پھر بھی مزید ہی تو اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے سونے چاندی وجواہرات و [illegible] کنگن وغیرہ کا ذکر کیا جسکو عجم والے پسند کرتے تھے اور لباس حریر ودیباج وحجلہ وباغ وحور وقصور کا ذکر فرمایا کہ یہ سب [illegible] یکسان معدود ہین اور وہان نہایت حقیر وآسان ہین اور جو نعمتہائے کبیرہ ہین وہ انکے خیال مین بھی نہین گذری ہین [illegible] ایک عرب [illegible] طعام وشراب تھا پس انکے سننے یہ وعدہ دیا کہ اہل جنت کے واسطے یہ نعمت بھی موجود ہی - جواب [illegible] کہتے ہین کہ مین صبح وشام اس کے پاس رہتا ہون یعنی ہمیشہ وہین رہتا ہون پس مراد یہ کہ

دوام رزق جب چاہین انکو حاصل ہی کچھ اوقات معین کی خصوصیت نہین ہی اور بعض نے کہا کہ مراد [illegible]
یعنی جنت بہر نوع تمام عیش و عشرت و رفاہیت و نعمت ہی۔ تِلۡكَ الۡجَنَّةُ یہی ہی جسکا [illegible]
نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا جسکو ہم ارث مین دینگے اپنے بندون مین سے۔ مَنۡ كَانَ تَقِيًّا [illegible]
ارث کا دینا اسواسطے فرمایا کہ مال میراث وارث کے واسطے بلا مشقت حاصل رہتا ہی اسی طرح جنت بھی [illegible]
کسی تردد و کوشش کی باقی رہیگی۔ اور حسن رح نے کہا کہ جنت مین مکانات اہل سعادت و اہل شقاوت [illegible]
طاعت کرتے تو انکے واسطے ہوتے پس وہ منتقل کرکے اہل سعادت کو انکی میراث مین دیے جاوینگے۔ مین کہتا ہون [illegible]
اہل کفر سے مسلمان کو میراث نہ ہونا بھی شاید اسی خصوصیت سے ہی کہ وہ آخرت مین ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ یعنی [illegible]
صفات عظیمہ و منازل رفیعہ ہمنے بیان فرمائے ہین اسکا وارث ہم اپنے بندون مین سے اہل تقوی کو کرینگے اور یہ وے [illegible]
جو آسانی و سختی مین اللہ تعالے کے مطیع رہے اور غیظ کی حالت مین غصہ کو پی گئے اور اگر کسی نے انکی خطا کی تو اسکو عفو کیا [illegible]
تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ اور جیسے اول سورہ مومنین مین فرمایا قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون [illegible]
ہم لاماناتہم وعہدہم راعون تا قولہ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون۔ یعنی وارثین فردوس کو [illegible]
سے بیان فرمایا کہ اپنی نماز مین خشوع کرنے والے ہین اور امانات و عہد کی رعایت کرنے والے ہین آخر تک۔ مترجم کہتا [illegible]
فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوۃ۔ اور قولہ ہم فی صلوتہم خاشعون کے ملانے سے ظاہر ہوتا ہی کہ نماز جو بحضور دل [illegible]
نہایت بڑی نعمت اور گویا اصل دین ہی اور اسکے ترک کرنے سے نہایت قوی ضرر ایمان کو ہی بلکہ ایک جماعت کے نزدیک کفر [illegible]
اعلم۔ سراج وغیرہ مین ہی کہ اگر کہا جاوے کہ جو شخص فاسق ہو کہ کبیرہ گناہ کرتا ہو وہ اس وصف سے کہ متقی ہی موصوف نہ [illegible]
وہ جنت مین داخل نہ ہوگا۔ جواب اسکا دو طرح سے دیا گیا ایک یہ کہ آیت مین اسکا بیان ہی کہ متقی موصوف داخل جنت ہوگا اور [illegible]
ہی کہ جو متقی نہ تھا وہ داخل نہ ہوگا۔ مترجم کہتا ہی کہ اہل تقوی تو ابتدا ہی مین داخل جنت ہونگے اور عذاب نہ پاوینگے اور [illegible]
مرتکب کبیرہ تھا اور بغیر توبہ کے مر گیا تو وہ اگر عفو نہ کیا جاوے تو متقی کی طرح پاک نہ ہوگا پس اپنے افعال کی سزا پاکر پاک [illegible]
داخل جنت ہوگا۔ جواب دوم یہ کہ متقی دو طرح کا ہوتا ہی ایک وہ کہ شرک سے تقوی کرے اور دوم یہ کہ افعال گناہ سے [illegible]
کرے پس فاسق پورا متقی نہیں ہی بلکہ قسم اول کا متقی ہی اور آیت مین کامل متقی کی قید نہیں ہی بلکہ مطلق متقی مذکور ہی پس [illegible]
ایک طرح کا متقی ہی تو آیت مین دلیل پائی گئی کہ وہ بھی وارث جنت ہی بخلاف مشرک و کافر کے کہ وہ وارث [illegible]
۔ توضیح یہ ہی کہ انسان و عباد دو قسم کے ہین ایک وہ کہ جو جنت کے واسطے مخلوق ہین اور دوم وہ جو جہنم کے [illegible]
جو اللہ تعالی کی توحید کا قائل ہی وہ جنتی ہی اور جو توحید سے گمراہ ہی وہ جہنمی ہی پھر اہل جنت دو قسم کے ہین ایک [illegible]
مین داخل ہونگے اور وہ متقی نیکو کار مغفور ہین اور دوم وہ جو بعد سزائے بد اعمال کے جنت مین [illegible]
ہین۔ ف فی العرائس قولہ تعالی ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا۔ اشارہ حقیقت یہ ہی کہ [illegible]
دیدار جمال و وجدان وصال ہی اور اول بیان دیدار جلال نہین کیا کیونکہ جنت علیہ الرحمن ہی [illegible]
بس ظہور رحمت اتم و غیر متناہی ہی اور ظہور جلال ہیبت ہی اور اہل جنت کو امن [illegible]

دوام یہ ہے کہ رضوان کا اثر ظہور ہوگا کبھی ختم نہ ہوگا - ولهذا اسمین جلال نہین فرمایا پھر اگر کہا جاوے کہ اس
اضطراب پیدا ہوگا کیونکہ جلال صفت عظمت ذو الجلال ہے اور دیدار صفات کا اشتیاق ہے تو جواب یہ ہے کہ ہان
[illegible] ایسا ہوگا جس سے اہل جنت کا سرور ہو واللہ تعالی اعلم - بالجملہ وہان دیدار جمال ہے پس جس وقت انکو انکشاف
[illegible] کا ہوگا اور جب وقت حجاب و پردے اثر طاری ہونے کا ہوگا وہ عشی ہے تو اس جہت سے دیدار ہوگا اور یہ بات
[illegible] کے واسطے ہے اور یہ خاص لوگ عارفین و محبین و مشتاقین و موحدین تو وے منازل وصال و کشف جمال
[illegible] ہونگے یعنی انکے واسطے غدوہ و عشی دونون دیدار مین چنانچہ حدیث مین ہے کہ بہتر اہل نعمت جنت مین سے وہ ہے جو
[illegible] عز و جل کے دیدار سے غدوہ و عشی مشرف ہے یعنی لوگون کے واسطے غدو اور عشی ہے اور اسکے واسطے دیدار ہے اور یہ بھی عام
لوگون مین سے بہتر کا بیان ہے اور خاص لوگ تو ہمیشہ علی الدوام دیدار مین مسرور و دلشاد ہین اور ایک لمحہ بھی انکو انقطاع نہ ہوگا اور
اگر ایک لمحہ وہ حجاب مین پڑین تو جنت کی اور نعمتین انکو نہین سنبھال سکتی ہین وہ اس حال کی نوبت ہونے سے مر جاوین اور جیسے
عوام اہل جنت اگر ہمیشہ مشاہدہ حق عز و جل مین رہین تو اسکے کمال فرحت سے مر جاوین یا سطوات عظمت مین فنا ہون کیونکہ اول
استعداد انمین پیدا نہین ہوئی ہے - شیخ ابو یزید رح کا قول ہے کہ اگر جنت مین ایک لمحہ اسکے دیدار سے محروم رکھا جاوے تو ابو یزید
جنتیون کا عیش تلخ کر دے - شیخ محمد بن عیسی ہاشمی نے فرمایا کہ اشباح و اجسام تو اپنی قیمت کی طرف پھر گئے کہ انکے واسطے
صبح و شام کھانے پینے کو ہے اور رہی ارواح و اسرار تو انکے لیے فرمایا کہ ان المتقین فی مقام امین - وہ مقام امین ہے کہ جہان وہی جاوینگے
جو ظاہر و باطن مین پاکیزہ طیب تھے پھر حق تعالی نے بیان فرمایا کہ یہ جنت و مشاہدہ عظیمہ کریمہ ازلیہ اس شخص کے واسطے ہے جو دونون
جہان سے بیزار ہوا اور ہمت عالی سے کنگرہ تقوی پر اتر کر استقرار ہوا اور اپنے عقل کے ساتھ تمام عالم کو ہیچ جان لیا اور حقیقت کے
ساتھ اپنی نفس کو بھی چھوڑ دیا اور تمام خلائق سے منھ موڑ لیا فقال تعالی تلک الجنة التی نورث من عبادنا من کان تقیا - جنات تو
منازل متعدد ہین اور ہر ایک مین جیسے جسمانی لذات کی نعمتین طرح طرح کی ہین ویسے حقیقت مین بھی لذت ارواح و اسرار گوناگون ہین
جیسے جنت محبت و جنت معرفت و جنت توحید و جنت دیدار انوار الفعل و جنت دیدار حکم الغیب و جنت دیدار اسرار المقادیر مترجم
کہتا ہے کہ معنی واللہ اعلم یہ ہین کہ دنیا مین اہل تقوی اپنی اپنی استعداد کی مناسبت معارف سے سرفراز ہوتے ہین پس بعض کو انکشاف
فعل الہی ہوتا ہے اور بعضے حکم الغیب و بعضے اسرار مقادیر یعنی مقدرات کے اسرار بھی دیکھتے ہین اور یہ سب مشاہدہ قلبی وسری ہے
اور وہان انکشاف عیانی ہے تو ہر ایک اپنی جنت مین اپنی استعداد کو عیان دیکھیگا فافہم - اور جنت دیدار انوار صفات ہے اور عارفین
کے واسطے مشاہدہ ہر صفت کا جنت ہے اور جنت دیدار ذات عین وصال ہے اور وہی کل جنات کی اصل ہے یعنی وہی فردوس اعلی ہے پس
[illegible] مین سے ہر ایک جنت مین سرفراز ہونگے اور اہل الحق کے اوصاف کا اصل یہ ہے کہ غیر حق سے بیزار ہونگے
[illegible] حدوث و علق سے باہر ہوا تو اللہ تعالی اسکو ان جنات کا وارث کر دیتا ہے اور ہرگز اسمین اکتساب کو دخل نہین ہے
[illegible] سے برگزیدہ فرمایا ہے اور انکو محبت امتحان مین محرومی و شقاوت سے محفوظ رکھا ہے اور انکو حسن
[illegible] جمال و جلال سے سرفراز فرمایا ہے - بعض مشائخ نے اس آیت مین فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ یہ منزلت کرامت فضل سے
[illegible] کیونکہ جنت میراث سعادت ازل ہے نہ میراث عمل پس اعمال تو ایک نشان ہین کبھی متحقق ہوتے ہین

Marfat.com

اور کبھی نہیں متحقق ہونے ہیں اور تقوی اس سعادت کا نتیجہ ہے۔ شیخ واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب
تو اسمین منتہی ہو جاتا ہے تو حاصل اسکا یہ کہ ایک حادث کا رجوع ایک حادث کی طرف ہوتا ہے ... کے
کہ حق تعالی نے فرمایا تلک الجنۃ التی الآیہ۔ چونکہ تقوی تیرا وصف تھا تو اسکے مقابلہ میں دو چیز ...
کہ یہ غایت اسکی ہے جو تیرے تقوی کے مقابلہ میں لائق ہے۔ پھر حق تعالی نے احاطہ قدرت ...

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا ...

اور ہم نہیں اترتے مگر حکم سے تیرے رب کے۔ اسی کا ہے جو ہمارے آگے اور جو ہمارے پیچھے ...

وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ ...

اور تیرا رب نہیں بھولنے والا۔ رب آسمانوں کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہے سو اسکی بندگی کر ...

لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۚ

اسکی بندگی پر۔ کوئی پہچانتا ہے تو اسکے نام کا

ع ۱۵

سراج میں ہے کہ قتادہ و کلبی رح نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام وحی نہ لائے اور دیر ہوئی اور حال یہ تھا کہ قریش نے قصہ
و ذوالقرنین و روح کا سوال کیا تھا اور سبب اس سوال کا وہ ہے جو روایت کیا گیا کہ قریش نے پانچ آدمیوں کو یہود مدینہ
پوچھنے کو بھیجا تھا کہ صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتابوں میں پاتے ہیں یا نہیں اور یہ کہ ہم نے نصاری بھی
تھا تو انھوں نے زعم کیا کہ ہم اس رسول کو نہیں پہچانتے ہیں پس یہود مدینہ نے کہلا بھیجا کہ ہم اسکو اپنی کتاب میں پاتے
اسکا زمانہ ہے اور ہم نے رحمن الیمامہ سے تین باتیں پوچھیں مگر اسنے نہیں جانا سو تم یہ تین باتیں اس سے پوچھو پس اگر وہ
سے آگاہ کر دے تو اسکی اتباع کرو پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں کل جواب دونگا مگر وحی نازل ہونے میں
اور یہ نہیں کہا تھا کہ انشاء اللہ تعالی اور جبرئیل کے نازل ہونے میں ایک قول میں چالیس روز اور ایک قول میں پندرہ
ایک قول میں بارہ روز اور ایک قول میں تین روز تاخیر ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے
کیوں نہ ملے تو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ جبرئیل علیہ السلام یوں جواب دیویں۔ اور مشرکین کہتے تھے کہ ودعہ ربہ وقلاہ۔ تو یہ
نازل ہوئی اور بعض تفاسیر میں ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ یہ حکایت قول اہل جنت ہے یعنی ہمارا یہاں نزول بحکم رب عز و جل
ابن کثیر رح میں ہے کہ امام احمد و بخاری و ابن جریر و ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رح کے طریق سے ابن عباس رض سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ جسقدر تم ہم سے ملاقات کو آتے ہو اس سے زیادہ ...
تو نازل ہوئی یہ آیت اور معنی یہ کہ اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ یوں کہے وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا ...
اور ہم نہیں نزول کرتے ہیں مگر تیرے رب کے حکم سے۔ عوفی رح نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ جبرئیل ...
رک گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے غمگین ہوئے پس جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے ...
مجاہد رح نے کہا کہ تاخیر ہوئی جبرئیل علیہ السلام کے نزول میں بارہ روز اور لوگ اس سے کہ ...
ای جبرئیل تم نے میرے حق میں بہت تاخیر کی یہانتک کہ مشرکون نے ... بدگمانی کی ...

Marfat.com

[illegible] آیہ سورہ والضحی کے ہی - ایسا ہی ضحاک وقتادی وسدی وبہتون نے کہا کہ نزول اس آیت کا
[illegible] السلام کے ہی - حکم بن ابان رح نے عکرمہ رح سے روایت کی کہ جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہونے مین
[illegible] دیر کی پھر نازل ہوئے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای جبرئیل تم نازل نہوے یہانتک کہ مین تمہارا
[illegible] مشتاق ہوگیا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مین آپ کی ملاقات کا بہت زیادہ مشتاق تھا ولیکن مین بندہ مامور ہون پس اللہ تعالیٰ
نے جبرئیل علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ کہدے وما نتنزل الا بامر ربک الآیہ - اس اثر کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ولیکن روایت
[illegible] ابن ابی حاتم نے مجاہد رح سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ملائکہ کی آمد مین درنگی ہوگئی پھر جبرئیل آئے
تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای جبرئیل تم کو کس چیز نے روک رکھا تھا جبرئیل نے کہا کہ ہم لوگ کیونکر آپ کے یہان
[illegible] آوین کہ لوگ اپنے ناخن نہین تراشتے اور ناخنون کا میل صاف نہین کرتے اور لبون کے بال نہین کترواتے اور
[illegible] نہین کرتے پھر یہ آیت پڑھی وما نتنزل الا بامر ربک الآیہ - مترجم کہتا ہی کہ واللہ تعالیٰ اعلم مراد یہ ہی کہ اہل ایمان کے پاس
[illegible] نزول بواسطے تسکین وطمانیت کے ہوتا ہی کما قال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکہ الآیہ اور
[illegible] وقت تھا کہ نزول ملائکہ کی تسکین زیادہ تھی ولیکن ملائکہ نہین اترے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے شکوہ کیا تو انھون نے یہ عذر بیان کیا کہ ہم لوگ اسوجہ سے نہین آتے ہین یعنی حکم الٰہی نہین پاتے ہین پس نہین آتے ہین اور
[illegible] اسکی یہ آیت مجاہد رح نے پڑھ دی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ مدینہ کا قصہ ہی کیونکہ مکہ مین نزول فرائض مین سے بھی بہت کم تھا اور
[illegible] امور سنت ونظافت ہین اور دوم یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے بصیغہ جمع کہا ہی کہ ہم لوگ اور سوم یہ کہ خطاب بصیغہ جمع کیا کہ تم لوگ
[illegible] نہین کرتے ہو تو یہ سب امور دلیل ہین کہ یہ واقعہ اس آیت کریمہ کے نزول سے پیچھے واقع ہوا ہی - فافہم واللہ اعلم - اور طبرانی
نے ابن عباس رض سے مرفوع روایت کی کہ جبرئیل ع نے نازل ہونے مین دیر کی تو آپ نے جبرئیل سے اسکو ذکر کیا تو جبرئیل
نے کہا کہ کیونکر ہم آوین اور تم تو موے ناف نہین مونڈتے اور اپنے ناخن نہین کاٹتے اور لبون کو نہین کترتے ہو اور پورون سے
میل نہین صاف کرتے ہو - رواہ الامام احمد بنحوہ - مترجم کہتا ہی کہ دیکھو اسمین آیت کا ذکر نہین ہی - امام احمد نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا
ام المومنین سے روایت کی کہ آپ فرماتی ہین کہ مجھ سے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے واسطے بیٹھنے
[illegible] جگہ آراستہ کردے کہ آج زمین پر ایک فرشتہ اترنے والا ہی جو کبھی نہین اترا ہی - پھر واضح ہو کہ قولہ وما نتنزل الا بامر ربک
[illegible] دو معنی ہوسکتے ہین - اول یہ کہ ما نتنزل علیک الا بامر ربک لنا بالتنزل - یعنی ہم نہین اترتے [illegible] پر مگر بحکم تیرے رب کے
[illegible] کو نازل ہونے کے واسطے حکم فرماتا ہی - پس اس صورت مین حکم اس آیت کا یہ ہی کہ ملائکہ بندگان مامور ہین انکا نازل ہونا
[illegible] اور حرکت وسکون سب اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہی انکا کوئی فعل انکے اختیار سے یا بطور نافرمانی کے انسے صادر
[illegible] ہوسکتا ہی [illegible] حکم الٰہی ہوتا ہی وہی انسے ظہور پاتا ہی اور جسطرح حکم ہوتا ہی اسی طرح ظہور پذیر ہوتا ہی - یعنی دوم یہ کہ ما نتنزل علیک
[illegible] الا بامر ربک [illegible] - یعنی ہمارا نزول تیرے اوپر کسی امر کے ساتھ نہین مگر تیرے رب کے حکم فرض یا واجب یا مستحب
[illegible] کے ساتھ ہی [illegible] پیغمبری امت کے واسطے شرع مقرر فرمائی ہی پس ہم اس شریعت کو لیکر نازل ہوتے ہین - مترجم
[illegible] اول اولیٰ ہی کیونکہ اسکے معنی عام مدنون کو شامل ہین اور اسی کی تاکید مناسب آگے فرمائی ہی قولہ - لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا

اسی کے واسطے ہی جو ہمارے روبرو ہی - **وَمَا خَلْفَنَا** اور ہمارے پیچھے ہی و
ان دونون کے درمیان ہی پس وہی سب کا خالق وقادر مختار ہی جو وہ حکم فرماتا ہی
ایدینا سے مراد امر دنیا ہی اور ماخلفنا سے مراد امر آخرت ہی اور ما بین ذلک سے مراد
دوسرے بار کے درمیان ہی یعنی نفخہ اول مین سب فنا ہوجاوینگے اور نفخہ دوم مین
وعکرمہ ومجاہد وایک روایت سعید بن جبیر وقتادہ سے اور قول ربیع بن انس
سے مراد سامنے آنے والا امر آخرت ہی - اور ماخلفنا سے مراد گذشتہ دنیا ہی اور ما بین ذلک سے مراد
لکھا کہ مانند اسکے روایت کیا جاتا ہی ابن عباس وسعید بن جبیر وضحاک وقتادہ وابن جریج
اسی کو شیخ ابن جریر رح نے بھی اختیار کیا ہی واللہ تعالیٰ اعلم - بعضے اہل تفسیر نے لکھا کہ معنی یہ ہین کہ
زمانہ ماضی ومستقبل وحال ہی سب اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہی پس ہم کو اختیار نہین ہی کہ ہم ایک جہت سے
یا ایک جگہ سے دوسری جگہ کو یا ایک زمانہ سے دوسرے زمانہ کو منتقل ہون مگر تیرے رب کے حکم کے ساتھ
اور بعض نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ زمین جو ہمارے روبرو ہی جب ہم نازل ہون اور آسمان جو ہمارے آدھر ہی اور جو درمیان
زمین کے ہی سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہی اور بعض نے کہا کہ یعنی ہماری عمر جو گذری اور جو سامنے آنے والی ہی اور جو
سب اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہی بالجملہ ان سب اقوال کے موافق معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ وہی ہر شی پر محیط ہی
قبضہ قدرت مین سب مسخر ومطیع ہین اسپر کوئی چیز پوشیدہ نہین ہی اور نہ اسکے علم سے کوئی ذرہ غائب ہی پس ہم سے کوئی
نہین ہوسکتا مگر جب کہ اسکی قدرت سے وجود ہو - **وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا** اور نہین ہی تیرا رب
یعنی نسیان اسکی شان سے نہین ہی پس ہمارے نزول وعدم نزول سے جو کچھ واقع ہوتا ہی سب اسکے علم واختیار سے
نہین کہ شاید حکم مین نسیان ہو - مجاہد وسدی نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ تیرا رب تجھے بھولا نہین - اور بعضے
نے کہا کہ یہ آیت مثل سورہ والضحیٰ کی آیت کے ہی کہ ما ودعک ربک وما قلی - اور ابن ابی حاتم نے ابو الدرداء
کی کہ جو اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین حلال فرمایا وہ حلال ہی اور جو حرام کیا وہ حرام ہی اور جس سے سکوت فرمایا
اللہ تعالے سے اسکی عافیت کو قبول کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہین ہی کہ کوئی بات بھول جاوے پھر یہ آیت
ربک نسیا - اس حدیث کو امام ابو بکر البزار وابن المنذر وابن مردویہ وطبرانی وبیہقی وحاکم نے بھی روایت کیا
صحیح الاسناد ہی اور ابن مردویہ نے جابر رض سے بھی اسکے مثل مرفوع روایت کی ہی - یہانتک تفسیر
عزوجل جبرئیل نے خطاب کیا ہی - سراج وغیرہ مین لکھا کہ اگر کہا جاوے کہ قولہ تعالیٰ
تقیا - یہ تو کلام الٰہی ہی اور قولہ وما نتنزل الا بامر ربک الآیہ - یہ کلام غیر ہی اگرچہ قرآن مین
جائز ہوا بدون کسی فاصل کے - جواب دیا گیا کہ جب کوئی قرینہ ظاہر ہو تو
باضافت بامر ربک - تو معلوم ہی کہ متکلم غیر ہی اور جیسے قولہ تعالیٰ اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن
عطف ہی قولہ ان اللہ ربی وربکم الآیہ اور وہ کلام عیسیٰ علیہ السلام سے ہی کیونکہ قرینہ ظاہر

Marfat.com

[illegible] تیرے رب عزوجل نے تجھے چھوڑا نہیں بمانند قولہ ما ودعک ربک وما قلی - ولیکن ہماری تاخیر
[illegible] حکم نہیں ملا اور حلم نشانا کچھ بوجہ نسیان نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شان پاک اس سے بالکل پاک
[illegible] اعلم و حکمت پر ہر ایک چیز جاری ہوتی ہے مثلاً تاخیر میں انشاء اللہ تعالیٰ کہنے کا حکم مومنون کو ملا اور سورۃ
[illegible] خاتم المرسلین کی علو منزلت ظاہر ہوئی اور مانند اسکے مومنون کے واسطے انوار و فضائل سے اور کافران
[illegible] منافقین کے واسطے اسی مقام ریب و تردد پیدا ہو گیا کہ وے اپنے اصلی مرجع کی طرف گئے اور خوار ہوے - پھر اس امر
[illegible] فرمایا قولہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وہ رب ہے آسمانون و زمین
[illegible] بیچ میں ہے یعنی اس سب کا خالق وہی ہے اور وہی مدبر و حاکم وا نمین تصرف کرنے والا اور ہر لحظہ اُنکا باقی
[illegible] اسی کے قبضۂ قدرت و قوت و حکم پر اُنکے واسطے بقا ہے تو نسیان اُسکے حق مین محال ہے کیونکہ وہی
[illegible] باقی رکھتا ہے پس اگر لحظہ بھی نسیان کا وجود ہو تو سب باطل و درہم و برہم و فنا ہو جاوین - اور اس آیت مین دلیل
[illegible] افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور یہ خلق فعلی جہان ہو وہ اس سے موصوف ہے کیونکہ جب وہ رب ما بینہما ہے تو انعال
[illegible] آسمان و زمین کے بیچ مین ہین پس وہی ان افعال کا خالق ہے - اگر کہا جاوے کہ افعال مین سے زنا و چوری و شراب خواری
[illegible] تو انکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیونکر ہو سکتی ہے ورنہ چوری وغیرہ وصف نعوذ باللہ اُسکی طرف منسوب ہون تو جواب یہ ہے
[illegible] سوال ہے کیونکہ افعال کا پیدا کرنا اور ہے اور افعال سے موصوف ہونا اور ہے پس ان افعال کے پیدا کرنے سے خالق
[illegible] موصوف ان افعال سے وہ جسم ہے جسمین یہ افعال پیدا ہوے مثلاً زید کے ہاتھون چوری پیدا کی تو زید اُس سے موصوف
[illegible] اللہ تعالیٰ خالق ہے تم یہ نہین دیکھتے کہ آدم کو پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ آدم کا پیدا کرنے والا ہوا اور آدمی نہین ہو گیا اور یہ تو
[illegible] ظاہر ہے جیسے آدمی اگر کپڑے مین رنگ دیتا ہے تو رنگین نہین ہو جاتا بلکہ رنگ جہان ہے یعنی کپڑے مین وہی اس وصف سے
[illegible] نہین ظاہر ہوا کہ یہ جہالت کے اوہام ہین بندہ ان افعال کا اکتساب کرنے والا اور اپنے اندر جمع کرنے والا ہے اور خالق
[illegible] اللہ تعالیٰ عزوجل ہے اُسکے سوا کوئی خالق و مالک نہین ہے - فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ پس تو اے محمد صلی اللہ
[illegible] وسلم اُسی کی عبادت کر اور صبر اختیار کر اُسکی عبادت کے واسطے - یعنی جب معرفت حاصل ہو گئی کہ تیرے رب کی شان سے
[illegible] تو دیکھ بھولا نہیں اور نہ چھوڑا پس اُسی کے ساتھ دائمی مراقبہ رکھ اور درنگی وحی [illegible] کافران و مشرکون کے طعن
[illegible] سے تنگ مت کر بلکہ رب عزوجل کی عبادت پر نفس کو صبر سے رکھ - اگر کہا جاوے کہ اصل مین واصطبر علی عبادتہ یعنی
[illegible] چاہیے تو جواب یہ ہے کہ ہان یہ ہوتا تو اصطبر صرف زمانہ ماضی کے واسطے رہتا کیونکہ صیغہ ماضی ہے اور دائما کا لفظ
[illegible] تاکید کی [illegible] صبر سے نفس کو رکھنا مقصود ہے لہذا اثبات فعل کو اصطبار مین متضمن کر دیا اور ثبات کا صلہ لام ذکر کر دیا
[illegible] لام عرب مین بلاغت کا معروف ہے پس گویا یون کہا کہ اثبت لعبادتہ مصطبرا - ثابت رہ واسطے
[illegible] یہ ہے کہ عبادت مین تکالیف ہین کمتر ایسے لوگ ثابت رہتے ہین تو تاکید کر دی اور یہ
[illegible] واسطے ہے کہ لوگ اللہ عزوجل کی عبادت مین مدام و ثبات اختیار کرین اگرچہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] یعنی نفس کو روک کر ثبات کے ساتھ عبادت کر - هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا

Marfat.com

بھلا تو جانتا ہو اسکا کوئی ہمنام یعنی کوئی نہین - علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی یعنی [illegible]
یعنی کیا تو جانتا ہو رب کے واسطے کوئی مثل یا شبیہ - ایسا ہی مجاہد وسعید بن جبیر وقتادہ وابن [illegible]
ابن عباس سے روایت کی کہ کوئی نہین جسکا نام الرحمن ہو سوائے رب تبارک وتعالی عزوجل کے [illegible]
یہان انکاری ہو اور معنی یہ ہین کہ اُسکا کوئی مثل ونظیر نہین جو اسکے ساتھ عبادت مین مشارک ہو [illegible]
عزوجل کے واسطے ہوئی - یہ تفسیر تو اس بنا پر ہو کہ سمی سے مراد مسمی کا شریک ہو - اور بعض نے کہا کہ نام مین شریک [illegible]
اسی پر شاہد ہو پس معنی یہ ہین کہ مشرکون نے اگرچہ بتون کا نام الٰہ رکھا ولیکن اللہ کسی کا نام نہین [illegible]
کر دیا ہو ایسا کبھی نہین ہوا یا رب السموات والارض کوئی نہین کہا گیا - شیخ ابو السعود نے اسی تفسیر کی طرف میل کیا [illegible]
نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ بھلا کوئی تجھے معلوم ہو کہ مستحق اسکے نام کا ہو مثلاً قادر خالق عالم الکل وعلی ہذا اللہ تعالی کے کسی نام
نہین ہو سکتا کیونکہ اگر کسی کا نام اللہ تعالی کے نامون مین سے کسی نام پر رکھا جاوے تو وہ اُسکا مستحق نہین ہو کیونکہ [illegible]
کے واسطے یہ وصف حقیقی ہو - اور مراد یہان نفی علم سے ہو یعنی تو نہین جانتا کوئی اُسکا ہمنام اس سے مراد یہ کہ یہان کسی کا [illegible]
نہ جاننے پس معلوم کی نفی بطور بلیغ ہو - رازی رح نے اپنی راے کے موافق بیان کہا کہ عبادت مقتضی ہو کہ اصول وفروع نعمت
کی طرف سے ہون پس خلق وعقل وحیات وغیرہ سوائے حق سبحانہ تعالی کے کسی کی طرف سے نہین ہین پس اسکا مثل ونظیر
نہین ہو جسکی عبادت کیجاوے - مسئلہ اللہ مشتق ہو یا نہین تو امام ابو حنیفہ وشافعی وجماعت علمائے اعلام کے نزدیک مشتق نہین
اور نہ اس سے کوئی مشتق ہو جیسے ذات مسمی وحدہ لا شریک لم یلد ولم یولد ہو ویسے ہی اسم پاک بھی منفرد ہو - ف - قال الشیخ
ابن العربی وما نتنزل الا بامر ربک - نزول ملائکہ واتصال نفس بگروہ ملائکہ صرف دو باتون سے ہوتا ہو ایک استعداد اصلی دوم صفائی
کہ جس سے جوہر روح کو تناسب بعالم اعلی ہو اور استعداد حالی تصفیہ وتزکیہ سے حاصل ہو اور صرف ایک وقت حاصل ہو جانا
کافی نہین ہو بلکہ اعتبار اسمین ملکہ کا ہو یعنی ایک کیفیت مجموعی راسخ ہو جاوے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا کہ ان الذین قالوا
اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکہ یعنی نزول ملائکہ کو صرف قول توحید پر نہین رکھا بلکہ شرط کر دیا کہ استقامت بھی ہو اور استقا[illegible]
مرتبہ تمکین ہو جس سے ملکہ راسخ ظاہر ہوتا ہو ایسے ہی تنزل شیاطین مین فرمایا کہ علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک
پس یہان صیغہ مبالغہ ذکر فرمایا کہ شیاطین کے نزول کے واسطے بھی ملکہ دوام گناہ وبدکرداری شرط ہو یعنی [illegible]
نہین ہوتے مگر اُس شخص پر جو صدیق اور نیکو کار مستقیم ہو اور یہ دوسری استعداد جب استعداد اول سے [illegible]
ہو جاتی ہو حق تعالی کی طرف سے نزول ملائکہ کی اجازت کی - کیونکہ فیض الٰہی عام تام ہو اسمین انقطاع نہین [illegible]
ہوتی ہو وہ بوجہ عدم استعداد کے ہوتی ہو اسی واسطے جب نزول وحی مین تاخیر ہوئی اور صبر نے تنگی کی تو نازل [illegible]
الا بامر ربک یعنی ہم اپنے اختیار سے نازل نہین ہوتے بلکہ باختیار الٰہی - لہ ما بین ایدینا - یعنی جو امور [illegible]
اور ہمارے اطوار سے متقدم ہین اور ہمارے تمام اسی طرف ہین اور ہمارا علم اُنکو محیط نہین ہو - وما خلفنا [illegible]
وہ ہمارے اطوار سے پیچھے ہین - وما بین ذلک اور جو اطوار ملکوتیہ کہ اسکے درمیان ہین جس حال مین [illegible]
اور ہمارے نیچے اُسی کی سلطنت وقہر کے تحت مین محکوم ومسخر ہین - وما کان ربک نسیا [illegible]

Marfat.com

...دے یا ترک کردے بلکہ وہ جملہ استعدادات کو از راہ علم محیط ہر اور اُنکے لائق کمال اُنپر فائض فرماتا ہر پس اگر ... استعداد بھی نہ اُسکے فیض کی جہت سے ۔ رب السموات والارض وما بینہما - ہر ایک کو اُسکے اسم مخصوص سے تربیت ... اُسکے حال واستعداد کے فیض دیتا ہر پس تمام عالم کی تربیت بجمیع اسماء ہر اور اسماء غیر محصور ہین ۔ فاعبدہ واصطبر لعبادتہ ... حال خود اُسکی عبادت کرتا کہ مستعد فیض ہو اور عبارت مین ایک دوبار تصفیہ واسطے استعداد کے کافی نہین ہر بلکہ دوام ... یہ ہین کہ سدا مت کر اور دوام توجہ سے توحید مین قائم ہو ۔ ہل تعلم لہ سمیا ۔ اُسکی ربوبیت کے مثل کوئی اسم والا نہین ہر ... رب ہو ۔ ف ۔ فی العرائس قولہ تعالیٰ رب السموات والارض وما بینہما ۔ ارتسام سموات وارض وانتظام دونون کا ... قدر بعد احاطہ علم پر مبنی فرمایا پھر اپنا حق اپنے بندہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم و تمام خلائق پر لازم کیا بعد بیان اس امر ... اُسپر قادر ہو شدہ دوسرا - پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت مین نفس کو روکنے کا حکم دیا اور حجت واضح کردی کہ کوئی ... نہین اُسکی بادشاہت مین اور کوئی نظیر نہین اُسکی سلطنت مین اور نہ کسی کو مجال ہر اُسکی کبریائی مین بقولہ تعالیٰ ہل تعلم ... یعنی تو سوا میرے کوئی الٰہ نہین جانتا ہر الوہیت غیر کے واسطے کسی جہت سے بہ تناسب طرح و ہر وجہ سے محال ہر پس حاصل یہ کہ ... عبادت مین اور میری معرفت مین میرے ہی ساتھ صبر کر اور میری خدمت مین میرے ہی ساتھ مستغنی ہو اور جو تو چاہے وہ مجھی ... ۔ اور کسی غیر سے اپنے حوائج کو ظاہر مت کر اگرچہ وہ جبرئیل ہو کیونکہ جو کچھ تو چاہے اُسپر سوا میرے کوئی قادر نہین ہر ۔ ... الفضل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ معنی یہ ہین کہ حق عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ بھلا تو کسی کو جانتا ... کہ جواب دے سکے و قبول کرسکے جب کبھی تو اُسکو دعا کرے اور تیری طرف متوجہ ہو جب تو اسکا قصد کرے حسین ... بن ... رحمہ اللہ نے کہا کہ مراد یہ ہر کہ بھلا تو کسی کو جانتا ہر کہ وہ مستحق اس امر کا ہو کہ میرے نامون مین سے کسی نام سے اسکا ... نام رکھا جاوے یعنی حقیقت مین کوئی اُسکا مستحق نہین ہر ۔ اہل التفسیر نے کہا کہ بھلا تو کسی کو جانتا ہر کہ اُسکا نام اللہ ہو سوائے ... اللہ کے اور بیان اہل حقیقت کے واسطے ایک نکتہ ہر کہ بندہ موحد متحد کو حق ربوبیت مین سے کچھ نہین ہر اگرچہ وے ... اہل الوہیت مین مستغرق ہون اور اُنکو اُنکی قیمت عبودیت کی طرف واپس فرمایا اور توضیح اشارہ یہ ہر کہ جب تم پر ... نور ازلی بطور عاریت کے ہر تو تم کو لازم ہر کہ اپنی اصل قیمت سے مت اتراؤ کیونکہ قدم درحقیقت قائم بقدم ... حدوث اپنی صفت پر ہر جب تو ہم مین غائب ہوا تو تو ہم نہین ہوا بلکہ ہم ہی ہین اور تو نہین ہر اور جب تو ہم سے زائل ... ہم ہین اور تو بجاے خود ہر ۔ ہل تعلم لہ سمیا ۔ حقیقت اسم الوہیت اُسی کے واسطے ہر اُسکے انوار عزت تمام ... کمال کرنے مین اور اُنکے سطوات عظمت تمام کو فانی کرتی ہر موسی علیہ السلام جامع عالم تاب تجلی نہ لایا ۔ مترجم ... بحر العلوم لکھنوی رح نے شرح مثنوی مولوی روم علیہ الرحمہ مین فتوحات و فصوص سے تائید کے ساتھ تحقیق لکھی ... فنا ہو کر اپنے وصف حدوث سے نہین بدلتا اور یہی راہ صواب و صحیح ہر اور جس نے زعم کیا کہ مثل قطرہ کے دریا ... مین ... کیا اسواسطے کہ قطرہ جزو دریا ہر اور حدوث و قدم مین تباین کلی ہر لہذا ہوا اصحیح ۔ بالجملہ حقیقت اسم الوہیت ... اُسکے واسطے ہر اور تمام عالم اُسکی تجلی سے موجود اور ظہور تجلی کی تاب نہین لاسکتا اور وہ اُسکے قبضہ قدرت مین مسخر و معدوم ہر اور تصدیق اسکی اشارات آیات مابعد مین ہر قال تعالیٰ

Marfat.com

وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ۝ أَوَلَا يَذْكُرُ
اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مرگیا تو عنقریب نکالا جاؤنگا زندہ اور کیا
خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ
اسکو پیدا کیا قبل اسکے اور وہ کچھ بھی نہ تھا پس قسم ہے تیرے رب کی کہ ہم انکو حشر کرینگے
لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ
ہم انکو حاضر کرینگے گرد جہنم کے گھٹنوں کے بل پھر ہم جدا کرینگے ہر گروہ سے
عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا
نافرمانی میں اللہ تعالے کی پھر ہم خوب جانتے ہیں انکو جو کہ اولیٰ ہیں جہنم کی آگ میں

وَيَقُولُ الْإِنسَانُ انسان سے مراد یہان کافر ہے بدلیل اسکے کہ استفہام مذکور انکاری ہے اور یہ
اور یہ کافر کا اعتقاد ہے۔ ابن جریج نے کہا کہ انسان عاص بن وائل ہے اور بعض نے کہا کہ ابی بن خلف ہے اور بعض نے کہا کہ
ہے جسکے حق مین آیت نازل ہوئی ہے وعلی ہذا آیت مین عام لفظ سے مراد خاص شخص لیا گیا۔ اور بعض نے کہا کہ الف لام
کا ہے اور جنس کفار مراد ہین اور یہ قول اگرچہ کافرون مین سے بعض نے کہا ولیکن چونکہ سب کا اعتقاد متحد ہے بلکہ
ملت ہین تو وہی سب کی طرف نسبت کیا گیا اور یہ محاورہ شائع ہے۔ بہرتقدیر انسان کا لفظ مومنون کو شامل نہین ہے بلکہ کافر خواہ
یا خاص شخص۔ اور معنی یہ کہ اور کہتا ہے انسان۔ ءَ إِذَا مَا کلمہ ما زائدہ تاکید ہے۔ کیا جب مِتُّ مین مرگیا تو لَسَوْفَ
أُخْرَجُ حَيًّا زمانہ استقبال کے وقت قریب مین زندہ اٹھایا جاؤنگا۔ حیا حال مؤکدہ ہے کیونکہ اخراج زندہ ہوتا ہے
انکاری ہے اور بلاغت کے قواعد پر کلام نہایت سخت انکار واستعجاب پر دلالت کرتا ہے اور مراد یہ کہ مین بعد موت کے زندہ
جاؤنگا کہ قبر سے نکالا جاؤن جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین۔ یہ بات بالکل عجیب وغیر ممکن ہے۔ سراج وغیرہ مین
نے کہا کہ نزول اسکا ابی بن خلف کی تردید مین ہوا جب اُسنے بوسیدہ ہڈیون کو ہاتھ مین لیکر ریزہ ریزہ کرڈالا اور کہا
کہ محمد کا زعم ہے کہ ہم لوگ مرجانے کے بعد اُٹھائے جاوینگے۔ وبقولے نزول بحق ابی جہل ہے اور بقولے مراد جنس کفار ہین جو
منکر ہین۔ اور اسی جانب شیخ ابن کثیر رح نے میل کیا چنانچہ تفسیر مین لکھا کہ اللہ تعالی انسان سے خبر دیتا ہے
ہونے سے تعجب کرتا اور اُسکو محال جانتا ہے کقولہ تعالی وان تعجب فعجب قولہم أئذا کنا ترابا وقولہ
من یحیی العظام وہی رمیم قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ وہو بکل خلق علیم۔ اور یہان ہو فرمایا أَوَلَا يَذْكُرُ
أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا کیا آدمی یہ یاد نہین کرتا کہ ہم نے اُسکو اول پیدا کیا
یعنی جب کچھ نہ تھا تب ہم نے اُسکو پیدا کردیا تو اب اسکا اعادہ تو بہت ہی آسان ہے کما قال تعالی
وہو اہون علیہ۔ اور حدیث صحیح مین ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم نے جھٹلایا اور اُسکو
ایذا اور مجھے ابن آدم نے اور اسکو روا نہ تھا کہ مجھے ایذا دے پس اسکا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ
نہین کریگا جیسا ابتداء مین پیدا کیا ہے حالانکہ اول پیدا کرنا مجھ پر نسبت دوبارہ کے آسان

یعنی بالا لکا مین احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہون - فی السراج - اور بعض علماء نے کہا کہ اگر تمام ہوکر جا ہے کہ بعث کے ثابت کرنے پر اس اختصار کے ساتھ حجت لادے تو کچھ قدرت نہ ہوگی کیونکہ اسمین ذرا بھی شک ہو اعادہ کرنا بہ نسبت ایجاد اول کے بالکل خفیف ہے - اگر کہا جاوے کہ قولہ یذکر الانسان - مین اللہ تعالیٰ نے ذکر یاد کا حالانکہ ایسی چیز مین ہوا کرتا ہے کہ جو پہلے سے معلوم ہو پھر درمیان مین سہو ہو گیا ہو - جواب دیا گیا کہ مراد یہ ہے کہ ذرا سوچ نہین کرتا ہو اور تذکر بہ تشدید بنوال لا مع - اور اگر بتخفیف ہو جیسے کہ نافع و ابن عامر و عاصم کی قراءت ہے تو مراد یہ کہ جانتا نہین اپنے حال سے یعنی جانتا ہے کہ وہ دنیا مین زندہ نہ تھا - فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ پس قسم ہے تیرے رب کی کہ ہم جمع کرینگے انکو اور شیاطین کو - اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی اپنے ذات پاک کی کہ ہم اُن منکرون کو مع شیاطین کے جنکی بندگی مین انکار سے مغرور ہو محشور کرینگے - فی السراج ہر کافر مع شیطان کے ایک زنجیر مین مسلسل حشر کیا جائیگا بدلیل قولہ تعالیٰ مقرنین فی الاصفاد - اور قسم کا فائدہ یہان دو وجہ سے ہے - اول تورد منکرین - کہ خبر کو قسم سے مؤکد کر دیا - دوم رب عزوجل کی قسم مضاف بجانب یعنی بجانب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شان ہے اور قولہ والشیاطین یعنی مع الشیاطین مینی مع ہے یعنی منکرون کو مع اُنکے شیاطین کے محشور کرینگے - ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا پھر ہم انکو حاضر کرینگے گرد جہنم کے گھٹنون کے بل - یعنی پہلے قیامت کے عرصات مین طویل مدت تک پیاس و دھوپ کی شدت برداشت کرنے کے بعد باہر جہنم کے اُسکے گرد جمع کیے جاوینگے اور اس حالت مین آن ہولناک امور کو مشاہدہ کرین جنمین اُنکو جانا ہے جمع ہو کر اُسی جہنم کی پشت پر سے صراط مستقیم سے راستہ جنت کا ہے پس اُسوقت اہل سعادت بھی یہان جمع ہونگے تاکہ اُن ہولناک امور کا مشاہدہ کرین جنسے اللہ تعالیٰ نے اُنکو نجات دی تاکہ اُنکا سرور زیادہ ہو اور دشمنان دین حسرت پر حسرت اُٹھا دین - اگر کہا جاوے کہ بدلیل قولہ تعالیٰ تری کل امۃ جاثیۃ - ہر امت گھٹنون کے بل ہو گی تو مومنون و کافرون کا ایک حال ہو گا اور عادت یہ ہے کہ بادشاہون کے مطالبہ کے وقت لوگ گھٹنون کے بل ہو جاتے ہین اور وہ وقت دہشت و قلق کا یہی ہے کہ قیام اسوقت نہو سکیگا تو یہ حالت سب کے واسطے ہو گی تو کافرون کے واسطے مزید ذلت کی وجہ نہین ہے اور جواب یہ دیا گیا کہ کافرون کو اول حشر سے آخر تک یہی حال ہوگا اور یہ مزید ذلت ہے - ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ یعنی امت بقول مجاہد رح - پھر ہر امت سے - أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ہر ایسے کو جو اُنمین سے اللہ تعالیٰ کا شدید سرکش تھا - ثوری رح نے کہا کہ ہر امت سے بعد سے جدا کرینگے تاکر اگلا گروہ پچھلے کے لیے روکا جائیگا یہانتک کہ جب سب پورے ہو جائینگے تو اللہ تعالیٰ اُنمین سے اسطرح کہ پہلے سب سے بڑے مجرم کو پھر اُسکے بعد والے مجرم کو علی ہذا - قتادہ رح نے فرمایا کہ معنی یہ ہین کہ پھر ہر دین والے مین سے چھانٹ لیا جاوے جو چھانٹا جائیگا اور مقدم کیا جائیگا اور یہی بہت سے اہل سلف کا قول ہے اور یہی ابن جریر رح نے اختیار کیا ہے - قولہ ایہم اشد کے اعراب مین بہت سے اقوال ہین جنمین سب سے زیادہ ظاہر وہ ہے جو سیبویہ رح کا مذہب ہے کہ ایہم مبنی اور جملہ ایہم ہو مبتدا محذوف اور اشد خبر ہے ای ہو اشد اور ایہم کی حرکت بنائی ہے اور شیعہ فرقہ جو کسی دین پر ہو - اور علامہ زمخشری رح نے کہا کہ شیعہ وہ گروہ شائع ہو جاوے یعنی یہ پھیل جاوے کہ اُسنے کسی گمراہ کی پیروی کی ہے مثلاً غیرہ کی تعبیر اسلام مین ہے بخلاف اہل سنت کے کہ وے اُسی حالت پر ہین جو زمانہ رسول اللہ صلعم

صدیقی کتب خانہ لاہور

مین اہل اسلام کی تھی اور انہین کوئی نئی بات ایسی نہین پیدا ہوئی کہ اُنکے حق مین شافع ہوتی [illegible]

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا پھر ہم جانتے ہین کہ تم مین کون اسمین داخل ہونے کو اولی ہی اگر مراد [illegible]

اگر کافر و مومن و فاسق سب ہین تو امید ہی کہ بہت سے عفو کیے جاوینگے۔ ف [illegible]

ہو اور کہان سے ہوا در عدم در عدم معدوم ہی اور قدم در قدم معروف ہی اور عارف اگر [illegible]

فناء ہوجاوے کیونکہ ازل مین اسکا وجود درحقیقت بمنزلہ عدم کے تھا کیونکہ اسکا قدم بھی [illegible]

تصریح کردی اپنے معانی کی اور ظاہر کیا اپنی اوقات کو پس اول نے تو آگاہ کیا کہ وہ ماخوذ [illegible]

کچھ نہ تھا۔ دوم نے خبر دی کہ ماخوذ از نطفہ ہی اور سوم نے خبر دی کہ خارج از بطون [illegible]

نطفہ واسطے اشارات کے اور باقی بسبب ندا رو ہونے نعوت و صفات کے ہی قال المترجم [illegible]

ابن العربی رح نے لکھا کہ قولہ لم یک شیئاً یعنی عالم شہادت مین محسوس نہ تھا یا شمار مین کچھ نہ تھا [illegible]

عالم ازل مین وجود عینی مثل عدم کے تھا کیونکہ وہ عین الجمع مین ناپید تھا و قولہ لنحشرنہم والشیاطین [illegible]

ان شیاطین کے ساتھ مبعوث کیا جائیگا جنہون نے اُنکو گمراہ کیا کیونکہ جو نفوس اس حد تک [illegible]

یا تت شیاطین کی ہمراہی کی ہی پس خواہ مخواہ اُنھین کے ساتھ حشر ہوگا خصوصاً جبکہ اعتقاد مین شیاطین [illegible]

حول جہنم۔ یعنی جہنم طبیعت کے گرد عالم سفلی مین جمع ہونگے کیونکہ پردہ ہیولانی اور طبع تاریک [illegible]

مین سلاسل شہوات کے ساتھ شیاطین کے ہمراہ ہین اُنپر قطران لعنت سے سیاہی چھائی ہی کوئی نور [illegible]

حق کو نہین سمجھتے اور قولہ جثیا اسواسطے کہ نفوس مین اُنکی شہوات کے میل سے جانب پستی کی طرف [illegible]

کبھی ہی تو اُنکو استطاعت قیام نہین ہی قولہ ثم لننزعن من کل شیعۃ۔ پھر ہر فرقہ مین سے وہ مخصوص کیا جائیگا [illegible]

وہ عذاب اشد کے واسطے مختص ہوگا کیونکہ حق تعالی کو اُسکے حال کا علم خود اس سے بھی زیادہ ہی [illegible]

جسکے وہ لائق ہی۔ پھر اللہ تعالی نے اس تاکید قسم کے ساتھ تنبیہ فرماکر اب عام خطاب مین [illegible]

وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي [illegible]

اور نہین تم مین سے کوئی مگر آنکہ جہنم کا وارد ہوگا ہی یہ تیرے رب پر حکم دیا ہوا قطعی [illegible]

اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝

تقوی کیا ہی اور چھوڑ دینگے ظالمون کو جہنم کے اندر [illegible]

واضح ہو کہ ان دونون آیتون کی تفسیر مین اہل تفسیر نے تطویل کی ہی اور صواب یہ ہی کہ خطاب عام [illegible]

اور ورود کے معنی داخل ہونے کے ہین اور اس سے نفی الوہیت ظاہر ہوجاتی ہی [illegible]

نے لکھا کہ اگر منکم کا خطاب انسان کو ہی جو اوپر مذکور ہوا ہی تو کلام مین صنعت التفات [illegible]

اُسکو مخاطب کردیا اور بعض نے کہا کہ خطاب کافرون کو ہی اور اظہر یہ ہی کہ خطاب [illegible]

عکرمہ و ایک جماعت کی قرارت مین وان منہم ہی مناسب آیات سابق [illegible]

[illegible] نہین خواہ مسلم ہو یا کافر نیکوکار ہو یا فاجر ہو مگر انکہ جہنم مین وارد ہونے والا ہی - پھر لوگون نے
[illegible] ہین اور وہ اختلاف یہ کہ اللہ تعالے نے نیکون کے حق مین فرمایا کہ اولئک عنہا مبعدون - وے
[illegible] ہین اور یہان وارد فرمایا پس بعض نے مبعدون کو محکم رکھا اور ورود کی تاویل کی اور بعض نے یہان کی آیت
[illegible] مبعدون کی تاویل کی پس کہا کہ ورود کے معنی داخل ہونا - بدلیل قولہ تعالے لو کان ہولاء الہۃ ما وردوہا یعنی کفار پر
[illegible] جہنم کے ایندھن ہونگے پس اگر یہ لوگ الٰہہ ہوتے تو جہنم مین وارد نہین ہوتے یعنی داخل نہ ہوتے
[illegible] اختلاف ہی بعض نے کہا کہ ورود بمعنی دخول ہی اور یہ مختص بکفار ہی بدلیل قرارت وان منہم الا واردہا
[illegible] بطریق التفات ہی اور مراد کفار ہین - اور بعض نے کہا کہ نہین بلکہ ورود بمعنی دخول ہی اور مراد مسلم و کافر
[illegible] باستثناء انبیاء و مرسلین ع کے لیکن مومنون کے واسطے برد و سلام ہی جیسے ابراہیم علیہ السلام کے واسطے آگ برد و سلام
[illegible] انکو محسوس نہ ہوگا سواے راحت کے اور کافرون پر اثر ناری محسوس ہو گا جیسے جہنم پر جو ملائکہ موکل ہین انکو کوئی
[illegible] نہین ہوتا اور جیسے آیات موسی علیہ السلام مین تھا کہ ایک ہی پیالہ پانی تھا کہ قبطی کے حق مین خون تھا اور اسرائیلی
[illegible] مین پانی تھا اور یہ اقرب ہی - ایک فرقہ نے کہا کہ ورود کے معنی صراط پر گذرنے کے ہین کیونکہ صراط تو جہنم کی پشت پر
[illegible] اہل جنت وہان سے سلامت گذرینگے اور اہل جہنم اوپر سے جہنم مین گر پڑینگے - اور اس قول پر استثناء انبیاء و مرسلین
[illegible] ہی اور یہی صواب ہی واللہ اعلم - اور در حقیقت یہ بھی دخول ہی اور یہ ابن عباس و کعب احبار و سدی سے مروی ہی اور
[illegible] اسکو ابن مسعود رض سے مرفوع بھی روایت کیا ہی اور یہی حسن بصری رح سے مروی ہی - اور بعض نے کہا کہ ورود کے معنی
[illegible] ہین جیسے بولتے ہین کہ وردت البصرۃ ولم ادخلہا - مین بصرہ پر وارد ہوا اور اسمین داخل نہین ہوا اور اسی پر دلالت
[illegible] فلما ورد ماء مدین - جب موسی وارد ہوا مدین کے پانی پر - ظاہر ہی کہ پانی مین داخل نہین ہوے تھے بلکہ اس سے
[illegible] اور یہی مراد یہان لینی چاہیے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی ان الذین سبقت لہم منا الحسنی اولئک عنہا مبعدون -
[illegible] جو ہماری طرف سے انکے واسطے بھلائی وے جہنم سے دور کیے ہوے ہین - پس جسکے واسطے اللہ تعالی نے جہنم
[illegible] کر لی وہ اسمین نہین داخل ہو گا تو مراد یہ ہی کہ اہل سعادت اس سے قریب ہونگے اور اسکو جھانکینگے اور دیکھینگے
[illegible] حساب کے واسطے مجتمع ہونگے وہ اس سے قریب ہو گا پس جہنم کو دیکھینگے اور اسمین نظر کرینگے پھر اللہ تعالے
[illegible] دیگا جو دیکھا تھا اور انکو جنت مین لیجاوینگے - اور جو لوگ ورود بمعنی دخول لیتے ہین وے جواب دیتے ہین
[illegible] مبعدون [illegible] سے اگر مراد نفس جہنم سے دوری ہی تو کمال نہین علاوہ اسکے وہ لوگ بقول تمہارے موقف مین جہنم سے
[illegible] اسکے عذاب سے و اسکے اندر سکونت سے ہی اور ہم نے کہا کہ ورود انکے حق مین رحمت ہی تو وے
[illegible] آیات و احادیث و آثار سب کے معنی متفق ہین پس اسی پر محمول کرنا واجب ہی - پھر اگر
[illegible] کے داخل ہونے سے فائدہ کیا ہی تو جواب یہ کہ بہت سے فوائد اسکے ظاہر موجود ہین اول
[illegible] علیہ السلام وغیرہ کی الوہیت کے قائل لوگ جہنم سے دیکھینگے کہ وے اسوقت رب سلم
[illegible] ہوتا - دوم مومنین کو سرور و فرحت زیادہ ہوگی جب ایسے ہولناک مقام سے

Marfat.com

خلاص پاوینگے - سوم کافرون پر غم وحسرت زیادہ ہوگی جب دیکھینگے کہ جنکو دشمن بنایا تھا اور اُنسے ...
اس شان سے گذرتے چلے جاتے ہین اور اپنے آپ کو اُسی مین خوار و عذاب مین گرفتار پاوینگے ...
مومنون یعنی اپنے دشمنون کے روبرو اس حال سے مفضیحت ہونگے - پنجم جب مومنین اس عذاب ...
و اُسکی اعلی منزلت کی قدر و قیمت اُنکے نزدیک بہت ہوگی - پھر امام ابن کثیر رح کی تفسیر ...
جو اُنھون نے باسانید ذکر فرمائی ہین لکھا کہ امام احمد نے ابو سمیہ رح سے روایت کی کہ ہم ...
بعض نے کہا کہ کوئی مومن جہنم مین وارد نہ ہوگا اور بعض نے کہا کہ مومن و کافر سب وارد ہونگے پھر ...
دیگا پھر ہم لوگ حاضر ہوکر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو مین نے عرض کیا کہ ہم ... ورود مین ...
جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جہنم مین مومن و کافر سب وارد ہونگے - اور سلیمان راوی نے ایک مرتبہ ...
سب اور جابر رض نے اپنی انگلیان اپنے کانون کی طرف مائل کین اور کہا کہ یہ دونون بہرے ہوجاوین اگر مین نے ...
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو کہ آپ فرماتے تھے کہ نہین باقی رہیگا کوئی نیکوکار اور نہ بدکار مگر کہ جہنم مین داخل ہوگا ...
مومن پر ٹھنڈک و سلامتی ہوگی جیسے ابراہیم علیہ السلام پر تھی حتی کہ مومنون کی سردی سے آگ پر ایک چیخ ہوگی پھر ...
دیگا اُن لوگون کو جنھون نے تقوی کیا تھا اور چھوڑ دیگا اُسمین ظالمون کو گھٹنے کے بل - قال حدیث غریب ...
ابو عمر دنی کتاب التمہید و رواہ عبد بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم والبیہقی والحاکم وقال صحیح الاسناد - اور لکھا کہ حسن ...
باسناد خود خالد بن معدان سے روایت کی کہ اہل جنت جب جنت مین داخل ہوجاوینگے تو کہینگے کہ کیا ہم کو ...
نے نہ دیا تھا کہ نار پر وارد ہوگا تو کہا جائیگا کہ تم دوزخ پر گذرے تھے اس حال مین کہ وہ بجھی ہوئی تھی - ...
یہ ہین کہ تم کو جو رب عزوجل نے جہنم پر گذرنے کا خوفناک وعدہ دیا تھا وہ اسواسطے نہ تھا کہ تم پر کچھ اثر عذاب ہوگا بلکہ
تم گذرے ہو کہ تمھارے واسطے وہ ٹھنڈی تھی یہی تمھارا گذر ہوا ہی - چنانچہ شاہد اسکے لیے حدیث صحیح ہی کہ مومن سے ...
کہ جزیا مومن فان نورک اطفا ناری - اے مومن جلدی گذر جا کہ تیرا نور میری آگ بجھائے دیتا ہی - اور ... دوزخ
آگ کچھ دنیاوی حالت پر قیاس نہین ہوسکتی ہی کیونکہ وہ بیجان و بے حس نہین ہی جیسا کہ نص ...
تعالی تطلع علی الافئدۃ - وہ جھانک لیتی ہی دلون کو - بخلاف دنیاوی آگ کے کہ اسمین مومن و کافر ...
جل جاوے تو وہان دوزخ ہر ایک کے واسطے امتیاز کریگی - اور عبد الرزاق نے قیس بن ابی حازم سے ...
رواحہ رضی اللہ عنہ اپنا سر اپنی بی بی کی گود مین رکھے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ بیمار تھے پھر ...
تو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے رولایا وہ بولی کہ مین نے تم کو روتے دیکھا تو مین بھی روئی آپ نے فرمایا ...
یاد کیا کہ وان منکم الا واردہا - تو مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ وارد ہونے کے بعد پھر اُنھون نے نجات پائی ...
آگے اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ پھر ہم متقین کو نجات دینگے - لیکن یہ ہر شخص کے حق مین ...
ہی اور یہ معلوم کہ جانے والے سب ہین - ابن جریر رح نے ابو اسحق رح سے روایت کی کہ ...
کاش میری ماں مجھے نہ جنتی پھر روتے تو کہا گیا کہ اے ابو میسرہ تم کیون روتے ہو تو کہا کہ ہم کو ...

Marfat.com

[illegible] سے صادر ہونے والے ہو قال المترجم یعنی اس سے متقین کی نجات پانے وصادر ہو جانے کا ذکر ہوا
[illegible] معلوم ہو سکتا کہ انہین سے ہین یا نہین ہین فافہم۔ عبد اللہ بن المبارک نے حسن بصری رح سے روایت کی کہ ایک صحابی رض
[illegible] سے کہا کہ کیا تیرے پاس یہ حکم پہونچا کہ تو آگ مین وارد ہونے والا ہے اُسنے کہا کہ ہان۔ کہا کہ پھر یہ حکم پہونچا کہ تو اس سے
[illegible] نکلنے والا ہے کہا کہ نہین تو۔ تو کہا کہ پھر یہ ہنسی کس بات پر ہے حسن رح نے کہا کہ پھر کبھی اُسکو کسی نے ہنستے نہ دیکھا یہانتک کہ وہ
[illegible] سے واصل ہوا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ شدت خوف اور شدت یقین ہے اور ان سب روایات سے ورود کے معنی دخول کے
[illegible] اور عبد الرزاق نے روایت کی کہ نافع بن الازرق یعنی خارجی نے ابن عباس سے جھگڑا کیا تو ابن عباس نے فرمایا کہ ورود کے
[illegible] دخول کے ہین تو نافع مذکور نے کہا کہ نہین پس حضرت ابن عباس رض نے پڑھا قولہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم
[illegible] واردون۔ وارد ہوے یا نہین یعنی یہان داخل ہونے کے معنی متعین ہین اور قولہ یقدم قومہ یوم القیامۃ فاوردہم النار۔ وہ وارد ہوا یا
[illegible] یعنی فرعون مع قوم ضرور جہنم مین داخل ہوا پس مین اور تو عنقریب جہنم مین داخل ہونے والے ہین تو دیکھ کہ اسمین سے نکلیگا یا
[illegible] مین دیکھتا ہون کہ اللہ تعالے تجھے اسمین سے نہین نکالیگا کیونکہ تو جھٹلاتا ہے پس نافع ہنسنے لگا۔ اور ابن جریر رح نے عطاء رح
[illegible] سے روایت کی کہ ابو راشد حروری یعنی نافع بن الازرق نے کہا کہ لایسمعون حسیسہا۔ یعنی نیکی والے جہنم کی حسیس نہین سنینگے اور
[illegible] کی مراد یہ کہ پھر داخل نہ ہونگے ورنہ حسیس سنتے تو ابن عباس رض نے فرمایا کہ ارے تیری بربادی ہو کیا تو مجنون ہے کہان گیا قولہ تعالیٰ یقدم
[illegible] یوم القیامۃ فاوردہم النار اور قولہ ونسوق المجرمین الی جہنم وردا۔ اور قولہ وان منکم الا واردہا۔ اور واللہ اگلے نیکون کی دعا میں
[illegible] تھا کہ الٰہی مجھے دوزخ سے سالم نکالیو اور مجھے جنت مین غانم داخل کیجیو۔ اور ابن جریر رح نے مجاہد رح سے روایت کی کہ مین ابن عباس رض
[illegible] کے پاس تھا کہ اتنے مین ایک شخص آیا جسکو ابو راشد کہتے تھے وہ نافع بن الازرق تھا تو اُسنے ابن عباس رض سے کہا کہ اے ابن
[illegible] عباس کیا معنی ہین کہ فرمایا وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا۔ تو فرمایا کہ اے ابو راشد تو اور مین عنقریب اسمین وارد ہونگے
[illegible] پس نظر کر کہ ہم اس سے کوچ کرینگے یا نہین۔ اقول یعنی اسکی فکر کر کہ اُس سے نجات کی کیا سبیل ہے۔ عوفی نے ابن عباس رض سے
[illegible] روایت کی کہ قولہ وان منکم الا واردہا یعنی نیکو کار و بدکار۔ امام احمد نے ابن مسعود رض سے روایت کی کہ قولہ ان منکم الا واردہا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وارد ہونگے دوزخ مین سب لوگ پھر اس سے کوچ کرینگے موافق اپنے اعمال کے۔ اور اس حدیث
[illegible] کو ترمذی و بیہقی و حاکم وغیرہم نے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ صحیح الاسناد ہے اور یہ روایت ابن مسعود رض سے موقوف بھی روایت کی
[illegible] کہ لوگ سب صراط پر وارد ہونگے اور انکا ورود انکا قیام گرد جہنم کے ہوگا پھر صراط پر موافق اپنے اعمال کے کوچ کرینگے پس بعض
[illegible] جیسے گذریگا مثل برق کے اور بعض گذریگا مثل ہوا کے اور بعض گذریگا مثل پرند کے اور بعض گذریگا جیسے تیز رفتار گھوڑا
[illegible] اور بعض جیسے تیز رفتار اونٹ ہوتا ہے اور بعض جیسے پیر دن بھاگتا ہوا آدمی ہوتا ہے حتی کہ سب سے پیچھے گذرنے والا ایک مرد
[illegible] ہوگا جسکے قدم کے انگوٹھون کے مقام پر ہوگا وہ گذریگا پس صراط اسکو لیکر جھکیگا اور صراط نرم پھسلن کا مقام ہے اسپر
[illegible] کانٹے ہین اُسکے دونون طرف ملائکہ ہین جنکے ساتھ آتشی کلالیب ہین جس سے لوگون کو اچک لیتے ہین اور پوری حدیث
[illegible] ابن ابی حاتم نے [illegible] اور مترجم کہتا ہے کہ اس روایت مین کلالیب آتشی کا ملائکہ کے پاس ہونا معرج ہے اور صحیح مسلم وغیرہ کی روایات
[illegible] مین سے مذکور ہے اور ظاہر ہے یہ حالات دوزخ کے متعلق امر ہے واللہ تعالے اعلم۔ اور ملائکہ کے اچک لینے کے یہ معنی

انگوٹھے

Marfat.com

ہین کہ جو شخص مومن نہین ہی یادہ سزا پانے والا ہی آسکو آگ لینگے اور وہ نہین گذر سکیگا [illegible]
سے روایت کی فی قولہ وان منکم الا واردہا۔ کہاکہ صراط پشت جہنم پر ہی مثل دھار تلوار [illegible]
دوسرا طبقہ مثل ہوا کے گذریگا اور تیسرا مثل تیز رفتار گھوڑے کے اور چوتھا مثل تیز [illegible]
کہتے جاوینگے اللہم سلم سلم۔ الہی انکو سلامت رکھ الہی انکو سلامت رکھ۔ اس روایت کے [illegible]
وابو سعید وابو ہریرہ وجابر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے مروی ہین۔ کعب احبار سے روایت ہی [illegible]
نے کہاکہ لوگون کے واسطے آگ دوزخ مانند پشت اہالہ کے ہو جائیگی حتی کہ اسپر خلائق کے اقدام [illegible]
پکاریگا کہ اپنے لوگون کو رکھ لے اور میرے لوگون کو چھوڑ دے کہاکہ پھر وہ اپنے ہر دوست کو کھینچ لیگی [illegible]
سے آگاہ ہوگی جیسے کوئی اپنے فرزند کو پہچانتا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ اور ایمان والے اس سے بھیگے کپڑے نکل جاوینگے [illegible]
ہونے سے حقیقت مراد نہین ہی بلکہ کنایہ ہی کہ مومنون کو اُسکی حرارت سے کچھ بھی نہ پہونچیگا اگر کپڑے بھیگے ہون تو ویسے ہی [illegible]
احمد ومسلم وغیرہ نے ام بشر زوجہ زید بن حارثہ رض سے روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ داخل نہ ہوگا [illegible]
جو بدر یا حدیبیہ مین حاضر ہوا تو حفصہ ام المومنین رض نے کہاکہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہی کہ وان منکم الا واردہا۔ آپ نے فرمایا کہ [illegible]
ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وان منکم الا واردہا یعنی کوئی تم مین سے [illegible]
جہنم ہوگا۔ **كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا** ہی تیرے رب پر قسم واجب کذا قال ابن مسعود [illegible]
یعنی قضاے محکم۔ مراد یہ کہ اُسنے مقدر کردیا کہ یہ ضرور ہونے والا ہی۔ **ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا** پھر بچا [illegible]
دینگے ان لوگون کو جنھون نے تقوی کیا۔ یعنی اہل تقوی کو اس گذر مین سالم نکال دینگے **وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ**
فِيْهَا جِثِيًّا اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو اسمین گھٹنون کے بل پڑا ہوا۔ پس اگر یہ مراد ہی کہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینگے تو
مراد کافر مشرک ہی اور اگر عام ہو کہ خواہ دوام کے لیے یا چند روز کے لیے تو گنہگار مسلمانون کو بھی شامل ہی۔ صحیحین مین [illegible]
سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین مرینگے کسی مسلمان کے تین فرزند کہ چھوجاوے اسکو آگ [illegible]
اتارنے کو۔ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ جس مسلمان کے تین فرزند نابالغ مرین تو اسکے دوزخ کی آگ نہ چھوے گی [illegible]
نے قسم کھائی ہی کہ کان علی ربک حتما مقضیا۔ تو وہ دوزخ مین وارد ہوگا۔ اور عبد الرزاق نے ابو ہریرہ رض [illegible]
شخص کے تین مرے اسکو آگ نہ چھوویگی لیکن قسم اتارنے کو۔ یعنی ورود۔ اور مراد اس حدیث [illegible]
اور مثل روایت صحیحین کے ابو داؤد والطیالسی نے روایت کی ہی اور امام زہری رح نے [illegible]
گویا مراد یہ آیت ہی وان منکم الا واردہا الآیہ۔ اور ابن جریر رح نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہ آنحضرت [illegible]
لے چلے اپنے اصحاب مین سے ایک کی عیادت کے لیے جو بخار مین مبتلا ہوگیا تھا اور [illegible]
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ بخار میری آگ ہی اسکو مین اپنے بندہ مومن پر مسلط کرتا ہون تاکہ [illegible]
ہذا حدیث غریب ولم یخرجوہ من ہذا الوجہ۔ واقول حدیث مین ہی کہ بخار دوزخ کی [illegible]
ابن جریر رح نے مجاہد رح سے روایت کی کہ بخار حصہ ہر مومن کا دوزخ سے ہی [illegible]

[illegible] کہ مجاہد رح کے نزدیک قولہ وان منکم الا واردہا سے یہ مطلب ہی کہ مومن کا ورود جہنم مین اصلح ہی کہ اسکو بخار آجاوے
[illegible] ہی مجاہد رح کا یہ مطلب نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ بخار اگر مسلمان کو آیا اور اُسنے صبر کے ساتھ قیام کیا تو اُسکے ایسے گناہون
[illegible] گیا کہ جنکی جہت سے اسکو فی الجملہ دوزخ کی بپت اٹھانی پڑتی کیونکہ ہر ایک اسمین وارد ہونے والا ہی پس یہان ایسی آسانی
[illegible] کفارہ ہوگیا فافہم - اور امام احمد رح نے معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
[illegible] نے ختم تک قل ہو اللہ احد دس مرتبہ پڑھا تو بناتا ہی اللہ تعالی اسکے واسطے ایک قصر جنت مین - تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض
[illegible] کیا یا رسول اللہ تب تو ہم لوگ بہت کثرت سے قصور لینگے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اکثر واطیب ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہزار آیتین پڑھین سبیل اللہ مین تو وہ لکھا جائیگا قیامت مین ساتھ مین نبیون وصدیقین اور
شہیدون وصالحین کے اور یہ لوگ بہت خوب ساتھی ہین ان شاء اللہ تعالی اور جس نے نگہبانی کی پیچھے سے مسلمانونکی راہ الٰہی مین
[illegible] کی نیت سے بغیر اجرت سلطان کے تو وہ اپنی آنکھون سے دوزخ نہ دیکھیگا لیکن قسم اتارنے کو - اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ وان
منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا - اور اللہ تعالی کی راہ مین ذکر کرنا نفقہ دینے سے سات سو گونہ بڑھایا جاتا ہی اور ایک روایت
مین سات لاکھ گونہ ہی - وقد رواہ البخاری فی تاریخہ والطبرانی وابو یعلی - اور ابو داؤد کی روایت معاذ بن انس رض مین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہی کہ ناز وروزہ وذکر الٰہی جہاد مین نفقہ سے سات سو گونہ زیادہ ہوتا ہی - عبد الرزاق رح نے قتادہ رح سے قولہ وان
منکم الا واردہا - مین روایت کی کہ یہ جہنم پر ممر ہی - قال المترجم معنی یہ ہین کہ ورود سے مراد وہ دخول ہی جو جہنم پر ہوکر گذرینگے - عبد الرحمن
بن زید بن اسلم نے کہا کہ مسلمانون کے لیے ورود یہ ہی کہ جسر جہنم یعنی پل صراط پر گذرینگے اور مشرکین کا ورود یہ ہی کہ جہنم مین داخل ہوتے
جاوینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اُس روز پھسل گرنے والیان اور پھسل گرنے والے بہت ہونگے - اور اُس روز اُس
صراط کے محیط دونون طرف وصف ملائکہ کی ہونگی جنکی دعا یہ ہوگی کہ اللھم سلم سلم - الٰہی سلامت رکھیو الٰہی سلامت رکھیو یعنی اہل اسلام
[illegible] سدی رح نے مرہ رح سے اُنسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی فی قولہ کان علی ربک حتما مقضیا - کہا یہ تیرے رب پر قسم
واجب ہی - مجاہد رح نے کہا کہ قولہ حتما - یعنی قضاء - یعنی اس تقدیر کے جاری ہونے کا حکم دیدیا ہی اور یہی قول ابن جریج کا ہی اور قولہ ثم
ننجی الذین اتقوا - یہان دو معنی ہین ایک یہ کہ ورود تو سب خلائق کا ہوگا خواہ مومن ہون یا کافر ہون پھر اس ورود مین مومنون
[illegible] جنھون نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک کے اعتقاد سے تقوی کیا تھا پھر اُسکے حکم کی نافرمانی [illegible] سے باز رہے تھے یا گنہگار تھے
[illegible] نجات دی جائیگی متقین کو اول ہی اول مین پس وے اس مرور مین پار ہوجاوینگے - اور گنہگارون کو شفاعت سے - اور اس قول پر
[illegible] مسلمان جنکے حق مین سزا کا حکم ہوا ہی وہ ظالمون کے ساتھ نہین رہتے - کما قال ونذر الظالمین فیہا جثیا - اور معنی دوم یہ کہ جو شیخ
[illegible] رح وجماعت نے اختیار کیے ہین کہ جب سب خلائق دوزخ پر گذرینگے تو کفار کل ومسلمانون مین سے بعض ایسے گناہگار جو روکے
[illegible] مین گر پڑینگے اور مومنین متقین اس سے نجات پاوینگے پس جیسے جنکے اعمال خالص ہین اور بہتر ہین وے سرعت کے ساتھ
[illegible] اور جنت مین ہونگے مطلق جو کہ اپنے گنہگار بھائیون کے واسطے جو کبیرہ گناہون مین مبتلا ہوکر دوزخ مین رہ گئے ہین شفاعت
[illegible] بھی شفاعت کرینگے اور انبیاء علیہم السلام ومومنین صالحین سب شفاعت کرینگے پس ایک خلقت کثیر کو آگ سے
[illegible] کیا ہوگا سوائے چہرہ واعضاء سجود کے کہ ان مقامات کو آگ نہین کھائیگی - پھر ان لوگون کی بخشش بذریعہ

Marfat.com

شفاعت سے اور نکلنا سبب ایمان ہوگا جیسا جسکے دل مین ایمان زیادہ ہے وہ اول نکالا جائیگا
جسکے دل مین ایک دینار برابر ایمان ہو پھر شفاعت سے اُسکے نکالنے کی اجازت پاوینگے جسکے دل مین
نکالنے کی اجازت پاوینگے جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہو پھر اُسکے بعد مومنین نہین پہچانینگے
کے علم مین رہ جاوینگے پس اللہ تعالےٰ دوزخ مین سے ایسے لوگون کو نکالیگا جنھون نے کبھی
پھر کبھی کوئی نیکی نہین کی ہو پھر دوزخ مین کوئی نہین رہیگا سواے ایسی بکثرت مخلوق کے جنکے حق مین
لہذا فرمایا کہ ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا - مترجم کہتا ہے کہ جو شیخ ابن کثیر رحمہ نے ذکر کیا اسکا
ہو سکتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ ورود سب کا ہوگا اور رہجاوینگے اسمین فقط ظالم لوگ اور وہ اصطلاح کہ مومنین متقین
کے اُسی وقت گذر جاوینگے اور مومنین عاصین اسمین سے نجات دیے جاوینگے پس باقی ظالمین رہجاوینگے - اور
اللہ تعالیٰ نے متقی کے نسبت فرمایا کہ اُسکے واسطے میراث جنت ہے یعنی دوزخ مین سے اُنکا کچھ نہین ہے اور
جنکی صفت تقویٰ ہوگئی ہے اور وہ ایمان واعمال صالحہ دونون سے مع پرہیز معاصی کے ہے اور یہان نجات دینے مین الذین اتقوا
جو متقین کو بھی شامل ہے اور ایسے لوگون کو بھی جنھون نے تقویٰ کیا ہو اگرچہ عاصی ہون پس ظالمین کے مقابلہ مین
ہوے کیونکہ ظالم کا فرد مشرک مین اور انھون نے اگرچہ اعمال مین عصیان کیا مگر شرک سے تقویٰ کیا ہے - خاتم
کے قول مین واردہا کی ضمیر قیامت کی طرف راجع ہے اور امام محی السنہ نے معالم مین کہا کہ صحیح قول اول ہے کہ ضمیر جہنم کی طرف ہے اور
تمام اہل سنت متفق ہین - اور وہ یہ ہے کہ نکال لیا جائیگا دوزخ سے یعنی نجات دیا جائیگا بعد سزا کے جس نے کہا کہ لا الہ الا اللہ
دلمین جو کے برابر خیر ہے اور نکالا جائیگا دوزخ سے جسنے کہا کہ لا الہ الا اللہ اور اُسکے دلمین گیہون کے برابر خیر ہے اور نکالا جائیگا دوزخ سے جسنے کہا کہ
لا الہ الا اللہ اور اُسکے دلمین ذرہ برابر خیر ہے - اور ایک روایت مین بجاے خیر کے ایمان مذکور ہے - ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
فرمایا کہ مین خوب جانتا ہون کہ جو سب سے آخر مین جہنم سے نکلیگا وسب سے آخر مین جنت مین داخل ہوگا وہ ایک مرد ہوگا کہ جہنم سے گھسٹتا ہوا
بل نکلیگا پس اللہ تعالیٰ اُس سے فرماویگا کہ جاکر جنت مین داخل ہو پس وہ جنت تک آویگا تو اُسکو ایسا نظر آویگا کہ جنت بھری ہوئی ہے
عرض کریگا کہ اے رب مین نے اُسکو بھرا ہوا پایا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ جاکر داخل جنت ہو اور تیرے واسطے دنیا کے مثل اسمین سے
وہ عرض کریگا کہ الٰہی تو میرا رب ہے تو بھی مجھسے مسخرگی مین ڈالتا ہے - ابن مسعود رضہ کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ ہنسے
اگلے دندان مبارک نظر آنے لگے پس یہ شخص اہل جنت مین سے سب سے ادنیٰ درجہ کا ہے - جابر رضہ سے روایت
کہ لا الہ الا اللہ کہنے والون مین سے کچھ لوگ عذاب کیے جاوینگے دوزخ مین یہانتک کہ مثل کوئلہ کے
پہنچیگی پس نکالکر جنت کے دروازہ پر ڈالے جاوینگے پس اہل جنت انپر پانی چھڑکینگے تو ایسے اُگینگے جیسے
نہایت تر وتازہ اُگتا ہے قال المترجم یہ مراد نہین کہ اُنکا رنگ سبز ہوگا بلکہ
کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری امت مین سے ایک شخص
اور اُسکے سامنے اُسکے نامہ اعمال ننانوے نامہ پیش کیے جاوینگے ہر ایک اُسکا جہانتک نظر
وہ مایوس ہوگا پس اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ کیا میرے فرشتہ کرام کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا

[illegible] کوئی عذر ہے وہ عرض کریگا کہ ای میرے رب میرے پاس کچھ عذر نہین ہی یہانتک کہ جب وہ مایوس ہوکر جزم
[illegible] ظلم ہوگا کہ ہمارے یہان تیری ایک نیکی ہی اور آج تجھپر ظلم نہ ہوگا پس ایک بطاقہ حریر لپٹا ہوا انکالا جائیگا وہ ایک
[illegible] ہوگا جسمین اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمدا رسول اللہ لکھا ہوگا وہ اپنے دل مین کہیگا کہ کہان یہ بطاقہ اور کہان یہ
[illegible] نامہ اعمال پس حکم ہوگا کہ میزان عدل پر حاضر ہوکر اپنے اعمال کا وزن کرے وہ عرض کریگا کہ ای رب یہ بطاقہ کیا ان نامہا
[illegible] کے مقابلہ مین ہی اور حکم تیرا ہی ہی پس ارشاد ہوگا کہ اپنے وزن مین حاضر ہو اور آج نہین ظلم ہوگا تجھپر پس وہ حاضر ہوگا اور
نامہ اعمال رکھے جاوینگے اور جب وہ کلمہ توحید و تصدیق رکھا جائیگا تو سب نامہ اعمال کا پلہ اونچا پڑجائیگا اور کلمہ توحید کا پلہ بھاری
ہو جائیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی جل شانہ کے نام پاک کے مقابلہ مین کوئی چیز بھاری نہین ہوسکتی ہی مترجم
کہتا ہی کہ ایمان نام تصدیق و یقین کا ہی اللہم اختمنا بالایمان والتصدیق بک وبما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ف ۔ قال الشیخ
ابن العربی رح قولہ وان منکم الا واردہا ۔ جو شخص مبعوث کیا جائیگا اُسکی روح اُسکے جسم مین واپس کیجائیگی تو اُسکو صراط سے پار ہونا
ممکن نہ ہوگا مگر اُسی طرح کہ جہنم کے اوپر سے عبور کرے لیکن مومن جب جہنم پر آویگا تو اُسکے نور سے دوزخ کی لپٹ ٹھنڈی ہوجائیگی
تو بعض مومنون کو جہنم کا شعور بھی نہ ہوگا چنانچہ روایت ہی کہ جہنم کہیگی مومن سے کہ ای مومن جلدی چلے جاؤ تمہارے نور نے میری نار
بجھادی ۔ اور اگر تو مومن سے جنت مین داخل ہوجانے کے بعد پوچھے کہ دوزخ کے ورود مین تیرا کیا حال ہوا تھا تو وہ کہے کہ مینے
تو کچھ محسوس نہین کیا ۔ جیسے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تم بھی دوزخ مین وارد ہوگے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی ہم تجاوز
کر جاوینگے اِس حال سے کہ دوزخ بجھی ہوئی ہوگی ۔ اقول یعنی ہمارے نزدیک گویا دوزخ بجھی ہوئی سرد ہی ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جنت والے جب جنت مین داخل ہوجاوینگے تو بعضے کہینگے کہ ہم کو ہمارے رب عز وجل نے
وعدہ دیا تھا کہ ہم دوزخ مین وارد ہونگے تو اُنسے کہا جائیگا کہ تم اُسمین وارد ہوے تھے وہ بجھی ہوئی تھی ۔ اور قولہ تعالی اولئک عنہا
مبعدون ۔ اِسکے معنی یہ ہین کہ مبعدون عن عذابہا دوزخ کے عذاب سے یہ لوگ دور رکھے جاوینگے ۔ ف ۔ وفی العرائس قولہ تعالی
[illegible] واردہا ۔ یہ قسم جو حق عز وجل نے بیان فرمائی ہی صفت قدم کے حق واجب مین سے ہی اسواسطے کہ اُسکی صفات مین سے
جبروت ہی تو سب کو جہنم پر وارد کیا کیونکہ یہ قہر انہین مباشر ہی تاکہ حق عز وجل کو جمیع معانی صفات سے پہچانین اور مومنون کے
[illegible] بھی رحمت ہی کہ اُنکو دیدار جلال ازلیت سے جو بلباس قہر ہی محروم نہین فرمایا ولیکن چونکہ وہ خالص رحمت کے اثر مین ہین
تو اس قہر کا اثر کچھ نہین پہونچا بلکہ اُنھون نے مشاہدۂ صفت سے فرحت و سرور حاصل کیا کیونکہ وہان کشف جبروت ہی اور وہان
[illegible] ملکوت ہی اور اُنکے وہان ورود مین بہت سے اسرار کا ظہور ہی بھلا تجھے کچھ معرفت اُس کلام پاکیزہ سے حاصل ہی جو ارشاد
[illegible] کبریا اور عطائے مغرب بقا سید المرسلین والانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حتی یضع الجبار قدمہ فیہا فیقول قط قط
[illegible] بعضہا الی بعض ۔ یعنی جہنم برابر بلند ہوجاویگی یہانتک کہ رکھیگا حضرت جبار صفت قدم اُسمین تو کہیگی کہ بس بس اور اُسکا جسم
[illegible] کی طرف سمٹ جائیگا ۔ اور بھلا تجھے کچھ معلوم ہوا کہ یہ قدم کیا ہی یہ کشف جلال قدیم ہی ۔ اللہ اللہ جب جلال بجمال قدم
[illegible] دوزخ مین ورود اور وقوف مین کیا مضائقہ ہی مگر جسم کو کمی دور کیا جاوے اور نظر آوے تو سبحان اللہ جہان ہو سے
[illegible] زوال و سلسال و شیخانہا ورد ہوے بس وہی صحرا ہی باغ و بوستان + ہو جہان رونق فزا وہ جان جان

Marfat.com

اور قولہ کان علی ربک حتما مقضیا۔ جب اُسنے ازل مین وصف فرمایا کہ اپنے آپ کو تمام صفات سے
ہین توجب یہ کشف بھی پورا ہوگیا تو وصول بحق مع الحق ہوا اور جوار رحمت مین بوصال لطف ...
اب کوئی امتحان نہین ہی لہذا فرمایا قولہ ثم ننجی الذین اتقوا۔ وہ بچائے گئے ہین عذاب فراق ...
خوش ہین بخلاف اہل شہوات وکفر وعصیان کے کہ وہ عین لذت مین مُبرتے ہین اور آگ ...
خوش جو بعد چند روز کے سٹر جائیگا اور واسطی رح نے فرمایا کہ بحکم حق عزوجل کوئی بھی نہ ہوگا ...
اُنکے افعال کے ملاحظہ کو پیش ہونگے پھر اللہ تعالی اُن بندون کو نجات دیگا جنھون نے اُسکو ساقط ...
ہمیشہ توفیق الٰہی عزوجل سے موافقت پر رہے ہین پس آگ اُنکے ملاحظہ کے قابل نہین ہی۔ اور کہا کہ حتما مقضیا ...
حتم کی جستجو ہی اور خوف سے مقضی دفع کیا جاتا ہی یعنی یہان خوف وامید چاہیے ہی۔ شیخ جنید رح نے کہا کہ ...
کہا کہ جس نے نجات پائی اُسنے فقط صدق دلی سے نجات پائی۔ اور حریری رح نے کہا کہ جس نے نجات پائی اُسنے فقط ...
سے نجات پائی۔ اور ابن عطار رح نے کہا کہ سچے طور پر عہد وفا کرنے سے نجات ہی۔ اور مین کہتا ہون کہ جس نے نجات
وہی ہی جسکے ساتھ ازلی عنایت وپسندیدگی تھی اور نام ورسم تو زائل چیزین ہین۔ مترجم کہتا ہی کہ یہ تو حقیقت ہی ...
اسمین کچھ شک نہین ہی اور اقوال شیخ جنید وحریری وابن عطار رح مین بیان نصیحت ہی اگرچہ فی الحقیقت ...
واسطے ہی جو شیخ کے قول کے موافق ازلی مختار ہین۔ امام جعفر صادق رح نے کہا کہ اگر نفوس کے ساتھ اقتران ونزدیکی نہ
ہوئی تو کوئی آگ مین وارد نہ ہوتا پس جب نفوس کا اقتران ہوا تو نفوس نے آگ مین وارد کیا پس جو شخص نفس کی شہوات
سے باز رہے اور طاعات مین اُسکی سرکشی پر صبر رکھے اور اُسکی مخالفت سے دور رہے تو دوزخ سے وہی جلد تر رحمت کے
روان ہوجائیگا۔ انتہی مترجما۔ واضح ہو کہ معتزلہ وخوارج وغیرہ نے اِس آیت سے اپنے باطل خیالات پر حجت گری ... اول
مقضیا۔ اِس سے نکالا کہ اللہ تعالے پر فرائض وواجبات ہین۔ یہ جہالت وگمراہی ہی کیونکہ وہ قادر مختار ہی اُسپر حکم ...
بندون کو مجبور کیا جاتا ہی کہ اُسکے خلاف نہ کرنے پاوے سواے حماقت کے اور کیا ہی مختار کبھی مجبور نہین ہوسکتا ...
نزدیک اُسکے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کا وعدہ خلاف نہین جو اُسنے حکم دیدیا وہ مقضی یعنی مفعول ہی۔ دوم ...
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا کیونکہ اللہ تعالی نے سب کے ورود کے بعد متقیون کی نجات بیان فرمائی ...
نہین ہی تو وہ نجات نہ پاویگا۔ جواب یہ ہی کہ کبیرہ گناہ کرنے والا شرک سے متقی ہی تو واجب ہوا کہ ...
نجات پاوے۔ اور معتزلہ پر وارد ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہ کی قید کیون لگائی بلکہ صغیرہ گناہ والا بھی ...
ہو اور معتزلہ نے جواب دیا کہ دوسری آیت سے ثابت ہی کہ کبیرہ سے بچے تو صغیرہ بخشے جاتے ہین ...
یہان عام نہین ہی کہ صغیرہ وکبیرہ سب سے تقوی ہو بلکہ صغیرہ سے اگر تقوی نہ ہو ...
آیات سے ثابت ہی کہ سواے شرک کے اللہ تعالی سب بخشتا ہی تو کبیرہ والا ...
جہالت معتزلہ وخوارج کی اور صحیح ہوا قول اہل سنت کا والحمد للہ رب العالمین ... اور ہمارے ...
اور حضرات صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سب اسی قول پر متفق ہین کہ سواے شرک وکفر ...

Marfat.com

و قولہ نذر الظالمین فیہا جثیا - مین جثی سے یہ مراد نہین کہ ہمیشہ گھٹنون کے بل حقیقت مین رہینگے
بلکہ یہ کنایہ ہو اُنکے ہمیشہ خوار پڑے رہنے سے

علیہم اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَیُّ

انکو ہماری آیتین کھلی کھتے ہین جو لوگ منکر ہین ایمان والونکو دونون

الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا ۝ وَکَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنْ

گرو ہین کس کا مکان بہتر ہو اور اچھی لگتی ہو مجلس اور کتنی کھپا چکے ہم

قَرْنٍ ھُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْیًا ۝

سنگتین وہ اُنسے بہتر تھے اسباب مین اور نمود مین

بیان کردیا کہ حق تعالیٰ عزوجل کی خلقت مین جنت و دوزخ کے مقامات بے انتہا وسیع ہین اور دنیا وی حیات تو ظاہر ہو کہ وہ
محدود ہو اور انجام ہر ایک کا اُنھین دونون ٹھکانون مین سے ایک طرف ہو تو اب بیان فرمایا کہ کفار لوگ اپنے آغاز و انجام سے
غافل ہو کر فی الحال مین ایسے مبتلا ہو گئے ہین کہ اُسکے سواے کسی کو نہین دیکھتے اور گویا ہمیشہ یہین رہینگے کہ اس محنت کے مقام پر مال و
اسباب پر فخر کرتے ہین حالانکہ یہ مقام جو آخرت کی خیرات و مقامات حاصل کرنے کا بازار تھا اُسمین اپنے آپ کو بیکار چھوڑ رکھا ہو اور نصیحت کیجاتی
تو برعکس اسکے مجادلہ کرتے ہین پس فرمایا - وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ عطف ہو قولہ یقول الانسان - کے بیان پر -
علیہم کی ضمیر انسان کی طرف راجع ہو باعتبار معنی کے کیونکہ انسان جنس ہو پس معنی یہ ہین اور جب پڑھی جاتی ہین اُنپر اٰیٰتُنَا
بَیِّنٰتٍ ہماری آیات درحالیکہ اُنکی حجتین و دلائین واضح و روشن ہین - خواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو سناوین یا کوئی
سناوے تو انسان کے فریق مومن کو تو ہدایت ہوتی ہو جیساکہ آگے فرمایا ہو اور فریق کافر کو جہالت ہوتی ہو چنانچہ فرمایا - قَالَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوے ہین - لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ایمان والون سے - یعنی خود تو منکر و کافر ہین
اور چاہتے ہین کہ جو ایمان لاتے ہین وے بھی گمراہ ہوجاوین تو اُنسے اپنی جہالت کا شبہہ بیان کرتے ہین کہ - اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ
دونون فریق مین سے یعنی ہم مین سے اور تم مین سے کون فریق - خَیْرٌ مَّقَامًا بہتر ہو از راہ مقام کے یعنی مکانات و منزل
و رتبہ کی راہ سے کہ جاہ و منزلت کس کی زیادہ ہو اور اعوان و انصار کس کے بہت ہین اور کون زیادہ معزز ہو رہا ہو - وَ
اَحْسَنُ نَدِیًّا اور ندی مین بہتر ہو - ندی مجلس جہان بیٹھکر باہم باتین کرتے ہین جیسے گانون مین چوپال ہوتی ہو کہ شام کو سب گانون والے
فارغ ہوکر وہان جمع ہوکر نقل کہانی کہتے ہین - ابن کثیر رح نے لکھا یعنی آیات واضحات سے اعراض کرکے مومنون پر فخر اپنا
ظاہر کرتے اور انپر حجت لاتے ہین کہ ہم حق پر ہین اور تم باطل پر ہو باین طور کہ ہم مین تم مین کون فریق خیر مقام ہو یعنی کس کے مکانات
و منازل عمدہ و بلند ہین اور کون احسن الندی ہو یعنی کس کے یہان چوپال اچھے مجمع کی ہوتی ہو کہ لوگون مین اُسکی آبرو زیادہ ہو
تو ہم اس حالت پر ہوکر کیسے باطل ہوسکتے ہین اور تم اس مشقت مین ہوکر کیسے حق پر ہوسکتے ہو کہ دار ارقم بن ابی الارقم مین اور
مکانون مین خفیہ و پوشیدہ ہو جیسے کفار کہا کرتے کہ لوکان خیرا ما سبقونا الیہ - یعنی اگر یہ بات اسلام کچھ اچھے ہوتی تو یہ
لوگ ہم سے اسکی طرف سبقت نہ کرتے - یعنی ہم سب باتون مین اچھے ہین تو ہم ہی کو یہ بات ملتی - جیسے قوم نوح کہتے کہ انومن لک

Marfat.com

واتبعک الارذلون کیا ہم تجھپر ایمان لاوین یعنی تجھے امین حالانکہ جو ارذل لوگ ہین اُنھون [illegible]
تیرے ساتھ نہین ہین۔ اللہ تعالی نے فرمایا کذلک فتنا بعضھم ببعض لیقولوا اھولاء من اللہ [illegible]
اللہ تعالے اپنے شکر گذار بندون کو خوب جانتا ہی اور ناشکرے بدکار ایسے ہی خیالات مین [illegible]
کہ مقام منزل و مسکن اور ندی مجلس۔ قتادہ رح نے کہا کہ منکرون نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ [illegible]
ہین اور اُنکی ظاہری شکل مین کھراپن ہی اور لباس مین آرایش نہین ہی تو اُنکے واسطے ہون کیا [illegible]
واحسن ندیا۔ ایساہی قول مجاہد و ضحاک کا ہی۔ سراج مین لکھا کہ کافرون نے آیات سے منھ موڑا [illegible]
شبہہ پیش کیا کہ ہم لوگ اِس وسعت و آسایش کے ساتھ اچھے ہین یا تم اِس تنگی دیکھئے حال سے اچھے ہو [illegible]
اور ہم باطل پر ہوتے تو تمھارا حال ہم سے بہتر ہوتا اسواسطے کہ مالک اپنے دوستون کو دشمنون سے خراب حالت [illegible]
وہ تم کو خوب عیش و راحت دیتا اور جو نافرمان ہین اُنکو خواری و ذلت دیتا اور یہان تو معاملہ برعکس ہی اور یہ [illegible]
وغیرہ قریش کے سرگروہ کفارون مین سے تھے۔ مترجم کہتا ہی کہ ان کافرون کی نظر صرف دنیا پر تھی اور یہان کئی [illegible]
کی اول تو بس یہی دنیا تمام مخلوق اللہ تعالی کی قرار دی کہ دوستون کو وے تو اُسی مین سے اور دشمنون کو نہ دے [illegible]
دوم اللہ تعالی کو مثل آدمیون کے بادشاہ کے قیاس کیا کہ وہ اپنے مال و ملک مین سے جو کچھ ہی دوستون و دشمنون مین اسی [illegible]
رکھتا ہی حالانکہ اللہ تعالی عزوجل خالق علیم ہی اُسکے مخلوق مین مومن و کافر دونون ہین اور ظاہر ہی کہ قریش کے بت پرست اور [illegible]
کے نصاری باہم مخالف تھے حالانکہ روم والے بہت عیش و دولت و سلطنت مین تھے جنکے سامنے قریش والے نادار مفلس تھے پس
اگر اسی پر ہوتا تو قریش خود اپنی حالت کو بمقابلہ اُنکے باطل کیون نہ ٹھہراتے۔ علاوہ اِسکے اُنھین بت پرستون مین سے بہت سے
حال پر تھے کہ اُنکو روٹی نہ ملتی تھی پھر کیونکر یہ سمجھے کہ جو حق پر ہو اُسکو بڑا مالدار خوش عیش ہونا لازم ہی پس معلوم ہوا کہ ان [illegible]
کی یہ جہالت و حماقت تھی کہ کسی معاملہ مین غور کرنے کی لیاقت نہین رکھتے تھے مگر غور کرتے تھے چنانچہ جہالت سے [illegible]
وآن جھوٹون پر فخر کرنے لگے اور اپنے آپ کو اسوجہ سے حق پر قرار دیا۔ اللہ تعالی نے رد فرمادیا تھولہ وکم [illegible]
اور بہت ہلاک کیے ہم نے۔ قبلھم من قرن انسے پہلے گروہون کو ھم احسن جو اچھے تھے [illegible]
اثاث مین اور دیکھنے مین۔ اثاث تمام اقسام اموال گھوڑے اونٹ گاے غلام لونڈی و اسباب فرش و [illegible]
اسباب خانہ اور رئی بمعنی مرئی جیسے ذبح و طحن وغیرہ بمعنی مذبوح و مطحون آتے ہین۔ اور معنی یہ کہ منظر مین خوبصورت [illegible]
کا قول ہی اور حسن منظر شکل کے رنگ و روغن وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہی اور خوبی لباس سے بھی ہوتا ہی اور [illegible]
عباس رضہ نے کہا کہ اثاث متاع اور رئی منظر۔ بعض سلف نے کہا کہ اثاث مال و بعض نے کہا کہ کپڑے اور بعض [illegible]
بھی ابن عباس و مجاہد و بہتون کا قول ہی اور حسن بصری رح نے کہا کہ رئی یعنی صورتین [illegible] یعنی مالک [illegible]
مالون مین کثرت تھی اور صورت مین بہتری تھی اور سب معنی متقارب صحیح ہین۔ [illegible]
مال و متاع دیا تو اِسکو اُنھون نے امتحان نہ جانا بلکہ رضاے حق تعالے کی دلیل قرار دی [illegible]
اسکے رسول کو جھٹلاتے تھے اور اس سے غافل تھے کہ بعث و حشر کے انکاری [illegible] اس سے بھی [illegible]

Marfat.com

[illegible] جب اگلون کیا کہا ہو اثاث و متاع و حسن منظر مین اُنسے بڑھکر تھے پس اگر انسان کے یہ
[illegible] دلیل ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہین تو لازم آتا کہ اُنکو کوئی غم دنیا مین نہ پہونچتا
[illegible] کر دیے گئے جبکہ اُنہون نے رسولون کو جھٹلایا اور حق تعالیٰ کے احکام سے سرکشی کی ۔ اور
[illegible] کی جس سے کمی قدر معلوم جاننے والے فائدہ اٹھاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ یہ ہے کہ تو لفظ کم اہلکنا قبلہم
[illegible] مین کم مفعول ہے اہلکنا کا اگر اُسکی تقدیم واجب ہے کیونکہ اُسکے واسطے صدر کلام چاہیے ہے اور معنی یہ ہین
[illegible] اہلکنا ۔ اور قرن بہ تمیز کم کے ہے جو اُسکو بیان کرتی ہے اور ہر ایک عصر والون کو قرن اسواسطے کہتے ہین کہ
[illegible] سے متقدم ہوتے ہین ۔ زمخشری و بیضاوی نے کہا کہ ہم احسن یہ صفت کم ہے اور یہ رد کر دیا گیا اسطرح کہ کم خواہ
[illegible] ہو خود صفت ہوسکتا ہے اور نہ وہ موصوف ہوسکتا ہے بلکہ ہم احسن محل جر مین صفت قرن کی ہے اور قرن اگرچہ
[illegible] ہے لیکن معنی کی رعایت سے جمع ہے کیونکہ قرن مین افراد کثیرہ ہوتے ہین ۔ پھر واضح ہو کہ کفار اپنے ظاہری مال و متاع سے
[illegible] کرتے اور مومنون کو بوجہ ظاہری فقیری کے باطل پر جانتے اور سمجھتے کہ اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو مالدار عیش
[illegible] و دولت و ثروت مین ہوتے پس اپنے آپ کو حق پر جانتے کیونکہ اگر ناحق پر ہوتے تو دنیاوی محتاجی مین گرفتار ہوتے تو
[illegible] نے تنبیہ کر دی کہ یہ اموال دلیل رضاے حق نہین ہین پھر جواب دیا کہ یہان دنیا و آخرت دو مقام پیدا فرمائے اور مومنین
[illegible] دو قسم کے مخلوق پیدا فرمائے ہین جب کافرون نے آخرت سے انکار کیا پس اسکا عام کرم تو مقتضی ہے کہ ان کمبختون کو یہ
چیز دیدیجاوے جسکے پیچھے آخرت باقیہ چھوڑی ہے لہذا جواب دینے کا حکم دیا ہے

[illegible] كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا

[illegible] سو چاہیے اُسکو کھینچ لیجاوے رحمٰن لمبا یہانتک کہ جب دیکھینگے

[illegible] يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ

[illegible] یا آفت اور یا قیامت سو تب معلوم کرینگے کس کا برا

مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ

[illegible] کمزور ہے اور بڑھاتا جاوے اللہ سو جنھون نے راہ پائی ان کو سوجھ

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

[illegible] نیکیان بہتر رکھتی ہین تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر پھر جانے کو جگہ

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ قُلْ کہدے اِن لوگون سے جو کفر و شرک مین گرفتار اور دنیاوی دولت
[illegible] اپنے کو مومنون سے بہتر جانتے ہین کہ یہ جس پر تم فخر کرتے ہو اور جسکی وجہ سے اپنے کو اچھا
[illegible] ہے کہ ۔ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ جو شخص ضلالت
[illegible] الرَّحْمٰنُ مَدًّا تو چاہیے کہ دراز کر دے اُسکے لیے الرحمٰن دراز کرنا ۔ یہ امر کا صیغہ ہے
[illegible] کرتا ہے [illegible] اُسکے لیے درازی یعنی دنیا اُسکے واسطے کشادہ کر دیتا ہے اور اُسکے عیش کو ظاہر

حال مین خوش کردیتا ہے اور طرح طرح کے لذات اُسکے واسطے میسر کردیتا ہے مجاہد رح نے کہا [illegible]
طغیان مین چھوڑ رہے۔ ایسا ہی شیخ ابن جریر رح نے بیان فرمایا ہے اور شیخ ابن کثیر رح [illegible]
اسی حال مین جیسین رہ ہے یہانتک کہ اُسکی اجل منقضی ہو خواہ عذاب کے پہونچنے [illegible]
کہ کون فریق بہتر تھا اور یہ مشرکون کے ساتھ مباہلہ ہے اور مباہلہ یہ ہوتا ہے کہا کہ [illegible]
جھوٹا ہو وہ اپنے حال کو دیکھ لے جیسے مدینہ مین جاکر یہود سے بقولہ تعالیٰ [illegible]
اور نصاریٰ نجران سے بقولہ تعالیٰ تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الآیہ سے مباہلہ کا حکم ہوا تھا۔ مترجم کہتا [illegible]
الرحمن مین صیغہ امر اپنے معنی پر ہوگا اور وہ دعا ہے ولیکن سراج وغیرہ مین صیغہ امر کو یعنی خبر [illegible]
اُسکو چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی طغیان وکفر مین مہلت کے ساتھ کہ دنیا کشادہ کردیتا ہے [illegible]
کرتا ہے اور نفس کی شہوات ولذات مین پڑا رہتا ہے اور بیہودہ فسق وفجور مین خرچ کرتا رہتا ہے [illegible]
اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ یہانتک کہ جب دیکھینگے جو انکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ [illegible]
کو دیکھیگا۔ **اِمَّا الْعَذَابَ** خواہ عذاب یعنی دنیا مین یا بعد موت کے۔ چنانچہ جنگ بدر [illegible]
نے کفار کے مردون پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ ہم کو جو ہمارے رب عزوجل نے وعدہ دیا تھا ہم نے پایا [illegible]
رب عزوجل نے عذاب کی وعید فرمائی تھی **وَاِمَّا السَّاعَةَ** اور خواہ قیامت جو جامع عذاب [illegible]
انکو حال کھل جائیگا۔ واضح ہو کہ آیت مین اشارت ہے کہ قیامت تک کے کافرون کے واسطے یہ آیت وعید ہے اور برابر کفار [illegible]
رہینگے کہ دنیا دی مال ومتاع ولذات وعیش وثروت پر فخر کرکے اپنے کو بہتر جانینگے اور آخرت [illegible]
آجاوے۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ مین ایسے کفار بہت ہین خصوص نصرانی بلکہ نصرانیون کی صحبت [illegible]
جاہل کافر اسی دلیل سے اعتقاد کرتے ہین کہ دنیا دی دولت وسلطنت انکو حاصل ہے تو [illegible]
سے انکے اصول خود رائی پر مائل ہو گئے ہین۔ اور آیت سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ اسی حال پر رہینگے یہانتک کہ [illegible]
نزول عیسیٰ علیہ السلام وجہاد سے یا موت سے جب کہ عذاب کے آثار ظاہر ہو جاتے ہین اور [illegible]
ان لوگون پر جنپر قیامت قائم ہوگی۔ **فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا** [illegible]
کہ کون بدتر ہے از راہ ٹھکانے ومکان کے اور نہایت کمزور ہے از راہ ساتھیون کے۔ [illegible]
یہان اضعف سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ کافرون کے مددگار ہونگے مگر اضعف ہونگے حالانکہ کافرون [illegible]
تاویل دو طرح ہے ایک یہ کہ اضعف یہان بطور مقابلہ ہے جو انھون نے کہا تھا کہ احسن [illegible]
اضعف فرمایا۔ دوم یہ کہ شاید مراد انکے مددگارون سے شیاطین ہون اور وہ ضعیف ہین [illegible]
دیکھینگے کہ مومنین جنت کے مکان مین ہین اور یہ کفار فجار دوزخ کے گڑھے [illegible]
برحمت الٰہی عزوجل ناصر ومددگار ہین اور تمام نعمت انکے واسطے ہے [illegible]
ف — بیان چند امور مین اول یہ کہ قولہ فلیمدد لہ الرحمن۔ کے موافق [illegible]

Marfat.com

[illegible] آخرت ہی کی تو اسکو دیدی جاوے۔ دوم مومنون نے آخرت اختیار کی تو ان کافرون کی
[illegible] کافرون کے [illegible] اور کافرون کی ثروت وعیش دیکھکر لغزش نہ ہوتا کہ انکا صدق امتحان
[illegible] کافرون کے قدرات آخرت مین منقطع ہوجاوین کہ ہم کو عمر وآسایش وفراغت ہوتی تو ہم سمجھکر ایمان لاتے۔ چہارم
[illegible] اللہ کی معرفت کے ساتھ گناہون کا ذخیرہ پورا کرین بقولہ تعالے انما نملی لہم لیزدادوا اثما۔ امر دوم یہ کہ
[illegible] کو بصورت امر بیان کرنے مین کیا فائدہ ہی جواب یہ کہ دلالت ہو کہ یہ مہلت خواہ مخواہ واقع ہونے والی ہی
[illegible] کیون فرمایا ہی جواب یہ کہ ان لوگون کے جرم سے تو مقتضی یہ تھا کہ ہلاک کردیے جاوین ولیکن یہ مہلت
[illegible] رحمت عام رحمت ہی جو الرحمن کے اسم پاک کا ظہور ہی جیسے الرحیم خاص ہی۔ اس سورہ مین اللہ تعالے نے
[illegible] الرحمن ذکر فرمایا ہی۔ امر چہارم یہ کہ اہل ضلالت جب لائق وسعت وفراخی مین تو پھر کافرون کو جو قحط وغیرہ کی تکلیف
[illegible] جواب یہ ہی کہ حق تعالے نے اول انکو اپنے رسول علیہ السلام کی زبان سے فہمایش کی جب اسطرح نہ مانے
[illegible] جب تنگی مین نہ مانے تو پھر انکو آسانی دی اور جم گئے تو فراخی دیدی تاکہ ہر حالت مین انکا انکار ظاہر ہو اور کوئی
[illegible] پیمانہ کو پورا کرلین۔ اگر کہا جاوے کہ دنیاوی دولت تو بہت زیادہ ہی جواب یہ کہ اسی قدر ردی کہ مومنون کو
[illegible] تو لہ جعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتہم سقفا من فضۃ الآیہ۔ اگر کہا جاوے کہ پھر تو وین ہلاک کیون ہوئین۔ جواب
[illegible] فراخی وآسایش پر اکتفا نہ کیا بلکہ چاہا کہ رسول ومومنون کو ہلاک کرین یا زبردستی انکو اپنی گمراہی پر لادین
ہلاک کیے گئے۔ اگر کہا جاوے کہ کافرون مین سے سب خوشحال نہین ہوتے۔ جواب یہ کہ جو نہین ہی وہ اپنی شرارت ذاتی سے کہ
[illegible] مین فتنہ ہوتا اور یہ حق عزوجل کی حکمت وعلم مین ہی اور یہ ضرور نہین ہی کہ دنیا چاہنے والون مین سب کو ملجاوے
[illegible] ضلالت ہی اور وہی ملیگا جو مقدر ہی۔ پھر واضح ہو کہ اللہ تعالی کی آیات بینات سننے والے تو مومن وکافر دونون تھے چنانچہ گذرا
[illegible] ایاتنا۔ اور علیہم کی ضمیر تمام انسانون کی طرف ہی انہین سے کافرون کا حال بقولہ قال الذین کفروا۔ سے یہانتک بیان
[illegible] سننے والے تو اب انکا حال شروع فرمایا بقولہ۔ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى
[illegible] اللہ تعالے ان لوگون کے واسطے جنھون نے راہ راست اختیار کی ہی ہدایت بڑھاتا ہی۔ کیونکہ اللہ تعالے
[illegible] کریم ہین تو انکو دنیا سے جو بعوض حقیر ہی کم دیتا ہی بخلاف کافرون کے جو [illegible] نزدیک خوار ہین تو حقیر بے اعتبار
[illegible] دیتا ہی۔ وفی الحدیث اگر دنیا کی قدر اللہ تعالی کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ
[illegible] زیادت ہدایت کے معنی یہ ہین کہ انکے یقین وایمان مین بڑھاتا ہی کیونکہ مہتدی تو وہ ہوچکے تھے اور
[illegible] آخرت وغیرہ کا ناقص ہونا یعنی پورا یقین نہ ہوتا تو یہ کفر یا نفاق ہوتا کیونکہ جسکو پورا یقین نہ ہو
[illegible] تھا اب زیادتی معارف الٰہیہ مین ہی جس سے حصول اسرار وکشف انوار ہی اور مرجع اسکا طاعات
[illegible] معاملات وہوشیاری بڑہ جاتی ہی جیسے کافرون کے واسطے ضلالت مین مدد ہوتی ہی۔ پھر
[illegible] ایمان چھوڑا اور اسکے اعمال جمع کرنے واسپر افتخار کرنے اور اسی پر مدار کرنے سے منھ موڑا
[illegible] کرنے مین مصروف ہین تو انکو نیک اعمال ذخیرہ دیے۔ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا اور اعمال صالحہ و اعتقادات صحیحہ باقی ہین [illegible]
وَخَيْرٌ مَّرَدًّا اور انجام و ثمرہ کی راہ سے بہتر ہین - بخلاف تمام [illegible]
خسارہ ہے - پھر باقیات صالحات سے یہان مراد وہ طاعات ہین جو سعادت ابدی [illegible]
ایسی آیت مین گذر چکی ہے - عبد الرزاق نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن رح سے [illegible]
بیٹھے اور ایک سوکھی شاخ لیکر اُسکے پتے گرا دیے پھر فرمایا کہ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و سبحان اللہ [illegible]
اسطرح گناہون کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کی سوکھی پتیان ہوا سے گر گئے [illegible]
اُنکے درمیان کوئی امر حائل روک کیا جاوے یہی باقیات صالحات ہین یہ خزانہ جنت مین [illegible]
کہا کہ جب ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اس حدیث کو ذکر کرتے تو کہتے کہ مین اللہ تعالیٰ کی تہلیل و تکبیر [illegible]
جاہل دیکھے تو خیال کرے کہ مین مجنون ہون - قال الشیخ الامام بظاہر یہ حدیث مرسل [illegible]
از ابو الدرداء رض سے ہے اور یون ہی سنن ابن ماجہ مین مسند واقع ہوئی ہے - رازی رح نے کبیر مین [illegible]
ہے کہ یہی تسبیحات و ذکر باقیات صالحات ہین ولیکن قول اول اولیٰ ہے کہ تمام عبادات کو شامل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ [illegible]
باقیات صالحات کے ساتھ اسی جہت سے فرمایا ہے کہ اُنکا ثواب دائمی باقی ہے اور اس صفت مین تمام عبادات [illegible]
خصوصیت بعض عبادات کے ساتھ نہین ہے تمام عبادات باقیہ صالحہ ہین بنظر اپنے اثر ہدایت کے - مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
اُسکی تحقیق سورہ کہف کی تفسیر مین لکھدی ہے وہان رجوع کرنا چاہیے - اور ثواب دو طرح ہے ایک تو نفس عمل [illegible]
اس عمل کے مقابلہ مین ثواب ہے جیسے نماز نفس عمل ہے اور مسائل حیض و نفاس مین ثواب دیگر ہے [illegible]
دوم کے بہتر ہین بس اگر نفس عمل باقیہ کے واسطے باقیات صالحات ہون تو دوکار ہین اور اگر عام مراد ہون [illegible]
فافہم - سراج مین لکھا کہ اگر کہا جاوے کہ خیر تو جب ہی کہا جاتا ہے کہ ایک چیز بہ نسبت دوسری کے بہتر [illegible]
پر قائم ہین اُسمین کچھ بھی بہتری نہین ہے - جواب دیا گیا کہ مراد یہ ہے کہ یہ اس سے بہتر ہے جسکو کفار نے بہتر خیال کیا [illegible]
بعض نے جواب دیا کہ یہ کلام بمنزلہ قول عرب کے کہ الصیف احر من الشتاء موسم گرما [illegible]
یہ ہوتا ہے کہ جاڑے مین جیسے جاڑا حد کو پہونچ جاتا ہے بہ نسبت اسکے اپنے حد کمال پر پہونچنے کے گرمی [illegible]
پہونچتی ہے تو یہان یہ معنی ہوے کہ کفار جیسے اپنے اعمال سے خسارت و خواری کی انتہا کو [illegible]
اعمال صالحہ باقیہ سے جس بزرگی و منزلت کی حد کمال کو پہونچینگے وہ اس سے بڑھکر ہے [illegible]
استعمال بدون ہمزہ کے ہوتا ہے یعنی اخیر نہین بولتے جیسے اشر نہین بولتے ہین مگر [illegible]
بہ نسبت عمرو کے اور الشیطان شر من الاسود - شیطان بدتر ہے بہ نسبت [illegible]
کا استعمال بہت ہوتا ہے تو اُنکا اول کا ہمزہ حذف کر دیا گیا ہے اور اسکو [illegible]
ما اخیر زیدا و ما اشر عمروا ما خیر زید و ما شر عمرو - مگر یہ استعمال بدون [illegible]
گیا اور زید خیر من عمرو مثلاً یہ استعمال اسی ہے اور وہ [illegible]

…ی۔ یعنی جیسے اہل ضلالت کو اللہ تعالیٰ ضلالت مین مدد دیتا ہی جس سے اُنکو گمراہی وحجاب وخواری بڑھتی جاتی
… گمراہی مین خوض کرتے ہین تو اور زیادتی ہوتی ہی اسی طرح اللہ تعالیٰ اہل توفیق وسعادت کے لیے ہدایت
… اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہین تو اُنکو استعداد دوسرے علم کی حاصل ہوتی ہی پس وہ علم اُنپر فائز ہوتا ہی جیسا کہ
… جس نے عمل کیا اُسکے موافق جو علم سے جانتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُسکو وارث کرتا ہی اُس چیز کے علم کا جو اُسنے نہ جانتا تھا قلت
… مین مقتضائے علم عمل کرنے سے عین الیقین حاصل ہوتا ہی اور عین الیقین کے موافق عمل کرنے سے حق الیقین کا مرتبہ
… ہی ۔۔۔ قال الشیخ فی العرائس قولہ تعالیٰ ویزید اللہ الذین اہتدوا ہدی۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہی کہ بندہ کو محل ایمان
… کرے تو اُسکے سینہ کو اسلام کے واسطے کشادہ کرتا و منور کردیتا ہی پھر جب ایمان مین موافق سنت ومتابعت کے ثابت قدم
… منازل قرب ووصال وحقائق عبودیت کی معرفت دیتا ہی پس آخرہ دریائے الوہیت مین غرق ہوجاتا ہی پھر اُسکے بعد اُسپر
… زیادت ونقصان جاری نہین ہوتے ہین۔ شیخ سہل رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان مین صبر واستقامت رکھتے ہین
… محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہین اور یہی زیادت الہدی ونور مبین ہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے منکرین کا طعن دربارۂ بعث
وحشر کے جو گویا منکرین کی طرف سے خاص مثال ہی ذکر فرمایا بقولہ تعالے

…تَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ
… جو منکر ہوا ہماری آیتون سے اور کہا مجکو ملنا ہی مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہی غیب کو
…تَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ…
رحمٰن کے ہان قرار یونہین ہم لکھ رکھینگے جو کہتا ہی اور بڑھاتے جاوینگے اُسکو
الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝
عذاب مین لنبا اور ہم لے لینگے اُسکے مرے پر جو بتاتا ہی اور آویگا ہم پاس اکیلا

…الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا استفہام تعجب ہی اور رایت بمعنی اخبرنی۔ مجھے خبر دے اور اسواسطے رایت کو جو حقیقت
… کے معنی رکھتا ہی اُس محل مین لیتے ہین کہ مجھے خبر دے۔ کہ دیکھنا صحیح خبر کے اسباب مین سے ہی اور فا ریہان عطف ہی تقدیر
… رایت کیا تونے نظر کی پھر دیکھا۔ اور اولیٰ یہ ہی کہ تفریع ہو سابق قصہ کفار کے اوپر۔ اور معنی یہ ہین کہ بھلا تونے دیکھا ایسے
… کو کیا ہماری آیات سے وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا اور کہا کہ البتہ مین دیا جاؤنگا مال وولد۔ حمزہ
… کسائی نے بضم واو وسکون لام ہی اور باقیون کی قرارت مین بفتحتین ہی۔ بعض نے کہا کہ دونون کے معنی ایک ہین اور
… جمع ہی مانند اُسد واسد … صحیح یہ ہی کہ اول کبھی واحد کے معنی مین اور کبھی جمع کے معنی مین مستعمل ہوتا ہی۔ جمہور کے نزدیک
… دنیا ہی مین مال واولاد دیا جاؤنگا اور ایک جماعت نے کہا کہ مراد اسکی یہ تھی کہ مین جنت مین دیا جاؤنگا اگر جنت
… ہوا اور مین کے دیت … تو مجھے مال واولاد دیجاویگی۔ اور حاصل یہ کہ اس کافر کی جہالت وجرات سے تعجب کرے
… کفر کرتا وجھٹلاتا ہی اور قسم سے اُسپر جرات کرتا ہی اور کہتا ہی کہ واللہ مجھے وہان بھی مال واولاد دیجاویگی
… خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مین مکہ مین آہنگری کا کام کرتا تھا اور میرا عاص بن وائل پر

قرض تھا مین نے جاکر اُس سے تقاضا کیا تو اُسنے کہا کہ نہین واللہ مین تجھے نہین [illegible]
کہا کہ نہین واللہ مین ہرگز محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر نہین کرونگا یہانتک کہ تو مرے [illegible]
اُٹھایا گیا تب تو میرے پاس آئیو اور میرے پاس وہان مال و اولاد ہوگی [illegible]
فرمایا قولہ افرایت الذی کفر بآیاتنا الآیہ - رواہ البخاری ومسلم وغیرہا من [illegible]
عاص بن وائل کے واسطے تلوار بنائی تھی اور بعض روایات مین ہے کہ [illegible]
کچھ تفصیل ہے کہ عاص بن وائل نے خود کہا کہ تم کہتے ہو کہ جنت مین سونا چاندی و حریر [illegible]
نے کہا کہ ہان تو اُسنے کہا کہ پھر میرا تمہارا آخرت کا وعدہ ہے اور واللہ مجھے تو وہان بھی مال و اولاد دیجاویگی [illegible]
مثل کتاب دیجاویگی پس اللہ تعالیٰ نے قرآن مین اُسکے مثل بیان فرمائی - اور اسی طرح مجاہد و قتادہ وغیرہم [illegible]
نزول اِس آیت کا عاص بن وائل کے حق مین ہے - فی السراج پھر چونکہ بات یہ تھی کہ جو اُسنے دعویٰ کیا وہ [illegible]
ہو سکتا تھا ایک علم غیب جاننے سے یا اللہ تعالیٰ سے عہد حاصل کرنے سے حالانکہ اُسکو ان دونون مین سے کسی [illegible]
تو اللہ تعالیٰ نے اُسکو ملامت فرمائی بقولہ **اَطَّلَعَ الْغَيْبَ** کیا وہ غیب پر اطلاع پا گیا یعنی جو غیب کہ مخلوق [illegible]
نہایت بلند مقام کہ اُس پر چڑھکر کوئی جھانک نہین سکتا کیونکہ اطلاع اسی طرح مخصوص ہوئی ہے پس [illegible]
وہ تو مخصوص بشان حضرت ذو العظمۃ والکبریا عز و جل ہے تو یہ بات اُسکو حاصل نہین - **اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ** [illegible]
حضرت الرحمن کے یہان عہد حاصل کیا ہے کہ وہ اُسکو یہ چیزین مال و اولاد دیگا خواہ عہد صریح یا کسی [illegible]
یہ بھی نہین ہے تو یہ جھوٹا بدکار ہے **كَلَّا** ہرگز نہین جھڑک دیا اور اُسکی گستاخی پر فرمایا **سَنَكْتُبُ مَا** [illegible]
اُسپر اسکا یہ قول محفوظ رکھینگے اُسکو ملائکہ حافظین لکھ رکھینگے اُسکے نامۂ اعمال مین اور حق عز و جل علیم خبیر ہے پس [illegible]
سزا دیگا - **وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا** اور بڑھا وینگے ہم اُسکے لیے عذاب سے بڑھانا یعنی بجائے اُسکے [illegible]
کرتا ہے یا اِس گستاخی و جرأت کے عوض اُسکے لیے ہم عذاب پر عذاب بڑھاوینگے یا اُسکے عذاب کو [illegible]
اور عذاب جرأت کے - پس دونون عذاب اُسکے لیے جمع ہو جاوینگے **وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ** اور ہم [illegible]
وہ کہتا ہے - شیخ ابو السعود رح نے لکھا کہ جو کہتا ہے اُسکے مسمی و مصداق کے یعنی مال و اولاد کے ہم وارث [illegible]
قضاء و حکم سے ہلاک ہوگا اور باقی فقط ذات حق عز و جل سب کے لیے وارث [illegible]
اُسکے قول کے موافق مال و اولاد کو مسلمانون کو اور اُسکو محروم کرینگے - اور [illegible]
مسلمانون کو دینگے بلکہ جو اسکا قول ہے یہ مومنون کے واسطے صحیح کر دیا جائیگا [illegible]
ہوگا - ظاہر معنی اول ہین کہ وہ مر جاویگا اور یہ سب چھوڑ جائیگا [illegible]
نہ اُسکے پاس مال ہوگا نہ اولاد ہوگی - ف - یہان کئی فوائد [illegible]
کافر کی مراد یہ تھی کہ قیامت مین یا آخرت مین مال و اولاد [illegible]
مین مال و اولاد دیے جانے کا دعوی کیا اور یہ نہین معلوم [illegible]

Marfat.com

...الی عزوجل مین ہو اسکا دعوی اس قسم کے شد و مد کے ساتھ کون کر سکتا ہی پھر احادیث و آثار سے معلوم
...ہوا کہ عاص بن وائل نے یہ دعوی کیا تھا اور مراد اسکی یہ تھی کہ اگر تم لوگ سچے ہو تو بھی میرا کیا نقصان ہی کیونکہ مین
...جنت مین بھی مجھے یہ اموال و اولاد ضرور ملینگے - جسنے مضحکہ کیا اور انکار کیا اور اموال و اولاد پر فخر کیا جبکہ اسکو خوف
...کہ تنہا جائیگا انکے پیچھے اپنی عاقبت خراب نہ کرو واللہ اعلم - امر دوم قولہ عند الرحمن عہدا - ابن عباس نے عہد کی تفسیر
...لا الہ الا اللہ کہا کہ حضرت الرحمن عزوجل نے اس سے اسپر رحم کیا اور بعض نے کہا کہ کیا کوئی عمل صالح کیا ہی جسکی امیدوار ہی
...بخاری رح کی روایت مین ہی عہدا یعنی موثقا یعنی مضبوطی - محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ نے کہا کہ عہدا یعنی
شہادۃ لا الہ الا اللہ - پھر پڑھا قولہ تعالی الا من اتخذ عند الرحمن عہدا - یعنی یہ آیت آگے آویگی اور اسمین کلمہ توحید مراد ہی وہی
...مراد ہی اور اس سے ظاہر ہوا کہ اہل اسلام کو انکی اولاد ملینگی - علی بن ابی طلحہ کی روایت سے ابن عباس نے اور مجاہد رح نے
ونرثہ ما یقول - یعنی مال و ولد - قتادہ رح نے کہا کہ نرثہ ما یقول - یعنی جو اسکے پاس ہی اور وہ قولہ لاوتین مالا وولدا - ہی اور ...
ابن مسعود رض کی قراءت یہی تھی جو قتادہ رح نے کہا کہ نرثہ ما عندہ - وعبد الرحمن بن زید بن اسلم نے کہا یعنی جو اسنے دنیا مین
کیا اور جو اسمین کام کیا ہی - ف - شیخ سیوطی رح نے ذکر کیا کہ کلمہ کلا - قرآن کے نصف اخیر مین فقط آیا ہی اور پندرہ سورتون
مین ہی اور سب سورتون مین مکیہ ہین اور جملہ تینتیس بار مذکور ہی اور وہ تین قسم مین منحصر ہی قسم اول وہ کہ وقف اسپر جائز ہی اور یہ بھی جائز
کہ ماقبل پر وقف کرکے کلا سے شروع کیا جاوے - قسم دوم جنمین اختلاف ہی کہ انپر وقف جائز ہی یا فقط ماقبل پر وقف کرنا متعین
قسم سوم وہ کہ انپر بالاتفاق وقف نہین جائز ہی - پس قسم اول کی پانچ ہین دو تو اس سورہ مین اور دو سورہ شعراء مین اور
سورہ سبا مین ہی اور قسم دوم کی نو ہین ایک سورہ مومنین مین اور دو سورہ سال سائل مین اور دو سورہ مدثر مین اول و
دوم اور سورہ قیامت مین سے اول - اور سورہ ویل للمطففین مین سے دوم - اور سورہ فجر مین سے اول - اور ایک سورہ ویل لکل
پھر باقی انیس مقام قسم ثالث سے ہین یہ سب شیخ عز بن جماعہ رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا ہی - اور حرف کلا - مین نحویون کے چھ مذہب ہین
اول کلا حرف ردع و زجر ہی یعنی جھڑکی سے دور کرنا - اور جہان قرآن مین آیا ہی سب جگہ یہ معنی لائق مقام و مناسب ہوتے ہین
اس مقام پر اس کافر کو جھڑک دیا گیا اور یہ مذہب جمہور بصریین کا مانند خلیل رح و سیبویہ و اخفش و مبرد وغیرہ کا ہی - دوم یہ
کہ حرف تصدیق ہی بمعنی ہان اور یہ نضر بن شمیل رح کا مذہب ہی ولیکن یہ ہر جگہ مناسب نہین ہوتا اگرچہ کہ جواب کے لائق کوئی
...مذکور ہو یا مقدر مانا جاوے اور کبھی اسکا استعمال قسم مین ہوتا ہی - سوم یہ کہ وہ بمعنی حقا ہی اور یہ مذہب کسائی
...و نضر بن یوسف و ابن واصل کا ہی - اور چہارم یہ کہ وہ اپنے ماقبل کا رد ہی یعنی ہرگز ایسا نہین ہی جو مذکور ہوا
...کا ہی اور پنجم قریب بمذہب دوم ہی - ششم یہ کہ وہ حرف استفتاح ہی اور یہ قول ابو حاتم لغوی کا ہی
...کی تحقیق و توضیح لکھی ہی - امر سوم یہ کہ آیت سے مستفاد ہی کہ علم غیب کا دعوی کرنا کفر ہی اور معنی یہ ہین کہ جو ظن
...کوئی موجود ہو پس رسول علیہ السلام کی وحی سے جو بات معلوم ہو یا شریعت کے اصول و قواعد سے جو حکم
...اس قسم مین داخل نہین ہی لہذا کہا گیا کہ مسائل مین واللہ اعلم کہنا چاہیے - اور عقائد مین یہ نہین کہا جاتا بلکہ قطعی ہی اسواسطے
...مین ظنی نہین ہین - پھر اللہ تعالی نے کافرون کے الہہ بنانے اور انپر گھمنڈ کرنے کی

Marfat.com

جہالت بیان فرماکر اُنکا زعم توڑ دیا بقولہ تعالیٰ

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا [illegible]

اور بنا لیے اُنھون نے اللہ کے سوائے اپنے معبود اس زعم پر کہ ہو ویں ان کے لیے عزت [illegible]

وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ع١٠

اور ہو جاوینگے اُنکے اوپر اُلٹے ضد

شیخ ابو السعود رح کی تفسیر مین لکھا ہی کہ قرآن مجید مین اول تو ایک خاص کافر کا قول بیان فرمایا اور اُسکے ساتھ [illegible] اپنے آپکو دنیاوی ثروت مین دیکھکر یہ نتیجہ نکالا کہ اللہ تعالیٰ کے یہان ہماری منزلت بہ نسبت مومنین کے زیادہ ہی ورنہ ہمکو ثروت مالی [illegible] دنیا کی قدر و قیمت نہ پہچانی کہ وہ فساق روم و مجوس وغیرہ کو بکثرت دی گئی تھی کیونکہ دنیا سے مقصود ہی آخرت مین نتیجہ زعم کے برعکس [illegible] اب ان آیات مین اللہ تعالیٰ نے عام کافرون کے زعم باطل کو بیان کرکے اُنکے زعم باطل کے برعکس نتیجہ بیان فرمایا خواہ [illegible] معتقد ہون کما قال تعالیٰ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً اور بنا لیے ہین مشرکون نے سوائے اللہ تعالیٰ کے [illegible] عبادت کرتے ہین لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا تاکہ اُنکے واسطے اللہ تعالیٰ کے یہان شفیع ہون کما فی المعالم یا اُنسے نصرت و عزت حاصل [illegible] ابن کثیر رح ہروی نے کہا یعنی اعوان و انصار ہون بعض نے کہا یعنی آخرت مین عذاب سے اُنکو بچا لیوین مترجم کہتا ہی [illegible] مشرکین آخرت و عذاب کے قائل ہی نہ تھے بلکہ دنیا مین اُنکی طرف سے مدد اور نصرت چاہتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ جیسا اُنکا [illegible] اور ایسے وقت اُنکو ان آلہہ سے مایوسی ہوگی کہ جس وقت سخت مجبور و محتاج ہونگے۔ كَلَّا ہرگز نہین یعنی یہ کچھ بھی نہین [illegible] دے کچھ بنے اور نہ اُنکو بنائے ہوئے معبودون سے کچھ نفع ہوا نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین بلکہ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ [illegible] خود مشرکین ہین تو معنی یہ ہین عنقریب قیامت مین یہ لوگ خود اُنکی عبادت سے کفر کرینگے یعنی اللہ تعالیٰ علیم و خبیر [illegible] تیری عبادت مین کسی کو شریک نہین کیا۔ یہ سدی رح کا قول شیخ امام نے نقل کیا اور اگر فاعل آلہہ ہین تو یہ سوال [illegible] ہوتا ہی اور یکفرون عاقل جمع مذکر کے واسطے ہی اور جواب یہ کہ مشرکون کے زعم کے موافق ویسا ہی [illegible] غرض فلان و فلان لوگ تھے جنکی تصویرین بنائی تھین یا ملائکہ وغیرہ ہین اور معنی یہ ہین کہ یہ لوگ جنکی [illegible] عبادت کرنے سے منکر ہو جاوینگے کقولہ تعالیٰ واذا حشر الناس کانوا لہم اعداء و کانوا بعبادتہم کافرین۔ اور [illegible] اور قولہ تعالیٰ اذ تبرأ الذین اتبعوا۔ اور وجہ اسکی یہ ہی کہ مشرکین اپنے خیال مین یہ قائم کرتے ہین کہ [illegible] چڑھاوا چڑھاوین کہ وہ ہم سے خوش ہون اور نہ کرینگے تو ناراض ہوکر تباہ کر دینگے اور یہ خیالات [illegible] مین آتے جاتے ہین اور اُنھون نے اللہ تعالیٰ سے غفلت کرلی اور شیطان کو اپنے اوپر مسلط کرلیا [illegible] شیطان نے اُنکو دکھ و درد پہونچایا اور یہ سب باذن اللہ تعالیٰ ہوتا ہی پس اسوقت [illegible] پورا ہو جاتا ہی پس درحقیقت وے اُسی وسوسہ شیطانی کی عبادت کرتے رہے [illegible] پلیدون سے خبر بھی نہین کیونکہ اُنکی پکار جہنم کی طرف ہی اور نیکون کی [illegible] سے غافل ہین کما قال تعالیٰ وہم عن دعائہم غافلون۔ لہذا اُنکی عبادت سے [illegible] کرینگے۔ وَيَكُونُونَ

...انسے ... ہونگے۔ ابن عباس و مجاہد رح نے کہا یعنی اُنکے واسطے عون
... مخاصمہ کرینگے۔ ضحاک رح نے کہا یعنی اعداء ہونگے اور مترجم کہتا ہے
... کانوا لہم اعداء۔ اگر کہا جاوے کہ یکونون تو جمع ہے اور ضدا واحد ہے جواب دیا گیا کہ یا تو اسوجہ
... سے کہ وہ اصل مین مصدر ہے۔ زمخشری رح نے کہا کہ ضد بمعنی عون۔ اگر کہا جاوے کہ وہ بھی چاہتے تھے
... کہ عون ... ہونگے ... عون ... ہونگے اور یہ عون درحقیقت دشمن ہوا ضد کے واحد لانے مین ایک نکتہ
... ہم ید علی من سواہم۔ وہ ایک ہاتھ ہونگے اپنے سواے لوگون پر۔ اسمین ہاتھ کو واحد فرمایا تو اسوجہ
... ہین یہان مراد یہ ہوئی کہ سب کے سب ایک زبان مثل ایک شخص کے سب مشرکون پر مخاصم ہونگے۔
... قولہ تعالیٰ واتخذوا من دون اللہ آلہۃ لیکونوا لہم عزا۔ ماسواے حق عزوجل کے جس چیز کی طرف تونے کسی حاجت سے
... اور سواے اللہ تعالیٰ کے غیر سے عزت طلب کرنا غیر ممکن ہے کیونکہ ماسواے اللہ تعالیٰ کے جو کچھ ہے سب اُسکے
... کے تحت مین ذلیل و مسخر ہے اور اگر تجھے عزت کی خواہش ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کر کیونکہ عزت سب اُسی کے
... بعض نے کہا کہ تجھے عزت کہان سے ملے تو تو عزت کو مقام ذلت سے ڈھونڈھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کافرون کا انقیاد

شیطانون کے ہمراہ مع انجام بیان فرمایا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۙ فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ ؕ

... ہم نے بھیجے ہین شیطان ... منکرون پر اچھالتے ہین انکو ابھار کر سو تو جلدی نکر اُنپر

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۚ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۙ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ

... ہین انکی گنتی جسدن ہم اکٹھا کر لیجاوینگے پرہیزگارون کو رحمٰن کے پاس مہمان بلائے اور ہانک لیجاوینگے گنہگارون کو

اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ۘ لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۘ

... پیاسے نہین اختیار رکھتے لوگ سفارش کا مگر جسنے لے لیا رحمٰن سے قرار

... نے کہا یعنی تو دیکھتا ہے گویا یہ دلیل ہے اوپر کی آیات کے لیے کہ جن بدگون کو اکہہ بناتے ہین وے لوگ بالکل برے و
... مشرکین خیالات شیطانی کے پیرو ہین تو نہین دیکھتا کہ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ
... ہین پھر سل کر دیا ہے۔ زجاج رح نے دو معنی اسکے بیان کیے اول یہ کہ جیسے کتا شکار پر چھوڑ دیا جاتا ہے کافرون پر
... دوسرے معنی یہ کہ ہم نے شیاطین و کافرون کے درمیان سے روک اُٹھا دی ہے پس ہم اُنکی حفاظت نہین کرتے
... کہ مسلط نہین ہونے دیتے کہ اُنکے ایمان مین خلل ڈالین ویسے کافرون پر مسلط کر دیا ہے کہ وے اُنکو
... ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا۔ تو ارسال یہان مسلط کر دینے کے معنی مین ہے یعنی
... تَؤُزُّهُمْ اَزًّا تحریکہم تحریکا وتزعجہم ازعاجا۔ اُنکو خوب ہیجان و جنبش مین ڈالتے ہین
... بطور نیکی کے۔ وفی تفسیر الامام رح علی بن ابی طلحہ رح نے ابن عباس سے روایت کی
... رضی اللہ عنہ سے روایت کی یعنی کافرون کو برانگیختہ کرتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و

Marfat.com

اُنکے اصحاب پر۔ مجاہد رح نے کہا کہ اُنکے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہین یعنی [illegible]
نے کہا یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی وگناہون کی طرف انکو ہر طرح ابھارتے ہین [illegible]
کرتے ہین۔ سدی رح نے کہا یعنی اقسام طغیان مین ڈالتے ہین۔ عبدالرحمن [illegible]
یعنی شیاطین کا کافرون پر ارسال یہ کہ ہر کافر جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ یہ سب معانی صحیح ہین کیونکہ بدکاری وزنا ہمارے [illegible]
نہین ہوسکتے تو اُنکو ٹکڑے ٹکڑے بناتے ہین جیسے بت پرست [illegible]
کو خود قدرت نہین ہی بلکہ تدبیر تمام کائنات کی مخصوص بحق خالق عزوجل ہی [illegible]
جب اللہ تعالیٰ چاہتا تھا شیاطین کا ہجوم کافرون پر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث معراج [illegible]
دھوان وبھنگون کے سے جھنڈ وآوازین دیکھین تو جبرئیل علیہ السلام سے بیان کیا [illegible]
ہوتے ہین اور اگر یہ نہ ہو تو وے لوگ عجائب ملکوت کو دیکھین۔ پس حاصل یہ کہ کافرون [illegible]
نافرمانی مین طرح طرح سے ہیجان مین لاتے ہین۔ فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَيۡهِمۡ [illegible]
جاوین تاکہ زمین سے فساد دور ہو اور مومنین اُنکے شرور سے راحت پاوین۔ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمۡ عَدًّا [illegible]
کرتے ہین۔ یعنی اُنکو ہم تاخیر دیتے ہین تو ایک وقت معہود ومعدود کے واسطے ہی [illegible]
ہین اور جب پہونچ گئے تو پھر اُنکو چھٹکارا نہین ہی وقد قال تعالیٰ ولا تحسبن اللہ غافلا [illegible]
تعالیٰ انما نملی لھم لیزدادوا اثما الآیہ۔ سدی رح نے کہا کہ شمار برس ومہینہ وایام وساعات [illegible]
روایت کی یعنی ہم شمار کرتے ہین اُنکے انفاس کو دنیا مین۔ وفی السراج وغیرہ یعنی اُنکی ہلاکت تک [illegible]
تعالےٰ کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار الآیہ۔ ابن عباس رض سے [illegible]
روتے اور کہتے کہ آخر شمار تیری جان کا نکلنا ہی اور آخر شمار تیرا قبر مین داخل کیا جانا ہی [illegible]
ابن سماک رح سے روایت ہی کہ مین خلیفہ مامون رشید کے پاس تھا اُسنے یہ آیت پڑھی [illegible]
لیے گہین سے مدد نہین ہی تو کسقدر جلدی فنا ہوجاوینگے۔ بعض نے کہا کہ اُنکے انفاس [illegible]
بد لائیگا یعنی عذاب۔ بعض نے کہا کہ اوقات اُنکے اجل معین تک معدود ہونگے [illegible]
اللہ تعالیٰ نے متقین ومجرمین کی کیفیت حشر بیان فرمائی بقولہ۔ يَوۡمَ اذکر یوم نَحۡشُرُ [illegible]
رضوانہ۔ وَفۡدًا اور بیان کردے وہ دن کہ ہم حشر کرینگے متقین کو طرف الرحمن [illegible]
وفود سراج مین کہا کہ وفد وہ جماعت جو بادشاہون کے پاس با [illegible]
بزرگی وارد ہوتے ہین۔ شیخ عکبری رح نے کہا کہ وفد جمع وافد بھی [illegible]
کیونکہ فاعل اُنکے نزدیک فعل پر جمع نہین ہوتا اور اخفش رح نے [illegible]
چنانچہ لکھا کہ وفد جمع وافد بمعنی راکب ہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] جاوینگے پیروں پر ولیکن ناقون پر جنکے رحال سونے کے ہونگے
[illegible] تو روان ہونگے اور اگر قصد کرینگے وہ پرواز کرینگے۔ کذا فی السراج
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی عام سب لوگون کے حشر کو
[illegible] جاوینگے تین طرح پر رغبت کرنے والے ہونگے اور خوف کرنے والے
[illegible] اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقیون کو آگ محشر کو ہانک
[illegible] وہان انکے ساتھ قیلولہ کریگی اور جہان رات گذارینگے انکے ساتھ رات گذاریگی اور جہان صبح کرینگے وہان
[illegible] شام کرینگے انکے ساتھ شام کریگی۔ واضح ہو کہ بعض کے نزدیک قبر سے نکلکر سواری پاوینگے جو اہل
[illegible] اور بعض کے نزدیک موقف محشر سے جب جنت کی طرف رجوع کرینگے تو سوار ہو کر جاوینگے
[illegible] جنت تک پہونچین۔ بخلاف مشرکین وکفار کے کہ وے سر کے بل کھینچے جاوینگے۔ امام ابن کثیر رح
[illegible] متقین کی خبر دیتا ہے جنہون نے دنیا مین اس سے خوف وتقوی کیا اور اسکے رسولون کی اتباع
[illegible] فرمایا انکی تصدیق کی اور انکے اوامر ونواہی کی اتباع کی تو فرماتا ہے کہ قیامت مین انکو بطریق وفد محشور
[illegible] لوگ ہوتے ہین جو سوار ہو بلائے جاتے ہین اور سواری انکے نور کی گھوڑون پر ہوگی جو دار آخرت کے
[illegible] سوار ہو کر حضرت الرحمن کی دار کرامت و رضوان کی طرف یعنی جنت کو آوینگے۔ **وَنَسُوقُ**
[illegible] جَهَنَّمَ وِرْدًا اور ہانکینگے ہم مجرمون کو یعنی کافرون ومشرکون کو جہنم کی طرف بحالت ورد یعنی پیاسے
[illegible] اکیلے۔ اور کہا گیا کہ اہانت کے ساتھ۔ اور یہ اقوال صحیح ہین کیونکہ انمین یہ سب حالات جمع ہونگے۔ امام ابن کثیر رح
[illegible] جنہون نے رسولون کو جھٹلایا اور مخالفت ونافرمانی کی ہے تو وے سختی واہانت کے ساتھ پیدل پیاسے جہنم کی طرف
[illegible] ابن عباس وعطاء ومجاہد وحسن وقتادہ وبہت سے مفسرین کا ہے اور اسی وقت مین کہا جائیگا کہ ای الفریقین
[illegible] اور مترجم کہتا ہے کہ اس کلام سے ثابت ہوا کہ اہل اسلام مین سے جو گنہگار جہنم مین سزا پادین وے اس اہانت
[illegible] اللہ تعالی اعلم۔ اور تفسیر شیخ مین ہے کہ ابن ابی حاتم نے ابن مرزوق رحمہ اللہ سے روایت کی کہ قولہ یوم
[illegible] الرحمن وفدا کہا کہ جب مومن قبر سے نکلیگا تو ایک نہایت خوبصورت اور بہت [illegible] سپید وار شکل سامنے آویگی۔
[illegible] پوچھیگا کہ تو کون ہے وہ ادب سے کہیگا کہ آپ مجھے نہین پہچانتے ہین فرماویگا کہ نہین تو البتہ اتنی بات دیکھتا
[illegible] اچھی اور عمدہ خوشبو ہے وہ عرض کریگا کہ مین آپ کا عمل صالح ہون اور ایسے ہی تم بھی دنیا مین نیک
[illegible] ایک زمانہ دراز تک دنیا مین آپ پر مین راکب رہا اب آپ مجھپر سوار ہون اور محشر کو چلین مترجم
[illegible] مخالف اقوال سابق ہے ولیکن یہ وہم بوجہ عدم معرفت وعلم کے ہے اور فی الحقیقت سب صحیح
[illegible] ابن عباس رض سے روایت کی کہ قولہ وفدا۔ کہا یعنی سواری کی حالت مین۔ ابن جریر رح نے ابوہریرہ
[illegible] کہا اونٹون پر اور ابن جریج نے کہا کہ نجائب پر۔ اور ثوری رح نے کہا کہ ناقون پر۔ قتادہ رح نے
[illegible] الرحمن کا دار کرامت ہے۔ عبد اللہ بن امام احمد نے نعمان بن سعید سے روایت

Marfat.com

ای کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس آپ نے یہ آیت پڑھی یوم نحشر المتقین
اپنے پیرون پر محشور ہونگے اور وفد پیدل نہین ہانکے جاتے ہین ولیکن اونٹون پر
اوپر سونے کے رحال ہونگے پس اونپر سوار ہوکر آوینگے یہانتک کہ جنت کے دروازے
جو یرمین ہوکر اونکے اوپر سونے کے رحال ہونگے اور زبرجد کے
کہ ابو معاذ بصری رح نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایکبار نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
الی الرحمن وفدا - تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تو وفد کو
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اسکی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ جب اہل تقوی
ناقہ پیش ہونگے جنکے بازو ہونگے اونپر سونے کے رحال ہونگے تسمہ اونکے نور کے جگمگاتے ہونگے
خالی خالی ایک درخت تک پہونچینگے جسکی جڑ سے دو نہرین جاری ہونگی پس انمین سے ایک سے پئینگے
جمع بشرہ ظاہر جلد
میل وغیرہ سے ہوگا دھل جائیگا اور دوسری نہر سے نہا وینگے تو پھر کبھی اونکے ابشار و اشعار پریشان
ظاہر ہو جائیگی یعنی نعمتون کی تازگی اونپر لہلہانے لگیگی پھر چلکر باب جنت پر پہونچ جاوینگے تو دیکھینگے کہ
کے سونے کے تختون پر ہین پس حلقہ کو کواڑ پر مارینگے جس سے آواز جھنکار سنی جائیگی - ای علی پھر سب
کہ تیرا شوہر آیا پس ہر ایک اپنی قیم کو روانہ فرماویگی پس وہ اوسکے لیے دروازہ کھولیگا جب بندہ مومن اوسکو دیکھیگا
مسلمہ راوی نے کہا کہ مجھے خیال پڑتا ہے کہ ابو معاذ رح نے یہ کہا تھا کہ سجدہ مین گر پڑیگا پس وہ کہیگا کہ آپ
ابن جعفر
قیم ہون مجھے آپ کے اس کام کے لیے وکیل کیا گیا ہے پس وہ اوسکے پیچھے ہو جائیگا اور جو یار اپنے جلد کو
یاقوت کے خیمون سے نکلیگی یہانتک کہ اوسکو گلے سے لگا لیگی اور کہیگی کہ تو مجھے محبوب ہے اور مین تجھے محبوب
ہون جسکو موت نہین ہے اور مین ہمیشہ خوش عیش ہون کبھی مجھے نقیری و بیماری وغیرہ نہین ہے اور مین ہمیشہ
کبھی مجھے تجھ سے ناخوشی نہین ہے اور مین ہمیشہ مقیم ہون کبھی یہان سے سفر کرنے والی نہین ہون - پھر ایک مکان
جسکی نیو سے چھت تک ایک لاکھ گز کا فاصلہ ہے اسکا گارا موتیون کا ہے جو نہر طرائق زرد و سرخ و سبز ہین انمین
دوسرے کے نہین ہے اور مکان مین ستر تخت ہین کہ ہر تخت پر ستر حشیہ ہین اور ہر حشیہ پر ستر زوجہ ہین
کی ساق کا مغز حلون کے اوپر سے نظر آتا ہے اور اسکا جماع تمہاری راتون مین سے ایک رات
تحت مین نہرین جاری ہین جنین پانی ہے کہ بدبودار نہین یعنی صافی ہے اسین کچھ کدورت
جسکا مزہ کچھ نہین بدلا اور نہ وہ چارپاؤن کے تھنون سے نکلا ہے اور نہرین جاری ہین
معلوم ہوتی ہے اسکو لوگون نے اپنے ہاتھون سے نہین نچوڑا ہے اور نہرین جاری
ہے پھر میوون کی طرف توجہ ہوگی وہ جملہ اقسام مین چاہے کھڑے سے کھاوے
پھر پڑھا قولہ تعالی ودانیۃ علیہم ظلالہا وذللت قطوفہا تذلیلا - پھر
فرمایا کہ سبز آویگا پس اپنے بازو اوٹھائیگا پس اوسکے پہلو سے جو کچھ

له حشیه جسکو ہندی مین گدا کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

سلام علیکم تلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون - اور اگر حوراکے بالون مین سے ایک بال تمام اہل زمین پر ظاہر ہو جاوے تو اسکے سامنے مین آفتاب ایک نور مین سیاہ نظر آوے - شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ ایسا ہی اس روایت مین مرفوع واقع ہوا ہی حالانکہ روایات مین بعضے اُسی کے مانند خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام سے روایت کیا ہی اور وہ اشبہ بصحت ہی واللہ تعالیٰ اعلم - مترجم کہتا ہی کہ جو لوگ علوم و معرفت حقائق سے جاہل اور جانورون کے مثل غافل ہین وے یہان شک کرتے ہین اور گمان کرتے ہین چند امور کا جنکو عوام مسلمانون سے بیان کرکے شک ڈالتے ہین بلکہ بعض نیچریے ایک کتاب تصنیف کرکے اُسمین اپنی جہالات کی طعن ذکر کیے ہین اول یہ کہ ناقہ اور گھوڑے اس صفت کے نہین ہوسکتے ہین جواب یہ کہ یہ امر کیا محال ہی یا ممکن ہی - اگر محال تصور کیا تو جاہل ہی کیونکہ اُسمین تو کوئی بھی وجہ نہین پائی جاتی جس سے محال سمجھا جاوے اور اگر اس وجہ سے انکار کرتا ہی کہ اُسنے کبھی دیکھا نہین ہی تو اُسکے نہ دیکھنے سے کوئی بات محال نہین ہوسکتی ہی اور اگر ممکن ہی تو اُس سے انکار کفر ہی - پھر مین کہتا ہون کہ ہندوستان کے لوگون نے ریل وغیرہ نہ دیکھی تھی اگر دیکھنے سے پہلے اُنسے بیان کیا جاتا تو ایسے جاہل بیشک اُس سے انکار کرتے اور جو لوگ عقل والے ہین وہ سمجھتے کہ اسمین کچھ محال نہین اور ہوسکتا ہی یعنی ممکن ہی تب وے اُسکے واسطے غور و فکر کرتے پھر ہر ایک عقل والا یہ جانتا ہی کہ یہ محال نہین ہی ولیکن آدمی کی قدرت سے باہر ہی جیسے آدمی کی قدرت سے یہ بھی باہر ہی کہ اپنے مثل آدمی بنا وے ولیکن اللہ تعالیٰ عزوجل پیدا کرتا ہی تو اُسی نے عالم آخرت مین ایسے جانور پیدا کیے ہین اب اہل معرفت توجہ کرین کہ اگر آدمی کی قدرت مین ہوتا کہ جیسے وہ صاف شفاف آبگینہ کے جھاڑ فانوس بناتا ہی ویسی صاف گیس کی روشنی کے جھاڑ بنا دے تو ضرور بناتا ولیکن اُسکی قدرت سے باہر ہی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت مین کچھ محال نہین کہ وہ پیدا کر دے جیسے اُسنے آفتاب مین ایسا نور پیدا کر دیا کہ اُس سے اسقدر روشنی ہوتی ہی - اور جیسے قوت خیال و وہم پیدا کر دی کہ کہان سے کہان دم بھر مین پہونچتا اور آتا جاتا ہی اور جو شخص عارف ہی وہ جانتا ہی کہ جیسے ایک درخت سے جو بالکل سبز یا زرد رنگ ہی سرخ پھول نکلتا ہی جسکا کوئی وجود اُسکی صورت سے ظاہر نہ تھا قبل اُسکے کوئی دریافت کرنا چاہے تو کوئی دلیل اُسپر موجود نہ پاوے سواے اٹکل کے بلکہ شاید اس درخت سے پھول ہی پیدا ہوتا ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ اس انسان سے اُسکے افعال و حرکات سے اُسکے ثمرات عجائب پیدا فرماتا ہی لیکن درخت وغیرہ انسان کے واسطے ہین تو اُنکے ثمرات کا ظہور اُسکے واسطے اسی دنیا مین ہو جاتا ہی بخلاف انسان کے کہ اُسکے ثمرات خود اُسکے واسطے ہین تو اُسکے منافع و برکات جو اناج و پھل وغیرہ سے چاہیے ہین اُسکو دنیا مین ملتے ہین ولیکن وہ ثمرات اُسکو آخرت مین ملتے ہین جو روح سے متعلق ہین کیونکہ یہان جو چیزین ہین سب اجسام کی قسم سے اُسکے جسم کے لائق ہین اور اُسی جسم کی وساطت سے وہ روح کے واسطے ثمرات پیدا کرتا ہی اور بیدین کافرون کو اُنکے اعمال سے جیسے دوسرون کو بھلائی پہونچے نیک ثمرہ اسی دنیا مین مل جاتا ہی بوجہ اسکے کہ اُنھون نے روحی ظہور آخرت کے واسطے کوئی کام نہین کیا بوجہ اسکے کہ وے آخرت سے منکر تھے اور گویا اُنھون نے موتیون کو کھو کر سیپیون کو لے لیا پھر روح کی حقیقت سے عموماً سب لوگ نادان ہین اور روح کے آثار جو یہان ظاہر ہوتے ہین عجائب مین سے ہین چنانچہ عقل و فہم و ادراک وغیرہ پس اُسکے حقائق و ظہورات جو آخرت مین ہین بے شبہہ نہایت لطائف و عجائب ہین اور جس نے اپنے آپ کو اسی دنیاوی خورد و نوش مین جانورون کی طرح ڈالا ہی اُسکے لیے آخرت مین آگ زیادہ لائق ہی فافہم - پس خلاصہ یہ ہی کہ جو امور ایسے احادیث و آیات مین اعمال کے مذکور ہوے ہین سب اللہ تعالیٰ کی قدرت مین سے محض ادنیٰ ہین بوجہ اسکے کہ انسان مخلوق ہی اور مخلوق کے

Marfat.com

اندران نعمتون کی صورت اُسکے خیال مین مرتسم ہوتی ہی تو جو صورت کہ مخلوق کے اندر [illegible]
آتی ہین پیدا ہو سکتی ہی اور خوب جان لینا چاہیے کہ یہان اِس جسم نے اپنے حظوظ و شہوات کو [illegible]
اپنی روح کی رعایت و لحاظ کو ادا کیا کہ جس طور سے روح کو اپنے کمالات حاصل ہوتے اور جس طرح وہ [illegible]
کرتی اُسکے طریقہ و راہ پر رہا اور یہ مانند پوشیدگی روح کے پوشیدہ ہو رہا ہی اور بغیر مرتبہ معرفت کے [illegible]
پابندی مین کیا نفع ہوا اور یہ پابندی نہ ہوتی تو کیا ضرر ہوتا ولیکن جسم نے ہر طرح اُسکی روح کی رعایت کی [illegible]
اِس مرتبہ عالی کو فائز ہوئی اور دار آخرت دائمی باقی ہی اور اُسکی نعمتین غیر متناہی عجائب ہین تو وہان جسم کو [illegible]
ملا جو وہان کے ظہور کے لائق اور دائمی غیر متناہی ہین پس جسم جن امور اور جن صورتون کو اپنے خیال و قیاس مین مرتسم [illegible]
واسطے اُسی وقت موجود ہین اور یہ تو جسم کی عالی ہمتی کی انتہا ہی پھر اِس سے بڑھکر اُسکے حقوق کی رعایت یہ کہ [illegible]
عالی ہین وہ نعمتین اُسکو عطا ہونگی۔ اِس بیان سے سمجھ لینا چاہیے کہ وہان پانی کیچڑ اور کھاد و گوبر ڈہل ڈیل و جڑ [illegible]
آلات کی ضرورت نہین ہی بلکہ جو خواہش ہی وہی خواہش ظہور ہی یعنی جیسے یہان ایک صورت پہلے خیال مین آتی ہی پھر وہ
سے خارج مین موجود کیجاتی ہی وہان جو صورت مرتسم ہی پس وہی موجود ہی اور یہ دنیا عالم جسمی مردہ ہی اور وہ عالم آخرت [illegible]
تمام کیفیت و حالت کا قیاس تو کسی جاہل سے نہین ہو سکتا ہی اور جو ایسا خیال چاہے وہ جہالت مین بڑھا ہوا ہی مگر انسان [illegible]
عقل نورانی کے واسطے سب دلالات و نظائر اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیے ہین انسان کے ایک دماغ مین کتنے اقسام کے
ہین اسی طرح وہان ایک ہی پرند سے انواع و اقسام کے لذیذ طعام حاصل ہو سکتے ہین اور پھر اُسمین زندگی بدستور ہی [illegible]
جیسے دماغی افکار سے دماغ کے اجزاء کم نہین ہوتے ہین مگر جسم کا پورا قیاس اُسپر نہین ہو سکتا یہ صرف ہوش کی رسائی کے [illegible]
ہی پھر دنیا مین یہ امر ظاہر ہی کہ جسم گوشت و پوست وغیرہ یکسان ہونے کے باوجود حواس مین کسقدر فرق ہی بلکہ لذت
کے اتصال سے ہی وہ سوائے ان دونون جسمون کے اور اعضاء کے اتصال سے ہرگز نہین ہی پس باوجود ان دلائل [illegible]
کے عجب جاہل وہ شخص ہی جو اِن نعمتون کے بیان سے متحیر ہو کر انکار کرتا ہی اور عجب کہ وہ اپنے آپ کو نہین دیکھتا کہ [illegible]
نے اِسکو کیونکر ایک قطرہ نطفہ سے ایسا آدمی بنا دیا۔ ہان یہ بات اچھی طرح ہوش سے سُن لینا چاہیے کہ جب اوپر [illegible]
یہ بات معلوم ہو گئی کہ عالم آخرت وہ عالم ہی کہ قیاس کو وہان مجال اپنے احاطہ کی نہین ہی بلکہ سمجھ لینے کی رسائی ہی اور [illegible]
ہوا اُسکا ظہور وہی ہی کہ خواہش کی صورت آئی اور وہی جاندار موجود ہی تو یہ بات صاف ظاہر ہو گئی کہ دنیا مین [illegible]
لذات مین روح کو خراب کرتے ہین وے اُس جسم کے واسطے یہان بربادی مین پڑے ہین اگر جسم کو [illegible]
وہ وہان اُنکو نہایت لطیف حاصل ہوتا۔ اب ہر قسم کے لوگ اپنے اپنے خیالات کے اندازہ پر [illegible]
اپنے اندر انتہاء سے انتہاء درجہ کا لاوے وہ نہایت ہیچ ہی اور وہان وہ اُسکو [illegible] حاصل ہوگا [illegible]
موجود ہی پس خیمون مین حور اور نہرین و قصور و باغات و میوہ جات و [illegible]
وغیرہ سب وہان ادنیٰ چیزین ہین جو موجود ہو جاوین تو ظاہر ہوا کہ جو [illegible]
درجہ کی خیال کرو وہ سب ہمارے واسطے ہین ولیکن اللہ تعالیٰ نے قرب کو اُنکے [illegible]

Marfat.com

کے واسطے ... تصریح کردی کہ لہم مایشاؤن فیہا - جو اسمین چاہین سب اُنکے واسطے موجود ہی اور پھر اپنے کرم کا اظہار فرمایا کہ ولدینا مزید بیان اُنکے لیے مزید ہی یعنی اُنھین کے خیالات پر انحصار نہ ہوگا بلکہ ہماری رحمت وکرم سے جو اُنکو ملیگا وہ اُنکے خیالات کی شمار سے بہت بڑھکر ہی کہ وہ کبھی اُنکے خیال مین نہین آسکتا ہی - والحمد للہ رب العالمین - یہ سب مین نے اہل ایمان کے اطمینان کے لیے بیان کیا تاکہ نیچر وغیرہ تبعان شیطان کے وساوس مین نہ پڑین اور مطمئن رہین کہ دنیاے فانی چند روزہ ہی اور انجام اسی دار آخرت کی طرف ہی کوئی چاہے یا نہ چاہے کوئی مانے تو اُسکے حق مین بہتر ہوگا اگر ہدایت اختیار کرے اور نہ مانے تو بھی ضرور کھینچا جائیگا اور اُسکے واسطے خواری ہی جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا - اور یہ کھینچا جانا خواری واہانت کے ساتھ ہی وقال تعالے - لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ نہین مالک ہونگے شفاعت کے یعنی اُنکے حصول مین شفاعت نہ ہوگی اور یہ معنی نہین ہین کہ شفاعت کرنے کا اختیار اُنکو نہ ہوگا بلکہ شفاعت جو ایک کرامت ہی اُسکا وجود ہی اُنکے حق مین نہ ہوگا - قال ابن کثیر رح یعنی اُنکے واسطے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُنکی شفاعت کرے جیسے مومنون کے واسطے کافرون کے برعکس شفاعت کرنے والے ہونگے بعضے مومنون کے واسطے اُنھین مین سے بعض دیگر شفاعت کرینگے اور ملائکہ شفاعت کرینگے - اور یہ حال دیکھکر کافرون کو حسرت و یاس وغم ہوگا چنانچہ اللہ تعالی نے حکایت فرمایا اُنکا قول کہ فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم - یعنی کفار کہینگے کہ ہمارے لیے تو کوئی شفاعت کرنے والا نہین ہی اور نہ کوئی محبتی دوست دلسوز ہی پس کفار ومشرکین ایسی حالت مین کہ خواری سے کھینچے جاوینگے اُنکا کوئی نہ تو سفارشی ہوگا اور نہ دوست ہوگا - إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا یہ استثنار منقطع ہی یعنی لیکن وہ شخص جس نے لیا حضرت الرحمن کے یہان عہد - اور وہ کلمہ شہادت توحید ہی - علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابن عباس رض نے فرمایا کہ عہد یہ کہ شہادت دوے کہ لا الہ الا اللہ - یعنی اٰکہ کوئی نہین سواے اللہ کے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ - سب طاقت وقوت سے بیزار ہوکر اللہ تعالی ہی کی طرف رجوع لاوے اور امید نہ کرے سواے اللہ تعالی عزوجل کے - اور ابن ابی حاتم رح نے اسود بن یزید رح سے روایت کی کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے پڑھا قولہ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا - پھر کہا کہ تم لوگ اللہ تعالی کے نزدیک عہد لے لو کیونکہ اللہ تعالے قیامت کے روز فرماویگا کہ جسکے واسطے اللہ تعالی کے نزدیک عہد ہو وہ کھڑا ہو جاوے - آپ کے مجلس والون نے عرض کیا کہ یا حضرت پھر ہم کو سکھلا دیجیے فرمایا کہ یون کہو اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ - ای میرے رب پیدا کرنے والے آسمانون و زمین کے جاننے والے غائب وظاہر کے - فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا - سو مین تیری طرف اس حیات دنیا مین عہد رکھتا ہون کہ أَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِي إِلَىٰ عَمَلِي تُقَرِّبْنِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ - تونے اگر مجھے موکول کردیا میرے عمل کی طرف تو وہ مجھے قریب کردیگا برائی سے اور دور کردیگا بھلائی سے - وَإِنِّي لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ - اور مین تو بھروسا نہین رکھتا ہون مگر تیری رحمت کے ساتھ - فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ - سو میرے لیے اپنے یہان ایک عہد کردے کہ وہ مجھے ادا کردے قیامت کے روز تو نہین خلاف فرماتا میعاد کو - قاسم بن عبد الرحمن نے ابن مسعود رض سے اُسکو روایت کیا اور اُسمین یہ کلمات لاحق کیے - خائفا مستجیرا مستغفرا راہبا راغبا الیک - یعنی اِس حال مین کہ مین خوف کرنے والا اور عذاب سے پناہ کا چاہنے والا اور تجھ سے مغفرت مانگنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا اور تیری طرف رغبت کرنے والا ہون - سراج وغیرہ مین ہی کہ قولہ لا یملکون الشفاعۃ - یہ جملہ مستانفہ ہی اور فاعل لا یملکون کل لوگ ہین خواہ مومنین ہون یا کافرین ہون اور بعض نے کہا کہ فقط متقین مراد ہین اور بعض نے

کہا کہ نقط مجرین مراد ہین اور بر قول اول معنی یہ ہین کہ دونون فریق متقین و مجرمین نا ہین الک
عند الرحمن عهدا - سواے اُس شخص کے جس نے لے لیا عہد اللہ تعالی کے یہان یعنی تقوی و کمال
لائق ہوا کہ دوسرون کی شفاعت کرے - پس یہی معنی عہد حاصل کرنے کے ہین اور اس صورت
دوم معنی یہ ہین کہ اہل تقوی نہین اختیار رکھتے شفاعت کا باستثناء اُس شخص کے جس نے اللہ تعالی کے
پس اہل تقوی ہین سے بھی اہل عہد کو مرتبہ شفاعت کرنے کا ہے یا یہ معنی ہون کہ اہل تقوی کسی کی شفاعت
اُس شخص کے جس نے اللہ تعالی کے نزدیک عہد حاصل کیا ہو اور وہ شہادت لا الہ الا اللہ ہے جیسا کہ سابق ہین ابن
سے تفسیر گذری اور ابن عباس رض نے کہا کہ جو مرا اس حال ہین کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا تو جنت
داخل ہوگا - اقول یہ معنی حدیث صحیح ہین حضرت عثمان رض کی روایت سے مروی ہین - اور بر قول سوم یہ معنی ہین کہ مجرمون
کا اختیار نہین ہے لیکن وہ شخص شفاعت کرسکتا ہے جس نے اللہ تعالی کے یہان عہد حاصل کیا یعنی مسلمان ہوگیا ہے اور اسی
بعد اکی ہے اور اس صورت ہین استثناء منقطع ہے اور اسی پر کشاف و بیضاوی ہین جزم کیا ہے اور بعض نے کہا کہ یہ استثناء متصل
اور معنی یہ ہین کہ مجرمون کے ملک ہین شفاعت نہین یعنی اُنکے واسطے شفاعت کا حصول ہی نہین باستثناء ایسے مجرم کے جس نے
اللہ تعالے کے نزدیک عہد لیا ہے یعنی مسلمان ہوگیا تو وہ مستحق شفاعت ہے - اور کہا گیا کہ اولی وجہ اول یا دوم ہے اور اس صورت
تقدیر کلام دو وجہ پر ہے - اول یہ کہ لا یملکون ہولاء الشفاعۃ الا من اتخذ عند اللہ عہدا - یعنی یہ لوگ کوئی شفاعت نہین کرسکتے مگر وہ
شفاعت کرسکتا ہے جس نے اللہ تعالی کے یہان عہد حاصل کیا ہو اور عہد یہ ہے کہ متقی پرہیزگار صالح الاعمال اس لائق ہوگیا ہو کہ
غیرون کی شفاعت کرے - لیکن اس وجہ ہین یہ ایہام ہوتا ہے کہ جسکو شفاعت کرنے کی لیاقت ہے وہ ہر ایک شخص کی جسکی چاہے شفاعت
کرسکتا ہے پس کفار و مشرکین اُس سے مایوس نہین ہوسکتے کہ حضرت عیسی علیہ السلام وغیرہ اُنکی شفاعت کرین اور یہ نہین ہو
وجہ دوم یہ کہ لا یملکون ہولاء الشفاعۃ لاحد الا من اتخذ عند الرحمن عہدا - یعنی یہ لوگ کسی کی شفاعت نہین کرسکتے ہین سواے اس کے
جس نے اللہ تعالی کے نزدیک عہد حاصل کیا ہو یعنی مسلمان ہوا ہو تو اُسکی شفاعت کرسکتے ہین اور نظیر اسکی واسطے
قولہ تعالی لا یشفعون الا لمن ارتضی - یعنی شفاعت کرنے والے کسی کی شفاعت نہ کرینگے مگر اُسکی جو پسندیدہ ہوگیا یعنی اسلام
شرک سے تقوی کیا ہو - ابن مردویہ نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مومن
کا دل خوش کیا تو اُسنے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُسنے اللہ تعالی کے نزدیک عہد حاصل کر لیا پس
چھوئیگی اللہ تعالی وعدہ خلاف نہین فرماتا ہے - اور طبرانی نے معجم اوسط ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت ہین جو شخص پانچون نمازون کو لایا اس حال سے کہ محافظت رکھی ہی
بر وضو رکوع و سجود بر انہین سے کچھ ناقص نہین کیا تو اس شان سے آویگا کہ اسکے پاس اللہ تعالی کے نزدیک
نہ کریگا اور جو شخص آیا اس حال سے کہ اُسنے اُنہین سے کسی چیز ہین نقص کیا تو اُسکے واسطے اللہ تعالی کے
اُسپر رحم کرے یا چاہے اُسکو عذاب کرے - مترجم کہتا ہے کہ یہ تو بعض صورتون سے عہد ہے
کبھی تو ایک شخص کے پاس ہر نوع سے عہد جمع ہے اور کبھی بعض نوع سے عہد ہے اور بعض

... واسطے عہد ایمان ہی پس وہ شخص کافرون کی طرح دائمی دوزخی نہین ہو ولیکن اگر اُسنے نماز کے اوقات وارکان ... لیے ادا ے نماز کا عہد نہین ہی پس چاہے اللہ تعالی اُسپر رحم کرے تو معاف کردے اور چاہے اُسکو سزا دیکر ... مدلول دال علی وہ عہد ایمان ہی ولہذا ایمان تفسیر کلمہ شہادت سے مروی ہی اور سراج وغیرہ مین موافق تمام اہل سنت ... اس آیت سے استدلال کیا کہ آیت صاف دلیل ہی کہ جو شخص مسلمانون مین سے گناہون کا مرتکب ہوا اگرچہ کبیرہ گناہ ہون ... اہل عہد مین شامل ہی اور شافعین کی شفاعت اُسکو پہونچیگی کیونکہ کبیرہ گناہگار صاحب عہد ہی اور ہر صاحب عہد کے واسطے شفاعت ... کبیرہ گناہ والے کے لیے بھی شفاعت ہی اور مؤید اسکے واسطے وہ حدیث بھی ہی جو ابن مسعود رضہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ... اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم مین سے کوئی عاجز ہی کہ ہر صبح وشام اللہ تعالی کے یہان اپنا عہد حاصل ... صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیونکر یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ ہر صبح وشام کہے کہ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب ... والشہادۃ انی اعہد الیک ... اے میرے رب پیدا کرنے والے آسمانون وزمین کے جاننے والے غیب وشہادت کے مین تیری جانب ... عاہد کرتا ہون کہ۔ بانی اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک وان محمدا عبدک ورسولک۔ مین گواہی دیتا ہون یعنی ... کہ نہین کوئی الہ مگر تو ہی اکیلا ہی کوئی تیرا شریک نہین ہی اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا بندہ اور تیرا رسول ہی۔ فلا تکلنی الی ... یعنی تو مجھے میری نفس کے حوالہ نہ فرمائیو۔ فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر وتباعدنی من الخیر وانی لا اثق الا برحمتک۔ ... اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالہ فرمایا تو میرا نفس مجھے بدی سے نزدیک کریگا اور مجھے نیکی سے دور کردیگا اور مین تو فقط تیری رحمت ہی پر بھروسہ رکھتا ہون۔ فاجعل لی عندک عہدا توفینیہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد۔ سو میرے واسطے اپنے یہان ایک عہد کردے ... مجھے قیامت کے روز وفا فرمادے بیشک تیرا وعدہ خلاف نہین ہی۔ پس جب بندہ نے ایسا کہا تو اللہ تعالی اسپر ایک چھاپ ... چھاپ دیتا ہی اور اُسکو عرش کے نیچے رکھتا ہی پس جب قیامت کا روز ہوگا تو پکارنے والا پکاریگا کہ وے لوگ کہان ہین جنکے ... اللہ تعالی الرحمن کے یہان عہد ہی پس وے لوگ جنت مین داخل ہونگے۔ قلت وہذا کانہ اصح ما فی تفسیر الحافظ ابن کثیر رح عن ... ابن مسعود موقوفا۔ سراج مین کہا کہ اس سے ظاہر ہوا کہ عہد سے مراد کلمہ شہادت ہی اور دلیل بھی ظاہر ہوگئی کہ کبیرہ گناہ والون کے لیے ... شفاعت حاصل ہی والحمد للہ رب العالمین۔ ف قال الشیخ ابن العربی رح فی قولہ تعالی الم تر انا ارسلنا الشیاطین تؤزہم ... نزول ملائکہ کے بیان مین گذرا کہ پاکیزہ نفوس کو ملکوت وملائکہ سماوی سے استمداد حاصل ... ہی بوجہ انکے استعداد کے ... انکی کمشانی تجرد اور نورانیت مین ملائکہ کے ساتھ اتصال ہی ایسے ہی نفوس شریرہ ناپاک کو زمینی نفوس تاریک ومکدر ... سے استمداد حاصل ہوتی ہی کیونکہ ان نفوس کو اپنے جوڑ کے نفوس شریرہ سے تاریکی وکدورت وخباثت مین مناسبت ... ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب دلایا کہ کسقدر سخت انمین تاریکی ہی اور کس درجہ گمراہی وحجاب مین پڑے ... اور شیاطین اترتے ہین پس انکو جوش دلاتے وابھارتے ہین اور طرح طرح کی بدکاریون کی تدابیر وشوق و ... مغرور کرکے غافل کرتے ہین۔ قولہ انما نعد لہم عدا۔ یعنی انکے انفاس کا شمار پورا کرتے ہین پس جس ٹھکانے ... ہر ایک کے واسطے ایک خاص وبال وعذاب ہی وہ انہین انفاس سے ہوگا کیونکہ انہین انفاس سے وے ... جب پہونچے تو انہین معدود انفاس مین وے اپنے خبیث ہیات وعقائد پورے کرلینگے اور ہر ایک کے واسطے

ایک اجل مقدر ہی کہ عنقریب اُس تک پہونچیگا پس سب جلدی ہی تو جلدی کرنا نہین چاہیے
اسم الرحمن اسواسطے ذکر فرمایا کہ یہ عام رحمت کے واسطے ہی اور مراتب اُنکے تقوی کے متفاوت
الرحمن ہو وہ کس کی طرف محشور ہوگا تو بعض دیگر نے اُسکو جواب دیا کہ اسم الرحمن سے
اسم اللطیف کی طرف کیونکہ جو شخص گناہون و رذائل و صفات نفس سے متقی ہوکر درجہ اول
کے جنت افعال مین ہوگا پھر جنت صفات مین پھر جنت اُسکے بعد حقیقی وصول الی اللہ سبحانہ و تعالی
ہونے کے بعد بسبب تجلیات صفات کے اُسکی سیر فی اللہ ہی اور جب سیر کی انتہا الی الذات ہو
بخلاف اُنکے مجرمین ہین قولہ و نسوق المجرمین - اعمال خبیثہ والے - الی جہنم طبیعت کی طرف
وارد کیا جاتا ہی - قولہ لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا - یہ عہد وہ ہی جو اللہ تعالی نے اہل
کرین توبہ کرین اور صفائے اول سے عاجزی سے صفائے دوم مین اُسکی طرف جاوین اور رجوع لاوین اور
کے حجاب سے نکلکر متصف بصفات الرحمن ہون اور عالم قدس مین اتصال حاصل کرین اور یہی عالی بارگاہ
اسم الرحمن ذکر فرمایا جو جلائل نعم و اصول نعمتون کا دینے والا ہی اور تمام صفات لطیفہ کو شتمل ہی اور معنی یہ کہ کسی
بزرگی نعمتون کا
اُسکے واسطے شفاعت کرے بامداد ملکوتیہ و انوار قدسیہ الا وہ شخص جس نے یہ استعداد حاصل کی ہو کہ رحمت
ہو اور عہد حقیقی کے ساتھ جناب الٰہی تک پہونچ سکے - پھر شیخ نے حدیث ابن مسعود رض مثل روایت سراج کے ذکر فرمائی
وقال الشیخ الشیرازی فی العرائس قولہ تعالی یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا - واضح ہو کہ متقی وہ ہی جو ماسوائے حق
تقوی کرے اور متقی نہ ہوگا مگر اس طور سے کہ اللہ تعالے اُسکو اس بات سے بچاوے کہ ہوائے نفس و شہوات
اور یہ بات عطا کرے کہ حق تعالی سے اُسکو اُنس حاصل ہو پس جو بندے اس شان سے متقی ہین کہ تمام جہان
حق عزوجل مین آگئے ہین جنکے حق مین صادق آیا کہ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور - اور
ایک تخرج الناس من الظلمات الی النور - تو جب اُنکے حشر کا وقت ہوگا تو اللہ تعالی اُنکو اُنکے تقوی کے
فرماکر اپنے منزل کرامت مشاہدہ و وصال مین طلب فرمادیگا - اور منظر رحمت مین اُتاریگا اور بحر رحمت سے
اسی واسطے اسم الرحمن ذکر فرمایا - پس اشارہ ہی کہ جب منزل جمال و جلال مین رحمت سے اُنکا نزول ہوگا
ہونے کی وحشت نہ ہوگی اور یہ شان تو اُن متقیون کی ہی جو ابتدائے مقامات تقوی مین ہین اور
تو اُنکو بذات خود فرحت آباد ازل و ابد مین اکرام سے اتاریگا اور اُنکو مدارج عالیہ انوار القا
سے خارج ہی اُسکو عارف ہی جانتا ہی واللہ سبحانہ اعلم - اور یہ جو ہم نے کہا کہ عارفین کو
پہونچادیگا تو اسوجہ سے کہ اگر یہ نہ ہو تو کیونکر دے اُن مدارج مین پہونچ سکتے ہین اور
ہین کیونکہ سواری وغیرہ حادثات ہین بہ تو قہر ربوبیت کے اول ہی میدان
کہ حضرت صادق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ مراکب معرفت پر سوار ہوکر وافد ہونگے
اللہ تعالی سب سے تقوی کیا اور متقی وہ ہی جس نے ہوائے نفس کی متابعت سے تقوی

…محشر مین لاویگا تاکہ اہل محشر اُسکی منزلت وکرامت کو دیکھین - **مترجم** کہتا ہی کہ شیخ جعفر رح نے متقی کی … بیان کی ایک وہ کہ اللہ تعالیٰ کے سواے ہر چیز سے تقوی کیا تو یہ تعریف اعلیٰ درجہ کے متقی کی ہی اور دوسری … کہ جس نے ہواے نفس سے تقوی کیا اور یہ اول مرتبہ ایمان ہی چنانچہ حدیث صحیح مین ہی کہ لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ … لما جئت بہ - یعنی تم مین کوئی مومن نہ ہوگا جب تک یہ نہ ہو کہ اُسکی خواہش تابع ہوجاوے اِس امر کی جو مین لایا ہون یعنی … چھوڑے اور توحید مانے کیونکہ اصل اقتضاے ہوا یہی ہی کہ رب عزوجل سے منقطع ہوکر آوارہ و شتر بے مہار کی طرح پھرے … اول درجہ تقوی کا یہ ہی جو بیان ہوا کہ اُسکے نفس کو خود اختیاری نہین ہی بلکہ وہ تابع شریعت ہی اور تجھے معلوم ہی کہ شریعت نے … نے پینے نکاح وآرام سب کی اجازت دی ہی مگر بظاہر محدود کردیا ہی اور جب بندہ ایمان لایا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسپر سب … آسان ہی - واسطی رح نے فرمایا کہ قولہ وفدا یعنی سوار کرکے - اور یہ اُنکے حق مین حجاب ہی کیونکہ جس شخص کو اُسکی زینت نے حق عزوجل … جذب کرلیا اور یہ نہ ہوا کہ یاد حق عزوجل اُسکو ان متاع واسباب جمال سے جذب کرلیتی تو وہ اپنے دعوی مین کاذب ہی - اقول … ہنوز وہ خام ہی اور شاید اشارہ کیا کہ اہل کمال معرفت کو جذب حق عزوجل اُنکے منازل کرامت مین پہنچایگا اُنکے واسطے ان سواریون … پہچاننے کی ضرورت نہین ہی فافہم - اور یہ بھی شیخ واسطی رح نے فرمایا کہ جب دنیا مین اُنھون نے کسی صفت ونعت سے تعلق نہین پیدا … ان سے منقطع ہوجانے تو آخرت مین اُنکو باسم الرحمن محشور فرمایا نہایت شفقت ونرمی ولطف سے اپنی طرف بلایا کہ کسی طرف التفات … نکرتے اور اُسکے سواے غیر کی طرف آرزو نہین رکھتے ہین - اقول شاید معنی یہ ہین کہ دنیا مین موجودات فی الحقیقت کوئی نہین بلکہ مظاہر … صفات کے ظہور کے ہین تو اُنھون نے ان سب زینتون سے اُسی کو طلب کیا اور سب کو ترک کیا لہذا اُنکو اِس زینت سے اپنے … کی کرامت مین بلایا واللہ اعلم - شیخ **استاد** رح نے کہا کہ قولہ وفدا - کہا گیا یعنی اپنی طاعات کی اعلیٰ سواریون پر بلائے جاوینگے پھر … طرح طرح کے ہونگے بعضے تو اپنی طاعات کی صورتون پر سوار ہونگے اور بعضے اپنی ہمتون کے مراکب پر ہونگے اور بعضے اپنے انوار کے مراکب … اور بعضے وے ہونگے کہ اُنکو حق عزوجل سوار فرماکر منزل کرامت مین بلاویگا تو اُنکا قیاس نہین ہوسکتا ہی جیسے دنیا مین اُنکے واسطے … اللہ ہی پر بھروسا تھا - فافہم - پھر جب اللہ تعالیٰ نے بت پرستون کا رد کردیا تو اللہ تعالیٰ کی جناب مین بیٹا وغیرہ سے بدگوئی کرنے … کو رد فرمایا جنھون نے جہالت سے اللہ تعالیٰ کے بعضے بندون کو حد سے زیادہ بڑھایا اور اللہ تعالیٰ کی شان مین عیب لگایا

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

…کہ الرحمن نے لیا ہی … اولاد … تم … آگئے ہو … بھاری چیز مین … ابھی … آسمان

يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝

…اس بات سے اور … ٹکڑے ہوجاوے … زمین … اور گر پڑین … پہاڑ … ڈھے کر

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ

…اس پر کہ پکارتے … اولاد … اور نہین … بن آتا … رحمن کو … کہ … رکھے

وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي

…کوئی نہین … آسمان … اور … زمین مین … جو نہ … آوے

Marfat.com

الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ [illegible]

رحمن کا بندہ ہوکر اُس پاس اُنکا شمار [illegible]

اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝

اُس پاس قیامت کے دن اکیلا

فی تفسیر الامام رح جب اللہ تعالی نے اس سورۂ شریفہ مین عیسی علیہ السلام کی عبودیت اور [illegible]
ہونا بیان فرمایا تو اب ان کافرون پر انکار کیا جو زعم کرتے ہین کہ نعوذ باللہ اللہ سبحانہ تعالی [illegible]
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کافرون نے کہا کہ اللہ تعالی الرحمن نے فرزند [illegible]
عام طور پر اہل کفر کا رد ہی خواہ نصاری ہون جو عیسی علیہ السلام کو بیٹا کہتے ہین۔ خواہ یہود ہون [illegible]
خواہ مشرکین عرب جو ملائکہ کو بیٹیان کہتے تھے اور یہ لوگ سخت جاہل اور بڑے بے ادب [illegible]
ہین کہ ایسا کلمہ کہتے ہین جس سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین لہذا فرمایا۔ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا
کہ تم لوگ اس قول مین امر عظیم پر آئے۔ ابن عباس و قتادہ و مجاہد و مالک رح نے کہا کہ اِدًّا [illegible]
اِد بالکسر اور اَد بفتح اور آد بمد ہمزہ ان سب مین زیادہ مشہور لغت بالکسر ہی پھر اس عظیم بدگوئی [illegible]
رونگٹے کھڑے ہون بیان فرمائی بقولہ۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ حمزہ و کسائی کی قرارت میا [illegible]
حقیقی نہین ہی اور باقیون کی قرأت مین تکاد بتا ہے فوقیہ ہی يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ ابو عمرو [illegible]
کی قرأت مین ينفطرن ہی اور ن ساکن و کسرہ طا ہی اور باقیون کی قرارت مین تفطر از باب تفعل [illegible]
اور معنی دونون کے شگافتہ ہوجانے اور پھٹ جانے کے ہین ولیکن سراج مین لکھا کہ دوسری [illegible]
اور اسمین مبالغہ ہی اور باب تفعل مین معنی تکلف کے ہین یعنی بے اختیاری سے شگافتہ نہین بلکہ [illegible]
رب عزوجل کے بقصد شگافتہ ہون۔ اور معنی یہ ہین کہ نزدیک ہوئی یہ بات کہ آسمان پھٹ جاوین [illegible]
عزوجل کی شان پاک کی نسبت ان کافرون نے کہی وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ اور شق ہوجاوے [illegible]
اور گر جاوین پہاڑ منہدم ہوکر۔ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اس بات سے کہ [illegible]
فرزند۔ جوہری رح نے صحاح مین لکھا کہ انہد الجبل یعنی ٹوٹ گرا پہاڑ اور ہدہ دیوار گرنے [illegible]
وزمین و پہاڑ کی یہ حالت ہو جب وے بنو آدم کے بدکارون سے یہ کلمہ سنتے ہین یو [illegible]
عزوجل کی تعظیم کے واسطے کیونکہ ان سب مخلوقات کا اساس توحید رب عزوجل ہی [illegible]
کے واسطے سرنگون ہین اور خوب دیکھتے ہین کہ وہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک ہی [illegible]
اور نہ کوئی اُسکا ہمسر ہی بلکہ جل ہو اللہ اُسکی شان ہی۔ سراج مین کبیر وغیرہ [illegible]
سرزد ہوتا ہی اُسکا اثر آسمانون کے پھٹنے و زمین کے شق ہونے اور پہاڑ [illegible]
سے اوّل یہ کہ مراد یہ کہ اللہ تعالی اس کلمہ کے صدور کے وقت قریب تھا [illegible] ان کو ان

[illegible] غضب کے جو ایسی بیہودہ گوئی سے ہوا لیکن وہ حلیم ہے کہ ان لوگون
[illegible] جواب دوم یہ کہ اس کلام سے مقصود اس کلمہ کی خرابی کہنے والون کے دین مین ہے اور شرع مین
[illegible] جواب سوم یہ کہ مراد یہ کہ اگر آسمان و زمین پہاڑون کو عقل ہوتی اور اس کلمہ کو
[illegible] مترجم کہتا ہے کہ یہ سب گفتگو شکلانہ اظہار سے ہے اور بنا اس سوال و جواب کی یہ ہے کہ یہ چیزین سمجھتی
[illegible] - اور یہ مذہب خلاف سلف صالحین و تمام اولیاء الٰہی و علماء محققین کے ہے جنکے نزدیک ان سب
[illegible] اور رب اللہ تعالیٰ کے واسطے تسبیح و حمد کرتے ہین وقد قال تعالےٰ وان من شیء الا یسبح
[illegible] وقد قال تعالیٰ وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ پس مراد حقیقت ہے اور امام ابن کثیر رح کی تفسیر مین ہے
[illegible] حضرت ابن عباس سے اس آیت مین روایت کی کہ ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ شرک مذکور ایسا عظیم
[illegible] آسمان و زمین و پہاڑ و تمام مخلوقات لرزتی و گھبراتی ہین اور قریب ہوتا ہے کہ اس کلمہ سے شق ہوجاوین
[illegible] اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال سے - اور جیسے شرک کے ساتھ مشرک کی کوئی نیکی کچھ اسکو مفید نہین ہوتی ہے ایسے ہی ہم کو
[illegible] اہل توحید کے گناہ بخشدے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے مُردون کو [موت کے وقت] لا الٰہ الا اللہ کی شہادت
[illegible] اپنی موت کے وقت اسکو کہا تو اسکے لیے جنت واجب ہوگئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور
[illegible] حالت صحت مین کہا ہو تو فرمایا کہ یہ تو بہت ہی خوب جنت کو واجب کریگا یہ تو بڑھکر جنت کو واجب کریگا پھر فرمایا کہ قسم اس پاک
[illegible] قدرت مین میری جان ہے کہ اگر تمام آسمان و زمینین و جو انمین ہے و جو انکے اندر تحت مین ہے سب لائے جاوین اور میزان کے
[illegible] اور دوسرے پلہ مین گواہی لا الٰہ الا اللہ کی رکھی جاوے تو یہ ان سب پر بھاری ہوگی کذا رواہ ابن جریر رح
ابن کثیر رح نے کہا کہ اسکے واسطے شاہد حدیث بطاقہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم - اور مترجم کہتا ہے کہ حدیث بطاقہ سے وہ حدیث مراد
[illegible] کے بیان مین نقل کی ہے جسکے نامۂ اعمال ننانوے بدکاری سے سیاہ ہونگے ولیکن آخر مین اسکے واسطے
[illegible] شہادت کا لایا جاویگا اور میزان مین تولے جاوینگے تو وہی بھاری ہوگا فتذکر - ضحاک رح نے کہا کہ یتفطرن - یعنی اللہ تعالیٰ
[illegible] سے تمام آسمان شق ہوجاوین - عبدالرحمن بن زید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے - اقول شاید یہ مراد ہو کہ غضب
[illegible] شق ہوجاوین - اور ابن عباس رضہ نے کہا کہ قولہ ہدًا - یعنی منہدم ہوکر - سعید بن جبیر [illegible] ٹوٹ کر یا ریزہ ٹکڑے
[illegible] - اور ابن ابی حاتم نے عون بن عبداللہ رح سے روایت کی کہ پہاڑ اپنے دوسرے کو اسکے نام سے پکارتا ہے کہ بھلا
[illegible] نے اللہ تعالیٰ کے واسطے کچھ ذکر کیا ہو اگر اسنے کہا کہ ہان تو خوش ہوجاتا ہے اور عون رح نے فرمایا کہ
[illegible] اگر کلام باطل و کفر کہا جاوے تو بھی سنتے ہین اور ماسواے اسکے نہین سنتے ہین - مترجم کہتا ہے
[illegible] کرنا مشکوۃ کی ایک حدیث مین اسی کے مانند مذکور ہے - اور ابن ابی حاتم نے غالب بن عجرہ کی
[illegible] کی کہ مجھے خبر پہونچی کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو اور جو اسمین درخت ہین پیدا کیا تو کوئی درخت
[illegible] ایک درخت سے انکو منفعت تھی اور زمین و درخت کی یہی حالت رہی یہانتک کہ
[illegible] فرزند بناتے ہین یعنی شرک کا کلمہ کہا تو زمین کانپی اور کانٹے ہوگئے -

Marfat.com

کعب احبار رح نے کہا کہ جو کلمہ اِن لوگون نے کہا جب کہا تو ملائکہ غصہ مین کانپنے لگے ...
ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نہین ...
بہ نسبت اللہ تعالی کے کہ اُس سے شرک کیا جاتا ہی اور اُسکے واسطے فرزند بنایا جاتا ہی ...
ضرر دور کرتا ہی اور اُنکو رزق دیتا ہی یہ حدیث اُسکے مانند کلام سے صحیحین یعنی بخاری و مسلم ...
لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا یعنی اللہ تعالی کی شان سے لائق ہی نہین کہ وہ فرزند لیوے ...
ولد بنانا دو طرح سے ایک حقیقت جیسے ولادت معروف ہی اور دوم بطور متبنی کرنے کے اور یہ دونون حال ...
ہونا بالکل ہی خاسر ہی اور رہا دوم تو وہ بھی محال اسلیے کہ فرزند جسکو بیٹا بنا دے وہ والد کے مشابہ ہونا چاہیے ...
کے مشابہ کوئی چیز نہین ہی اور اسوجہ سے کہ بیٹا بنانا کسی کو یا تو بغرض سرور ہوتا ہی یا بغرض استعانت ...
کی شان مین محال ہی۔ کذافی السراج وغیرہ۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالی کے جلال و عظمت کے لائق نہین ...
ہو کیونکہ مخلوق مین سے کوئی اسکا کفو و ہمسر نہین ہی کیونکہ تمام خلائق سب اُسکے بندے مخلوق ہین ... اِنْ كُلُّ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا نہین ہی کوئی بھی آسمانون مین اور زمین مین مگر ...
الرحمن کے پاس بندگی کی حالت مین یعنی ہر شخص جو کوئی ہو وہ اللہ تعالی عزوجل کے حضور مین بندہ حاضر ہی ...
مین یا عزیر و عیسی علیہما السلام ہون زمینون مین سب اللہ تعالی کے حضور مین عبودیت کی حالت مین حاضر ہین ...
کی جانب ملتجی ہین اور سر نقیاد جھکائے ہوے مطیع و ذلیل و عاجز ہین جیسے غلامون کا قاعدہ ہی اور یہ ...
یا آخرت مین ہون اور اہل تفسیر مین سے بعض نے مانند شیخ جلال محلی رح کے اُسکو خاصکر قیامت پر محمول ...
قیامت ہو یا کوئی اور وقت ہو سب جگہ و ہر وقت یکسان حال ہی یہ اولی ہی کیونکہ آیت مین کوئی تخصیص ...
انتہی مافی السراج۔ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ بیشک اُنکو احصار فرمالیا ہی یعنی اللہ تعالے نے اُنکا احاطہ ...
احاطۂ قدرت و علم و قبضہ سے باہر نہین نکل سکتے اور سب کے سب اُسکی تدبیر کے تحت مین مسخر و مطیع ہین وَعَدَّهُمْ عَدًّا
کر لیا ہی اُنکو شمار کرنا یعنی اُسکے اشخاص و ایام و انفاس و افعال سب کو احاطہ کر لیا ہی کیونکہ ہر چیز اُسکے نزدیک ...
امور مین سے کچھ پوشیدہ نہین ہی۔ وقال الامام یعنی جب سے پیدا کیا قیامت تک اُنکا شمار جانتا ہی اور ...
اور جو ہونگے سب اُسکے علم مین ہین۔ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا اور سب ...
آویگا اللہ تعالی کی حضوری مین قیامت کے روز فرد۔ یعنی تنہا کہ دنیا کے مال و مددگار ...
یعنی تنہا ہوگا اُسکے واسطے کوئی مددگار نہ ہوگا اور نہ کوئی اُسکا چھڑانے والا موجود ہوگا ...
مخلوق مین جسطرح چاہیگا حکم فرماویگا۔ وہی عادل حاکم ہی کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا ...
ہر رہی جو دم اُنکے سامنے و ساتھ ہی واللہ تعالی ہو الحکیم العلیم۔ ف ...
الارض الآیہ۔ اللہ تعالے نے بڑے بہتان سے کافرون کے آگاہ کیا ...
جناب الٰہی عزوجل پر باندھتے ہین کیونکہ اُسکے دون مین ...

Marfat.com

قدم پر واقع ہوگا کسی حال سے حدوث کا وصف یہ تو ہے نہیں لائق کے قدم شان طرح کسی اور ہے لائق کے [illegible]
سنے پہاڑون و زمین و آسمانون تو گیا پھیر کر ہو غیرت بمقہور سے عزوجل رب جناب میں پایا موقع کوئی [illegible]
ہوجاوے شق زمین اور جاوین پھٹ کہ تھے قریب آسمان پس کیا نہ برداشت اسکو نے پہاڑون و زمین [illegible]
ہیبت حق عزوجل سے ان چیزون کو لرزہ آیا اور یہ چیزین ہوا تو ہیبت حق عزوجل سے ان چیزون کو لرزہ آیا اور یہ چیزین [illegible] کا خروج بمعہ قہر سے ممزوج بغیرت و غضب ہوا تو
قولہ ان کل من فی السموات - ہوئین قریب کے جانے ہو فنا سے غضب و قہر اس تو ہین تھی ازل صفت ہیبت [illegible]
پس جب سنے ہے عبودیت بصفت مین تحت کے ربوبیت وہ ہے ربوبیت بانوار جو مزین ہے شخص [illegible] الا آتی الرحمٰن عبدا
باقی رہی وہی اپنے ربوبیت تو گئی ہو فنا عبودیت مین ربوبیت جب پس پہچانا کو عبودیت و ربوبیت اصل اپنے [illegible] مشاہدہ کیا
پھر جب قیامت لگتا ہے کرنے انانیت دعوی مین توحید ونشہ ازلیت نور دیکھکر متصف سے وصف اس سے عزوجل حق نور [illegible] ربوبیت
اپنے لباس بلکہ رہجاوینگے خالی سے نور ان سب کے سب اور جاوینگے کر رجوع طرف کی معدن اپنے [illegible] انوار ربوبیت
تو گویا تنگ کہ اپنے طوارق غیرت قدم جاری ہونگے اور یہ جب ہے کہ حکم غیرت جاری ہو قولہ وکلہم آتیہ یوم القیامۃ فردا یعنی دعوی
سے حقیقت قہر مین فرو رہجاویگا اس حال مین کہ فردانیت حق عزوجل کا ظہور ہوگا پس ہر ایک منفرد بحق [illegible] صفت منفعل ہوکر
کہ متصف بفردانیت ہوجائیگا اور وحدانیت سے متصف متحد ہوگا پھر اسی حال کی طرف عود کریگا جو تھا کہ ربوبیت والوہیت [illegible]
ہوگا اور عارف اس سے مقام وصال مین حاضر ہوگا پس اسکو انوار قرب حاوی ہونگے اور جمال حق عزوجل سے مقام شکر [illegible]
جائیگا - وہان زبان ازل وابد سے دعوی کریگا - ای بندہ صادق یہان سب حجاب مین ہین اور جبتک حجاب مین ہین تب تک
[illegible] اللہ عزوجل کے ہین کرتے ہین جیسے ثواب وعذاب ونجات وغیرہ اور جب یہ لوگ مشاہدہ جمال مین حاضر
[illegible] مرادات خسیسہ انسے ساقط ہوجاوینگی اور نفوس کی رقیت سے علیحدہ ہوجاوینگے اور خالص بندے اللہ تعالی کے
[illegible] ہین واخلاص محبت مین وحضور مشاہدہ مین حاضر ہوجاوینگے کہ وہان سوا ے وجہ ربک ذوالجلال والاکرام کچھ باقی نہین
[illegible] جعفر رحمہ اللہ نے کہا کہ قولہ الا آتی الرحمٰن عبدا یعنی فقیر ذلیل اپنے اوصاف کے ساتھ یا عزیز ذلیل باوصاف حق عزوجل -
[illegible] نے دنیا مین اتصاف بصفات حق عزوجل پیدا کیا ہے وہ تو عزت[1] والا ہوگا مگر نہ مخلوقیت کے اوصاف سے بلکہ صفات
[illegible] اور موصوف کے اوصاف سے ذلت ہے اور جن لوگون نے دنیا مین کوئی وصف نہین حاصل کیا وہ نہایت خوار ہونگے
[illegible] باقی نہ ہونگے شیخ ابوبکر الوراق رح نے کہا کہ کسی بندہ نے اپنے رب عزوجل کی طرف تقرب ملازمت
[illegible] مین حاصل کیا کہ وہ اسپر زیادہ زینت ہو یعنی سب سے بڑھکر بندہ کے واسطے زینت عبودیت سے ہے کہ یہ عبودیت
[illegible] اللہ تعالی کی جانب افتقار اسکے لیے سب سے اچھا زیور ہے کیونکہ جس نے اپنے اوپر عبودیت کو لازم
[illegible] اور جس نے اسکی طرف محتاجی حاصل کی تو ہمیشہ اسی کی طرف ملتجی ومتضرع رہیگا - ایک نے ابراہیم
[illegible] کہا کہ ہان تو پوچھا کہ کس کے بندے ہو تو کہنا چاہتے تھے کہ کس کے بندے پس ابراہیم
[illegible] جب [illegible] یہ آیت پڑھی ان کل من فی السموات الآیہ - ف - شیخ ابن العربی رح نے قولہ
[illegible] مین کہا کہ [illegible] سب تحت عدم وامکان ہین انکے واسطے خود کوئی وجود وکمال نہین ہے مگر

بذات حق عزوجل کہ اسم الرحمن سے اُنکے وجودات کا افاضہ فرمایا ہی پس یہ سب تجلیات [illegible]
اعیان سے اُسکی عبادت نہ کرتے تو اُنکا وجود نہ ہوتا اور اگر بعد وجود کے اُسکی عبادت [illegible]
پس وے مربوب و مجبور اور اُسکے تحت قدرت و سلطنت ہین مقہور و مسخر ہین و قولہ [illegible]
وہی مورد ہین معلومات کی ہین جو محض عالمیت حق عزوجل کے ساتھ عدم ہین ظاہر ہین اور [illegible]
رحمانیت کا فیض ہی پس کوئی اُسکے مناسب بھی نہین ہی تو فرزند وغیرہ کا کیا ذکر ہی۔ اسد تعالیٰ [illegible]
بیان کرنیکے بعد مومنین کے فضائل پر ختم کیا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ

البتہ جو یقین لائے ہین اور کی ہین نیکیان [illegible]

وُدًّا ۝ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ

محبت سو ہم نے آسان کیا یہ قرآن تیری زبان میں اسی واسطے کہ خوشی سناوے تو [illegible]

قَوْمًا لُدًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ

جھگڑالو لوگون کو اور کتنی کھپا چکے ہم ان سے پہلے سنگتین [illegible]

مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ ع ۱۲

کسی کا یا سنتا ہی اُنکی بھنک

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا جو لوگ ایمان لائے یعنی اسد تعالیٰ کی توحید کی اور اُسکے رسول [illegible]
اور کام نیک کیے سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا قریب ہی کہ اُنکے واسطے اسد تعالیٰ [illegible]
وُدّ بضم الواو ہی اور قرارت فتح وکسرہ کے ساتھ بھی ہی اور معنی وُد کے محبت ہین یعنی [illegible]
پیدا کردیگا یعنی خود اُنکو محبوب فرما کر باہم اُنہین محبت کردیگا اور سب کو محبوب کردیگا [illegible]
جیسے محبت پیدا کیجاتی ہی جیسے کافرون کے دلون مین رغبت الدنیا۔ اور محبت دنیا [illegible]
کیونکہ سیجعل فرمایا یعنی قریب ہی کہ ایسا کردیگا کیونکہ نزول آیت کا مکہ مین ہوا اور اسوقت [illegible]
بغض وعداوت تھی تو اسد تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ عنقریب اسلام غالب وظاہر ہوگا اور [illegible]
تمام اہل محشر کے روبرو پیش ہونگی اور مومنون کے دلون سے میل نکال دیا جائیگا [illegible]
سرر متقابلین۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ نزول آیت کا حضرت علی بن ابی طالب [illegible]
کے دلون مین ہوگی۔ براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ رسول اسد صلی اسد [illegible]
اللھم اجعل لی عندک عہدا واجعل لی عندک ودا واجعل لی فی صدور المؤمنین [illegible]
یہ دعا کر کہ الٰہی میرے لیے اپنے یہان عہد کردے اور میرے لیے [illegible]
مین پیدا کردے پس یہ آیت اسد تعالیٰ نے علی کرم اسد وجہہ کے باب مین نازل فرمائی

کیا ہی علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
مومنون کے دلون مین مترجم کہتا ہی کہ علی کرم اللہ وجہہ کی محبت آثار ایمان سے ہی یعنی جس شخص سے
وہ اہل ایمان سے ہی پھر واضح ہو کہ محبت سے مراد محبت صادقہ ہی جس سے محبوب کی راہ و مرضی پر
چلتا ہی جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس دنیاے دنی سے منھ موڑا اور راہ حق مین اُسکی مرضیات پر قائم
اتباع سنت مین مستقیم تھے یہی شیوہ اُسکا ہوگا جو آپ سے محبت رکھتا ہی ادرادنی یہ ہی کہ اسی طریقہ کو پسند کریگا بخلاف
طریق جو بعض نے اختیار کیا یہ مانند طریقہ نصاری کے ہی جو عیسی علیہ السلام کے بارہ مین مدعی ہین مگر دعوی باطل ہی ایسے
ان کا دعوی باطل ہی جو طرح طرح کے الزام اہل بیت علیہم السلام کے حق مین عائد کرتے ہین اور سر بازار اُنکے حق مین وہ باتین
کرتے ہین جو اپنی ان بہنون کے حق مین نہین پسند کرتے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیٹی ہین
کہتے ہین کہ اُنکو کافرون نے چھین لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ زندہ تھے اور حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی بےحرمتی
اور مانند اسکے وہ باتین بیان کرتے ہین کہ مترجم کے قلم کو صاف صاف اُنکے لکھنے کی تاب نہین ہی سواے اسکے کہ زبان قلم
سیف و سنان ہوکر ایسے بدبخت بیہودہ بکنے والون کی گردنون پر روان ہو اور یہ سب بہتان و افترا ہی کسی ایمان والے
اپنے بزرگون و سردارون کی نسبت یہ کلمات سننے کی طاقت نہین رکھتے ہین پس یہ محبت صرف اہل سنت وجماعت
اللہ تعالے کے واسطے حمد وشکر ہی کہ اُسنے اپنے فضل سے ہم کو یہ محبت عطا فرمائی ہم حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور
اہل بیت رضوان علیہم اجمعین کی پاکیزگی وطہارت کے قائل ہین اور ہر حال مین اُنکو لوث ونجاست دنیاوی سے اللہ تعالی نے
پاک رکھا اور کمال عزت وشجاعت سے سرفراز فرمایا ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ جو بندے شریعت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہین اللہ تعالی آنکی محبت اپنے صالحین بندون کے دلون مین پیدا کر دیگا اور یہ ضرور ہوتا ہی اور یہ مین
صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہین چنانچہ امام احمد نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے جب کسی بندہ کو محبوب فرماتا ہی تو جبرئیل کو فرماتا ہی کہ اے جبرئیل مین فلان بندہ کو محبوب رکھتا
ہون تو بھی اُس سے محبت کر پس جبرئیل اُس سے محبت کرتا ہی پھر آسمان والون مین ندا فرماتا ہی کہ اللہ تعالی فلان بندہ کو
دوست رکھتا ہی تم بھی اُس سے محبت کرو پس تمام آسمان والے اُس سے محبت کرتے ہین پھر اُسکے واسطے قبولیت زمین مین
رکھی جاتی ہی اہل زمین اُسکو مقبول کرتے ہین اور جب اللہ تعالی کسی بندہ کو مبغوض فرماتا ہی جبرئیل کو فرماتا ہی کہ مین فلان
بندہ کو مبغوض رکھتا ہون تو بھی اُسکو مبغوض کر پس جبرئیل علیہ السلام اُسکو مبغوض فرماتا ہی پھر تمام آسمان والون کو پکار دیتا ہی
کہ اللہ تعالی فلان بندہ کو مبغوض رکھتا ہی تم اسکو مبغوض رکھو پس آسمان والے اُس سے بغض رکھتے ہین پھر اُسکے واسطے
زمین مین بغض رکھا جاتا ہی رواہ مسلم والبخاری وغیرہما۔ اور ثوبان رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی کہ بندہ اللہ عز وجل کی مرضی ڈھونڈھتا ہی اور ہمیشہ ڈھونڈھتا رہتا ہی یہانتک کہ اللہ تعالی عز وجل جبرئیل علیہ السلام سے
فرماتا ہی کہ فلان بندہ میری رضامندی چاہتا ہی خبردار ہو کہ اُسپر میری رحمت ہی پس جبرئیل کہتا ہی کہ فلان بندہ پر اللہ تعالے
کی رحمت ہی اور یہی حاملان عرش کہتے ہین اور یہی جو فرشتے اُسکے گرد ہین سب کہتے ہین یہانتک کہ ساتون آسمان والے

فرشتہ کہتے ہیں پھر یہ بات زمین پر نازل ہوتی ہے۔ رواہ احمد۔ ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو محبوب کرتا ہے تو جبرئیل کو ندا فرماتا ہے کہ میں نے فلاں [illegible]
کہ پس جبرئیل اس سے محبت کرتا ہے پھر تمام آسمان میں منادی کر دیتا ہے پھر اسکی محبت زمین والوں [illegible]
فرمایا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودا۔ یہ حدیث امام مسلم و ترمذی نے [illegible]
حسن صحیح۔ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ قولہ ودا یعنی محبت۔ مجاہد رح نے کہا کہ لوگوں میں [illegible]
یعنی اللہ تعالیٰ خود انکو محبوب کر لیتا ہے اور دوسروں کے دلوں میں محبوب کر دیتا ہے یعنی اپنے بندگان مومنین [illegible]
مجاہد و ضحاک وغیرہم سے مروی ہے۔ عوفی رح نے ابن عباس سے روایت کی کہ ود محبت ہے مسلمانوں کی طرف سے [illegible]
صادق ہے۔ قتادہ رح نے کہا کہ ہاں واللہ مومنوں کے دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے اور ہم سے ذکر کیا گیا کہ ہرم بن حیان [illegible]
تھے کہ جب بندہ اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ہمیشہ اللہ تعالےٰ اپنے مومنین بندوں کے دل اسکی [illegible]
کر دیتا ہے کہ وے اس سے محبت کرتے اور اسپر شفقت کرتے ہیں اور قتادہ رح نے فرمایا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ [illegible]
تھے کہ جو بندہ نیکی کرتا ہے یا بدی کرتا ہے ہر صورت میں ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے عمل کی چادر اسپر اڑھا دیتا ہے۔ ابن ابی حاتم [illegible]
رحمہ اللہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے دل میں کہا کہ واللہ میں ایسی عبادت اللہ تعالیٰ کی کرونگا کہ میرا نام ہو پس [illegible]
نماز ہو سکتی ہے جب دیکھا جاتا تو وہ نماز ہی میں کھڑا ہوا ملتا اور مسجد میں سب سے اول داخل ہوتا اور سب سے آخر میں [illegible]
اس سے اسکی کچھ تعظیم نہ تھی اور جب کسی قوم پر اسکا گذر ہوتا تو لوگ کہتے کہ دیکھو یہ ریاکار جاتا ہے پس اسنے اپنی نفس کی [illegible]
رجوع کیا اور کہا کہ تو دیکھتا ہے کہ تجھے لوگ بدی ہی سے یاد کرتے ہیں اب میں اپنے تمام اعمال خالص اللہ تعالےٰ ہی کے واسطے [illegible]
پس اسنے صرف نیت بدل دی اور طاعت میں کچھ زیادتی نہیں کی تو اسکے بعد جس قوم پر گذرتا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ اللہ
اسپر رحم کرے اب وہ اچھی صلاحیت پر ہے اور حسن بصری رح نے یہ آیت پڑھی ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لهم [illegible]
فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ سو اسی لیے ہم نے اسکو یعنی قرآن کو آسان و سہل کر دیا ہے تیری زبان میں [illegible]
اور مژدہ سنا دے کیونکہ ہم نے قرآن کو واضح صاف صاف سہل تیری عربی زبان فصیح میں اسی واسطے کیا [illegible]
تاکہ تو اس سے بشارت دیدے متقین کو یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی دعوت مانتے اور اسکے رسول کی تصدیق کرتے ان کو
رضوان الٰہی کی بشارت دیدے۔ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا اور تاکہ تو اس سے ڈر سنا دے قوم لد [illegible]
کو اور وہ کفار مشرکین ہیں کہ باوجود ظہور حق و حجت کے اپنی نفس کے واسطے جھگڑتے اور دنیاوی [illegible]
یعنی سخت جھگڑالو۔ ابن عباس رض نے کہا یعنی بدکاروں کو ابن کثیر رح نے لکھا یعنی ایسی قوم کہ جو حق [illegible]
ہوئے ہیں۔ مجاہد رح نے کہا جو مستقیم نہیں رہتے ہیں ابو صالح نے کہا حق سے کج۔ ضحاک نے کہا کج بحث [illegible]
بڑے جھوٹے۔ حسن بصری نے کہا حق سے بہرے اور قتادہ رح نے کہا یعنی جیسے قریش کے کفار [illegible]
کی یعنی فاجر بدکار۔ یہی مجاہد سے بھی مروی ہے اور ابن زید نے کہا کہ سخت ظالم [illegible] حاصل یہ کہ [illegible]
ہر ایمان موجود ہوگی جو مذکور ہوئیں پس انذار ان سب کے واسطے ہے پھر [illegible] کے واسطے [illegible]

مِّن قَرْنٍ اور بہت کثرت سے اُنسے پہلے قرن ہم نے ہلاک کر دیے جنھون نے اللہ تعالی کی
... نے رسولون کو جھٹلایا تھا۔ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ بھلا اُنمین سے کسی کا تو احساس کرتا ہے یعنے
... کسی طرح اُنمین سے کسی کا احساس ہوتا ہے۔ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا یا اُنمین سے کسی کی آواز سنتا ہے۔ رکز اصل
مین بمعنی خفی آواز ہے جو پوشیدہ ہو اور رکز کی تفسیر آواز سے ابن عباس و ابو العالیہ و عکرمہ و حسن بصری و سعید بن جبیر و ضحاک
و ابن زید سے مروی ہے اور حاصل یہ کہ اُنمین سے کسی کا جسم نظر آتا ہے یا کسی کی آواز سنائی دیتی ہے کذا قال الحسن و قتادہ رح یعنی کچھ
نشان نہین ہے اور یہ کلام دلالت کرتا ہے کہ جو لوگ مر گئے ہین اُنمین سے کسی کا جسم بطور حیات کے یا کسی کی آواز نہین سنائی و دکھلائی
... حسن بصری رح نے کہا کہ سب ہلاک ہو گئے کسی کا عین یا اثر کچھ نہین رہا۔ پس یہ معنی ہوے کہ جب ہمارا عذاب اُنپر آیا تو نہ کسی کا
نفس و جسم رہا جو دکھلائی دے اور نہ آواز رہی جو سنائی دے یعنی سب ہلاک ہو گئے اور مترجم کہتا ہے کہ ظاہر آیت عام ہے خواہ عذاب
سے ہلاک ہوے ہون یا ویسے مر گئے ہون اور اسمین تنبیہ ہے کہ دنیاوی حیات پر مغرور ہونا بالکل جہالت ہے اگلون کو غور کرو کہ اُنمین سے
کسی کا عین و اثر کچھ نہین ہے یون ہی انجام موت ہے پس فکر کرو تاکہ وہان کے واسطے بقا حاصل کرو اور کفار کے واسطے وعید شدید
ہولناک ہے کہ اسی طرح ہلاک ہو جاوینگے یا عذاب سے ہلاک کیے جاوینگے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تسلی ہے کہ ان
کافرون کی چند روزہ یہ تقلب و حرکت و ایذا رسانی و آزار ہے جب مرینگے تو عذاب مین داخل ہونگے اُنکا نشان تک نہ رہیگا اور اہل ایمان
کے واسطے تسکین ہے کہ پائدار و ہی آخرت ہے۔ ف فی العرائس قولہ تعالی الذین آمنوا و عملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا
اس آیت مین عجیب نکات ہین۔ اللہ تعالی نے ود کو عمل صالح سے مقرون کیا اور عمل صالح کو ود سے پہلے ذکر فرمایا گویا عمل صالح
کا نتیجہ یہ ود ہے اور اشارہ اسمین یہ ہے کہ ود یعنی محبت الٰہی اُنکے لیے قدیم ازل مین ہے اور اسی محبت کی جہت سے اُنھون نے اعمال
صالحہ کیے پس جب اُنکو اس ود سے سرفراز فرمایا تھا تو اُنکو اعمال صالحہ کی توفیق دیدی پس اس محبت و پسندیدگی کا اثر یہ اعمال
صالحہ ہین پس جب عمل صالح واقع ہوتا ہے تو اُس سے یہ محبت اُنکے دلون مین منکشف ہوتی جاتی و بڑھتی جاتی ہے اور حق سبحانہ تعالی
علت و کمی سے پاک ہے پس جب اُنکو اپنے نور سے لباس دیا اور محبت کا حلہ اُنکو پہنایا تو وے ظاہر و باطن اُس سے مزین ہو گئے
و جمال حق عز و جل کے واسطے آئینہ ہو گئے پس جو کوئی اُنکو دیکھیگا اُنسے محبت کریگا پس اللہ تعالی نے اُنکو محبوب کیا اور یہ لوگ
اسی محبت سے اُسکو محبوب رکھتے ہین اور لوگ اُنکو بوجہ محبت الٰہی کے محبوب رکھتے ہین یعنی اس جہت سے لوگون پر اُنکی محبت
ڈالی یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی اُنکو محبوب رکھتا ہے تو مخلوق اُسکے قبضۂ قدرت مین مسخر ہے پس مخلوق بھی اُنکو محبوب رکھتی ہے اور مراد مخلوق
سے اہل سعادت ہین کیونکہ اہل شقاوت اس کرامت سے محروم کر دیے گئے ہین۔ ابن عطا رح نے فرمایا کہ جن لوگون نے باطن سے
ایمان قبول کیا اور ظاہر جسم کو عبادت کے تعب مین ڈالا تو اللہ تعالی اپنے بندون مین ان خاص بندون کی آبرو کر دیتا ہے کہ جو کوئی اُنکو
محبوب رکھتا ہے اور اُنکا اکرام کرتا ہے اور اُنسے محبت کرنا اللہ تعالی کے ساتھ محبت و اکرام ہے۔ بعض نے
کہا یعنی لذت طاعت و حلاوت عبادت۔ مترجم کہتا ہے کہ اولیاء کی شناخت مین احادیث و آثار سے ثابت ہے کہ جو کوئی اُنکو دیکھے
تو اللہ یاد آوے پس جو شخص اُنکو دیکھتا ہے وہ اللہ تعالی کی یاد سے اُنسے محبت کرتا ہے۔ ف شیخ ابن العربی رح نے لکھا کہ
سیجعل لہم الرحمن ودا۔ یعنی اللہ تعالی اُنکے واسطے اپنی طرف سے محبت مودت عطا فرما دیگا جیسے حدیث قدسی مین فرمایا

کہ برابر بندہ میری جانب نوافل سے تقرب چاہتا ہے یہانتک کہ مین اسکو محبوب کرلیتا [illegible]
تو مین ہی اُسکے کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہے اور اُسکی آنکھ جس سے دیکھتا ہے اور ہاتھ [illegible]
یہ محبت نتیجہ سابقہ ازلی عنایت کا ہے جو تو لہ یحبہم و یحبونہ ۔ سے مستفاد ہے پس جب بندے [illegible]
کے محبوب کرلیا تھا جس سے وہ برگزیدہ و محبوب ہوگیا تھا تو وقت ظہور وجود کے اسے محبت [illegible]
دی کہ عہد کو وفا کرے پس وہ عہد سابق بوجہ عہد لاحق کے نیا ہوگیا اور عہد لاحق یہ ہے جو اپنے [illegible]
کا لیا ہے ۔ کما قال تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ اور جب اعمال و احوال سے [illegible]
بندہ کو محبت اصطفائیہ کے ساتھ اگلی محبت سے بڑھکر محبوب فرماتا ہے یعنی ظہور اسکا ہوتا ہے کیونکہ [illegible]
اور یہ کامل ظاہر ہے اور جب ایسی محبت ظاہر ہوئی تو اسکی محبت تمام اُن لوگون کے دلون مین آجاتی ہے [illegible]
ہے پس جنکے واسطے اللہ تعالیٰ نے فطرت مین ایمان رکھا ہے سب اسکو محبوب رکھینگے فافہم واللہ اعلم ۔

سورۃ طٰہٰ مکیّۃ وہی مائۃ وخمس وثلثون آیۃ

یہ سورہ ایک سو پینتیس آیات ہین اور کلمات کا شمار ایک ہزار تین سو اکتالیس ہے اور اسکے حروف پانچ ہزار دو سو [illegible]
معالم مین محی السنہ نے باسناد خود مسند اً حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو
ہون مین وہ سورہ جسمین بقرہ کا ذکر ہے ذکر اول سے اور دیا گیا ہون طٰہٰ و طواسین کو الواح موسیٰ علیہ السلام سے اور دیا گیا ہون
فواتح قرآن اور خواتیم سورہ بقرہ خزانہ تحت عرش سے اور دیا گیا ہون مفصل بطور نفل کے ۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کی توضیح یہ ہے
کہ مجھے سورہ بقر تو ذکر اول سے دی گئی اور مراد ذکر اول سے وہ ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے قبل پیدا ایش آسمان و زمین و مخلوقات کے
لکھا ہے اور ذکر ثانی لوح محفوظ ہے واللہ اعلم ۔ اور الواح موسیٰ کا لباب طٰہٰ و طواسین یعنی وہ صورتین جنکے اول مین طسٓ و طسٓمٓ [illegible]
اور سور تون کے فواتح یعنی مقطعات اور سورہ بقرہ کے خاتمہ آیات امن الرسول بما انزل الیہ آخر تک یہ خزانہ تحت عرش [illegible]
مین اور اُسکے فضائل مین احادیث صحیحہ علیحدہ موجود ہین ۔ پھر جہانتک روایات و آثار سے معلوم ہوا یہ سورہ مکی [illegible]
یہ قول ابن عباس و ابن الزبیر وغیرہ سے مروی ہے اور قرطبی رح نے اپنی تفسیر مین لکھا کہ یہ جمیع علماء کا قول ہے ولیکن شیخ
نے اتقان مین لکھا کہ قولہ فاصبر علی ما یقولون الآیہ اسمین سے مستثنیٰ کی گئی ہے اور ظاہر اسکا اعتبار نہین ہے ۔ امام ابن [illegible]
نے لکھا کہ محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے کتاب التوحید مین اپنی اسناد کے ساتھ جسمین راوی ابراہیم بن مہاجر [illegible]
بن ذکوان ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]
کو آدم ع کے پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے پس جب ملائکہ نے اسکو سنا تو کہا کہ مبارک [illegible]
ہوگا اور مبارک ان اجواف یعنی سینون کو جو انکو اٹھا وینگے اور مبارک ان زبانون کو جو انکے ساتھ [illegible]
ابن کثیر رح ہذا حدیث غریب وفیہ نکارۃ وابراہیم بن مہاجر الراوی [illegible]
سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت سے [illegible]

Marfat.com

...دونون سورتون کو جنت مین پڑھینگے - اور قصہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ اور آنکا اپنی بہن سے اُسکو سننا ... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ مروی ہر اور اِسکا خلاصہ یہ ہر کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سابق الایمان ... ہین اور صحیح یہ ہر کہ بعد خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے وہی ایمان لائی ہین اور عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا اسلام ... تھین اور مشرکون نے ایذا رسانی مین سختی کر رکھی تھی اور اہل اسلام حالت خوف و اختفا مین تھے ایک روز آنحضرت ... علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی تیرے علم مین عمر بن الخطاب اور ابو جہل حکم بن ہشام مین سے جو بندہ محبوب واقع ہوا ... اسلام کو عزت دے چونکہ یہ نعمت عظمیٰ اور محبت کبریٰ بحق عمر رض ازل مین سابق ہو چکی تھی پس بہت جلد اِسکا ظہور ہوا کہ عمر رض ... گئے اور اسی طرح اپنی بہن کے مکان کی طرف چلے جب سنا کہ وہ بھی مسلمہ ہو گئی ہر اور دروازہ پر انکو سورہ طٰہٰ پڑھتے سنا یا ... تحقیق کیا اور انھون نے طٰہٰ سنائی بہر حال جو ہوا ہو آئے اِس قصد سے تھے کہ بہن کو قتل کر دون اور پھر جا کر آنحضرت ... علیہ وسلم کو - جب یہ کلام رب عز و جل سُنا تو بے اختیار روئے اور بہن سے کچھ نہین کہا اور جناب رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ نہین ... سیدھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور صحابہ رض مین سے جس نے دیکھا اُسنے خوف کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... دی کہ عمر اِس حال سے آتا ہر اور آپ دار ارقم بن ابی الارقم مین تھے آپ نے کہا کہ آنے دو اور اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہر پس ... استقبال کے طور پر قریب آگئے اور جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آنکے مونڈھے پکڑ کر ہلائے اور توحید الٰہی عز و جل یاد دلائی پس ... اللہ عنہ گویا نور سے بھر گئے اور رونے لگے اور حضرت کے واسطے کلمہ توحید پڑھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت مہربان ہوے ... مسلمانون کو بہت بڑی خوشی ہوئی اور اُسی وقت نکل کر بلند آواز سے تکبیر کہی اور مشرکون کو بہت غیظ آیا ولیکن کچھ تو ہیبت اور ... دہشت کہ اتنا بڑا شخص اسلام مین آگیا معلوم نہین کہ اُسکا کیا انجام ہو خاموش رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام کا اعلان کر دیا - رضی اللہ عنہ وعن الصحابۃ اجمعین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ہر نام سے اللہ کے جو بہت مہربان بڑا رحم والا ہر

...ہٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

نہین اُتارا تجھ پر قرآن کہ تو شقی ہو جاوے مگر نصیحت کے واسطے جسکو

...ى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ

اُتارا ہو اس شخص کا جسنے بنائی زمین اور آسمان اونچے وہ بڑی مہر والا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝

تخت کے اوپر قائم ہوا

... اہل تفسیر کے دو قول ہین ایک یہ کہ طٰہٰ منجملہ متشابہات حروف مقطعات کے ہر - دوم یہ کہ نہین بلکہ کلمہ مفسر ہر - قول ... امام ابن کثیر رح کی تفسیر مین ہر کہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ طٰہٰ یا رجل - یعنی طٰہٰ کے معنی ... مجاہد و عکرمہ و سعید بن جبیر و عطار و محمد بن کعب و ابو مالک و عطیہ عوفی و حسن و قتادہ و ضحاک و سدی و ابن ابزی

سے مروی ہی کہ ان علماء تابعین نے کہا کہ طٰہٰ کے معنی یا رجل - اور ایک روایت مین ہی [illegible] عباس
نے کہا کہ یہ نبطی کلمہ ہی اور اُسکے معنی یا رجل - اور ابو مالک نے کہا کہ یہ کلمہ معرب ہی یعنی [illegible]
قاضی عیاض نے کتاب شفاء مین اپنی اسناد سے عبد بن حمید کی تفسیر سے مسند روایت کی کہ نبی [illegible]
علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو ایک پانوٗن پر قیام کرتے اور دوسرا اُٹھا لیتے پس اللہ تعالیٰ نے [illegible]
یا محمد - ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ - یعنی دونون پانوٗن سے زمین کو روند اے محمد ہم نے نہین اُتارا [illegible] قرآن
قاضی عیاض نے کہا کہ اِسمین خوبی معاملہ اور عمدہ اکرام جسقدر ہی وہ ظاہر ہی - مترجم کہتا ہی یعنی نماز تہجد مین آنحضرت [illegible]
اِسقدر تکلف کرتے کہ ایک پانوٗنؐ سے عبادت مین قیام کرتے تو اکرام کے ساتھ حکم دیا کہ نہین دونون پانوٗن سے قیام [illegible]
شفقت ہمارا مقصود نہین ہی اور شیخ ابن کثیر رح نے قاضی عیاض کا قول آخر مین نقل کرنے سے یہ اشارہ کیا کہ قاضی عیا[ض]
اِس روایت کا ثبوت ہی - اور سراج مین لایا کہ کلبی رح نے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مین وحی کا نزول ہوا
کوشش سخت کرتے تھے حتیٰ کہ ایک قدم پر قیام کرتے اور پانوٗن ورم کر گئے تھے بسبب طول قیام کے اور تمام رات نماز [illegible]
نے اِس سے حکم دیا کہ اپنی نفس پر تخفیف کرین - اور سراج مین طٰہٰ بمعنی یا رجل کی روایت نقل کرکے بعض سے نبزبان [illegible]
سے بزبان سریانی وبعض سے بلغت عک وغیرہ اقوال نقل کیے - اور ابن الانباری نے کہا کہ لغت قریش اِس معنی [illegible]
کے موافق واقع ہوئی ہی کیونکہ حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے زبان قریش کے مخاطب نہین کیا ہی - انتہی - اور
ظاہر یہ ہی کہ زبان قریش مین اگر کسی دوسری زبان عرب یا عجم کا کلمہ عام مستعمل ہو گیا تو وہ زبان قریش ہی سے شمار ہوگا اگرچہ
مین کسی زبان سے ہو - یہ سب تو اِس قول پر ہی کہ طٰہٰ کے معنی مراد ہین اور وہ حروف مقطعات سے نہین ہی ولیکن شیخ جلال [illegible]
اِسکو اختیار نہین کیا چنانچہ طٰہٰ مین کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہی کہ اُسکی مراد اِس کلمہ سے کیا ہی - یعنی جیسے الٓمٓ والٓرٰ وغیرہ مین لکھا
یہان لکھا اور علامہ نسفی رح نے مدارک مین کہا کہ یہ جو روایت کیا جاتا ہی کہ طٰہٰ کے معنی یا رجل تو اگر یہ روایات صحیح ہو جاوین
ہی ورنہ حق یہ ہی کہ یہ حروف مقطعات مین سے ہی - جسکا بیان اول سورہ بقرہ مین مذکور ہوا انتہی - اور سراج مین لکھا کہ
کہ طٰہٰ حروف مقطعات مین سے ہی - پھر ذکر کیا کہ یہان اِس حرف مقطعہ کے بعض اشارات مین سے علماء نے اقوال ذکر کیے ہین [illegible]
ثعلبی نے کہا کہ الطاء شجرۃ طوبیٰ الہاء ہاویہ - گویا جنت و دوزخ کی قسم کھائی ہی - دوم حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
طہارت اہل بیت - الہاء ہدایت اہل بیت - سوم سعید بن جبیر نے کہا کہ یہ افتتاح بنام رسول اللہ طیب طاہر ہادی [illegible]
چہارم الطاء مطمع شفاعت واسطے امت کے الہاء ہادی امت - پنجم الطاء طہارت والہاء ہدایت - گویا کہا گیا کہ اے طاہر [illegible]
بحضرۃ اللہ - ششم طاء طول قرارت اور ہاء ہیبت بقلوب کفار چنانچہ فرمایا سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب - ہفتم [illegible]
ہا کے پانچ جملہ چودہ ہوے گویا کہا اے بدر کامل - مترجم کہتا ہی کہ یہ توصیح ہی کہ طٰہٰ حروف مقطعہ سے ہی اور اسکے [illegible]
کو آگاہی ہوتی ہی ولیکن جو اقوال مذکور ہوے قلیل منفعت ہین اور اگر سورت کے اسرار سے [illegible]
ظاہر نہین لہذا یہ قول پسندیدہ ہی جو شیخ جلال محلی و شیخ سیوطی وغیرہم محققین نے اختیار [illegible]

مَآ اَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى اصل شقی [illegible]

[illegible] نازل ہوئین اُنمین سے اول کی نازل ہونے والی سورتون مین سے یہ سورہ ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسوقت [illegible] مین کھڑے ہوے تھے تو یہ نازل فرمایا کہ معنی یہ ہین نہین آتارا ہم نے تجپر قرآن تاکہ تو باقی رہے اُسکے درمیان رنج وتکلیف [illegible] اسواسطے کہ تو اُمین معظم ومکرم ہوجاوے۔ سیوطی رح نے درمین نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات مین [illegible] کھڑے ہوتے تو اپنے آپ کو رسی سے باندھ دیتے کہ نیند مین نہ ہوجاوین تو اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری۔ وہذا کانہ لا یصح۔ [illegible] ابن عباس رض سے روایت ہی کہ اول جب وحی اُتری ہی تو آپ قدمون پر کھڑے رہتے نماز پڑھتے تو یہ آیت اُتری۔ اور ایک [illegible] مین کہا کہ مشرکون نے کہا کہ یہ شخص اپنے رب کے یہان شقی ہوگیا تو یہ آیت اُتری اور علی رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ [illegible] اللہ علیہ وسلم تمام رات نماز پڑھتے کبھی اس قدم پر کھڑے ہوتے اور کبھی دوسرے قدم پر کھڑے ہوتے یہانتک کہ یہ آیت [illegible]۔ قال السیوطی اسنادہ حسن اور سراج مین لکھا کہ روایت ہی کہ آپ راتون نماز مین کھڑے ہوتے یہانتک کہ آپ کے قدم [illegible] ورم کر گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے نفس پر رحم کیجیے کہ اُسکا آپ پر حق ہی آپ کی بعثت تو حنیفیہ سمحہ کے [illegible] ہی پس اللہ تعالی نے نازل فرمایا۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ جویبر رح نے ضحاک رح سے روایت کی کہ جب قرآن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے قرآن کے ساتھ قیام کیا یعنی راتون کو تہجد پڑھتے قرآن [illegible] ساتھ تو قریش کے مشرکون نے کہا کہ قرآن نہین اُترا محمد پر مگر اسواسطے کہ وہ شقی ہو تو اللہ تعالی نے نازل فرمایا۔ ما انزلنا علیک [القر]ان لتشقی۔ ہم نے کچھ اسلیے تجپر قرآن نازل نہین کیا کہ تو ایسے تعب ومشقت مین پڑے۔ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ [illegible] واسطے اُس شخص کے جو ڈرا۔ یعنی اللہ تعالی سے خوف کیا اور قرآن پر عمل کیا یا انجام اسکا خشیہ ہوگیا یا اُس شخص کے [illegible] جسکے دل مین رقت ونرمی ہی کہ قرآن سے رقیق ہوجاتا ہی۔ بہرحال وہ ایسے بندون کے واسطے رحمت ہی۔ قال ابن کثیر رح [illegible] کافرون جاہلون نے گمان کیا تھا وہ بات نہین ہی بلکہ جسکو قرآن اللہ تعالی نے دیا اُسکو بہت بھلائی دیدی چنانچہ صحیحین مین [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے جسکے ساتھ بھلائی چاہتا ہی اُسکو دین مین [illegible] دیتا ہی۔ اور کیا اچھی حدیث ابو القاسم طبرانی نے روایت کی کہ حدثنا احمد بن زہیر حدثنا العلاء بن سالم حدثنا ابراہیم [illegible]انی حدثنا ابن المبارک عن سفیان عن سماک بن حرب عن ثعلبہ بن الحکم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول [illegible] للعلماء یوم القیامۃ اذا قعد علی کرسیہ لقضاء عبادہ انی لم اجعل علمی وحکمتی فیکم الا وانا ارید ان اغفر لکم علی ما کان منکم [illegible] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز جب اللہ تعالی اپنی کرسی پر بندون کے فیصلہ کے واسطے [illegible] علماء کو فرماویگا کہ مین نے اپنا علم وحکمت تم مین نہین رکھدیا مگر جب ہی کہ مین نے چاہا کہ تم کو بخشدون ہر اِس عمل پر جو تم سے [illegible] کچھ پروا نہین ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ اِس حدیث کی اسناد جید ہی اور یہ ثعلبہ بن الحکم وہی ہین جنکو ابو عمر [illegible] نے استیعاب مین ذکر کیا کہ پہلے بصرہ مین اُترے اور وہان سے کوفہ کو چلے جاکر رہے اور اُنسے سماک بن حرب [illegible] مجاہد رح نے کہا کہ قولہ ما انزلنا علیک الآیہ۔ بمنزلہ قولہ فاقرؤا ما تیسر منہ۔ یعنی حکم مین آسانی کردی کہ قرآن مین [illegible] تھا جو سخت تعب ومشقت ہو اور کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے سینون مین نماز پڑھنے مین رسیان باندھتے [illegible] کہ اللہ قرآن کو شقاوت نہین کیا بلکہ اُسکو رحمت ونور اور جنت کا راہبر کردیا ہی اور اہل خشیہ کے واسطے

تذکرہ ہی اللہ تعالی نے اپنی کتابین آتارین اور رسول بھیجے یہ ایک رحمت ہی جس سے [illegible]
نصیحت یاوے اور سننے والا کتاب الہی سے نفع اٹھاوے وہ کتاب ذکر ہی کہ اسمین اللہ [illegible]
تَنْزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ تنزیل ہی اُس سے جس نے پیدا کیا زمین کو یعنی [illegible]
زمین کو۔ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اور بلند آسمانون کو۔ جنکے پیدا کرنے پر سواے [illegible]
زمین و آسمانون کی تخصیص فرمائی حالانکہ سب کچھ اُسی نے پیدا کیا ہی تو اسوجہ سے کہ اہل حس نظر ظاہر [illegible]
سب مین اعظم و اکبر آسمان بلند ہی اور زمین پر خود ساکن ہین۔ اور معنی یہ ہین کہ یہ تنزیل ہی رب عز و جل [illegible]
و مالک ہی جسطرح چاہے پیدا کرتا ہی زمین کو اُس پستی مین بنایا اور آسمانون کو اسطرح بلندی مین معلق کیا باوجود اُسکے [illegible]
ظاہر ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ہر آسمان کے سمک پانچ سو برس کی راہ ہی اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ [illegible]
کی راہ ہی۔ یہ حدیث ترمذی وغیرہ مین ہی وقال الترمذی صحیح۔ اور ابن ابی حاتم نے یہان حدیث او عال کو ذکر کیا ہی
[illegible] نے احکام و تقادیر جاری ہونا اور اسباب کا بحسب حکمت و مشیت الہی جاری ہونا بیان فرمایا کہ وہ عرش سے ہوتا ہی
الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى الرحمن عرش پر مستوی ہوا تمام اہل تفسیر محققین مانند ابن کثیر و صاحب معالم [illegible]
و صاحب مدارک وغیرہ نے کہا کہ استوار سے مراد یہان وہ استوار ہی جو اُسکی شان کے لائق ہی یعنی مشابہ مخلوق کے استوار
مراد نہین ہی کیونکہ لیس کمثلہ شئی۔ پس مراد وہ استوار جو اُسکی شان پاک کے لائق ہو کیونکہ حق سبحانہ تعالی تھا اور اسوقت عرش
و مکان کچھ نہ تھا اور جب عرش کو پیدا کیا تو اُسوقت بھی کسی جگہ کا محتاج نہ ہوا کیونکہ اسمین تغیر محال ہی تو وہ اپنی صفت
جیسے قدیم سے تھا پس عرش اسکا تخت اِس معنی مین نہین ہی جو آدمی اپنے وہم و گمان مین تصور کرے۔ اور عرش تک علم [illegible]
بطور آگاہی کے ہی اور معائنہ تک تو صرف سدرۃ المنتہی ہی الا ماشاء اللہ تعالے۔ پس احکام قضا و قدر عرش سے جاری
ہین۔ معتزلہ و بعضے متکلمین نے کہا کہ استوی بمعنی استولی۔ ہی یعنی مستولی و غالب ہو گیا عرش پر۔ اور یہ قول [illegible]
عرب تو یہ اسوقت بولتے ہین کہ پہلے غلبہ و ملک نہ ہوا اور کوئی اُسکا ہمسر و مخالف ہو پھر وہ غالب آجاوے اور یہان [illegible]
ہمیشہ سے تمام اشیاء کا مالک و خالق ہی نہ اِسکا کوئی مثل اور نہ ہمسر اور نہ مخالف نہ مددگار بلکہ صحیح یہ ہی جو امام مالک [illegible]
منقول ہی اور وہی قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہی کہ استوار کا مفہوم معلوم ہی اور کیفیت مجہول [illegible]
واجب ہی اور کیفیت سے سوال کرنا بدعت ہی۔ مدارک مین کہا کہ یہی ہمارا مذہب ہی۔ معالم [illegible]
کہ عرش پر استوار اللہ تعالی کی صفات مین سے ایک صفت ہی بدون کیفیت کے تو آدمی [illegible]
اسکا اللہ تعالی کے سپرد کرے۔ ثوری و اوزاعی و لیث بن سعد و ابن عیینہ و ابن المبارک وغیرہم [illegible]
ہی کہ جسطرح یہ آیات آئی ہین اُسی طرح انپر ایمان لاؤ بدون کیفیت کے۔ امام ترمذی [illegible]
کیا ہی اور خازن رحمہ نے تفسیر مین لکھا کہ یہ قطعی یقین اُسکے ساتھ ہی کہ اللہ تعالی مکان و جہت [illegible]
کہ قطعی ہی کہ یہان نہ کیفیت کا خیال ہی اور نہ تشبیہ ہی اور نہ مثال اور نہ تعطیل ہی۔ اور تعطیل [illegible]
یہ زعم کرتے ہین کہ اللہ تعالی آرام کرتا ہی معطل بیکار ہی اللہ یہ صریح کفر [illegible]

[illegible] قال الشیخ ابن العربی رحمہ اللہ اشارہ بطاہر اور ہا اشارت بہادی اور بات
[illegible] ہونے سے اپنی قوم پر تاسف و ترحم کرتے اور اس غم مین اپنی جان ہلاک کرتے
[illegible] اون کو عبادت و قیام مین مبح کر دیتے اور نماز مین قائم رہتے یہانتک کہ آپ کے قدم
[illegible] ظاہر کر دی کہ ان لوگون کا ایمان نہ لانا کچھ تیری جہت سے نہین ہے کہ تیری نصیحت و وعظ مین تاثیر
[illegible] انکا حجاب سخت ہے اور انکی قساوت و تاریکی نے انکی استعداد باطل کر دی ہے انمین استعداد تو
[illegible] نہین ہے بلکہ بجائے اسکے تاریکی و شیطانیت کی ہے پس وساوس انمین تاثیر کرتے ہین اور وحی تاثیر نہین کرتی
[illegible] ہے کہ تیری صفات نفس سے کچھ باقی ہے اور تجھ مین انانیت اور قصور ہدایت موجود ہے پس اپنی نفس کو تعب مین
[illegible] دو نامون سے ندا فرمائی کہ یا طاہر یعنی کسی نقص سے ملوث نہین بلکہ طاہر ہے اور یا ہادی تجھ مین ہدایت
[illegible] کہ تو کامل مکمل ہے اور تیری ہدایت سے انکو راہ نہ حاصل ہونا اس وجہ سے ہے کہ انمین قساوت شدید موجود
[illegible] تذکرہ اہل خشیہ کے واسطے ہے اور خشیہ نرمی قلب ہے اور قساوت اسکی ضد ہے اور تاثیر کے واسطے خشیہ شرط ہے پس انکو
[illegible] تنزیلا ممن خلق الارض الآیہ - یعنی تنزیل اس سے ہے جو متصف بجمیع صفات جمالیہ و جلالیہ ہے اور تیری ذات کو بھی
[illegible] ہے ورنہ تجھ سے اسکے قبول و تحمل کا امکان نہ ہوتا کیونکہ اثر کے واسطے مناسبت مورد ضرور ہے جیسے مناسبت مصدر ضرور
[illegible] ذات مستجمع جمیع صفات و اسماء حسنی ہے تو مورد جو تیری ذات ہے وہ بھی موصوف بصفات ہے پس جیسے اللہ تعالی
[illegible] آسمانون کو اور زمین کو یعنی عالم ارواح و عالم اجسام کو پیدا کر کے حجاب اپنے جلال کا اور پردہ اپنے جمال کا کر دیا ایسے ہی تجھکو
[illegible] غیوب یعنی روحانیت و مراتب کمال اور زمین بدن سے مستور کر دیا کہ عوام نہین دیکھ سکتے ہین - الرحمن علی العرش
[illegible] کے وجود پر بصفت ظہور رحمانیت مستوی ہوا کہ جمیع موجودات کو اس سے فیض ہے یون ہی تیرے قلب کے عرش
[illegible] سے ظہور فرمایا ہے اور تیرے قلب سے فیض تمام مخلوقات کو ہے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لیے
[illegible] آپ کی تمام خلائق کے واسطے عام ہے پس استوار کے معنی یہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر ظہور رسوی -
[illegible] یعنی تمام و کمال اسواسطے کہ سوائے آپ کے کسی مظہر مین یہ ظہور تمام و کمال نہین ہوا اور سوائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] نہین ہے اور اسی وجہ سے آپ کے واسطے سایہ نہین تھا اسلیے کہ صفات حق عزوجل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] بشری کا نہ رہا تھا کہ جسکو یہ کہا جاوے کہ بعد فنار کے باقی بصفت حق نہین ہوا ہے - حاصل آنکہ تنزیل موصوف
[illegible] صفات موصوف ہوکر مورد جامع صفات کمالات پر نازل ہوا اور یہ استجماع کمالات کسی اور فرد بشر مین
[illegible] حدیث مین ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کو جو معجزات دیے گئے وہ تھے کہ انکے مثل پر بشر ایمان لایا
[illegible] پس مجھے امید ہے کہ مین قیامت مین از راہ تابعین کے سب سے زیادہ ہونگا - اور وجہ اسکی
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور نہین ہوا تو نزول کلام خالص سے بھی آپ ہی کو
[illegible] قولہ تعالی طہ - ہم نے ذکر کر دیا کہ یہ حروف مقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور انپر واقف نہین ہو سکتا ہے لیکن

[illegible]
ہر زبان اُسکے اشارات سے اُسی قدر خبر دیتی ہو جسقدر اُسکے دل میں [illegible]
اُسی قدر نفی الحال کافی ہو جو اہل رسوم نے تفاسیر ظاہری مین ذکر کیا ہو [illegible]
گیا وہ یہ ہو کہ حق تعالی نے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم روحانی کے [illegible]
حبیب و طواف سری صحرائے ہویت مین قبل از قبل ہو جب کہ روح حبیب صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
لغرض طلب ذات سرمدی و مشاہدہ صفات ازلی طواف کیا اور اسکا وصول حق [illegible]
کی تو حق کو بحق پایا اور حق سے بحق وہ جانا جو فی الحق ہو پس وہ روح مقدس [illegible]
نے بذات خود اُسکو خلق کے واسطے اپنی ذات وصفات کا پہچنوانے والا ہادی قرار دیا [illegible]
وسنت ہادی وداعی ہو گویا کہا کہ اے طواف ہویت و غیب ازل و اے مطلع [illegible]
تجھ سے افضل بساط ہویت مین جگہ نہین پائی اور تیرے اقدام ہمت سے میدان [illegible]
مین تیرے سر باطن کو وصول ہوا جو عین وصول ہو اور ستارہ ہمت عین وحدانیت مین غائب [illegible]
ادا ہوئی - واسطی رح نے کہا کہ یہ مستخرج از ظاہر ہادی ہو یعنی تو ہم سے ظاہر اور ہماری طرف [illegible]
سر محمدی از جملہ عوالم ہو اور ہدایت باشتغال خالق عالم ہو - استاد رح نے کہا کہ [illegible]
عتاب حق عز وجل ہو - پھر حق تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تخفیف فرمائی [illegible]
تمام رات نماز مین کھڑے رہتے تھے تو قیام محمود کا وعدہ دیا کہ وہ بغیر مشقت و تعب ہو [illegible]
رسالت و محبت کسی مجاہدہ کی کثرت نہین چاہتی ہو اور قران کا نزول تعبیر ظہور اسرار ذات و صفات [illegible]
اسواسطے کہ وہ اپنے متکلم سے جدا نہین ہو اور نہ اس سے مبائن اور یہ قران کی تعظیم شان ہو جیسے [illegible]
مگر وہ قرص آفتاب سے جدا نہین ہو - بعض نے کہا کہ یعنی قران ہم نے تیری طرف اُتارا [illegible]
کیونکہ محب کو کلام حبیب سے راحت ہوتی ہو اور اسمین اُسکو تعب نہین ہوتا [illegible]
سے یہ نہین کہ تجھے تعب لاحق ہو بلکہ یہ استفتاح باب وصال و تمہید قرب و کمال ہو [illegible]
و مومنین کی ارواح جب عدم سے نکلین تو بحر قدم مین مستغرق ہو کر انھون نے [illegible]
ہو گیا اور وہان انھون نے اپنا برگزیدہ ہونا اور مقرب بساط قرب ہونا [illegible]
انبساط سب جان لیا تھا پھر جب یہ ارواح اجسام مین داخل ہوئین [illegible]
جب اُسکو علم الہی بفراق و وصال ہوا اور فراق کا غم [illegible]
کہ اُنکو تذکرہ دیدے یعنی ایام وصال یاد دلا دے اور [illegible]
معارضہ نفوس و شیطان زائل ہون کیونکہ شیطان اُنکے [illegible]
[illegible]
اور اب اُنکی یاد سے آنسو جاری ہوتے ہین [illegible]

Marfat.com

[illegible] عجب کی [illegible] ہوگا - اور واضح ہو کہ اہل خشیہ بندون مین سے علماء ہین وقد قال تعالیٰ
[illegible] معرفت حق عزوجل کے پہچاننے سے ہوتا ہے جب یہ عظمت دل مین آتی ہے تو خوف
[illegible] داخل ہوے تو اللہ تعالیٰ نے انکی یاد دلانے کو قرآن نازل فرمایا جس سے
[illegible] غفلت مین انکے دلون مین اغیار کی طرف التفات باغرور دنیاوی کی وحشت داخل نہو اور
[illegible] واقع نہونے پاوے - ابن عطاء رح نے کہا کہ اول تو قرآن نازل ہونے سے آپ کی
[illegible] اہل خشیہ کا ہے تو معنی یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہین سے بدرجہ اولیٰ داخل ہین پس اہل خشیہ
[illegible] شیخ جعفر رح نے کہا کہ قرآن مجید اہل خوف کے واسطے رحمت اور گنہگارون کے لیے نصیحت ہے - شیخ
[illegible] قرآن اہل عقول کے واسطے آئینہ ہے اور اہل وصول کے واسطے تذکرہ ہے پس اہل عقل بوجہ بصارت کے آخرت مین
[illegible] ہین اور اہل وصول کو بعین راحت انس حاصل ہوتی ہے - قولہ الرحمن علی العرش استوی - اس سے پہلے اللہ
[illegible] پیدا کرنا بیان فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ عرش کو پیدا کیا اور اسمین اشارہ ہے کہ مخلوق وحادث مین سے کوئی
[illegible] نہین کرسکتا ہے اور عرش اسکا جلال قدم وازلیت ذات وصفات ہے اور استوار بذات خود در علم العلم
[illegible] استوار قدیم ہے اور یہ خبر اس امر کی ہے کہ وہ متکبر جبار بذات خود ہے جبکہ کسی چیز کا وجود نہ تھا اور ہر حال مین اسی
[illegible] مخلوقات پیدا ہوئین یا نہون اور تمام مخلوق جو کچھ اسکے سوائے ہے ایک ذرہ اسکے کبریا وعظمت کو برداشت نہین
[illegible] کوئی چیز ہو اور اسکے صفات شمار کرنے سے تمام زمانہ عاجز ہین خواہ دہر ہو یا بے انتہا ہو - اور اشارہ سے ثابت
[illegible] مین ظہور نور قدرت سے ایک عالم پیدا کیا اسکو عرش نام کیا اور وہ مقام نور عقل بسیط ہے اور عقل
[illegible] فرمایا جو صفت قدرت سے صادر ہے اور اس عالم پر انوار قدم کا طلوع ہے پس جب ذات سے اپنی صفات کے
[illegible] فعل کے واسطے تجلی فرمائی اور فعل سے عقل بسیط کے واسطے اور عقل بسیط سے عالم عرش کے واسطے تجلی
[illegible] تجلی حق ہوجاتا ہے تمام عالم کے واسطے پس عالم عرش سے قطرات فیض انوار واسطے عالم کے انتظام حکمت کے
[illegible] ہے اور عالم عرش سے الوہیت کے ظہور سے صبح ازل وتقدیر قدیم اسی طرح ظاہر ہوتی رہتی ہے اور اسکی
[illegible] ہے اور اسی پر استوار کے اسرار مفہوم ہوتے ہین اور اے مرد عاقل تو کہان ہے اور عرش کیا ہے اگر ہزاران ہزار
[illegible] کبریائی سے ایک ذرہ ظاہر ہو تو پلک مارتے سب فنا ہوجاوین پس اسکے استوار کے واسطے علت و
[illegible] نہین ہوسکتا اور بحکم قولہ تعالیٰ ہو القاہر فوق عبادہ - تمام جہان اسکے تحت قدرت مین مسخر ومقہور
[illegible] ہین اگرچہ عالم عرش کو تجلی استوائی سے حصہ مزید ہے اور وہ اس تجلی استوائی سے مخصوص ہے
[illegible] ایک صفت خاصہ الٰہی ہے وہ ادراک اوہام وقیاس عقول سے باہر ہے اور اللہ تعالیٰ
[illegible] مشابہت بھی نہین رکھتا وہ سب سے پاک ہے اور امام مالک بن انس رح
[illegible] معلوم نہین ہے اور اسکی کیفیت عقل سے باہر ہے اور اسکے ساتھ ایمان لانا واجب ہے
[illegible] فرمایا کہ خلق پر اللہ تعالیٰ سے کوئی اثر نہین ہے اور نہ خلق سے اللہ تعالیٰ پر

ادنیٰ اثر ہی - مترجم کہتا ہی یعنی خلق پر ذات وصفات الٰہی سے کوئی اثر لگا نہین [illegible]
اور ۔ہا خلق سے اللہ تعالیٰ پر اثر نہین تو یہ ظاہر ہی اور مراد یہ کہ خلق کا کوئی لگاؤ ذات وصفات [illegible]
ہی کیونکہ وہ عالی متعالی ہی - شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ استوار اظہار قدرت ہی نہ مقام [illegible]
عرش ایک جسم سب سے بڑا ہی ولیکن جیسا اسپر نہر ربوبیت کا اثر پہونچا تو قریب ہی کہ اسکی عظمت [illegible]
پس لطف سے اسکو باقی رکھا تاکہ ارواح قدسیہ وعقول ملکیہ کے واسطے رفرف ہو جاوے [illegible]
الٰہی سکون مین ہو گیا پھر حق عزوجل نے اس جسم عرش سے صولت جاری کی اس لطف سے [illegible]
ضعیف انسان کے دل مین اس معرفت کو وارد کیا جس سے عرش ضعیف ہوا اور نہ اٹھا سکا [illegible]
اللہ تعالیٰ نے عجائب حکمت سے پیدا فرمایا ہی یعنی اسکی قدرت کا ایک ادنیٰ ذرہ ہی مگر اہل معرفت کے واسطے [illegible]
سے یہ ہی کہ اسکو نور ازلی سے اسقدر وسعت عطا فرمائی ہی کہ اگر عرش مع تمام اپنی محیط چیزون کے [illegible]
رائی کی طرح پڑا ہو - اقول حدیث صحیح مین ہی کہ ساتون آسمان و زمین وغیرہ کرسی کے اندر ایسے ہین جیسے میدان [illegible]
کرسی مع تمام چیزون کے جو اسمین ہین ایسے ہی عرش کے اندر جیسے میدان مین ایک چھلا - یہان شیخ [illegible]
قلب عارف اسقدر وسیع ہی کہ عرش مع تمام چیزون کے اسکے اندر جیسے میدان مین رائی کا دانہ [illegible]
ذات وصفات عزوجل ہی اور جب سلطان عزت کا اسپر غلبہ ہوتا ہی تو وہ ایک ذرہ اثقال عظمت کے تحت مین [illegible]
ازلی دستگیر نہ ہو پس نور لطف سے اسکو بے انتہا وسعت دیدی ہی اور تجلی کے بسط سے بے نہایت بسیط ہو جاتا ہی [illegible]
واسطے مستقیم متمکن رہتا ہی اور جب اسپر دوام تجلی حق عزوجل ہوتی ہی تو اس سے استوار کا بھید ظاہر ہوتا ہی [illegible]
نہ کرنا کہ قلب عارف حامل ذات وصفات ہی سبحان اللہ سبحان اللہ وہ پاک عزوجل منزہ ہی اس سے [illegible]
ولیکن وہ قلب عارف تجلی حق عزوجل کے واسطے کوہ طور ہی کہ تجلی حق عزوجل کے اثقال کو اٹھاتا ہی لیکن تاب [illegible]
کی نہین ہی وہ بھی بلطف وقدرت حق عزوجل اٹھاتا ہی اور یہ عین رحمت وفضل اپنے [illegible]
استقامت اختیار کر کہ یہ مقام عقل ضعیف کے حیطہ امکان سے باہر ہی اور اس [illegible]
نہ آسمان ونہ زمین ولیکن میری سمائی میرے بندہ مومن کے قلب مین ہی - اے عاقل کیونکر اسکو [illegible]
لگاؤ سے پاک ہی اللہ اللہ وہ اس سے بھی پاک ہی کہ حوادث کے واسطے بھی محل ہو اسی کی قدرت [illegible]
صفات قدرت کی دست قدرت مین ہی تو نہین دیکھتا کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ [illegible]
دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے انکو چاہتا ہی تقلیب دیتا ہی یعنی پوٹ پوٹ دیتا ہی [illegible]
ساتھ علم وقدرت کے احاطہ مین ہین سب اسکی قدرت مین مسخر [illegible]
ہر وہم وخطرہ وقیاس وگمان سے پاک ہی ابن عطاء رح نے کہا کہ استوار [illegible]
اُس سے قریب نہین ہی بعض نے فرمایا کہ استوار آسمان وزمین کا [illegible]
عرش معلوم ہی اور زمین مین اسکا عرش [illegible] نہین [illegible] توحید [illegible]

Marfat.com

[illegible] اصلی استوار الرحمن ہی اور عرش زمینی پر استیلاء الرحمن ہی اور عرش آسمانی قبلہ دعاے خلق ہی اور
[illegible] اِن دونون عرش بتو عرش ہی پھر جمع فرمایا کہ وہ محیط کل شی و مالک و خالق ہی اور وہی رب العرش الکریم
[illegible] ہی اور اسکے واسطے علم مجید ہی کما قال تعالیٰ۔

[illegible] وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۝

[illegible] زمین مین ہی اور جو اِن دونون کے بیچ مین ہی اور جو ثرے کے نیچے ہی

[illegible] بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰی ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

[illegible] بات کے تو وہ تو جانتا ہی پوشیدہ کو اور بہت چھپی کو وہی اللہ ہی کوئی الہ نہین مگر وہی

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝

اسی کے واسطے ہین نام بہت اچھے

[illegible] السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ثری خاک نمناک جیسے کیچڑ اور
[illegible] سب جو آسمانون مین ہی مع آسمان و ستارے و ملائکہ وغیرہ اور جو زمین مین ہی مع زمین کے اور جو ثری کے نیچے ہی سب
[illegible] مخلوق اور اسی کے قبضۂ قدرت مین مقہور ہی جو چاہے کرے سب اُسی کے تحت تصرف مین ہی وہی ان سب کا رب عزیز
[illegible] تحت الثری سے مراد زمین ہفتم کا تحت ہی اور مترجم کہتا ہی کہ ہمارے وقت مین بکثرت جاہل لوگ ہین کہ جو بلا علم و دلیل
[illegible] کرتے ہین اور زمین کو گرد آفتاب کے گھومنے والا اور آسمان کو معدوم مانتے ہین اور اِن لوگون کی جہالت حد سے زیادہ
[illegible] نے اسکو تفصیل کے ساتھ رد کر دیا ہی ایسے دلائل سے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہرگز باطل نہین اور نہ دفع ہو سکتی ہین
[illegible] العالمین۔ واضح ہو کہ جیسے جسم انسانی مین اعضاء محسوس نظری ہین اور دیگر قوی و ارواح ہین جو معلوم عقلی ہین اسی طرح
[illegible] جس کی نظیر انسان ہی یہی کیفیت ہی کہ اجسام طرح طرح کے محسوس ہین مگر وہ بھی روے زمین اور اندرونی رخ آسمان
[illegible] غیر محسوس اجسام بھی ہین اور جو قوی اس عالم مین ہین وہ بہت کچھ ہین اور عموماً غیر محسوس ہین کہ اُنکا علم اسی وقت
[illegible] نظر ایسی حاصل ہو جیسے جسم کے قواے دماغیہ و حیوانیہ و نباتیہ کا علم ہر فرد بشر کو نہین ہی بلکہ اُسی کو ہوتا ہی جو علم حاصل
[illegible] عالم کا علم اہل نظر کو ہوتا ہی اور بالفعل اُنکا بیان عوام کے سامنے چند [illegible] نہین جیسے کسی گنوار کے سامنے
[illegible] بیان کرے ولیکن دو باتون کا فائدہ اس سے حاصل ہی اول یہ کہ وہ مدار کار صرف محسوسات پر
[illegible] کرکے علم حاصل کرنے کی فکر کرے۔ پس اسواسطے اسکا بیان آیا ہی اور علماء اسلام نے تو بہت کم
[illegible] اسلام مین تقوی و زہد و طاعت کی پابندی سے اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی نظر عطا فرماتا ہی کہ جو امور
[illegible] اسوقت اُسکو مشاہدہ و منکشف ہو جاتے ہین لہذا بیان زبانی چندان ضروری نہین ہی ولیکن
[illegible] مذکور ہی چنانچہ امام اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر رح سے روایت کی کہ کعب احبار رح سے پوچھا گیا
[illegible] پانی ہی پھر پوچھا کہ پانی کے نیچے تو کہا زمین ہی کہا پھر زمین کے نیچے تو کہا کہ پانی ہی۔ اسی طرح سات مرتبہ
[illegible] صخرہ ہی اور صخرہ کے نیچے ملک ہی اور اُسکے نیچے مچھلی ہی جسکے سر و دم عرش سے معلق ہی اور مچھلی کے نیچے

ہوا اور تاریکی ہے اور وہاں سے زیادہ علم منقطع ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ [illegible]
قواے روحانیہ بہت ہیں اور اسی قسم سے ہے جو ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن [illegible]
سے دوسری زمین تک پانچ سو برس کی راہ ہے اور سب سے اول [illegible]
مچھلی ایک پتھر پر ہے اور پتھر ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہے اور زمین [illegible]
میں جہنم کی گندھک ہے اور پنجم میں جہنم کے سانپ ہیں اور ششم میں جہنم کے عذاب [illegible]
ابلیس لوہے سے جکڑا ہوا ہے اور اللہ تعالے جب اسکو کسی شیئت کے واسطے کھولنا [illegible]
کیا گیا۔ لیکن شیخ ابن کثیر رح نے اسکے رفع کو صحیح نہیں رکھا اور بدون رفع کے کہا کہ غریب ہے۔ [illegible]
جو یرموک کے روز عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پائی تھیں اور وہ بنو اسرائیل کی کتابوں میں سے [illegible]
جابر رضی اللہ عنہ میں مرفوع ہے کہ پھر پوچھا کہ اس زمین کے نیچے کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible]
کے تحت میں کیا ہے فرمایا کہ زمین ہے پوچھا کہ زمین کے نیچے کیا ہے فرمایا کہ پانی ہے پوچھا کہ پانی کے نیچے [illegible]
کہ ہوا ہے پوچھا کہ ہوا کے نیچے فرمایا کہ ثری ہے۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اسکی روایت [illegible]
منفرد ہے اور یہ راوی ضعیف ہے امام یحیی بن معین نے کہا کہ کوڑی کے مول کا نہیں ہے اور ابو حاتم [illegible]
ابن عدی رح نے کہا کہ اسکا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہوا۔ بالجملہ اس بارہ میں مرفوع روایت ثابت نہیں [illegible]
تابعین رحمہم اللہ میں سے بھی کسی سے ثبوت نہیں مگر بنو اسرائیل کی روایت ہیں اور بعضے عارفین اسلام [illegible]
میں اقوال ہیں اور وہ انھیں قواے روحانیہ کے معنی میں ہیں اور شیخ محی الدین بن العربی نے [illegible]
کردی ہے واللہ تعالی اعلم۔ اور یہاں تفسیر میں ہم کو اسکی حاجت نہیں ہے کیونکہ تفسیر تو اسی قدر ہے کہ اللہ تعالی [illegible]
آسمانوں کا اور جو کچھ اسمیں ہے اور زمین کا اور جو کچھ اسمیں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور [illegible]
کلام سے یہ ثابت ہے کہ ثری کے تحت میں کچھ ہے۔ اور صحیح ثابت ہوا کہ عرش محیط عالم ہے اور [illegible]
بالکل علم سے بے بہرہ تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسلام کی ہدایت کی اور [illegible]
کمال عقل کے واسطے چاہیے تھے سب تعلیم فرمائے اور اس سے زیادہ انکو نہیں بتلائے اور انھوں نے [illegible]
حتی کہ انکے علوم ومعقول اسقدر فائق ہوئے کہ آفتاب انکی روشنی کے سامنے ذرہ نہ تھا [illegible]
اب اس زمانہ میں وہ صدق واتباع نہیں رہا تو بعضے اکابر نے جو امور کہ ایک حالت پر [illegible]
سے اپنی موجودہ حالت پر اکتفا نہ کریں ولیکن حاصل کیا جس نے حاصل کیا اور باقی [illegible]
میں مستغرق ہیں اور اب تو اسقدر نادانی کا ہجوم ہے کہ انکو گوشت وپوست [illegible]
ومعانی جو غیر محسوس ہیں انکے اقرار سے انکار ہے حالانکہ اپنی علم [illegible]
میں سب چیز ہے۔ پھر چونکہ قدرت بارادہ ہے اور ارادہ موافق علم ہے تو احاطہ علم [illegible]
توجہ کرے قول کے ساتھ خواہ ذکر میں یا دعا میں یا مانند اسکے باتوں میں [illegible]

Marfat.com

[illegible] جانتا ہی سرکو اور اخفی کو - علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ سر وہ جو آدمی نے اپنے
[illegible] بعد پوشیدہ ہو اس چیز سے جسکو وہ کرنے والا ہی تو اللہ تعالی اس سب کو جانتا ہی جو گذرا اور
[illegible] یکسان ہی تمام خلائق اسکے نزدیک اس بارہ مین ایک ذرہ ہین یا یہ بھی نہین ضحاک رح نے
[illegible] اور اخفی وہ جو ہنوز تیرے نفس کے خطرہ مین بھی نہین آیا - سعید بن جبیر رح نے کہا کہ آج جو تونے دل مین
[illegible] کل کرے وہ نہین جانتا اللہ تعالے تیرے آج کے اور کل کے سر خفی کو جانتا ہی اور ایسا ہی مجاہد رح سے
[illegible] وغیرہ مین ہی کہ حسن رح نے کہا کہ سر وہ جو آدمی نے دوسرے سے خفیہ باتین کین اور اخفی وہ
[illegible] اسنے نہین کہا ہی - زید بن اسلم نے کہا کہ سر وہ جو بندون کے اسرار ہین اور اخفی وہ جو اسرار الٰہی
[illegible] - اور شیخ ابن جریر رح نے اس قول سے انکار کیا اور کہا کہ اخفی وہ ہی جو انسان کے سر مین نہین ہی
[illegible] انسان مین ہوگا - اور آیت مین دلیل ہی کہ ذکر و دعا رمین جہر کرنا اس مراد سے باطل ہی کہ اللہ تعالی کو آگاہ کرے
[illegible] غافل کو بیدار کرنا اور دل مین اسکو جمانا اور وسوسہ و شواغل سے روکنا اور مانند اسکے مقصود ہو تو جائز ہی
[illegible] صحیح یہ ہی کہ ذکر جہر جائز ہی اور خیر المتاخرین علامہ خیر الدین رملی حنفی نے بھی اسی پر فتوی دیا ہی - پھر بعد ذکر
[illegible] بیان فرمائی بقولہ - **اَللّٰهُ** یعنی موصوف باین صفات کمالیہ وہ اللہ ہی - **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** کوئی الٰہ نہین
[illegible] کوئی الٰہ نہین ہی نہ ممکن ہی نہ موجود ہی نہ الوہیت کسی مین ہو سکتی ہی سوائے اسکے - **لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى**
[illegible] ہین اور سورہ اعراف کے آخر مین اسماء حسنی کی تفسیر و توضیح گذر چکی ہی اور وہان بیان ہوا کہ اسماء حسنی بیشمار
[illegible] کہ اللہ تعالی نے ہنوز انکو نہین اتارا ہی اور حدیث شفاعت بھی اسی پر تصریح کرتی ہی کیونکہ اسمین ہی کہ اللہ تعالی
[illegible] صفات سے وہ تعلیم کریگا جو کسی کو نہین دیا ہی اور امام احمد کی حدیث مین یہ صریح ہی پھر واضح ہو کہ ان اسماء حسنی
[illegible] مین کہ جو انکو احصار کرے داخل جنت ہو جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ کی حدیث مین مصرح ہی اور وہ نام مترجم
[illegible] سراج مین کہا کہ لا الٰہ الا ہو کے فضائل مین بھی بہت کچھ وارد ہی اور مین اسمین سے کچھ ذکر کرتا ہون اللہ تعالی مجھے اور میرے
[illegible] سے کردے - حدیث صحیح مین ہی کہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر سب ذکر سے افضل ہی اور استغفر اللہ سب سے افضل دعا ہی اور
[illegible] لا الٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمومنات - اور روایت ہی کہ اللہ تعالی نے آسمانون و زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ایک
[illegible] لا الٰہ الا اللہ اس سے اپنی آواز بلند کیے ہی نہ اسکو قطع کرتا ہی اور نہ درمیان مین سانس لیتا ہی اور نہ پورا کرتا ہی اور
[illegible] حکم ہوگا اور قیامت قائم ہو جائیگی بتعظیم نام الٰہی عز و جل - انس رض سے روایت ہی کہ مین برابر اپنے رب عز و جل
[illegible] شفاعت قبول فرما دیگا یہانتک کہ مین عرض کرونگا کہ ای میرے رب میری شفاعت اسکے حق مین
[illegible] تو فرما دیگا کہ ای محمد تیرے واسطے اور نہ کسی کے واسطے ہی قسم ہی مجھے اپنے عزت و جلال کی کہ مین
[illegible] لا الٰہ الا اللہ کہا ہی - مترجم کہتا ہی کہ دوزخ مین لا الٰہ الا اللہ والے ایسے بھی ہونگے کہ انکو
[illegible] عز و جل کے کام صحیح بہ فی الاحادیث سفیان ثوری رح نے کہا کہ مین نے جعفر بن محمد
[illegible] الٰہی - یعنی عظمت الٰہی سین سفارحق - قاف قدرت حق عز و جل پس اللہ تعالی

Marfat.com

اپنے حلم و ملک وعظمت و سینار و قدرت کی قسم یاد فرماتا ہے کہ مین [illegible]
کہا ہے - موسی علیہ السلام کے حال سے مروی ہے کہ موسی نے کہا کہ اے رب مجھے [illegible]
ارشاد ہوا کہ لا الہ الا اللہ - موسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب [illegible]
اے موسی اگر ساتون آسمان اور جو کچھ انپر ہے ایک پلہ میزان مین [illegible]
بھاری ہوگا - بعض مفسرین نے ذکر کیا کہ قولہ تعالی الم تر کیف ضرب اللہ [illegible]
یصعد الکلم الطیب وہ لا الہ الا اللہ ہے وقولہ تعالی وتواصوا بالحق وہ لا الہ الا اللہ [illegible]
اللہ ہے - وقولہ تعالے وقفوہم انہم مسئولون - سوال کلمہ لا الہ الا اللہ سے ہوگا - [illegible]
لا الہ الا اللہ ہے - وقولہ تعالی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا [illegible]
ویضل اللہ الظالمین - یعنی لا الہ الا اللہ سے - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت [illegible]
مین کہا کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ - لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل [illegible]
گناہ مٹا دیتا ہے اور اسکے لیے دس لاکھ نیکیان لکھتا ہے اور اسکے واسطے جنت مین ایک گھر بنا [illegible]
مین ہے کہ جو لوگ لا الہ الا اللہ والے ہین انکو چار چیزون مین اخلاص کرنا چاہیے تب [illegible]
یہ ہین تصدیق وتعظیم وجلالت وحرمت - پس جسکو تصدیق نہ ہو وہ تو منافق ہے اور جسکے دل مین [illegible]
نہین ہے وہ ریاکار ہے دوسرون کے دکھلانے کو کرتا ہے اور جسکو حرمت نہ ہو وہ بدکار جھوٹا ہے [illegible]
ایک کاغذ پڑا دیکھا جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی تو نام الہی کی تعظیم کے واسطے اسکو اٹھا [illegible]
پس رات کو خواب مین دیکھا کہ اے بشر تو نے ہمارے اسم کو خوشبودار پاکیزہ کیا ہے ہم دنیا و آخرت مین [illegible]
کرینگے - روایت ہے کہ ایک صیاد مچھلی پکڑتا تھا اور اسکی لڑکی تھی وہ انکو دوبارہ پانی مین ڈال [illegible]
کو بھولی تو گرفتار ہوئی کہتی کہ اب غفلت نہ کیجیو - یہ لڑکی اسکی غفلت پر ترس کرتی اور [illegible]
اسی غفلت سے شیطان کا شکار ہو رہے ہین الہی ہم کو ہمارے مرنے پر اپنے رحم سے [illegible]
الراحمین ہے - محمد بن کعب القرظی رح سے روایت ہے کہ موسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ الہی [illegible]
زیادہ مکرم ہے فرمایا کہ وہ جسکی زبان ہر حال مین میرے ذکر سے تازہ رہے اور کہا کہ [illegible]
ساتھ غیر کا علم ملانے کو ڈھونڈھے پھر عرض کیا کہ الہی تیری خلق مین سب سے زیادہ [illegible]
حکم لگاوے جیسا اورون پر لگاتا ہے - عرض کیا کہ الہی تیری مخلوق مین زیادہ [illegible]
ہے پھر جب مین دیتا ہون تو اس قسمت پر راضی نہین ہوتا - حسن بصری [illegible]
کہان ہین وے کہان ہین جنکے پہلو اپنے بسترون سے دور رہتے تھے پس [illegible]
پھر پکاریگا کہ وہ لوگ کہان ہین جنکو تجارت و بیع اللہ تعالی کی یاد سے [illegible]
ہر حال مین بہت حمد الہی کیا کرتے تھے - ف - فی العرائس [illegible]

[illegible] بالائے عرش سے تحت الثری تک ہے اور جو ان دونون کے وسط مین آیا شامل ہے پس اول استواء
[illegible] قدیمی [illegible] سلطان محیط ہے ایسی چیز پر جو سب پر محیط ہے اور اس آیت سے اپنے احاطہ علم سے آگاہ
[illegible] جو علم الغیب [illegible] ہے کہ اسکے علم مین ہے اور تحت العرش سے تحت الثری تک جو علوم غیبی اسکے بطون افعال
[illegible] اسرار ربوبیت مین سب اسکے علم مین ہے حاصل یہ کہ تمام عالم وجملہ موجودات ومخلوقات اسکے علم وقدرت
[illegible] مثال [illegible] سمجھایا جاوے کہ جیسے رائی کے دانہ کی طرح روے زمین کے میدان پر یا چھلے کی طرح سمندرون
[illegible] ہے اور وہم ہے اسکی وحدہ لا شریک کی کہ یہ مثال نہین ہو سکتی وہان تو یہ نسبت بھی نہین ہے بلکہ کچھ نسبت نہین ہے یہ سب اسکے
[illegible] اور اسکا سلطان کبریائی تمام ذرات کو محیط ہے اور عالم تو جب سے پیدا ہوا اسکے میدان قدرت مین بامید
ادراک نور عقل کے سرگردان ہے اور نہ پایا تو انوار صفت کہان سے پاویگا اور جب نور صفت ہی نہ پاوے تو نور ذات کہان سے
[illegible] اور جان وجود کی ہستی کیا ہے کہ اسکی وحدانیت قدیم کو پاوے اور اسکے جلال عظیم سے لاحق ہو بلکہ یہ تو اسکے قبضہ جبروت
مین [illegible] ہے ایک [illegible] سے ظاہر وہی اپنے قبضۂ قدرت مین باقی رکھتا ہے اور جسطرح چاہے تصرف فرماتا ہے ایک ذرہ اسکے
قبضہ قدرت سے خارج نہین ہو سکتا بلکہ اسی کی تسخیر مین روان ہے جیسے ذرہ آندھی مین سرگردان کہ نہین جانتا کہان جاتا ہے پھر جب
[illegible] آگاہ کر دیا کہ کل اسی کے واسطے ہے تو جاننے والے کو نہین چاہیے کہ سواے حق عزوجل کے کسی مین طمع کرے تاکہ اسکی قلب مین
[illegible] نہ آوے بعض نے فرمایا کہ جب کل اسی کا ہے تو جب کسی نے اس کے غیر کو طلب کیا تو بڑی غلطی کی - پھر اللہ تعالی نے اپنے
[illegible] علم سے آگاہ فرمایا کہ وہ مکنون اسرار ومخفی ضمائر سے آگاہ ہے بقولہ تعالے - وان تجہر بالقول فانہ یعلم السر واخفی - واضح ہو کہ
[illegible] کے واسطے سر ہے اور اس سر کا سر ہے اسی طرح نفس کے واسطے سر اور سر السر ہے اور قلب کے واسطے سر اور سر السر ہے اور عقل
[illegible] واسطے سر اور سر السر ہے - روح کے واسطے سر اور سر السر ہے اور سر باطن کے واسطے سر اور سر السر ہے اور سر السر کے واسطے بھی سر ہے
بیان ہر ایک کا یہ ہے کہ سر الطبیعہ وہ خواہش ایسی چیز کی طرف جس سے اسکا تقوم ہے جیسے فیض عناصر وغیرہ - اور طبیعت کا سر السر
[illegible] حق عزوجل کی نداء بجانب طبیعت ہوتی باین طور کہ طبیعت ان حظوظ کے حاصل کرنے پر منجذب ہوتی ہے اور یہ سر السر بہ نسبت
[illegible] کے اخفی ہے - سر النفس وہ اندر ہی اندر باتین نفس کی جو بغرض حصول خواہش اس سے صادر ہوتی ہین اور رہا سر السر
نفس کو نداء قہری از رب عزوجل ہے جو اس خواہش کی طلب مین جاذب ہوتی ہے اور یہ سر النفس سے زیادہ خفی ہے - سر القلب
[illegible] بات جو فیض ذکر سے مزید صفائی حاصل کرنے کے واسطے اس سے صادر ہوتی ہے اور سر السر قلب کا یہ کہ فرشتہ اسکے دروازہ
[illegible] مزید صفائی کے واسطے ذکر کی طلب کرے اور یہ اول کی بہ نسبت اخفی ہے اور یہ ایک طرح کا الہام خفی ہے - سر العقل وہ گفتگو
[illegible] ان باتون کی جو اسکو شواہد مین حقائق احکام ربوبیت ظاہر ہوتے ہین اور سر السر اسکا یہ ہے کہ خوشی ہوتی
[illegible] ہے اسکو حقائق اشیاء کے مشاہدہ مین دائمی ہوتی ہے اور یہ اول کی بہ نسبت اخفی ہے - سر الروح وہ
[illegible] ہے جو اسکو اللہ تعالی کے الہام خاص سے حاصل ہوا جبکہ اسکو اپنے معدن کا اشتیاق مزید ہوا تھا اور
[illegible] معنی عبودیت وربوبیت کی شناخت حاصل ہوتی ہے اور یہ سر اول سے خفی ہے
[illegible] سر السر کا تو واضح ہو کہ سر کا سر اول وہ اسکی خفی باتین ہین جو غیب خاطر کے بطن مین حق عزوجل کے ساتھ

مشہد ملکوت مین حاصل ہوتی ہین جہان وہ مشاہدہ کے واسطے تفریح کے ساتھ جب تعالیٰ [illegible]
ملکوت سے اوپر مشاہدہ جبروت و مشاہدہ ذات مین ہو وہان عجائب انوار و حقائق اسرار و مطالب [illegible]
حاصل کرتا ہی اور بلا واسطہ اس سے سنتا ہی اور کہتا ہی اور بزبان عاجزی اس سے مزید قرب و نزدیکی [illegible]
الوہیت مین مستغرق ہوجاتا ہی بس نہ دیکھتا ہی اور نہ پہچانتا ہی اور یہ سب سے زیادہ خفی ہی لیکن [illegible]
سر قلب پر اطلاع ہی اور نہ قلب کو بعض سر عقل پر اور نہ عقل کو بعض سر روح پر اطلاع ہی اور روح کو [illegible]
اطلاع نہین ہوتی ہی کیونکہ وہ مقام اخفی ہی اور جمیع اسرار پر سوائے حق عزوجل کے کوئی مطلع ہو نہین سکتا [illegible]
مرسلین مگر یہ لوگ اسی قدر اسرار پر مطلع ہوتے ہین جسپر حق عزوجل انکو ظاہر اسرار سے مطلع فرما دے قال تعالیٰ عالم الغیب [illegible]
غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول - اور بواطن ان اسرار کے کسی پر منکشف نہین ہوتے سوائے حق عزوجل کے [illegible]
ہین کہ اسنے اپنے واسطے مخصوص فرمائی ہی - پس حاصل اشارہ حقیقت اس مقام پہ یہ ہی کہ سر سے مراد وہ جو اسکی صفات مین ہی [illegible]
سے مراد وہ جو اسکی ذات مین ہی - صبیحی رح نے فرمایا کہ سر وہ ہی جو مطالعہ حق عزوجل مین ہی اور اسکو فرشتہ یا شیطان نہین [illegible]
اور نہ نفس کو اس سے احساس ہوتا ہی اور نہ عقل اسکو مشاہدہ کرتی ہی اور وہ ضمائر مین ہی کہ اسکو ہمت نے احاطہ نہین کیا اور نہ غفلت [illegible]
ادراک ہو سکا اور وہ لباب لب القلب مین ہی از قسم محض حقائق جو خطرات الہام سے پاک ہین جیسے شرارہ آگ جو درخت [illegible]
ہوتا ہی یہانتک کہ ارادہ و مشیت و احکام اسکو مشتمل کرے پس احوال مین منتقل ہو پس یہ تو سر ہی اور اخفی وہ ہی کہ سوائے حق عزوجل [illegible]
کے کسی کے مطالعہ مین نہین آسکتا وہ حقائق سے بھی اخفی ہی - واسطی رح نے کہا کہ السر وہ جو بندون پر پوشیدہ ہی اور اخفی [illegible]
کن کا حکم ہی نہین ہوا ہی - جنید رح نے کہا کہ وہ تو تیرے اندر اپنا بھید جانتا ہی اور اسکا بھید تجھ سے پوشیدہ ہی - جعفر صادق علیہ السلام [illegible]
فرمایا کہ السر موضع ارادہ ہی اور اخفی موضع خطرہ ہی یا جو شاہدہ ہی - استاد رح نے فرمایا کہ نفس کو وقوف نہین اسپر جو قلب مین ہی اور [illegible]
وقوف نہین جو اسرار روح مین اور روح کو اسرار سر پر وقوف نہین جو حقائق سری ہین اور جو سر سے بھی خفی ہی اسپر سوائے حق عزوجل کے [illegible]
اطلاع نہین ہی اور کہا جاتا ہی کہ جو سر سے اخفی ہی اسکو شیطان فاسد نہین کر سکتا اور نہ فرشتہ اسکو لکھ سکتے ہین اور وہ فقط حضرت عالم [illegible]
علم مین ہی کسی غیر کو اسپر اطلاع نہین ہی جب سر اخفی کا علم منفرد اپنے واسطے بیان فرمایا تو ساحت کبریائی سے غیر کی نفی کرکے [illegible]
اس وصف کو مخصوص فرمایا بقولہ تعالیٰ اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ پس معانی اسماء در حقیقت اسرار ہین کہ وہ حقائق صفات کی تعبیر [illegible]
عالم ذات و اسرار ازلی کا انکشاف ہوتا ہی اور یہ اسرار اسماء سے اخفی ہی - وفی السراج جب اللہ تعالیٰ نے عظمت قرآن و شان رسول [illegible]
فرمائی تو اسکے پیچھے انبیاء ع کا ذکر فرمایا تاکہ رسول اللہ صلعم کے قلب کو تقویت ہو کما قال تعالیٰ کلا نقص علیک من انباء الرسل [illegible]
یعنی اخبار رسولون مین سے ہر ایک سے ہم وہ ذکر کرتے ہین جس سے تیرے قلب کو ثبت ہو [illegible]

وقف لازم

وَهَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى ۝ إِذْ رَأٰى نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ [illegible]

اور پہونچی ہی تجکو بات موسیٰ کی جب اسنے دیکھی ایک آگ تو کہا

إِنِّيْ آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْ آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ [illegible]

مین نے دیکھی ہی ایک آگ شاید سے لے آؤن تم پاس اس سے ایک چنگاری

Marfat.com

[illegible] تعالیٰ نے قصہ موسیٰ علیہ السلام شروع کیا اور آگاہ فرمایا کہ اسپر کیونکر وحی شروع ہوئی اور اس سے باتین [illegible] اسوقت ہوا کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے وہ مدت پوری کی جو موسیٰ و اُنکے خسر حضرت شعیب علیہما السلام کے درمیان جیلانے مین قرار پائی تھی اور اپنی بی بی کو لیکر بلاد مصر کا قصد کیا اور اسوقت تک مصر کو چھوڑے ہوے دس برس سے [illegible] گذر گیا تھا اور راستہ مین بی بی تھین پس راستہ بھول گئے اور رات سخت جاڑے کی تھی اور منزل اُنکی پہاڑون کے [illegible] اور سردی کی شدت ہوئی اور ابر گھرا ہوا اور تاریکی چھائی ہوئی تھی اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے معمولی آگ [illegible] ہر چند نکالی نہ نکلی استنے مین اُنھون نے طور کی جانب سے آگ دیکھی یعنی اُنکو ایک پہاڑ سے جو وہان اُنکے دہنے [illegible] آگ نظر آئی۔ سراج مین لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے مدین سے حضرت شعیب علیہ السلام کی اجازت سے مصر کا قصد کیا [illegible] اپنی والدہ و بھائی کی زیارت کرین اور اپنے اہل و مال کو لیکر روانہ ہوے اور جاڑے کے ایام تھے اور ملوک شام کے خوف [illegible] چھوڑکر دوسرا راستہ اختیار کیا اور آپ کی بی بی پورے دنون کی حاملہ تھین نہین معلوم ہوتا تھا کہ راہ مین وضع حمل ہو یا [illegible] مین جنگل مین بغیر راہ جانے روانہ ہوے اور آخر سفر مین یک رات جانب طور غربی ایمن مین منزل ہوئی اور رات [illegible] بھی سخت جاڑا تھا اور بعض نے کہا کہ شب جمعہ تھی اور اُنکی بی بی کو درد زہ شروع ہوا اور راستہ سے بائین طرف جانب طور [illegible] آگ دیکھی۔ بہرحال اس قصہ کو اللہ تعالےٰ نے یون ذکر فرمایا۔ وَهَلْ أَتٰكَ یہان احتمال ہے کہ قصہ موسیٰ علیہ السلام تفصیل [illegible] یہی اول بیان کیا گیا ہو تو معنی یہ ہونگے کہ ابھی تک تجھے نہین پہونچا اب ہوشیار ہو۔ اور یہ قول کلبی رحمہ کا ہے۔ اور احتمال ہے [illegible] اس سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کی وحی آچکی ہو تو معنی یہ ہین کیا تجھے نہین پہونچا یعنی پہنچ گیا ہے تجھے حَدِيثُ مُوسٰى قصہ [illegible] علیہ السلام کا۔ یہ قول مقاتل و ابن عباس کا ہے اور مراد حدیث سے واقعہ موسیٰ علیہ السلام ہے۔ اگر کہا جاوے کہ یہان استفہام [illegible] اللہ تعالیٰ کی شان سے نہین ہے کیونکہ استفہام تو یہ ہوتا ہے کہ ایک بات معلوم نہین ہے اُسکو دریافت کر لیا جاوے اور اللہ تعالیٰ [illegible] الغیب والشہادۃ ہے۔ جواب یہ کہ لفظ استفہام ہے اور مقصود اس سے تقریر ہے یعنی حقیقی استفہام مراد نہین بلکہ یہ استفہام تقریری ہے [illegible] خوب غور سے توجہ مقصود ہوتی ہے اور بعض نے کہا کہ یہان ہل بمعنی قد ہے یعنی بیشک تجھے قصہ موسیٰ علیہ السلام پہونچ چکا ہے اور اسی کو [illegible] نے معالم مین اختیار کیا اور انھین کی تبعیت مین شیخ جلال محلی نے جلالین مین لیا ہے اور مآل استفہام تقریری کا بھی یہی ہے [illegible] إِذْ رَاٰ ظرف منصوب بحدیث ہے یہی ظاہر ہے اور جائز ہے کہ اذکر مقدر لیا جاوے [illegible] کر جب موسیٰ نے دیکھی آگ [illegible] طور ایمن سے اور مراد طور سے پہاڑ ہے جو وہان تھا اور سراج وغیرہ مین مراد کوہ طور لیا اور ایمن وادی کو لیا واللہ تعالیٰ اعلم اور [illegible] اول گذر چکا ہے۔ فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا پس اپنے اہل سے کہا کہ تم ٹھہرو گویا بشارت دی کہ إِنِّيٓ اٰنَسْتُ نَارًا مین نے دیکھی ہے آگ۔ اہل سے مراد یہان اُنکی بی بی صفورا بنت شعیب یا صفوریا ہین اور اُنکی بہن کا نام لیا [illegible] لیکن اہل کا لفظ [illegible] بولا جاتا ہے پس یہان یا تو بطریق تکریم ہے مانند قولہ تعالیٰ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت [illegible] رضی اللہ عنہا زوجہ ابراہیم علیہ السلام کو خطاب ہے اور بعض نے کہا کہ بی بی و بچہ و خادمہ تھین اور یہان سے معلوم ہوا [illegible] لَعَلِّیٓ اٰتِيكُم [illegible] یقین ہو پس یہان تو اہل کے اطمینان کے لیے یہ لفظ کہا پھر آگے کہا کہ لَعَلِّیٓ اٰتِيكُم [illegible] شعلہ مین تمہارے پاس وہین سے ایک چنگاری لے آؤن۔ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یا پاؤن آگ پر راہ

ہدی سے مراد ہادی ہی یعنی راہ بتلانے والا - ابن عباس رض نے کہا کہ ہدی یعنی ایسا شخص جو مجھے [illegible]
گئے تھے پس جب آگ دیکھی تو کہا کہ اگر مین وہان کسی راہ بتلانے والے کو نہ پاؤن تو تمہارے [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ اس تفسیر ابن عباس رض سے ظاہر ہوا کہ لعلی یعنی امید کے طور پر کہنے کی وجہ [illegible]
سے مجھے راہ بتلانے والا بھی مل جاوے پس آگ ملنے مین شک نہین کیا تھا بلکہ وہان [illegible]
آگ ہی مل جاوے - سراج مین لکھا کہ بعض نے کہا کہ آگ چار قسم کی ہوتی ہی ایک آگ جو کھاتی [illegible]
دوم پیتی ہی کھاتی نہین ہی یہ وہ آگ ہی جو سبز درخت مین ہوتی ہی کقولہ تعالی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا - اور [illegible]
چہارم وہ آگ جو نہ کھاتی ہی اور نہ پیتی ہی اور وہ آتش موسی تھی اور یہ بھی کہا گیا کہ آگ چار ہین - ایک آگ [illegible]
موسی ہی - دوم آگ جسمین حرقت بغیر نور ہی وہ آتش جہنم ہی نعوذ باللہ من نار جہنم - سوم آگ جسمین نور و حرقت دونون [illegible]
آگ جسمین نہ حرقت ہی نہ نور ہی وہ نار اشجار و نار معدہ ہی - ف - فی العرائس قولہ تعالی وہل اتاک حدیث موسی [illegible]
فرمایا اور حبیب کا حال حبیب سے ذکر کرنے مین انس مزید ہی اسواسطے اللہ تعالی نے قصہ انبیا علیہم السلام کو ذکر [illegible]
سے ذکر فرمایا پھر ابتدا اسے حال موسی کلیم اللہ علیہ السلام بیان فرمایا - قولہ اذ رای نارا فقال لاہلہ الآیہ - جب کلیم اللہ [illegible]
کامل ہوے تو ارادت مین پورے ہوے اور ارادت کاملہ مین داخل ہوے اور ارادہ سے مقام محبت مین داخل ہوے [illegible]
صغری چھوڑ دیا اور وہ خدمت شعیب علیہ السلام تھی اور وسیلہ کبری مین پڑ گئے اور وہ درخت سے پیدا ہوا ہی اور یہ ابتدائی [illegible]
پھر سماع خطاب ہی پس موسی علیہ السلام کے واسطے خطاب سے پہلے مکاشفہ واقع ہوا اور اہل معرفت مین [illegible]
اسکے بعد انکو خطاب کیا گیا - ف - وقال الشیخ ابن العربی فی تاویل القصہ قولہ اذ رای نارا - یہ روح القدس [illegible]
انسانیہ مین وارد ہوتا ہی اس روح کو بنور ہدایت سر چشم بصیرت کرکے دیکھا فقال لاہلہ - قوی النفسانیہ [illegible]
اس لیے کہ سیر بعالم قدس ہی اور اس سیر مین اتصال ان قواے بشریہ سے جو اس ظاہر و باطنہ [illegible]
روکتے اور اپنی طرف مشغول کرتے ہین - انی انست نارا - مین نے آگ دیکھی ہی - لعلی اتیکم منہا بقبس [illegible]
تم سب کو انتفاع ہوگا کہ منور ہو کر فضیلت مین ہو جاؤ گے اور رذالت دور ہو جاویگی - او اجد علی النار ہدی [illegible]
پاؤنگا جو مجھے علم و معرفت راہ کی ہدایت دے اور یہی موجب ہدایت ہی یعنی نار کے اتصال [illegible]
کرونگا - پھر اللہ تعالی نے فرمایا

فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ [illegible]

پھر جب اس آگ پر آیا تو آواز دیا گیا کہ اے موسی مین ہی ہون تیرا رب [illegible]

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ [illegible]

مقدس مین ہی طوی مین اور مین نے تجھے اختیار کیا [illegible]

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ [illegible]

مین ہی ہون اللہ مین کوئی اللہ سواے میرے پس میری عبادت کر [illegible]

Marfat.com

لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ۝ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا

تاکہ بدلا دیا جاوے ہر نفس کو جو کماوے سو تجھے نہ روکے اس سے

مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝

جو نہین یقین لاتا ہی قیامت کے ساتھ اور پیروی کرلی اپنی خواہش نفس کی پس تو ہلاک کر دیا جاوے

فَلَمَّا اَتٰىهَا پھر جب موسی آیا آگ پاس - نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى تو پکارا گیا کہ ای موسی - دوسری آیت مین ہی - نودی من
شاطئ الوادی الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة - ندا کیا گیا کنارہ وادی ایمن سے بقعہ مبارکہ مین درخت سے - وفی السراج ابن
عباس رضنے کہا کہ ایک درخت سبز دیکھا جسکے نیچے سے اوپر تک ایک سپید آگ محیط ہی اور نہایت روشنی کے ساتھ روشن ہو رہی ہی پس
تعجب مین کھڑے ہو رہے کہ اس شدت سے یہ آگ روشن ہی اور یہ درخت ایسا سبز موجود ہی نہ آگ سے اسکی سبزی کو تغیر ہی اور نہ درخت
کے سبب آگ مین کچھ کمی ہی - ابن مسعود رضنے کہا کہ درخت پیلو اور سبز تھا اور مقاتل و قتادہ و کلبی رحنے کہا کہ درخت عوسج تھا اور
وہب نے کہا کہ درخت علیق تھا اور بعض نے کہا کہ عناب کا تھا ولیکن یہ روایات بنو اسرائیل مین اتنا معلوم کہ وہ درخت سبز تر و تازہ تھا
اور اکثر مفسرین نے کہا کہ جس آگ کو موسی نے دیکھا وہ آگ نہ تھی بلکہ نور رب عز وجل تھا اور یہ قول ابن عباس و عکرمہ وغیرہما کا ہی اور
اسی واسطے ذکر فرمایا کہ موسی علیہ السلام نے اُسکو آگ خیال کیا تھا پھر جب اس آگ سے قریب ہوے تو وہان ملائکہ کی تسبیح سنی اور
نور عظیم دیکھا - وہب نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے گمان کیا کہ وہ جلائی ہوئی آگ ہی پس تپلی لکڑیان لیکر چاہا کہ اسمین لگا دین تاکہ
آگ حاصل کرکے لیجاوین پس وہ آگ حضرت موسی کی طرف جھکی تو جھجک کر پیچھے ہٹے اور خوف کھایا پھر ٹھہرے اور آگ سے
طمع ہوتی اور کبھی وہ آگ انکی جانب جھکتی کہ ناگاہ سب بجھ گئی اور اسوقت موسی علیہ السلام اس حال مین غور کرنے لگے کہ یہ سبز درخت
موسی علیہ السلام نے اپنی نظر اس درخت کی شاخون پر دوڑائی تو دیکھا کہ اُسکی سبزی آسمان کو بلند ہی اور ایک نور آسمان و زمین کے
بیچ ہی اسکی شعاع سے آنکھین چوندھاتی ہین جب یہ دیکھا تو اپنے ہاتھ اپنی آنکھون پر رکھ لیے اور موسی علیہ السلام پر اسوقت تسکین
ہوگئی - قال المترجم یہ تو جمہور مفسرین کا قول ہی کہ وہ آگ نہ تھی اور شیخ محی الدین بن العربی نے لکھا کہ قولہ فلما اتاہا نودی
سے آتشی کے حجاب سے ندا دی گئی اور یہ پردہاے ناری سرادقات عزت و جلال ہین اور حضرت الٰہیہ سے لوگون کی نظر دور
کرنے کو آتشی حجاب کا پردہ ہی - مترجم کے نزدیک یہ قول اقرب ہی اور ظاہر قرآن سے اوفق اور اسرار اسکے شاہد ہین واللہ اعلم
درخت مذکور سے یہ ندا دی گئی کہ ای موسی - سراج مین لکھا کہ وہب بن منبہ نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے جلدی سے جواب
دیا اور چاہا کہ کون پکارتا ہی پس کہا کہ مین آواز سنتا ہون اور جگہ نہین دیکھتا کہ کدھر اور کہان ہی پس تو کون ہی اور کہان ہی آواز
آئی کہ مین اوپر اور تیرے ساتھ اور تیرے آگے اور تیرے پیچھے اور داہنے و بائین اور تجھ سے زیادہ تجھ سے قریب - اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ
مین ہون ... اور موسی علیہ السلام نے جمیع جہات سے بدون جہت کے آواز سنی تو جان لیا کہ یہ اللہ تعالی عز وجل سے ہی اور یہ
... السلام کی ... کے فیض سے حصول تھا اور بعض نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے اپنے تمام اجزاء سے آواز سنی گویا تمام
... کان ہی ... کر دیا - فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ پس نکال ڈال اپنی دونون جوتیان - ابن مسعود رضنے
کہا کہ دونون جوتیان مردار گدھے کی کھال کی تھین اور روایت ہی کہ کھال بغیر دباغت کی ہوئی تھی - امام ابن کثیر رح

لکھا کہ علی بن ابی طالب و ابوذر و ابوایوب وبنت سے سلف صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رجوع
اور بعض نے کہا کہ تعظیم بقعہ مبارکہ کے واسطے جوتیاں نکال ڈالنے کا حکم دیا تھا اور سعید بن جبیر نے کہا
جوتیاں نکال ڈالے جب وہ خانۂ کعبہ میں داخل ہونا چاہتا ہو اور مجاہد و عکرمہ نے کہا کہ تاکہ
میں زمین مقدس کی خاک اُسکے قدموں کو پہونچے اور بیان اور اقوال بھی ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ مترجم
کئی وجوہ مجتمع ہوں اور سراج میں کہا کہ تعظیم بقعہ و برکت پر دلالت کرتا ہو آگے کا قول۔ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
کیونکہ تو وادی مقدس میں ہے طُوًى اِس وادی کا نام ہے۔ ابن کثیر رح نے لکھا کہ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے
کہ طوی اس وادی کا نام ہے اور یہی بہت سے علماء مفسرین سے مروی ہے پس اِس صورت میں الوادی المقدس کا عطف
بعض نے کہا کہ وطوء بقدم کا حکم ہے یعنی اپنے پیروں سے ننگے قدم اس وادی مقدس پر چلے۔ اور بعض نے کہا کہ
مقدس دو مرتبہ ہوا اور طوی لہ البرکۃ۔ یعنی اِس وادی کے واسطے برکت مکرر کی گئی ولیکن قول اول اصح ہے۔ سراج میں کہا کہ
بدل یا عطف بیان ہے۔ نافع و ابن کثیر و ابوعمرو نے طوی اِس مقام پر اور سورہ والنازعات میں قولہ اذ ناداہ ربہ بالوادی المقدس
طوی۔ دونوں جگہ بغیر تنوین کے پڑھا پس وہ غیر منصرف دو وجہ سے ہے ایک تو بقعہ کی تانیث ہے اور دوسری علمیت ہے اور بعض نے
کہا کہ وہ عجمہ ہے تو عجمہ و علمیت ہے اور باقیوں نے اسکو تنوین کے ساتھ پڑھا ہے تو وہ منصرف ہے اِس جہت سے کہ صرف مقام کا نام ہے
اور ان قراء رح کے نزدیک وہ عجمی نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اگر وہ بقعہ مذکور کا نام ہو تو قطعی عجمہ ہونا چاہیے اور جب غیر منصرف نہیں
پڑھا گیا تو ظاہر یہ ہے کہ وہ عجمہ نہیں ہے اور نہ وہ وادی مذکور کا علم ہے اور چونکہ قرارت متواتر ہے تو اِس سے استدلال کرنا اولیٰ ہے بہ نسبت
روایت علی بن ابی طلحہ وغیرہم کے کہ وے روایات قطعی نہیں ہیں پس ظاہر ہوا کہ یہ جو اوپر لکھا کہ اصح یہ ہے کہ وہ وادی کا علم ہے مخدوش
ہے اور مشہور یہ ہے کہ وادی کا لقب وادی ایمن ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ پھر قولہ بالوادی المقدس۔ یعنی وادی مطہر مبارک۔ کہا گیا
ہیں سے اگلے لوگ گرد خانہ کعبہ کے ننگے پاؤں طواف کرتے تھے۔ علامہ نسفی رح نے مدارک میں لکھا کہ قرآن تو اِس بات پر دلالت
کرتا ہے کہ جوتے اتارنے کا حکم اِس بقعہ مبارکہ کا احترام و اُسکی تعظیم تھی پس موسیٰ علیہ السلام نے دونوں جوتیاں اُتار کر وادی کے
باہر پھینکدیں۔ انتہی مترجما۔ اور سراج میں لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے جوتیاں اُتار کر وادی کے باہر پھینکدیں یہ واقعہ قول ابن
کا ہے اور لکھا کہ اہل اشارت نے جوتیاں اتارنے کے حکم میں کئی وجوہ سے اشارہ بیان کیا ہے اول یہ کہ جوتیوں سے تعبیر عورت
ہے تو دونوں جوتیاں اُتارنے سے اشارہ ہے کہ اپنی خاطر سے اپنی جورو اور بچہ کی طرف التفات نہ کرے اور ان دونوں کے معاملہ
دل سے مشغول نہ رہے اور مترجم کہتا ہے کہ نعل کی تعبیر جورو سے ہے اور بیان دو نعل میں تو جورو اور بچہ دونوں لیے لیکن ان
تعبیر کے بچہ پر اطلاق نہیں ہو سکتا اور ایک تردد یہ بھی ہے کہ اُسوقت بچہ کا ہونا متعین ہو کیونکہ اُسکی اہلیہ حاملہ تھی
اشارہ دوم یہ کہ خلع نعلین اشارہ ہے ترک التفات بجانب دنیا و آخرت سے گویا حکم دیا کہ دل سے بالکلیہ معرفت الٰہی کی طرف
اور مخلوقات کی طرف التفات نہ کرے۔ اقول یہی اشارہ شیخ ابن العربی رح نے ... نقل
نقل ہوگا۔ اشارہ سوم یہ کہ جو امام رازی وغیرہ نے زعم کیا کہ آدمی حالت استدلال میں ...
اور ہر حادثہ کے واسطے صانع موثر ضرور ہے تو معلوم ہوا کہ اِس عالم کے واسطے صانع ہے ...

ہوتا ہی تو گویا اشارہ کیا کہ جب وادی مقدس مین جو مقام معرفت الٰہی ہی پہونچ گیا تو اب تیرا
کی جانب نہ رہے اور دل سے اسطرف شغل نہ رہنا چاہیے۔ قال المترجم یہ اشارہ بہت ہی بعید
ستدلال سے معرفت شیوۂ انبیاء علیہم السلام نہین ہی کیونکہ وہ طاعت و معرفت ہی اور استدلال مذکور مزلقہ اوہام و قیاسات
اسلئے قرآن پاک مین ایسے استدلال سے کچھ بھی مذکور نہین ہی اور صرف یہ استدلال ان معاندین جہال کے رد کرنے
جہالت سے راہ حق مین کبھی جا پھنسے ہین اور جہل مرکب کے کانٹون مین پھنسے ہین یا گمراہی کے گڈھے مین گرے ہین۔
رسالت و نبوت تو وہان ازلی اصطفائیت ہی اور مواثیق اُنکے روز ازل سے ہین پس وہ بلا قصد پہونچتے ہین حضرت
السلام آگ کے ارادہ سے گئے تھے اور اُنکو آگ کے واسطے اسطرف جذب فرمایا پس ایسے اشارات بیان کچھ قدر
جہان عنایت ازلی آنکی تربیت فرماتی ہی چنانچہ فرمایا۔ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ اور مین نے تجھے چھانٹ لیا ہی
قوم مین سے تجھی کو رسالت کے لیے چھانٹا ہی۔ کذا فی السراج اور صحیح یہ ہی کہ یہ اسوقت کے تمام لوگون سے برگزیدگی
ازلی اصطفائیت کا بیان ہی۔ شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ مانند اسکے دوسری آیت ہی کہ انی اصطفیتک علی الناس
وبکلامی۔ یعنی مین نے تمام لوگون پر جو اسوقت موجود ہین تجھی کو رسالت و کلام کرنے کے واسطے چھانٹ لیا بعض سے
ہی کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ای موسیٰ تو جانتا ہی کہ مین نے کیون تجھے تمام لوگون سے چھانٹ لیا واسطے رسالت و اپنے ساتھ
کے موسیٰ نے عرض کیا کہ ای رب مجھے نہین معلوم ہی فرمایا کہ میری جانب کسی نے تیرے مانند تواضع نہین کی۔ انتہی ماذکرہ
مترجم کہتا ہی کہ درحقیقت یہ اصطفائیت ازلی ہی جہان موسیٰ علیہ السلام کا وجود ہی نہ تھا تو تواضع کیا ہوتی اور یہ فضل
و جل بلا علت و بغیر سبب ہی فافہم۔ اور اسوقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے اول کلام کیا اور اُسی وقت سے
دیدی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اسوقت چالیس برس کی تھی سراج مین کہا کہ سب کی قرارت انا اخترتک ہی
حمزہ کے کہ اُنکی قرارت مین انا اخترناک یعنی انا بتشدید نون ہی یعنی ہم نے تجھے چھانٹ لیا واسطے اپنی رسالت کے۔
لِمَا يُوحَىٰ پس کان دھر کر سن اُسکو جو تجھے وحی کیا جاوے یعنی پس اب سن اسکو جو مین تجھے وحی فرماتا ہون۔ سراج
مین نہایت ہیبت و جلالت ہی گویا فرمایا کہ تجھپر امر عظیم آیا ہی اُسکے واسطے مستعد و تیار رہو اور بالکل ہمہ تن اسکی طرف مصروف
سے اول کلام یعنی قولہ وانا اخترتک۔ مین نہایت لطف و رحمت ہی پس اس سے تو موسیٰ علیہ السلام کو کمال امید ظاہر
فاستمع الخ سے نہایت خوف طاری ہوا تو امید و خوف مین اعتدال ہوا پس ارشاد فرمایا۔ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا
فَاعْبُدْنِي بیشک مین ہی اللہ ہون نہین کوئی الٰہ سواے میرے سو تو میری عبادت کر۔ قال الحافظ
مین کے اوپر ہی کہ یہ جان لیوین کہ سواے اللہ تعالیٰ کے کوئی الٰہ معبود نہین ہی۔ سراج مین لکھا کہ اسمین ایک
جاننے علم ہی مقدم حکم بعبادت ہی جو کمال عمل ہی اور آیت مین دلیل ہی کہ اصول دین کا علم مقدم ہی فروع کے علم پر پس
اول جانے پھر عبادت کا علم سیکھے اور نیز قولہ فاعبدنی۔ مین فاء دلالت کرتی ہی کہ خلوص عبادت الٰہی اسی
الوہیت اسی کے واسطے ہی پس اصول سے الوہیت و توحید معلوم ہوتی ہی اُسکے بعد فروع عبادات لازم ہین
شک نہین کہ توحید الٰہی و عقائد صحیحہ کا جاننا مقدم ہی ولیکن اگر اس سے مراد یہ ہو کہ علم کلام کے ذریعہ سے

حاصل کرنا چاہیے جسکو اصطلاح مین علم اصول کہتے ہین تو صحیح نہین ہے کہ [illegible]
مانند اسکے جملہ عقائد قرآن پاک و حدیث صحیحہ مشہور سے اصول دین اور علم کلام [illegible]
سے بھرا ہوا ہے اور ہمارے اکثر ائمہ حنفیہ وغیرہم نے اسکی مذمت فرمائی ہے پس اگر [illegible]
تو وہ مبتدع ہے اور کہا کہ اسکے پیچھے نماز روا نہین ہے اور اگر کوئی مستقیم الاعتقاد [illegible]
موجودہ گمراہون کے اوہام و شکوک انمین سکے مانوس طریقہ سے دفع کرنے کا قصد [illegible]
غرض گمراہون کو ساحت پاکیزہ اسلام سے دور کرنا اور دفع کرنا باطل کا ہے تو یہ [illegible]
سے اور وہ مطابق تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین و انکے بعد والون کے ہے جو اہل السنت [illegible]
اسکے بعد عبادات ہین اور انمین نماز مقدم ہے کما قال تعالے ۔ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي [illegible]
کے ۔ یعنی تاکہ تو مجھے یاد کرے یعنی یہ اس علت کا بیان ہے جس پر اقامت نماز کا حکم منوط ہے [illegible]
ذکر مین مشغول کرنا اسی واسطے جس نے نماز عصر مین تاخیر کی یہانتک کہ قریب غروب کا وقت ہوا [illegible]
جیسے چڑیا دانہ اٹھانے مین چونچین مارتی ہے تو حدیث صحیح مین فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے نہین یاد کرتا [illegible]
بعض نے کہا کہ لذکری ۔ کے یہ معنی ہین کہ بسبب اسکے کہ مین نے نماز کو اگلے صحائف و کتابون مین ذکر کیا [illegible]
لذکری یعنی وقت تیرے مجھے یاد کرنے کے ۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ اس معنی کے واسطے شاہد وہ روایت ہے [illegible]
سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز سے سو جاوے یا غافل [illegible]
کرے اسی وقت پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا واقم الصلوۃ لذکری ۔ اس حدیث کی اسناد صحیح [illegible]
مین ہے کہ یہی اسکا وقت ہے ۔ یہان سے فقہ کے مسئلہ مین اختلاف ہوا کہ اگر ایسے وقت جاگے [illegible]
نماز منع ہے تو شافعیہ سے روایت کیا جاتا ہے بدلیل حدیث مذکور اسی وقت نماز پڑھے اور حنفیہ [illegible]
واسطے ادا ہے یا قضا ہے تو شافعیہ سے روایت کی گئی کہ وہ ادا ہے اور اسی طرف بعض [illegible]
لمعہ یہی صحیح ہے کیونکہ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے انس رض سے روایت کیا کہ [illegible]
سو گیا کسی نماز سے یا بھول مین پڑ گیا تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ جب اسکو یاد کرے پڑھ لے [illegible]
صریح ہے کہ اسکا وقت گذر گیا اور اب یہ قضا ہے اسکا کفارہ ہے اور اسکے کچھ معنی نہین [illegible]
وقت یاد کرنے کے ادا کر دیا تو کفارہ ہو گیا مگر جانتک ہو اور اسکے سوا [illegible]
اسکے مماثل کوئی چیز نہین ہے سوائے نماز کے اور یہ نماز نہین بلکہ اسی کا قصد ہے [illegible]
یعنی خالص میرے ہی ذکر کے ساتھ اسمین کسی غیر کا ذکر نہ ملا دے [illegible]
ملا دیا تو نماز باطل ہو گئی بخلاف شافعیہ کے کہ وسے سہو کی صورت مین [illegible]
ملا دیا خواہ کسی طرح ہو پس خالص ذکر الٰہی نہین رہا پس قول حنفیہ [illegible]
جب توحید و عبادت و صلوۃ کا حکم دیدیا تو تبدیل و تحریف [illegible]

[illegible] فرمایا۔ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ قیامت آنیوالی ہے۔ أَكَادُ أُخْفِيهَا مین قریب ہون
[illegible] دو قول ہین کہ اخفاء کرون سب لوگون سے یا اخفاء کرون اپنے سے۔ شیخ ابن کثیرؒ نے ذکر کیا کہ ضحاک
[illegible] نے کہا کہ اسکو یون پڑھتے تھے اکاد اخفیھا من نفسی۔ قریب ہون کہ اسکو اخفاء کرون اپنی نفس سے۔ کہتے
[illegible] یہ حال ہے وہ کبھی پوشیدہ نہین ہوسکتی ہے۔ قال المترجم یعنی اکاد اسواسطے فرمایا کہ فی الحقیقت تو وہ اللہ
[illegible] ہوسکتی ہے۔ اور یہی تفسیر سعید بن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی اور یہی قول مجاہد و ابو صالح اور یحیی بن رافع
[illegible] کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضہ کی قراءت مین تھا کہ انی اکاد اخفیھا من نفسی۔ یعنی مین نے اسکو خلائق سے پوشیدہ
[illegible] پوشیدہ ہوسکتی تو پوشیدہ کر دیتا۔ قتادہ رح نے بھی ایسا ہی کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے اسکو ملائکہ مقربین
[illegible] علیہم السلام سے پوشیدہ فرمادیا ہے۔ واحدی و سراج مین لکھا کہ اکثر مفسرین کے نزدیک اسکے معنی یہ ہین اکاد اخفیھا
[illegible] اسکو اخفاء کرون اپنی ذات سے تو میرے سوا کسی کو کہان سے اسکا علم ہوگا اور تم پر کیونکر ظاہر کرونگا
[illegible] عرب کے اللہ تعالی نے کلام فرمایا کیونکہ عرب جب کسی چیز کے پوشیدہ کرنے کا قصد کرتے ہین تو آدمی یون بولتا
[illegible] مین نے اپنا بھید اپنی ذات سے پوشیدہ کر دیا یعنی انتہائے درجہ کا اخفاء کیا ہے اور اللہ تعالی سے تو
پوشیدہ نہین ہوسکتا ہے اسی واسطے اکاد فرمایا جسکا ترجمہ اردو زبان مین ٹھیک محاورہ یہ ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ مین اسکو
[illegible] پوشیدہ کرون۔ اور اسکے اخفاء کرنے مین بھید یہ ہے کہ ہول و خوف رہے کیونکہ جب لوگ یہ نہ جانینگے کہ قیامت کب
[illegible]گی تو ہر وقت اس سے ڈرتے رہینگے اور یہی بات موت کے اخفاء مین ہے کیونکہ اللہ تعالی نے توبہ قبول کرنے کا وعدہ
[illegible] پس اگر آدمی کو اپنی موت کا اور انقضائے اجل کا وقت معلوم ہوگا تو وہ معاصی مین مشغول رہیگا یہانتک کہ یہ وقت
[illegible] پہنچیگا تب توبہ کرکے اچھے کام کرنے لگیگا اور معاصی کے عتاب سے چھوٹ جائیگا تو موت کا وقت بیان کر دینا گویا معصیات
[illegible] جاوے اور جب وقت نہ جانے تو خوف مین ہر وقت معاصی چھوڑنے پر رہیگا۔ اور مترجم کہتا ہے بلکہ وقت موت
[illegible] اکثر معصیات کا مرتکب ہوگا اور قصد کریگا کہ وقت پر توبہ کر لینگے اور یہ نہ جانیگا کہ وقت پر توبہ کرنا اسکے حیطۂ قدرت
[illegible] جب اسوقت بیباک اسنے معاصی کا ارتکاب کیا تو قلب سیاہ ہوکر خیر سے متنفر ہو جائیگا اور وہ اسوقت اسلام
[illegible] ہو جائیگا تو بہ توجب کرے کہ اسکے دل مین خیر کی امتیاز رہے اور اسوقت کہ وقت موت معلوم نہین ہے وہ اگر
[illegible] ضعف کے ساتھ پس یہ خوف بھی اسکے حق مین ایک علامت توبہ کی ہے اور خوف کی آگ سے جو شہوت کا اثر قلب پر
[illegible] ہے پس ایسے دقائق حکمت بہت کثرت سے ہین اور یہ بھی ہے کہ اس خوف سے ہر وقت توبہ کرتا رہیگا۔ یہ تو
[illegible] کہ اسکو اخفاء کرون اپنی ذات سے اور رہا قول اول کہ قریب ہون کہ اسکو اخفاء کرون اورون سے۔ تو
[illegible] ذکر کیا کہ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ قولہ اکاد اخفیھا۔ فرماتا ہے کہ نہین مطلع کرونگا قیامت
[illegible]۔ نقل ابن تفسیر مین یہ تاویل یہ خلجان ہوتا ہے کہ غیرون سے اخفاء کرنے کا ارادہ قطعی نہین ظاہر ہوتا بلکہ
[illegible] ہے ایسی صورت مین بولتے ہین کہ جہان اظہار کی طرف رجحان ہو جیسے کہتے ہین کہ مین نے
[illegible] تھا کہ مین اسکو ظاہر نہ کرون حالانکہ یہان اللہ تعالے نے کسی مخلوق پر قیامت کو ظاہر نہین فرمایا

Marfat.com

حسن بصری رح سے روایت ہی کہ اکاد اللہ تعالی کی طرف سے بمعنی واجب ...
جیسے عسی ہوتا ہی کہ اوروں کی طرف سے امیدواری کے معنی دیتا ہی اور اللہ تعالے کی ...
عسی اللہ ان یاتی بالفتح (امید ہی) - امید ہی کہ اللہ تعالے کہ فتح کردے یعنی وہ فتح کردیگا - اور جیسے ...
سے قیامت کا سوال کیا تو حکم دیا کہ یون کہدے کہ عسی ان یکون قریبا - امید ہی کہ ...
یہان بھی اکاد بمعنی وجوب ہی - ابو مسلم رح نے کہا کہ اکاد یہان بمعنی ارید ہی یعنی ارادہ کرتا ہون کہ ...
اور جو اللہ تعالی ارادہ فرمادے وہ پورا ہی پس موسی علیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ میرے ارادہ ...
کو لوگون سے پوشیدہ کرون - لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰی یعنی قیامت ...
اسکا جو اسنے سعی کرکے کمایا ہی خواہ بھلائی یا برائی - فَلَا یَصُدَّنَّکَ پس نہ روکے تجکو ...
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور عجب کہ شیخ ابن کثیر رح نے اسی پر اکتفا کرکے کہا کہ مراد امت کے لوگ ہین ...
منکرون کی راہ سے روکا - اور بعض نے کہا کہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہی اور رازی رح نے کہا کہ یہی اقرب ہی ...
یہان موسی علیہ السلام کو ہی پس معنی یہ ہین ای موسی تجھے نہ روکے - عَنْهَا اس سے مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا
نہین ایمان لایا اسکے ساتھ - یہان ضمیر عنہا اور بہا مین دو قول ہین - ابو مسلم رح نے کہا کہ تجھے نہ روکے صلوة سے ...
ایمان لایا ساعت یعنی قیامت کا - پس ضمیر اول صلوة کی طرف اور ضمیر دوم ساعت کی طرف ہی اور زبان عرب مین ...
ابن عباس رض کی تفسیر مین دونون ضمیرین ساعت کی طرف راجع ہین اور ساعت سے روکنا یہ کہ اسپر ایمان نہ لاوے اور
معنی یہ ہین کہ ای موسی تجھے نہ روکے ساعت پر یقین کرنے سے وہ شخص جو ساعت پر ایمان نہین لایا ہی - رازی و خطیب وغیرہ
نے کہا کہ یہی اولی ہی کیونکہ مرجع ضمیر کا اقرب اولی ہی اور یہان صلوة و ساعت دونون مین سے ساعت کا ذکر قریب ہوا ہی
جو ابو مسلم نے کہا اگرچہ وہ جائز ہی ولیکن ضرورت کے وقت ہوتا ہی - واضح ہو کہ مقصود تو یہ ہی کہ موسی علیہ السلام کی
امت قیامت کی تکذیب نہ کرین ولیکن ظاہر کلام یہ ہی کہ جو قیامت پر ایمان نہین لایا وہ ہرگز تجھے نہ روکے پس بظاہر کافر کو
ممانعت ہی کہ موسی علیہ السلام کو نہ روکین اور اسکی دو وجہ ہین - اول یہ کہ کافر کا روکنا قیامت کی تصدیق سے سبب
کو نہ ماننے کا پس سبب کو ذکر کردیا اور مراد مسبب ہی کہ قیامت کا انکار نہ کرے - دوم یہ کہ جو شخص اپنے دین ...
ہوتا ہی تو اسکے سبب سے کافر کو موقع حاصل ہوتا ہی کہ اسکو روکے تو کافر کا نہ روکنا ذکر کیا اور مراد ...
ہوتی ہی وہ نہ ہو یعنی دین مین سستی نہو گویا کہا کہ تو سست نہو بلکہ سخت و شدید ہو کہ تجھے ...
کافر مانند فرعون وغیرہ کو طمع ہو کہ تجکو اس اعتقاد سے اور دین سے روکے - حاصل ...
وہ کافر جو قیامت پر ایمان نہین لایا - وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اور تابع ہوگیا اپنی ...
شریعت کے اور آخرت سے انکار کرکے پابند ہوا ہی پس ایسا شخص تجھے ...
ہو جاوے اگر اسکی موافقت کرے - ف - قال الشیخ ابن العربی ...
قریب ہوا تو اسکو ندا کی گئی حجاب ناری کی اوٹ سے جو کہ عرف ...

Marfat.com

[illegible] بصورت ناری جو بردہا سے جلالی ہین سے ایک پردہ ہر اور تجھے اسی سے تجلی ہر۔ فاخلع نعلیک
[illegible] دنیا و آخرت سے متجرد ہو اور جب بدن و نفس سے مجرد ہوا تو کونین سے تجرد ہو گیا یعنی جیسے روح و سر باطن
[illegible] روح القدس ہوا تو یونہی قلب و صدر سے تجرد ان دونون سے کرلے اسطرح کہ قلب و صدر کو ان دونون
[illegible] کرلے اور صفات و افعال سے فانی ہو۔ اور اِن دونون کو نعلین فرمایا اور تو ہینَ نہینَ فرمایا کیونکہ اگر وہ اِن
[illegible] سے متجرد نہ ہو تو اتصال بعالم قدس نہین ہو سکتا اور یہان حالت اتصالی ہر۔ اور بالکلیہ انقطاع کا حکم اسواسطے
[illegible] رہگیا تھا اور تعلق رہجانے مین روح کا قدم جہت سفلی یعنی صدر مین دھنس جائیگا حالانکہ روح و سر باطن کو توجہ
[illegible] ہر تو مقام روح مین ان دونون کے تعلق سے انقطاع کا حکم دیا اور تعلیل اُسکی یہ ارشاد فرمائی کہ انک بالوادی المقدس
[illegible] تعلق وادی سے اُسکا نام طوی ہر کیونکہ اُسنے اطوار ملکوت و اجرام سماوی و ارضی کو اپنے نیچے طی کر دیا
[illegible] رضی اللہ عنہم نے کہ دونون جوتیان مردار گدھے کی کھال بغیر پاک کی ہوئی کی تھین تو اُنکے نکال ڈالنے کا
[illegible] اور بعض نے کہا کہ جب موسی علیہ السلام کو ندا ہوئی تو شیطان نے وسوسہ دلایا کہ شاید یہ ندا شیطانی ہر تو دفع کیا کہ مین
[illegible] جمیع جہات سے اور جمیع اعضا سے سنتا ہون پس یہ ندا شیطانی نہین ہو سکتی ہر۔ انا اخترتک فاستمع لمایوحی۔ یہ وعدہ اصطفائیت
[illegible] اور یہان تجلی صفاتی تھی جو قبل تجلی ذاتی کے ہوتی ہر اسی واسطے یہان موسی علیہ السلام کو صرف رسول بنایا اور وحی نبوت ابھی
[illegible] دی بلکہ ریاضت عبادت و نماز حضوری و مراقبہ کا حکم دیا اور قریب قیامت کبری واقع ہونے کا اشارہ و وعدہ دیدیا پس
اختیار قریب باختیار اصلی ہر جسکا اشارہ قولہ ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وہدی۔ مین ہر اور یہ اصلی اختیار اور کمال اصطفائیت
درمیان متوسط ہر۔ انني انا اللہ لا الہ الا انا۔ یہان رب کے اسم کو اللہ سے بدل دیا تاکہ حضرت اسمار مین صفات ہی کے ساتھ
[illegible] جاوے کہ ذات سے محجوب رہجاوے اسواسطے کہ رب وہ اسم ہر جس سے تجلی ہوئی تھی اسواسطے کہ قبس وہدایت کے
[illegible] مین رب ہی اسم علیم ہادی تھا اور وہ جبرئیل ہر پس آگاہ فرمایا کہ مین واحد موصوف بجمیع صفات ہون میری وحدانیت مین
[illegible] مظاہر سے اور تعدد صفات سے کچھ کثرت نہین آئی ہر۔ فاعبدنی تو اپنی عبادت کو میری ذات کے واسطے مخصوص کر نہ اسماء
[illegible] کے واسطے اور یہ خصوصیت اِسطرح کہ عبادت ذاتیہ کی استعداد پیدا کر اور انانیت کے فانی ہونے مین مشغول ہو اس طرح کہ
[illegible] الذات کے ساتھ تسبیح ہو۔ واقم الصلوٰۃ لذکری۔ یعنی نماز شہود روحی جو پڑھکر نماز حضور قلبی سے بذکر صفات ہوتی ہر۔ ان الساعۃ
[illegible] فنا سے محض سے قیامت کرے جو احدیت مین سب کے واسطے فنا ہر۔ اکاد اخفیہا۔ یعنی صفات کے احتجاب مین ہو کر تاکہ
[illegible] کی تفصیل تو نفوس کے کمالات ظاہر ہون۔ لتجزی کل نفس بما تسعی۔ ہر نفس کو موافق اسکے خیر و شر کے بدلا ملے اور کمال
[illegible] اور سعادت و شقاوت ظاہر ہو کیونکہ ظہور مین سب کے واسطے فنا ہر تب تو نہ نفس رہے اور نہ عمل اور نہ خیر و شر اور نہ ثواب
[illegible] تو حجاب صفات مین رہجاوے۔ عن لا یومن بہا۔ بوجہ قصور استعداد کے پس وہ محجوب رہجاتا
[illegible] مین شرک خفی یا افعال و صفات مین۔ واتبع ہواہ۔ مقام نفس یا قلب مین کیونکہ جب تک
[illegible] باقی ہر تو اُسکی طرح تو بھی ہلاک ہو جاوے۔ ف‍ـــــ فی العرائس قولہ تعالی فلما اتاہا نودی یا موسی
[illegible] انسان مین [illegible] صفات کی معرفت دیدے تو اپنے جلال سے لباس ناری مین تجلی فرمائی پھر لباس ناری سے

لباس شجر مین تجلی فرمائی پھر شجر سے موسیٰ علیہ السلام کے واسطے تجلی فرمائی [illegible]
معادن الوہیت مین لیجاتا ہے تاکہ اسکے بعد موحد ہوجاوین پس تربیت آنکی ابتداءً مین [illegible]
صفات دکھلایا تاکہ یکایک دیدار سطوات عظمت سے فنا نہ ہوجاوین اور اگر انکو صرف ذات [illegible]
مضمحل ہوجاوین پس درخت کو آگ کے واسطے آئینہ بنا دیا اور آگ کو نور کے واسطے [illegible]
فرمائی پس موسیٰ علیہ السلام نے نار کبریا اور نور بقار کو شجر قدم سے دیکھا پس صفات کی [illegible]
ذات کو دیکھا گویا وہ دیدار معانی مین وہی ہے اور شوق کے ساتھ وہان آیا اور متحیر ہوکر طلب کیا [illegible]
قرب و وصال مین ہے پس شجرہ کے گرد رسم علم پھرا اور یہی حال اُس شخص کا ہوتا ہے جسکو حقیقت کا [illegible]
غیب مین رب عزوجل کے طلب مین غائب ہوا تو حق عزوجل نے اُسکو ندا فرمائی کہ کیا طلب کرتا ہے [illegible]
یعنی جو کچھ تجھکو چشم سر و روح و عقل سے نظر آتا ہے وہ حال رب عزوجل ہے اگرچہ تو التباس فعل و صفت مین [illegible]
ذات چاہتا ہے تو نعلین نکال ڈال یعنی نعلین کونین سے منخلع ہو۔ فانک بالواد المقدس یعنی وادی ازل [illegible]
خیال و نفس و شیطان سے مقدس و پاک ہے اور تجھکو یہ نہین چاہیے کہ قدس ازل مین غبار اہل عدم [illegible]
قدمون سے یہ وادی ازل و ابد طی ہوا اور تیرے سر و روح کو اسرار اُسکے منکشف ہون۔ یہ بھی اشارہ ہے [illegible]
کیونکہ مین اُس شخص کے واسطے ہون جو اپنے نفس کے واسطے نہ ہو۔ واسطی رح نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام [illegible]
نار چاہتے تھے اور وہان اُنکو نور مل گیا تو کسی کو نہ چاہیے کہ اپنی ذات سے مایوس ہوجاوے کیونکہ [illegible]
مشاہدہ مین حق عزوجل کا مشاہدہ نصیب ہوجاتا ہے۔ شیخ جعفر رح نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ نے [illegible]
پہچانا کہ وہ ندار حق ہے تو فرمایا کہ اِسلیے کہ اُسنے جمیع جہات سے مجکو گھیر لیا میرا ہر بال مخاطب تھا اور جمیع جہات سے [illegible]
بال خود جواب دیتا ہے پس جب مجھے سب طرف سے انوار ہیبت نے گھیرا اور مین خودی سے غائب ہوا [illegible]
ہوگیا تو مین نے جان لیا کہ یہ ندار حق ہے اور جب اول خطاب انی تھا اور دوسرا خطاب انا تھا تو مین نے [illegible]
نہین ہے کہ اپنی ذات سے ان دونون سے بہم خبر دے تو مین مدہوش ہوگیا اور وہ محل فنا تھا تو مین [illegible]
موسیٰ کو تیرے ساتھ بقار کی تاب نہین اور نہ کلام کی جرات ہے مگر اِس حالت مین کہ اپنی بقار کے ساتھ [illegible]
خطاب کرنے والا ہو اور تو ہی جس سے خطاب کرے وہ ہو اور اِسم درمیان مین تیری بقار [illegible]
ہون اور مین ہی مخاطب ہون اور تو درمیان مین ایک صورت ہے جسے محل خطاب ہوا [illegible]
نعلیک۔ سب کو اپنے سے جدا کر دے کہ تجھکو وصول بالکلیہ حاصل ہو پس ہونا [illegible]
عین الجمع مین ہو اور تیرا خبر دینا میرا ہو اور تیرا فعل میرا فعل ہو۔ ابن عطا رح نے کہا [illegible]
اب کونین کو خلع کر دے یعنی اپنے قلب سے کونین سے اعراض کر پس [illegible]
اِسوجہ سے خلع کر کر تو اپنے خالق عزوجل کے روبرو ہے جعفر رح نے کہا [illegible]
ابن عطا رح نے کہا کہ فصل و وصل دونون کی طرف التفات [illegible]

Marfat.com

عزوجل کی طرف پھیر لاویگا۔ استاد رح نے کہا کہ دونون جہان کی یاد سے فارغ ہو اور حق عزوجل کے
بیان یہان اسکا رہا کہ ایک جگہ انی فرمایا اور ایک جگہ انا فرمایا اور ایک جگہ ربک فرمایا ان تین تعبیرات مین
جاننا چاہیے کہ انی تو اشارہ اصل الذات سے ہے اور انا اشارہ کشف صفات ہے اور ربک اشارہ التباس
صفات در پردۂ افعال ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اول تو اخبار ہے اور دوم اظہار ہے اور سوم مین یاد دہانی ہے اور بعض نے کہا کہ اول
معرفت ہے اور دوم توحید ہے اور سوم ایمان ہے اور بعض نے کہا کہ اول سے فنا کر دیا اور دوم سے باقی کر دیا اور سوم سے تربیت بعد بقا
اور بعض نے کہا کہ اول تو قلب کے واسطے ہے اور دوم روح کے واسطے ہے اور سوم نفس کے واسطے ہے۔ شیخ نے کہا کہ مجھے یہان ایک
سر اور ظاہر ہوا اور وہ یہ ہے کہ اول تو اشارہ ہے کہ ذات پاک ادراک مخلوق سے ممتنع ہے اور دوم سے اظہار علوم حقیقت صفات
ہے اور سوم سے ظہور مشاہدہ تجلی ہے جو موسی علیہ السلام کی تربیت کا سبب ہوئی ہے کیونکہ موسی علیہ السلام کو اسی تجلی کے ذریعہ سے
لباس فعلی مین ظاہر ہوئی ہے تربیت فرمایا ہے۔ پھر خبر دی کہ موسی علیہ السلام کو واسطے رسالت و نبوت و سماع کلام قدیم کے
برگزیدہ فرمایا تاکہ وہ تمام مخلوقات سے اسکی عبادت کے واسطے منفرد ہو بقولہ وانا اخترتک فاستمع لما یوحی۔ ازل مین موسی ع
اختیار فرمایا تھا کہ اس وقت مین اللہ تعالے کی معرفت و محبت و شوق کے واسطے منفرد ہو اور ربوبیت کے واسطے مظہر اتم
جسکے مشاہدہ سے ظہور تجلی حق عزوجل ہو اور فاستمع سے مراد یہ کہ ہمت کو جمع کرے اور حضور قلب سے سنے اور خطاب جاری
ہونے کے وقت اسکی روح و سر باطن ساکن رہین تاکہ وہان انفکاک خاطر نہو کہ وقت ظہور کے تمام عالم مین کسی جگہ شغل خاطر ہو
علم و معرفت کامل ہو کیونکہ اسوقت مشاہدہ جلال قدم و استغراق بحر کرم مین تھے چنانچہ خطاب ہوا کہ انني انا اللہ۔ یہان
ان تین تعبیرات مین پس اول خبر از اولیت قدم ہے اور دوم خبر از شہود ذات و صفات ہے جو اسرار و ارواح و قلوب پر طاری ہو
اور سوم ظہور ذات و صفات واسطے ارواح و اسرار و قلوب و عقول کے ہے بجمیع صفات بکشف عیانی و بیانی۔ جب حقیقت ربوبیت
حق الوہیت کا انکشاف ہوگیا تو خلوص عبادت بدون شرکت کدورت و خطرات کا حکم دیا بقولہ فاعبدنی۔ یعنی ربوبیت حق کے
واسطے عبودیت خالص اپنے اوپر لازم کر۔ اور اس بزرگی سے زیادہ کوئی تشریف نہین کہ کسی بندہ کو موضع حقوق الوہیت کے
اقرار دیا جاوے اور اسپر حقوق لازم کیے جاوین و لہذا عبودیت تمام کمالات سے اشرف ہے پس حکم دیا کہ اسوقت مین یہ شخص
منفرد واسطے عبودیت کے ہو جیسے حق سبحانہ تعالی اظہار جمال و جلال سے منفرد بالوہیت ہے اور چاہا کہ موسی علیہ السلام کو مقام
مین لباس انوار ربوبیت پہناوے تاکہ وہ متصف بصفات اور متحد بہ محبت اور مستغرق بجمال اولیت و آخریت ہو تاکہ
صفت ازل و ابد ہو نہ بصفت بشری فانی۔ پھر حق تعالی نے بیان فرمایا کہ نماز بھی اعلام عبودیت سے اور موقع شہود و مشاہدہ
و لطائف ذکر و مناجات سے ہے بقولہ۔ واقم الصلوۃ لذکری۔ بیان حقیقت یہان یہ کہ نماز سے مقصود استغراق مشاہدہ مذکور
اور موضع شہود پر اسرار و کشف جمال بارواح ہے تاکہ اس سے ترقی ہو۔ واسطی رح نے کہا کہ قولہ انا اخترتک۔ اسی نے
تجھے اسکو اپنے واسطے بنایا بقولہ واصطنعتک لنفسی اور جس نے اسکو دشمنون کے ہاتھون پرورش کیا۔ جس نے
دل مین ڈالی تو کچھ بات اسکے حق مین نہ کر سکے سوائے محبت سے پیش آنے کے۔ جس نے اسکی زبان سے
جس نے اسپر سب راہ آسان کر دی ہر حال مین اسکو کوئی مشکل پیش نہ آئی جو آسانی سے حل نہ ہوئی ہو۔ یہ سب

Marfat.com

باتین اسپر تقدیم کرکے ظاہر کردین اور اسپر احسان پورا کردیا تاکہ خطاب کے [illegible]
دیا کہ انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني - یعنی غیر کی طرف دل کو مشغول مت کر نہ قول مین اور [illegible]
مت ہو بلکہ بندہ ازل و ابد ہو کہ ہر وقت تیرے مطالعہ مین رہے کہ ہر چیز ازل مین [illegible]
تغیر نہین ہوسکتا ہے اگرچہ انجام دونون کے واسطے ایک ہے یعنی وہی ہوگا جو ہونا ہے خواہ [illegible]
خواہ اول پر نظر کرے اور تقدیر مین مشغول ہو اور اسکے واسطے تدبیر کرے - اور شیخ ابن عطا [illegible]
اور اوقات ماہ و سال و حوادث بھی علت ہین اور مقصود مشغولی حق عزوجل ہے - اسی واسطے [illegible]
کہ خلق کو اپنی عاجزی ظاہر ہو اور اللہ تعالے ہر کسی کی طاعت و معصیت سے مستغنی ہے - اور یہ [illegible]
سے عبرانی مین یہ خطاب فرمایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عربی مین بیان فرمایا تو اس سے صفت [illegible]
اور ہوتا تو اختلاف اوامر و نواہی مین ہوتا - ابن عطا رح نے کہا کہ قولہ اقم الصلوة لذكري - میرے [illegible]
اور غافل مت ہو جب کہ تو میری جانب متوجہ ہے - قال المترجم غزالی رح نے احیاء مین لکھا کہ [illegible]
کہ ای موسی بنو اسرائیل کے بدکارون غافلون سے کہدے کہ میرے سامنے نماز مین حاضر نہ ہون کیونکہ [illegible]
کے لعنت کرتا ہون - بعض نے کہا کہ فاعبدني - یعنی میری توحید بر درجہ شہود اختیار کر جیسے تو نے مجھے [illegible]
رسوم چھوڑ دے - استاد رح نے کہا کہ جو شخص نماز کو بغیر ملاحظہ ربوبیت و عبودیت کے اور بغیر [illegible]
خالق افعال کون ہے پڑھتا ہے تو اسکو عجب و غرور ہوجاتا ہے اور جو بندہ نماز مین اسطرح حاضر ہوتا ہے کہ [illegible]
حق ربوبیت کے اسی کی قدرت و توفیق سے حاضر ہے اور ناقص ہے تو اسکے واسطے یہ نماز آخر [illegible]
ہے - پھر اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو معجزات عطا کیے

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا

اور یہ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسے بولا یہ میری لاٹھی ہے [illegible]

وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۝ قَالَ أَلْقِهَا

اور پتے جھاڑتا ہون اس سے اپنی بکریون پر اور میرے اسمین کئے [illegible]

فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ

تو اسکو ڈال دیا پھر تبھی وہ سانپ ہے دوڑتا فرمایا [illegible]

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝

[illegible]

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ ما اسم استفہامیہ مبتدا اور تلک اسم اشارہ [illegible]
واسطے مانوس کرنے اور تنبیہ کرنے کے ہے - زجاج و فراء رح نے کہا کہ [illegible]
اور ظاہر اول ہے - اگر کہا جاوے کہ استفہام جو سوال کا [illegible]

[illegible] فائدہ ہے جواب دیا گیا کہ اِس میں کئی فائدے ہیں اول یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو واقف کیا کہ یہ عصا ہے
[illegible] سانپ کر دیا جاوے تو معلوم کرے کہ یہ معجزۂ عظیمہ ہے اور یہ عرب کی عادت کے موافق ہے کہ آدمی دوسرے
[illegible] معرفت ہے تو اُسکو پہچانتا ہے حالانکہ یہ معلوم کہ وہ جانتا ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ جہانتک جانتا ہے اُسکے ساتھ زبان سے
[illegible] معرفت قلبی و اقرار زبانی دونوں مجتمع ہو جاویں۔ زجاج و فرا رح نے کہا کہ مقصود اِس سوال کا تقریر ہے کہ موسیٰ
[illegible] عصا ہے کوئی اور چیز نہیں ہے تاکہ بعد اقرار کے جب وہ سانپ نظر آوے تو اُسکو ثابت ہو جاوے کہ یہ معجزہ و قدرت
[illegible] فائدہ دوم یہ کہ موسیٰ کے نزدیک مقرر ہو جاوے کہ یہ لکڑی ہے حتی کہ جب اِسکو قلب کر کے اژدہا کیا جاوے تو اِس سے
[illegible] فائدہ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اِس مقام پر یکایک ایسے امور عظام دکھلائے کہ آدمی کے واسطے تحیر کا موقع ہے جیسے
[illegible] آگ دیکھ آسمان کو اُٹھتے ہوئے انوار پھر اپنا کلام سنایا پھر اُنپر تکلیف رسالت و عبودیت ڈالی اور ہیبتناک امر
[illegible] فرمایا اور پھر تہدید عظیم دی تو بعید نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام متحیر ہو گئے تو اب آدمیوں کے طریقہ پر کلام کیا کہ یہ تیرے
[illegible] میں کیا چیز ہے تاکہ دہشت جاتی رہے۔ کذا فی السراج اور مترجم کہتا ہے کہ یہ مقام اِس امر کو بھی ثبت ہے کہ اشیاء کی ماہیات
[illegible] میں اور مخلوق کے واسطے فقط نام ہیں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اُسکو عصا بیان کیا اور اُسکے واسطے ایک ماہیت
[illegible] اُسکو منقلب کر کے اژدہا کر دیا وہی عصا بصورت اژدہا ظاہر ہوا تو حقائق پر قطع نہیں ہوتا الا بحسب عادت اور
[illegible] احکام ہے اور حقیقت سے اللہ تعالیٰ علیم ہے۔ اگر کہا جاوے کہ یہ تو سوفسطائیہ کا قول ہے جو حقیقت اشیاء کے قائل
[illegible] اوہام کہتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ نہیں فرق یہ ہے کہ سوفسطائیہ تو جملہ اشیاء کو اوہام کہتے ہیں اور تحقق کے قائل نہیں ہیں
[illegible] تحقق کا انکار نہیں ہے بلکہ حقیقت و ماہیت پہچاننے کا انکار کرے اور اِن دونوں میں زمین و آسمان کا فرق
[illegible] لکھا کہ اگر کہا جاوے کہ یہ کلام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بلا واسطہ ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہوا
[illegible] ممنوع ہے کیونکہ یہ بات ثابت نہیں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کلام نہیں ہوا بلکہ ثبوت ہے کہ محمد صلی اللہ
[illegible] بلا واسطہ کلام ہوا چنانچہ قولہ تعالیٰ فاوحی الی عبدہٖ ما اوحی۔ اِسکو ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود وحی فرمائی بلا واسطہ
[illegible] ہے کہ جو موسیٰ علیہ السلام سے بلا واسطہ خطاب کیا اُسکو خلق میں شائع کر دیا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب
[illegible] اِس سے ہے کہ خلق میں کوئی اِس لائق نہ تھا کہ اِس بھید کو ادراک کرے لہذا اُسکو شائع نہیں فرمایا اور لکھا کہ
[illegible] موسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہر روز کئی بار اللہ تعالیٰ سے خطاب کرتی
[illegible] السلام ان المصلی یناجی ربہ الحدیث نماز پڑھنے والا اپنے رب سے اسرار کے ساتھ باتیں کرتا ہے مترجم
[illegible] نہیں ہے کیونکہ صریح ظاہر ہے کہ مصلی کو خطاب الٰہی تکلیم نہیں ہوتا ہے اور اِس سے زیادہ غریب جواب یہ لکھا کہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر فرد سے اللہ تعالیٰ خطاب فرماویگا بقولہ تعالیٰ سلام قولا من رب رحیم۔ اور یہ جواب
[illegible] کیا کہ یہ سب اہل جنت کے واسطے ہے اور اہل جنت میں سے قوم موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں اور
[illegible] موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے خصوصیت دی تھی کما قال تعالیٰ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما۔ اور کثرت سے احادیث
[illegible] علیہ وسلم کو [illegible] ہونے کی خصوصیت تھی ولیکن اِس سے تفضیلِ کلی لازم نہیں ہوتی کیونکہ

Marfat.com

یہ تو ایک بات ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضل کلی ہے اور یہ صحیح ہے کہ موسی علیہ السلام سے
اِس سے یہ لازم نہین آتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام نہین کیا بلکہ معراج جامع فضائل ہے
یا پس خطاب موسی علیہ السلام شائع کر دیا اور خطاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع و بہ اد کے
عام نہین ہین - پھر سراج مین لکھا کہ تلک سے عصا کی طرف اشارہ ہے اور بیمینک سے داہنے ہاتھ کی
ہین کہ اُنکو امام رازی رح نے ذکر کیا ہے اول یہ کہ جب اِن دونون کی طرف اشارہ فرمایا تو ان دونون
کر دیا اور اُنکو جماد ہونے سے نقل کر کے مقام کرامت مین جگہ دی پس جب ایک اشارہ مین جماد زندہ ہو گیا
نورانی ہو جاتا ہے پھر جب بندہ اپنے رب عزوجل کی طاعت مین قائم اور ہر وقت ایمان پر رہتا ہے تو ہر روز مین
کی نظر رحمت اُسکے قلب پر ہوتی ہے تو کچھ مایوسی نہین ہے کہ طاعت و نور معرفت کے ساتھ وہ شقاوت سے بدلکر سعادت
اور اِسکا دل گناہ کی موت سے زندہ جاوید ہو جاوے - دوم یہ کہ ایک نظر مین عصا جو جماد تھا منقلب ہو کر ایسا اژدہا
اُسنے فرعون کے ساحرون کا سحر نگل لیا تو کوئی مایوسی نہین کہ قلب مین وہ قوت ہو کہ نفس امارہ کے سحر کو نگل جاوے
کر دے - سوم یہ کہ عصاے مذکور موسی علیہ السلام کے ہاتھ مین تھا اُسکی برکت سے ثعبان ہو گیا اور مومن کا قلب
کے دست قدرت کی دو انگلیون مین ہے کما فی الحدیث ان القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمن الحدیث تو کیونکر
ہے کہ رب عزوجل کی رحمت سے وہ دل منقلب ہو کر ظلمت سے نور ہو جاوے - بالجملہ جب اللہ تعالی نے پوچھا اور وہ عالم
ہے کہ یہ تیرے داہنے ہاتھ مین کیا ہے اے موسی تو موسی علیہ السلام نے جواب مین اِسکی تفصیل کی - قَالَ هِيَ عَصَايَ
بولا کہ یہ میرا عصا ہے - جواب تو اسی قدر پر تمام ہو گیا و لیکن موسی علیہ السلام نے اِس شوق مین کہ اپنے رب عزوجل سے باتین کرتے
رہین جواب مین طول دیا کہ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا مین اُسپر ٹیک دیتا ہون چلتے وقت یا تھک جانے کے وقت یا جب گلہ کے
وقت کھڑا ہوتا ہون یا کسی مقام پر پھاندنا پڑتا ہے - وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي اور مار کر جھاڑتا ہون اِس
پتیان اپنی بکریون پر جو کھاتی ہین - حضرت موسی علیہ السلام نے اول اپنے نفس کے مصالح بیان کیے پھر اپنی رعیت بکریون کے
مصالح بتلائے اور سراج مین لکھا کہ اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام قیامت مین بھی نفسی نفسی کہینگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے دنیا مین صرف اپنی امت کے اصلاح کے واسطے اشتغال کیا ہے لہذا دنیا مین فرمایا اللہ تعالے نے الا ان الذین امنوا
اور خود فرمایا اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون - تو آخرت مین بھی اسی جہت سے فریاد کرینگے کہ اللہم امتی امتی بلکہ اپنی امت
فرماوینگے - اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین اجمعین - وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ
اِسمین دیگر مقاصد ہین - یعنی دیگر ضروریات و منافع اِس سے نکلتے ہین - بعض نے کہا کہ کل اسواسطے کہ
دینا خلاف ادب تھا - بعض نے کہا کہ اِس امید پر کہ شاید پھر اُسکی تفصیل کے واسطے خطاب ہو کہ
حاصل ہو - اور بعض نے کہا کہ آیندہ ہیبت و جلالت الٰہی سے زبان بند ہو گئی - پھر آپ اُنہی
نے اُنکی تفصیل بیان کی ہے جیسے رات کو روشن ہو جانا اور بکریون کی نگہبانی کرنا
ایسے ہی امور دیگر جو خرق عادت مین بیان کیے ہین شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ ظاہر یہ ہے کہ

Marfat.com

[illegible] لے اور نہ انکو اس سے استعجاب ہوتا اور نہ وہ اُنکے خیال مین معجزہ کا ثبوت ہوتا ولیکن
[illegible] ات سے ہین اور ایسے ہی جو بعض نے ذکر کیا کہ وہ عصاے آدم علیہ السلام تھا اور بعض نے ذکر کیا کہ آخر
[illegible] سے جو چار پایہ نکلیگا وہ یہی عصا ہوگا یہ بھی اسرائیلی اخبارات ہین اور ابن عباس رض سے روایت کیا
[illegible] کا نام [illegible] اور اعلم۔ سراج مین لکھا کہ اسکا نام نبعہ تھا۔ مؤلف فتح البیان نے عصا کے مقاصد مین سے عجب
[illegible] سے مقاصد بیان کیے اور وہ عربی عبارت مین قافیہ وسجع کے ساتھ خوشنما ہین ولیکن ثمار اُنکا یہ ہی کہ نماز کے
[illegible] جاوے اس سے چو پایہ ہانکے جاوین سفر مین قوت ہو چلنے مین اعتماد ہو قدم دراز پڑے اُسکے سہارے سے
[illegible] جاوے وہ لغزش مین کام آوے آدمی گرنے سے بچ جاوے اسپر چادر ڈال لو دھوپ سے بچو دور کی چیز اس سے
[illegible] کو تھا وراو اسمین پانی [illegible] لے چلو سفر مین برتن لٹکاؤ لڑنے مین دشمن کا خون گراؤ۔ اس سے دروازہ بجاؤ اور کتے
[illegible] بھگاؤ۔ لڑائی مین نیزہ کا کام دے مقابلہ مین تلوار کا قائم مقام بنے۔ جیسے مین نے اپنے باپ سے میراث پایا میرے مرنے
[illegible] کے بیٹے پر جیگا۔ شوکانی رح نے کہا کہ مجھے ایک جلد لطیف بعضے متاخرین کی تصنیف ملی اُسنے عصا کے فوائد مین اخبار
لطیفہ و اشعار و نکات رشیقہ لکھے ہین موسیٰ علیہ السلام نے عصا لیا اُسمین اللہ تعالیٰ نے آیات عظام جمع کردین جس سے
[illegible] ون کے کید سحر و معاندین کے عناد سے مامون رہے اور سلیمان ع نے خطبہ و وعظ و نماز مین اُسپر ٹیک دی اور ابن مسعود رض
[illegible] رسول اللہ صلعم کے عصا رکھنے والے تھے اور آپ کا عنزہ اُنھین کے پاس رہتا تھا اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء راشدین رض بھی عصا رکھتے
اور عرب عاربہ کی عادت تھی کہ عصا رکھتے تھے اور باتین کرتے وقت اُسپر ٹیک دیکر کھڑے ہوجاتے اور مجامع و محافل مین
[illegible] خطبہ مین اُسی ٹیک پر کھڑے ہوتے تھے۔ بعض نے کہا کہ عصا رکھنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہی اور صالحین کی
[illegible] ہی اور دشمنون کے دفع کا ہتھیار ہی اور ضعیفون کی قوت کا اوزار ہی اور منافقون کے واسطے غمناک کرنے والا ہی اور طاعات
[illegible] ملنے والا ہی اور کہا جاتا ہی کہ جب مومن کے پاس عصا ہو تو اُس سے شیطان بھاگتا ہی اور منافق ڈرتا ہی اور جب نماز پڑھے
[illegible] قبلہ بنالے اور جب تھک جاوے اُس سے ٹیک لگالے بالجملہ جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ جواب عرض کیا تو قَالَ
أَلْقِهَا يٰمُوسٰى فرمایا کہ اے موسیٰ اُسکو ڈالدے یعنی ہاتھ سے زمین پر چھوڑ دے۔ فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى
[illegible] علیہ السلام نے عصا کو ڈال دیا تو ناگاہ وہ سانپ ہی کہ تیز چلتا ہی۔ مراد سانپ سے اژدہا ہی جیسا کہ دوسری آیت مین
[illegible] ثعبان مبین۔ اور سراج مین کہا کہ یہان باریک نکات ہین اول یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ لی فیہا مآرب اخری
[illegible] نے چاہا کہ اُس سے بعض وہ مقاصد ظاہر فرماوے کہ موسیٰ علیہ السلام کو خود اسکا شعور نہ تھا حالانکہ وہ اُسکے سب مقاصد
[illegible] دوم یہ کہ ایک چیز موسیٰ علیہ السلام کے پانون مین تھی یعنی جوتیان اور ایک چیز ہاتھ مین تھی یعنی عصا۔ اور پانون بھاگنے
[illegible] طلب کرنے کا آلہ ہی پس اول تو جوتیان نکال ڈالنے کا حکم دیا یہ اشارہ ہی کہ بھاگے نہین اور پھر عصا ڈالدینے کا
[illegible] مرکب طلب سے ہی پس گویا اشارہ کیا کہ جب تک تو تلاش و گریز مین ہی تب تک اپنے نفس کے ساتھ مشغول اور
[illegible] ہی تو میری معرفت کے واسطے خالص نہ ہوگا پس گریز و طلب دونون چھوڑ دے تو میرے واسطے خالص ہو
[illegible] گنا جاوے کہ اول اشارت ہی کہ سعی قدم تعلقات کے ساتھ موصل بقدس نہین بلکہ بلا تعلق ہی اور تیرے

دست قدرت مین کچھ نہین جب اپنا تعلق درمیان سے اٹھا دے تو اللہ تعالی اپنی
یہ کہ موسی علیہ السلام جب وادی قدس مین پہونچے تو اُنکے ساتھ صرف نعلین و عصا
تاکہ وصول بدرگاہ عزت ممکن ہو پس تو غور کر کہ سر پر معاصی کے کسقدر بوجھ لادے ہوئے
یہانتک کہ ان حظوظ و ہوسات و معاصی کو ترک کرے۔ اگر کہا جاوے کہ یہان تو اسکو جان کہا
چھوٹا سانپ ہوتا ہی اور تیسرے مقام پر ثعبان کہا اور وہ سب سے بڑا اژدہا ہوتا ہی جواب دیا گیا
بڑے سب پر بولا جاتا ہی اور رہا جان و ثعبان تو یہ دونون البتہ منافی ہین پس اسکا جواب دو وجہ سے
مین وہ جان یعنی چھوٹا سانپ بنا پھر دیکھتے دیکھتے وہ بڑا ہوکر اژدہا ہوگیا تو جان سے مراد اسکا اول حال
دوسرا حال ہی۔ جواب دوم یہ کہ نہین وہ اژدہا بنا تھا مگر اژدہا جو دیکھا جاتا ہی وہ مشکل سے جنبش کرنے پاتا ہی اور یہ
تو اژدہے سے بڑھکر تھا اور تیزی حرکت مین جان تھا پس جان اُسکو باعتبار تیزی حرکت کے کہا ہی اور ثعبان
کے کہا ہی بدلیل قولہ تعالی فلما رآہا تہتز کانہا جان یعنی پھر جب موسی علیہ السلام نے اُسکو دیکھا کہ لہراتا ہی جیسے گویا جان
السراج اور شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ فاذا ہی حیۃ تسعی۔ یعنی فی الحال وہ حیہ عظیم ثعبان طویل ہوگیا یعنی بڑا سانپ
ہوگیا وہ تیز حرکت کرتا تھا گویا جان ہی اور جان قسم حیات مین سے بہت تیز حرکت کرتا ہی مگر چھوٹا ہوتا ہی اور یہ اژدہا تھا اور ایسی تیز حرکت
ابن ابی حاتم نے باسناد خود ابن عباس رض سے روایت کی جب اُسکو ہاتھ سے ڈالا تو وہ اژدہا سانپ ہوگیا اور پہلے اس سے سانپ نہین
حرکت کرنے لگا اور ایک درخت کیطرف بڑھا اور اسکو کھا گیا اور پہاڑ کے پتھر پر گذرا اور اُسکو نگل لیا اور موسی ع اُسکے پیٹ مین پتھر گرنے کی
تھے پس پیٹھ پھیر کر بھاگے اور موسی کو آواز دی گئی کہ ای موسی اسکو پکڑ لے مگر اُنھون نے اُسکو نہین پکڑا پھر دوبارہ آواز دی گئی کہ اُسکو پکڑ لے
مگر موسی ع نے اُسکو نہین پکڑا پھر تیسرے بار آواز دی گئی کہ اُسکو پکڑ لے اور تجھے امن ہی تب اُسکو پکڑا۔ اور وہب بن منبہ نے کہا کہ موسی
نے عصا کو زمین پر ڈال دیا اور پلک مارتے وہ بہت ہی بڑا اژدہا ہوگیا کہ ایسا کسی نے نہین دیکھا اور وہ چلنے لگا گویا کہ ڈھونڈ
کہ اُسکو پکڑ لیوے اور پہاڑی پتھر پر گذرا جو اونٹ کے بچہ برابر تھا اُسکو نگل گیا اور بڑے درخت پر اپنا دانت مارا تو
گرا دیا اُسکی دونون آنکھین انگارے کی طرح روشن تھین اور گردن پر اُسکے بال لٹکنے لگے تھے کہتے ہین کہ
کی طرح چمکتے تھے منہ اُسکا مثل اندارے کنوئین کے وسیع چوڑا جسمین داڑھین و دانت تھے جنکی کڑکڑاہٹ سنائی
موسی ع یہ دیکھکر بے تحاشا بھاگے اور بہت دور نکل گئے اور جب اپنے نزدیک اتنے دور ہوگئے کہ سانپ
تو ٹھہرے اور اُنکو رب عز و جل سے شرم و حیا دامنگیر ہوئی تو اُنکو آواز دی گئی کہ ای موسی جہان تھا وہین
لوٹے مگر خوف سے بھرے ہوئے۔ قَالَ اللہ تعالے نے فرمایا کہ خُذْهَا اُسکو پکڑ
اور خوف مت کر۔ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ہم عنقریب اُسکو اعادہ کر دینگے اُسکی
تو پکڑیگا تب ہم اُسکو وہی عصا کر دینگے۔ وہب رح نے کہا کہ موسی کے بدن پر
نے کہا کہ ای موسی اگر اللہ تعالے اُسکو اجازت دے کہ وہ تجھے دانت مارے
کہا کہ نہین کچھ نہین ولیکن مین ضعیف ہون اور ضعف سے مخلوق ہون

...ی کر کراہٹ سنی پھر اسکو پکڑا تو وہی عصا تھا جو ہمیشہ ہاتھ مین رکھتے تھے۔ سراج مین لکھا کہ اللہ تعا...
...السلام کے واسطے معجزات ظاہر کردیے ایک تو وہ اژدہا ہوگیا۔ دوم اپنا ہاتھ اسکے منہ مین رکھا اور
...سوم پھر وہ منقلب ہوکر لکڑی ہوگیا مع ان نشانات کے جو پہلے موجود تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ صریح قطعی
...اژدہا ہو جاتا تھا اور یہ انقلاب ماہیت ہے۔ اور یہان ایک فقہی مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ بعضے لوگ رانگا وتانبا
...صنعت کیمیا کے چاندی وسونا وغیرہ بناتے ہین کیا اسکا چاندی وسونے کے طور پر فروخت کرنا جائز ہے۔ جواب
...مسئلہ کا شامی نے حاشیہ درمختار مین لکھا ہے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ یہ مسئلہ متقدمین سے منقول نہین اور اسکی کوئی روایت نہین
...خالی ہو اور ابن حجر نے نقل کیا کہ بنار اس مسئلہ کے جواب کی اس امر پر ہے کہ آیا انقلاب ماہیت ممکن ہے یا نہین۔ پس حکیم ابوعلی
...سینا وانطاکی وغیرہ وبعضے متکلمین اسطرف گئے ہین کہ انقلاب ماہیت نہین ممکن ہے تو اس قول پر جواب مسئلہ یہ ہے کہ وہ صنعت
...حرام ہے اور یہ فعل نہین جائز ہے۔ اور امام رازی وبعضے دیگر متکلمین وغیرہ اسطرف گئے ہین کہ انقلاب ماہیت ممکن ہے اور کہتے ہین
...اگر یہ ممکن نہ ہو تو اثبات معجزہ نہین ہوسکتا ہے کیونکہ معجزات انقلاب ماہیات ہین اور اس قول کے موافق مسئلہ کے جواب مین
تفصیل ہے اگر وہ شخص صنعت کیمیا جانتا ہو اور اعتماد ہو کہ رانگا منقلب ہوکر چاندی ہوگیا ہے یا تانبا بدل کر سونا ہوگیا ہے تو جائز ہے
اور اگر نہین تو نہین جائز ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ میرے نزدیک تفصیل صحیح اس طور سے ہے کہ امکان سے مراد یہان اگر امکان ذاتی
مقابل امتناع ذاتی یعنی محال کا ہے تو ہمارے اصول توحید اسلام پر کوئی وجہ محال ہونے کی نہین ہے اور ابن سینا واسکے اتباع جو انقلاب
ماہیت محال ہونے کے قائل ہین تو وے اپنے فلسفی اعتقادات پر کہتے ہین جو انھون نے باوجود مظنون ہونے کے قطعی مان لیے ہین
یعنی انقلاب جسم دوسرے نوع مین اسطرح ہوسکتا ہے کہ صورت نوعیہ منخلع ہوکر دوسری صورت نوعیہ قائم ہو اور چونکہ صورت نوعیہ انکے
نزدیک قدیم ہے تو تبدیل محال ہے۔ لیکن یہ دلیل بطلان امکان ذاتی کے لیے کافی نہین ہے اسلیے کہ صور نوعیہ قدیم بمعنی قدم واجب الوجود
نہین ہے تو انخلاع صورت نوعیہ ممکن بامکان ذاتی ہونے سے کوئی محال لازم نہین آتا جب کہ وقوع ممتنع بالغیر ہو جیسے انکے اصول پر
لازم عقل اول ممکن بالذات وممتنع بالغیر ہے اور جب یہ ممکن ہے تو صریح ہے کہ اجسام کی علت عقل عاشر ہے انہین عدم صورت نوعیہ سے
امکان ذاتی کیا محال ہوگا اور غایت جو اس دلیل سے لازم آتا ہے امتناع بالغیر ہے ولیکن یہ انکے اصول تعطیل پر مبنی ہے کہ واجب الوجود
بالذات فاعل مختار نہین بلکہ ایک سے زائد کا موجد نہین اور یہ سب ہمارے نزدیک کفر وضلال ہے پس ظاہر ہوا کہ انخلاع صورت
نوعیہ ممکن بامکان ذاتی ہے محال نہین ہے۔ اب رہا یہ امر کہ اس امکان کا وقوع ہوسکتا ہے یا نہین تو امام رازی وغیرہ نے دعوی
کیا ہوسکتا ہے کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو معجزہ باطل ٹھہرے اور مترجم کہتا ہے کہ یہ صحیح ہے ولیکن ہمارے اس مسئلہ کے واسطے جو جواب
شامی رحمہ نے نقل کیا اسمین تفصیل چاہیے وہ اسطرح کہ وقوع اسکا مطلقاً ممکن ہے خواہ بقدرت الٰہی ہو یا بصنعت انسانی
کیمیا وغیرہ ہو یا مخصوص ہے تو مین کہتا ہون کہ مطلقاً دعوی کرنا باطل ہے اسلیے کہ صورت نوعیہ ایجاد خلقی ہے نہ ترکیب صناعی اور
ایجاد حضرت خالق عزوجل سے بلا وساطت ہوتی ہے اور تم یہ نہین دیکھتے کہ اگر انسان سے بھی ممکن ہو تو امام رازی کا استدلال
باطل اسلیے کہ معجزہ تو وہ ہے جو بشری طاقت سے خارج ہو تاکہ دلالت کرے کہ یہ از جانب حق عزوجل ہے پس اگر انقلاب
وتبدیل صورت نوعیہ انسان کی قدرت مین بھی ہو تو معجزہ معجزہ نہ رہے اور یہ بھی باطل ہے پس صواب یہ ہے کہ انقلاب

ماہیت ممکن ذاتی ہی پھر اس امکان کا وقوع کسی بشر سے ممکن نہیں ہی اور اللہ تعالے جل شانہ
صحیح اس مسئلہ کا یہ ہی کہ اگر اللہ تعالے کسی چیز کو اپنی قدرت سے کسی فرد بشر کے واسطے جیسا کر دے
ہی اور اگر کسی نے کیمیا وغیرہ کسی صنعت سے اسکو سونا یا چاندی بنایا تو مکر و فریب ہی اور
ہوا کہ معجزہ نبوت کی تصدیق کے لیے قطعی دلیل ہی کیونکہ وہ انقلاب ماہیت ہی جو صرف اللہ تعالی
موسی علیہ السلام اژدہا ہو گیا اور حقیقت میں اژدہا ہو گیا کہ اسنے فرعون کے ساحروں کی رسیان
نگل لیے تو قطعی ثابت ہو گیا کہ یہ معجزہ بایجاد قدرت حق عز وجل ہی اسی واسطے ساحران فرعون فورا
اور اگر یہ انقلاب کسی صناعی ترکیب سے امکان بشری میں ہوتا تو معجزہ الٰہی ہونے پر قطعی دلیل نہ ہوتا
اب میں تفسیر کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ حق جل شانہ قادر مختار نے اس عصا کو اژدہا حقیقی بنا کر موسی علیہ السلام
کے آثار دکھلا دیے - تفسیر کبیر میں رازی رح نے اور سراج میں اس سے خطیب رح نے ذکر کیا کہ اگر کہا جاوے کہ جب
کرامات رفیعہ کے ساتھ سرفراز ہو چکے اور انکو معلوم ہو گیا کہ میں پیغمبر مرسل ہوں تو اسقدر خوف کیوں کیا تو جواب اسکا
سے دیا گیا - اول یہ کہ اس حالت التفات میں آثار طبیعت کا مقتضی ظاہر ہوا اور طبیعت اس سے بھاگی کیونکہ موسی
نے قبل اسکے کبھی ایسا حال مشاہدہ نہیں کیا تھا اور یہ عقلی دلائل سے معلوم ہی - دوم یہ کہ شاید وجہ خوف وہ ہو جو
کے فریب سے دھوکا اٹھایا ہی - سوم یہ کہ خالی یہ قول کہ لاتخف مت خوف کر - اس سے یہ ظاہر بھی نہیں ہوتا کہ خوف
قولہ لاتطع الکافرین - کافروں کی اطاعت مت کر - اس امر کی دلیل نہیں ہی کہ اطاعت واقع ہوئی تھی ولیکن
ہی تو یہ فرق درمیان موسی علیہ السلام و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا کہ جنت میں رغبت نہ کی اور دوزخ سے خوف نہ کیا
کہتا ہی کہ یہ جواب کچھ نہیں ہی بلکہ یہ بھید تھا کہ اللہ تعالی کی شان پاک مستغنی ہی پس ظہور رحمت کے آثار سے بندہ کو سکون
ظہور قہر و جلال کے آثار سے خائف ہوتا ہی پس یہ خوف جلال الٰہی کا تھا - اور واضح ہو کہ اس مقام پر امام رازی رح
ہی اور خطیب رح نے کچھ اور سمجھا - پس امام رازی رح کا مطلب یہ ہی کہ جب حکم دیا گیا کہ خذہا ولاتخف - اسکو پکڑ لے اور خوف
تو موسی علیہ السلام نے نہیں پکڑا پس امام رازی رح نے یہاں اعتراض کو دفع کیا کہ باوجود اسکے پھر انہوں نے کیوں
تو جواب دیا کہ لاتخف سے یہ دلیل نہیں ہی کہ مضرت لاحق نہ ہوگی اسی واسطے جب کہا کہ انک من الآمنین
اور اول مرتبہ تاخیر اس امید پر کہ رحمت سے حفظ کیا جاوے فافہم - شیخ جلال محلی رح نے کہا کہ موسی علیہ السلام
فرعون کو دکھلاتے وقت خود نہ گھبرائیں یعنی ایسا نہو کہ اسکو نہ پکڑیں تو خلق تباہ ہو جاوے
وما تلک بیمینک یا موسی - حق عز وجل نے موسی علیہ السلام سے کلام کیا تو حلاوت کلام
علم الٰہی عز وجل محیط ہی اور اس ابتدائے حال میں تجلی بداہت کی تاب نہ تھی تو انکو
کی صفت میں انکا یہ خوف وحال ظاہر کر دیا جس سے انکو جرات نہ تھی
اس سے بھاگے تو آواز دی گئی کہ مت بھاگ یعنی اسکو نظر حقیقت سے دیکھ
ذات ہو پس خطاب خاص میں موسی علیہ السلام کو مشاہدہ عظمت ہوا

Marfat.com

... اور معجزون کو دکھلانے مین یا ساحرون کے مقابلہ مین خائف نہ ہون - اور یہ بھی ہی کہ موسی علیہ السلام موا جہہ
... جلال مین تھے اور ہیبت الٰہی سے مضمحل ہونے کے قریب تھے تو اُنکو ان حادثات سے مانوس کیا اور صولت جلال سے
... مقام انبساط مین وارد کیا کہ اپنے عصا کے فوائد بیان کرنے شروع کیے اور اُسکو اپنی طرف منسوب کیا کما قال تعالیٰ قال
ھی عصای اتوکا علیھا الآیہ - یہ انبساط تھا کہ شہود عین الحق مین عصا کو اپنی طرف منسوب فرمایا اور اگر دید ار فردانیت حق مین رہتے
اپنی طرف منسوب نہ کرتے پس حق عزوجل نے چاہا کہ موسی علیہ السلام کو اُنکے عصا مین آثار قدرت مخفیہ سے ظاہر فرما دے
... سے اُنکو خود اطلاع نہ تھی اور اگر جانتے تو جواب مین کہتے کہ اے رب یہ تیری قدرت کا محل ہی - اقول اپنی طرف نسبت کرنے
مین ایک رعایت ادب ہی کہ یہ عصا حادثات مین سے ہی اور حادث لائق بحادث ہین لہٰذا عصا کو اپنی طرف منسوب کیا اور بارگاہ
کبریائی مین اپنا عجز ظاہر کیا - جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی الآیہ - یعنی اولاد کا اتباع وعصیان
اپنی طرف منسوب کیا بدین معنی کہ بارگاہ عزت کبریا جل شانہ قاہر محیط ہی اُسکے قبضۂ قدرت سے کوئی چیز خارج نہین ہی تو اُسکی
نافرمانی کون کرسکتا ہی اور طاعت لوگون یعنے حادث کا فعل ہی جب حادث خود لائق بارگاہ نہین ہی بدین معنی کہ بارگاہ قدیم کی
ساحت مین حدوث کا نشان نہین ہی تو طاعت جو حادث سے حادث ہوئی ہی اُسکو بارگاہ قدیم مین کیا مداخلت ہی پس سب اپنی
طرف منسوب کیا - اسی طرح موسی علیہ السلام نے عصا کو اپنی طرف منسوب کیا اور بارگاہ عالی کو متعالی اور اپنے آپ کو مع تمام
مخلوقات کے عاجز ظاہر کیا اور بارگاہ عزت کو مستغنی ظاہر کیا - ولیکن جب اس انبساط مین موسی علیہ السلام نے حوادث سے
تعلق ظاہر کیا تو غیرت حق عزوجل نے اُسکو منقطع کردیا بقولہ - القہا یا موسی - اُسکو بھی ڈال دے یعنی اسکو لے تو واسطے حق عزوجل
کے نہ واسطے اپنے مآرب ومقاصد کے - اور یہی بھید ہی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزون کی نسبت فرمایا کہ تمہارے واسطے پیدا
کی ہین اور پھر کافرون کے تمارج واستمتاع کو مذموم فرمایا پس بھید یہ ہی کہ بندہ اپنے رب عزوجل کے واسطے ہو جاوے پھر جب
محتاج ہو طرف غذا کے تو حق عزوجل نے شرع مین حکم دیا ہی کہ جان ہلاک نہ کرے پس اُسکے حکم کے موافق غذا لیوے اور
... مین پانی لیوے اور چونکہ غذا کا مہیا کرنا اسباب سے ہی تو ان اسباب ووسائل کی اجازت ہی پس اُنکو لیوے اور جو کچھ
... تعالیٰ اُسمین روزی کرے اُسکو موافق حکم کے خرچ کرے پس فرق یہان صرف قلب کی حالت کا ہی جس نے قلب اپنا بالکل
... خالق عزوجل کی طرف مشغول کیا اور سب چیزون سے خالی کرلیا وہ مومن ہی پھر وہ مومن بحکم رب عزوجل ان چیزون سے
... حاصل کرسکتا ہی بخلاف کافرون کے کہ کافر اپنے قلب کو ان چیزون کی طرف لگاتا ہی اور حق عزوجل سے فارغ ہوتا ہی پس
... قولہ فالقاہا فاذا ہی حیۃ تسعی - موسی علیہ السلام نے اپنے عصا کو ایک زبردست اژدہا دیکھا جو تلاش کرتا ہوا متحرک ہی
... کتا ہی کہ یہان ایک لطیف نکتہ یہ ہی کہ موسی علیہ السلام اسی عصا کو اپنا محبوب عصا اور مرغوب عصا بتاتے تھے اور اسمین
... فوائد ظاہر کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے اُسکو اس صورت مین کردیا تو اس سے بھاگے اور پیچھا پھر کر نہ دیکھا -
... ایسی اموال ومتاع کا ہی جنکو لوگ ایسی نظر محبت سے دیکھتے ہین اور اپنا ویرانا ظاہر کرتے ہین اور عجب کہ اس
... مین کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم ... اُنکو وہ اموال نہین دیے ہین تو دے آخر سانپ ہوکر اُنکے پیچھے ہونگے جیسا کہ
... مین ہی کہ جس شخص نے مال جمع کیا اور محبت سے خلاف حکم الٰہی عزوجل کیا تو یہ خزانہ اُسکے واسطے ایک زبردست

اژدہا ہوکر قیامت مین اسکے پیچھے ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے لیا تو وہ اسکے واسطے رحمت [illegible]
حکم سے دیدیا کہ اسکو لے اور اسوقت وہ کرامت وعجیب معجزہ تھا اور وہ فوائد بھی حاصل تھے [illegible]
ہوگیا تو موسیٰ علیہ السلام اس سے بھاگے اور یہ اللہ تعالیٰ کی غیرت تھی اپنے بندہ موسیٰ علیہ السلام [illegible]
اور اسمین اپنے منافع ومآرب خیال کرے پس اسکو تجلی قہری سے ایسی صورت مین کردیا کہ اس سے بھاگے اور [illegible]
التفات چھوڑ دیا۔ ہان وہ اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ تھا مگر جو شخص وسائط ووسائل کے دیکھنے مین [illegible]
رہیگا۔ اور اے مرد عقیل تو غافل مت ہو اور یہ خیال مت کر کہ موسیٰ علیہ السلام اس شان نبوت کے [illegible]
بھاگے بلکہ یہ خوف انکو غیرت حق سے اور ظہور عظمت الٰہی سے تھا جو انکو اژدہے سے ظاہر ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
سے اپنی عظمت کی تجلی فرمائی واسطے موسیٰ علیہ السلام کے اور وہ کون ہے کہ مشاہدہ عظمت وجلال قدیم مین مستغرق ہو [illegible]
کہتا ہے کہ یہی تجلی صرف اصحاب کہف کے غار پر ہے کہ لوگ وہان پہونچنے سے خوف کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible]
علیہم لولیت منہم فرارا۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام اس سے بیزار ہوگئے تو حق تعالیٰ نے اپنی طرف سے عطا کیا اور [illegible]
کردیا۔ بقولہ قال خذہا ولا تخف۔ یعنی اسکو لے اور میرے غیر سے خوف مت کر۔ وقال الترجم غیر کو اپنے واسطے مت [illegible]
کے حکم سے لے۔ اور حدیث مین ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے لیا و دیا اور باز رہا اور نہ دیا اور اسی کے واسطے [illegible]
اور اسی کے واسطے برا جانا تو اسنے ایمان کامل کرلیا۔ شیخ نے کہا کہ جس سے تو خوف کرے وہ مین ہی ہون غیر نہین ہے [illegible]
ابوبکر بن طاہر نے کہا کہ قولہ وما تلک الخ۔ سوال مین انبساط کیا تاکہ موسیٰ علیہ السلام کا قلب مربوط کردے کیونکہ یکایک شہود [illegible]
کبریا سے موسیٰ علیہ السلام پر ہیبت غالب ہے اور کہا کہ اس سے موسیٰ علیہ السلام کو بھی جرأت ہوئی کہ مانگے وسوال کر [illegible]
اقول یعنی اپنے بھائی کے واسطے وزارت وغیرہ مانگے کیونکہ یہان جب رسالت کا حکم دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے جب [illegible]
کچھ عرض نہین کیا ولیکن بعد انبساط وسکون کے اپنی لکنت وغیرہ کا عذر کیا ہے۔ فافہم۔ شیخ جنید رح نے کہا کہ عصا پھینکنے کا
حکم دیا اسمین اشارت ہے کہ آدمی ہر وہ چیز دور کردے جسپر اسکے قلب کو اعتماد ہو یا اسپر سکون کرے کیونکہ جس [illegible]
اور جسکے ساتھ اسوقت سکون رکھتا ہے عنقریب اس سے بھاگیگا جیسے موسیٰ علیہ السلام اپنے عصا سے بھاگے [illegible]
حسین رح نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے صرف اسیقدر نہ کہا کہ یہ میرا عصا ہے بلکہ اسکے منافع وفوائد بیان کردیے اور [illegible]
عزوجل کے حضور مین تھا تو حکم دیا کہ اسکو پھینکدے اور اسکو اژدہا کردیا تاکہ اس سے انس [illegible]
بھاگے اور اس سے منقطع ہوے تو فرمایا کہ خذہا ولا تخف۔ اور ہماری طرف رجوع کر کہ سب منافع [illegible]
ہین اور کوئی چیز فاعل مختار نہین ہے۔ شیخ ابوبکر الوراق رح نے فرمایا کہ جواب تو اسی قدر تھا [illegible]
جو منافع بیان کیے وہ زبان شکر سے ہے کہ عصا مین اللہ تعالیٰ نے ایسے منافع [illegible] تمام فرمایا ہے [illegible]
نے کہا کہ یہ میرا عصا ہے اسکی ملک اپنی طرف نسبت کی اور تھا یہ کہ حقیقت مین [illegible]
زمین وسب ہی ملک کا اظہار نہ ہو تو حکم دیا کہ اسکو ہاتھ سے ڈالدے [illegible]
چیز جسکا دعویٰ تھا ولیکن موسیٰ علیہ السلام نے [illegible] اپنے ملک [illegible]

Marfat.com

[illegible] اِن مین ہے۔ ابن عطاء رح نے قولہ لی فیہا مآرب اخری۔ مین کہا کہ سبحان اللہ اِسکے منافع وآرب [illegible] وقت آیت تھی جس سے کون واقف تھا اور شیخ جعفر رح نے کہا کہ یہ کیا کم تھا کہ اُسکے ذریعہ سے لذت خطاب [illegible] ادا ہوسکے برابر کوئی مقصد نہ تھا۔ شیخ سہل رح نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام نے آرب ومقاصد اپنے عصا مین بیان [illegible] لیکن یہ اُنکو معلوم نہ تھا کہ اگر وہ اپنا عصا نہ فرماوین اور اِس سے بیزار ہوکر اللہ تعالی سے آرب چاہین تو اُسکے عجیبے [illegible] ایسے آدب ظاہر ہون جو خیال مین نہین ہین جیسے وہ منقلب ہوکر اژدہا ہوگیا کہ فرعون جیسا متکبر اُسکے سامنے خوار [illegible] اور ساحرون کا دعوی اُسنے نگل لیا اور پتھر پر مارا تو چشمہ جاری ہوگئے اور سمندر پر مارا تو منفلق ہوکر طود عظیم ہوگئے [illegible] سوائے اِسکے آیات عظام تھین۔ مترجم کہتا ہے کہ اوپر تفسیر مین گذرا کہ بعضے لوگون نے عصا کے مآرب دیگر مین بہت [illegible] خارق عادت بیان کیے ہین جیسے راہ مین موسی علیہ السلام سے باتین کرنا اور دور کی ڈالی جھکا لینا اور درندون کو [illegible] سے دور کر دینا اور مانند اِسکے اور شیخ ابن کثیر رح نے اُسکو رد کر دیا اور شاید بات یہ ہو کہ بعد ازانکہ وہ قدرت [illegible] کے ظہور سے اژدہا ہوگیا تھا پھر اُسمین ایسے امور خارق عادات پیدا ہوگئے ہون جنکو بعضے لوگون نے اول ہی سے [illegible] کر دیا لیکن بکریون کی حفاظت وغیرہ یہ امور بعد اژدہا ہونے کے پائے جانے مین تامل ہے کیونکہ موسی علیہ السلام بعد [illegible] رسالت مین مشغول ہوگئے اور شاید راہ مصر مین ایسا ہوا ہو واللہ تعالی اعلم۔ شیخ سہل رح نے کہا کہ عصا مین ان خوارق [illegible] پیدا کرنے سے اللہ تعالی نے ظاہر کر دیا کہ موجودات کے اندر جو امور واسرار ہین اُنکو اللہ تعالی عزوجل خالق ہی خوب [illegible] اور وہی اُسکے حقائق وفوائد سے علیم خبیر ہے اور مخلوق مین سے کوئی اُسکو محیط نہین ہوسکتا اگرچہ وہ موید بتائیدات [illegible] اور فائز بمرتبہ رسالت ہو۔ قال المترجم یہ کلام لطیف ہے اور بحمد اللہ تعالی مترجم نے اُسکے موافق اوپر تفسیر مین فی الجملہ [illegible] ہے اور مشہور ہے کہ سلیمان علیہ السلام سے جڑی بوٹیان اپنے منافع جو اُسوقت ضرورت دوا وغیرہ کی راہ سے قابل اظہار [illegible] بیان کرتی تھین فافہم۔ واسطی رح نے لکھا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو عصا پھینکدینے کا حکم دیا اِسمین اشارت [illegible] نفس سے عصا کا التفات چھوڑ دے اور اُسپر اعتماد ترک کر اور منافع شمار مت کر کہ وہ ہیچ ہین جب تک برتا ہے [illegible] پھر جب پھینکدیا اور سر موسی اِس سے خالی ہوگیا تو حکم دیا کہ اب لے یعنی اِس شرط سے کہ ہم ہی کو نافع وضار دیکھے [illegible] کو۔ شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے پھینکدے کہ تو نے اپنے جہت سے [illegible] منافع شمار کیے اور ہمارے [illegible] اور ہم سے لے کہ ہم ہی تیرے واسطے ولی نعمت ہون۔ جنید رح نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام کا خوف طبعی نہین تھا [illegible] عزوجل کے ظہور عزت وجلال سے مسلط کر دیا گیا تھا۔ اقول یہ کلام بھی ظاہر حقیقت ہے اِسواسطے کہ خوف ہو یا طمانیت [illegible] کیفیت ہو اُسمین کوئی اثر مخلوق کا نہین ہے بلکہ خالق عزوجل کے پیدا کرنے سے ہے تو فاعل اِسکا اللہ تعالی ہے اور [illegible] مین ہے پس اللہ تعالے نے خوف پیدا کر دیا اور وہ اِس اژدہے پر چھا گیا یعنی جو دیکھے اُس سے سخت خائف [illegible] کے واسطے پھر تسکین پیدا کر دی اور دوسرون کے واسطے عین خوف رہگیا اور یہ ایسا ہے جیسے مومن کی زبان [illegible] کافرون کے دل مین رعب وخوف پیدا کر دیا ہے۔ فافہم۔ واسطی رح نے کہا کہ خوف اِسوجہ سے کہ موسی علیہ السلام [illegible] دیکھا اقول سخط یعنی خشم اور ظاہر امر اِس سے ظہور جلال وہیبت حق عزوجل ہے اور شاید یہ معنی ہون

کہ یہ معجزہ فرعون کے واسطے تھا اور اس پر اظہار خشم و غضب تھا - ابن دینار رحہ نے کہا کہ تو …
رعب ہیبت جاتا رہے - شیخ استاد رحہ نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام کو عصا پھینکدینے کا حکم کیا …
گنجایش نہین ہی کہ دوسری چیز پر اعتماد و ٹیک کرے اور اس سے نفع اٹھاوے - پھر جب …
عصا کے انقلاب سے معجزہ عظیم دکھلا دیا اور محبت و شوق مین مستقیم دیکھا اور موسی علیہ السلام نے تمام …
کی تو غیر چیز سے آیات قدرت دکھلانے کے بعد خود انکی ذات مین انوار ملک و ملکوت سے ایک نور دکھلایا …
اشیار و آفاق مین دیدار آیات سے منتقل کرکے خود اپنی نفس مین دیدار آیات مین زیادہ قرب ہی اور اس مین …
کیونکہ انسان سب اشیار سے اشرف ہی تو وہ مظہر اتم ہی پس جو تجلی کہ انسان کو خود اپنی ذات انسانی سے حاصل …
اکمل ہی کیونکہ اشیار سے تجلی کی بہ نسبت انسان سے دیدار تجلی اکمل ہی اور انسان کی بہ نسبت خود اپنی ذات سے
ہی تو نہین دیکھا کہ اللہ تعالے نے آفاق و نفس مین فرق کر دیا بقولہ سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ
قریب ہی کہ دکھلاوینگے ہم انکو اپنی آیات کو آفاق مین اور خود انکی ذاتون مین تاکہ انکو کھل جاوے کہ حق وہی ہی …
نفس انسانی اقرب و اکمل ہی لہذا اللہ تعالے نے ذاتی آیت دیکر رسالت کا حکم دیا

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَى
اور لگا اپنے ہاتھ اپنے بازو سے کہ نکلے چٹا ہوکر نہ کچھ بری طرح ایک نشانی اور

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ۝ اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ۝ قَالَ ع
تاکہ دکھاتے جاوین ہم تجکو اپنی نشانیان بڑی جا طرف فرعون کے کہ اس نے سر اٹھایا

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ
اے رب کشادہ کر میرا سینہ اور آسان کر میرا کام اور کھول گرہ میری

لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ۝ هَارُونَ
زبان سے کہ بوجھین میری بات اور دے مجکو ایک کام بٹانے والا میرے گھر کا ہارون

أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا
بھائی اس سے بندھا میری کمر اور شریک کر اسکو میرے کام کا کہ تیری پاک ذات کا بیان کرین

وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا
اور یاد کرین تجکو بہت سا تو تو ہی ہمکو خوب دیکھتا

فی تفسیر الامام ابن کثیر رحہ یہ دوسری برہان رسالت موسی علیہ السلام کے واسطے ہی کہ اللہ تعالی نے حکم دیا - واضمم
الی جناحک - اور ضم کر یعنی ملادے و داخل کر اپنے ہاتھ کو یعنی داہنے کو جسمین عصا تھا …
دیا تھا - جناح یعنی بازو اور مراد بغل کے نیچے یعنی ملادے جنب مین - حاصل یہ کہ داخل کر اپنے داہنے …
بغل کے نیچے جیسا کہ دوسری مین جب صحیح ہی اور بیان اسکی تفسیر بطور اصطلاح ہی اور ایک مقام …

Marfat.com

نکال اسکو سپید۔ مجاہد رح نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام جب اپنا ہاتھ اپنی جیب مین داخل کرتے پھر نکالتے تو روشنی کے ساتھ جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ سراج مین ہے کہ اگر کہا جاوے کہ خالی داخل کرنے پر یہ مترتب کیونکر ہو کہ نکال بیضاء۔ جواب دیا گیا کہ یہان تقدیر کلام یہ ہے کہ اضمم یدک تنضم ثم اخرجہا تخرج بیضاء۔ یعنی ضم کر اپنے ہاتھ کو وہ منضم ہوگا پھر اسکو نکال تو نکلیگا روشن۔ واقول یہ ایک محاورہ اسی معنی کو مفید معروف شائع ہے اور معنی یہی ہین کہ ہاتھ کو جیب مین داخل کر کے نکال تو وہ نکلیگا روشن مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ یعنی سپید روشن ہوگا بغیر بیماری برص یا کسی عیب کے۔ کذا قال ابن عباس و مجاہد و عکرمہ و قتادہ و ضحاک و سدی وغیرہم۔ حسن رح نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے نکالا تو واللہ مثل چراغ کے روشن تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے جانا کہ مین اپنے رب عزوجل سے ملا ہون۔ سراج مین لکھا کہ سوء اصل مین قبیح بات جو کسی چیز مین ہو اور یہان کنایہ برص سے ہے جیسے انسانی جسم جسکا چھپانا فرض ہے اس سے کنایہ سوأۃ سے کرتے ہین اور وجہ کنایہ یہ ہے کہ عرب برص کے نام سے بہت نفرت کرتے اور گھبراتے ہین تو کلام بلیغ بلکہ معجز مین کنایہ الیق ہے اور قرآن پاک کے کنایات سے بہتر کوئی بلیغ نہین ہو سکتا۔ روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے رنگ مین سیاہی تھی اور جب اپنا ہاتھ اپنی جیب مین ڈالکر بائین بغل کے تحت مین لے جاتے اور نکالتے تو مثل برق و مثل آفتاب و ماہتاب کے چمکتا تھا بدون اسکے کہ کوئی مرض ہو اور پھر جب اسکو اعادہ کر دیتے تو ہاتھ کا رنگ مانند سابق کے ہو جاتا۔ اور معلوم ہوا کہ ید سے مراد یہان ہتیلی ہے نہ تمام ہاتھ۔ اور فرمایا۔ اٰيَةً اُخْرٰى حال ہے تخرج کی ضمیر سے یعنی نکال اس ہاتھ کو روشن درحالیکہ یہ دوسری آیت ہے۔ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى بعض نے کہا کہ تقدیر کلام یہ کہ لنریک الکبری من آیاتنا۔ پس الکبری مفعول ثانی اور من آیاتنا۔ حال ہے اور من تبعیضیہ ہے یعنی بعض آیات اور کہا گیا معنی یہ کہ ہم نے تجھے عصا و ید بیضاء دیا تاکہ ہم تجھے دکھلاوین عظمی اپنی بعض آیات مین سے۔ اور اس صورت مین الکبری صفت الکبری اور مفعول دوم محذوف یعنی لنریک بعضا من آیاتنا الکبری۔ اور بعض نے کہا کہ تقدیر یہ ہے لنریک من ایاتنا الآیۃ الکبری۔ تو مراد آیت سے ید بیضاء ہے۔ لہٰذا اختلاف ہوا کہ عصا بڑھکر ہے یا ید بیضاء سراج مین لکھا کہ حسن رح کے قول مین ید بیضاء بڑھکر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لنریک من آیاتنا الکبری۔ اور اسوجہ سے کہ ید بیضاء کا کوئی معارضہ نہین کر سکا بخلاف عصا کے کہ ساحران فرعون نے اسکا معارضہ کیا۔ اور اکثر مفسرین اس قول پر ہین کہ عصا بڑھکر ہے اسلیے کہ ید بیضاء مین تو فقط رنگ کا تغیر تھا اور عصا مین رنگ کا تغیر اور جسم کا انقلاب و زیادتی و ظہور حیات اور اعضاء مختلفہ اور فعل نگلجانے وغیرہ کا پھر دوبارہ عصا ہو جانا پس ان سب امور مین تغیر واقع ہوا تو ... معجزہ ہوا اور قول من ایاتنا الکبری سے استدلال مخصوص ید کے ساتھ نہین ہو سکتا کیونکہ مرجع اسکا تمام کلام ہے اور عصا و ید بیضاء دونون کو شامل ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس بیکار بحث سے کوئی فائدہ نہین ہے ولیکن جب خواہ مخواہ لکھا گیا تو تحقیق اسمین واللہ اعلم یہ ہے کہ اگر حسی تغیر و جسمی تلون دیکھا جاوے تو عصا بلحاظ حس و چشم ظاہر کے واسطے زیادہ حیرت ہے اور اگر از راہ معنی و حقیقت کے دیکھا جاوے تو ید بیضاء اس سے بہت بڑھکر ہے کیونکہ عصا مین ظہور قدرت ایک لکڑی سے ہے اور ید بیضاء مین ظہور قدرت دست موسوی سے ہے اور جو فرق لکڑی و موسیٰ م مین ہے وہی دونون معجزات مین ظہور قدرت کا فرق ہے یہ بیان اگر سمجھا جاتا ہے تو سمجھ لینا چاہیے ورنہ ایسے اختلافات مین مشغول رہنا چاہیے اور معنی قرآن پاک کے ظاہر ہین کہ ہم نے یہ دونون معجزات آیات دیے تاکہ تجھکو آیات کبریٰ مین سے دکھلاوین اور وہب رح نے کہا کہ رب عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ قریب ہو اور برابر اسکو قریب ہونے کا

حکم دیا یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیٹھ درخت سے ملادی اور ہارون علیہ السلام کو
جاتا رہا اور موسیٰ کا ہاتھ عصا پر ٹھہرا اور اُسنے اپنا سر جھکا لیا پھر اِن آیات ذیل کے
فرعون اِنّهٗ طغٰی جا رسول ہو کر فرعون کی طرف کیونکہ اُسنے حد سے تجاوز کیا ہی موسیٰ
کی طرف گویا اصل ہی اور فرعون و اُسکی قوم کی طرف بھی ہا ولیکن فرعون کا ذکر خاص کیا اسوجہ سے کہ
کو غلام بنایا ہی - اگر کہا جاوے کہ سب کافر حد سے متجاوز ہوتے ہین یہ تو جواب یہ کہ
ربوبیت کا مدعی ہو گیا تھا شیخ ابن کثیرؒ نے لکھا کہ حکم دیا کہ فرعون کے پاس جا جو مصر کا بادشاہ تھا جس سے
بھاگ آئے تھے بوجہ اِسکے کہ وہان ایک قبطی ظالم کو مار ڈالا تھا تو حکم دیا کہ جا کر اُسکو اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک
عبودیت کا حکم دے اور تاکید کر کہ بنو اسرائیل کے ساتھ نیکی کرے اور اُنکو تکلیف نہ دے کیونکہ فرعون نے
کیا ہی اور ظلم و بغاوت اختیار کی ہی اور حیات دنیا کو اختیار کر لیا اور رب تبارک و تعالیٰ کو بھول گیا ہی - وہب بن منبہ
نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ میرا رسول ہو کر جا اور تو میری حضور مین ہی مین تیرے ساتھ باتین سنتا اور دیکھتا
محفوظ ہی اور میری حفاظت و رعایت تیرے ساتھ ہی مین نے تجھے اپنی طہاریت و غلبہ سے لباس دیدیا تجھے اس کا
کر دیا تو میرے لشکرون مین سے ایک لشکر عظیم باقوت ہی مین نے تجھے ارسال فرمایا اپنی ایک مخلوق ضعیف کی جانب
قبضۂ قدرت مین بالکل ضعیف الخلقت ہی اُسنے میری نعمت پر ناشکری کی اور میرے مکر سے نڈر ہو بیٹھا ہی دنیا نے اُسکو
مین لیا اُسنے میرا حق ربوبیت بھلا دیا وہ اِس زعم مین ہی کہ مجھے نہین پہچانتا اسکی خرابی آئی کتنا ہی ما علمت لکم الٰہ غیری
اپنے عزت و جلال کی کہ اگر مین نے بندون پر ترحم سے ایک میعاد اجل نہ مقرر فرمائی ہوتی تو اُسی وقت وہ غضب مین گرفتار
دائمی عذاب مین خوار ہوتا یہ گرفتار ہی قبضۂ قدرت جباری ہی جسکے غضب سے آسمان و زمین و پہاڑ و سمندر تھرا اُٹھتے ہین
و مقربین معصومین خشوع و خضوع مین سرنگون ہو جاتے ہین اِس غضب مین اِس کمبخت کا کہین ٹھکانا نہین اگر مین آسمان کو
تو اُسپر پتھر برساوے اور زمین کو حکم دون تو نگل جاوے اور پہاڑون کو حکم دون تو اُسکو پیس ڈالین اور سمندر و دریا کو
تو غرق کرین و لیکن اس خوار بے تعداد کی کچھ ہستی نہین وہ میری نظر سے گر گیا ہی وہ میرے علم قدیم مین کافر ہی و لیکن
وسیع ہی تحمل کامل ہی مین اُسکی طاعت و معصیت سے مستغنی ہون میرے واسطے صحیح ہی کہ مستغنی ہون پس تو میری رسالت
پہونچا دے اور میری عبادت کی جانب اُسکو دعوت کر اور میری توحید و اخلاص کی طاعت کے لیے حکم دے اور میرے
گرفت سے اُسکو یاد دلادے اور آگاہ کر دے کہ میرے غضب کے مقابلہ مین کوئی چیز نہین ٹھہر سکتی باقی ہی
مین تو اپنا حق ادا کر دے کہ اِس سے نرم کلامی کر اِس امید پر کہ نصیحت پکڑے اور ڈرے اور اُسکو
و غضب کی بہ نسبت میرے عفو و مغفرت بندے سے زیادہ قریب ہی جو مجھ سے و مغفرت چاہے
جو مین نے اُسپر دنیاوی لباس پہنایا ہی تجھے اس سے کچھ ہیبت نہ آوے کہ اُسکی پیشانی میرے قبضے
اور نہ اشارہ کر سکتا ہی نہ سانس لیتا اور نہ ہل سکتا ہی جب تک میری اجازت نہ ہو
رب عزوجل کی خدمت مین حاضر ہو اب بھی ہوش مین ہو کہ تیرا غفور ہی اسکی مغفرت

Marfat.com

سے بات مین اُس سے محاربہ کیا اُسکو جبرا کہتا ہی اُسکی برابری کرتا ہی اُسکے بندون کو اُسکی راہ سے روکتا ہی حالانکہ وہ دیکھ کہ وہ مجھے پانی دیتا ہی تیرے لیے اناج اُگاتا ہی تو نہ کبھی بیمار ہوا اور نہ تیرے سر مین درد ہوا اور نہ کبھی محتاج ہوا اور نہ کبھی مغلوب ہوا اور اگر چاہے کہ مجھے جلد گرفتار کرے مہلت نہ دے تو کر سکتا ہی ولیکن وہ حلیم رحیم غفور کریم ہی اُسی نے سب بندے پیدا کر دیے اور وہ محتاج نہین ہی اُسکی بارگاہ اعلی سب سے مستغنی ہی۔ اب اے موسی تو مع اپنے بھائی کے اپنے واسطے کوشش کر و جہاد کرو اور اپنی کوشش مین میرے امید وار رہو اور مین تو اگر چاہون کہ فرعون پر لشکر ہی بھیجون تو پلک مارتے اُسپر اسقدر لشکرون کا ہجوم ہو کہ وہ مع قوم خوار ہو کے نظر آوین ولیکن یہ فرعون خوار یہ جان لے کہ اُسنے اپنے نفس ناہنجار پر غرور کیا اور اپنے لشکرون پر اترایا اور میری طرف سے ایک اکیلا اُسپر غالب ہی اور تم دونون کو اُسکی زینت دنیاوی پسند نہ آوے اور جو راحت و آرام اُسکو دیا گیا ہی اُسپر نظر نہ دوڑانا یہ تو حیات دنیاوی کی تازگی ہی اور اترانے ہوے اسی مین پڑے رہتے ہین اور اگر مین چاہون کہ فرعون تمہاری زینت دیکھکر اپنے کو حقیر سمجھے تو تم کو ایسی زینت دیدون کہ اُسکی قدرت مین نہین ہی ولیکن مین تمکو اس سے بے رغبت رکھتا ہون اور حقیر خسیس دنیا کو تم سے دور رکھتا ہون اور مین اپنے بندگان اولیار کے ساتھ ہمیشہ یہی کرتا ہون کہ دنیاوی زخارف سے اُنکو ایسے ہانک دیتا ہون جیسے مہربان چرواہا اپنے اونٹون کو تکلیف و رنج و خواری و بربادی کے مقام سے دور ہانک لیجاتا ہی سو یہ بات کچھ اسوجہ سے نہین کہ بندگان اولیار میرے نزدیک خوار و حقیر ہین بلکہ اسوجہ سے کہ ایسے معزز و مکرم بندے دار کرامت سے اپنا حصہ پورا کرین اور سالم و غانم داخل رضوان ہون اُنکو دنیا کا زخم و رنج نہ پہونچے یاد رہے کہ وہ لعنت کا گھر ہی اور تو خوب جان لے کہ کسی بندے نے میرے حضور مین اس سے بڑھکر زینت نہین ظاہر کی جو بندہ میرا دنیا مین اپنے اوپر دنیا سے زہد و بے رغبتی کا لباس پہن لیتا ہی یہ اہل تقوی و وارثان جنت کا لباس ہی وہ سکینت و خشوع سے پہچانے جاتے ہین اُنکے چہرہ پر سجود کے اثر سے نشان ہوتے ہین یہی لوگ بالیقین میرے اولیا ہین جب وہ تجھے ملے تو اُنکے لیے اپنے بازو کو نرم کیجیو اور اپنی زبان و دل اُنکے واسطے پست رکھیو اور واضح ہو کہ جس نے کسی میرے ولی کی اہانت کی یا اُسکو ڈرایا تو اُسنے میرے ساتھ کھلا ہوا محاربہ کیا اور اپنی جان کو میرے عذاب کے لیے پیش کیا اور مین اپنے اولیار کی نصرت بہت جلد فرماتا ہون کیا وہ احمق جسنے مجھ سے محاربہ چاہا یہ جانتا ہی کہ میرے مقابلہ مین ٹھہر لیگا اور کیا اُسکو گمان ہی کہ وہ مجھے عاجز کر سکیگا یا وہ میرے قبضہ سے نکل جائیگا یا بچ جائیگا مین اپنے اولیار کا بدلا دنیا و آخرت مین لے لیتا ہون اُنکی مددگاری کسی دوسرے کی طرف نہین چھوڑتا ہون۔ رواہ ابن ابی حاتم عنہ۔ سراج مین ہی کہ وہب رح نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام [illegible] تک خاموش رہے نہین بولے تھے پھر فرشتہ نے آکر حکم پہونچایا کہ تیرے رب عزوجل نے جو تجھے حکم دیا ہی اُسکے واسطے قائم ہو۔ تب موسی م نے عرض

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي سراج مین لکھا یعنی عرض کیا کہ اے رب کھول دے میرے لیے میرا سینہ۔ وسیع کر دے ابن عباس نے کہا مراد یہ تھی کہ مین سواے تیرے کسی سے خوف نہ کرون۔ اس سوال کا سبب وہ تھا جو دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا قال رب انی اخاف ان یکذبون ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی فارسل الی ہارون۔ یعنی اے رب مین ڈرتا ہون کہ وے لوگ مجھے جھٹلاوین اور میرا سینہ پھنچا جاتا ہی اور میری زبان چلتی نہین ہی سو تو رسالت دیدے ہارون کو۔ فرعون ظاہر مین بہت زبردست تھا کہ روے زمین پر اُسکے برابر کوئی نہ تھا تو تنہا اُس سے مقابلہ مین بھیجے جاتے تھے۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ موسی م کی طرف سے رب عزوجل سے درخواست ہی کہ جس کام کے واسطے حکم فرمایا ہی اُسکے واسطے میرا سینہ کھول دے۔ بات یہ تھی کہ اللہ تعالی نے

ایک امر عظیم وکار جسیم کے لیے حکم فرمایا اور موسیٰ ؑ کو ایک ایسے زبردست بادشاہ و زمین [illegible]
بڑا جابر اور بڑا کافر کہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اُسکے پاس لشکروں کی کثرت اور ممالک وسیع و [illegible]
زیادہ قدم بڑھائے ہوئے اور یہانتک مغرور کہ اپنے رعایا سے کہدیا کہ اپنے سوا سے میں تمہارا [illegible]
اور دوسرے یہ کہ موسیٰ ؑ مدت تک اُسکے گھر میں بیٹا بنکر پرورش پاتے رہے آسکی گود میں اُسکے بچوں [illegible]
سے ایک کو قتل کرکے بھاگے تھے اب حضرت خلاق عزوجل نے حکم دیا کہ رسول ہوکر اسی فرعون کے پاس جاوے اور [illegible]
وہ مغرور متکبر اپنے دعوی کو جھوٹا کرے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی توحید کا اقرار کرے اور اسی کے حضور میں سر جھکاوے [illegible]
گڑگڑاوے تو اس حالت کی وجہ سے اپنے رب عزوجل سے دعا کی کہ رب اشرح لی صدری۔ اس کام کے لیے پہلا [illegible]
وَيَسِّرْ لِيٓ أَمْرِي اور آسان کردے میرے واسطے کام میرا۔ یعنی میرے کام میں میرے لیے آسانی کے اسباب میسر کردے
میرے واسطے سبب ہوجا و مددگار و ناصر ہوجا پس یہ کام مجھسے پورا ہوجاوے بلکہ میسر کردے مجھے میرا کام اور بات یہ ہے کہ [illegible]
افعال و حرکات و اقوال صادر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی اُسکے لیے میسر کرنے والا ہوتا ہے۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي
يَفْقَهُوا قَوْلِي اور کھول دے ایک گرہ میری زبان سے لوگ میری بات کو سمجھیں۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ اسوجہ سے [illegible]
میں آنکے روبرو جواہر اور انگارے یا چھوہارے و انگارے پیش کیے گئے تھے تو انگارا منہ میں اٹھا کر رکھ لیا تھا جس سے گرہ [illegible]
اسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آویگا۔ پھر سوال یہ کیا کہ زبان سے ایک عقدہ کھل جاوے اسقدر کہ لوگ میری بات کو سمجھیں [illegible]
نہیں کیا کہ وہ بالکلیہ زائل ہوجاوے بلکہ اسقدر کہ جو مراد ہو وہ لوگوں کی سمجھ میں آجاوے اور یہی قدر حاجت ہے اور اگر بالکل زائل [illegible]
سوال کرتے تو سب زائل ہوجاتا۔ لیکن انبیاء ؑ اسی قدر چاہتے ہیں جسقدر انکو حاجت ہو اسی واسطے کچھ رہگیا چنانچہ فرعون ملعون [illegible]
نے حکایت فرمائی ہے کہ اُسنے کہا۔ ام انا خیر من ہذا الذی ہو مہین ولا یکاد یبین۔ یعنی صاف بات نہیں کہہ سکتا ہے حسن بصری [illegible]
کہ ایک عقدہ کھولا گیا اور اگر اُس سے زیادہ چاہتے تو وہ بھی قبول ہوتا۔ ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ موسیٰ ؑ نے اپنے رب عزوجل
شکایت کی کہ مجھے آل فرعون سے دربارہ قتیل کے خوف ہے جسکو مصر سے نکلنے کے وقت قتل کیا تھا اور اپنی زبان کے عقدہ کی [illegible]
کی کیونکہ آنکی زبان میں عقدہ تھا جس سے وہ بہت سا کلام نہیں کرسکتے تھے اور یہ سوال کیا کہ میرے بھائی ہارون سے میری [illegible]
جو میری طرف سے بہت کلام کی ضرورت میں فصاحت سے گفتگو کردے پس موسیٰ ؑ کی درخواستیں عطا ہوگئیں اور زبان سے ایک [illegible]
کھول دیا گیا۔ ابن ابی حاتم نے ارطاۃ بن المنذر رح سے روایت کی کہ مجھ سے محمد بن کعب قرظی کے بعض شاگردوں نے بیان کیا کہ [illegible]
آنکی قرابت میں سے ایک آیا اور کہا کہ تم میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر یہ نہ ہوتا کہ تمہارے کلام میں لحن ہے اور تم اپنی بات [illegible]
نہیں کرسکتے ہو تو قرظی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اے بھتیجے کیا جب میں بات کرتا ہوں تو تیری سمجھ میں نہیں آتی ہے [illegible]
تو آجاتی ہے تو فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے یہ سوال کیا تھا کہ انکی زبان سے ایک عقدہ [illegible]
بنو اسرائیل اُنکے کلام کو سمجھ لیں اور اس سے زیادہ نہیں مانگا۔ سراج میں لکھا کہ بعض نے لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں [illegible]
پیدائشی تھا تو اُسکے زوال کے واسطے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی مگر اسی قدر کہ لوگ بات سمجھ لیں۔ [illegible]
نے کس غرض سے زبان سے گرہ کھل جانے کی درخواست کی تھی۔ [illegible] قول میں اسواسطے [illegible]

Marfat.com

[illegible] السلام مین ایسا عیب نہ ہو کہ لوگ نفرت کرین اور نہ سنین اور ایک قول مین اسواسطے کہ معجزہ ظاہر ہو جیسے زکریا ع م
[illegible] کلام سے اُنکے واسطے معجزہ تھا ایسے موسی علیہ السلام کی زبان کھل جانا اُنکے حق مین معجزہ تھا - پھر اختلاف ہے کہ سب
[illegible] نہین - ایک قول مین کچھ باقی رہگیا تھا بوجہ قول موسی علیہ السلام کے واخی ہارون ہو افصح منی لسانا - و بوجہ قول فرعون کے
ولا یکاد یبین - اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی زبان مین ایک طرح کی خفیف لکنت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ اِسنے اپنے چچا موسی علیہ السلام سے میراث لیا ہے - حسن بصری رح سے روایت ہے کہ بالکل زائل ہو گیا
بدلیل قولہ تعالے قد اوتیت سؤلک یا موسی - امام رازی رح نے تفسیر کبیر مین کہا کہ قول حسن رح اگر اُنسے روایت صحیح ہو تو ضعیف
ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کی درخواستین سب دیدین اور درخواست مین یہ نہین تھا کہ میری زبان سے بالکل
عقدہ زائل کر دیا جاوے بلکہ یہ ہے کہ واحلل عقدۃ من لسانی - میری زبان سے عقدہ زائل کردے کہ لوگ میری بات سمجھین اور
اسقدر دیدیا تو درخواست پوری کر دی - اور کہا کہ حق یہ ہے کہ اکثر تو زائل ہو گیا اور کچھ بقیہ رہگیا تھا - زمخشری رح نے کشاف مین
کہ عقدہ کو نکرہ رکھا اور یہ نہین کہا واحلل عقدۃ لسانی - میری زبان کا عقدہ زائل کردے - تاکہ اشعار ہو کہ موسی علیہ السلام
نے اسی قدر خواہش کی کہ اُنکی بات اچھی طرح لوگ سمجھ لین - چنانچہ کہا یفقہوا قولی - اور فصاحت کلامی کی درخواست نہ تھی -
رازی نے تبعاً للکبیر لکھا کہ استدلال نطق کی فضیلت پر کئی وجہ سے کیا گیا ہے اول قولہ تعالے خلق الانسان علمہ البیان ثابت
ہوا کہ انسان حیوان ناطق ہے - دوم عقلاء نے زبان کی تعظیم پر اتفاق کیا ہے - زہیر کا شعر ہے ؎ لسان الفتی نصف و نصف فوادہ ❊
فلم یبق الا صورۃ اللحم والدم ❊ یعنی آدمی کی زبان نصف ہے اور نصف اُسکے فواد ہین سو باقی نہ رہا سواے صورت گوشت و خون کے
اور عقلاء نے کہا کہ ما الانسان لولا اللسان الا بہیمۃ مرسلۃ - یعنی زبان نہ ہو تو انسان مین اور بہائم مین فرق نہ ہو اور مثل ہے کہ آدمی
زیر زبان پوشیدہ ہے - سوم مناظرہ آدم و ملائکہ مین زبان ہی سے فضل آدم ظاہر ہوا کہ یا آدم انبئہم باسمائہم - پھر واضح ہو کہ موسی ع م
اول اِس امر رسالت و مہم عظیم سے گریز چاہتا تھا ولیکن امر الٰہی پورا ہو چکا تھا اور موسی پر لازم تھا تو موسی علیہ السلام نے دیکھا
کہ دین مین مظاہرت بہتر ہے جہان خلوص محبت ہو اور کوئی وجہ تہمت کی نہ ہو اور ایسے حال مین دعاء قبول زیادہ ہے چنانچہ حدیث
مین ہے کہ بھائی جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے اُسکے غیبت مین دعاء کرے یعنی وہ دعا زیادہ قبول ہوتی ہے پس موسی علیہ السلام
نے اپنے بھائی کی وزارت کی درخواست کی بقولہ - وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا اور میرے [illegible] وزیر کر دے یعنی رسالت
مین معین ہو جیسے عیسی علیہ السلام نے لوگون سے کہا کہ من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ - اور آنحضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دو وزیر آسمانی جبرئیل و میکائیل ہین اور میرے دو وزیر زمینی ابو بکر و عمر ہین -
رواہ الترمذی وغیرہ - اور مترجم کہتا ہے کہ کثرت سے شواہد و آثار صحاح کے موجود ہین جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قطب کے
یمین و یسار امام ایسر یہ دونون رہتے اور اگر خوف تطویل نہ ہوتا تو مین اِن سب کو جمع کر دیتا ولیکن انشاء اللہ تعالے اپنے موقع
پر ملیگا اور ماسبق مین فی الجملہ لکھا گیا ہے اور عنقریب کچھ آویگا - اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالے
امیر کے ساتھ بہتری چاہتا ہے تو اُسکو وزیر صالح میسر کر دیتا ہے اگر بادشاہ بھولے تو وہ یاد دلاتا ہے اور اگر بادشاہ نیک نیت
پر اعانت کرتا ہے اور اگر بدی کی نیت کرے تو اُسکو باز رکھتا ہے - چونکہ دین مین معاونت ایک منقبت عظیمہ ہے تو موسی ع م نے

اُسکو اپنے بھائی کے واسطے چاہا بقولہ مِّنْ اَهْلِيْ میرے اہل مین اور پھر تصریح کردی [illegible]
بھائی ہارون کو۔پس اہل مین سے تمام قرابت بنو اسرائیل وغیرہ سے نہین بلکہ خاص ہارون کو چاہا [illegible]
وزیر اپنے بادشاہ کے بوجھ اُٹھالیتا ہے یا موازرہ سے مشتق ہے بمعنی معاونت۔کیونکہ وزیر اسکا معاون [illegible]
مشیر ہے چنانچہ لکھا کہ موسی علیہ السلام نے درخواست کی کہ اُسکی معاونت کے لیے اُسکا بھائی ہارون [illegible]
عباس رضہ سے روایت کیا کہ ہارون اُسی وقت نبی ہوگئے جس وقت موسی علیہ السلام نبی ہوئے۔اور ابن ابی [illegible]
عائشہ رضہ سے روایت کی کہ آپ عمرہ ادا کرنے کو مکہ تشریف لیجاتی تھین راہ مین اعراب کی بستی مین [illegible]
اعراب مین سے ایک نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ دنیا مین کون بھائی ایسا ہوا کہ اُسنے بھائی کو سب سے [illegible]
لگے کہ ہم کو یہ کیا معلوم ہے تو اُسنے کہا کہ واللہ مین جانتا ہون۔آپ فرماتی ہین کہ مین نے اپنے دل مین کہا کہ [illegible]
کہنے کے قسم کھاتا ہے کہ اُسکو معلوم ہے کہ دنیا کے بھائیون مین بھائی کو نفع پہونچانے والون مین سب سے [illegible]
نے کہا کہ وہ کون ہے جو تو جانتا ہے اُسنے کہا کہ وہ موسی علیہ السلام ہے جب اُسنے اپنے بھائی ہارون کے لیے نبوت مانگی حضرت [illegible]
فرماتی ہین کہ مین نے کہا کہ واللہ اُسنے سچ کہا۔امام رازی رح نے کبیر مین لکھا کہ ہارون علیہ السلام مین چند امور مخصوص [illegible]
فصاحت بدلیل قولہ ہو افصح منی لسانا۔دوم نرمی بدلیل قولہ یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا براسی۔سوم ہارون علیہ السلام موسی [illegible]
سے بڑے تھے۔ابن عادل نے لکھا ہے کہ چار برس بڑے تھے اور موسی سے فصیح اللسان اور خوبصورت و گورے رنگ کے تھے [illegible]
گھونگھر والے گہرے سانولے تھے۔مترجم کہتا ہے کہ ہارون علیہ السلام بنو اسرائیل کو محبوب زیادہ تھے۔کمافی احادیث المعراج [illegible]
موسی علیہ السلام نے بڑی سفارش کی بقولہ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِيْ وَاَشْرِكْهُ فِيْۤ اَمْرِيْ قوی کردے اُس سے
پیٹھ کو اور شریک کردے اُسکو میرے کام یعنی نبوت و رسالت مین۔اور امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ اشدد بہ ازری
نے کہا یعنی ظہری یعنی ہارون سے میری پشت قوی کردے۔واشرکہ فی امری۔یعنی اُسکو میری مشاورت مین شریک کردے
كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا یعنی یہ دعا میری اس مقصد سے ہے کہ ہم تیری تسبیح بہت کرین۔کلبی رح نے کہا یعنی تیری نماز بہت
اور تیری حمد و ثنا کرین۔تسبیح ایسے کلمات سے ہے کہ جس سے اللہ تعالے کی ذات و صفات کی پاکی ہر ایسی بات سے جو [illegible]
ہو بیان کیجاوے۔وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اور ہم تیرا بہت ذکر کرین۔یعنی تیرے بزرگ صفات کمال سے [illegible]
تیرا اجلال و کبریا بیان کرین۔ابن کثیر رح نے لکھا کہ مجاہد رح نے فرمایا کہ بندہ کثیر ذاکر نہین ہوگا جب تک [illegible]
و بیٹھے اُسکی یاد کرے۔اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا تو ہمارا دیکھنے والا تھا یعنی ازل سے [illegible]
عطا فرمائی اور وہ ہم ہی ہین جو فرعون پر بنو اسرائیل مین سے آویگا یعنی کس خوبی سے تو نے ہماری نگہداشت [illegible]
اور اگر کنت یہان مستمر مراد ہے تو یہ معنی ہین کہ تو ہی ہمارا بصیر ہے یعنی تو ہی خوب [illegible] ہے کہ ہم ان طاعات [illegible]
چاہتے ہین یا تو ہی دانا ہے کہ مجھے اپنی نبوت مین ان چیزون کی حاجت ہے [illegible]
وہ عطا فرماوے۔مترجم کہتا ہے کہ اللہ جل شانہ ارحم الراحمین نے جو موسی علیہ السلام کو [illegible]
اشارات ذکر کردیے جاوین۔ف واضح ہو کہ شیخ ابن العربی رح نے یہان [illegible]

... بیان کرتا ہون کہ قولہ وما تلک بیمینک یا موسیٰ الآیہ - اشارہ نفس بدست عقل ہی کہ عالم شہادت و کسب کمال
... حکمت و تخلق باخلاق الٰہیہ مین اسی نفس پر تکیہ و بھروسا ہوتا ہی یعنی یہ امور بدون اس نفس کے نہین ممکن ہین - و اہش بہا
... - اوراق علوم و حکمت کو درخت فیض سے بجرکت فکری حاصل کرتا ہون بذریعۂ نفس کے - تاکہ قوی حیوانیہ کی اصلاح ہو - اور
... ب اخری حصول مقامات و احوال ہین - قولہ اضمم یدک الی جناحک اشارت ہی کہ عقل کو روح سے منضم کر دے تاکہ منور بنور ہدایت
... ہو کیونکہ عقل تدبیر معاش مین نفس اور اسکی جانب ایمن سے موافق ہو کر مکدر اور مخلوط باوہام ہو جاتی ہی تو مواہب ربانی قبول نہین
... اور نہ منور بانوار ہوتی ہی پس حکم دیا کہ عقل کو روح کے ساتھ جسکا مقام بائین جانب ہی منضم کرے - تخرج بیضاء تاکہ منور بشعاع
... ہو - من غیر سوء - بدون آفت وہم و خیال وغیرہ کے اور قولہ لنریک من آیاتنا الکبریٰ - یہ فنائے وحدت ہی اور دیدار صفات ہی
... طریق ذات ہی پس قیامت کبریٰ مین دیدار ذات کے لائق ہو - اذہب الیٰ فرعون الآیہ - جسپر خودی غالب ہو کر محجوب ہو گیا اور
... عبودیت سے خارج ہو گیا - اور لکھا یہ مقام دلالت کرتا ہی کہ نبوت و رسالت فنائے ذاتی پر موقوف نہین ہی کیونکہ موسیٰ علیہ السلام
نے جو چلہ کھینچا جسمین انکو شہود ذاتی عطا ہوا ہی وہ فرعون کے ہلاک کے بعد ہوا ہی اور یہ رسالت و دعوت ابھی مقام تجلیات صفات
مین ہوا ہی اور اس سے تقویت ہوتی ہی اس قول کو جو ہم نے بارہا بیان کیا ہی کہ اکثر سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد نبوت
... وحی و ابتداء تنزیل کے واقع ہوئی ہی - قولہ رب اشرح لی صدری - یعنی بنور یقین و تمکین در مقام تجلی صفات تاکہ انکی ایذا و طعن
... سفاہت سے دل تنگ نہون تاکہ جب مین تیرے کلام سے انکے ساتھ کلام کرون تو تیری ہی سماعت سے انکا کلام سنون اور
... ہی کلام پاؤن اور تیری ہی نظر سے انکی ایذا دیکھون اور تیرا ہی فعل دیکھون غرض کہ جسطرح میرا مقابلہ وے لوگ کرین وہ مین
... ہی طرف سے دیکھون اور سنون اور اس بلا پر تیرے ہی ساتھ صبر کرون اور میرے نفس کو انکی طرف سے ظاہر نہ ہو کہ وہ انکی
صفات و اپنی صفات مین تجھ سے محجوب ہو جاوے - قولہ ویسر لی امری یعنی امر دعوت اسطرح آسان کر دے کہ تیری توفیق و مساعدت
... وہ قبول کرین اور سنین اور معاندین مطرود رہین - قولہ واحلل عقدة من لسانی - یعنی عقدہ عقل و فکر جو صریح تبلیغ رسالت و تردید
... مین مانع ہوتے ہین وہ کھول دیے جاوین کہ صریح کلام الٰہی دلیری و جرأت سے پہونچایا جاوے اقول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
... یہ انحلال سابق تھا کہ آپ نے صریح انکے بتون و اباطیل کی تکذیب و تردید کی اور کیون نہین کہ ابتدا سے صریح وحی آپ کو
... تھی نہ بواسطہ آپ کی زبان کے - فافہم - اور شیخ نے لکھا کہ باقی قصہ محتمل تاویل نہین ہی اور اشارت اسمین موسیٰ قلب اور ہارون
... ہی کہ تائید عقلی قلب کو اکتساب کمالات مین مدد ہی - ف - قال الشیخ العارف الشیرازی فی العرائس قولہ تعالیٰ واضمم
الی جناحک الآیہ - اشارت ہی کہ سوائے شہود کبریائی و مشاہدۂ جمال کے سب سے دست ہمت مضموم و بند کرلے تو وہ بیضاء
... احدیت نکلے اور اکوان و حدثان سے پاک ہو جاوے اور اس صورت مین آیت تجلی ہوگا کہ اہل عالم کو اسکے چہرہ سے
... ظاہر ہوگا - ... بھی اشارہ ہی کہ دست ظاہری کو اپنے اس پہلو سے جسمین قلب ہی ملا دے تو بیضاء ہو جائیگا کیونکہ قلب
... مشاہدے سے جو نور ہی اسکا عکس تیرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا - اور اسمین ایک ادب کی تعلیم کا اشارہ ہی کہ حضور کبریا مین
... کہ فعلی مارا جاوے یا الواح توڑی جاوین یا ہارون کی داڑھی پکڑی جاوے تاکہ وہ محل معجزہ ہو جاوے -
... اسمین ایک واقعہ ہی کہ مین ایک روز حضوری حضرت اور خلوت مین حاضر تھا کہ مین نے دعا کے واسطے حضرت

الٰہی سبحانہ تعالیٰ کے حضور میں اپنا ہاتھ نکالا پس ہاتف اسرار نے مجھے آواز دی کہ اپنا ہاتھ ضم کر اور میں
اپنا ہاتھ اپنے بغل کے نیچے ملا لیا پس اُسکے بعد مجھے اپنے قلب میں اور صورت میں ایسے امور ظاہر
ہوئے ۔ شیخ جنید رح نے کہا کہ اشارت ہے کہ اپنی ہمت کو مجتمع رکھ اور پریشان خاطر مت ہو ۔ قولہ
کہ ید بیضاء بڑا معجزہ دیکھکر آیت تھا اور بہ اسطرح کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے دست موسیٰ علیہ السلام کو
تو اسمین سیرت و اتصاف اسی سے تھا جو دست قدرت میں کمال ہے یعنی اسی کا پرتو تھا ۔ اور اسی معنی میں
او حد المصطفین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قرب نوافل ہے جسمیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی محبت سے بیان فرمایا کہ اسکے کان
و پاؤں ہو جاتا ہے ۔ پھر ارسال فرمایا ۔ بقولہ اذہبا الی فرعون انہ طغیٰ منجملہ حکمت کے یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام قرب
ربوبیت میں اس حالت کے قریب ہو گئے تھے کہ جلال عزت میں فناء ہو جاویں تو حقیقت سے انکو شریعت میں مشغول کیا
جب موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ مشاہدہ سے مجاہدہ کی طرف رجوع ہے اور اعداء سے معارضہ کا حکم ہے تو حق عز وجل سے
کی کہ ۔ رب اشرح لی صدری ۔ تاکہ مخالفوں کے ساتھ رہنے کی طاقت حاصل ہو اور یہ اسوجہ سے کہ وہ مشاہدہ حق میں
زیادہ لطیف ہو رہے تھے تو قوت قدرت و تمکین عزت سے طلب کی ۔ اور کہا کہ یسرلی امری ۔ تاکہ زبان کھلے اور
مقام حق اللہ ہے اور حق الٰہی عبودیت میں مقام امتحان ہے اور امتحان میں مشاہدہ اصل سے حجاب ہوتا ہے پس اس سے خوف کیا
شرح الصدر کی درخواست کی ۔ اور مقصود یہ کہ جب میں عین شریعت میں مشاہدہ حقیقت سے غائب ہوں تو میرے سینہ کو
کے نور سے منشرح فرما دے تاکہ تجھ سے محجوب نہ ہوں تو نہیں دیکھتا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح ادا سے رسالت میں
صحبت اغیار کے اثر سے شکایت کی بقولہ انہ لیغان علیٰ قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ ۔ یعنی میرے قلب پر غین
ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں ۔ اور حاصل درخواست موسیٰ علیہ السلام کا فائدہ یہ کہ نور قدس سے
کھول دیا جاوے کہ مقام انس میں عجائب غیب و کشف دیکھیں اور کام میں آسانی دیجاوے کہ استقامت کے ساتھ اداے رسالت
و شریعت میں قائم رہیں ۔ قولہ واحلل عقدۃ من لسانی ۔ اسمیں بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسرار حقیقت بزبان شریعت ادا کیے جاویں
ہر ایک اپنے مرتبہ و منزلت پر اُسکو حق سمجھے حتیٰ کہ اہل اشارت و حقیقت اُسکو اپنے حال پر سمجھلیں ۔ قولہ
الخ ۔ عموم اشارت یہ ہے کہ وزیر چاہیے جو میرے قول کی تعبیر بیان کردے کیونکہ وہ میرے ۔ قولہ
مجمع البحار کلام ازلی سے ہے اور اس حالت میں مجھے تجھ سے غیر کی طرف مشغولی نہیں ہوگی
کے اندر یہ ہے کہ شرح الصدر وغیرہ کی درخواست اسوجہ سے کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے اپنا مقام
پہچانا اور خوف کیا کہ اس ضعف حدوثیت کے ساتھ کیونکر شہود قدم میں موازی ہوگا اس حالت میں کہ تجلی
اول تجلی انوار جلال الذات والصفات میں فنا ہو جائیگا اور کیوں نہیں کہ اگر
سے بڑے ہوں بلکہ ہزار در ہزار عرش سے بڑے ہوں تو سطوات الوہیت
سے درخواست کی کہ شرح الصدر عطا ہو اور بقاے حق کے ساتھ
حامل تجلیات صفات و ذات ہو اور اس انبساط کی راہ سے

…وذات کے علوم حادث کی ادراک مین آوین یا اہل زمان ومکان اسکو ادراک کرین۔ ولیکن مقصود … استعداد کمال کے واسطے منبسط فرماوے جانتک علم ازل مین ہوگا وہی ہوگا اور قوله واحلل عقدة من لسانی۔ … زبان کو صفت بصفات حق کردے کہ مین تیرے حضور مین مناجات وعرض حال کرسکون اور تیرے اوصاف سے بندون کو آگاہ کرسکون کیونکہ تیرے اوصاف کے بیان کے واسطے زبان بصفت قدم چاہیے ہی شیخ حسین رح نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی نے موسی ؑ سے … صفت دور کردیا اور حضور دیا اور امتناع کا بقیہ کچھ نہین رہا تو مقام مواجہہ مین لایا گیا اور حضرت حق عزوجل نے اُسکی زبان کھول دی تو اُسنے … سوال کے لائق درخواست کی کہ شرح الصدر عطا ہوتا کہ مقام مواجہہ مین اور خطاب مین وسعت ہو انبساط ہو پھر اپنے لائق احوال مین سے اپنے … امر کی آسانی کی درخواست کی تاکہ بلند مقام پر ترقی ہو اور جان لیا تھا کہ جو اُس تک پہونچ گیا اُسکو کوئی چیز عارض کے حال مین ہوتی ہے پھر اسکے بعد لائق احوال پر نظر کرکے زبان سے عقدہ حل ہونے کی درخواست کی۔ جب یہ احوال پورے ہوئے تو حضور الٰہی کی صلاحیت وارشاد وہدایت کی لیاقت پوری ہوئی اور یہ فضل الٰہی ہے چنانچہ اللہ تعالی نے اُس سے احسانات بیان فرمائے

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰىٓ ۝

فرمایا ملا تجکو تیرا سوال ای موسے اور احسان کیا ہی ہمنے تجھ پر ایک بار اور

إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلٰىٓ أُمِّكَ مَا يُوحٰىٓ ۝ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ

جب حکم بھیجا ہم نے تیری ماں کو جو آگے سناتے ہین کہ ڈال اُسکو صندوق مین پھر اُسکو ڈالدے

فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ

پانی مین پھر پانی اُسکو لے ڈالے کنارے پر اُٹھالے اُسکو ایک دشمن میرا اور اُسکا

وقف لازم

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۝ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيٓ ۝ إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ

اور ڈالدی مین نے تجھ پر محبت اپنی طرف سے اور تاکہ تیار ہو تو میری آنکھ کے سامنے جب چلنے لگی تیری بہن

فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۝ فَرَجَعْنٰكَ إِلٰىٓ أُمِّكَ

کہنے لگی مین بتاؤن تمکو ایک شخص کہ اُسکو پالے پھر پہونچا یا ہم نے تجکو تیری ماں پاس

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۝ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ

کہ ٹھنڈی رہے اسکی آنکھ اور غم نہ کھاوے اور تو نے مارڈالی ایک جان پھر نکالا ہمنے تجکو اُس غم سے

وَفَتَنّٰكَ فُتُونًا ۝ قف

اور جانچا تجکو ایک ذرہ جانچنا

قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى یعنی فرمایا کہ ای موسی سب جو کچھ تو نے مانگا تجھے دیا گیا۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰى اور ہم نے تو تجھپر دوسرے وقت انعام کیا ہے۔ اسمین کئی باتون پر تنبیہ ہی ایک یہ کہ گویا فرمایا کہ ہم نے سوال سے پہلے انعام کیا ہی تو اب تجھے کیون محروم فرماوین جب تو نے سوال کیا۔ دوم تجھے حسن رعایت سے تربیت فرمائی … ادب وعبودیت کے ہین بعد احسان کے تجھے رد نہین کرینگے۔ سوم ہر ایک مصلحت تیری ضرورت کی ہمکو خود ملحوظ …

تجھے اِس مرتبہ عالیہ پر پہونچا دیا جو بدون تیرے سوال کے ہی اب تو نے سوال کیا [illegible]
ایک ایذا ہی تو اِس مقام ترحم مین اُسکے ذکر مین کیا حکمت ہی - جواب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف [illegible]
ور رازی رح نے جواب دیا کہ اِسواسطے ذکر کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو کہ یہ سب نعمتیں تجھے [illegible]
بلکہ محض فضل و کرم ہی - اگر کہا جاوے کہ مرۃ اخری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ احسان [illegible]
مرۃ اخری سے ایک انعام مقصود نہین کیونکہ یہ قلیل و کثیر پر بولا جاتا ہی بلکہ یہ مقام [illegible]
عجیب شان سے واقع ہوے ہین - چنانچہ اِنمین سے آٹھ انعام بیان فرماکے - اول قولہ اِذْ اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّكَ
تیری مان کو وحی کی - یہ وحی بطریق نبوت نہ تھی کیونکہ عورت مین صلاحیت نہین کہ وہ قاضی ہو یا امام [illegible]
ولی ہونے کی صلاحیت اکثر علمار کے نزدیک ہی تو وہ نبوت کے واسطے کیونکر لائق ہو سکتی ہی - اور وحی بدون نبوت کے [illegible]
آئی ہی کقولہ تعالےٰ اوحی ربک الی النحل الآیہ وقولہ اذ اوحیت الی الحواریین الآیہ - پھر اختلاف ہی کہ یہ وحی کیونکر تھی [illegible]
یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے خواب دیکھا تھا جسکی تعبیر یہ تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کو صندوق مین رکھکے دریا مین ڈال [illegible]
اللہ تعالیٰ موسیٰ کو اُسے واپس دیگا - دوم یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل مین اُسکا عزم بالجزم پیدا ہو گیا تھا - سوم
دل پر گذرا اور غالب ہو گیا - رازی وغیرہ نے کہا کہ اِن سب پر اعتراض ہو سکتا ہی کہ دریا مین ڈال دینا قریب ہلاک کرنے
اور اسی خوف کے برابر ہی جو فرعون کی حرکات سے بنو اسرائیل کی اولاد قتل کرنے مین تھا تو کیونکر اِسپر اقدام جائز ٹھہرا
دیا گیا کہ شاید موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے استقرار سے معلوم کیا کہ خواب سچ ہے تو سمندر مین ڈالدینا بہ نسبت فرعونیون [illegible]
پڑنے کے اچھا تھا - اور مترجم کہتا ہی کہ اِن علمار سے یہ اضطراب اور ایسی تقریر بعید ہی کیونکہ خالق افعال ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ
اور امور تقدیری اپنی راہ سے جاری ہوتے ہین پس موسیٰ علیہ السلام کی تربیت جس طور سے تھی اور مادر موسیٰ علیہ السلام کے واسطے
تھی وہ اِس پیرایہ مین ظاہر ہوئی تو غور اِسکے فوائد و اُسکی محقق حکمتون مین چاہیے نہ آنکہ ایسے لاطائل خیالات ہون - چہارم تو [illegible]
شاید اُس زمانہ کے بعض انبیار کو وحی کی گئی ہو جیسے شعیب علیہ السلام اور اُسنے خواہ خود آکر یا بذریعۂ خط کے موسیٰ علیہ السلام [illegible]
مان کو آگاہ کیا ہو - اعتراض کیا گیا کہ اگر ایسا ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی مان کو خوف نہ ہوتا - جواب دیا گیا کہ خوف بمقتضاے [illegible]
ہو سکتا ہی جیسے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف سے خوف تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس
رسالت جانے کا حکم دیدیا تھا - پنجم قول یہ کہ شاید اگلے انبیار مثل ابراہیم و اسحٰق و یعقوب و یوسف وغیرہ کے کسی نے یہ [illegible]
اور وہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو پہونچی ہو - مترجم کہتا ہی کہ توجیہ چہارم و پنجم دونون نہایت بعید ہین اور کوئی [illegible]
کی نہین ہی پس اقرب للصواب قول ششم ہی وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے کوئی فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے پاس [illegible]
یہ لوگ بنو اسرائیل خاندان نبوت سے ہین جیسے مریم علیہا السلام کے پاس جبرئیل علیہ السلام بشکل [illegible]
ہوا کہ جب ہم نے وحی کی تیری مان کو مَا يُوحٰى جو وحی کیا جاتا ہی یعنی جو نہین معلوم ہو سکتا مگر [illegible]
یہ کلمہ مبدل منہ ہی اور بدل اِسکا قولہ اَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ یعنی تو اسکو [illegible]
پس ڈالدے موسیٰ کو یعنی اِسی طرح صندوق کے اندر کیا ہوا - فِي الْيَمِّ یم کے اندر [illegible]

[illegible]ل مین دریاے نیل مراد ہی - مترجم کہتا ہی کہ خلاصہ بیان یہ ہی کہ اللہ تعالے نے موسی ع کی
[illegible]ت مین کر دے اور پھر اُسکو دریا مین ڈالدے اور لوگون نے وحی مین کلام کیا کہ کیونکر وحی کی گئی
[illegible] چند گروہ ہوے اور سب تکلف ہین اور شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو
[illegible]ین کا قصہ اور جو انعام اُنکی والدہ کے ساتھ فرمایا اور والدہ اُنکی اُنکو دودہ پلاتی تھین اور فرعون و اُسکے وزرا و امرا
[illegible]ا کرتی تھین کہ موسی علیہ السلام کو قتل نہ کر ڈالین اور موسی علیہ السلام ایسے سال پیدا ہوے تھے کہ جس سال
[illegible]ائیل مین جو لڑکا پیدا ہو وہ قتل کیا جاوے تو موسی علیہ السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور یہ کیا کرتی تھین کہ
[illegible] علیہ السلام کو دودہ پلایا پھر اُسمین رکھکر سمندر مین یعنی نیل مین لٹکا دیا اور اُسکی رسی کا ایک سرا اپنے مکان مین رکھا پھر
[illegible]ضرورت ہوئی تو اُسکو اسی طرح نکالکر دودہ پلا دیا ایک روز اتفاق سے لٹکا کر چاہا کہ رسی کا سرا باندہ دے کہ وہ کنارہ ہاتھ سے
[illegible]ٹ گیا اور دریا اُسکو بہا لیگیا اور موسی علیہ السلام کی مان کو وہ غم والم لاحق ہوا کہ جسکا بیان اللہ تعالی نے فرمایا فی قولہ واصبح
[illegible]ام موسی فارغا - اور دریا نے اُسکو بہا کر فرعون کے محل سراے کے نیچے کنارہ پر لگایا اور وہی لوگ تھے کہ بنو اسرائیل مین جو
[illegible]پیدا ہوتا اُسکو قتل کر ڈالتے تھے پس حضرت قادر قوی عزیز عزوجل نے حکم دیا اور حکم اُسی کا پورا ہی کہ موسی علیہ السلام کو اُسی
[illegible]پرورش کرے اور اُسی کے کھانے پانی سے پالے اور یہی ہوا - مترجم کہتا ہی کہ اس روایت کے موافق یہ وحی الٰہی وہ ہی
[illegible] اُسکی حکمت بالغہ سے نظام عالم مین تدبیر جاری ہی اور ہر ایک شخص وہی کرتا ہی جو اُسنے مقدر کیا اور اپنی مشیت سے جاری فرمایا
پس موسی علیہ السلام کی والدہ کے دل مین یہ تدبیر آئی کہ موسی کو تابوت مین رکھکر پرورش کرین اور اُسکو دریا مین ڈالدین
[illegible]ایک رسی سے اپنے قابو مین رکھین - ولیکن اللہ تعالے نے فرمایا - **فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ** پس چاہیے کہ
[illegible]دے دریا اُسکو کنارہ پر لاکر - پس شیخ ابن کثیر رح کی تفسیر کے موافق معنی یہ ہین کہ دریا نے اُسکو بہا لیجا کر کنارہ لگا دیا یعنی
[illegible] امر بیان بمعنی خبر ہی اور حاصل یہ ہوا کہ موسی علیہ السلام کی والدہ سے تو یہانتک الہامی تدبیر جاری کی کہ وہ صندوق مین
[illegible]کے دریا مین لٹکاتی تھین پھر دریا سے یہ تدبیر جاری کی کہ اُسنے رسی چھوٹ جانے کے روز بہا کر محل سراے فرعون کے نیچے کنارہ
لگا دیا - اور موافق معالم و بیضاوی و سراج و کبیر و جلالین وغیرہ کے اول ہی مین وقت پیدایش کے موسی علیہ السلام کی
[illegible]دہ نے اُنکو تابوت مین ڈالکر اُسکو روغن قیر سے مسدود کر کے دریا مین ڈالدیا - چونکہ دریا کا ساحل پر اُسکو پہونچانا واجب الحصول
کیونکہ ارادہ الٰہی متعلق ہو چکا تھا تو دریا کو بمنزلہ ذی تمیز مطیع کے قرار دیکر بطور حکم کے اُسکو ارشاد فرمایا کہ ساحل پر پہونچا دے
[illegible]لگا جاوے کہ یہی کلام مقتضی ہے کہ دریا مین ڈال دیا تھا کہ دریا نے اسکو ساحل پر پہونچایا نہ آنکہ وہ ساحل پر لٹکا تھا جیسا کہ
[illegible] کثیر رح نے ذکر فرمایا ہی تو جواب یہ ہی کہ ابن کثیر رح کے موافق جب ساحل سے چھوٹ کر دریا مین بہا پھر دریا نے اُسکو ساحل
[illegible]دیا تو یہی صورت ہو گئی جو اور مفسرین نے اختیار کی ہی کیونکہ اُنکے موافق بھی کنارہ ہی سے صندوق ڈالا گیا - بیضاوی و معالم
[illegible]مین مذکور روایت ہی کہ موسی علیہ السلام کی والدہ نے صندوق مین روئی رکھکر موسی علیہ السلام کو اُسمین رکھا اور صندوق
[illegible] کو روغن قیر سے مسدود کر دیا کہ اُسمین پانی نہ جاوے اور اُسکو دریا مین ڈال دیا اور دریا سے ایک نہر نکالی گئی تھی
[illegible] باغ مین جو محل سراے کے متعلق تھا جاتی تھی اور ایک حوض تک منتہی تھی اور فرعون مع اپنی بی بی آسیہ بنت مزاحم

حوض کے کنارہ بیٹھا سیر کرتا تھا جب اُسنے صندوق کو دیکھا تو چھوکریون وغیرہ کو حکم دیا …
تو دیکھا کہ ایک طفل اُسمین ہی جسکے ساتھ اُسکو یکایک سخت محبت ہو گئی - اور بغوی نے …
اُسکو ساحل پر لگا دیا لیکن اُسمین کچھ بعد نہین ہی کہ ساحل سے دہانہ نہر مراد لیا جاوے کیونکہ ساحل …
یعنی جسکو پانی کے تھپیڑون نے کاٹ دیا ہو ولیکن عرف مین کنارہ مراد ہوتا ہے - بالجملہ …
اُسکا دشمن پرورش کرے اور حسن عنایت تھی کہ موسی علیہ السلام کی والدہ سے علیحدہ کر دیا …
يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ اُسکو لیوے میرا دشمن اور اُسکا دشمن - تکرار عدو کے واسطے تفخیم فرعون …
بھی دشمن ہی اور یہ کہ موسی علیہ السلام میرے بندون اور لیار مین سے ہی پس ظاہر بیان یہ ہی کہ موسی علیہ السلام کی …
حکم پہونچا کہ یہ لڑکا انبیاء بنی اسرائیل مین سے اولوالعزم ہوگا تو اِسکو اِسطرح دریا مین ڈالدے اور اُسکو اُسکا دشمن …
اور ہم پھر تجھے واپس دینگے اور بھید چھپانے کی تاکید کردی - پھر دوسرا احسان بیان فرمایا جب کہ فرعون نے …
بچہ نکلوایا **وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي** اور ہم نے ڈالدی تجھپر محبت اپنی طرف سے - قال ابن کثیر رح یعنی …
کے دل مین کہ اُسنے تجھسے کرنی شروع کی سلمہ بن کہیل رح نے کہا یعنی مین نے تجھے اپنے بندون کا محبوب کر دیا …
کہا کہ تو منی یا تو القیت کے متعلق ہی تو معنی یہ ہین کہ مین نے تجھے محبوب کر دیا اور جنکو اللہ تعالی نے محبوب کیا اُنکو …
محبوب کرتے ہین یعنی وہ محبت اہل زمین کے واسطے بھی نازل کر دی - مترجم کہتا ہی کہ اگر کہا جاوے کہ پھر موسی علیہ السلام …
ہوے حالانکہ یہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو جواب یہ کہ یہان محبۃ نکرہ کہا ہی یعنی ایک قسم کی محبت ڈالی اور محمد صلی اللہ …
کے واسطے محبت کاملہ ہی اور مانند موسی علیہ السلام کے ہارون علیہ السلام اپنی قوم کے دوسری طرح محبوب تھے جیسا کہ احادیث …
معراج مین مصرح ہی - پھر زمخشری نے کہا اور یا کلمہ منی متعلق بمحذوف ہی صفت محبت یعنی محبۃ خاصۃ منی - تو معنی یہ ہین کہ …
تیری طرف سے تیرے دشمنون و دوستون کے دلون مین محبت بو دی کہ وے تجھسے محبت کرنے لگے اسی واسطے آسیہ …
کہا کہ قرۃ عین لی ولک لا تقتلوہ - یہ میرا قرۃ العین ہی اور تیرا ہی تم اِسکو قتل مت کرو - اور یہی مختار ابن کثیر رح ہی - معالم …
سے روایت ہی کہ موسی علیہ السلام کے چہرہ پر ایک طرح کا جمال تھا اور آنکھون مین عجب ملاحت تھی کہ دیکھکر آدمی کو رحم …
مترجم کہتا ہی کہ اِس مقام پر ایک عجیب بات ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کی طرف سے جب بندہ کسی درجہ کا محبوب ہوتا ہی …
و دشمن سب اُس سے محبت کرتے ہین ولیکن اولیاء الٰہی یعنی مومنون کی محبت اِس سے حق ہو نافع ہی اور کافرون کی …
محبت اِس سے اُنکو کچھ مفید نہین بلکہ وے تحت سلطنت قہاری حضرت جبار ذوالجلال والاکرام …
کو نگاہ عداوت سے نہین دیکھ سکتے ہین پھر مومنون کی محبت اُسکے ساتھ محبت صحیحہ کے طریقہ … مقبول …
کی محبت اُسکے ساتھ محبت فاسدہ ہی جو اللہ تعالے کے یہان مقبول نہین ہی کیونکہ محبت مذکورہ ایمان …
وہ مقبول ہی جو ایمان سے پیدا ہو اور وہ محبت مقبول نہین جو کفر سے پیدا ہو …
مین سے جو روافض کی طرف سے شیطان وسوسہ ڈالوے کہ اہل بیت علیہم السلام سے یہ لوگ …
یہ لوگ ذرہ برابر بھی اُنسے محبت صحیحہ رکھتے تو اُنکی اولیاء صالحین … ہوتے …

قوله وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اور تاکہ تو تربیت پاوے میری رعایت وحفاظت پر کہ مین تیرے ساتھ تھا جیسے جب کسی شخص کو کسی چیز کی زیادہ نگہداشت ورعایت ہوتی ہے تو اسکو نظر کے روبرو رکھتا ہے اور جو چیز روبرو ہوتا ہے تو اُس سے کہتا ہے کہ ... روبرو بناوے تاکہ میری مراد ومقصود سے خلاف نہو جاوے۔ کذا قال الزمخشری ... پر اعتراض کیا گیا کہ اللہ تعالے کے ... ورعایت مین ہر چیز ہے تو اسمین موسی علیہ السلام کے واسطے کوئی زیادہ ... نہوئی۔ جواب یہ ہے کہ یہی اہتمام شان مزید خصوصیت ہے۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابو عمران الجونی رح نے اسکی تفسیر مین ... کہ تربیت بعین اللہ ہو۔ معمر بن المثنی نے کہا یعنی اسطرح کہ مین دیکھتا ہون۔ قال المترجم ظاہر اِسکا موہم ہے کہ کہین اللہ تعالی ... بھی دیکھتا ہے حالانکہ اللہ تعالی سے کوئی چیز پوشیدہ نہین ہے بلکہ مراد اہتمام شان ہے۔ اور قتادہ رح نے کہا کہ غذا پاوے میری ... مرضی سے۔ عبد الرحمن بن زید نے کہا کہ ہم نے اسکو بادشاہ کے گھر مین کردیا کہ وہان نعمت ولاڈ کے ساتھ پرورش پاوے اور یہی ... منت ہے۔ اور جو زمخشری نے لکھا ہے اسی کی تبعیت بیضاوی وسراج وجلالین وغیرہ نے کی ہے اور نحاس رح نے کہا کہ یہ محاورہ لغت مین معروف ہے۔ ابو عبیدہ وابن الانباری نے قتادہ رح کی تفسیر پر کہا کہ مراد یہ کہ غذا پاوے میری محبت پر۔ اور یہ بھی محاورہ ہے اور بعض نے کہا کہ تغذی بعین اللہ۔ جو قتادہ وغیرہ نے فرمایا ہے اپنے ظاہر پر رکھا جاوے اور عین بھی صفات مین سے قرار دیا جاوے اور کچھ تاویل نہ کیجاوے اور یہی موسی علیہ السلام کے واسطے خصوصیت ہوگی۔ واضح ہو کہ قولہ ولتصنع عطف ہے پس یا تو جملہ محذوف پر مانند وفعلت ذلک لتصنع۔ یعنی مین نے ایسا اسواسطے کردیا تاکہ تو پرورش پاوے ہمارے روبرو۔ یا صرف جملہ اول کا متعلق محذوف ہے یعنی القیت علیک محبۃ منی لیتلطف بک ولتصنع۔ یعنی مین نے تجھپر اپنی طرف سے محبت ڈالدی تاکہ تیرا دشمن تجھپر پیار کرے اور تاکہ پرورش پاوے الخ۔ ذکرہ الزمخشری وغیرہ۔ چوتھا احسان قولہ۔ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ جبکہ جاتی ہے تیری بہن۔ سگی بہن تھین اور نام اُنکا وہ تھا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی ماں کا نام تھا یعنی مریم بنت عمران۔ یہان بجاے ماضی کے جبکہ گئی تھی تیری بہن۔ مضارع فرمایا گویا وہی حالت اسوقت تیرے روبرو ہے اور اِسکا یہی فائدہ ہوتا ہے کہ اُس حالت کی صورت روبرو ہو جاتی ہے فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ پس کہتی ہے کہ بھلا مین تمھین ایسے شخص کو بتلادون جو اسکی کفالت کریگی یعنی تیری بہن نے خفیہ طور پر پتہ لگا کر فرعون کے یہان جا کر ڈیوڑھی والون سے جو دائی کی تلاش مین تھے کہا کہ مین تم کو ایسی عورت بتلادون جو اچھی طرح اُسکی پرورش کرے۔ شیخ ابن کثیر رح وغیرہ نے لکھا کہ بات یہ ہوئی کہ جب موسی علیہ السلام صندوق سے ... لے گئے اور یہی رائے ٹھہری کہ اسکو قتل نہ کرو اور موسی علیہ السلام نے انین قرار پکڑا تو آسیہ رض کی توجہ سے اُسکے لیے دائیان ... ہوئین مگر موسی علیہ السلام نے کسی دائی کا دودھ نہ لیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا وحرمنا علیہ المراضع من قبل۔ یعنی ہم نے اُسپر تمام ... حرام کردیے تھے یعنی کسی کا دودھ نہین لیتا تھا پس اُنکی بہن ڈھونڈھتی ہوئی وہان پہونچی تو اُسنے کہا کہ ہل ادلکم علی اہل بیت ... لکم وہم لہ ناصحون۔ کیا تم کو پتا بتلادون ایسے گھرانے والون پر جو تمھارے لیے اُسکی کفالت کرین اور وے اُسکے خیرخواہ ... مراد یہ کہ تمھاری اجرت پر اسکو دودھ پلادین اور یہان آسیہ رض کو نہایت اضطراب تھا کہ جب دودھ ہی نہین لیتا ہے تو اُسکی ... کیا ... ہے پس اُنکی بہن لوگون کے ساتھ موسی علیہ السلام کو اپنی ماں کے پاس لائی تو اِسکا دودھ لے لیا اور بعض نے ... یہان کو یہان لائی تو اُسکا دودھ لے لیا پس لوگون نے آسیہ رض کو خوشخبری دی اُسکو بہت خوشی ہوئی اور اُسنے بلا لیا

Marfat.com

اور کہا گیا کہ موسی علیہ السلام قبل اسکے تین یا چار مہینہ اپنی مان کا دودھ پی چکے تھے [illegible]
پلاوے - موسی علیہ السلام کی والدہ نے اُس سے انکار کیا اور کہا کہ مین گھر نہین چھوڑ سکتی [illegible]
یقین اس وعدہ کے جو اُنکو فرشتہ سے پہونچا تھا آخر آسیہ رض نے کہا کہ اچھا [illegible] کبھی مجھے [illegible]
کو اپنی گود مین لیکر چلین - یہی اللہ تعالے نے فرمایا - فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ [illegible]
پاس کَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا تاکہ اُسکی آنکھین ٹھنڈی ہون - وَلَا تَحْزَنَ اور وہ غمگین نہ ہو - [illegible]
موسی اُنکے چھوٹنے سے غمگین نہ ہو - مترجم کہتا ہے کہ ظاہرا یہ اسوجہ سے کہ انبیاء علیہم السلام باطنی حالت [illegible]
ملغل ہون اور اِس صورت مین قولہ تعالے حرمنا علیہ المراضع - تحریم اپنی حقیقت پر ہو سکتی ہے ولیکن ظاہر [illegible]
اولی ہے - اور یہی قول ابن کثیر رح نے مختار کہا اور اِسی پر اقتصار کیا اور لکھا کہ موسی علیہ السلام کی برکت سے [illegible]
رفعت و راحت حاصل ہوئی اور آخرت مین عظمت و عزت ہے اور اِسی واسطے حدیث مین ہے کہ مثل الصانع الذی یحتسب
الخیر کمثل ام موسی ترضع ولدھا وتاخذ اجرھا - یعنی مثال اِس کار کرنے والے کی جو اپنے نیک کار مین ثواب کی نیت [illegible]
موسی علیہ السلام کی مان کی مثل ہے کہ وہ اپنے بچہ کو دودھ پلاتی اور اجرت لیتی - مترجم کہتا ہے کہ یہ اصل شریف ہے کہ [illegible]
مین اجرت لیوے اور اِس کام مین ثواب کی بھی نیت رکھے تو اللہ تعالی اپنے فضل سے اُسکو دونون دیتا ہے اور ہمارے
کے نزدیک اگرچہ خالص عبادات کی اجرت لینے مین اختلاف تھا اور امام و اصحاب کے قول مین نہ چاہیے لیکن متاخرین
جواز کا فتوی دیا اور یہی قول امام شافعی و ایک جماعت کا ہے اور یہی اِسوقت اوفق ہے - واللہ تعالی اعلم - واضح ہو کہ قولہ اذ
ظرف ہے اور کلام اِسمین ہے کہ ظرف مذکور مین عامل کون ہے تو کہا گیا کہ القیت - یا قولہ لتصنع ہے اور کہا گیا کہ یہ بھی جائز ہے کہ قولہ اذ
الی امک - کے اذ سے یہ اذ تمشی - بدل واقع ہو ولیکن اِس قول پر یہ مشکل پیش آتی ہے کہ او حینا کا وقت اور اِسکا وقت جدا
وحی اور وقت واقع ہوئی اور یہ دوسرے وقت ڈھونڈھنے چلی ہے اور جواب یہ دیا گیا کہ یہ ظرف ہے اور ظرف مین اتساع [illegible]
درست ہے جیسے کہتے ہین کہ مین زید سے سنہ فلان مین ملا تھا اور تو بھی کہدیتا ہے کہ مین بھی جب ہی ملا تھا حالانکہ [illegible]
اِس سال کے شروع مین زید سے ملا اور تو آخر مین ملا مگر جب ہی کا لفظ بولتے ہین یا عربی مین لقیتہ اذ ذاک [illegible]
پانچوان احسان ارشاد فرمایا بقولہ - وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور تونے قتل کیا ایک نفس کو - ابن عباس [illegible]
قبطی ہے جو اسرائیلی کو مارتا تھا اور اسرائیلی کی فریاد سے موسی علیہ السلام نے قبطی کو گھونسا مارا اور وہ مر گیا [illegible]
نے بیان کیا کہ موسی علیہ السلام کی عمر اُسوقت بارہ برس کی تھی - مترجم کہتا ہے کہ قبطی کے [illegible]
مین دس برس یا شاید کچھ ہی زیادہ رہے تو اُسوقت عمر حضرت موسی علیہ السلام کی تیس [illegible]
واللہ اعلم - فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ پس غم قصاص سے تجھکو نجات دی [illegible]
خوف سے غمگین تھے کما قال تعالی فاصبح فی المدینۃ خائفا یترقب - چھٹا احسان [illegible] وَفَتَنّٰكَ [illegible]
تجھکو امتحان کیا اور فتنہ مین ڈالا - اور بعض نے کہا یعنی بلا مین ڈالا - ابن عباس رض کے بیان [illegible]
امتحان کے بعد دوسرے امتحان مین مبتلا کر کے سبب سے خلاصی دی [illegible]

Marfat.com

والدہ دوسرے سال نہ ہوا جو سال قتل سے چھوڑا جاتا تھا - دوم یہ کہ تابوت مین کرکے سمندر مین ڈالے
سوم رضاع سے محروم کیے گئے پھر ان کا دودھ ملا - چہارم فرعون کی داڑھی نوچی حتی کہ اُسنے قتل کا ارادہ کیا -
تو قتل کیا اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالی نے یہان اپنے انواع نعمت کا شمار فرمایا ہی تو یہان اُسکے کیا معنی ہین کہ ہم نے تجھکو
فتنون مین مبتلا کیا - جواب دیا گیا دو طرح - ایک یہ کہ فتنہ بمعنی خالص کرنا جیسے عرب بولتے ہین کہ فتنت الذہب - یعنی سونے کو
میل سے پاک کیا - دوم یہ کہ فتنہ وہ سختی کہ جسمین آدمی اپنے دین سے پھر جاوے وقال تعالی اذا اوذی فی اللہ جعل فتنۃ الناس
کعذاب اللہ - اور قال تعالی ولقد فتنا الذین من قبلہم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین - پس جب اس فتنہ سے سلامت
رہے تو بڑا احسان عظیم ہی اور اُسمین ثواب عظیم ہی - مسئلہ کیا یہ روا ہی کہ اللہ تعالی کے نام مین فتان کہا جاوے یعنی فتنون مین
ڈالنے والا - جواب یہ کہ نہین - کیونکہ اللہ تعالی کے نام وہی کہے جاوین جنپر واقف کر دیا گیا ہی یعنی یہ توقیفی ہین انہین قیاس سے
اور لغات سے نہین بنانا چاہیے اور یہ تو اسوجہ سے بھی روا نہین ہی کہ عرف مین اُسکو مذمت قرار دیتے ہین - اور حدیث الفتون
عبداللہ بن عباس رضہ سے مروی ہی رواہ ابن مردویہ وابن ابی حاتم وابن جریر وابن المنذر وعبد بن حمید والنسائی وقال
الامام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رح حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا یزید بن ہارون انبانا اصبغ بن زید حدثنا القاسم
بن ابی ایوب اخبرنی سعید بن جبیر - کہا سعید بن جبیر نے کہ مین نے ابن عباس رضہ سے قولہ تعالی وفتناک فتونا - کا سوال کیا تو
کہا کہ اے ابن جبیر سویرے سے دن آنے دے کیونکہ اُسکی حدیث طویل ہی پس مین دوسرے روز صبح سے حاضر ہوا تاکہ جو مجھ سے
حدیث الفتون کا وعدہ کیا ہی وہ پورا کرین تو ابن عباس رضہ نے شروع کیا فرعون و اُسکے وزیرون نے باہم تذکرہ کیا
کہ ابراہیم علیہ السلام سے اُسکے رب عز وجل نے وعدہ کیا کہ تیری اولاد مین انبیاء و بادشاہ کرونگا - جیسے مشہور اخبار ہوتے ہین
جیسے اخبار کے طور پر تذکرہ کیا کہ اس قوم بنو اسرائیل مین یہ بات معروف ہی کہ اُنکے جد اعلی ابراہیم ع نے ایسی خبر دی ہی پس
اُن کے بعض مجلس والون نے کہا کہ بنو اسرائیل تو اُسکے منتظر ہین اُنکو اسمین کچھ شک نہین ہی اور پہلے بنو اسرائیل گمان کرتے
تھے کہ وہ یوسف بن یعقوب ہی جب اُسنے انتقال کیا تو کہنے لگے کہ یون ابراہیم علیہ السلام نے وعدہ نہین کیا ہی پس فرعون نے
رائے پوچھی - تو لوگون نے مشورہ کے بعد اتفاق کیا کہ لوگون کو چھریان دیکر بھیجا جاوے وے بنو اسرائیل مین پھر کر
جو لڑکا پیدا ہو اُسکو ذبح کر ڈالین پس اُنھون نے یہی کرنا شروع کیا جب اُنھون نے دیکھا کہ بنو اسرائیل مین سے بوڑھے اپنی
موت سے مرتے ہین اور چھوٹے اسطرح ذبح کیے جاتے ہین تو کہنے لگے کہ عنقریب بنو اسرائیل فنا ہو جاوینگے تو تمھارا انجام یہ ہوگا
کہ سب کام خدمت اپنے ہاتھون کرو گے تو ایک سال جو لڑکا ہو مار ڈالو اور لڑکیان ہمیشہ چھوڑتے رہو اور دوسرے سال
پیدا ہو لڑکا یا لڑکی اُسکو قتل مت کرو تو چھوٹے بڑے ہوکر مردون کی جگہ قائم ہون پس تم انہین سے جو زندہ چھوڑتے ہو
اُنکی تعداد نہین بڑھیگی جس سے تم ڈرتے ہو کہ وے لوگ اپنی کثرت سے غالب ہو جاوین اور جو تم انہین سے مار ڈالتے ہو
تو بھی تمھاری ضرورت کے لائق ہو جاوینگے بالکل فنا نہ ہونگے پس اسی بات پر سب نے اتفاق کیا - پھر موسی ع کی
والدہ کو ہارون ع کا حمل رہا اور اُس سال پیدا ہوے جس سال کے بچے قتل نہین کیے جاتے تھے تو اطمینان والدہ سے
پیدا ہوے اور دوسرے سال اُنکو موسی علیہ السلام کا حمل رہا اور اس سے اُنکے دل مین غم والم پیدا ہوا اور اے ابن جبیر یہ

بھی فتون سے ہے اور موسیٰ کی ماں کو غم نے گھیرا کہ وہ اس سال پیدا ہوا ہے جس میں قتل کیا جاتا [illegible]
کہ غم و اندوہ مت کر ہم اسکو تجھے واپس کر دینگے اور اسکو رسول بناوینگے اور جب [illegible]
ڈالدے پس جب موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوے تو انکی ماں نے یہی کیا جب موسیٰ علیہ السلام [illegible]
شیطان آیا تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنے دل میں کہا کہ میں جلدی [illegible]
تو اسکو کفن دیتی اور دفن کرتی اور یہ مجھے زیادہ بہتر تھا بہ نسبت اسکے کہ میں نے اسکو [illegible]
پھر پانی اس صندوق کو مع موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہوے وہاں پہونچا جہاں گھاٹ تھا [illegible]
آسیہ رضی اللہ عنہا کی لونڈیاں وہاں پانی لیتی تھیں جب انھون نے صندوق دیکھا تو نکال لیا [illegible]
نے کہا کہ اسمین مال ہے اور اگر ہم نے اسکو کھول ڈالا تو ملکہ ہمارے قول کی تصدیق نہین کریگی [illegible]
اسکو اٹھا لے گئین اسمین سے کچھ نہین نکالا اور لیجا کر ملکہ کے سپرد کیا اسنے جب کھلوایا تو اسمین ایک لڑکا پایا [illegible]
آسیہ اس لڑکے کی ایسی محبت ڈالی کہ آسیہ رض کو کسی سے ایسے محبت نہ ہوئی تھی - واصبح فؤاد ام موسیٰ فارغا - صبح کو [illegible]
کا دل ہر یاد سے خالی تھا سواے یاد موسیٰ علیہ السلام کے - پھر جب فرعونی ذبح کرنے والون نے یہ حال سنا تو اپنی چھریاں [illegible]
وہان چلے کہ جا کر اس طفل کو ذبح کر ڈالین - یہ بھی اثر ابن جبیر منجملہ فتون کے تھا پھر ملکہ آسیہ رض نے کہا کہ جاؤ تم اسکو [illegible]
بنو اسرائیل کی [illegible] نہین کردیگا مین جاتی ہون فرعون سے اسکو ہبہ مانگے لاتی ہون سو اگر اسنے مجھے ہبہ دیدیا تو تم [illegible]
کام اچھا کیا اور خوب کیا اور اگر اسکے ذبح کا حکم دیا تو مین تم کو ملامت نہین کرونگی پس ملکہ وہاں سے فرعون کے پاس آئی [illegible]
میرا اور تیرا قرۃ العین ہے فرعون بولا کہ تیرا ہوگا اور رہا میرا تو مجھے اسکی کچھ حاجت نہین ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
قسم اسکی جسکی قسم کھائی جاتی ہے کہ اگر فرعون اقرار کرتا کہ میرا قرۃ العین ہے جیسے اسکی بی بی رض نے اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ اسکو [illegible]
کرتا جیسے اسکی بی بی رض کو ہدایت کی ولیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو محروم کیا - پھر ملکہ آسیہ رض نے اپنے گردیش کی عورتون کو [illegible]
اسکے واسطے کوئی دائی تلاش کرے پس دائیان جمع ہوئین ولیکن جب ملکہ آسیہ کسی دائی کو چھانٹتی کہ اسکی چھاتی [illegible]
چھاتی پر متوجہ نہ ہوتا یہانتک کہ ملکہ آسیہ ڈری کہ دودھ نہ پیے گا تو مر نہ جاوے اور اس جہت سے اسکو [illegible]
کہ وہ بازارون و لوگون کے مجمع و مجلسون مین پھرایا جاوے اس امید پر کہ کوئی دائی ملجاوے [illegible]
کسی کا دودھ قبول نہ کیا - اور موسیٰ کی ماں نے اس حال سے صبح کی کہ از خود رفتہ تھی اور قریب تھا [illegible]
نے اسکو ثابت قدم رکھا پھر اسنے موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کہا کہ جدھر صندوق بہتا گیا ہے [illegible]
دیکھے کہ کسی سے کچھ ذکر سنائی دیتا ہے وہ لڑکا زندہ ہے یا دریائی جانور اسکو کھا گئے [illegible]
گئی سو موسیٰ کی بہن نے پہلو سے اسکو دیکھ لیا اور ان لوگون کو شعور نہین ہوا اور جبکہ [illegible]
سو جب اسنے دیکھا کہ وہ کسی کی چھاتی نہین لیتا ہے تو نہایت خوشی ہوئی [illegible]
کفالت کرینگے اور وے اسکے خیرخواہ رہینگے - لوگون نے اسکو گرفتار کر لیا [illegible]
اور تو شاید اسکو پہچانتی ہے اور اس معاملہ مین شک کیا - اثر ابن جبیر منجملہ فتون [illegible]

Marfat.com

[illegible] دولت مین ایسی وجہ سے کہتی ہون کہ بادشاہی ملکہ کی خدمت مین خوشی سے رغبت کرینگے اور آسکے انعام اکرام
[illegible] کے اور وہ میری مان ہی تو انھون نے چھوڑ دیا وہ روانہ ہوکر اپنی ان کے پاس آئی اور مان کو اس قصہ سے آگاہ کیا پس
ان کی مان آسکے ساتھ وہان آئی جہان لوگ موسی کو لیے ہوے تھے جب لوگون نے اسکو مان کی گود مین رکھا تو کلبلا کر آسکے دودہ کو
پیا اور چوسنے لگا یہانتک کہ کوکھین بھر گئین اور اسی وقت ایک شخص خوشخبری لیکر ملکہ آسیہ رضہ کے پاس روانہ ہوا کہ ہم نے آپکے بیٹے
واسطے دائی پائی - ملکہ رضہ نے آسکو بلایا لوگ آسکو لیکر آئے اور اندر بھیجا جب ملکہ نے اسطرح حال دیکھا تو خوشی سے کہا کہ تو دائی
میرے اس بچہ کو تو رکھ اور دودہ پلایا کر مین اپنے اس بیٹے کو جسقدر پیار کرتی ہون آسقدر کسی کو پیار نہین کرتی ہون - موسی کی
مان نے کہا کہ مین اپنا گھر نہین چھوڑ سکتی ہون میری اولاد ضائع ہوجائیگی اگر حضور کا جی چاہے تو مجھے دیدیجیے آسکو مین اپنے گھر
لیجاؤن میرے ساتھ رہیگا اور مین آسکی پرداخت و غور و بھلائی مین کچھ کمی و قصور نہین کرونگی - اسطرح البتہ مجھے منظور ہے کیونکہ مین اپنے
اولاد و گھربار کو نہین چھوڑ سکتی ہون اور مادر موسی کو وہ وعدہ الٰہی یاد آیا جو اللہ تعالی نے فرمایا تھا اس جہت سے مادر موسی نے ہٹ
اور یقین کر لیا تھا کہ اللہ تعالی موافق وعدہ کے ضرور مجھے واپس دیگا - پھر آسی روز آسکو لیکر اپنے گھر واپس آئی اور اللہ تعالی نے
موسی کو اچھی پرورش سے بڑھایا کیونکہ آسنے موسی کے بارہ مین ازل سے حکم دیدیا تھا اور جب تک موسی علیہ السلام بنو اسرائیل کے
محلہ مین جو شہر کے ایک طرف آباد تھے دودہ پیتا و پرورش پاتا تھا تب تک بنو اسرائیل بخوف ملکہ رضہ و رعایت کے قبطیون کے ہر طرح
ظلم سے محفوظ ہوگئے تھے - جب موسی علیہ السلام بڑے ہوے تو فرعون کی ملکہ نے ایک روز مادر موسی علیہ السلام سے کہا کہ مجھے
اپنے بیٹے کی زیارت کرادے پس موسی علیہ السلام کی مان نے آسکے واسطے ایک روز مقرر کیا اور ملکہ رضہ نے تمام وزراء و امراء
[illegible]مار اور اہل ریاست سے کہلا بھیجا کہ تم مین سے کوئی باقی نہ رہے جو آج نہ آوے اور سب کے سب میرے بیٹے کے واسطے آج
[illegible] و کرامات سے استقبال کرو تاکہ مین دیکھون اور مین اپنا ایک معتمد بھیجتی ہون کہ دیکھون ہر آدمی آج کیا ہدیہ دیتا [illegible]
مان کے گھر سے نکلے اور جبتک ملکہ رضہ کے پاس داخل کیے گئے آسوقت شروع سے وہانتک ہدایا و کرامات کا ہجوم ہوگیا [illegible]
موسی علیہ السلام کو ملکہ آسیہ رضہ کے پاس داخل کیا تو آسنے بہت کچھ زر و جواہر نثار کیا اور بہت خوشی کی اور موسی کی مان
[illegible] عطیہ دیا اور بہت شکریہ ادا کیا پھر کہا کہ مین آسکو فرعون کے پاس لیے جاتی ہون کہ وہ بھی عطیہ دے پس جب فرعون
[illegible] لے گئی اور آسکو فرعون کی گود مین دیا تو موسی علیہ السلام نے فرعون کی داڑھی پکڑ کر زمین کی طرف کھینچی - اسمین آسکے
[illegible] گرد تھے ان دشمنون نے فرعون سے کہا کہ تو دیکھتا ہے کہ یہ تو وہی وعدہ معلوم ہوتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے رب
[illegible] تھا کہ وہ ایک لڑکا ہوگا آسکی اولاد مین سے جو تیرا وارث ہوگا اور تجھپر غالب ہوگا اور تجھے قتل کر ڈالیگا - فرعون نے جلادون
[illegible] اسکو قتل کرین - ای ابن جبیر یہ منجملہ فتون کے سب بلاؤن سے سخت تھا پس ملکہ آسیہ رضہ آئی اور کہا کہ ای بادشاہ تجھے
[illegible] کیا رائے سمجھ مین آئی ہے جسکو تو نے مجھے ہبہ کیا تھا تو فرعون نے کہا کہ تو اسکو دیکھتی نہین ہے یہ قصد کرتا ہے کہ مجھے پچھاڑ
[illegible] دیوے - ملکہ آسیہ نے کہا کہ یہ ناسمجھ بچہ ہے اور میرے اور اپنے درمیان ایک امر قرار دے کہ جس سے حق بات پہچانی
[illegible] انگارے منگوا اور دو جواہر منگوا سب آسکے سامنے کر اگر سمجھدار ہے اور اسنے جواہر کو لیا اور انگارے چھوڑ دیئے تو پہچانا
[illegible] اور اگر انگارے لیوے اور جواہر چھوڑے تو جان لینا کہ کسی عاقل کا کام نہین ہے کہ جواہر چھوڑ کر انگارے لیوے

فرعون راضی ہوا اور انگارے وجواہر منگوائے گئے موسی علیہ السلام نے جھٹ انگارے پکڑ لیے
چھین لیے کہ اسکا ہاتھ جلا دیوینگے پس ملکہ نے کہا کہ بھلا تو نے دیکھا۔ پس اللہ تعالی نے جو موسی
حالانکہ وہ قصد کرچکا تھا اور اللہ تعالی تو اپنا حکم موسی علیہ السلام کے بارہ میں پورا کرنے والا تھا
ہو گیا تو آل فرعون یعنی رؤسار قبط میں سے کسی فرد بشر کو یہ مجال نہ تھی کہ بنو اسرائیل میں سے کسی فرد بشر کے
کے ساتھ پیش آوے یہانتک کہ وے لوگ بالکل باز رہے اور بنو اسرائیل خوب چھوٹے۔ پھر ایں بیچ میں کہ موسی علیہ السلام
کے کنارے سیر کرتے تھے کہ ناگاہ دو شخصوں کو لڑتے دیکھا ایک فرعونی تھا اور ایک اسرائیلی تھا پس اسرائیلی نے موسی
سے قبطی کی فریاد کی پس موسی علیہ السلام کو سخت غصہ آیا کیونکہ فرعونی نے اس اسرائیلی کو گرفتار عذاب کیا تھا اور جا
کی منزلت بنو اسرائیل میں کسقدر ہے اور وہ انکی حفاظت کرتا ہے اور لوگ تو یہی جانتے تھے کہ موسی علیہ السلام کی دائی بھی
ہے سوائے اور موسی علیہ السلام کے کہ وہ واقف تھیں مگر انکہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو اس معاملہ میں ایسی
ہو کہ سوائے موسی علیہ السلام کے کوئی اسپر واقف نہ تھا۔ پس موسی علیہ السلام نے اس سخت غصہ میں فرعونی کو ایک
کہ وہ مر گیا اور سوائے اللہ تعالی کے انکو کوئی نہیں دیکھتا تھا مگر وہی اسرائیلی البتہ حاضر تھا پس جب وہ قبطی اس گھونسے
سے مر گیا تو موسی علیہ السلام نے کہا کہ یہ عمل شیطان سے ہے وہ کھلا گمراہ کرنے والا ہے پھر کہا کہ اے رب میرے میں نے اپنی
ظلم کیا مجھے بخشدے پس اللہ تعالے نے اسکو بخشدیا وہ غفور رحیم ہے پس موسی علیہ السلام نے شہر میں صبح کی اس حال
خوفناک تھے اور اخبار پر کان لگائے تھے۔ پھر فرعون کے پاس خبر پہونچی کہ بنو اسرائیل نے ایک قبطی کو قتل کر ڈالا ہے تو ہما
انسے لے اور انکو ایسا دلیر نہ کردے۔ تو فرعون نے کہا کہ مجھے اسکا قاتل تلاش کردو اور گواہ تبلاؤ کیونکہ بادشاہ اگرچہ اپنی
ساتھ برگزیدہ پیارا ہوتا ہے مگر اسکو یہ روا نہیں ہے کہ دوسروں سے بغیر گواہوں کے قصاص لے لے تو تم اسکا علم حاصل کرو پس
تلاش کرتے پھرتے تھے کوئی گواہ نہیں ملتا تھا اور نہ قاتل معلوم ہوتا تھا ناگاہ موسی علیہ السلام نے پھر اسی اسرائیلی کو دیکھا
کل پایا تھا کہ وہ ایک دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے پس اسنے پھر موسی علیہ السلام سے فریاد کی اور موسی علیہ السلام اپنے اس
سے نادم ہوچکے تھے اور جو دیکھا اسکو بھی ناگوار جانا پھر وہ اسرائیلی غضب میں آکر چاہتا تھا کہ فرعونی سے چپٹ جاوے
موسی علیہ السلام نے اسرائیلی سے کہا کہ تو بڑا بیہودہ ہے اور اسرائیلی نے موسی علیہ السلام کو جو دیکھا تو وے ویسے ہی غص
بھرے ہیں جیسے کل تھے جب فرعونی کو مارا تھا اور آج خود اسرائیلی سے یہ کہا تھا کہ تو بڑا بیہودہ ہے تو اسنے سمجھا کہ آج کے غص
ارادہ کیا ہے اور خوفناک ہو گیا ولیکن موسی علیہ السلام نے قبطی ہی کو ارادہ کیا تھا مگر اسرائیلی نے خوف کے اسنے کہا کہ
کیا آپ چاہتے ہیں کہ آج مجھے قتل کردیں جیسے کل فرعونی کو قتل کیا ہے اور یہ کہا اسکا اس خوف
اسنے گمان کیا کہ موسی میری طرف ارادہ کرتے ہیں۔ پھر دونوں اسرائیلی و فرعونی ایک دوسرے کو چھوڑ کر بھاگ
جاکر جو خبر اسرائیلی سے سنی تھی فرعونیوں سے بیان کی پس فرعون نے جلادوں کو بھیجا کہ موسی کو قتل کر
راستہ سے آہستہ آہستہ چلے کہ موسی کو تلاش کریں اور یہ انکو خوف نہ تھا کہ موسی علیہ السلام
کے دوستوں سے ایک شخص نے نکلا شہر سے گلی کوچوں کی راہ سے موسی کے پاس جانے

تک پہنچ گیا اور اُسنے موسی علیہ السلام کو اِس حال سے آگاہ کیا - اے ابن جبیر یہ منجملہ فتون کے ہے - پس موسی علیہ السلام وہان
سے نکلکر بے سروسامان مدین کی جانب متوجہ ہوئے اور اِس سے پہلے اُنھون نے کبھی مشقت نہین اُٹھائی تھی اور نہ راستہ جانتے
تھے سواے اِسکے کہ اُنکو اپنے رب عزوجل سے نیک امید تھی کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ لگا دیگا - پھر جب چلتے چلتے آپ مدین پر
پہونچ گئے تو وہان لوگون کا گروہ پایا جو پانی چوپاؤن کو پلاتے تھے اور اُنسے علحدہ دو عورتین دیکھین کہ اپنی بکریان علحدہ لیے
کھڑی ہین اُنسے کہا کہ ارے تم دونون کا کیا حال ہے کہ لوگون سے علحدہ کھڑی ہو وہ بولین کہ ہمکو قوت نہین ہے کہ ہم قوم سے مزاحمت
کرین یعنی جاؤ نکے اندر گھسین اور ہم تو اِنھین لوگون کے بچے ہوے پانی سے اپنی بکریون کو پلا لیتے ہین پس موسی علیہ السلام نے
انکے واسطے پانی کھینچا اور چرس بھرا ہوا بہت سا پانی اکیلے ایکبارگی کھینچ لیتے تھے حتی کہ پہلا گروہ اُنھین دونون عورتون والا
ہوگیا اور یہ دونون عورتین اپنی بکریان لیکر اپنے باپ پاس چلی گئین اور موسی علیہ السلام ایک درخت کے سایہ کے نیچے جاکر
بیٹھے اور کہا کہ اے رب جس بھلائی کا مین محتاج تھا تو نے مجھپر نازل فرمائی اور دونون لڑکیان جب اپنے باپ کے وہان پہونچین
تو باپ نے کہا کہ ایسی جلدی تم بکریون کو پیٹ بھرے تھن بھرے لے آئین آج تمھارے واسطے کوئی نئی بات ہے - اُنھون نے موسی
کے حال سے باپ کو آگاہ کیا تو شعیب علیہ السلام نے دونون مین سے ایک کو حکم دیا کہ اُسکو بلا لاوے وہ آکر موسی علیہ السلام
کو بلا کر لے گئی جب موسی علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام سے باتین کین تو اُنھون نے فرمایا کہ خوف نہ کر تم نے ظالم قوم سے
نجات پائی فرعون یا اُسکی قوم کا یہان غلبہ نہین ہے اور ہم اُسکی مملکت مین نہین ہین - پھر ان دونون لڑکیون مین سے ایک نے
کہا کہ اے باپ اسکو اجیر مقرر کر لو کیونکہ بھلا اجیر وہ ہے جو قوت والا امانت دار ہو حضرت شعیب نے غیرت مین آکر پوچھا کہ
تجھے اُسکی قوت و اُسکی امانت کہان سے معلوم ہوئی اُسنے عرض کیا کہ قوت (اُسنے وہ بیان کیا جو اُسنے چرس کے تنہا کھینچنے مین
دیکھا تھا اور کہا کہ مین نے اِس سے زیادہ قوت والا کوئی مرد چرس کھینچنے والون مین نہین دیکھا اور رہی اُسکی امانت تو جب مین
اُسکے بلانے کو متوجہ ہوئی اور آدمی کی شباہت اُسکو ظاہر ہوئی تو اُسنے مجھے دیکھا اور جب قریب ہوئی اور اُسنے مجھے جانا کہ عورت
ہے اپنا سر جھکا لیا پھر نہین اُٹھایا یہانتک کہ مین نے آپ کا پیغام پہونچایا پھر مجھ سے فرمایا کہ میرے پیچھے چل اور راستہ مجھ سے بیان
کر جانا سو اُسنے یہ اِسی وجہ سے کہا کہ وہ مرد امین ہے پس باپ کو جو غیرت آگئی تھی وہ غصہ دور ہوا اور اُسکو سچ جانا اور جس لڑکی
کی یہ بات کہی تھی اُسی کی جانب گمان دوڑایا اور کہا کہ اے موسی کیا تجھے خواہش ہے کہ مین اپنی اِن دونون لڑکیون مین سے ایک
بیاہ دون اِس شرط سے کہ تو میرا اجیر ہو آٹھ برس اور اگر تو نے دس پورے کر دیے تو تیری طرف سے ہین اور مین تجھپر
ڈالنا نہین چاہتا ہون اور انشاء اللہ تعالے تو مجھے صالحین سے پاویگا - موسی علیہ السلام نے اسکو منظور کیا پس موسی
پر آٹھ برس واجب تھے اور دو برس انکی طرف سے وعدہ تھے اللہ تعالے نے اُسکی طرف سے اُسکا وعدہ بھی پورا کر دیا کہ موسی
نے دس برس تمام کر دیے - سعید بن جبیر نے کہا کہ مین ایک نصرانی سے ملا اور وہ اُنہین سے عالم تھا تو اُسنے مجھ سے کہا کہ تم جانتے
ہو موسی علیہ السلام نے کون مدت پوری کی تھی اور مین اُسوقت تک نہین جانتا تھا تو مین نے انکار کیا کہ مین نہین جانتا ہون
پھر مین ابن عباس سے ملا اور مین نے آپ سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ ارے تجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آٹھ برس موسی پر
واجب تھے اور موسی علیہ السلام اُسمین سے تو کچھ کم نہین کر سکتے تھے اور یہ معلوم ہے کہ دو برس وعدہ تھے اور اللہ تعالی اپنے نبی کا

وعدہ پورا کرنے والا ہے پس موسی علیہ السلام نے دس برس پورے کردیے پھر مین آپی المعراني [illegible]
کہا کہ جس سے تونے پوچھا ہے وہ اسمین تجھ سے زیادہ آگاہ ہے مین تے کہا کہ ہان وہ عالم جلیل [illegible]
نے میعاد پوری کی اور اپنی بی بی کو لیکر روانہ ہوے تو آگ کا اور عصا کا اور ید بیضا کا جو قصہ ہوا [illegible]
تم پر بیان فرما دیا ہے پھر موسی علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے شکایت اس امر کی عرض کی [illegible]
مقتول کے خوف تھا اور اپنی زبان کی گرفتگی کا شکوہ عرض کیا کیونکہ آنکی زبان مین گرہ تھی کہ بہت سی [illegible]
اور اپنے رب رحیم سے درخواست کی کہ اسکے بھائی ہارون سے اسکی مدد کیجاوے وہ اسکا مددگار ہوو [illegible]
مین جہان اسکے زبان نہین چلے وہان گفتگو کردے پس اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی درخواستین پوری کر [illegible]
زبان سے ایک عقدہ کھول دیا اور ہارون کو اللہ تعالی نے وحی کی اور حکم دیا کہ وہ موسی علیہ السلام سے ملے پھر [illegible]
اپنے عصا کی قوت پر چلے یہانتک کہ اسمے وہارون سے ملاقات ہوئی پھر دونون باب فرعون کی طرف روانہ ہوے [illegible]
زمانہ تک اسکے دروازہ پر تھے انکو اجازت ہی نہین ملتی تھی پھر بہت مدت کے بعد انکو اجازت ملی پس دونون نے [illegible]
دونون تیرے رب کے رسول ہین اسنے کہا کہ ہمارا رب کون ہے اور ان دونون نے اسکو وہ جواب دیے جو اللہ تعالی [illegible]
قران پاک مین بیان کیے ہین۔ فرعون نے کہا کہ پھر تیرا ارادہ کیا ہے اور موسی علیہ السلام کو وہ مقتول یاد دلایا پس [illegible]
نے وہی عذر کیا جو قرآن مین مذکور ہے۔ موسی علیہ السلام نے کہا کہ میری مراد صرف یہ ہے کہ تو اللہ تعالی پر ایمان لاوے [illegible]
بنو اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردے۔ فرعون نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ تیرے پاس کون گواہی اس امر کی ہے [illegible]
رسول ہے۔ موسی علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا وہ بڑا اژدہا ہوگیا چلنے لگا اور اپنا منھ پھاڑے ہوے فرعون کی طرف [illegible]
کیا جب فرعون نے اسکو اپنی طرف قصد کرتا دیکھا تو خوف کے مارے اپنے تخت سے گر پڑا اور موسی علیہ السلام سے فریاد کی [illegible]
پکڑ لے موسی نے یہی کیا۔ پھر جیب سے اپنا ہاتھ نکالا جو بدون عیب یعنی برص کے روشن تھا پھر اسکو واپس کرلیا تو وہ اپنے [illegible]
پر ہوگیا پھر فرعون لعین نے اپنے گرد کے وزرا سے مشورہ لیا انھون نے کہا کہ یہ دونون جادوگر ہین چاہتے ہین [illegible]
تمھارے ملک سے نکال دین بقوت اپنے جادو کے اور تمھارے طریق خوب سے دور کردین یعنی تمھاری سلطنت و عیش [illegible]
کردین اور جو کچھ موسی نے چاہا تھا سب سے انکار کیا اور فرعون سے کہا کہ انکے واسطے ساحرون کو جمع کر کیونکہ ساحر [illegible]
مملکت مین بھرے پڑے ہین تاکہ تو اپنے سحر سے انپر غالب ہوجاوے اسنے شہرون مین اپنی طرف سے آدمی [illegible]
بڑے ساحر مدعی اسکے پاس حاضر ہوے اور انھون نے کہا کہ یہ جادوگر کس عمل سے جادو کرتا ہے لوگون نے [illegible]
تو کہنے لگے کہ قسم فرعون کی اژدہے و سانپ و عصا کے بنانے مین تو روے زمین پر ہم سے زیادہ کوئی عالم نہین [illegible]
کیا ہوگا اگر ہم غالب آوین فرعون نے کہا کہ تم میرے مقربین و خواص مین سے ہوجاوگے اور جو حاجات تم [illegible]
ہوگی پس انھون نے یوم الزینہ کو میعاد گاہ مقرر کی اور یہ کہ لوگ چاشت کے وقت مجتمع ہون [illegible]
کہ یوم الزینہ جسمین اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو غلبہ دیا وہ روز عاشورا تھا [illegible]
کیا ہے۔ پھر جب لوگ ایک میدان مین جمع ہوے تو بعض نے بعض سے کہا کہ چلو [illegible]

Marfat.com

[illegible] یون مراد ساحرون سے موسیٰ و ہارون کو لیتے تھے اور یہ ٹھٹھے کے طور پر تھا پھر ساحرون نے
[illegible] کہا کہ پہلے تم سحر ڈالو گے یا ہم ہی ڈالدین یہ اُنکو اپنے سحر کا غرور تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہین بلکہ تم ہی
[illegible] رسی اور لاٹھیان ڈالین اور کہنے لگے کہ قسم ہے عزت فرعون کی کہ ہم ہی غالب ہین پس جیسے اللہ تعو
[illegible] جاؤ بسحر عظیم۔ بڑا جادو لائے۔ واسترہبوہم۔ لوگون کو خوف مین ڈالا اور موسیٰ علیہ السلام نے اُنکے جادو سے وہ
دیکھا کہ جی مین کچھ خوف کیا پس اللہ تعالیٰ نے اُنکو وحی فرمائی کہ تو اپنا عصا ڈالدے جب موسیٰؑ نے اُسکو چھوڑا تو وہ بہت ہی
اژدہا ہوگیا اور اُسنے اپنا منہ پھاڑ دیا اور رسیان لکڑیون مین لپٹ کر اُس اژدہے کی دم مین کھنچ جاتی تھین اور نظر نہ آتی
تھین حتی کہ کوئی لکڑی و کوئی رسی باقی نہ رہی سب کو وہ نگل گیا پس جب ساحرون نے اُسکو دیکھا تو پہچانا کہ یہ سحر نہین ہے بلکہ
ضرور اللہ عزوجل کی طرف سے ایک امر ہے ہم ایمان لائے اللہ عزوجل پر اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام لایا
اور جس حال پر ہم تھے ہم نے اُس سے توبہ کی پس اللہ تعالیٰ نے اِس مقام پر بھی فرعون کی پیٹھ توڑ دی اور اُسکے گمراہ خوار ساتھی
[illegible] ہوکر واپس ہوے اور فرعون کی بی بی آسیہ رضہ اِس حال مین ذلیل کپڑون مین اللہ تعالےٰ سے موسیٰ علیہ السلام کی فتح
کے واسطے دعا مانگتی تھی ولیکن اہل فرعون مین سے جو کوئی اُسکو دیکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ فرعون و اُسکی سلطنت کے واسطے ایسی
[illegible] بنائی ہوئی ہے حالانکہ بلکہ آسیہ رضہ کا غم و رنج فقط موسیٰ علیہ السلام کے واسطے تھا۔ پھر جب مدت تک موسیٰ علیہ السلام
[illegible] ن کے جھوٹے وعدون پر ٹھہرے رہے جب کوئی آیت لاتے تو اُسکی مصیبت کے وقت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کرتا کہ یہ
[illegible] دور ہوجاوے تو مین بنواسرائیل کو تمہارے ساتھ کردونگا اور ایمان لاؤنگا اور جب وہ ٹل جاتی اور وقت گذر جاتا تو وعدہ خلاف
اور کہتا کہ تیرے رب مین کچھ اور طاقت ہے کہ دوسری آیت لاوے پس اللہ تعالیٰ نے اُسکی قوم پر طوفان و ٹڈیان و کلونیان و مینڈک
و خون آیات مفصلات بھیجین۔ ہر بار موسیٰ علیہ السلام سے شکوہ کرتا اور درخواست کرتا کہ اُسکو مجھ سے دور کردو اور وعدہ مضبوط کرتا کہ
تمہارے ساتھ بنواسرائیل کو بھیجدونگا پھر جب یہ دور ہوجاتا تو اپنا عہد توڑ دیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا
اپنی قوم کے ساتھ نکل جاوین پس اُنکو لیکر رات کو نکل گئے اور فرعون نے صبح کو دیکھا کہ وے لوگ چلے گئے ہین تو شہرون
مین لشکر جمع کرنے والے بھیجے پس بہت بڑا لشکر لیکر اُنکا پیچھا کیا اور اللہ تعالیٰ نے سمندر کو وحی فرمائی کہ جب تجھے میرا بندہ موسیٰ
عصا سے مارے تو پھٹ کر تو بارہ فرقہ ہوجانا حتی کہ موسیٰ علیہ السلام و اُسکے ساتھ والے پار [illegible] پار ہین پھر جو فرعون و اُسکے
ساتھ والے آوین اُنپر منطبق ہوجانا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام یہ بھول گئے کہ اُسکو عصا سے مارین اور سمندر پر پہونچ گئے اور سمندر
[illegible] مصیبت تھا بخوف اِسکے کہ موسیٰ اُسکو مارے اور وہ غافل ہو تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوجاوے پھر جب دونون گروہ نے ایک
دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ والون نے کہنا شروع کیا کہ ہم پکڑے گئے کیجیے جو آپ کو آپ کے رب عزوجل نے حکم دیا ہے وہ جھوٹا نہین
[illegible] ہم جھوٹے ہو۔ فرمایا کہ مجھے رب عزوجل نے وعدہ فرمایا تھا کہ جب تو سمندر پر پہونچیگا تو تیرے واسطے وہ بارہ فرقہ ہوجائیگا
[illegible] تو اُس سے تجاوز کر جاوے پھر اُسکے بعد اُنکو عصا یاد آیا پس اُسوقت اُسکو عصا سے مارا جب اول گروہ لشکر فرعون کا
[illegible] گروہ ہمراہیان موسیٰ علیہ السلام کا قریب ہوگیا تھا پس سمندر کے بارہ فرقہ ہوگئے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اور رب عزوجل
نے کہا تھا پھر جب موسیٰ علیہ السلام مع ساتھیون کے عبور کر گئے اور فرعون و اُسکے ساتھی داخل ہوگئے تو سمندر اُنپر

منطبق ہوگیا اور مل گیا۔ سب غرق ہوگئے پھر جب موسی علیہ السلام مع اصحاب کے پار آئے [illegible]
غرق نہ ہوا ہو اور ہمکو اُسکے مرنے پر اطمینان نہین ہے پس موسی علیہ السلام نے رب عزوجل [illegible]
نکال دیا حتی کہ لوگون نے اُسکے مرجانے کا یقین کرلیا۔ پھر آگے بڑھے بنی اسرائیل تو گذرے ایسی قوم پر جو [illegible]
عبادت کرتے تھے تو موسی علیہ السلام سے درخواست کی کہ جیسے اُنکے بت ہین ہمارے لئے بھی [illegible]
فرمایا کہ تم قوم ہو کہ جہالت کرتے ہو یہ لوگ تو جس حالت مین ہین سب برباد ہین [illegible]
دیکھ لیے اور کافی سُن لیا اور دیکھا جو ہولیا ابھی تک تم مین یہ جہالت موجود ہے پھر موسی علیہ السلام [illegible]
اور کہا کہ ہارون کی اطاعت کرو کہ مین نے ہارون علیہ السلام کو تمپر خلیفہ کیا اور مین اپنے رب [illegible]
اور تیس روز کی میعاد اُنکو مقرر کردی کہ اُسمین لوٹ آوینگے پس جب موسی علیہ السلام اپنے رب عزوجل [illegible]
تیس روز مین اپنے رب عزوجل سے کلام کرے اور اِن تیس روز کا رات دن کا روزہ رکھا تھا [illegible]
سے اِس حال مین باتین کرے کہ اُسکے مُنہ سے وہ بو آتی ہو جو روزہ دار کے مُنہ سے آتی ہے تو موسی علیہ السلام [illegible]
کوئی چیز لیکر مسواک کرلی پس جب بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تمنے کیون افطار کیا [illegible]
خوب جانتا ہے کہ جو کچھ واقع ہوا ہے۔ موسی نے کہا کہ اے رب مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ مین تیرے ساتھ کلام کرون [illegible]
کہ میرے مُنہ سے خوشبو آتی ہو تو فرمایا کہ اے موسی تجھے نہین معلوم ہوا کہ روزہ دار کے مُنہ کی ہوا میرے نزدیک [illegible]
ہے واپس جا اور دس روز پھر روزہ رکھکر میرے حضور مین حاضر ہو موسی علیہ السلام نے وہی کیا جو حکم ہوا تھا پھر جب قوم [illegible]
موسی علیہ السلام اِس میعاد پر واپس نہ آئے جو اُنسے مقرر کردی تھی تو یہ بات اُنکو گران گذری اور [illegible]
خطبہ سنایا تھا کہ تم مصر سے نکلے اور اِسوقت تمہارے پاس قوم فرعون کی عاریتین تھین اور [illegible]
زمین ایسی ہی تھین سو مین دیکھتا ہون کہ تم حساب کرو جو تمہارا اُنکے نزدیک ہے وہ انکا تمہارا [illegible]
لیے جو تم نے اُنکی ودیعت رکھی اور نہ عاریت ولیکن اِسمین سے نہ کچھ ہم اُنکو واپس کرنیوالے ہین [illegible]
ہین پھر ایک گڑھا کھودا اور ہر قوم کو حکم دیا کہ جو کچھ اُنکے پاس متاع یا زیور تھا اُسکو اِسمین [illegible]
اُسنے سب کو گلا دیا پھر فرمایا کہ یہ نہ ہمارا ہے اور نہ اُنکا ہے اور سامری ایسی قوم مین سے تھا جو گاے کو پوجتے [illegible]
تھے اور وہ بنو اسرائیل مین سے نہ تھا ولیکن جب موسی علیہ السلام و بنو اسرائیل چلے تو وہ بھی اُنکے ساتھ [illegible]
الٰہی سے اُسکو اثر جبرئیل علیہ السلام دکھلا دیا گیا اُسنے اِس اثر سے ایک مٹھی خاک اُٹھالی [illegible]
نے اُس سے کہا کہ اے سامری تو نہین ڈالتا جو تیرے ہاتھ مین ہے اور سامری اُسکو مٹھی مین [illegible]
ایک مٹھی نشان قدم اُس رسول سے ہے جو تم کو سمندر پار لایا اور مین اُسکو کسی چیز کے واسطے نہین [illegible]
اُسکو ڈالون کہ اُسکو اللہ تعالی وہ کردے جو مین چاہتا ہون پس اُسنے ڈالا اور ہارون نے اُسکے [illegible]
چاہتا ہون کہ گوسالہ ہوجاوے پس گڑھے مین جو متاع و زیور وغیرہ تھا وہ مجتمع ہو کر گوسالہ [illegible]
اُسکی آواز گوسالہ کی تھی۔ اور ابن عباس رض نے کہا کہ واللہ اُسکی آواز اصلی نہ تھی [illegible]

[illegible] بنی اسرائیل کئی فرقہ ہو گئے ایک فرقہ نے کہا کہ ای سامری یہ کیا ہی اور تو ہی اسکو خوب جانتا
[illegible] موسی علیہ السلام رہ گئے ایک فرقہ نے کہا کہ ہم اسکی تکذیب نہیں کرتے یہانتک کہ موسی
[illegible] اگر یہ ہمارا رب ہوا تو ہم نے اسکو ضائع نہیں کیا اور اگر رب نہ ہوا تو ہم قول موسی علیہ السلام کی اتباع
[illegible] کہا کہ یہ شیطان کے عمل سے ہی اور ہمارا رب نہیں ہی اور ہم اسپر ہرگز ایمان نہیں لا وینگے اور نہ ہم تصدیق
[illegible] کے دل مین سامری کا قول جم گیا اور انکے دل سامری کے قول کی تصدیق سے بھر گئے پس ہارون علیہ السلام
[illegible] تم فتنہ مین ڈالے گئے ہو اور رب تمہارا الرحمن عزوجل ہی سو تم میری بات مانو اور میری پیروی کرو کہنے لگے کہ موسی کا
[illegible] تیس روز کا وعدہ کیا تھا پھر خلاف کیا اور یہ اب چالیس گذرے جاتے ہین اور بعض بیوقوفون نے کہا
[illegible] اپنے رب کو چوک کر بھول گیا وہ اسکو تلاش کرتا ہی تاکہ اسکی پیروی کرے - پھر جب موسی علیہ السلام طور پر پہونچے تو اللہ
[illegible] کلام کیا اور اسکو آگاہ کیا جو قرآن مین مذکور ہی اور خبر دی کہ اسکی قوم بعد اسکے آنے کے فتنہ مین پڑی ہی پس موسی
[illegible] قوم کی طرف افسوس کرتے ہوے واپس ہوے اور قوم سے وہ کہا جو قرآن مین نازل ہوا ہی اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی
[illegible] غصہ مین الواح ڈالدین پھر اپنے بھائی کا عذر قبول کر لیا اور اسکے واسطے استغفار کیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر
[illegible] ایسا کرنے پر کونسی چیز باعث ہوئی اسنے کہا کہ مین نے اثر الرسول سے ایک مٹھی اٹھائی اور مین نے اسکو
[illegible] تم لوگون کو نظر نہین آیا اور میری نفس نے مجھے یہی اچھا دکھلایا - فرمایا کہ جا تیرے واسطے دنیاوی زندگی مین ہی
[illegible] لامساس اور تیرے واسطے ایک وعدہ گاہ ہی کہ اسکے خلاف نہ ہوگا اور یہ دیکھ اپنے معبود کو جسکی پرستش پر تو جما ہوا
[illegible] مین اسکو جلا کر خاک کر دونگا پھر اسکو دریا مین بہا دونگا اور اگر وہ معبود ہوتا تو کوئی اسکے ساتھ ایسا نہین کر سکتا تھا - اسوقت
[illegible] کو یقین ہوا کہ ہم لوگ فتنہ مین ڈالے گئے اور جن لوگون کی راے اسمین ہارون علیہ السلام کی راے سے موافق رہی
[illegible] راے پر لوگون نے حسد کیا کہ کاش ہم بھی ایسے ہوتے پس ایسے لوگون نے موسی علیہ السلام سے عرض کیا
[illegible] اپنے رب سے دعا کیجیے کہ ہم لوگون کے واسطے توبہ کا دروازہ کھول دے کہ اسکے کرنے سے ہمارے اعمال
[illegible] موسی علیہ السلام نے ستر آدمی اپنی قوم سے اس دعا و درخواست کے واسطے چھانٹے اور یہ بنو اسرائیل
[illegible] اور جو کہ گوسالہ مین شریک نہین ہوے تھے انکو لیکر چلے تاکہ توبہ کی درخواست کرین پس زمین کو زلزلہ
[illegible] نبی اللہ موسی علیہ السلام کو شرم طاری ہوئی جو انکی قوم کے ساتھ کیا گیا تو جناب باری تعالی جل شانہ مین عرض
[illegible] انکو ہلاک کر دیتا پہلے سے اور مجکو بھی ای رب کیا تو ہلاک کر دیگا ہمکو اس فعل کی جہت سے جو ہمارے بیوقوفون
[illegible] بعض ایسے تھے جنکے دل مین گوسالہ پر شک تھا تو ایمان سے خلل آگیا تھا اور گوسالہ کی طرف محبت تھی
[illegible] اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ رحمتی وسعت کل شئی فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین
[illegible] الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل - موسی علیہ السلام نے عرض
[illegible] اپنی قوم کے لیے توبہ کی درخواست کی تھی تو نے ارشاد فرمایا کہ مین نے اپنی رحمت دوسری قوم کے لیے
[illegible] اپنی رحمت سے مجھے اتنی تاخیر دی ہوتی کہ مجھے بھی اس مرد بزرگ کی امت مرحومہ مین سے پیدا

کرتا۔ پھر اللہ تعالی نے حکم دیا کہ آنکی توبہ یون ہو کہ آنمین سے ہر شخص جو گوسالہ مین شریک نہ [illegible]
پرستون سے سامنے ہو خواہ باپ ہو یا بیٹا ہو پس تلوار سے اُسکو قتل کر دے اور کچھ پھر [illegible]
جن لوگون کا حال موسی وہارون علیہما السلام پر پوشیدہ رہگیا تھا اُنھون نے بھی توبہ کی اور [illegible]
کیا تو اُنھون نے بھی اقرار کیا اور جو حکم دیا گیا وہ سب بجا لائے اور اللہ تعالی نے قاتل و مقتول [illegible]
سب کو لیکر جانب ارض مقدس کے متوجہ ہوے اور غصہ فرو ہونے کے بعد موسی علیہ السلام نے [illegible]
کو احکام شریعت پہونچائی جیسا کہ حکم ہوا تھا اور یہ احکام اُنپر سخت گذرے اور اُنھون نے [illegible]
پس اللہ تعالی نے اُنپر پہاڑ اسطرح جڑ سے اکھڑا ہوا چھایا جیسے سائبان ہوتا ہی اور اُنکے قریب ہو گیا یہانتک [illegible]
کہ اُنپر گریگا پس اُنھون نے کتاب اپنے دائین ہاتھون مین لی اور سنتے تھے اور پہاڑ کو دیکھے جاتے تھے اور [illegible]
لیے تھے اور وے پہاڑ کے تحت مین تھے بخوف اسکے کہ اُنپر پہاڑ نہ گر پڑے پھر وہان سے روانہ ہوے یہانتک [illegible]
مین پہونچے پس ایک شہر پایا جسمین قوم جبارین رہتے تھے اُنکے اجسام ہولناک منکر تھے اور اُنکے [illegible]
امر عجیب ذکر کیا نسبت اُنکی بڑائی کے۔ تو موسی علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اِسمین قوم جبارین رہتی ہین [illegible]
نہین ہی اور جب تک وے اُسمین ہین ہم نہین داخل ہونگے اگر وے اُسمین سے نکل جاوین تو ہم داخل ہون [illegible]
نے اِن لوگون مین سے جنسے ڈرتے تھے یعنی جبارین مین سے جو موسی علیہ السلام پر ایمان لاکر نکل آئے تھے [illegible]
پوچھا گیا کہ کیا تم نے اِسی طرح قران کی آیت پڑھی ہی کہا کہ ہان تو جبارین مین سے ان دونون نے جو ایمان لائے تھے کہا [illegible]
اپنی قوم کے حال سے خوب واقف ہین اور تم تو اِسی وجہ سے ڈرتے ہو کہ تم نے اُنکے اجسام بہت زبردست دیکھے ہین [illegible]
سے ہین ولیکن ہم کہتے ہین کہ اُنکے دل نہین ہین اور نہ اُنکے واسطے کوئی روک ہی سو تم دروازہ سے داخل ہو جب داخل [illegible]
تو تم ہی غالب ہو۔ اور کچھ لوگ کہتے ہین کہ یہ کہنے والے قوم موسی سے تھے پس ڈرنے والون نے یعنی بنی اسرائیل نے [illegible]
موسی ہم تو کبھی نہ داخل ہونگے جب تک وے اُسمین ہین تم اور تمھارا رب جاؤ لڑو ہم یہین بیٹھے ہین پس اُنھون نے [illegible]
غضبناک کر دیا موسی علیہ السلام نے اِنپر بد دعا کی اور اُنکو فاسق کہا اور اِس سے پہلے اُنپر کبھی بد دعا نہین کی تھی [illegible]
سرکشی اور بے ادبیان دیکھی تھین یہانتک کہ اُس روز کی حرکت پر بد دعا کی پس اللہ تعالی نے بد دعا قبول کی اور [illegible]
فرمایا اور چالیس برس تک اُنپر زمین مقدس حرام کر دی زمین مین حیران پھرتے تھے ہر روز صبح کرتے اور اُنکی [illegible]
پس چلا کرتے تھے اور اِس تیہ مین اُنپر ابر نے سایہ کیا تھا اور من وسلوی اُنپر اتارا گیا تھا اور کپڑے اُنکے ایسے [illegible]
ہوتے اور نہ میلے ہوتے اور اُنکے درمیان مین ایک مربع پتھر کر دیا گیا اور موسی علیہ السلام کو حکم ہوا کہ [illegible]
پس بارہ چشمے جاری ہوے ہر طرف کو تین چشمے تھے اور اسباط مین سے ہر سبط نے اپنا چشمہ جان لیا [illegible]
جس منزل سے رحلت کرتے ہر حال مین وہ پتھر اپنے درمیان اُسی جگہ پاتے جہان [illegible] تھا ابن عباس [illegible]
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رفع کیا ہی اور میرے نزدیک یہ صادق [illegible] ہی کہ معاویہ [illegible]
بیان کرتے ہین تو ابن عباس نے اِس امر کا انکار کیا کہ [illegible]

[illegible] کیسے موسی پر افشار کر سکتا تھا کہ اُسکو معلوم نہ تھا اور نہ اسپر ظاہر ہوا سواے اسرائیلی کے جو وہان [illegible] ابن عباس تو غضبناک ہوگئے اور معاویہ کا ہاتھ پکڑکے سعد بن مالک زہری کے پاس لے گئے اور کہا کہ اے ابو اسحق [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے قتیل موسی کا جو اُنھون نے فرعونیون مین سے مار ڈالا ہی حال کہا تھا [illegible] افشار کیا تھا یا فرعونی نے تو کہا کہ فرعونی نے افشار کیا جو اُسنے اسرائیلی سے سنا تھا جس نے شہادت دی اور وہان [illegible] اسنادہ للنسائی فی السنن الکبری اور اُسکو ابن جریر و ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیرون مین ذکر کیا ہی ان سب نے [illegible] کی حدیث سے روایت کیا ہی اور یہ روایت کلام ابن عباس سے موقوف ہی اور مرفوع اسمین سے قلیل ہی اور باقی [illegible] شاید کعب احبار وغیرہ کے بیان سے اسرائیلیات مین سے جسکا نقل مباح ہی لے لیا ہی واللہ اعلم اور مین نے اپنے [illegible] ابو الحجاج المزی سے سنا کہ وہ بھی ایسا ہی کہتے تھے - ف --- قال الشیخ ابن العربی فی تاویل الآیات - قولہ اذ اوحینا [illegible] بالذطین حیوانیہ - قولہ فی التابوت - تابوت بدن یا طبیعت جسمانیہ - قولہ فی الیم - طبیعت ہیولانیہ - اور یہ طبیعت ہیولانیہ [illegible] تمیز و رشد کے ساحل نجات پر پہونچا دیگی - قولہ یاخذہ عدو - نفس امارہ فرعونیہ - قولہ القیت علیک محبۃ منی یعنی قلوب [illegible] نفس امارہ کو بھی تجھے محبوب کر دیا قولہ اذ تمشی اختک - قوت عاقلہ علمیہ وقت ظہور اس قوت کے - فتقول - اُسنے [illegible] جسمانیہ سے کہا کہ ہل ادلکم - آداب حسنہ و اخلاق جمیلہ کے ساتھ - نفس لوامہ و اُسکے قواے جزئیہ کی راہ بتلادن [illegible] اپنا قرۃ العین کھدیا ہی کہ وہ فکر سلیم و حکمت عملیہ و علمیہ سے پرورش کرے اور کسب کمال پر معاون ہو - فرجعناک الی امک [illegible] کو دیا جسکی شفقت ظاہر ہی تاکہ نور یقین سے مطمئن ہو اور حکمت سے مہذب ہو - کی تقر عینہا - نور سے منور ہو - وقتلت [illegible] غضبیہ کو ریاضت و مجاہدت سے مارا - فنجیناک من الغم الخ - استیلاے نفس امارہ سے نجات دی اور طرح طرح کے [illegible] میں مبتلا کیا - ف --- فی اشارات العرائس قولہ تعالی واحلل عقدۃ من لسانی - بعض مشائخ نے کہا کہ رب عزوجل [illegible] کلام کرکے فرعون سے کلام کرنے مین حیا کرتے تھے تو حل عقدہ کی دعا کی - ابن عطا نے کہا کہ شرح الصدر واسطے تحمل [illegible] کلام مین آسانی بغرض قیام مع اللہ تعالے اور حل عقدہ زبان نفسانی سے چاہا - شیخ جنید رح نے کہا کہ موسی نے [illegible] اخلاق جمیلہ کی درخواست کی ہی - جعفر رح نے کہا کہ موسی علیہ السلام اپنے رب عزوجل کے ساتھ کلام سے ساکت ہوے [illegible] کلام نہین کر سکتے تھے جب اُنکو فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو زبان اشارت [illegible] دیا کہ میری زبان سے [illegible] کہتا و امر کی بجا آوری مین پوری طور سے قائم ہون - ابن عطا رح نے کہا کہ اسمین اشارت ہی کہ شرح الصدر [illegible] غیر کا مشاہدہ نہ رہے اور امر آسان کر دے کہ تیری ہی معرفت کا کلام بولون اور عقدہ کھول دے کہ زبان [illegible] بلکہ تیری ہی وحی سے کلام ہو - جعفر نے کہا کہ عقدہ زبان عقدۂ ہیبت و اجلال تھا - قولہ کی نسبحک کثیرا [illegible] نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے اپنی تسبیح و ذکر کو کثیر قرار دیا اور اللہ تعالے نے اُنپر اپنی بیشمار نعمتون کا [illegible] حفاظت زبان کو وحی و دشمن کی گود مین پرورش وہان کو واپس دینا اور حفظ از دشمن و غایت تربیت [illegible] ازلی واسطے رسالت و نبوت کے - اور شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ تیرے خیال مین [illegible] علیہ السلام کے خیال مین گذرا کہ اپنی تسبیح کو کثیر و ذکر کو کثیر کہا سو تجھے ایسا خیال نہ گذرے شیخ مصنف رح نے

Marfat.com

اُسکی تحقیق کا جواب دیا کہ جسکا حاصل یہ ہی کہ شیخ ابن عطا رح نے نعوذ باللہ کچھ موسی علیہ السلام کے
کو کثیر کہا سو تو ایسا مت کیجیو بلکہ مراد یہ ہی کہ تجھ مین وہ لیاقت نہین ہی جو موسی علیہ السلام مین تھی
یہ ابن عطا رح کی طرف سے تنبیہ ہی کہ شاید کوئی شخص ظاہر آیت سے استدلال کرے کہ موسی علیہ السلام
کہا تھا تو ہم بھی کہ سکتے ہین پس شیخ ابن عطا رح نے منع کر دیا کہ تیرے خیال مین بھی نہ گذرے کہ
اسمین یہ ہی کہ جو تسبیح بزبان حادث ہوتی ہی وہ ہر حال مین قلیل ہی وہ کسی طرح کثیر نہین ہو سکتی ہی
کو باسم اللہ یاد کرتا اور اُسکی تسبیح کرتا ہی اور وہ جامع صفات و ذات ہی اور حادث سے یہ ممکن نہین ہی کہ
کے ساتھ ایک ساتھ یاد کر سکے تو عارف اُسکو اپنی زبان حادث سے یاد نہین کر سکتا بلکہ اللہ تعالی کو اللہ تعالی ہی کے
تو ذکر اللہ باللہ و تسبیح اللہ باللہ بیشک حقیقی ذکر اور کثیر ہوگا کیونکہ وہ ذکر و تسبیح عین الجمع مین محل اتصاف و اتحاد مین واقع
موسی و ہارون علیہما السلام کی تسبیح و ذکر کا یہی حال تھا کیونکہ دونون انبیاء مرسلین سے تھے صلی اللہ تعالی علی نبینا و علیہم
یہ کہ جب ذکر متوازی قدم واقع ہوا تو ذکر کثیر ہی اور باقی سب ذکر قلیل ہی۔ پھر واضح ہو کہ موسی علیہ السلام نے جو کچھ
حق عزوجل سبحانہ بمراد نفس خود تو فرمایا قولہ قال قد اوتیت سولک یا موسی۔ یعنی تیری درخواستین محل خاصیت سے
جسکا صدور ازل مین ہو چکا تھا اور اسی خاصیت سے تو نے سوال کیا اور ہم تجھے یہ سب عطا کر چکے ہین اب اسکا ظہور ہوا
و لقد مننا علیک مرۃ اخری۔ یہ امتنان بھی اسی اصطناعی و اصطفائی شان سے ہی جو ازل مین حاصل ہو چکی۔ قولہ و القیت علیک
منی۔ یہ خاصیت عجیبہ ہی ازل مین اُسکو برگزیدہ کیا واسطے وحی و رسالت و سماع کلام و دیدار مشاہدہ کے پھر جب چاہا کہ اُسکو
نور جلال و جمال قرار دے تو اُسکو وہی نور ازلی دیا جو انبیاء و مرسلین و صدیقین کے واسطے سابق ہو چکا ہی تاکہ اُسی کی قوت
متحمل ہو اور انوار ذات و صفات کو اُٹھا دے اور صفت کلام کے نور عظمت سے برداشت کر سکے پس ہر صفت سے اُسپر
اور نور محبت ہر ایک صفت پر غالب تھا اور یہ اسواسطے کہ ہر محب کا محبوب ہو جاوے اور ہر اُنس چاہنے والے کا انیس
اور اس حسن سے چشم خلائق مین حسین مستحسن شریف کرم ہو جاوے اور اللہ تعالی کے ہر بندہ محب محبوب کا یہی حال ہی۔ واسطے
اول اپنے رب عزوجل سے شرح صدر کی درخواست کی پس عوام کو اس سے اقتدا جائز ہوئی نہ خواص کو۔ کیونکہ اللہ تعالی
فرمایا جو اسمین ابلاغ رسالت و ادائے امانت ہی کیا تو نہین دیکھتا کہ ان سب امور مین موسی علیہ السلام کے ایام پھر اُنسے
مین پھر اُسکو اصل کی طرف پھیرا پھر اصل سے اصل الاصل کی طرف پھیرا چنانچہ فرمایا۔ و اصطنعتک لنفسی۔ پس اپنی
کو منسوب کیا پھر اُسکو مؤکد کر دیا بقولہ انی اصطفیتک علی الناس و بقولہ القیت علیک محبۃ منی۔ شیخ سہل تستری رح
کہ اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام پر اپنے الطاف مین سے ایک لطف ڈالا جس سے بندون کے دل موسی کی طرف
کھنچتے تھے۔ اور شیخ فارس رح نے کہا کہ اللہ تعالے نے اپنی طرف سے ایک ملاحت سے موسی علیہ السلام
موسی علیہ السلام سے محبت کرنے لگتا تھا۔ بعض لوگون نے شیخ فارس رح سے یہ پوچھا کہ کیا
دیا گیا تھا ولیکن اُس سے ہر شخص کی محبت لازم نہ تھی پھر بیان کیو [illegible] لازم آئی تو شیخ
محبت نہین ہی ولیکن ملاحت موجب محبت ہی کیا تو نہین دیکھتا کہ [illegible] صلی اللہ [illegible]

Marfat.com

نفوس جلا ہی محبت کیا تو امتحان مین مجھے محفوظ کر دیا تاکہ منقطع نہ ہو بقولہ تعالی ولتصنع علی عینی - اسمین ظاہر ہی
کہ محبت مقام قہر کی بحکم لطف تھی - یہ خاصیت عجیبہ ہی - واسطی رح نے کہا کہ کوئی نبی یا ولی اپنی محبت یعنی امتحان کی محنت و مشقت
سے نہین بچا - اور قولہ لتصنع علی عینی کے یہی معنی ہین - ابن عطاء رح نے کہا یعنی پرورش موسی علیہ السلام مین سیاست کسی غیر
کی وساطت سے نہین فرمائی بلکہ اپنی طرف رکھی تاکہ حسن عنایت سے آگاہ ہو - قولہ وقتلت نفسا - حق سبحانہ تعالی نے آگاہ فرمایا
کہ قتل نفس مین تجھے جو غم ہوا اس سے ہم نے تجھے نجات دی - اسمین یہ امر ظاہر ہی کہ جو کوئی ازل مین برگزیدہ و ممتاز ہوا اسکو
شیطان سے ضرر نہین ہوتا ہی اور نہ شیطانی فعل اسکو مقام اصطفائیت سے زائل کر سکتا ہی پس ابتدا مین موسی علیہ السلام
پر یہ بھی دوران محنت و قہر امتحان مین ہوا کہ ایک نفس کو قتل کر دیا - جیسے آدم علیہ السلام ابتدا مین اکل شجرہ مین مبتلا ہو گئے
اور اسمین تربیت حقائق قہر سے ہی جیسے تربیت بحقائق لطف ہی - قولہ فنجیناک من الغم - یعنی تیرے قلب پر ہماری طرف
سے عتاب طاری نہین ہوا - واضح ہو کہ جس نفس کو قتل کیا وہ انہین فرعونی نفوس مین سے تھا جو اپنے نفس کے سوا
کچھ نہ تھا اور غم کا لحوق ایک راس المعرفۃ و سید المومنین حضرت موسی علیہ السلام پر تھا اور تمام جہان اسکے متوازی نہین
ہو سکتا ہی اور صحیح ہی کہ مومن کا ایک بال تمام جہان سے بہتر ہی پس جو گمان کرنے والے مانند معتزلہ وغیرہ کے یہان گمان کرتے ہین
ہیچ ہی - قولہ وفتناک فتونا - ان فتون کی انتہا یہ تھی کہ جمیع انفاس مین غیر کی طرف نظر کرنے سے خالص کر لیا اور لباس انوار
ربوبیت سے مشرف کیا - تاکہ معرفت ربوبیت و شان حق عزوجل کو اسی کے عرفان سے پہچانا اور عالم مین عجائب الطاف الہی کے واسطے
نمونہ ہو گئے - واسطی رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو بڑے بڑے امتحان مین ڈالا اور اس سے خالص
نکالا تاکہ موسی علیہ السلام کو معرفت اصطفائیت حاصل ہو - ابو الحارث الاولاسی رح نے کہا کہ سوائے اپنے اور سب سے موسی
کو چھڑا دیا - مترجم کہتا ہی کہ ظاہری چھڑانا تو اسطرح واقع ہوا کہ ماں کی گود سے اول چھڑا کر پھر واپس دیے گئے ولیکن ماں کے
ساتھ نہین رہے اور ملکہ آسیہ رض کی گود مین بھی نہین رہے کیونکہ جب جوانی کے قریب پہونچے تو وہان سے چھڑائے گئے
بعض روایات مین ہی کہ بارہ سال کی عمر مین چھوٹے اور قولہ تعالی فلبثت سنین فی اہل مدین - کی تفسیر مین آویگا کہ اسمین
اقوال ہین - بہرحال بنو اسرائیل و اپنے اقارب و والدہ و بھائی وغیرہ سے چھڑائے گئے - اگر کہا جاوے کہ لوگ تو انکو
آسیہ کا فرزند جانتے تھے اور یہ بھی وہین رہتے تھے اور یہ بھید ظاہر نہین ہوا تھا تو جواب یہ ہی کہ نہین بلکہ موسی علیہ السلام
کو معلوم تھا کیونکہ انہون نے وقت تجلی شجرہ اور ظہور حکم رسالت کے اللہ تعالی سے درخواست کی کہ میرے بھائی ہارون
کو رسول بنا دے اور میرا مددگار کر دے پس اگر واقف نہ تھے تو یہ کیونکر ہوا ہی فافہم - شیخ ابن عطاء رح نے کہا کہ قولہ
وفتناک فتونا - یعنی طرح طرح بلاؤن سے تجھکو گداختہ کر کے صاف کر دیا تاکہ تو بساط قرب کے لائق ہو گیا - اور شیخ سہل رحمہ اللہ
نے کہا کہ فتون مین اشارت ہی قول عرب کی کہ فتنت الذہب یعنی سونے کو چاندی وغیرہ کے میل سے پاک کر لیا
[illegible] نفس طبعی کو پاک کر دیا تاکہ تو ذکر الہی تم سے بجوف نہ ہو - پھر اللہ تعالی نے مزید منت بیان فرمائی بقولہ تعالی

فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۵ ثُمَّ جِئْتَ عَلَى قَدَرٍ يَا مُوسَى ۵

پھر ٹھہرا تو کئی برس مدین والون کے درمیان مین پھر آیا ایک مقدر پر اے موسے

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۚ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِي [illegible]

اور میں نے تجھے بنایا اپنے واسطے جا تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں [illegible]

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ [illegible]

جاؤ دونوں فرعون کی جانب وہ حد سے باہر ہوا ہے سو تم دونوں اس سے کہو بات نرم [illegible]

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۚ قَالَ [illegible]

دونوں بولے اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ وہ جلدی کرے ہم پر یا زیادہ شرارت کرے [illegible]

مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۚ

تمہارے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں

احسان ہفتم قولہ تعالے ۔ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فراء رح نے کہا کہ یہاں تقدیر یوں ہے کہ جب قتل کر کے [illegible] آیا تو ٹھہرا برسوں تک ۔ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ مدین کے لوگوں میں یعنی شعیب علیہ السلام کے یہاں [illegible] کی اور وہب رح ۔ نے کہا کہ شعیب علیہ السلام کے پاس موسی علیہ السلام اٹھائیس برس رہے دس برس [illegible] مہر میں تھے جنمیں بکریاں چرائیں کیونکہ آٹھ برس واجب تھے اور دو برس اپنی طرف سے تھے مگر انہوں نے [illegible] کیے اور باقی اٹھارہ برس یوں رہے جنمیں انکے لڑکا پیدا ہوا ۔ سراج میں لکھا کہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے [illegible] رہے اور رازی رح نے کہا کہ دس سے زیادہ کی نفی آیت میں نہیں ہے ۔ اور ابن عادل نے کہا کہ [illegible] فلما قضی موسی الاجل وسار باہلہ ۔ یعنی جب موسی نے میعاد پوری کی اور چلا اپنی اہل کو ساتھ لیکر [illegible] اس سے نہیں ہوتی ہے کیونکہ قولہ وسار ۔ بواو ہے اور واو جمع کے لیے ہے یعنی یہ دونوں باتیں واقع [illegible] واقع ہوئی ہوں ۔ میعاد پوری کرنے کا ذکر اسواسطے کر دیا کہ میعاد پوری کرنے سے پہلے [illegible] عہد وواجبی ہوتے ہیں پس اگر یہ روایت صحیح ہو کہ اٹھائیس برس رہے تو آیت سے اسکی نفی نہیں ہے [illegible] اسی مرحلہ پر واقع ہے ۔ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى پھر تو آیا اے موسی ایک قدر پر ۔ یعنی جو [illegible] کیا تھا کہ تو اسوقت میرے پاس آویگا کہ تجھ سے کلام کروں اور تجھکو اسوقت رسول کروں [illegible] کی عمر کا وقت تھا اور اسی وقت انبیاء علیہم السلام کو وحی کیجاتی ہے اور یہی قول اکثر مفسرین کا ہے [illegible] کم کسی پیغمبر کو نبوت نہیں ہوئی ۔ اگر کہا جاوے کہ عیسی علیہ السلام کی نسبت مشہور ہے کہ [illegible] گئے تو نبوت و وحی اول اس سے ہوئی ہے جواب یہ کہ یہ قول جو مشہور ہے غلط ہے اور [illegible] برس کی عمر میں اٹھائے گئے جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں حدیث [illegible] فی المہد وکہلا ۔ یعنی لوگوں سے مہد میں یعنی زمانہ طفولیت میں اور [illegible] کلام کرے [illegible] میں لکھا کہ قولہ یا موسی اس مقام پر موسی علیہ السلام کی تشریف و تکریم [illegible] فرمائے تھے وہ یہانتک ختم ہو گئے ۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ معنی یہ ہیں کہ جب [illegible]

Marfat.com

...ن تقدیر الٰہی و مطابق اسکے ارادہ کے تو یہان حاضر ہوا یعنی تجھکو اس میعاد سے کوئی خبر نہ تھی - اور کل امر تو
... واسطے ہر وہی اپنے بندون کو جہان چاہتا ہی چلاتا ہی لہذا موسیٰ بھی آسکے تقدیر پر حاضر ہوے - مجاہد رح نے کہا کہ
...ت علی قدر یعنی موعد مقدر پر - عبد الرزاق نے قتادہ سے روایت کی یعنی قدر رسالت و نبوت پر تو آیا - پھر آٹھوان
...ان بطور یاد دہانی کے بیان کیا بقولہ - وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي یعنی تجھے اختیار کر لیا اپنی رسالت کے واسطے
...تجھے اپنے اوامر کے فرمانبرداری مین مصروف رکھون وہ تبلیغ رسالت ہی اور تیری حرکات و سکنات سب میری ہی واسطے
...ن کسی غیر کے واسطے نہ ہون - ابن کثیر رح نے کہا کہ یعنی جیسے مین نے چاہا تجھے اپنے واسطے رسول برگزیدہ کیا - امام بخاری نے
...سیر مین یہان ابو ہریرہ رض کی حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم و موسیٰ علیہما السلام سے ملاقات
...ی تو موسیٰ نے کہا کہ تو ہی وہ ہی جس نے لوگون کو شقی کر دیا اور انکو جنت سے نکالا پس آدم نے فرمایا کہ تو ہی موسیٰ ہی جسکو اللہ تعالیٰ
...اپنی رسالت کے واسطے چھانٹا اور اپنے لیے برگزیدہ کیا اور تجھپر توریت اُتاری ہی موسیٰ نے کہا کہ ہان تو آدم نے فرمایا کہ پھر تو نے
...ی لکھا پایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر یہ بات میری پیدائش سے پہلے لکھدی تھی - کہا کہ ہان پس آدم علیہ السلام کی حجت موسیٰ ع
...لب رہی - ورواہ مسلم ایضاً - شیخ ابو السعود رح نے لکھا کہ یہ احسان یاد دہانی احسان سابق کی ہی یعنی قولہ و انا اخترتک - اور
...ات سابقہ مین سے نہین ہی پس یہ حال کے احسانات کی یاد دہانی اور تمہید واسطے ارسال کے بتائید ہارون علیہ السلام ہی لہذا
...ع فرمایا - اِذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي تو جا اور تیرا بھائی میری آیات کے ساتھ - یہان آیات
...دلیں معالم و سراج وغیرہ مین ذکر کیا کہ ابن عباس رض سے مروی ہی کہ مراد وہ نو آیات ہین جنکے ساتھ موسیٰ علیہ السلام بھیجے
...گئے - اس قول پر آیات جمع تو ٹھیک ہی ولیکن سوائے عصا و ید بیضاء کے دیگر آیات کا یہان ذکر نہین ہوا اور نہ باقی آیات
...ن ساتھ تھین اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ معنی یہ ہین کہ میری حجتون و برہانون و معجزون کے ساتھ - پس اس صورت مین
...یہان فقط معجزات نہین بلکہ جملہ ایسی چیزون کو شامل ہی جو وحدانیت الٰہی کی نشانی ہو خواہ حجت و برہان ہو یا معجزہ ہو -
...نے کہا کہ یہان مراد آیات سے عصا و ید بیضاء ہی اور یہی دو آیتین اُسوقت تھین و قد قال تعالیٰ فذانک برہانان من
...ل فرعون وملائه الآیہ - یعنی اس آیت مین بھیجتے وقت یہی فرمایا ہی کہ یہ دونون دو برہان ہین تیرے رب کی طرف جا
...فرعون و اُسکے گروہ کے - اگر کہا جاوے کہ پھر یہان دو پر جمع کا اطلاق کیونکر ہوا ہی تو جواب مین رازی رح وغیرہ نے کچھ
...ہی کہ عصا ایک ہی آیت نہ تھی بلکہ اُسمین آیات تھین اور ایسے ہی ید بیضاء جو مجموعی حالت مین ایک آیت تھی در حقیقت
...ں چنانچہ عصا منقلب ہو کر حیوان ہو جاتا تھا پھر اول حال مین وہ صغیر ہوتا تھا پھر بڑھتا تھا - یہ دوسری آیت ...
...تا تھا اور یہ تیسری آیت ہی - مترجم کہتا ہی کہ یہ تو اسکے قول پر ٹھیک ہی جو اسطرح عصا کے اژدہا ہونے کو کہتا ہی اور
...یہ اول ہی سے اژدہا ہو جاتا تھا ولیکن سریع الحرکت تھا تو بہتر یہ ہی کہ یون کہا جاوے کہ اژدہا ہو جانا ایک آیت
...ہے کا ایسا سریع الحرکت ہونا دوسری آیت اور پھر اُسکا عصا ہو جانا تیسری آیت ہی - اور لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام
...ل رہتے تھے اور انکو اُسکی بھاپ وغیرہ سے کچھ ضرر نہین ہوتا تھا - یہ بھی آیت ہی - ایسی ہی ید بیضاء مین سپیدی کا
...طلوع دوسری آیت ہی اور پھر اول حالت پر عود کرنا تیسری آیت ہی اس سے معلوم ہوا کہ ان دو معجزات مین کئی

آیات کثیرہ ہین - بعض نے کہا کہ یہان آیات عصا و ید بیضا اور زبان کا عقدہ [illegible]
یہ ہین کہ تم میری آیات کے ساتھ جاؤ یعنی تمہاری مدد کے واسطے میری آیات کافی و وافی [illegible]
بعد بھی شامل ہین - اور حکم دیا کہ - **وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي** اور میرے ذکر مین فتور [illegible]
متعلق ہی یعنی ہر حال مین میرے ذکر سے غافل مت ہوجیو کیونکہ جو شخص عظمت و جلال الٰہی [illegible]
نزدیک تمام ماسواے اسکے خفیف نظر آتا ہی اور وہ کسی سے نہین ڈرتا ہی بلکہ سب اُس سے ڈرتے [illegible]
ہی تو مقصود دین کمزور نہ ہوگا اور جس نے اللہ تعالی کو یاد کیا اُسنے اُسکے احسانات کو بھی یاد رکھا [illegible]
ساعی ہوتا ہی اور درمیان مین فتور نہین ہونے پاتا ہی اور دوسرا قول یہ ہی کہ فرعون و اُسکی قوم کے سامنے [illegible]
مت ہوجیو اور اُنکے لحاظ سے کچھ سستی مت کیجیو بلکہ صاف تنبیہ کیجیو کہ کفر کے واسطے عذاب جہنم و غضب الٰہی [illegible]
جنت و رضوان الٰہی ہی یعنی ترغیب و تخویف کامل کیجیو - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس [illegible]
کی کہ قولہ لاتنیا یعنی بیٹھ نہ رہنا اور مجاہد رح نے ابن عباس رض سے روایت کی یعنی سستی مت کرنا - اور مراد [illegible]
فتور نہ کرین بلکہ فرعون کے مقابلہ مین اللہ تعالے کی یاد کرین تاکہ ذکر الٰہی اُنکے واسطے مدد اور فرعون پر غلبہ [illegible]
کی فرعونیت توڑ دے جیساکہ حدیث مین ہی کہ میرا بندہ پورا بندہ وہ ہی جو مجھے یاد کرے اِس حال مین کہ وہ [illegible]
مین ٹھہرا ہوا ہو - پھر فرمایا - **اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى** دونون جاؤ فرعون کی طرف - اُسنے حد سے [illegible]
وہ ربوبیت کا دعوی کرتا تھا واضح ہو کہ یہان تو فرعون کا بیان کر دیا اور اول مین اذہب انت واخوک بآیاتے [illegible]
جنکی جانب ارسال فرمایا ہی اُنکو بیان نہین فرمایا - اور قفال رح نے کہا کہ وہان تو محتمل تھا کہ ہر ایک دونون [illegible]
اور یہان دونون کو ساتھ کر دیا کہ دونون جاؤ - **فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا** پس دونون اُس سے نرم بات [illegible]
قولہ ہل لک الی ان تزکی - بھلا تجھے خواہش ہی کہ تو پاکیزہ ہوجاوے - واہدیک الی ربک فتخشی - اور مین تجھے [illegible]
تیرے رب کی جانب کہ تجھے خشیہ حاصل ہو - پس یہ دعوت بصورت مشورہ ہی - اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالے نے [illegible]
کے ساتھ جو ہٹ دھرمی سے منکر ہوتا تھا کیون نرمی کا حکم دیا - جواب یہ ہی کہ ایسے شخص مین تکبر و حماقت [illegible]
اِس سے سختی کیجاوے تو وہ اور بھی زیادہ سرکش و شدید ہوجاتا ہی - اور اِسمین اُسکے حق تربیت کا بھی [illegible]
نرم قول سے یہ مراد کہ اُسکو وعدہ دو کہ برابر جوان رہیگا اُسکے بعد بوڑھا نہ ہوگا اور برابر [illegible]
اگر مدت سے اور مریگا تو جنت مین داخل ہوگا اور کھانے پینے و نکاح کا حظ تجھے موت تک [illegible]
دیا تو اُسکو بہت پسند آیا چنانچہ اُسنے ایمان کی طرف میلان کیا و لیکن ہامان وزیر کے بغیر مشورہ [illegible]
اُسوقت نہ تھا جب آیا تو اُسنے کہا کہ مین تو نہین دیکھتا کہ تم اِسوقت رب ہوا اب مربوب ہوئے [illegible]
عبادت کیجاتی ہی اب تم عبادت کروگے پس اُسکی رگ حماقت جوش مین آئی اور درا [illegible]
بن منبہ نے کہا کہ قول نرم یہ کہ اُس سے کہو کہ اللہ تعالی غفور رحیم ہی اُسکی مغفرت [illegible]
سے روایت ہی کہ قول نرم یہ کہ کہو لا الٰہ الا اللہ - عمرو بن عبید رح نے حسن بصری رح [illegible]

[...]ت روشن کردوں اور بتلادوں کہ تیرا رب ہے اور سمجھے انجام کو دار المعاد جاتا ہی اور جنت و دوزخ تیرے سامنے ہی۔ اور ضحاک [...]
[...]زاحم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ قول نرم اِسطرح کہ اُسکا نام نہ لو بلکہ کنیت سے نام لو۔ اور سفیان ثوری
[...]ا کہ ابو مرہ اُسکی کنیت کہو سراج مین ہی کہ اُسکی کنیتا ابو العباس اور ابو الولید اور ابو مرہ ہین۔ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ
[...]ل اقوال یہ ہی کہ اُسکو ایمان کی طرف دعوت کرنے مین چاہیے کہ نرم و دلچسپ و آہستہ کلام سے ہو تاکہ اُسکے نفس مین اثر کرے
[...] اللہ تعالی نے فرمایا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الآیہ۔ اور لکھا کہ اِس آیت مین بڑی عبرت ہی اور وہ یہ ہی کہ
[...]عون انتہا درجہ کو کفر و ضلالت مین گرفتار اور اللہ تعالی کے ساتھ ربوبیت کا دعوی کرتا تھا اور موسی اِسوقت مین سب خلق سے
[...]شرف تھے باوجود اِسکے موسی علیہ السلام کو خطاب کیا گیا کہ فرعون کے ساتھ لطف و نرمی سے بات کرین۔ یزید الرقاشی رح
اِس آیت مین کہا کہ ای ارحم الراحمین وہ کہ جو دشمنون کے ساتھ ایسی نظر ملاطفت رکھتا ہی سو کیا اِسکا کرم اُسکے ساتھ ہوگا
[...]س سے دوستی کرتے اور اُسی کو پکارتے ہین۔ سراج مین ہی کہ کسی نے یحیی بن معاذ رازی قدس سرہ کے پاس یہ آیت پڑھی
یحیی رحمہ اللہ روئے اور کہا کہ الٰہی یہ تیرا کرم تو اُسکے ساتھ ہی جو کہتا تھا کہ مین رب ہون سو کیا تیرا کرم اُسکے ساتھ ہوگا جو کہتا ہی
اللہ تو ہی رب ہی مین بندہ ہون۔ قولہ تعالے۔ لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا خوف کرے
[...]ی پورے طور پر متقی ہو جاوے یا ایمان لے آوے اور محتمل ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہ ایمان لاوے تو بنو اسرائیل پر ظلم ترک کرے۔
[...]شری رح نے کہا کہ یہ اللہ تعالے کی طرف تو راجع نہین ہو سکتا کیونکہ وہ پاک عزوجل تو ہر ایک کے آغاز و انجام سے
[...]م خبیر ہی پس معنی یہ ہین کہ تم دونون یہ کام اِس امید و طمع پر کرو کہ جیسے کوئی پورا امیدوار ہوتا ہی کہ اُسکے کام کا نتیجہ نکل
[...]ے اور سعی بیکار نہ جاوے۔ شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ تذکر تو یہ ہی کہ جس گمراہی و معاصی مین مبتلا ہو اُس سے باز رہے
[...]راہ مستقیم کی طرف رجوع لاوے اور خشیۃ یہ ہی کہ ڈر کر طاعت کرے۔ اور حسن بصری رح نے یہان کہا کہ موسی تم اور تمہارا بھائی فرعون
[...]عذرات زائل ہونے سے پہلے یہ نہین کہتا کہ اُسکو ہلاک کر دے سراج مین اور کبیر مین ہی کہ اگر کہا جاوے کہ جب اللہ تعالے
[...]تھا کہ وہ ایمان نہین لاویگا تو اِسمین کیا حکمت تھی کہ دونون پیغمبرون کو اُسکی طرف بھیجا اور اِسقدر مبالغہ کیا کہ اُسکے ساتھ
[...]ات کرین۔ جواب بیضاوی وغیرہ مین بھی یہ کہ یہ اِسواسطے تھا کہ اول تو اُسپر حجت حق عزوجل لازم ہو جاوے کیونکہ
[...]ن کو عہد ازل فراموش ہونے کا عذر رہی اور یہ عذر کرینگے کہ ہمکو عہد ازل توحید باری تعالی کا یاد نہین رہا جب کہ تعلق بدن
[...] پس یہ عذر اللہ تعالے نے مرفوع کر دیا اور اِسی واسطے فرمایا ہی کہ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنی ہم رسول بھیجنے سے
[...]عذاب کرنے والے نہین ہین۔ لہذا رسول ارسال فرمائے تاکہ حجت لازم ہو جائے اور عذر منقطع ہو جاوے۔ دوم
[...] ارسال مین آیات قدرت و معجزات بہت ہو گئے۔ سوم یہ کہ جو شخص ایمان پر تھا اُسکے واسطے تذکر بڑھ گیا اور جسکو
[...]ا اُسکو خشیۃ حاصل ہوا اِسی واسطے فرمایا کہ لعلہ یتذکر او یخشی۔ یعنی تمہاری تصدیق کرے اور اگر نہ تصدیق کرے تو
[...]م تمہارے صدق کا پیدا ہو تو اُسکو خوف آجاوے اور مترجم کہتا ہی کہ سب سے اشرف و اعلی اِسمین بلندی
[...]علیہ السلام و ہارون علیہ السلام ہی کیونکہ جسقدر اِسمین اُنھون نے تکلیف و مشقت اُٹھائی اور اولو العزمی سے
[...]یا اور تکلیفات اُٹھائین اُسکے عوض مین اُنکے واسطے مراتب عالیہ ہین لقولہ ان اجری الا علی رب العالمین

یعنی رسولون نے قوم سے بیان کر دیا کہ ہم تمکو خالص نصیحت بمحض تمہاری خیرخواہی کرتے ہین
ہمارا اجر تو رب العالمین کے فضل پر ہی اور اسی واسطے حدیث صحیح مین ہی کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری [illegible]
تکلیف پہونچی اتنی کسی پیغمبر کو نہین پہونچی - یعنی چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب [illegible]
رسالت مین تکلیف بھی سب سے زیادہ پہونچی - اور واضح ہو کہ فرعون سے نرم کلامی کے اسرار مین [illegible]
نفس کا لگاؤ بالکل نہ ہو بلکہ محض اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے پر نصیحت ہو جاوے اور اُسکی [illegible]
سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہین - سراج مین ہی کہ کعب احبار سے روایت ہی کہ کہا کہ قسم اُسکی جسکی قسم [illegible]
مذکور ہی کہ تم دونون فرعون سے نرم کلام کرنا اور مین اُسکا دل سخت کر دونگا کہ وہ ایمان نہین لاویگا [illegible]
انجام بین خشیۃ و خوف اُس وقت آیا کہ جب اُسکے حق مین کچھ نافع نہ تھا یعنی اُسوقت کہ جب وہ غرق [illegible]
حلق پر دم آیا کہ اُسکو واقعی ناامیدی ہو گئی تب اُسنے کہا کہ آمنت انہ لا الٰہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل [illegible]
پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی عرضداشت بیان فرمائی - بقولہ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ
يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ دونون نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب ہم خوف کرتے ہین کہ وہ ہم پر جلدی کرے یعنی ہلاک کرے
اَوْ اَنْ يَّطْغٰى یا حد سے تجاوز کرے - یعنی تکلیف پہونچانے مین - حاصل یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے نہ جانا کہ حضرت
ذوالجلال والاکرام غنی حمید نے انجام کیا رکھا ہی شاید یہ کہ فرعون کے نامۂ اعمال مین یہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولون کو
قتل کرے اور زیادہ غضب مین گرفتار ہونے والا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اُسکے حق مین یہ مقدر کیا ہو اور یا یہ ہو کہ وہ ہم پر
عذاب سے سختی کرے کہ ہمارے حق مین خطر ہو کہ اُس پر صبر کر سکین یا نہین پس رحمت الٰہی سے درخواست کی مین اللہ
کی طرف سے مراد پائی - قَالَ لَا تَخَافَآ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خوف مت کرو اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ مین
ساتھ ہون یعنی تمہارا حافظ و ناصر ہون اَسْمَعُ وَاَرٰى سنتا ہون اور دیکھتا ہون - یعنی جو قول و فعل تمہارے ساتھ
ہوگا - ابن عباس رضہ نے کہا کہ تمہاری دعا سنتا ہون اور جو وہ تمہارے ساتھ ارادہ کرے اُسکو دیکھتا ہون مین اُسکا
ہون کچھ غافل نہین ہون تو تم اپنے دل پر بوجھ نہ لاؤ - شیخ ابن کثیر رحہ نے لکھا کہ موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے اللہ
پناہ مانگی کہ آپ فرعون تعجیل نہ کرنے پاوے اور نہ ایسا عذاب کرنے پاوے کہ جسکے مستحق نہین - عبد الرحمٰن بن [illegible]
ان یفرط یعنی تعجیل کرے - اور مجاہد رحہ نے کہا کہ ہم پر قابو پاوے - اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ [illegible]
مجھپر پوشیدہ نہین اور خوب جان لو کہ اُسکی پیشانی میرے قبضۂ قدرت مین ہی وہ ذلیل فرعون کوئی بات [illegible]
نہین کر سکتا اور سانس تک نہین لے سکتا ہی جب تک میرا حکم نہ ہو اور مین تمہارا حافظ و ناصر ہون - [illegible]
کر دیا کہ جب فرعون اسطرح قبضۂ قدرت مین مسخر و مقہور ہی تو جو کچھ اس سے افعال سرزد ہوتے [illegible]
ہی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ قہر مین گرفتار ہی اور قہر کے افعال اُس سے سرزد ہوتے ہین [illegible]
سے ہی تو دونون نے قہر الٰہی سے خوف کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی سے پناہ مانگی - ابن کثیر رحہ [illegible]
روایت کی عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون [illegible]

Marfat.com

... ان سے کیا کون فرمایا کہ کہدے کہ حیا شرا ہیا۔ شیخ ابن کثیر نے کہا کہ اُسکی اسناد جید ہی اور سیوطی رح نے
... کہا کہ اُسکی اسناد قوی ہی اور کہا شیخ نے کہ اعمش رح نے جو تابعی اور اِس روایت کے راوی ہین کہا کہ ہیا شرا ہیا
... کی گئی کہ انا الحی قبل کل شی وانا الحی بعد کل شی۔ یعنی مین ہی حی ہون ہر چیز سے اول بھی اور مین ہی حی ہون ہر چیز
بعد بھی۔ سراج مین ہی کہ قفال رح نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے عرض کیا تھا کہ نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی۔ اور اللہ تعالی نے
فرمایا۔ اسمع واری۔ مین سنتا ہون اور دیکھتا ہون تو احتمال ہی کہ ان یفرط علینا کے مقابلہ مین اسمع ہو اور مراد ان یفرط سے
ہمارے بات کچھ نہ سنی۔ تو فرمایا کہ اسمع یعنی مین تمھارے بات سنتا ہون پس وہ مسخر ہی کہ تمھاری بات سنے۔ اور مراد ان
... سے یہ کہ حد سے تجاوز کرے ہمکو قتل کرے تو فرمایا کہ اری۔ یعنی مین اُسکے افعال دیکھتا ہون وہ تمھارے ساتھ ایسا نہین
کریگا۔ مترجم کہتا ہی کہ ظاہری لفظی حالت مین یہ احتمال ہی ولیکن معنوی قوت مین جوند کور ہوا وہ احسن بلکہ اصوب ہی۔
... اوی رح نے لکھا کہ قولہ ان یفرط علینا۔ ہمپر عقوبت کرنے مین جلدی کرے اور دعوت پوری نہ ہونے دے۔ او ان یطغی۔
... شان مین زیادتی کرے اور تیری شان مین وہ بیہودہ کچھ کلمات ایسے کہے جو نہین لائق ہین۔ کبیر وغیرہ مین ہی کہ اگر کہا جاوے
... کہ جب اللہ تعالی کی طرف سے جانے کا حکم ہو چکا تو کیا پھر خوف وغیرہ کے عذر کرنے مین کوئی بُرائی ہی۔ جواب دیا گیا کہ
یہان بصیغہ امر ہی کہ اذہب بمعنی جا۔ اور یہ فی الفور جانے پر دلالت نہین کرتا ہی تو حکم بجا لانے مین کوئی تاخیر نہین ہوئی ہان
اِسطرح حکم ہوتا کہ فی الفور جا۔ تو البتہ تاخیر نہین ہوسکتی تھی۔ اور یہان سے معلوم ہوا کہ آیت مین قوی دلیل اِس قول کی
وجہ ہی کہ صیغۂ امر کی دلالت فی الفور پر نہین ہی اور ایک گروہ علماء کے نزدیک صیغۂ امر فی الفور پر دلالت کرتا ہی تو جو گروہ
کا کہتا ہی کہ فی الفور پر دلالت نہین کرتا ہی اُنکے واسطے یہان سے قوی دلیل نکلتی ہی کیونکہ اگر فی الفور پر دلالت کرتا تو موسی
روانہ ہو جاتے اور کوئی عرض معروض نہ کرتے۔ واضح ہو کہ بعضے مقام پر کچھ قراین اور ایسے موجود ہوتے ہین جنسے
... معلوم ہوتا ہی کہ فی الفور تعمیل کیجاوے مثلاً کوئی چیز صحن مین رکھی ہی اور پانی برسنے لگا تو مالک نے نوکر کو حکم دیا کہ اُسکو
... لے تو یہ فی الفور پر اِسوجہ سے دلالت کرتا ہی کہ وہ بھیگ نہ جاوے اور اگر پانی نہ برستا تو فی الفور پر دلیل نہ ہوتا۔
... ایک سوال یہ ہی کہ قولہ تعالے قالا ربنا اننا نخاف۔ دلالت کرتا ہی کہ کہنے والے دونون موسی وہارون ہین حالانکہ
... وہان حاضر نہ تھے۔ جواب دیا گیا کہ ہان کلام تو فقط موسی علیہ السلام کے ساتھ ہی ولیکن ... علیہ السلام متبوع تھے
... اُنکے تابع ہوے تھے تو موسی علیہ السلام کے ساتھ جو کلام ہی وہی ہارون علیہ السلام کے ساتھ ہی اور ہارون ...
... وقت کلام بر تقدیر حاضری ہی اگرچہ حاضر فقط موسی علیہ السلام تھے ولیکن اللہ تعالے نے بیان مین دونون کیطرف
... ہی جیسے قولہ تعالی واذ قتلتم نفسا الآیہ مین ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ یہان یہ بھی احتمال ہی کہ شاید موسی علیہ السلام
... پھر ہارون علیہ السلام سے مل لیے ہون اُسوقت وحی سے مکرر حکم ہوا ہو اور اُسوقت دونون نے عرض کیا
... بیان مین کہ جب فرعون کے دروازہ پر جاتے اور کھڑے رہتے اور چلے آتے اور زیادہ زور اُس سے اطلاع
... تے تھے واللہ اعلم۔ پھر اگر کہا جاوے کہ موسی علیہ السلام نے کہا تھا کہ رب اشرح لی صدری الآیہ اور اللہ تعالی
... اوتیت سؤلک۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے شرح صدر کردیا اور امر آسان کر دیا پھر اُسکے بعد کیونکر فرمایا کہ اننا نخاف

Marfat.com

ہم خوف کرتے ہین کیونکہ شرح الصدر کے بعد یہ خوف کیونکر ہوا [illegible]
ضبط کرین کہ اسمین سہو وغفلت نہ ہو اور یہ ایک امر دیگر ہے سہو [illegible]
تو یہ تھا کہ بلا خوف کے اللہ تعالے کی رسالت کو ادا کرین اور فرعون کی شوکت [illegible]
بلکہ خوف اس امر کا ہے کہ رسالت کا پیغام پہونچانے سے پہلے وہ قتل کردے [illegible]
حلل ہو یا بقول بیضاوی رح وہ اللہ تعالے کی شان مین ایسی گستاخی کرے جس سے [illegible]
ف۔ فی اشارات الشیخ ابن العربی فی قولہ تعالے اذہب انت واخوک الخ [illegible]
مع اپنے برادر عقل کے میری آیات وبراہین توحید کے ساتھ جاؤ اور میری یاد [illegible]
کی طرف جس نے جمیع قواے روحانیہ پر سرکشی سے غلبہ کر لیا ہے فقولا لہ قولا لینا [illegible]
کرو کہ اپنی مرغوب خواہشون خبث کی امید پر مطیع وتنقاد ہو کیونکہ مطیع کے واسطے اصلی کمالات [illegible]
امیدوار رہو کہ وہ نصیحت پذیر اور نرم ہو اور اگر خوف اسکے تنفر وطغیان کا ہو تو تائید الٰہی [illegible]
اس امر کا ہو کہ اسکی شکستگی مین ہلاکت ہے تو اللہ تعالے کے حفظ سے مطمئن رہو کہ [illegible]
حفظ الٰہی شامل حال رہیگا۔ ف۔ وفی اشارات الشیخ روزبہان رحمہ اللہ فی العرائس من قولہ تعالے [illegible]
مین۔ یعنی شعیب علیہ السلام جنکو اہل مدین مین مخفی کر دیا اور اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو [illegible]
تربیت فرمایا تاکہ آداب حضرت الکبریا عزوجل کے لائق ہو جاوے اور اہل ارادت کے واسطے اللہ تعالی کی یہ سنت [illegible]
قولہ ثم جئت علی قدر یا موسی۔ یعنی بقدر زمانہ ارادت۔ اور جب کامل ہو جاوین تو آوین بقدر مقام محبت ومقام قربت [illegible]
اور یہ بعد مقام خدمت ہے۔ پس آنا اسی برگزیدگی سے ہے جو قدم مین واقع ہوئی اور اسمین کوئی تغیر [illegible]
بعض نے کہا کہ سبیل معرفت مقدر کی تھی اسی قدر مقدر پر آیا۔ قولہ واصطنعتک لنفسی۔ یعنی [illegible]
سے خمیر کر دیا اور قلب عقل کو نور صفائی مخمر کیا اور روح کو جمالی انوار سے منور کیا اور نور محبت سے [illegible]
ہو گئے کہ انکے چہرہ سے عالم کے واسطے ہیبت ہوتی تھی اور اہل انس کے واسطے محبت ہوتی تھی [illegible]
واسطے مخصوص کیا اور اس زمانہ مین کوئی ایسا دوسرا نہ تھا کہ جس نے تجلی کا انکشاف ہو اور [illegible]
اسکو نظر محبت سے دیکھے اسکو مبتلا کیا جاوے اور جسکو وہ نظر محبت سے دیکھے تو [illegible]
اپنے بندون کے ساتھ جاری ہے اور یہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اسمین کسی دوسرے کا حصہ [illegible]
اصطناع اپنے واسطے کیا سو کہان سے اور کدھر اور کس کو اور کسکے لیے [illegible]
اور بقا کی فنا حقیقت ہے۔ شیخ فارس رح نے فرمایا کہ اپنے واسطے خالص کیا [illegible]
خراز رح نے اپنے بعض خطوط مین لکھا کہ بات اتنی ہے کہ اولیاء اللہ [illegible]
اسمین پوشیدہ کر دیا ہے اور انکو خود انکی ذات سے اپنے واسطے [illegible]
کے واسطے بیان فرمایا ہے۔ شیخ سہل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصطناع [illegible]

Marfat.com

... یا مجھی ذکر ہی۔ جب ذکر الٰہی مین فتور نہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُسکا ذکر کر
... کا ذکر نہین برداشت ہوسکتا مگر قدیم کی قوت سے۔ اور اسمین یہ بھی اشارت ہی کہ ا
... ذکر یا دالٰہی سے غفلت نہ ہو اور اسکے مشاہدہ سے غائب نہ ہو تاکہ فتور نہ ہوجاوے۔ شیخ سہل رح
... کے ساتھ ذکر کرنا بدون مراقبہ قلب کے فتور پیدا کرتا ہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ
پاس جاوین تاکہ حجت لازم ہو اور اُنکے دعوی کا کذب ظاہر ہو۔ بقولہ۔ اذہبا الی فرعون انہ طغی۔ یہی تہدید ہی ایسے مدعی کے واسطے
ہی جسکے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل نہو۔ اور واضح ہو کہ اعدار کی طرف رسولون کے ارسال کرنے کی حکمت مین سے یہ بھی ہی کہ پہچان
جاوین کہ خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت کرنے مین عاجز ہین اور جو غیر کو ہدایت کرنے مین عاجز ہو وہ اپنے نفس کو بھی ہدایت کرنے
مین عاجز ہی اور اس سے انکو ظاہر ہو کہ اختصاص کچھ اسباب پر موقوف نہین ہی بلکہ وہ اسباب کے ساتھ منوط نہین ہی پس دے
اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری مین قیام کرین ان نعمتون کے ساتھ جو انپر اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی ہین اور بسا اوقات کافرون
کے درمیان مین سے ایسے لوگ شکار کر لیے جاتے ہین جنکو استعداد فطری ہی جیسے حبیب نجار اور آل فرعون مین سے ایک
مرد اور آسیہ ملکہ فرعون اور ساحران موسیٰ علیہ السلام۔ شیخ ابن عطار رح نے فرمایا کہ بھیجے گئے فرعون کی طرف اور مقصود ساحران
فرعون تھے اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیار علیہم السلام کو اعدار کی طرف بھیجتا ہی حالانکہ اعدار کی قدر اُسکے نزدیک کچھ بھی نہ تھی
کہ اُنکے واسطے انبیار بھیجے جاوین ولیکن انبیار علیہم السلام کو اُنکی طرف بھیجتا ہی تاکہ اُنمین سے اولیار مومنین کو نکال لیوے
پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا لطف وکرم اعدار کے ساتھ ظاہر کیا تاکہ اولیار مومنین اس سے اُسکے رحم وکرم کو قیاس کرین۔ بقولہ
فقولا لہ قولا لینا۔ غور کرنا چاہیے کہ اپنے اعدار کے ساتھ کیسے لطف ظاہر فرمایا پس یہ لطف تو اعدار کے ساتھ ہی پھر قیاس
کرو کہ اولیار کے ساتھ اسکا لطف کس شان سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے علم مین فرعون کا عجز وضعف وکذب ظاہر تھا ولیکن
قہر جباری نے اُسکے منہ پر طمانچہ لعنت مار دیا کہ وہ عبودیت کے دروازہ سے دور پڑا باوجودیکہ اسمین استعداد فطری قبول
معرفت کی موجود تھی اور اسی واسطے فرمایا۔ لعلہ یتذکر او یخشی۔ اور اسی استعداد کی وجہ سے اپنے دعوی مین ٹہر گیا اور اگر
اسکے دل مین اُسمین سے کچھ نہ ہوتا تو اُسکو اس دعوی کے ساتھ خروج کی جرأت نہ ہوئی تو نہین دیکھتا کہ اسکا دعوی فقط تھوڑے سے
مخلوق کے واسطے واقع ہوا تھا۔ اور واضح ہو کہ جہان قہر قدم کے آثار ظاہر ہوتے ہین تو اُن سے ایک سکر پیدا ہوتا ہی جیسے
لطف ازل سے ایک سکر پیدا ہوتا ہی ولیکن دونون مین فرق یہ ہی کہ سکر لطفی تو روح ناطقہ کا وصف ہی اور جو بندہ کہ سکر لطفی
مین ہو اُسکے دعوی کے واسطے ایک وجہ حقیقت ہی اور رہا سکر قہری تو وہ نفس امارہ کا وصف ہی اور اگر دونون کے مقام
مین بھی فرق نہ ہوتا تو اہل حقیقت سے جو دعوی انانیت سرزد ہو جاتا ہی وہ ہی انجام فرعون کو بھی حاصل ہوتا۔ مترجم
... یہ ہی کہ سکر لطفی سے جو دعوی بعضے اولیار سے ظاہر ہوا وہ مقام بیخودی ہی اور سکر قہری مین جو فرعون سے
... کہ وہ اپنے کو رب بتاتا تھا وہ اُسکے برعکس بالکل خودی تھی لہذا مولوی روم علیہ الرحمہ نے کہا ع کیست فرعون آنکہ
... کیست موسیٰ آنکہ از خود وا رہید۔ یعنی دعوی فرعون اپنی خودی سے تھا اور موسیٰ علیہ السلام اپنی خودی سے
... تھے جب ہی اُنھون نے قولہ تعالیٰ ان ہی الا فتنتک نفس الآیہ نہین کہا ہی۔ فافہم۔ چونکہ وہ اصلاح قہر قدم سے

Marfat.com

معدود ہو رہا تھا لہذا دونون صفی مکرم حضرات موسی وہارون علیہما السلام کو حکم دیا کہ اُس سے
ہے وہی بہت ہے کہ وہ عارفین مومنین کے درجات عالیہ سے بے انتہا دور پڑا ہے اور ایسی ذلت
کھلے تو غم سے مرجاوے۔ اسمین اشارہ ہے اِس لطف کی طرف جو اللہ تعالی نے موسی وہارون کے
رضیہ ہون اور خلق کی دعوت کرنے مین بھی کرم ظاہر کرین اور حق سبحانہ تعالے نے موسی علیہ السلام
کہ کافرون و اُنکے اقوال نامعقول سننے کے کتنے متحمل تھے تو اسطرح تاکید کردی تاکہ فرعون کی ایسی
تونے کوئی رب بنایا تو تجھے قید کرونگا" غضب مین نہ آوین تاکہ راہ حجت منقطع ہوجاوے۔ یحیی بن معاذ رازی
تیرا لطف اعداء کے ساتھ ہے تو اولیاء کے ساتھ کیسا لطف ہوگا اور یہ تیرا لطف اُسکے ساتھ ہے جو رب ہونے کا دعوی
لطف اُسپر ہوگا جو تیرا بندہ ہونے کا مدعی ہے شیخ نہرجوری رح نے کہا کہ موسی علیہ السلام کو نرم کلامی کا حکم دیا کہ احسان
عوض اپنے رسول موسی علیہ السلام کی طرف سے اِس لطف کے ساتھ ادا کردیا جاوے۔ قولہ تعالی لاتخافا انّنی معکما اسمع
یہ لطف کریم ہے کہ اُنکے واسطے معیت کافی تھی اُسپر یہ بھی فرمایا کہ اسمع وأری۔ اور یہ کمال رعایت ولطف ہے۔ شیخ سہل
دونون کو آگاہ کردیا کہ نصرت وتائید الٰہی ہرحال مین اُنکے ساتھ ہے تاکہ رسالت کے ادا کرنے مین کسی حال مین خوف نکرین
والسلام علی من اتبع الہدی۔ سلام ازلی وسلامت ابدی ایسے بندولپر ہے جنھون نے انبیاء علیہم السلام کی اتباع
اتباع نہین کریگا مگر وہی جسکے واسطے ازل مین ہدایت سابق ہوچکی ہو۔ واسطی رح نے کہا کہ جسکے واسطے سابق ازل مین ہدایت
ہوچکی ہے وہ اُسکو پاکر اُسکی اتباع کرتا ہے اور جسکے واسطے ہدایت ہی ہے وہ ہرحال مین ہدایت ہی کا تبع ہے۔ پھر اللہ تعالے
نے موسی علیہ السلام کے واسطے فرعون کے پاس جانے کا حکم اعادہ فرمایا۔ اور اول مین فرمایا تھا کہ اذہبا الی فرعون
اذہب انت واخوک۔ سوم اذہب الی فرعون۔ اور اب بارچارم فرمایا۔ فاتیاہ۔ اور شاید کہ یہ موسی وہارون
مصر مین ہونے کے وقت فرمایا۔

فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَاءِيلَ
سو جاؤ تم دونون اُسکے پاس جاؤ پس اس سے کہو کہ ہم دونون تیرے رب کے رسول ہین سو تو ہمارے ساتھ بھیجدے بنو اسرائیل کو
وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ
اور اُنکو دکھ مت دے ہم تو لائے ہین تیرے پاس نشانی تیرے رب کیطرف سے اور سلام اُسپر جس نے
اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ
کی پیروی راہ کی بیشک ہم کو وحی کی گئی ہے کہ عذاب اُسپر ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا
قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ
بولا کہ تو تمہارا رب کون ہے اے موسیٰ کہا کہ ہمارا رب وہ ہے جس نے دی ہر چیز کو اُسکی صورت
ثُمَّ هَدَىٰ ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۝ قَالَ عِلْمُهَا
پھر راہ دی بولا کہ تو پھر کیا انجام ہوگا اگلی امتون کا کہا علم اُنکا

فِي كِتٰبٍ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ۝
کتاب مین میرا رب نہ بھٹکتا ہی اور نہ بھولتا ہی

فَأْتِيَاهُ پس جاپہونچو تم دونون فرعون کے پاس۔ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ پس کہو کہ ہم دونون تیرے
رب کے رسول ہین۔ جب رسالت متقرر ہی تو جو حکم پہونچاوین وہ حق ہی۔ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ سو تو بھیجدے
ہمارے ساتھ بنو اسرائیل کو۔ یعنی ملک شام کی طرف جو اُنکا آبائی وطن ہی اور اللہ تعالے نے وہ اُنکے واسطے پسند فرمائی ہی وَلَا
تُعَذِّبْهُمْ اور تو اُنکو دکھ مت دے۔ فرعون بنو اسرائیل سے مشقت کے اور ذلیل کام لیا کرتا جیسے نہر کھودنا اور عمارت کی
مزدوری و بوجھ لادنا و پتھر تراشنا و کوڑا وغیرہ اُٹھانا بوجہ اِس عداوت کے کہ یہ لوگ اُسکی ربوبیت نہین مانتے تھے اور دین ابراہیم ع
و اسحٰق و یعقوب و یوسف و اسباط پر تھے اور اِسی وجہ سے اُنکو مزدوری کم دیتا اور خواری مین رکھتا تھا اور اولاد کو ایک سال قتل کرتا اور دوسرے
سال چھوڑتا اور بنو اسرائیل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات سے خبر غیب مشہور تھی کہ ایک لڑکا بنو اسرائیل مین ہوگا جو مصر وغیرہ
کا مالک ہوگا اور نجومیون نے بھی اُسکو آگاہ کیا تھا اور وہ یونانیون کی طرح ہر گروہ کے واسطے ایک رب ہونے کا قائل تھا اور اُسکی
تصویر گاے مین قائم کرتا تھا اور اپنے آپ کو اِس قوم کا رب اعلی کہتا تھا۔ پھر واضح ہو کہ اِس کلام مین ایک ہیبت ہی کئی وجہ سے
اول تو یہ کہا کہ ہم دونون تیرے رب کے رسول ہین پس تو رب نہین بلکہ بندہ ہی اور جبکا بندہ ہی ہم اُسکے رسول ہین تو ہماری اطاعت
تجھ پر لازم متحتم ہی پس یہ ایسے شخص پر جو رب اعلی بنا ہوا ہو بہت گران ہی۔ دوم یہ کہ بنو اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیجدے۔ اِس
مین اُنکی پابندی اُسپر لازم کی اور وہ ناقص ہی کہ وہ اپنے کامون مین بنو اسرائیل کا محتاج تھا۔ سوم تو اُنکو دکھ مت دے۔ پس
…ب سبحان ہین تو سوال وارد ہوتا ہی کہ اول نرم کلام کا حکم دیا تھا اور اِسمین سختی ہی۔ جواب یہ ہی کہ اول مین نرمی کی گئی تھی
جیسا کہ دوسرے مقام کی آیات مین ہی پس ہر طرح کی فہمایش کے واسطے اول نرمی کی گئی جب جھگڑالو ظاہر ہوا اور اُسکو فائدہ
نہ ہوا تو سختی ضرور ہی۔ کذا فی الکبیر للرازی و تبعہ الخطیب ولیکن مترجم کہتا ہی کہ نرم کلام کے معنی اول گذر چکے ہین اور اِس
مین بھی کوئی سختی ظاہر نہین ہی اور رہا یہ کہ اُسکو بندہ مربوب قرار دیا اور اپنے کو رسول واجب الاتباع ٹھہرایا تو یہ امر ضروری
مقصود ہی اور اِسمین نرم کلامی اِصلح کہ یہ نہ کہا جاوے بے معنی ہین۔ پھر تفسیر خطیب وغیرہ مین ہی کہ اول موسی علیہ السلام نے
اسکو بیان کیا کہ ہم رسول ہین اور بنو اسرائیل ہمارے ساتھ کردے اور اُنکو تکلیف مت دے پھر آیندہ معجزہ بیان کیا۔ بقولہ
قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ہم تیرے رب کی طرف سے تیرے پاس نشانی یعنی معجزہ لاے ہین۔ زمخشری رح نے کہا
یہ جملہ تفسیر رسول ہونے کی ہی کیونکہ دعوی رسالت بدون معجزات کے ثابت نہین کیا جاتا۔ بیضاوی رح نے کہا کہ کلام سابق جو
دعوی رسالت کو متضمن ہی یہ جملہ اُسکی تقریر کرتا ہی۔ اور بنو اسرائیل کا ساتھ کر دینا تو لازم اقرار رسالت ہی اور اِسمین ایک دلالت
ہی کہ فرعون کے ہاتھ سے مومنون کا چھڑا لینا یہ زیادہ اہتمام کی چیز ہی بہ نسبت اِسکے کہ کافر لوگ ایمان لاوین لہذا کافرون کے ایمان
کے معجزہ کو موخر کر دیا۔ سراج مین ہی کہ اگر کہا جاوے کہ اللہ تعالے نے اُنکو عصا و ید بیضاء دو معجزے دیے تھے ولیکن ایک جگہ
اذہب انت واخوک بآیاتی۔ آیات کو جمع کر دیا جو کم سے کم تین ہین اور یہان بآیۃ من ربک۔ ایک ہی آیت کہا تو یہ کیونکر
ہوا۔ بآیاتی کی توجیہ اوپر بیان ہو گئی۔ اور یہان بیضاوی رح نے مانند زمخشری رح کے جواب دیا کہ آیت کو واحد اسواسطے

Marfat.com

فرمایا کہ مراد تو یہ ہی کہ ہمارا دعوی بدلیل ہی بلا دلیل نہین ہی اور یہ بیان یہان مقصود نہین کہ [illegible]
کہا کہ آیت مین اشارہ جنس آیات کی طرف ہی خواہ ایک ہو یا کئی ہون - وَالسَّلٰمُ عَلٰی
کہ یہ بھی اللہ تعالی کے حکم مین سے ہو کہ - فاتیاہ فقولا الی ہہنا - اور شاید کہ کلام حکمی بآیۃ من ربک
نے نرم کلامی سے وعدہ دیا کہ جو ایمان لاوے و تصدیق رسالت کرے اسکے لیے دنیا و آخرت مین [illegible]
و ملائکہ کا سلام ہی جیسے کافرون کے واسطے لعنت و عقاب ہی چنانچہ فرمایا - اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ [illegible]
مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ہمکو وحی کی گئی ہی کہ عذاب اسپر ہی جسنے جھٹلایا نہ مانا اور منھ موڑ گیا - بیضاوی نے [illegible]
علی من الآیہ کے والعذاب علی من کذب الآیہ - نہین فرمایا بلکہ انا قد اوحی الینا ان العذاب الآیہ اسطرح تعبیر سے [illegible]
نکتہ یہ ہی کہ اول ہی اول اسطرح تاکید کرنا اور صریح عذاب کے ساتھ ڈرا دینا زیادہ لائق اور نافع ہی - بالجملہ موسی و ہارون علیہما
موافق حکم الٰہی جل شانہ کے جاکر فرعون کو پیغام رسالت پہونچا دیا چنانچہ آگے فرعون کا سوال و موسی علیہ السلام کا جواب
اور شیخ ابن کثیر رحہ نے اپنی تفسیر مین لکھا کہ سابق مین حدیث الفتون مین ابن عباس رض سے روایت گذر چکی ہی کہ ایک [illegible]
اسکے دروازے پر ٹھہرے کہ انکو اجازت ہی نہین حاصل ہوتی تھی پھر بعد عرصہ کے انکو اجازت ملی - اور محمد بن اسحٰق نے [illegible]
ذکر کیا کہ پھر موسی و ہارون نکلکر فرعون کے دروازے پر جاکر ٹھہرے ہرچند اجازت چاہتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم دونون
رب العالمین ہین کوئی اجازت نہین حاصل کر سکتا تھا اگرچہ کہتے کہ فرعون سے ہمارے واسطے اطلاع کردو پھر بھی [illegible]
دو برس تک دونون وقت صبح و شام اسکے دروازے پر جایا کرتے اور انکی اطلاع نہوتی اور کسی کو یہ جرأت نہ تھی کہ انکے حال سے
فرعون کو آگاہ کرے اتفاق سے ایک روز یہ دونون دروازے پر ملتمس تھے کہ فرعون کا مسخرہ جو اسکو ہنسایا کرتا تھا جانے لگا [illegible]
فرعون سے جاکر کہا کہ ای بادشاہ تیرے دروازے پر ایک شخص مجنون ہی وہ ایک عجیب بات کہا کرتا ہی وہ اپنے کو رسول بتلاتا
اور تیرے سواے دوسرا رب گمان کرتا ہی اسکی طرف سے تیری طرف رسول بتلاتا ہی فرعون بولا کہ اسے میرے دروازے [illegible]
بولا کہ ہان تو اسنے اجازت دی اور اندر بلایا تو موسی علیہ السلام اپنا عصا دائین ہاتھ مین لیے ہوے فرعون کے [illegible]
مین رب العالمین کا رسول ہون اور فرعون نے انکو پہچان لیا - سدی رحہ نے ذکر کیا کہ موسی علیہ السلام [illegible]
پہونچے اور رات ہوگئی تو اپنے بھائی ہارون کے یہان رات کو مہمان اترے انھون نے نہین پہچانا اور کھانا جو موجود تھا [illegible]
ساگ پات پایا تھوڑا تناول فرمایا صبح کو باہم پہچانکر سلام کیا - پھر موسی ع نے ہارون علیہ السلام سے کہا کہ [illegible]
اس گمراہ شخص یعنی فرعون کے پاس جاکر اسکو اللہ تعالے کی طرف دعوت کرون اور تجھے میری مدد [illegible] کے واسطے حکم [illegible]
کہا کہ رب عز و جل نے جو حکم دیا ہی وہ کرو پس دونون گئے اور موسی علیہ السلام نے قصر فرعون کا دروازہ [illegible]
فرعون سنکر غضبناک ہوا اور کہا کہ کس نے ایسی جرأت کی ہی پس دربانون نے کہا کہ یہان ایک مجنون شخص [illegible]
رب العالمین کا رسول ہون اسنے حکم دیا کہ اسکو میرے سامنے لاؤ جب سامنے گئے تو سوال جواب ہوے [illegible]
مذکور ہی - قال المترجم - لوگون کا مجنون بتلانا ظاہر کرتا ہی کہ موسی علیہ السلام وہان پہلے سے [illegible]
نہین ہی جس رات کہ موسی علیہ السلام وہان وارد ہوے تھے جیساکہ ظاہر کلام سے معلوم [illegible]

[illegible] پھر اگر تو ہدایت کی اتباع کرے - اسی واسطے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل بادشاہ
کو نامہ لکھا فرمائی - بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فاسلم
تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین - یعنی محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل عظیم الروم کو - سلام اسپر جس نے ہدایت کی اتباع کی اما بعد اسلام لا
تو بچ جاوے مجھے اللہ تعالی دوہرا ثواب عطا فرماوے آخر تک - اور یون ہی مسیلمہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح
لکھا من مسیلمہ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ سلام علیک اما بعد فانی قد اشرکتک فی الامر فلک المدر ولی الوبر ولکن قریش قوم یعتدون
یعنی کذاب نے لکھا کہ مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کو پہونچے سلام علیک اما بعد مین نے تمکو اس امر مین ساجھی
کیا آبادی شہری تمھاری ہے اور جنگل کا حصہ میرا ہے ولیکن قریش ایسے لوگ ہین کہ بات پر قائم نہین رہتے ہین - حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جواب مین لکھا کہ من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فان الارض للہ
یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین - سبحان اللہ یہ کلمات رسالت ہین ترجمہ یہ ہے کہ یہ جواب ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے
مسیلمہ کذاب کو - سلام تو اسپر جس نے ہدی کی پیروی کی اما بعد واضح ہو کہ زمین اللہ تعالی کی ہے وہ وارث کرتا ہے زمین کا جسکو چاہتا
ہے اپنے بندون مین سے اور عاقبت تو خالص متقیون کی ہے - اس سے یہ معلوم ہوا کہ زمین کا وارث ہونا کچھ صدق اسلام کی شرط
نہین ہے بلکہ زمین کبھی کافرون فاجرون کی بادشاہت مین ہوتی ہے ولیکن عاقبت البتہ خالص متقیون ہی کے لیے ہے اسمین کسی
کی شرکت نہین ہے - بالجملہ یون ہی یہان موسی وہارون علیہما السلام نے فرعون کو کہا کہ السلام علی من اتبع الہدی - اور قولہ
العذاب علی من کذب وتولی - یعنی جھٹلایا قلب سے اور اعراض کیا فعل سے - پھر موسی وہارون علیہما السلام موافق حکم الہی کے
فرعون کے پاس آئے اور اسکو پیغام پہونچایا - قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوسٰى فرعون بولا کہ پھر تمھارا رب کون ہے اے موسی - پہلے تو
فرعون نے - ربکما سے دونون کو خطاب کیا پھر خالی یا موسی کہا تو اسکی وجہ شاید یہ ہو کہ ہارون تو ساتھ معلوم تھے لہذا حذف کر دیا
قالہ ابو البقاء فی التبیان - یا شاید اسوجہ سے کہ موسی علیہ السلام اصل تھے اور ہارون انکے تابع وزیر تھے - اور بیضاوی وغیرہ
نے احتمال بھی لکھا کہ شاید شرارت سے فرعون نے خالی موسی سے گفتگو کرنی چاہی کیونکہ اسکو معلوم تھا کہ موسی علیہ السلام کی
زبان مین ایک گرفتگی ہے جس سے زیادہ بات نہین کر سکتے تو مین انپر غالب ہو جاؤنگا - سراج وغیرہ مین لکھا کہ فرعون نے انکو
کچھ ایذا دینے پر اقدام نہین کیا اسوجہ سے کہ در حقیقت تو اللہ تعالی کی حفاظت انکے شامل حال تھی لیکن ظاہر مین باوجود
کثرت فوج وغیرہ کے اسنے یہ نہین کیا تاکہ لوگ اسکو جاہل بیوقوف نہ کہین اور اسمین دلالت ہے کہ فرعون نے اس جہالت
سے ایسا نہین کیا تو مسلمان حاکم وغیر حاکم سے بعید ہے کہ وہ بغیر حجت کے کسی کی نسبت ایذا کا فعل کرے - پھر واضح ہو کہ یہان
فرمایا ہے - فمن ربکما - اور سورۂ شعراء مین ہے کہ وما رب العالمین - اور یہ دونون سوال ایک ہی واقعہ مین ہین لیکن لفظ ما سے
سوال ماہیت سے ہوتا ہے تو معنی یہ ہین کہ رب العالمین کی ماہیت کیا ہے - اور من سے سوال ماہیت تبلانا ضرور نہین بلکہ خالی اسم
تو پھر دونون سوال کے کیا معنی ہین - ابن عادل نے لکھا کہ شاید من سے پہلے سوال کیا اور جب جواب ملا کہ ہمارا رب
رب العالمین ہے تو اسنے ما رب العالمین کا سوال کیا یعنی اسکی ماہیت کیا ہے - کیونکہ اول سوال کے جواب مین اسنے
موسی علیہ السلام سے پائی تو سمجھا کہ اس دلیل کا جواب مجھ سے نہین ہو سکتا پس اسنے ماہیت کا سوال اس غرض سے

Marfat.com

کیا کہ ماہیت کسی کو نہین معلوم ہر تو موسی علیہ السلام ساکت ہونگے - شرح جسم کہتا ہر
اُسکی دونون صورتون مین ایک ہی ہر کبھی اُسکو من سے تعبیر کیا اور کبھی ما سے اور اگر کہا جائے
بولتے ہین تو جواب یہ ہر کہ نہین بلکہ صحیح یہ ہر کہ من فقط عاقل کے واسطے اور ما عام ہر عاقل و غیر عاقل
اور چونکہ سوال فرعون بزبان قبطی تھا تو عربی زبان مین تفنن کلام کے واسطے دونون صورت
نے لکھا کہ فرعون نے موسی علیہ السلام سے سوال کیا کہ فمن ربکما - یعنی جس نے تمھے رسول کرکے بھیجا
کہ وہ کہتا تھا کہ ماعلمت لکم من الٰہ غیری - یعنی تمھارے واسطے کوئی الٰہ سواے اپنے نہین جانتا
کہا کہ وہ کون ہر کیونکہ مین نہین جانتا ہون - قال موسی علیہ السلام نے جواب دیا - ربنا الذی اعطی کل
ہمارا رب وہ ہر کہ دیا اُسنے ہر چیز کو خلق اُسکا - علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کی یعنی دیا ہر چیز کو جوڑا اُسکا
نے ابن عباس سے روایت کی یعنی انسان کو انسان بنایا اور گدھے کو گدھا اور بکری کو بکری - مجاہد رح نے کہا یعنی
اُسکی صورت و خلقت دی - اور دوسری روایت مین مجاہد رح نے کہا یعنی ہر جانور کی خلقت ٹھیک کردی - سعید بن جبیر رح
یعنی ہر ایک خلقت والے کو جو اُسکی خلقت مین لائق ہر عطا کیا انسان کی خلقت مین جانور کا میل نہین اور نہ جانور
باہم ایک دوسرے کا میل ہر - ثم ھدی پھر ہر ایک چیز کو جو اُسکے واسطے سزاوار ہر اُسکی راہ بتلادی ہر ایک
جو اُسکو چاہیے ہر مہیا کردیا - بیضاوی و سراج وغیرہ مین ہر کہ شئی سے مراد وہ ہر جو مشیت الٰہی تعالی سے ہوگئی ہر اور یہ شئی
اللہ تعالی عزوجل کو شامل نہین ہر پس کل شئی یعنی جملہ انواع کو اُسکی خلقت و صورت دی یعنی ایسی صورت دی کہ جو کمال
حاصل ہونا ممکن ہر یہ صورت اُسکے مطابق ہر مثلاً آنکھ کو ایسی ہیات دی جو بینائی کے مطابق ہر اور کان کو وہ ہیات جو سننے کے
واسطے مطابق ہر اور یہی تمام اعضاے جسم انسانی کا حال ہر پس انسان کو جو کمالات علمی و عملی حاصل ہونا ممکن ہین اُسکی
ایسے کمال کے واسطے مطابق ہر اور یہی حال ہر ایک نوع مین ہر - یا یہ معنی ہین کہ ہر مخلوق کو وہ چیز دیدی جسکی اُنکو احتیاج ہر
آرام حاصل کرین اور اپنے کمالات حاصل کرنے مین مجبور و پریشان نہون - پھر ہر ایک کو ہدایت کی یعنی پہچان دیدی کہ
عطا کیا ہر اُس سے کیونکر اپنی راحت و آرام حاصل کرین اور اپنے باقی رہنے و کمال حاصل کرنے مین کیونکر توصل چاہین اور یہ
کبھی تو اُنکو اختیار سے باستدلال عقلی حاصل ہوتی ہر اور کبھی بمقتضاے طبیعت حاصل ہوتی ہر جیسے مثلاً سردی رفع کرنے کو آگ
گرمی کی خواہش طبعی ہر اور دواے گرم کی خواہش باختیار عقلی ہر یا نر و مادہ مین خواہش طبعی ہر پس خلاصہ یہ کہ ہر ایک کو اُسکی
و صورت واسطے کمال کے دی اور ہر ایک کو اُسکی ضرورت دیدی پھر یہ شناخت دیدی کہ اسطرح اس چیز سے اپنی ضرورتون
حاصل کرو - اور حق یہ ہر کہ یہ مختصر کلمہ سب طرح کے امور کو جامع ہر - زمخشری نے کہا کہ سبحان اللہ اس جواب کی خوبی بیان نہین
کسقدر مختصر اور پھر کیسا سب امور کو جامع اور پھر کیسا واضح ہر جو شخص انصاف کی نظر سے حق پسندی کی طبیعت رکھتا ہو وہ
علو شان کو سمجھ سکتا ہر - بیضاوی رح نے کہا کہ اس جواب مین انتہاے بلاغت ہر کیونکہ نہایت مختصر اور تمام موجودات
علی قدر مراتب حاوی ہر اور اسمین یہ بھی دلالت موجود ہر کہ نعمتون پر قدرت رکھنے والا حقیقت مین وہی اللہ تعالی
اُسکے سواے جو کوئی ہر اُسی کی طرف محتاج ہر اور اُسی سے اُسکو کامل نعمتین پہونچی ہوئی ہین جیسا کہ اُسکی

اگلی امتون مین غرق ہر اُسی واسطے جب فرعون نے یہ جواب پایا تو حیران ہوکر چپ ہوگیا کچھ بھی نہ کہہ سکا اور
مصلحت دیکھی کہ اس بات کو دوسری طرف پلٹ دیا جاوے چنانچہ موسی علیہ السلام سے اگلون کا حال پوچھنا شروع کیا۔
فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْاُولٰی بولا فرعون کہ تو بھلا کیا حال ہر اگلی امتون کا یعنی بعد موت کے عذاب یا ثواب مین
کیا انجام ہر یعنی جیسے قوم نوح و ہود و لوط و صالح وغیرہ جو بتون کو پوجتے تھے اور قیامت سے منکر تھے۔ موسی کو ان حکایات مین
مشغول کرنا چاہا۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اس آیت کے معنی مین جو اقوال ہین اُنمین سے اصح معنی یہ ہین کہ جب موسی علیہ السلام نے
فرعون کو آگاہ کیا کہ جس رب نے مجھے بھیجا ہر وہ ہی کہ پیدا کردیا اور رزق دیا اور ہر ایک کو اُسکی قسمت و ضرورت کی راہ تبلادی تو فرعون
لاچار ہوکر اگلی امتون سے حجت نکالی یعنی جو لوگ اگلون مین سے کہ اللہ تعالی کو نہین پوجتے تھے تو اُنکا کیا حال ہوگا جب کہ
تمہارے کہنے کے موافق صرف توحید ہی سے چھٹکارا ہر۔ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ تو موسی علیہ السلام نے اُسکے
اس کلام و مکر کی طرف خیال نہ کیا اور کہا کہ ان امتون کا علم میرے رب کے پاس کتاب مین ہر یعنی اُنھون نے اگرچہ توحید نہین کی
اور یا نہین عذاب سے ہلاک کیے گئے یا کافر مرے بہرحال اُنکا علم میرے رب کے یہان لوح محفوظ مین اور ان لوگون کے تمام اعمال
محفوظ ہین نہ وہ فراموش ہون نہ گم ہو کیونکہ اُنکا پیدا کرنے والا وہ پاک ہر کہ بھول بھٹک کو وہان دخل نہین ہر۔ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ
وَلَا يَنْسَى نہ وہ بھٹکتا ہر اور نہ بھولتا ہر یعنی کوئی ذرہ اُسکے علم سے غائب نہین اور نہ کوئی صغیر و کبیر چھوٹ جاتا ہر اور نہ اُسمین نسیان ہر کہ
اعمال ذرہ ذرہ کے کچھ فراموش ہوجاوے کیونکہ یہ دونون امور عیب ہین اور اللہ تعالی مین کوئی عیب نہین اور نہ نقص ہر بلکہ اُسکا علم محیط ہر پس یہ
اُسکے علم محیط و مستقیم کا بیان ہر کہ اُسکے علم مین کوئی تغیر نہین وہ ہر حال مین یکسان ہر بعض نے کہا کہ موسی ع نے اپنے علم سے اُسکو باہر کردیا یعنی مین
نہین جانتا مگر اسی قدر کہ علام الغیوب عزوجل مجھے آگاہ کرے پھر میرے جاننے سے کوئی فائدہ نہین اور نہ نہ جاننے سے کوئی نقصان کیونکہ اُنکا
اور اُنکے خالق عزوجل کے ساتھ ہر اور وہ علیم خبیر اور محیط صغیر و کبیر ہر وہان کچھ نسیان و بھٹک کو دخل نہین پس ہر ایک اپنے اعمال کے موافق بدلا
پاویگا۔ پس اللہ تعالی وہی علام الغیوب ہر نہ بھٹکے کہ کسی چیز کا ٹھکانا یاد نہ رہے اور نہ بھولے کہ وہ چیز ہی خیال سے اُتر جاوے پس ہر ایک امت و ہر امت کا
ہر شخص اور ہر بشر کے ظاہری و پوشیدہ اعمال سب اپنے اپنے موقع پر موجود ہین۔ اسمین فرعون جاہل پر تشنیع کی تعریض ہر کہ جو الوہیت و ربوبیت کا دعوی
کرتا اور یہ نہ جانتا تھا کہ موسی علیہ السلام کو اپنی گود مین پالا اور یہ نہ جانا کہ یہی رسول رب العالمین ہر جسکے انوار برکت سے بنو اسرائیل
کو ہدایت ملیگی اور فرعون کی فرعونیت ذلیل و خوار و ہلاک ہوگی۔ ف۔ قال الشیخ [illegible] قولہ والسلام علی من
اتبع الہدی یعنی فیض نوری از عالم روح و سلامتی از نقائص و علائق اُسکے واسطے ہر جسنے برہان الٰہی کی اتباع کی۔ اور عذاب
ظلمات طبیعت و ہاویہ ہیولی مین پڑا رہا۔ قولہ ربنا الذی اعطی الآیہ۔ دلیل ہے کہ اُسکو ہدایت دی یعنی اُسکی خلقت ایسی کردی
جو ہدایت کی قبولیت کے واسطے لائق ہر اور اُسکے مناسب آلات دیدیے اور اُسکے حاصل کرنے کی راہ تبلادی۔ قولہ فما بال القرون
الاولی اصل کو فرق بحال اشارت حجاب نفس از جناب رب عزوجل ہر اور یہ سوال دوم اشارہ حجاب نفس از معاد و احوال
معاد سعادت و شقاوت کہ اُسکو نہین معلوم ہر اور علم نفس ایسا نہین ہوسکتا کہ بدون تعلیم الٰہی کے خود مستقل اِن علوم کو جانے۔ پھر
جب یہ ہر کہ معرفت الٰہی ہو پھر علوم آخرت جو اسپر موقوف تھے اُسکو معلوم ہونگے لہذا جواب مین احاطہ علم الٰہی عزوجل
ہمہ معلومات کے بیشمار ہونے کے ہر ایک مفصل اُسکے علم مین ثبت ہر اور یہ علم ازلی و ابدی ہر کہ اسمین کسی طرح کا تغیر

Marfat.com

نہین ہے۔ ف ـــــ قال الشیخ فی العرائس قولہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ یعنی سلامتی ازلی وابدی
انبیاء علیہم السلام کی اتباع کی اور اتباع ہدیٰ وہی کریگا جسکے واسطے ہدایت ازلی سابق ہوگئی ہے۔ قال
مین بدلیل قولہ تعالے فاما یاتینکم منی ہدی فمن تبع ہدای الآیہ۔ پس آنے والے ہدی وہی رسول
وہ بواسطہ رسول ہے اور رسول اُسکو شامل ہے لہذا رسول مراد لینا کافی ہے۔ واسطی رح نے کہا کہ اتباع
جسکے واسطے ہدایت سابق ہوچکی ہے وہ ہر حال مین ہدی کی اتباع کریگا۔ قولہ اعطی کل شیٔ خلقہ ثم ہدی۔
کہین ہو یعنی ماسوائے حق عزوجل کے جو کچھ ہے اُسکا ہر ذرہ عدم سے بنور قدم نکلا اور اُسکا وجود غرق رحمت الٰہی ہوا
نے قدرت کا لباس پہنایا ہے پھر اُسکو عقل سری عطا کی جس سے وہ اپنے خالق عزوجل کو پہچانتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہدایت
دیتا ہے اور موجود کیونکر اپنے وجود کو نہ پہچانے حالانکہ بالکل غرق دریائے الوہیت ہے اسی واسطے فرمایا وان من شیٔ الا یسبح
جسمین اُسکی روح فعل کا اثر ہے اُسکی حیات بروح فعلی ہے جیسے حشرات و وحوش وطیور وغیرہ اور انمین حق تعالےٰ کی معرفت
ارواح وعقول کے ہے اور جنمین روح روحانیہ ہے جیسے ملائکہ وجن تو انمین اپنے ارواح وعقول کے اندازہ پر معرفت ہے اور جنکی روح
وقت سے کشف ذات وصفات ہے کہ اوائل مین اُنکے واسطے کشف ذات وصفات سے ہدایت ومعرفت دی گئی ہے تو اُنکی معرفت
ہے وہ لوگ قدسی ربانی ہین۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے تتمیم دلیل وظاہر دلائل وحدانیت کو اظہار کیا۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ

ہمارا رب وہ ہے جسنے بنا دیا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور بنا دیے تمہارے لیے اُسمین راستے اور اُسنے اُتارا

السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّى ۝ كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ

آسمان سے پانی سو نکالے ہمنے اُس سے ازواج مختلف نباتات سے تم کھاؤ اور چراؤ اپنے جانور

ع إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَىٰ ۝ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ

بیشک اسمین نشانیاں توحید کی ہین عقل والون کے لیے اُسی سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور اُسی مین تمکو لوٹاوینگے

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ

اور اُسی مین سے تم کو نکالینگے دوسری اور بیشک ہم نے فرعون کو دکھلائین اپنی آیات سب سو اُسنے جھٹلایا۔ اور انکار

الَّذِي بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ تقدیر کلام ہو الذی۔ پس ہو مبتدا محذوف اور الذی خبر ہے یا ربی الذی۔ پس ربی موصوف
صفت واقع ہے یا یہ محل نصب مین منصوب بمدح ہے۔ بالجملہ رب عزوجل کی آیات معرفت سے بیان کیا کہ رب وہ ہے جَعَلَ لَكُمُ
بنا دیا اُسنے تمہارے لیے زمین کو۔ مَهْدًا بچھونا۔ عاصم وحمزہ نے یہان وسورہ زخرف مین مھدا پڑھا یعنی مصدر بمعنی
مھدا۔ پس وہ تمہارے لیے مثل مہاد کے ہوجاتی ہے اور مہد وہ ہے جو طفل کے واسطے گہوارہ بنا دیتے ہین اور باقیون کی قراءت
ہے اور مہاد جو بچھایا جاوے جیسے فراش پس اُسنے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنا دیا۔ وَسَلَكَ لَكُمْ اور آسان کر
دیے۔ فِيهَا زمین مین سُبُلًا راستے۔ یعنی تم کو ہدایت دی کہ زمین کے مقامات مختلفہ مین پہاڑون و دریاؤن
ہین ہوکر ایک زمین سے دوسری زمین مین جاتے ہو تاکہ زمین کے قطعات مختلفہ کے منافع ایک دوسری

[illegible] ہو ولیکن قریب قریب اسمین قطعات متصلہ کی پیدا وار و خاصیات مختلف ہین جو وہان ہوتا ہے وہ یہان نہین ہے
اور جو گرم ملکون مین ہے وہ سرد مین نہین ہے اور گرم قطعات مین جو شور ہے وہ اور جو شیرین ہے وہ مختلف ہین اور شور مین سے بہت آم
[illegible] لیے اور بہت املی و ناشپاتی وغیرہ کے لیے مختلف ہین اور گرم ملکون کا سرد پہاڑی قطعہ جو میوے اُگاتا ہے وہ سرد ملکون کے قطعات
مین نہین ہوتا علی ہذا اس قدر تفاوت قدرت سے ہے۔ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور آسمان سے پانی اُتارا۔ یہ پانی سحاب و
بادل سے اُترتا ہے ولیکن پانی کے اندر ایک خاصیت روحانی جس سے عجائب روئید گی ہوتی ہے وہ آثار سماوی ہے اور اسی واسطے
آسمان سے پانی اُتارنا بیان فرمایا ہے حالانکہ ظاہر نظر مین سحاب سے اُترتا ہوا ہر شخص کو معلوم ہوتا ہے اور نظیر اُسکی فیض الٰہی ہے۔ جیسے
طلبہ پڑھنے والے ایک ہی کتاب و ایک ہی استاد سے پڑھتے ہین اور دماغ کے بھی درست ہوتے ہین لیکن ایک حکیم فلسفی ہو جاتا ہے اور
دوسرا اس حالت کو نہین پہونچتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ ایک اثر باطن متعلق ہے جو بظاہر کتاب و استاد سے معلوم ہوتا ہے لیکن ایک روح
اس کمال کے ساتھ فیض ہے اسی طرح زمین کے واسطے مینہ ہے اور یہی حال قلوب کا ہے کہ تمام آیات موسیٰ علیہ السلام سے ایک گروہ کے
قلوب کو یقین ہوا اور دوسرے گروہ قلوب مین کچھ نفع نہ ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان دلائل قدرت کے بعد خود بصیغہ متکلم خطاب فرمایا
فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ پس ہمنے نکالا اُسکے ساتھ۔ اَزْوَاجًا اقسام کو مِّنْ نَّبَاتٍ نباتات مین سے شَتّٰى مختلف یعنی ازواج
مختلفہ نباتات سے پیدا کیے۔ یا ازواج کو نباتات مختلفہ سے پیدا کیا کیونکہ انکی شکل و رنگ و مزہ و خوشبو و منافع مختلف ہین۔ واضح ہو کہ قولہ
فاخرجنا متکلم ہے تو یہ کلام کیسا ہے پس ابن عطیہ نے کہا کہ کلام موسیٰ علیہ السلام تو قولہ انزل من السماء ماء پر تمام ہو گیا پھر فاخرجنا بہ سے کلام الٰہی ہے
شیخ جلال محلی رح نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور اس صورت مین بات یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کا وعظ فرعون کے ساتھ نقل کیا اور درمیان
مین اس زمانہ والون کے لیے اظہار قدرت کے طور پر یہ کلام فرمادیا۔ بیضاوی وغیرہ نے یہ اختیار کیا کہ یہ بھی موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے
بیان کیا تھا ولیکن اللہ تعالیٰ کے کلام سے حکایت کیا اور اسمین فائدہ یہ ہے کہ تنبیہ ہے کہ جو ذکر کیا اُسمین کمال قدرت پر دلائل کا ظہور ہے اور یہ
تنبیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عزوجل کی اطاعت مین تمام اشیاے مختلفہ ہین اور سب اُسی کی مشیت کے تابع ہین اور لکھا کہ نظیر اُسکی قولہ تعالےٰ
الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ ثمرات مختلفا الوانہا۔ اور قولہ تعالےٰ وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات بہجۃ۔ مترجم
کہتا ہے کہ اس قول پر صنعت التفات باقی نہین رہتی ہے کیونکہ متکلم واحد ہے اور جواب دیا گیا کہ کلام سب اللہ تعالیٰ نے حکایت فرمایا اور
موسیٰ سے حکایت کیا گیا ہے پس اول و آخر کلام سب اللہ تعالیٰ ہی سے ہے فافہم۔ ولہذا فرمایا۔ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ
یعنی ہمنے پانی سے تمہارے لیے انواع نباتات پیدا کیے درحالیکہ مباح کرنے والے ہین تم پر اسطرح کہ خود کھاؤ اور چراؤ اپنے
چوپایون کو۔ انعام جمع نعم وہ اونٹ و گاے و بکری ہے اور یہان مراد اپنے جانورون کو جو نباتات کھاتے ہین۔ اگر کہا جاوے کہ کلوا
صیغہ امر ہے تو کیا یہ فعل پھر واجب ہے جواب یہ کہ امر اباحت ہے اور مقصود نعمتون کا یاد دلانا۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي النُّهٰى اسمین اہل عقل کے واسطے توحید الٰہی کی نشانیان ہین۔ نہی بالضم جمع نہیہ جیسے غرف جمع غرفہ اور عقل کا نام
اس واسطے ہوا کہ عقل والے کو وہ بدکاریان و قبائح سے روکتی ہے۔ واضح ہو کہ اسمین اہل عقل کے واسطے اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت
پر ظاہر ہونے پر بکثرت دلائل ہین اگر انکا ذکر کیا جاوے تو ایک تو بہت طول ہوگا اور دوم یہ کہ انکا سمجھنا بھی اہل عقل سے
یعنی جن لوگون نے شہوات سے اپنی نفس کو پاک کیا اور عقل انکی کھل گئی ہے وے سمجھ سکتے ہین ولیکن کچھ اشارات

Marfat.com

بیان کردیے جاتے ہین۔ اول یہ کہ ایک پتی جو بالکل ناکارہ گھاس سے خیال کیجاوے اگر تمام جہان [illegible]
ناوے یا اُسکا نقص رفع کرے تو ممکن نہین ہی پس تمام مخلوق ادنیٰ سی پتی ہین عاجز ہین پھر اگر موسمی [illegible]
کسی طرح ممکن نہین ہی پس اسمین خود قدرت باقی رہنے کی نہین ہی تو جو چیز محتاج ویسے قابو ہو اُنکو اپنے [illegible]
لہذا بہت سے احمق لوگ جنہون نے یہ زعم کیا کہ یہ گردش زمانہ مین یون ہی چلی جاتی ہی یہ لوگ محض احمق ہین [illegible]
نہین ہی کیونکہ جب اِن چیزون مین خود قدرت نہین تو بہت صاف ظاہر ہی کہ اُنکی پیدایش کا سبب ضرور ہی پھر اگر [illegible]
بھی اپنی ذات مین یون ہی مجبور ہی اور ایسے ہی زمین وغیرہ بھی تو صاف ظاہر ہی کہ پیدا کرنے والا قادر مختار ہی [illegible]
نہین ہی۔ دوم یہ کہ اناج مثلاً پیدا ہونے مین پانی و زمین و اُسکی درستی کے علاوہ بیج چاہیے ہی اور وہ بیج ایک سال [illegible]
اس سے پہلے کا اور اسی طرح ظاہر ہی کہ سب سے اول وہ آسمان سے نہین آیا تو اُسی زمین سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہی
اسباب سے لوگ مشقت اُٹھاتے ہین تو اناج کا وجود بھی زمین کے مادہ سے ہی اور اسیطرح کل اشیاء جو موجود ہین یہی [illegible]
حالانکہ ایسے خوش مزہ و خوبصورت رنگ برنگ کے پھل و پتیان ہین جب نظر عقل سے دیکھو تو حضرت قادر قیوم عزوجل کی
و قدرت بے انتہا نظر آتی ہی کہ اِس خاک مین سے کسقدر اشیاے عجیب پیدا فرمائی ہین اور اسی واسطے [illegible]
ہین ہی کہ اُس روز اہل ایمان کو اپنے قدم کے نیچے زمین سے غذا ملیگی۔ سوم یہ کہ انسان خود دو چیزون سے مرکب [illegible]
پس روح کے کمالات کے واسطے یہ جسم مطیہ ہی اور اگر کمال حاصل ہونے سے پہلے جسم زائل ہوجاوے تو بہت افسوس ہی [illegible]
چھوٹا بچہ جو مرجاتا ہی اُسکے لیے مراتب عالیہ مانند اولیاء کے نہین ہین ہان اللہ تعالیٰ عزوجل کا ترحم اُسپر ہی کہ وہ [illegible]
بخشا دیگا اگر اُنھون نے صبر کیا ہو پس جسم ایک نعمت ہی واسطے حصول کمالات روح کے۔ پھر یہ جسم اسی زمین سے ہی اور [illegible]
کہ روے زمین کی ایک مشت خاک سے ترکیب ہوئی ہی پس جسم آدم علیہ السلام مین تمام آدمیون کے اجسام کا مادہ جمع تھا [illegible]
پشت سے منتقل ہوتا آیا ہی پس اجسام آدمیون کے مختلف ہین بعضے زمین شیرین سے اور بعضے زمین شور سے اور [illegible]
بعضے سیاہ اور بعضے سپید اور اسی وجہ سے اخلاق مین کوئی شیرین خلق اور بعضے تیز و بعضے چڑچڑے و مانند اسکے [illegible]
غصہ ناک اور بعضے نرم اور بعضے سخت ہوتے ہین اور اِن سب مین ترکیب جسمانی سونے و چاندی [illegible]
بلکہ جواہرات سے ترکیب ہوتی ہی پس جب اجسام مین نقص آتا ہی تو جس قسم کا نقص آتا ہی اگر وہی جزو [illegible]
ہوجاوے اور اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے ساگ پات و اناج پیدا کیے ہین جو جسم انسانی کے نقص [illegible]
ایک قدرت یہ رکھی ہی کہ نباتات مستحیل ہو کر غذاے جسم ہوجاتے ہین اور نافع ہوتے ہین [illegible]
جو خاک کا جزو اُس جسم بیمار مین سے ناقص ہوا ہی پس اللہ تعالیٰ کی قدرت سے نقص دور ہوجاتا ہی اور [illegible]
ہی۔ لا الہ الا ہو سبحانہ الحی القیوم۔ چہارم یہ کہ تسبیح الٰہی اُسکی صفات پاک کی خوبی ظاہر کرنے مین ہی [illegible]
ہی اُسی قدر تسبیح اُسکی اعلیٰ ہی اور روح انسانی جامع ہی بہ نسبت دوسرون کے اور روح [illegible]
زبان جسم سے ادا ہوتی ہی تو یہ جسم گویا سب سے اشرف و اعلیٰ تسبیح ادا کرتا ہی اور باقی نباتات [illegible]
کی تسبیح ادا کرتے ہین اور جسم انسانی اپنے بقا مین پانی و اناج و نباتات و میوہ جات [illegible]

... بلی رکھے جاوین اور انسانی جسم کا نقص چھوڑا جاوے حتی کہ وہ مجبور ہو کر تسبیح سے بوجہ بیماری کے باز رہے یا
ہلاک ہو جاوے تو یہ بے ترتیبی و ظلم و جہل ہے کہ وہ چیز باقی رہے جو ناقص تسبیح کرے اور وہ برباد کی گئی جو اعلی تسبیح کرتی لہذا نباتات وغیرہ
... وغیرہ کے حیوانات چارپاؤن کی غذا کیے جاتے ہین کیونکہ نباتات سے حیوانات کی تسبیح اشرف ہے پھر ان انعام سے دودہ وغیرہ
... جسم انسانی کی غذا کیجاتی ہے کہ وہ اشرف ہے حتی کہ چوپاؤن کو ذبح کرکے انکا کھانا بلا تکلف جائز ہے کیونکہ تسبیح انسانی اشرف ہے اور جسم فقط
اسواسطے عزیز ہے کہ روحی کمالات کا آلہ ہے تو جسم کو تکلیف دینا واسطے اصل جوہر روح کے کمالات کے واجب ہے اور جو نباتات وحیوانات
... انسانی غذا کیے جاتے ہین وہ ہلاک نہین ہوتے بلکہ اپنے کمال کو پہونچائے جاتے ہین کہ انکی تسبیح کامل ہو جاتی ہے اور اب ظاہر ہے کہ
اس نظام معرفت مین حضرت خالق عزوجل کی قدرت و توحید مطلق سے کسطرح یہ انتظام لطیف جاری ہے اور کسطرح اسنے اپنی قدرت
کاملہ سے ان چیزون کو اپنی خلقت و صورت مناسب پر پیدا کیا اور کیونکر منافع حاصل کرنے کی ہدایت دیدی اور اسکی قدرت کیسی کامل
اور وہی اللہ تعالے رب عزوجل ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر۔ لہذا فرمایا۔ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ
اسی زمین سے ہمنے تمکو پیدا کیا۔ اگر کہا جاوے کہ ہم تو نطفہ سے پیدا ہوے ہین جواب دیا گیا ایک یہ کہ آدم علیہ السلام تراب سے پیدا
ہوے ہین اور اسی سے نطفہ منتقل ہے تو ہر ایک کی پیدایش تراب سے ہے۔ دوم یہ کہ ہان تم نطفہ سے پیدا ہوا اور وہ نطفہ ... ذکر
کی پیدایش و اصل اسی خاک سے ہے کیونکہ منی و خون فضلہ غذائی ہے اور غذا گوشت یا نباتات ہے اور سب زمین سے پیدا ہے۔ سوم یہ کہ
ابن مسعود رضہ نے روایت کی کہ رحم مین فرشتہ آکر مولود کے رزق و اجل و جہان دفن کیا جائیگا سب لکھتا ہے بحکم الہی عزوجل پھر وہ اسکے
مدفن کی خاک نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ ابن المنذر رح نے اپنی تفسیر مین باسناد خود عطاء خراسانی سے روایت کی کہ ملک الموت اس مدفن
سے خاک لیتا ہے جہان مولود دفن ہوگا اور اسکو نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ پیدائش زمین سے ہے اور مترجم کہتا ہے کہ جو اشارات
سابق مین بیان ہوئے ہین جس شخص نے عقل کی نظر سے غور کرکے انکو سمجھا وہ بلا تردد جان لیگا کہ پیدایش زمین سے ہے اسی سے
اللہ تعالی نے پیدا کیا۔ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ اور اسی زمین مین ہم تمکو اعادہ کرینگے یعنی روح کو اس جسم مین ایک مدت کے واسطے
جو اللہ تعالے کے علم مین ہے اتار دیا پس اسنے اس جسم کے ذریعہ سے نیک و بد جو کمالات پائے حاصل کیے پھر وقت معہود پر اس روح کو اسمین سے
نکال لیا اور جسم کو بدستور خاک مین ملا دیا۔ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى اور اسی سے ہم تمکو نکالینگے دوسرے بار پھر دنیا سے
پھر کہ مین پھر روح اسی جسم مین جسمین اسنے جو کچھ حاصل کیا ہے اعادہ کیجاویگی تاکہ جو کچھ اسنے اپنے ... کیا ہے اسکا نتیجہ دیکھے پس اگر اسنے
نیک خوبصورت فعل حاصل کیا ہے تو اسکے واسطے وہی خوبی و خوبصورتی و عین راحت ہے اور اگر اسنے بدی کمائی ہے تو وہی عذاب ہے حتی کہ اگر
اسنے دنیا کی چند روزہ زندگی مین ایک خزانہ جمع کیا اور بڑی محنت و مشقت و لالچ سے اسکو اکٹھا کیا جیسے وہ ہمیشہ یہین لیے بیٹھا رہیگا
اور ایمان و زکوۃ وغیرہ سب سے باز رہا تو یہ خزانہ نہین بلکہ اژدہا ہے جیسا کہ حدیث مین ہے کہ وہ اژدہا ہو کر زہردار منہ پھاڑے ہوے
پیچھے کاٹتا ہوگا جس سے وہ بھاگیگا اور بھاگنا بے سود ہے اور یہ حقیقت اشیا مین سے ہے جسمین کچھ شک اہل عقل کے نزدیک نہین
جیسا کہ عصاے موسی علیہ السلام ایک اژدہا حقیقت مین ہو جاتا تھا فافہم۔ اور سنن کی حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جنازہ مین تشریف لائے پھر جب میت دفن کی گئی تو ایک مٹھی مٹی لیکر قبر مین ڈالی اور کہا۔ منہا خلقناکم۔ پھر دوسری مٹھی ڈالی
و فیہا نعیدکم۔ پھر تیسری مٹھی ڈالی اور پڑھا ومنہا نخرجکم تارۃ اخری۔ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ام کلثوم

دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین رکھی گئین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ...
وفی سبیل اللہ وعلے ملۃ رسول اللہ - رواہ احمد والحاکم - بالجملہ اظہر آیات سے فرعون کو فہمایش کی گئی اور ...
اسکو بتلایا گیا اور قدرت حق عزوجل ظاہر و باہر دکھلائی گئی - وقال تعالے - **وَلَقَدْ أَرَيْنَٰهُ ءَايَٰتِنَا** ...
آیات دکھلا دین - **كُلَّهَا** سب کی سب - **فَكَذَّبَ** مگر اُسنے جھٹلایا موسیٰ علیہ السلام کو - اور ساحر بتایا اعجاز ...
قرار دیا - **وَأَبَىٰ** اور اسلام لانے سے انکار کیا - دکھلا دینے سے یہ مراد کہ اُسکی آنکھون کو نظر آئین اور انکی صحت ...
اور کلہا سب کی سب - اسمین مفسرین نے تامل کیا کہ کیا مراد ہے کیونکہ جمیع آیات کا ظاہر ہونا کسی نبی کے ہاتھون پر نہین ہوا اور جواب
دیا گیا کہ لفظ کل اگرچہ عموم کے واسطے ہے ولیکن کبھی خصوص مین مستعمل ہوتا ہے جب قرینہ موجود ہو اور یہان قرینہ عقل ظاہر ہے کہ ...
وہ دیکھ ہی نہین سکتا تھا جیسے قولہ تعالے اوتیت من کل شیء یعنی بلقیس کو ہر چیز مین سے دیا گیا تھا یعنی جو اُسکے لائق چیزین ...
اور جیسے محاورہ مین بولتے ہین کہ مین بازار گیا اور سب خرید لایا یعنی جو میرے لائق ضروریات وغیرہ ہین - بیضاوی نے کہا ...
یعنی کل انواع کی آیات یا افراد آیات مین سے کل دکھلا دیے ولیکن مراد اس سے آیات معدودہ ہین یعنی وہی نو آیات جو موسیٰ کو
دی گئی تھین - اور مترجم کہتا ہے کہ شاید یہ مراد ہو کہ سختی و نرمی و متوسط درجہ سب طرح کی آیت دکھلایا گیا مگر اپنی حالت کفر سے نہ پھرا
اور سراج مین نو آیات کے شمار مین لکھا کہ عصا و ید بیضا و فلق البحر و حجر و جراد و قمل و ضفادع و دم و نتق الجبل - ولیکن ظاہرا
اسمین سہو کاتب وغیرہ ہو گیا ہو کیونکہ نتق الجبل تو بنو اسرائیل کے توریت سے انکار پر بعد غرق فرعون کے ہوا ہے اور صواب یہ ہے کہ
نو آیات یہ ہین آٹھ تو سورہ اعراف مین اول و دوم فی قولہ تعالی فالقی عصاہ فاذا ہی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء للناظرین
اور سوم فی قولہ ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ونقص من الثمرات الآیہ - اور چہارم و پنجم و ششم و ہفتم و ہشتم فی قولہ تعالے فارسلنا علیہم
الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم آیات مفصلات - اور نہم سورہ یونس مین فی قولہ ربنا اطمس علی اموالہم واشدد علی قلوبہم
الآیہ - ف - فی العرائس نے اشارات قولہ تعالی منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم الآیہ - اسمین اشارہ اجسام واشکال کی جانب ہے کیونکہ
ارواح تو عالم ملکوت مین سے ہین اور اگر ارواح کو حق عزوجل نے مٹی کے سانچہ مین نہ بند فرمایا ہوتا تو ایک روح سے تمام جہان پھر جاتا
اور اُسکے نور سے سب جل جاتا ولیکن حق سبحانہ تعالے نے قدرت کاملہ سے اُسکے واسطے جسم خاکی کا ایسا سانچہ بنایا ہے کہ وہ اُسکے ...
ہے اور اُسکو نظام تجلی جمال وجلال سے تربیت دی ہے اور اجسام اسی سے وقت ظہور کے روشن ہونگے قولہ تعالی واشرقت
الارض بنور ربہا - اور یہ اُسوقت تک ہے کہ ارواح عالم عبودیت مین ہین اور جب یہان سے عالم ربوبیت مین ...
تو یہ سانچہ اپنے عالم خاکی مین منتقل ہو جاتے ہین اور جب ارواح کی تربیت نور فضل حق سے کامل ہو جاتی ہے تو یہ اجسام ...
بھی بصفت روحانی ہو جاتے ہین اور اُسکے بعد زمین اُنکو اُٹھا نہین سکتی ہے اور اُسکا موضع عالم غیب ہو جاتا ہے ...
ہے وہ معدن نور فعل و مصدر خاصیت قبضہ جبروتیہ ہے اور یہ خاک کیسی بزرگ ہے کہ اُسکا خمیر قبضہ ازل ...
ملک صفات ہے اور رجوع ہمارا عالم صفات سے بعالم ذات ہے - حضرت حق عزوجل نے فرمایا کہ خلقت بیدی ...
صدور انسانی صفت سے واسطے دیدار ذات کے ہے اور ذات سے صدور واسطے علم صفات کے ہے ...
کے واسطے فرمایا - ان الذی فرض علیک القران لرادک الی معاد - سبحان اللہ سبحان اللہ ...

[illegible] کہتے ہین اور تین خدا یا تیسرا جزو خدا کہتے ہین یہ احمق محض غلط خیالات مین پڑے ہین یہ کلیات
[illegible] اور ہم لوگ بھی قدم سے عدم مین ہین ہم پہلے معدوم تھے اور آیندہ معدوم ہونگے اور اب بھی معدوم ہین کیونکہ
[illegible] ہین اور وجود صرف اُسی حق عزوجل کے واسطے ہے اور بقاء و ثبوت اُسی کا ہے تو جس کسی کا وجود اُس سے نہو
[illegible] سے نہو وہ درحقیقت معدوم ہے اُسکے واسطے وجود نہین ہے اور جو معدوم ہے وہ ہمیشہ معدوم ہے جیسے وہ عدم مین تھا
[illegible] لا یزال موجود ہے وہ قدیم ہے عدم اُسکے قبضۂ قدرت مین مسخر ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی سے کہا گیا کہ آدمی کا
[illegible] ہے کہ [illegible] دنیا کو دوست رکھتا ہے۔ شیخ رحمہ نے کہا کہ اُسپر حق ہے کہ دنیا سے محبت کرے اُسی سے پیدا ہوا تو یہ اُسکی ماں ہے
[illegible] اُسی مین بڑھا و جیتا رہا وہی محل زندگی ہے اور اُسی مین سے اُسکا رزق مقدر ہوا وہی اُسکی حیات ہے اور یہین اُسکا معاد ہوگا
[illegible] ہوگا تو یہی اُسکا مرجع ہے اور اسی مین اُسکے جنت حاصل کرنے کے اسباب ہین تو یہی اُسکی سعادات کا مبدء ہے اور اسی
[illegible] سے [illegible] کا گذر اپنے رب عزوجل کی طرف ہے تو وہ کیسے ایسے راستہ کو پسند نہ کریگا جدھر سے اپنے رب عزوجل کے جوار مین
[illegible] پہنچے۔ مترجم کہتا ہے کہ شیخ یحییٰ بن معاذ رحمہ نے نکات لطیف بیان فرمائے ولیکن یہ حال صادق ہے اہل صدق و صلاح کے
واسطے کہ اُنکو دنیا کی محبت اسی راہ سے ہوتی ہے ولیکن احمق وہ ہے کہ جسنے دنیا کو دنیا کی راہ سے بغیر آغاز و انجام کے دوست رکھا جیسے یہی مراد ہے فافہم

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ
بولا کیا تو آیا ہے ہمکو نکالنے کو ہمارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے اے موسیٰ سو ہم بھی لاوینگے تجھ پر ایک ایسا ہی جادو

مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَا
سو ٹھہرا ہمارے اور اپنے بیچ ایک وعدہ نہ تفاوت کرین اُس سے ہم اور نہ

اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ
تو ایک میدان صاف مین کہا وعدہ تمہارا ہے جشن کا دن اور یہ کہ جمع کریے

النَّاسُ ضُحًى ۝ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ قَالَ لَهُمْ
لوگون کو دن چڑھے پھر اُلٹا پھرا فرعون پھر اکٹھے کیے اپنے سارے داؤ پھر آیا کہا اُنکو

مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ
موسیٰ نے کمبختی تمہاری جھوٹھ نہ بولو اللہ پر پھر کھپاوے تمکو کسی آفت سے اور

خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ فَتَنَازَعُوْا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝
خراب ہوا جنے جھوٹھ باندھا پھر جھگڑے اپنے کام پر آپس مین اور چھپ کر کی مشورت

قَالُوْا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بولے مقرر یہ دونون جادوگر ہین چاہتے ہین کہ نکال دین تمکو تمہارے ملک سے

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا
اپنے جادو سے اور کھو دین تمہاری راہ خاصی سو مقرر کرو اپنی تدبیر پھر آؤ

Marfat.com

صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ

قطار باندھکر اور جیت گیا آج جو اوپر رہا

قَالَ [illegible] فرعون نے کہا أَجِئْتَنَا کیا تو ہمارے پاس آیا ہے کہ لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا
ہماری زمین سے نکال دے بِسِحْرِكَ بقوت اپنے جادو کے - يَا مُوسَىٰ اے موسی - جب فرعون نے معجزات [illegible]
اور [illegible] کیا کہ یہ حق ہے [illegible] ایسا حق والا مغلوب نہیں ہوسکتا اور یہ خواہ مخواہ آپکی سلطنت پر غالب ہوجائیگا [illegible]
[illegible] لوگون کا خیال [illegible] پھیرا کہ یہ جادو ہے - بیضاوی رح نے لکھا کہ یہ فرعون کی طرف سے حیلہ سازی ہے [illegible]
[illegible] ہے کہ [illegible] موسی علیہ السلام کو حق پر یقین کرلیا یعنی جو سنتا تھا کہ آل ابراہیم مین سے ایک شخص [illegible]
اور [illegible] کہ میری سلطنت جاتی رہیگی کیونکہ ساحر کو یہ قدرت نہین ہوتی ہے کہ ایسے بادشاہ کو اسکے ملک سے نکال دے [illegible]
[illegible] امام رازی رح وغیرہ نے سوال پیش کیا کہ اسنے موسی علیہ السلام کو قتل کیون نہ کیا اور جواب دیا کہ دلیل کا مقابلہ [illegible]
[illegible] ہے تو خوف کیا کہ لوگ اسکو حماقت وجہالت کے ساتھ منسوب نہ کرین - اور مترجم کہتا ہے کہ فرعون نے فرو [illegible]
وہی شخص ہے جسکی نسبت بنو اسرائیل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وحی سے روایات ہین کہ وہ پیغمبر اولو العزم ہوگا [illegible]
کی سلطنت غارت کریگا اور اسی کی نسبت نجومیون نے اسکو آگاہ کیا تھا اور اسی کے ڈر سے وہ بنو اسرائیل کی اولاد قتل [illegible]
[illegible] موسی علیہ السلام کے قتل کرنے مین کبھی اسکا خیال نہ کرتا کہ لوگ اسکو سفیہ و احمق کہینگے ولیکن حق یہ ہے کہ اسے
[illegible] جرات نہ پائی کہ موسی علیہ السلام کو قتل کرے کیونکہ حفظ الہی عزوجل حافظ تھا اور عصاے موسی علیہ السلام کی [illegible]
[illegible] کسی کو ایسی جرات نہ تھی جو دست درازی کرسکے جب کہ فرعون کے دل مین خود اسقدر رعب تھا ولیکن اسنے حیلہ سازی [illegible]
[illegible] نکالا کہ تم ساحر ہو - فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا سو ہم بھی [illegible]
[illegible] جادو سو مقرر کردے ہمارے اور اپنے درمیان ایک موعد - ابن کثیر رح نے لکھا یعنی مکان معین و وقت معین مقرر کردے
[illegible] ہم تیرے معارضہ کے لیے جمع ہون - وہب بن منبہ نے کہا کہ فرعون نے موسی سے کہا کہ ہمارے و اپنے درمیان [illegible]
[illegible] کہ ہم انہین غور کرین موسی علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اسکا حکم نہین دیا گیا بلکہ یہی حکم دیا گیا ہے کہ مین تجھ سے [illegible]
[illegible] سو اگر تو باہر نہ نکلیگا تو مین تیرے یہان اندر آؤنگا پس اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ [illegible]
[illegible] مدت مقرر کردے اور کہدے کہ وہی مدت مقرر کرے - پس فرعون نے کہا کہ چالیس روز کی میعاد مقرر کرتا [illegible]
[illegible] مین لکھا کہ قولہ موعدا یعنی مقام معین و وقت معین - لَّا نُخْلِفُهُ ہم تم اسکو پیچھے نہ ڈالین نَحْنُ وَلَا [illegible]
[illegible] - یعنی اس موعد سے ہم تم تجاوز نہ کرین - چونکہ زمانہ و مکان ساتھ ہی رہتے ہین لہذا کہا - مَكَانًا سُوًى
[illegible] عدل - ابن عباس رض نے کہا یعنی نصف - مراد یہ کہ ہمارے تمہارے انصاف برابر ہو [illegible] اسکا [illegible]
لوگون کو دھوکا دیا اور آخر انکو جہنم مین ڈالا بعد اسکے کہ دریاے قلزم مین غرق کرایا - شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ [illegible]
[illegible] سوے یعنی منصف - سدی رح نے کہا یعنی عدل - عبد الرحمن بن زید نے کہا یعنی مقام مستوی [illegible]
[illegible] لوگون سے کوئی چیز پوشیدہ رہے - مترجم کہتا ہے کہ تفسیر اعراف مین گذرا کہ اسنے اسکندریہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] موعد مصدر دلالت کرتا ہے اور خود موعد سے نصب نہیں کیونکہ وہ موصوف
[illegible] موعدا کو ظرف نہیں لیا بلکہ مصدر قرار دیا بمعنی وعد۔ اس دلیل سے کہ موعدا موصوف
[illegible] ظرف زمان یا مکان کی صفت مناسب نہیں ہے بلکہ خلاف کرنا وعدہ میں ہوتا ہے
[illegible] وعدہ مقرر کرو کہ ہم یا تم کوئی اس وعدہ میں خلاف نہ کریں۔ سراج میں لکھا کہ اسی طرف
[illegible] مترجم گیا ہے کہ دلیل مذکور ضعیف ہے کیونکہ زمانہ و مکان کا وصف اخلاف اُس وقت
[illegible] اور بیان موعد یعنی وہ مکان و زمانہ جو وعدہ کے ساتھ ٹھہرایا گیا ہو تو معنی یہ ہیں کہ ایسے زمانہ و مکان
[illegible] سے ٹھہرایا گیا ہے اور وہ مکان سوے بضم السین قراءۃ شعبہ و ابن عامر و حمزہ و کسائی ہے و سوے بکسر
[illegible] اسکے دلیل مذکور سے موعد بمعنی وعد لینا اس وجہ سے مردود ہے کہ آگے جواب نہیں بنتا ہے چنانچہ موسیٰ کا جواب
[illegible] يَوْمُ الزِّينَةِ کہا موسیٰ نے کہ موعد تمہارا یوم الزینۃ ہے پس یہاں موعد کا بیان یوم الزینۃ سے کیا۔ اور بیضاوی
[illegible] بمعنی وعد ہے اور مضاف محذوف ہے یعنی مکان وعد۔ اور مکانا سوے اُسکا بدل ہے۔ اور حق یہ ہے کہ موعد بھی یہی معنی
[illegible] وعدہ کے ٹھہرے نہ مطلق مکان اور لا نخلفه کی صفت بلحاظ اسی وعدہ کے تضمن کے ہے پھر مضاف مقدر کرنا اور یہ تکلف
[illegible] بلکہ قال موعدکم۔ بعض نے قول فرعون قرار دیا بلحاظ اسکے کہ یوم الزینۃ انھیں کے واسطے تھا۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ موسیٰ ؑ کا
قول ہے اور شیخ ابن کثیر رح نے اسکی تصریح کر دی ہے۔ اور امام رازی رح نے اسی کو کئی وجوہ سے اظہر قرار دیا۔ اول یہ کہ قول فرعون یعنی فاجعل
[illegible] موعدا۔ کا یہ جواب واقع ہوا ہے تو موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ہونا چاہیے۔ دوم یہ کہ یوم الزینۃ ایسے مشہور مجمع کا روز معین
[illegible] کی طرف سے لائق ہے جو حق پر جازم ہو اور وہ موسیٰ علیہ السلام ہیں نہ اُسکی طرف سے جو محض تلبیس پر ہو اور جانتا ہو کہ اُسکے پاس
[illegible] ہے۔ اور بیضاوی نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے یوم الزینۃ اسی واسطے مقرر کیا کہ امر حق عام مجمع کے روبرو ظاہر ہو اور تمام
[illegible] میں ہر طرف مشہور ہو جاوے۔ وجہ سوم یہ کہ موعدکم۔ میں خطاب جمع ہے اور بے وجہ جمع سے دو مراد لینا جائز نہیں ہے اور بطور تعظیم
[illegible] و ہارون علیہما السلام کو بلفظ جمع خطاب کرنا فرعون کی طرف سے دونوں کے حق میں بعید ہے پس صحیح یہی ہے کہ یہ کلام موسیٰ ؑ ہے
[illegible] فرعون کے کہنے کے موافق جواب دیا کہ موعد تمہارا یوم الزینۃ ہے۔ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہ کہ لوگ
[illegible] وقت چاشت کے یعنی اول وقت سے لوگ وہاں جمع ہونے کو روانہ کیے جاویں۔ سراج میں خطیب نے لکھا کہ
[illegible] مجاہد و قتادہ رح نے کہا کہ وہ یوم نوروز ہے ابن عباس و سعید بن جبیر رح نے کہا کہ وہ یوم عاشوراء ہے۔ اور کہا گیا
[illegible] ہر سال زینت کے ساتھ جمع ہوتے تھے اور کہا گیا کہ ایک روز تھا کہ اُسمیں بازار لگاتے اور زینت
[illegible] ہے جو ابن کثیر رح نے لکھا کہ ابن عباس رض نے فرمایا کہ یوم الزینۃ بروز عاشوراء تھا۔ سدی و قتادہ
[illegible] عید کا روز تھا۔ اور سعید بن جبیر رح نے کہا کہ اُنکے بازار لگانے و زینت کا روز تھا۔ پھر شیخ امام
[illegible] میں ہے یعنی ہر سال نوروز کے دن اس میدان میں بازار لگاتے و عید کرتے و زینت
[illegible] محرم واقع ہوا تھا۔ شیخ نے کہا کہ ایسے ہی عاشوراء محرم کے روز اللہ تعالیٰ نے فرعون
[illegible] جیسا کہ صحیح کی حدیث میں ثابت ہے۔ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ یعنی جب

موسیٰ علیہ السلام و فرعون سے ایک وقت معلوم و مقام معلوم کا وعدہ مقرر ہو گیا تو متولی ہوا فرعون [illegible]
کی طرف سے بجانب اپنے سامان کے۔ اور شیخ امام ابن کثیرؒ نے کہا یعنی شروع کیا۔ اور [illegible]
اہتمام کرنے لگا واسطے جمع کرنے ساحروں کے اپنے اطراف ملک سے فَجَمَعَ كَيْدَهُ [illegible]
کرے اور مراد ساحر ہیں پس جو شخص اسوقت میں سحر کے نام میں تھا سب کو جمع کیا۔ اور سحر اسوقت [illegible]
تھا وقد قال تعالیٰ وقال فرعون ائتونی بکل ساحر علیم۔ یعنی فرعون نے کہا کہ میرے پاس ہر ساحر [illegible]
اس زمانہ میں تمام جہان سے زیادہ ساحر اور بہت کثرت سے اور سحر کی جانب سب سے زیادہ مائل اور [illegible]
ثُمَّ أَتَىٰ پھر فرعون آیا۔ یعنی موعد مقررہ پر آیا مع ساحروں کے جماعت و ہجوم عام کے اور یہ تو کئی وجہ سے جمع [illegible]
دوسرے یہ بڑا معاملہ عظیم جسکے مثل کبھی نہیں ہوا تھا تیسرے لوگوں کا جوش و جو تھے تماشائی عجیب و غریب۔ امام ابن کثیرؒ [illegible]
اس میقات یوم معلوم یعنی یوم الزینۃ پر جمع ہو گئے اور فرعون اپنے تخت سلطنت پر بڑے جلوس سے بیٹھا اور اسکے وزیروں [illegible]
نے صف باندھی اور رعایا و عوام دائیں بائیں کھڑے ہوے۔ اور موسیٰ علیہ السلام دوسری جانب تنہا اپنے بھائی کے ساتھ [illegible]
ہوے سامنے آئے اور ساحروں کی جماعت انہوں نے فرعون کے روبرو صف باندھی اور فرعون نے انکو ترغیب دلانی شروع کی [illegible]
کے وعدہ ہاے انعام و اکرام دیئے کہ آج کے روز اپنے اپنے سحر کے کرتب دکھلا دیں اور کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں اور وے بھی [illegible]
مانگتے جاتے تھے کہ ہمارا بڑا اجر ہوگا اگر ہم غالب ہوں اور فرعون وعدے دیتا کہ ہاں یہ تو تمہارے واسطے رکھا ہے اور تم میرے مقربین میں سے
ہو جاوگے۔ قال المترجم چونکہ یہ مجمع بمقابلہ رسول الٰہی کے عناد و مخالفت کا تھا اور رسول کی شان سے نصیحت خالص ہے لہذا موسیٰ نے
نصیحت کردی کما قال تعالیٰ۔ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ ان لوگوں سے یعنی فرعون و ساحران وغیرہ سب سے یا ساحروں سے موسیٰ
نے کہا۔ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا یعنی تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت و طاعت کے واسطے پیدا
کیا ہے تمہاری خرابی ہو تم مت افترا باندھو اللہ تعالیٰ پر یعنی اسکے ساتھ شرک کرنے پر مت اڑو اور اسطرح اسکی طرف دعوت کرنے والے
سے مت لڑو۔ فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ کہ وہ تمکو ہلاک کردے یا جڑ سے نیست کردے عذاب کے ساتھ جو اسکی طرف سے [illegible]
حفص و حمزہ و کسائی نے فیسحتکم بضم الیاء و کسر الحاء پڑھا از اسحات اور یہ لغت بنو تمیم و نجد کی ہے اور باقیوں نے بفتح پڑھا [illegible]
یہ لغت اہل حجاز کی ہے۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ اور خوار ہوا وہ جس نے افترا باندھا یعنی جو کوئی [illegible]
افترا باندھے وہ خوار ہوا۔ اسکی تصدیق فرعون کے بد انجام سے ظاہر ہے کہ آخر کیسی خواری سے مرا [illegible]
نے یہاں ساحروں کے حق میں یہ افترا بیان کیا کہ اپنے بد اعمال سے لوگوں کے خیال نہ بہکاؤ کہ وے تمہارا کا چیزوں [illegible]
کچھ نہیں ہیں اس خیال میں پڑیں کہ یہ مخلوقات ہیں حالانکہ وے مخلوق نہیں ہیں اور تم انپر ظاہر کرتے ہو کہ تم [illegible]
پیدا ہوا ہے حالانکہ ایجاد کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے اور تم سے کچھ نہیں ہوا اگرچہ لوگوں کے خیال [illegible]
پر یہ افترا مت باندھو کیونکہ مفتری ہمیشہ خوار و ہلاک ہوتا ہے۔ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ [illegible]
کام میں اپنے درمیان۔ یعنی جب موسیٰ علیہ السلام کا کلام سنا تو بعضے کہنے لگے کہ یہ تو ساحر [illegible]
مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ اور سرگوشی [illegible]

Marfat.com

[illegible] مین اور آپس مین خفیہ مشورہ کیا کہ فرعون یا اُسکے لوگون مین سے کوئی واقف
[illegible] ان ہذان لسحران یعنی چھ جملہ کہے الا انجملہ اول جملہ یہ ہے کہ یہ دونون
[illegible] اول لیکن ان بتشدید نون وہذین بیاء اور یہ قراءت حسن بصری ونخعی وغیرہما تابعین سے
[illegible] وعائشہ مین منقول ہے اور یہی قراءت ابو عمرو رح ہے۔ اور اعراب مشہور نحوی اُسکے مطابق ہے
[illegible] مین ہذان بالف ہے نہ بیاء۔ اور سمین رح نے کہا کہ مصحف مین تو ہذن بدون الف وبدون
[illegible] رسم [illegible] بہت سی چیزین ایسی آئی ہین جو قیاس سے خارج ہین اور علماء نے تصریح کردی ہے کہ اُسی رسم پر قراءت
[illegible] ہوگی۔ مترجم کہتا ہے کہ اِسپر علماء کا اجماع ہے کہ رسم الخط صحابہ رضی اللہ عنہم کی مخالفت نہین جائز
[illegible] پر لکھا جاوے اور اُسکے خلاف نہ لکھا جاوے جیسے الصلوۃ والزکوۃ بواو مکتوب ہے حالانکہ قیاس یہ تھا کہ واو
[illegible] چنانچہ سوائے رسم قران کے جہان لکھا جاوے صلاۃ وزکاۃ لکھا جاتا ہے جیسا کہ رازی رح نے تصریح کردی ہے اور قران
[illegible] لالی اللہ تحشرون۔ حالانکہ پڑھنے مین لالی اللہ۔ پڑھا جاتا ہے یعنی لام تاکید اور الی کے ساتھ اور ایسے ہی دیگر
[illegible] دوم قراءت ان بتشدید نون وہذان بالف اور یہ قراءت اہل مدینہ وکوفہ کی ہے اور یہ قراءت سوائے ابو عمرو کے
[illegible] ابن کثیر وحفص کے باقیون کے ہے اور یہ لغت عرب کے بہت سے قبائل کی ہے۔ ابو حیان رح نے لکھا کہ یہ لغت بنو الحارث
[illegible] کی اور بعض کنانہ کی اور خثعم وزبید وبنو العنبر اور بنو الہجیم وبنو مراد وعذرہ کی ہے چنانچہ اُنکا شاعر کہتا ہے ؎ تزود منی بین اذناہ
[illegible] اپنے دونون کانون کے بیچ مین وہ مجھ سے ایک ضرب اپنے واسطے زاد راہ لیگیا۔ پس بجائے بین اذنیہ کے بین اذناہ۔ اسکی
[illegible] لوگ تثنیہ کا اعراب حالت رفع ونصب وجر مین الف ہی سے رکھتے ہین۔ اور باب اعراب کے بیان مین امام النحاۃ سیبویہ
[illegible] کسائی وفراء نے ان قبائل عرب کے اعراب تثنیہ کے اسطرح بولنے کی تصریح کردی ہے۔ دوسرا شاعر اُنمین سے کہتا ہے
[illegible] اباہا ❊ قد بلغا فی المجد غایتاہا ❊ مثلاً بجائے غایتیہا کے غایتاہا۔ کہا ہے یعنی اسکا باپ دادا بزرگی مین انتہا کو پہونچے
[illegible] ابن کثیر رح نے لکھا کہ یہ لغت بعض عرب کی ہے اور یہ قراءت انھین کے اعراب لغت پر آئی ہے۔ انتہی ترجمہ کلامہ اور قدماء
[illegible] اصل اسمین انہ ہذان لساحران۔ ہے پس انہ مین سے ضمیر شان حذف کردی اور باقی مبتدا وخبر ہے جو ملکر خبر ان واقع
[illegible] کہا کہ ان بمعنی نعم ہے اور باقی مبتدا وخبر ہے یعنی ہان یہ دونون ساحر ہین۔ بیضاوی رح نے ان دونون قولون پر
[illegible] قول بعض پر اعتراض کیا کہ مبتدا کی خبر پر لام نہین آتا ہے۔ بعض نے کہا کہ تقدیر کلام یہ ہے انہ ہذان لہما ساحران
[illegible] آتا کہ خبر پر لام نہ ہونا چاہیے وفیہ نظر ولیکن بیضاوی رح نے اعتراض کیا کہ موکد باللام مین سے حذف
[illegible] ابو عمرو رح کی قراءت ان ہذین لساحران۔ یہ تو ظاہر ہے اور سوم قراءت ابن کثیر وحفص رح کی ہے
[illegible] بیضاوی رح نے اُسکی دو توجیہ لکھی ہین ایک یہ کہ ان مخففہ از مشددہ ہے تو یہ قراءت وہی ابو عمرو کی قراءت
[illegible] لام تو یہ لام فارقہ کہلاتی ہے یعنی اس لام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مخففہ ہے نہ نافیہ ہے اسیلیے
[illegible] دوسری توجیہ یہ کہ ان نافیہ لیا جاوے اور معنی یہ کہ نہین یہ دونون مگر دو ساحر
[illegible] حاصل کلام یہ کہ یہان تین قراءات ہین ایک قراءت ابو عمرو بتشدید نون وہذین

یعنی اِنّ ہذین لساحران - اور دوم قرارت حفص و ابن کثیر رح بتخفیف نون و بہذان یعنی اِن ہذان
کی تشدید نون و ہذان - اِنّ ہذان لساحران - اور یہ سب صحیح ہین اور معنی یہ ہین کہا جولوگ
یعنی موسی و ہارون دو جادوگر ہین - يُرِيدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
تمھاری زمین سے بقوت اپنے سحر کے یعنی خود زمین مصر پر غالب ہوکر تم لوگون کو نکال دین
مثلی مونث امثل یعنی افضل ہی یعنی دور کردین تمھارے طریقہ افضل کو - بعض نے کہا کہ طریقہ سے مراد
کو افضل جانتا ہی تو کہا کہ یہ دونون اپنا دین ظاہر کرکے چاہتے ہین کہ تمھارا مذہب دور کردین - چنانچہ فرعون
کہ انی اخاف ان یبدل دینکم - مجھے خوف ہی کہ وہ تمھارا دین بدلدے - بعض نے کہا کہ طریقہ سے مراد اہل طریقہ
ابن کثیر رح کی تفسیر مین ہی کہ قتادہ رح نے کہا کہ آنکا طریقہ مثلی اُسوقت بنو اسرائیل تھے اور وہ لوگ
تو اُسنے کہا کہ موسی چاہتا ہی کہ اپنے واسطے آنکو لیجاوے - مترجم کہتا ہی کہ یہ بعید ہی کیونکہ بنو اسرائیل تنگ
کہ فرعون کے بیگار پکڑنے سے اور مشقت کے کامون سے تنگ رہتے تھے ولیکن جو کمانے تھے اُس سے
و اللہ اعلم عبد الرحمن بن زید نے کہا کہ طریقہ مثلی یعنی جسپر وے تھے یعنی مذہب - ابن عباس رضہ نے حدیث الفتون مین
جس ملک مین وعیش مین ہین - ظاہر امعنی یہ کہ اُسوقت تم سحر کے کام مین سب کے نزدیک معزز و مکرم ہو
تمھارا طریقہ افضل یہ لوگ لیجاوین اور تمھارا وسیلہ عیش جاتا رہے اور ابن ابی حاتم نے شعبی رح سے روایت کی کہ حضرت علی رضہ نے فرمایا
کہ و لیذہبا بطریقتکم المثلی - یعنی لوگون کے منہ اپنی طرف پھیرلین - مترجم کہتا ہی کہ مراد اسکی بھی وہی ہی جو ابن عباس رضہ سے
ہوئی - مجاہد رح نے کہا کہ طریقہ مثلی اشراف و سردار لوگ اور عکرمہ نے کہا کہ اچھے لوگ - اور معنی ظاہر یہ کہ یہ دونون غالب ہوکر
کہ تمھارے سردارون کو برباد و ہلاک کردین یا یہ مراد کہ سرداری آنکے واسطے ہوجاوے تو تمھارے سردار مطیع ہوجاوین
کہا کہ عرب بولتے ہین کہ ہولاء طریقۃ قومہم - یہ لوگ اپنی قوم کے طریقہ ہین یعنی اشراف و سردار ہین - فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ
کید جادو وغیرہ کو اور کوئی بات اُٹھا نہ رکھو یا یہ کہ اُسوقت اختلاف و تنازع مت کرو بلکہ سب مجتمع ہوکر اتفاق کرو - ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا
یعنی موسی و ہارون کے مقابلہ کے واسطے آؤ صف بستہ ہوکر - یعنی اسمین ہیبت ہی تاکہ موسی علیہ السلام کا
وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى اور آج اُسنے فلاح پائی جو اونچا رہا یعنی غالب رہا - سراج
مین اقوال ہین کلبی رح نے کہا کہ بہتر تھے اُنمین دو قبطی تھے اور ستر بنو اسرائیل مین سے تھے - اقول
نے کہا کہ نو سو تھے تین سو فارسی اور تین سو رومی اور تین سو اسکندریہ کے تھے - اقول شاید سب
تھے اور وہب نے کہا کہ پندرہ ہزار تھے اور سدی نے کہا کہ کچھ اوپر تیس ہزار تھے اور بعض نے کہا کہ ستر ہزار
مترجم کہتا ہی کہ اگر یہ روایات صحیح ہون تو انمین کچھ اختلاف نہین ہی کیونکہ کسی نے تمام سب جمع
وغیرہ کے اور بعض نے خالی مملکت فرعون کے اور بعض نے مرف استادون کو اور بعض نے
بیان کیا ہی ولیکن امام رازی وغیرہ نے کہا کہ یہ بنو اسرائیل کی روایات مین اور قرآن
ایسے پریشان اقوال کی حاجت ہی - ف - قال الشیخ ابن العربی رح نے

Marfat.com

[illegible] کے ادراک کو اپنے تخیلیہ و وہمیہ نے انکو معارضہ و مجادلہ پر آمادہ کیا اور کثر ایسا ہوتا ہے کہ برہان
[illegible] جادے اور جب یہ برہان حق آکے اوپر پیش کیجاتی ہے تو اُسکا وہم وخیال اُسکو
[illegible] عالم انسانی میں اور یہ وہ وقت ترکیب حجت و ترتیب مقدمات کا ہے اور یہ وقت زینت نفس ناطقہ ہی
[illegible] علوم حقانی اسمین آتے ہین اور قوائے عقلی عدد حی اپنے معلومات کے حاضر کرنے کو برانگیختہ ومحشور ہوتے
[illegible] وقت اشراق نور عقل فعال ہو کیونکہ اسی وقت نفس امارہ قبول برہان سے اعراض کرتا ہے اور
[illegible] مغالطات و وہمیات پیش کرتا ہے اور قلب ان مغالطات کو اپنے یقینیات سے قطع وقمع کردیتا ہے اور نفس اپنے اکاذیب ظاہر
[illegible] شہوات کو آمادہ کرتا ہے تا کہ قلب سے مخالفت و منازعت کرے اور حدیث مین ہے کہ بہت خوفناک
[illegible] کی طرف منسوب کرتے ہین اشارت ہے کہ وہ حقائق و برہان عقلی کے ادراک سے عاجز ہے تا وقتیکہ ریاضت
[illegible] وہ طریقہ لذات وشہوات حسیہ ہے اور انہماک شہوات بدینہ ہے۔ اور القای اولی جو ساحرون سے واقع ہوا وہ
[illegible] سلوک کے مقام مین وجود انسانی مین پہلے خیالات و وہمیات پڑتے مین پھر اُسکے بعد عقلیات و یقینیات ہین ورنہ اگر اول ہی
[illegible] کوئی حاجت دلیل و برہان و معجزات کی نہ ہوتی اور اسمین اشارت ہے کہ جو شخص طالب حق ہو اُسکو چاہیے کہ پہلے اپنے
[illegible] پیش کرے اور جو حق کی طرف دعوت کرے اُسکو لازم ہے کہ پہلے اوہام وخیالات عوام کو قطع کردے اور حجت کے ساتھ شبہات دور
[illegible] تا کہ حق کا استقرار ہو۔ حبال وعصی یعنی رسیان وعصا وغیرہ اشارات ہین کہ خیالی بنائے ہوے شبہات جو لوگون کی نظر مین بہت
[illegible] معلوم ہوتے ہین اور لوگ اسی پر مستقر ہوتے ہین حالانکہ وہ سے اوہام وخیالات سے زیادہ نہین ہین ولیکن ایسے مکائد ہین کہ قریب
ہے کہ قلب پر غالب ہوجاوین اگر وہان تائید حق بنور روح وعقل نہو۔ فافہم

[illegible] یٰمُوسٰٓی اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا

[illegible] اے موسے یا تو ڈال اور یا ہم ہون پہلے ڈالنے والے کہا نہین تم ڈالو

[illegible] اِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ

[illegible] انکی رسیان اور لاٹھیان اُسکے خیال مین آتی ہین جادو سے کہ دوڑتی ہین پھر پانے لگا

[illegible] نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ

[illegible] موسیٰ ہم نے کہا تو نہ ڈر مقرر توہی رہیگا اوپر اور ڈال

[illegible] تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ

[illegible] جو اُنھون نے بنایا اُنکا بنایا تو فریب ہے جادوگر کا اور جادوگر نہین

[illegible] ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ

[illegible] جادوگر سجدے مین بولے ہم یقین لائے رب پر

هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝

[illegible] اور موسیٰ کے

قَالُوا یعنی ساحرون نے صف بندی کے بعد کہا۔ یٰمُوسٰى اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ اے موسیٰ یا تو
نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى یا ہم ہوجاوین اول جسنے ڈالا۔ زمخشری رح نے لکھا کہ ساحرون نے کہا کہ اے موسیٰ
یا تو تیرا القار اول ہو یا ہمارا القار اول ہو۔ بیضاوی رح نے لکھا کہ اسمین ساحرون کی طرف ایک طرح کی
کلام یہ ہے قالوا یا موسیٰ اختر القاءک اولا او القارنا یعنی اے موسیٰ اختیار کر یا تو ہمارا القار پہلے ہو یا تیرا القار
القار سے زمین پر عصا ڈالنا۔ یہ استعمال حسن ادب گویا اللہ تعالےٰ نے ساحرون کو الہام کیا تھا اور ظاہر ہے
قَالَ بَلْ اَلْقُوْا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہین بلکہ تم ہی ڈالدو۔ بیضاوی رح نے کہا کہ یہ ادب کے مقابلے مین
بطور احسن ہے اور اسمین اُنکے سحر کی پروا نہین ہے اور اسمین اُنکی مراد پوری کردینا بھی حاصل ہوتا ہے کیونکہ اُنکے کلام سے
کہ پہلے ہم پھینکین کیونکہ اُنھون نے اپنی باری مین کہا کہ اول من القٰی پس اول کا لفظ اپنے ساتھ ذکر کیا۔ اور یہ فائدہ ہے کہ
اُنکی وسعت ہے سب کوشش کرلین پھر اللہ تعالےٰ حق کو غالب کردیگا اور باطل کو اُسکے تحت مین مغلوب کرکے مٹا دیگا
سراج مین ہے کہ اگر کہا جاوے کہ کیونکر موسیٰ علیہ السلام نے سحر کرنے کی اجازت دی۔ جواب دیا کہ یہ مشروط تھا کما قال تعالیٰ
ما انتم ملقون۔ ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو یعنی اگر تم ڈالوگے تو ڈالو۔ مترجم کہتا ہے کہ ساحرون نے یہ نہین پوچھا تھا کہ ہم سحر کرین
یا نہ کرین بلکہ سحر کرنا تو اُنھون نے جزم کیا تھا اور صرف پہل کرنے کو پوچھا تھا تو اُنھین کو تقدیم کرنے دی علاوہ اسکے اول
ومقابلہ سے نصیحت وممانعت کردی تھی اور یہان تو مقصود یہی تھا کہ باطل مٹا دیا جاوے پس ساحرون نے پہل کرکے اپنے رسے
وعصا ڈالے۔ فَاِذَا حِبَالُهُمْ تو ناگاہ اُنکی رسیان۔ وَعِصِیُّهُمْ اور عصی۔ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ تخیل
ہوتے تھے موسیٰ کو بوجہ سحر کے کہ۔ اَنَّهَا تَسْعٰى یہ سب حرکت کرتے ہین۔ قصہ مین ہے کہ اُنھون نے لوگون کی نظربندی کی
موسیٰ اور تمام لوگون نے دیکھا کہ ایک ایک میل تک چارون طرف زمین اژدہون سے بھرگئی ہے اور وے حرکت کرتے ہین۔
ابن کثیر رح نے بھی لکھا ہے کہ بات یہ تھی کہ ان لوگون نے انمین پارہ وغیرہ بھرا تھا تو آفتاب کی گرمی سے وہ مضطرب ہوتے اور دیکھنے
کو نظر آتا کہ گویا اپنے اختیار سے حرکت کرتے ہین حالانکہ صرف حیلہ تھا اور یہ لوگ کثرت سے تھے اور ہر ایک نے عصا و رسی ڈالی حتی کہ تمام
سانپون سے بھرگیا اور ایک دوسرے پر چڑھے جاتے تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ بعید ہے اور صحیح یہ ہے کہ اُنھون نے سحر سے لوگون کی آنکھ
پر گرفت کی تھی جیسے شیاطین کے ہجوم سے لوگون کو عجائب خلقت آسمانی نظر نہین آتی ہے اور حق تعالےٰ نے فرمایا سحروا اعین الناس
وجاؤا بسحر عظیم۔ ان لوگون نے مسحور کردیا لوگون کی آنکھون کو اور اُنکو ہیبت ناک کردیا اور بڑا جادو لائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ
پارہ کا حیلہ نہ تھا اور ایسے حقیقت حیلہ سے لوگ اسقدر ہیبت ناک نہین ہوسکتے تھے اور نہ اسمین کوئی سحر عظیم کے معنی ہین۔ فَاَوْجَسَ
فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنے نفس مین ایک خوف محسوس کیا۔ بیضاوی رح نے کہا کہ اسکے
سے بمقتضاے جبلت بشری خوف کیا یا اسوجہ سے کہ ایسا نہو کہ اسقدر کثرت دیکھکر لوگ خالی میرے ایک عصا دیکھنے سے
رازی رح نے کہا کہ خوف اسوجہ سے کیا کہ آنکا سحر بھی میرے معجزہ کے جنس سے معلوم ہوتا ہے تو لوگ ان میں معجزہ وسحر میں
پس مجھپر ایمان نہ لاوینگے۔ یا اس جہت سے کہ شاید وحی نہ اُتری تو مین عجلت کر جاؤن۔ ولیکن اللہ تعالےٰ نے وحی ازل
لَا تَخَفْ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ تو کچھ خوف مت کر۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى بیشک تو ہی اعلیٰ ہے

Marfat.com

[illegible] تاکید بہت ہین۔ بیضاوی رح نے کہا کہ ایک تو جملہ مستانفہ دوم حرف تحقیق ان۔ سوم تکرار ضمیر یعنی
[illegible] چہارم علو کو بصیغہ اسم تفضیل اعلی بیان فرمایا۔ مترجم کہتا ہی بلکہ ہفتم بیان جملہ اسمیہ
[illegible] کر دیا۔ وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ اور ڈالدے وہ جو تیرے دائین ہاتھ مین ہی۔ یہان عصا
[illegible] ڈالدے بلکہ فرمایا جو تیرے دائین ہاتھ مین ہی تو اسمین ایک نکتہ ہی کہ بیضاوی رح نے لکھا کہ یہ تحقیر اس راہ سے کہ تو ان
[illegible] کی کثرت پر خیال نہ کر اور جو ایک حقیر لکڑی تیرے ہاتھ مین ہی ڈالدے یعنی قدرت الٰہی دیکھ اور یا عصا کی تعظیم
[illegible] ان لوگون کی چیزین کچھ نہین ہین اور جو تیرے ہاتھ مین ہی مظہر قدرت الٰہی ہی اسکا اثر سب پر غالب ہی اسکو ڈالدے ۔
تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا نگل جائیگا اسکو جو انہون نے بنایا ہی اور یہ قدرت الٰہی ہی۔ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ جو
[illegible] ساحر کا مکر ہی۔ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی اور ساحر جہان ہو فلاح نہین پاتا ہی۔ مترجم
[illegible] ہی کہ جب موسی علیہ السلام نے اسکو چھوڑ دیا تو وہ بہت بڑا اژدہا ہو گیا کہ اسکے دم اسکندریہ کے سمندر مین تھی اور
[illegible] مترجم نے لکھا ہی اور ابن کثیر رح نے کہا کہ عصا ایک بہت بڑا اژدہا بنگیا بہت ہولناک صورت کا تھا اور اسکے چار
[illegible] تھے اور گردن زبردست اور بڑا موٹا سر تھا اور ڈاڑھین و دانت زبردست کر کراتا تھا اور وہ ان رسیون و عصاؤن کے پیچھے ہوا
جو ساحرون نے ڈالی تھین اور ایک ایک کو نگل گیا۔ سراج مین ہی کہ پہلے جب چھوڑا تو ساحرون کے اژدہون سے سب سے بڑا اژدہا
ہو گیا پھر وہ بڑھا یہان تک کہ اسنے تمام وادی کو چھاپ لیا پھر جھکر اپنی دم اسنے کنارہ ثنیہ سے لپیٹی اور آخر کر اسنے تمام وہ سونٹے رسیان
جو جادوگرون نے دو کوس تک بنائی تھین سب نگل لین اور لوگ اسکو دیکھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی جادو ہی پھر وہ اسّی گز
منہ پھاڑے ہوئے فرعون کی طرف متوجہ ہوا کہ اسکو نگل جاوے پس فرعون چلایا اور موسی علیہ السلام سے فریاد کی تو انھون نے
اسکو پکڑ لیا پھر وہ ویسا ہی عصا ہو گیا۔ مترجم کہتا ہی کہ اعراف کے قصہ مین ابن کثیر رح نے روایت کی ہی کہ پچیس ہزار آدمی کچلکر مر گئے
اور یہ اس موقع پر لکھا کہ فرعون کے قصر مین اول مرتبہ چھوڑا تھا۔ اور کہا کہ یہ روایت غریب ہی اور حق یہ ہی کہ یہ روایت قوی ہی اور وہ اس
موقع پر واقع ہوا جب وہ فرعون کی طرف منہ پھاڑے ہوئے بڑھا اور لوگ ہیبت سے بھاگے اور فرعون چلایا تو اس اژدہام مین کچلکر
مر گئے اور فرعون نہایت خائف ہو گیا اور منقول ہی کہ عرصہ تک مکان سے نہین نکلا۔ پھر جب موسی علیہ السلام نے اسکو پکڑ لیا اور وہ بدستور عصا
ہو گیا تو لوگون کے حواس آئے اور اسوقت ساحرون نے نگاہ کی تو دیکھا کہ اسنے انکے حبال و عصی مین سے ایک بھی نہین چھوڑا ہی سب کھا گیا ہی
انھون نے پہچان لیا کہ یہ سحر نہین ہی اور لوگون کو معلوم ہوا کہ حقیقت مین وہ کھاتا تھا اور یہ دن مین خوب روشنی مین واقع ہوا پس معجزہ
[illegible] ہو گیا اور سحر باطل ہو گیا اسی واسطے فرمایا انما صنعوا کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتی۔ اور ابن ابی حاتم
[illegible] سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ساحر کو پکڑو تو اسکو قتل کر دو اور پڑھا ولا
[illegible] نہ چھوڑا جاوے جہان پایا جاوے۔ روی اصلہ الترمذی مرفوعا و موقوفا۔ پس جب ساحرون نے
[illegible] سحر کی حقیقت سے زیادہ واقف تھے تو انھون نے بالیقین جان لیا کہ یہ از قبیل سحر و حیلہ نہین ہی اور یہ
[illegible] فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا پس ڈالدیے گئے ساحرین سجدہ کرتے ہوئے۔ یعنی
[illegible] روایت کیا جاتا ہی کہ انہین جو سب سے بڑے تھے کہنے لگے کہ ہم لوگ تمام لوگون پر

Marfat.com

سحر مین غالب ہوتے تھے اور آلات باقی رہتے تھے اگر یہ سحر ہوتا تو ذم کنان ہوجاتے [illegible]
ہوجاتا ہو اور وہ قدرت رب موسیٰ عزوجل ہو اور جب یہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھون رب عزوجل [illegible]
ہو۔ **قَالُوٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى** یعنی کہنے لگے ساحر ایمان لائے [illegible]
موسیٰ کا ہو۔ یہ قدرت و قوت اس رب عزوجل کی ہو کہ لکڑی کو اژدہا بنادیا اور پھر اسکو موسیٰ [illegible]
خالق اشیاء ہو اور موسیٰ بیشک اسکا رسول ہو۔ **بیضاوی** رح نے لکھا کہ ہارون کو مقدم کیا یا تو اسوجہ سے [illegible]
اسوجہ سے کہ مقاطع آیات کی رعایت ہو اور یا اسوجہ سے کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون نے بچپن مین پرورش کیا تھا [illegible]
یہ وہم نہ ہووے کہ فرعون مراد ہو۔ **مترجم** کہتا ہو کہ حق یہ ہو کہ رب العالمین رب موسیٰ و ہارون [illegible]
دیگر مقامات مین ہو ولیکن فرعون بیشک یہ دعویٰ کرتا تھا کہ مین تمہارا رب اعلیٰ ہون لہذا رب ہارون و موسیٰ [illegible]
یہ رفع ہو۔ سبحان اللہ انکا حال کیا اچھا تھا کہ صبح کو فرعون کی ربوبیت کا اقرار کرتے تھے اور شام کو صالحین شہدا [illegible]
نے ذکر کیا کہ ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن المبارک سے روایت کی کہ امام رازی نے کہا کہ جب ساحر لوگ سجدہ مین گرے [illegible]
جنت ظاہر کردی گئی حتیٰ کہ اُسکو دیکھا۔ اور سعید بن جبیر سے روایت کی کہ جب سجدہ مین گرے تو سجدہ ہی مین اپنے منازل جنت [illegible]
یہی قول عکرمہ والقاسم بن ابی مرۃ کا ہو اور ابن ابی حاتم نے بسند صحیح ابن عباس رض سے روایت کی کہ ابن عباس نے فرمایا [illegible]
ستر آدمی تھے کہ صبح کو ساحر تھے اور شام کو شہدا صالحین تھے۔ **ف** — فی العرائس قولہ تعالےٰ فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ یہان
ایک سوال ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا اطمینان فرمادیا تھا کہ اننی معکما اسمع واری اور مانند اسکے پھر انکو خوف کیونکر آیا
تو شیخ رح نے لکھا کہ کچھ تعجب مت کر کیونکہ نفس امارہ انبیاء علیہم السلام مین بھی باقی رکھی گئی تھی تو نہین دیکھتا کہ پیغمبر صدیق یوسف علیہ السلام
نے کہا۔ وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء۔ اور یہ نفوس نامردے ہین اُنکو واردات قہری کی برداشت کی طاقت و تاب نہین
اور اگر بہت سے آیات الٰہی بھی دیکھ لے تو بھی اپنی جبلت سے خارج نہ ہوگی کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ لاتبدیل لخلق اللہ۔ اور خصوص [illegible]
حالت مین کہ اللہ تعالےٰ نے ساحرون کے سحر کو لباس قہری پہنایا تھا پس انہین حرکت و جنبش بقوت قہری ہوئی تھی اگرچہ روح [illegible]
کچھ نہ تھی تو جب موسیٰ علیہ السلام نے لباس قہر الٰہی دیکھا تو انکو خوف قہر الٰہی سے آیا نہ کسی دوسرے سے کیونکہ قہر الٰہی سے بے خوف
نہ ہونا چاہیے بدلیل قولہ تعالےٰ لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔ شیخ ابن عطاء رح سے سوال کیا گیا کہ یہ خوف موسیٰ علیہ السلام
آیا حالانکہ اللہ تعالےٰ نے مطمئن فرمایا ہو تو جواب دیا کہ یہ خوف انکو اپنی ذات پر نہین تھا بلکہ اس قوم کے حال پر تھا کہ [illegible]
جو مشابہ انکے معجزہ کے ساتھ ہو ایسا نہو کہ قوم والے التباس مین پڑجادین اور ایمان نہ لادین [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
کے نفس سے دیدار قہر جبروت کی حرکت دیکھی تو فرمایا کہ۔ **لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى** [illegible]
تیرے ساتھ آیات کبریٰ ہین اور لباس حفظ از رحمت ہوتا ہو اور رحمت سابق بر غضب ہو اور ابن عطاء [illegible]
کہ تو ہماری نظر رعایت و حفظ مین ہو اور تیرا قیام سبب کے ساتھ ہو اور وے لوگ اسباب پر اعتماد کرتے [illegible]
نے لکھا کہ قولہ قالوا آمنا برب ہارون و موسیٰ۔ یہ ایمان یقینی ہو کیونکہ انکو حق [illegible]
رب کی اضافت فقط ہارون و موسیٰ کی طرف کی باوجودیکہ وہ رب العالمین ہو تو یہ اسوجہ سے [illegible]

Marfat.com

[illegible] اللہ تعالی ہر ایک کو اُسکے مناسب اسم سے تربیت فرماتا ہی جسکو اُسکی استعداد حقیقی ہو اور جسقدر راستعداد
[illegible] اُسکی تربیت ہر [illegible] موسی و ہارون علیہما السلام مین ظہور حق بکمال صفات و تجلی حق تمام آیات تھا تو انکے ان
[illegible] آیاتی بچاتا ہی آسمین کے وسیلہ اور ان مین کی مشکوۃ نبوت سے ہی اور واضح ہو کہ پیغمبر سے استعداد حاصل کرنے مین
[illegible] ترجیح ہوتا ہی اگر ہدایت ہو کیونکہ خوارق عادات کے مبادی (جمع مبدء) تین امور ہوتے ہین ایک یہ کہ خاص طرح کی ترکیب امتزاج
[illegible] جمع کر دینا اخلاط مختلفۃ المزاج کا جس سے کوئی نئی بات خلاف عادت ظاہر ہو اور یہ از قسم نیرنجات ہی - مترجم
[illegible] بنانا اور اقسام تراکیب و مانند اسکے اشیا بھی اسی فن کے شعبہ ہین - دوم یہ کہ مواد عنصری و عالم سفلی سے صورتین ہیبا
[illegible] جمع کرنے قواے ارضی و سماوی سے تاکہ فیض نفوس سماوی حاصل ہو اور یہ از قسم طلسمات ہی - مترجم کہتا ہی کہ یہ اب گویا مفقود
[illegible] ہین جو ہر عقلی کی صفائی زیادہ درکار ہی اور یہ اس زمانہ مین بہت کم ہی اور مثلا ایک دائرہ بنایا جسکو دیکھتے ہی جیل کو اسمین اترادے
[illegible] قسم سوم تاثیر نفوس آن ہیات مین جو عالم عنصری مین ہین عالم علوی سے اور یہ قسم تین طور پر پائی جاتی ہی ایک تو کامل کمل
[illegible] سے جو نبوت کے واسطے مبعوث ہو تو اُسکی طرف سے یہ اعجاز ہی اور دوم واصل حق کی طرف سے جو درجہ ولایت پر پہونچا ہوا و
[illegible] کہ مسلک اسکا بواسطہ نبوت ہوگا تو اُسکی طرف سے کرامت ہی اور دونون مین فرق یہ ہی کہ اعجاز تو دعوی کے ساتھ ہوگا اور معارض
[illegible] ہوگا اور کرامت مین یہ نہین ہی بلکہ کرامت ولی کی اُسکے نبی کے واسطے حق ہونے کی دلیل ہی کیونکہ یہ اُسی کی تصدیق و پیروی سے
[illegible] کمال مین ہی اور سوم ایسے بدکردار کی طرف سے جو عالم اعلی سے منہ موڑے ہوے اور عالم دنیا کی طرف سراسر متوجہ ہی اور وہی
[illegible] ہی پس یہ سب صورتین تاثیر نفس سے پیدا ہوتی ہین اور مترجم کہتا ہی کہ قسم سوم یعنی سحر مین ساحر کی تاثیر نفس بسا اوقات اُسکے
[illegible] کمال نفسی سے جو نفوس شیطانیہ کے ساتھ ہوتی ہی جسقدر راستعداد و پر ہو پیدا ہوتی ہی ولیکن وہ عین شیاطین نہین ہین بلکہ وہ نفوس ہین
[illegible] جو اپنی بدکرداری مین ملحق بعالم شیطان ہین ولیکن اُنکے ظہور اثر کے واسطے قرب و بعد باقی نہین ہی جیسے شیطان مین یہ نہین ہوتا
[illegible] یہ خیال نہو کہ پھر حفظ کیونکر ہی کیونکہ اصل تدبیر حضرت حق عزوجل کی قدرت کاملہ سے و حکمت بالغہ سے ہی پس نفوس ملکیہ کے
[illegible] سے حفاظت ہی فافہم - پھر شیخ نے کہا کہ جب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ قسم سوم جو تاثیر نفس سے ہوتی ہی وہ کبھی نبی سے ہوتی ہی وہ معجزہ ہی
[illegible] ولی سے وہ کرامت ہی اور کبھی ساحر سے وہ سحر ہی تو معلوم ہوا کہ تاثیر نفس مین ساحر کا نفس مبدء فطرت مین قوی واقع ہوا ہی کہ اس
[illegible] ہیات مین اُسکی نفس سے تاثیر ہی ولیکن اُسنے مبدء سے اعراض کر لیا کیونکہ اسکا میلان بالکلیہ اُسی عالم سفلی سے ہو گیا اور عالم
[illegible] کی طرف میل کر کے وہ اصل قوی و قدر و منبع تاثیر و قہر سے منقطع ہو گیا پس برابر اسکے نفس سے ہیات نوری و شعاع قدسی کا زوال
[illegible] ہی جیسے بمقابلہ نفس نبی و ولی مین بوجہ اقبال حضرت حق عزوجل کے نور و شعاع کا ازدیاد ہوتا جاتا ہی اور قوت ملکیہ سے اتصال ہوتا
[illegible] علیہ السلام کے ساتھ روح القدس ہمیشہ ساری تھے اور اسکو نور قدسی سے الفت اور حضرت اعلی کی طرف توجہ بڑھتی جاتی
[illegible] ہی جب مقابلہ پیغمبر مین آویگا ہمیشہ شکستہ ہو جاویگا اور اگر نفس سے مقابلہ کریگا خوار ہوگا اور اسکا اثر سب زائل ہو جاویگا
[illegible] دل خوش دارد سامری کیست کہ دست از ید بیضا برد + پس معلوم ہوا کہ ساحر کو زیادہ شناخت پیغمبر کی ہوگی جب وہ
[illegible] اُسکی دعوت باللہ کا زیادہ قبول کرنے والا ہوگا اور سب سے پہلے اُسکے واسطے ایمان و اقرار کریگا کیونکہ وہ
[illegible] زیادہ قریب ہی مگر یہ اُسی وقت ہی کہ بوجہ انقطاع عالم قدس کے اُسکی استعداد بالکل زائل نہ ہوئی ہو - اور اسپر

Marfat.com

طبیعت سفلیہ غالب نہ ہوگئی ہو۔ انتہی کلامہ مترجما۔ واضح ہو کہ ان تین اقسام مین اول قسم نیرنجات
کرامت وسحر ہی پھر اقسام مذکور مین سے قسم اول اس زمانہ مین بہت کثیر الوجود ہی اور مواد عنصریہ کی
دثار و آلات وکلون کی موجود ہین اور اسکا تعلق بالکل حواس و اُنکے ادراکات سے ہی اور یہ سب
طبیعی وعلم عقلی دونون کا جامع ہونا ضرور ہی اور قسم سوم عقل وروح کے اجتماع سے ہی اور وہ ایسے برحال
نیرنجات کو کمال سمجھے ہوئے اور اسی دنیا مین گرفتار و آخرت سے محروم وبیزار ہین اور چونکہ نیرنجات
یہ لوگ علوم عقلیہ سے بالکل اندھے ہین۔ بالجملہ جب فرعون اسطرح ذلیل ہوا تو اُسنے ساحرون پر اپنا ظلم
کفر مین ٹرہا اور یہ عجیب قدرت حق عز وجل ہی کہ ایسے طور پر ساحرون کا ایمان لانا واقع ہوا کہ بدبخت فرعون
ہو گیا مگر یہ اشتباہ حواس سے ہوا اور اگر نفس کو چھوڑ کر عقل کی دلیل دیکھتا تو عین ایمان تھا مگر اللہ تعالیٰ عز وجل کی

قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ

فرعون بولا کہ تمنے اُسکی تصدیق کی پہلے اس سے کہ مین تمکو اجازت دون یہ تمہارا بڑا ہی جسنے تم کو جادو سکھلایا

فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ

سو مین ضرور کاٹونگا تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤن خلاف طرف سے اور مین ضرور تمکو سولی دونگا نخل کے شہتیرون مین

وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ۝ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا

اور تم جانوگے کہ ہم مین سے کون سخت ہی عذاب دینے مین اور زیادہ باقی بولے کہ ہم تجھ ہرگز تجھے نہین اختیار کرینگے اسپر جو آگئی ہمارے پاس

مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي

رب کی نشانیون سے اور اُسپر جسنے ہمکو پیدا کیا ہی سو کر گذر جو تو کرنے والا ہی تو کریگا

هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا

زندگانی دنیا کی ہم تو ایمان لائے ہین اپنے رب پر تاکہ وہ بخشدے ہمکو ہماری خطائین اور وہ کام جسپر تو نے

عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝

زبردستی کی جادو سے اور اللہ بہتر اور ہمیشہ باقی ہی

اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ فرعون کسطرح آیات الٰہی کو دیکھتا گیا اور کیسے نامعقول شبہات سے انکار اور حق سے عناد کرتا گیا
موسیٰ سب پر غالب آیا اور ساحران مذکور جنکے بھروسہ پر فرعون کو گھمنڈ تھا اور جو نے قسم کھائی تھی کہ عزت فرعون کی
مین اسطرح مغلوب ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے اور پہچان گئے اور اہل سعادت مین ہوئے
تو فرعون بدبخت نے عناد و بہتان باندھنا شروع کیا۔ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ یعنی ساحرون سے
قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ پہلے اس سے کہ مین تمکو اجازت دون۔ یعنی
سے کہ ایسا نہو کہ تمام لوگ موسیٰ کے اتباع مین ہوجاوین تو اس گفتگو سے لوگون کو اجازت کی
کو جان کا خوف دلایا کہ بغیر اسکی اجازت کے کوئی موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق نہ کرے

[illegible] عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہی تمہارا وہی استاد ہے جسنے تمکو جادو سکھلایا ہے - یعنی یہ تو جادوگر ہے تمنے
[illegible] اپنی تمہاری استاد سے اس نے پہلے ہی سے آپکے ساتھ موافقت کر لی تھی - جیسے دوسرے مقام پر ہے
[illegible] انما [illegible] مکر جو تم نے شہر مین باندھا ہے تاکہ شہر والون کو اہمین سے نکال باہر کرو - اور یہ
[illegible] تھی کہ ایسی ہی مکاریون سے وہ اپنے تابعین کو روکتا رہا ورنہ وہ خوب جانتا تھا کہ موسی علیہ السلام سے ان
[illegible] ملاقات نہین ہوئی [illegible] انھون نے اس سے سیکھا ہے - اور عجب شان الٰہی سبحانہ تعالی ہے کہ لوگ تو سب جانتے تھے
[illegible] شان دروغ ہے مگر اسلئے جن لوگون کے حق مین ہدایت نہین دی ہے انکا یہی حال ہوتا ہے کہ انکے دلون مین فرعون کا
[illegible] اور موسی علیہ السلام کا وہ حق نہین آتا تھا - پھر فرعون نے انکو قسم کے ساتھ تہدید کرنی شروع کی تاکہ اتباع سے پھر جاوین
لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ سو مین ضرور کاٹونگا تمہارے ہاتھ و تمہارے پانون - مِّنْ خِلَافٍ خلاف رخ سے
[illegible] طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پانون - اسطرح کاٹونگا کہ دایان ہاتھ و بایان پانون - اور یہ گویا اسنے بہت بری ہیات سے
[illegible] ایدی جمع ہے اور کم ضمیر جمع ہے اور ایسے ہی ارجل اور کم ہے تو جب جمع مقابلہ جمع کے ہو تو تقسیم سے واحد بمقابلہ واحد
[illegible] ہر ایک کا ایک ہاتھ اور ایک پانون آیا اور قولہ من خلاف یعنی یہ ہاتھ و پانون ایک ہی طرف کا نہین بلکہ خلاف جہت کا مثلا
[illegible] دایان ہو پانون بایان کاٹونگا تاکہ ہیات بری ہو جاوے - اور اگر تثنیہ بمقابلہ جمع مراد ہو تو یہان تقسیم ممکن نہین ہے بس مراد یہ ہوتی ہے
[illegible] ہر ایک کے واسطے دونون مثلاً یہان یداکم و رجلاکم یا یدیکم و رجلیکم ہوتا تو مراد یہ ہوتی کہ ہر ایک کے دونون ہاتھ اور ہر ایک کے دونون
[illegible] اور یہ منجملہ اصول زبان عرب کے معروف و مشہور و محقق و متداول ہے اور یہان کی آیت مین خود موجود ہے اور جیسے آیت وضو
[illegible] ہے پھر قولہ ارجلکم الی الکعبین - مین کعبین تثنیہ ہے تو ہر پانون کے واسطے ایک کعب نہین ہو سکتی ہے کیونکہ تثنیہ کی تقسیم نہ ہوگی
[illegible] پانون کے واسطے دو کعب مراد ہین اور وہ دونون ٹخنے ہین پھر اگر یہان پانون کا دھونا نہ ہو بلکہ رافضیون کے قول کے موافق مسح ہو تو مسح
[illegible] ہے کیونکہ مسح ساق تک ہوتا ہے یا ہڈی تک جو پشت قدم ہے اور وہ ایک ہی ہے لہذا صحیح یہ ہے کہ غسل مراد ہے جیسا کہ آنحضرت
[illegible] سے متواتر صحابہ و تابعین و تبع تابعین مین متوارث چلا آتا ہے - اور اگر یہ وہم ہو کہ قولہ ایدیکم الی المرافق مین جمع بمقابلہ جمع ہے تو
[illegible] ہاتھ دھونا آیا اور ایسے ہی ارجلکم مین ایک پانون آیا تو جواب یہ کہ جہان تقسیم مراد ہو وہان جمع بمقابلہ جمع سے ایسا ہوتا ہے اور یہان دونون
[illegible] دونون پانون کا دھونا مراد ہے اور متوارث متواتر ہے پھر اس سے تثنیہ کعبین مین توکچھ اعتراض و تعلق نہین [illegible] وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي
جُذُوعِ النَّخْلِ اور تم کو ضرور سولی دونگا نخل کی شہتیرون پر - نخل جمع نخلہ بمعنی خرما کے درخت یعنی تم کو مشتہر کرونگا تاکہ کوئی ایسی حرکت
[illegible] ابن عباس رض سے روایت کی کہ یہ فعل نکالنے والا پہلا شخص فرعون ہے - وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ
عَذَابًا وَأَبْقَىٰ اور تم جانوگے کہ ہم مین کون اشد عذاب و زیادہ باقی رہنے والا ہے بیضاوی و سراج وغیرہ مین ہے کہ ہم مین کون
[illegible] علیہ اور موسی علیہ السلام کو مراد لیا اور غرض اس سے اپنی شوکت و [illegible] لوگون کا عذاب دینا ظاہر کرنا اور
[illegible] کا استہزا موسی علیہ السلام کے ساتھ کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کسی کو عذاب ہی نہین کرتے
[illegible] قولہ اشد عذابا یعنی اشد فاعلاً للعذاب - ہے یعنی سخت عذاب کا دینے والا اور شیخ ابن کثیر
[illegible] موجب عذاب کئے ہو اور اپنے کو مع موسی علیہ السلام کے ہدایت پر مستحق ثواب کئے ہے

تو اب جانے لیتے ہو کہ ہم دونون فریق مین سے کون عذاب سخت مین پہنچنے گا اور اسی
فی السراج اگر کہا جاوے کہ فرعون ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ عصا کے اژدہے سے جس نے
علیہ السلام سے فریاد کی تھی اور اب یہ دلیری کہ موسی علیہ السلام سے ٹھٹھول کرتا ہو جواب دیا گیا کہ
بیحیائی سے اپنی طرف سے یہ دلیری ظاہر کرتا تھا اور اپنے دعوی ربوبیت کی شرم اُسکو دامنگیر تھی
استقرار نظر سے دیکھا وہ جانتا ہو کہ مرد بدکار کبھی بدکاری ظلم و اپنے دعوی کی پاسداری مین بہت ایسی باتین کرتا ہو
اسی سے ظاہر ہو کہ اُسنے موسی علیہ السلام کو ساحرون کا استاد بتلایا حالانکہ خوب واقف تھا کہ ان ساحرون نے کبھی
ہو اور انمین سے ہر ایک استاد معروف ہو اور لوگ سب ہی اُسکو جانتے ہین پھر بھی بیحیائی سے ایسے کلمات کہتا تھا تاکہ مخلوق
بدبختون کو جہنم مین لیجاوے۔ اور مترجم کہتا ہو کہ عجیب شان الٰہی یہ تھی کہ عصاے مذکور سے کوئی سزاے بدکرداری اس فرعون کو
تاکہ وہ دعوی ربوبیت پر باقی رہا اور اگر اللہ تعالے چاہتا تو عصاے مذکور سے قوم قبط تمام کو بھاگتے راہ نہ ملتی ولیکن اسکا حکم اسی
یہان جاری ہو کہ ہر ایک اپنے رب عزوجل کی اطاعت کو یا معصیت کو اپنی عقل کے ذریعہ سے حاصل کرے ورنہ اُسکے ارادہ سے
چیز کی کچھ حاجت نہین سب سیدھے مسلمان ہو جاوین ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعا الآیہ۔ یعنی اگر تیرا رب چاہتا تو ایمان
جو کوئی زمین مین ہو کل سب کے سب آخر آیت تک۔ ولو شاء اللہ لہدیکم اجمعین۔ اور اگر وہ چاہتا تو ہدایت دیتا ہمکو سب کو۔ پس ان معاملات
لطف شان سے وہی امور ہوتے رہے کہ ایمان لایا جو دیکھکر ایمان لایا اور جو ہلاکت مین پڑا وہ حجت سے ہلاک ہوا و للہ الحجۃ البالغۃ۔ پھر جب
فرعون نے ان صالحین سے یہ کہا تو اُنھون نے فرعون کو جواب دیا **قَالُوا** کہنے لگے کہ **لَنْ نُّؤْثِرَكَ** ہم تجھے کبھی نہین پسند و اختیار کرینگے
عَلٰى مَا جَآءَنَا اس ہدایت کے اوپر جو ہمکو پہونچ گئی۔ **مِنَ الْبَيِّنٰتِ** آیات بینات سے یا یہ معنی کہ بینات کو چھوڑ کر ہم تجھ کو
نہین اختیار کرینگے۔ اُنھون نے حق کو ان آیات مین مشاہدہ کرکے نور ایمان حاصل کر لیا تھا اور یون ہی ایمان کی بشاشت جب دل مین داخل
ہو جاتی ہو تو وہ ایمان کے بدلے کسی چیز کو اختیار نہین کرتا ہو کیونکہ اس سے اُسکو معرفت حق عزوجل حاصل ہوتی ہو لہذا اُنھون نے کہا **وَالَّذِيْ**
فَطَرَنَا یعنی تجھے ہم نہین اختیار کرتے اسپر جس نے ہمکو پیدا کیا ہو۔ پس پہلے تو بینات سے ایمان حاصل کیا بمشاہدہ قدرت فعلی
تو فرعون کی تحقیر کی کہ جو ہمکو بینات سے قدرت فعلی مین حاصل ہوا اُسپر تجھے اختیار نہین کرتے پھر معرفت فعلی سے ترقی کرکے اللہ
جل شانہ کا ذکر کیا کہ اپنے خالق عزوجل پر کہان تجھے پسند کرینگے۔ سراج مین ہو کہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالی کی ربوبیت و اُسکا خالق ہونا
اور سب کے واسطے ہو انھین مین فرعون بھی شامل ہو اور تنبیہ ہو کہ فرعون ایک محض عاجز ہو۔ اور جو افعال ہر ایک سے ظاہر
ہوتے ہین یہ اللہ تعالی کی ایجاد سے اختیارات ہین پس ہم نہین اختیار کرتے کسی کو اس ایمان پر اور اپنے خالق پر اور بعد اس
فرعون کی پسند کو بیان کیا۔ **فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ** پس تو جاری کر اپنا فعل جسکو تو جاری کرنے والا ہو یعنی
اللہ تعالی نے تجھے تیری پسند پر لگا دیا اور تیرے اندر پیدا کر دیا ہمارے حق مین اُسکی ہمکو تیری جانب سے کچھ پروا نہین
اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا تو تو جاری کریگا یہی حیات دنیا یعنی تیرا فعل ہم پر
حیات دنیا پر مخصوص ہوگا اور جو کچھ تو نے عذاب جسمانی بیان کیا اُس سے حیات دنیا زائل ہو سکتی ہو اور وہ جسم
ہو اور اسکے پیچھے راحت ہو۔ **اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا** ہم تو اپنے رب پر ایمان لائے ہین

[illegible] عذاب کو جو تیری طرف سے ہم پر ہوا اختیار کرتے ہین۔ لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا
[illegible] وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ اور وہ بھی بخشدے جسپر تو نے ہم کو اکراہ سے
[illegible] کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسول سے معارضہ نہ کرتے اور تیرے کہنے کو نہ مانتے۔ اگر کہا جاوے کہ فرعون
[illegible] اختیار سے آئے تھے اور قسمین کھاتے تھے کہ فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی غالب ہین جواب دیا
[illegible] سحر نہین ہی کیونکہ جو انھون نے اختیار سے کیا تھا بلکہ مراد یہ کہ فرعون نے ابتدا مین انکو سحر سیکھنے پر مجبور کیا تھا اور
[illegible] مصر کا قانون تھا کہ کچھ لوگ منتخب کر کے ساحرون سے سحر سکھلائے جاتے تھے کیونکہ سحر سلطنت پر
[illegible] کی طرف سے مفید ہوتا ہی تو وہ سکھلاتے تھے اور جب یہ لوگ بوڑھے ہو جاتے تو انسے تعلیم کے لیے اور اطفال
[illegible] باقی رہے اور ابن ابی حاتم نے بسند جید ابن عباس رضہ سے روایت کی کہ فرعون نے بنو اسرائیل
[illegible] لیے تھے اور انکو حکم دیا تھا کہ فرما مین جادو سیکھین اور روے زمین کی استاد ہون۔ ابن عباس نے کہا کہ جو لوگ
[illegible] السلام پر ایمان لائے انہین یہ بھی تھے تو انھین نے یہ کہا کہ تو نے جو ہمکو جادو سکھلانے مین ہم پر اپنا حکم جاری کیا وہ اللہ تعالیٰ
[illegible] حافظ ابن کثیر اور معنی اکراہ کے اسطرح کہ علم سیکھنے کا دیا اور حکم شاہی مجبوری کر دیتا ہی۔ اور ایک جواب یہ بھی
[illegible] مقابلہ مین بھی فرعون نے اکراہ کیا تھا اور وہ اسطرح ہوا کہ جب فرعون نے انسے مقابلہ موسیٰ علیہ السلام بیان کیا اور عصا کے
[illegible] ذکر کیا تو انھون نے کہا کہ اچھا ہمکو موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دکھلا دے پس اُسنے بذریعہ بنو اسرائیل کے حکم دیا تو جب
[illegible] علیہ السلام کو دیکھا کہ سوتے ہین تو کچھ قصد کیا مگر پایا کہ وہ عصا اُنکی نگہبانی کرتا ہی تو وہان سے بھاگ آئے اور فرعون سے
[illegible] یہ سحر نہین ہی کیونکہ ساحر جب سوتا ہی تو اسوقت اُسکا سحر کسی کے کام کا نہین ہوتا ہی اور وہ اِسوقت بھی
[illegible] ہم اسکا مقابلہ نہین کر سکتے ہین مگر فرعون نے نہ مانا اور کہا کہ تم لوگ اِسقدر اژدہے لا سکتے ہو اور وہ ایک اژدہا ایسا
[illegible] بیضاوی و سراج وغیرہ مین ہی اور مترجم کہتا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ سب ساحرون نے اُسپر اتفاق نہین کیا تھا بلکہ بعضے نامور
[illegible] فرعون نے یہ کہا ہو اور وقت مقابلہ کے بھی موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت سے انھین نے دوسرون سے تنازع کیا ولیکن اور ون
[illegible] باطل ہو کر بالکل حیوانات اژدہے وغیرہ کی قسم سے ہو گئی تھی انھون نے اختلاف کیا اور آخر سب نے مقابلہ پر
[illegible] بہرحال انھون نے فرعون کی پروا نکی اور اپنے رب عزوجل پر ایمان لائے اور مغفرت چاہی اور فرعون کو
[illegible] وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یعنی اللہ تعالیٰ خیر وابقی ہی۔ عبد الرحمن بن زید نے کہا کہ خیر یعنی تجھ سے زیادہ ہم کو بہتر ہی وابقی
[illegible] بہ نسبت تیرے وعدے کے۔ ابن اسحٰق نے بھی موافق ایک روایت کے یہی معنی بیان کیے۔ محمد بن کعب
[illegible] اگر اُسکی اطاعت کیجاوے وابقی یعنی اُسکا عذاب دائمی ہی اگر اُسکی نافرمانی کیجاوے۔ اور السیٰی
[illegible] سراج مین کہا یعنی خیر ہی اپنی قدرت سے بدلا دینے مین اور ابقی ہی ثواب مین بھی وعقاب مین بھی اور
[illegible] عذاب ہو گیا اور انھون نے ایمان سے تجاوز نہ کیا۔ حدیث صحیح مین ہی کہ ایمان کا مزہ وحلاوت
[illegible] نہین چاہتا کہ آگ مین دوبارہ ڈالا جاوے پس مومن صادق کفر سے ایسا ہی ڈرتا ہی۔ اور
[illegible] شرک مت کیجیو اگرچہ تو قتل کیا جاوے یا جلا دیا جاوے۔ اور حدیث صحیح مین ہی کہ

Marfat.com

اگلوں میں سے مومن ہوتے کہ لوہے کے پنجوں سے اُنکا گوشت نوچا جاتا تھا اور اسپر وہ ایمان [illegible]
کہ اُنمیں سے کسی کے سر پر آرا چلا دیا جاتا مگر وہ اُنکو ایمان سے نہیں پھیرتا تھا [illegible]
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو لٹا کر گرم زرہ پہنائی گئی اور گرم پتھر اُنپر رکھا گیا اور جلتا ہوا [illegible]
میں گھسیٹے گئے ولیکن ان بزرگوں نے انکار نہ کیا اور نہ پھرے پس ایمان کی حلاوت [illegible]
موسی علیہ السلام کے ساتھ ایمان لانے والے جو لوگ ساحر تھے اُنھوں نے مومنین صابرین [illegible] فرعون کی [illegible]
اور اُسکو صاف جواب دے دیا۔ شیخ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا کہ ظاہر یہ ہی کہ فرعون نے اُنکے قتل کا عزم مصمم کیا تھا
اُنکے ساتھ کر گذرا اور یہ اُنپر اللہ تعالے کی طرف سے رحمت تھی اسی واسطے ابن عباسؓ وغیرہ سلف [illegible]
تھے اور شام کو شہید ہوئے۔ انتہی کلامہ اور علامہ رازی رحمہ اللہ نے تفسیر کبیر میں لکھا کہ قرآن میں یہ ثابت نہیں ہوتا [illegible]
نے جو ان لوگوں کے حق میں قتل کی تہدید کی تھی وہ ان مومنوں کے ساتھ اُس نے پوری کر دی اور احادیث میں بھی [illegible]
نہیں ہوا ہی۔ انتہی اور شیخ ابو السعود نے بھی امام رازی کی تبعیت میں ایسا ہی لکھا ہی اور شیخ ابو حیان رحمہ اللہ نے لکھا [illegible]
یہ ہی کہ اللہ تعالے نے ان مومنوں کو فرعون سے محفوظ و سالم رکھا اور موید اسکے واسطے قولہ تعالے ومن اتبعکما الغالبون ہی [illegible]
اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو فرمایا ہی کہ تم اور جو تمہارے اتباع کرے تمہیں سب غالب ہو۔ پس یہ دلیل ہی کہ یہ اتباع [illegible]
بھی سالم و غالب رہے اور شیخ بقاعی رحمہ اللہ نے کہا کہ آخر سورہ حدید میں آتا ہی جو صریح دلیل اس امر کی ہی کہ ان مومنوں نے نجات
پائی ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ فرعون نے بعد اس واقعہ کے پھر اولاد بنو اسرائیل کو قتل کرنا شروع کیا تھا چنانچہ قرآن میں صریح
ہی پس قولہ من اتبعکما الغالبون۔ سے یہ بات منافی نہیں ہی کیونکہ غلبہ آخر موسی و ہارون علیہما السلام ہی کو ہوا ہی جیسے قولہ حزب اللہ
ہم الغالبون۔ اور نصرت رسولوں ہی کو ہوتی ہی تو یہ منافی نہیں کہ اُنکے اتباع میں شہید ارنہ ہوں اور شاید یہ ہوا ہو کہ ساحروں [illegible]
ایسے بعضے لوگوں پر اُسنے قابو پایا ہو جنھوں نے بعد معائنہ آخرت کے اس زندگی سے بیزاری کر لی اور موت کے طالب ہو [illegible]
ہوں اور باقیوں پر جنکو ابھی کچھ خیال زندگی کا تھا کچھ قابو نہ پایا ہو واللہ اعلم۔ پھر ان مومنوں نے جو کچھ اختیار کیا اُسکو [illegible]
بیان کی جو اللہ تعالی نے بیان فرمائی ہی۔ بقولہ

إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ وَمَن يَأْتِ

مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن [illegible]

بیضاوی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ تین آیات محتمل ہیں کہ انھیں مومنوں کا کلام منقول ہو جو موسی علیہ السلام [illegible]
تہدید کی تھی اور محتمل ہی کہ یہ از سر نو کلام ہو جو اللہ تعالے نے اُنکے قول کی تصدیق میں ارشاد [illegible]

[illegible] نصیحت کا ہی جو ساحرین ایمان لانے والون نے فرعون [illegible]

[illegible] مین اُنکو رغبت دلائی ہی باین طور کہ - اِنَّهٗ شان یہ ہی کہ مَنْ

[illegible] یعنی کافر و مشرک ہوکر - فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

[illegible] گا یعنی جو شخص قیامت مین اپنے رب سے اس حال مین ملا کہ وہ مجرم تو اُسکے

[illegible] بدلیل اسکے کہ فرمایا - لایموت فیہا ولا یحیی - نہ اسمین مریگا اور نہ زندہ رہیگا - کیونکہ

[illegible] وقولہ تعالے لا یقضی علیہم فیموتوا ولا یخفف عنہم من عذابہا کذلک نجزی کل کفور - یعنی نہ انپر قضا

[illegible] عذاب جہنم تخفیف کیا جائیگا یونہی ہم ہر کافر کو بدلا دیتے ہین - وقولہ تعالی ویتجنبہا الاشقی الذی یصلی النار

[illegible] الکبری [illegible] جو کہ کافر ہی وہ داخل ہوگا جہنم مین پھر نہ اسمین مریگا اور نہ جیے گا - وقولہ تعالی ونادوا یا مالک لیقض علینا

[illegible] اے مالک تیرا رب ہمکو موت دیدے مالک کہیگا کہ تم اسی مین ٹھہرنے والے ہو - امام احمد رح نے ابو سعید

[illegible] روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ والے وے جو کہ دوزخ ہی کے لوگ ہین تو وے

[illegible] جئینگے ولیکن ایسے لوگ ہونگے کہ اُنکے گناہون کے سبب سے اُنکو آگ پہونچیگی تو دوزخ اُنکو مار ڈالیگی ایک طرح کا مار ڈالنا

[illegible] ہوجاوینگے تو شفاعت کی اجازت دیجائیگی تو وے ٹکڑے ٹکڑے لائے جائینگے پس وے جنت کی نہرون پر چھٹکائے

[illegible] اہل جنت انپر پانی ڈالو پس ایسے دانہ کی طرح اُگینگے جو سیل کے حمیل مین اُگتا ہی - رواہ مسلم ایضاً - اور ابن ابی حاتم

یعنی سرسبز و شاداب ۱۲

[illegible] سعید رض [illegible] روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اس آیت پر پہونچے انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل دوزخ جو کہ دوزخ ہی کے لوگ ہین تو وے نہ اسمین مرینگے اور نہ جئینگے اور رہے دوزخ

[illegible] ایسے لوگ جو دوزخ کے لوگ نہین ہین تو آگ اُنکو لگیگی پھر شفاعت کرنے والے کھڑے ہونگے اور اُنکی شفاعت قبول کیجائیگی

[illegible] لائے جاوینگے ایک نہر پر جسکو نہر حیات یا فرمایا کہ نہر حیوان کہتے ہین پس وے اُگینگے جیسے حمیل السیل مین نباتات

[illegible] کثیر ہین یہ آیات و احادیث واضحات دلیل ہین کہ یہان مجرم سے مراد کافر ہی جو جہنم مین نہ مریگا اور نہ جئیگا

[illegible] جہنم [illegible] وہ حال سے خالی نہین یا تو جیے یا مر جاوے اور دونون باتون سے خالی ہونا محال ہی - جواب دیا گیا کہ

[illegible] حالت بھی ہوتی ہی جو مذبوح کی ہی کہ پھڑکتا ہی نہ جیتا ہی نہ مرتا ہی - اور یہ جواب ضعیف ہی اور قوی جواب وہ ہی جو بیضاوی رح

[illegible] لا یموت فیہا جہنم مین اسکو موت نہ آویگی کہ جس سے وہ عذاب جہنم سے راحت پاوے - ولا یحیی اور نہ حیات گوارا

[illegible] زندگی موت سے بدتر ہی - اور حاصل جواب یہ ہی کہ جہنمی جہنم مین زندہ رہیگا ولیکن ایسے عذاب مین ہوگا کہ

[illegible] بہتر ہی - الحاصل رب عزوجل کے ساتھ کفر و شرک کرنے کا یہ انجام ہی - وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا

[illegible] اس حال سے کہ وہ مومن تھا یعنی دنیا مین اُسکی توحید کو دل سے یقین کیا تھا - قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

[illegible] تصدیق کی اور اگر وقت زندگی پایا تو اعمال صالحہ کیے تھے بس سچی تصدیق ایمان مستلزم اعمال

[illegible] حال [illegible] مین اپنے رب عزوجل سے ملیگا - فَاُولٰٓئِكَ تو ایسے اوصاف حمیدہ والے - لَهُمُ

[illegible] جَنّٰتُ عَدْنٍ - باغات اقامت ہین - تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

جاری ہین ان باغون کے نیچے یا اُنکے مکانات کے نیچے نہرین **خٰلِدِيْنَ فِيْهَا** یعنی ...
پھر کبھی نہین نکالے جاوینگے - **وَذٰلِكَ** - اور یہ منزلت عالیہ **جَزَآءُ مَنْ تَزَكّٰى** - بدلا ...
کچیل سے - اور رہے معاصی تو اُنسے پاک ہونا ابتداے دخول کے لیے شرط ہین جو کوئی معاصی سے پاک ...
ٹھکانے چلاجائیگا اور جو معاصی سے پاک نہ ہوا وہ یا تو عفو کیا جاوے یا شفاعت سے بخشا جاوے یا جہنم مین ...
داخل جنت ہوگا - اور حاصل یہ کہ ٹھکانے دو ہین جہنم وجنت پس مومنون کا ٹھکانا جنت ہے خواہ اول ہی سے یا ...
مین کچھ جلکر جسم پاک کرکے تب جاوے اور جہنم ٹھکانا سواے مومن کے کافر کا ہے یعنی جو مومن نہ ہو وہ کافر ہے اور کافر ...
ہین - اور رہا مومن گنہگار تو وہ مومن ہے کافر نہین ہے - امام احمد رح نے عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے ...
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہین ہر دو درجہ کے بیچ مین اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے بیچ مین ...
سے اعلی ہے اور اُسی سے چارون نہرین جاری ہین اور عرش اُسکے اوپر ہے سو جب تم لوگ اللہ تعالی سے جنت مانگو تو فردوس ...
رواہ الترمذی - اور ابن ابی حاتم نے ابو مالک تابعی رح سے روایت کی کہ ابو مالک نے کہا کہ یون[1] کہا جاتا تھا کہ جنت کے ...
ہین ہر دو درجہ کے بیچ مین اتنا فرق ہے جتنا کہ آسمان وزمین کے درمیان ہے انمین یاقوت وزیورات ہین ہر درجہ مین ایک ...
سب لوگ فضیلت وسیادت لائق جانتے ہین - صحیحین مین ہے اہل علیین دیکھینگے اپنے سے اونچون کو جیسے تم اُفق آسمان مین ...
چمکتے تارہ کو دیکھتے ہو - اور ابو داؤد وابن مردویہ نے ابو سعید خدری رض سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درجات ...
اعلی کے لوگون کو علیین والے دیکھینگے جیسے تم چمکتے تارہ کو افق آسمان مین دیکھتے ہو اور ابوبکر وعمر انھین اعلی درجات والون مین سے ...
اور بہت خوش عیش ہین اور صحیحین مین ہے کہ اہل علیین اپنے اوپر والون کو ایسے دیکھینگے جیسے تم اُفق السماء مین گھستے ہوئے چمکتے ...
دیکھتے ہو یہ اُنکے باہمی تفاضل سے ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ منازل انبیاء علیہم السلام کے ہین فرمایا کہ ...
مجھے قسم ہے اُسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہے اُن مردون کے جو ایمان لائے اللہ تعالی کے ساتھ اور انھون نے پیغمبرون کی ...
اور سنن کی اسی روایت مین ہے کہ ابوبکر وعمر انھین مین سے ہین اور بہت خوش عیش ہین یعنی ابوبکر وعمر رض کے واسطے انھین ...
زیادہ ہے اور ظاہر ایہ زیادت بوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے ہے کیونکہ وہان دوسرے انبیاء کی تصدیق کرنے والے ...
ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء ورسل سے افضل ہین تو آپ کے یہ دونون اصحاب بھی افضل ہین ...
وعمر رضی اللہ عنہما کی خصوصیت ذکر کا بیان موافق کلام اولیاء اللہ کے اصطلاح واضح ہے کہ ہر ایک پیغمبر اپنے وقت کا قطب ...
ہے اور ہر قطب کے واسطے دو امام ہوتے ہین ایک اسکا دایان امام اور دوسرا بایان امام ہوتا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...
مین یہی دونون تھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین حضرت عمر رض دائین ہوگئے اور عثمان رضی اللہ عنہ بائین ...
سلسلہ ہر زمانہ مین جو قطب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوتا ہے برابر جاری ہے پس یہ وجہ تخصیص ذکر ...
کی ہے فافہم - ف - فی العرائس قولہ تعالے قالوا لن نؤثرک علی ما جاءنا الآیۃ ان لوگون نے ... حضرت ...
حق عز وجل پایا پس تمام بلائین اُنپر آسان ہوگئین - شیخ ذوالنون رح نے کہا کہ جس نے اللہ تعالی کو ...
کے واسطے جو کچھ اُسکو اُٹھانا پڑے سب اُسپر آسان ہوجاتا ہے جیسا کہ ساحران موسی علیہ السلام ...

[1] یعنی اہل بہشت کے درمیان مین یون مشہور تھا ۱۲

Marfat.com

[illegible] نے فرعون کے غرق کا حال بیان فرمایا بقولہ تعالےٰ

[illegible] أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ

[illegible] نکل ہیں نے بندون کو رات سے پھر ڈال دے اونکو راہ سمندر مین

[illegible] وَلَا تَخْشَىٰ ۝ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ

[illegible] پھر پیچھے لگا اونکے فرعون اپنے لشکر لیکر پھر گھیر لیا اونکو

[illegible] وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ

[illegible] اور بہکایا فرعون نے اپنی قوم کو اور نہ سوجھایا

[illegible] رینا و آیاتنا کلہا فکذب وابیٰ - سے ہے یعنی بعد واقعہ ساحرین کے موسیٰ علیہ السلام مدت دراز تک
[illegible] دعوت کرتے رہے اور فرعون خائف ہوگیا تھا پھر لوگون نے اسکو اسکے دعوی ربوبیت پر آمادہ کیا اور
[illegible] بنی اسرائیل کو قتل کرنا شروع کیا اسمین اسنے دو فائدے قرار دیے ایک یہ کہ اسکا خوف ظاہر نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکا
[illegible] ظاہرون - اور دوم یہ کہ لوگون کو جو خیال ہوگیا تھا کہ موسیٰ وہی شخص ہے جسکی خبر بنو اسرائیل مین فاش تھی اور نجومیون
[illegible] فرعون کو برباد کریگے ہلاک ہو جائیگا تو لوگون کے دل مین شبہہ پڑ جاوے کہ ابھی وہ پیدا نہین ہوا کہ بنو اسرائیل کے بچے قتل
[illegible] بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کی اور صبر کا حکم ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے انپر طوفان و جراد و قمل وغیرہ آیات
[illegible] آفت پر تنگ ہوکر موسیٰ علیہ السلام سے اسکے رفع کی درخواست کرتا اور ایمان لانے و بنو اسرائیل کے ساتھ کر دینے
[illegible] رفع ہو جانے کے پھر جاتا یس اسنے تمام آیات مین اسیطرح تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے انتقام لیا اور وہ
[illegible] بیان مجمل ارشاد فرمایا ہے سراج مین کہا کہ اسمین دلیل ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی اتباع بہت ہوگئے تھے اور اللہ تعالےٰ
[illegible] سے علیحدہ کیا - وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي اور ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی
[illegible] بندون کو ساتھ لیکر ابن عباس سے مروی ہے کہ بنو اسرائیل نے قوم فرعون سے اپنی عید کے لیے زیورات
[illegible] لیے تھے - اقول یہ بھی حکمت تھی کہ یہ قوم فرعون دنیا پر اسقدر فریفتہ تھی تو سب کے سب انکا پیچھا
[illegible] علی مین یہی بات موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کو لیکر روانہ ہوگئے اور بنو اسرائیل شہر کے ایک طرف آباد کیے
[illegible] نہ تھے اور یہ بغرض تحقیر و تذلیل کے فرعون وغیرہ نے مقرر کیا تھا اور یوسف علیہ السلام نے اپنی وفات
[illegible] تھا کہ جب وے مصر سے ایک وقت نکلین تو میرے جنازہ کو نکال کر ساتھ لے لین مگر مدت گذرنے سے
[illegible] مقام یاد نہ رہا اور موسیٰ علیہ السلام نے تلاش کیا اور وہ دریاے نیل کے درمیان سنگ مرمر کے
[illegible] تھے لیس روایت ہے کہ ایک بڑھیا نے پتہ بتلا دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ کیا چاہتی ہے اسنے
[illegible] راتون رات نکل گئے اور سراج مین ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے انکو لیکر کنارہ بحر قلزم کا
[illegible] راستہ اختیار کیا جو بحر قلزم کے اوپر کے سرے پر جہان وہ منتہی تھا جا کر نکلین اور اب وہ مقام
[illegible] ہے اور جہان موسیٰ علیہ السلام پہونچے تھے وہ سیدھا راستہ کوہ طور کا ہے

اور یہ ہدایت الٰہی عزوجل تھی - جب روانہ ہوگئے تو ابن کثیرؒ نے لکھا کہ صبح کو فرعون و قوم قبط کو
کوئی نہیں ہے نہ آواز دینے والا اور نہ جواب دینے والا اور فرعون سے ہرچند موسیٰ علیہ السلام نے کہا
موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جانے دے مگر اُسنے ہرگز نہیں مانا پس صبح کو سُنکر وہ بہت غضبناک ہوا
کی شکایت کی تو اُسنے لشکروں کے جمع کرنے والے ادھر اُدھر دوڑائے اور کہتا تھا کہ یہ لوگ بنو اسرائیل
کثرت سے لشکر جمع ہوگئے اور سورج نکلتے اُسنے بنو اسرائیل کا پیچھا کیا اور سراج میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ
ایک لاکھ پچاس ہزار تھے سواے فوج قلب و دونوں بازو کے جب موسیٰ علیہ السلام اس سمندر کے مقام
تھا اور بحر مذکور کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ جب میرا بندہ موسیٰ تجھکو عصا سے مارے تو اُسکے حکم کی فرمانبرداری کیجیو اور موسیٰ
یہ بھول گئے کہ عصا سے اُسکو ماریں اتنے میں فرعون کا لشکر سامنے سے نظر پڑا اور اصحاب موسیٰ نے کہا کہ ہم آپ پکڑے گئے
کہا کہ ہرگز نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے وہ عنقریب مجھے راہ دیگا پس اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ عصا سے سمندر کو مارنے
لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا - یعنی مار کر بنا دے اُنکے لیے راستہ سمندر میں خشک - پس معنی امر سالم اجعل لهم بالضرب
بنا دے اُنکے لیے مار کر - اور یہاں ضرب کے معنی چلنے کے زبان عرب میں کسی طرح نہیں ہوسکتے ہیں کیونکہ یہ عرب کی زبان نہیں کہ
یہ معنی لیویں - پس یہی معنی ہیں کہ مار کر بنا دے راستہ - اور مراد طریق سے جنس ہے پس ہر گروہ کے واسطے ایک ایک راستہ ہوگیا شیخ ابن
نے لکھا پھر موسیٰ علیہ السلام نے سمندر کو عصا سے مارا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے واسطے جدا ہو جا - قال تعالیٰ فانفلق فكان كل
فرق كالطود العظيم - پس جدا جدا ہوگیا تو ہر ٹکڑا اُسکا مثل بڑے پہاڑ کے تھا - پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی کہ تمام دلدل خشک ہوگئی
ہے کہ بنو اسرائیل نے خوف کیا کہ بعضے گروہ ہمارے غرق ہوجاویں تو اللہ تعالیٰ نے اِن طودوں میں موکھلے کر دیے جیسے جھلنی کے
مگر بڑے بڑے تاکہ ہر ایک دوسرے کو دیکھتے جاویں اور اِسوقت میں فرعون کا اگلا گروہ جسمیں فرعون بھی تھا اور بنو اسرائیل کا پچھلا
قریب ہوگئے اور خوف غالب ہوا ولیکن اللہ تعالیٰ نے اعلام فرما دیا تھا کہ - لَا تَخَافُ دَرَكًا - مت خوف کیجیو
فرعونیوں کے پا جانے کا - وَلَا تَخْشَىٰ اور مت خوف کیجیو یعنی سمندر کے منطبق ہوجانے کا - سراج میں ہے پھر بنو اسرائیل
میں اُترے اور سیدھے صاف خشک راستہ سے سمندر کے اُس پار ہوگئے اور فرعون اِس پار پہونچ گیا اور اُسنے توقف
اتنے میں اِسکا تمام لشکر بھی جمع ہوگیا اور قبطیوں کے سرداروں نے اختلاف کیا اور سخت احمقوں نے اِس سے کہا کہ تو دیکھتا ہے
نے سمندر کو جادو سے ایسا کر لیا ہے اور تو سب کا رب اعلیٰ ہے پس اِس احمق کو حمیت نے لیا اور وہ ایک گھوڑے پر سوار تھا
جبرئیل علیہ السلام مع تینتیس ملائکہ کے فرعونیوں کو عذاب الٰہی میں گھیرے ہوے لاتے تھے وہ ایک گھوڑی پر سوار
سمندر میں داخل ہوگئے اور فرعون کے گھوڑے نے جو مادہ کی بو پائی تو زور کر کے بلے اختیار داخل ہوگیا اور
دیدی کہ سب کے سب داخل ہو یہانتک کہ سب کے سب ان تمام راستوں سے سمندر میں در آئے اور
داخل ہوئے ہیں تو اگلا گروہ قریب تھا کہ سمندر کے پار ہو جاوے - فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ
پیچھے لگ گیا فرعون مع اپنے لشکروں کے - اور اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا کہ منطبق ہو جاوے
مَا غَشِيَهُمْ - پس ڈھانپ لیا فرعون مع لشکروں کو سمندر سے جس نے ڈھانپ لیا

Marfat.com

... آپ حضرت نے دعا بینا کہ عقول اُسکے وصف کے تحمل نہین ہوسکتی ہین اور وہ ایک امر ہولناک
... عزوجل ارحم الراحمین ہی اور روایت ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا کہ ای محمد تم مجھے اُسوقت دیکھتے کہ جب
... منہ مین ... بھر دیتا تھا بخیال اسکے کہ پھر اسکو رحمت نے لیوے یعنی جب غرق کے وقت اُسنے بنو اسرائیل کے رب پر
ایمان ... اقرار کیا حالانکہ یہ اقرار ایسے شخص کی طرف سے تھا جو ازل مین اہل جہنم سے مطبوع تھا و لیکن دنیا مین راحت و آرام پانے کے واسطے
اور ... جو شکا تھا وغیرہ ایک مدت وہی دعوی الوہیت و ربوبیت مین بسر کرتا حالانکہ جبرئیل علیہ السلام وغیرہ ملائکہ پر اُسکا یہ
حرف ... آواز ہوتا تھا از ہیبت سے کانپ جاتے ہین پس آیندہ اُنھون نے سننا نہ چاہا - اور اگر وہ شخص اہل ایمان مین سے ہوتا تو ملائکہ
اہل ایمان کے گناہون کے لیے استغفار کرتے ہین جیسا کہ آیت مین منصوص ہی - بالجملہ یہ انتقام الہی فرعون کے واسطے جاری ہوچکا تھا کچھ
... ہوا - وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى اور گمراہ کیا فرعون نے اپنی قوم کو اور کچھ ہدایت نہین کی - یہ
... دعوی فرعون کا جس نے کہا تھا کہ ما اهدیکم الا سبیل الرشاد - مین تو تم کو راست ہی راہ بتلاتا ہون - پس حق عزوجل نے ظاہر فرمادیا
اُسنے کچھ بھی ہدایت نہ کی بلکہ اُنکو گمراہ کیا و قال تعالی یقدم قومه یوم القیامة فاوردهم النار - اور پیشرو ہوگا اپنی قوم کا قیامت کے روز
... لاکر ... اُنکو دوزخ مین - ف - شیخ ابن العربی رح نے اپنی تفسیر معروف مین لکھا کہ قوله فاتبعهم فرعون بجنوده الآیہ یعنی اسواسطے
پیچھا کیا اُسکے دین کو ہلاک کرے اسطرح کہ اُنکو خواہشات طبیعت مین ڈبو دے یعنی جسمانی حسی خواہشون مین منہمک رکھے جیسے خود تھا -
فغشیهم من الیم - سو فرعون مع قوم کو ڈھانپ لیا سمندر سے یعنی قطران عذاب سے - ما غشیهم - اُسنے جس نے ڈھانپ لیا - اور در اصل
... ہلاک ابدی و عذاب ابدی ہی - انتہی مترجما - مترجم کہتا ہی کہ ظاہر یہ کلام تو صریح ہی کہ فرعون گرفتار عذاب دائمی ہی اور مشہور یہ ہی
کہ شیخ ابن العربی رح کے نزدیک فرعون کی توبہ مقبول ہی اور اُسکو لوگ فتوحات و فصوص سے نقل کرتے ہین و لیکن میرے خیال مین
شاید شیخ کی عبارت کا مطلب سمجھنے مین ان لوگون نے غلطی کی ہی - جیسے شیخ ابن تیمیہ کی نسبت اُنھین لوگون نے نقل کیا کہ وہ اللہ تعالی
کی نسبت کا قائل ہی اور وہ مجسمہ ہی حالانکہ شیخ ابن تیمیہ کے قول کی طرف رجوع کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ افترا ہی اور ان لوگون نے اُسکا
مطلب نہین سمجھا پس شاید یہی شیخ ابن العربی کی نسبت ہوا ہو واللہ تعالی اعلم - پھر اللہ تعالی نے بنو اسرائیل کو خطاب فرمایا

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

ای اولاد اسرائیل ... چھڑا لیا ہمنے تمکو تمھارے دشمن سے اور وعدہ ٹھہرایا تم سے داہنی طرف پہاڑ کے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اور اتارا تم پر من اور سلوے کھاؤ ستھری چیزین جو روزی دی ہمنے تمکو

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ

اور ... اسمین پھر اُترے تم پر میرا غصہ اور جسپر اُترا میرا غصہ وہ پڑا اور میری بخشش ہی

لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝

اوسپر جو توبہ کرے اور یقین لاوے اور کرے بھلا کام پھر راہ پر رہے

... ایک ... یہ خطاب اُن یہود وغیرہ بنو اسرائیل کو ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین موجود تھے اور

Marfat.com

آپ کے بعد والون کو شمول یعنی ہمیشہ یاد رہی ان نعمتون کی ہی جو اللہ تعالی نے اُنکے باپ دادون پر [illegible]
ہون اُنکا شمار اولاد پر کیا جاتا ہی - اور خطیب رح نے سراج مین اسی کو اختیار کیا بلکہ اسی قول پر اقتصار [illegible]
انھین نبو اسرائیل کو ہی جو موسی علیہ السلام کے ساتھ تھے - اور اسی طرف کلام ابن کثیر رح کا میلان ہی [illegible]
قرار دیا اور یہی اظہر ہی اور کہا کہ یہ خطاب ہی نبو اسرائیل کو بعد اُنکے نجات دینے کے اور فرعون کو سمندر مین غرق کرنے [illegible]
مقدر ہی یعنی ہم نے کہا - **یَابَنِیۡٓ اِسۡرَآئِیۡلَ** ای نبو اسرائیل **قَدۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ مِّنۡ عَدُوِّکُمۡ** ہم نے نجات
دی تمھارے دشمن سے - یعنی فرعون و اُسکی قوم سے - اور **مترجم** کہتا ہی کہ وقت اس خطاب کا وہ ہوگا جب تیہ مین [illegible]
اور پھر خطا معاف ہوئی ہی کیونکہ اسمین اسکا تذکرہ ہی اور صرف غرق فرعون کے پیچھے بلا فاصلہ نہین ہوگا کیونکہ اسوقت [illegible]
من وسلوی نہ ہوا تھا - اور شاید اسی وجہ سے خطیب نے اُسکو خطاب بموجودین زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص کیا
ابن کثیر رح نے لکھا کہ اسمین اللہ تعالی نبو اسرائیل کو اپنی نعمتہاے عظیمہ یاد دلاتا ہی از انجملہ اُنکو نجات دی اُنکے دشمن فرعون
اور اُنکی آنکھین ٹھنڈی کین اسطرح کہ اُسکو مع لشکر کے ایک دم سے غرق کیا کوئی نہ بچا اور یہ لوگ اپنی آنکھون دیکھتے تھے کما قال واغرقنا
آل فرعون وانتم تنظرون - اور بخاری رح نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے تو یہود
کو پایا کہ وے لوگ عاشوراء کو روزہ رکھتے ہین تو اُنسے پوچھا اُنھون نے کہا کہ یہ دن ہی جسمین اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام کو فرعون
پر فتح دی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگون کی نسبت ہم لوگ موسی علیہ السلام کے ساتھ اولی ہین تو تم لوگ اسکا روزہ
رکھا کرو - ورواہ مسلم ایضاً - **مترجم** کہتا ہی کہ ظاہر یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ اس عاشوراء کا جو اس محرم کا تھا جسمین موسی علیہ السلام
کو فرعون پر ظفر ہوئی تھی اب بھی اثر باقی ہی اور ہر سال اُسکے بعد جب عاشوراء محرم ہوتا ہی جسکا سنہ وسال اُسکے سنہ سے مغائر ہو [illegible]
شکریہ ادا ہوتا ہی تو اس سے استدلال ہو سکتا ہی کہ جس دن کوئی نعمت عظمی عطا ہوئی ہو اُس دن کا شکریہ اُسکے بعد ایام مین اُسی دن ہو [illegible]
ہی ولیکن کیا اُسی تاریخ ہوگا جیسے اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی یا اُسی دن ہوگا چاہے تاریخ کوئی ہو چنانچہ حدیث بخاری رح دلالت
کرتی ہی کہ یہود نے کہا کہ اگر ہمارے یہان یہ آیت اُترتی - الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الآیہ تو ہم اسکو یوم عید بناتے پس عمر رض
نے فرمایا کہ مین خوب جانتا ہون یہ عرفات مین جمعہ کے روز اُتری ہی اور وہ ہمارا یوم عید ہی اور اصل روایت بخاری کا مین ہی اور [illegible]
مین نے حاصل معنی لکھے ہین پس اس تاریخ کا کچھ خیال نہین بلکہ اُس دن کا اعتبار کیا اذ وہ یوم الجمعہ ہی حالانکہ ہر سال عرفات
کا قیام بروز جمعہ نہین ہوتا ہی - پھر دوسری بات یہ ہی کہ کیا شکریہ ایسے امور سے ہوگا جنکی مثال شرع مین ہی جیسے عاشوراء [illegible]
کہ شرع مین روزہ مشروع ہی یا ہر طرح کی خوشی وغیرہ مطاعم وملابس کے ساتھ ہو سکتا ہی ولیکن اُسکی نظیر شرع مین پائی نہین گئی [illegible]
یہ کلام ہی کہ کیا یہ شارع کی سنت یا اجازت سے ہو سکتا ہی یا اپنے قیاس سے بھی یوم عید بنانا جائز ہی کیونکہ عاشوراء [illegible]
موسی علیہ السلام ونبو اسرائیل نے رکھا تھا تو اُنکی سنت پر یہود مدینہ رکھتے تھے جیسا کہ حدیث کے بعض روایات [illegible]
صورت مین یہ اختراع روا نہوگا اور موید اسکے واسطے وہ قصہ اتخاذ عید یوم نزول اکملت لکم دینکم [illegible] عمر رضی اللہ عنہ [illegible]
یوم عید نہین بنایا اور جمعہ کے عید مین نزول قرار دیکر جمعہ مشروع عید پر استقامت کی فافہم واللہ تعالے اعلم پھر اللہ تعالی [illegible]
پھر ان انواع نعمت کے بیان مین عجیب حُسن رعایت فرمائی ہی کہ اول تو دفع ضرر کی نعمت بیان فرمائی [illegible]

[illegible] یاد کر فرمایا کیونکہ فرعون انکو قتل اولاد و خراج و اعمال شاقہ سے ظلم و تکلیف مین مبتلا کرتا تھا اُس سے نجات
[illegible] فرمایا [illegible] وَوٰعَدْنٰكُمْ - اور وعدہ دیا ہم نے تمکو - وعدہ تو فقط موسی علیہ السلام
[illegible] لوگون کی جہت [illegible] تھا کہ توریت دیجاوے یا گوسالہ پوجنے کا گناہ معاف کیا جاوے تو اس جہت سے
[illegible] کہا کہ [illegible] یہ ہین کہ حکم دیا ہم نے موسی کو کہ وہ تمکو حکم کرے اپنے ساتھ طور پر چلنے کا کہ تمہارے روبرو کلام
[illegible] قاله النحاس [illegible] اور ایک قراءت مین وعدنا کم بدون الف ہی کیونکہ واعد مواعدۃ دو جانب سے ہوتی ہی مگر کبھی
[illegible] ہین جیسا کہ سورہ بقرہ مین گذرا اور وعدنا - اپنے معنی مین ایک جانب سے ہی اور یہ اللہ تعالی نے وعدہ دیا تھا
جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ - الایمن کو نصب ہی بنا بر آنکہ وہ جانب کی صفت ہی اور جانب بوجہ اضافت کے معرفہ
[illegible] اور جب وہ معرفہ ہوگیا تو مبہم نہین رہا پس ظرف کی وجہ سے منصوب نہین ہی کیونکہ ظرف مکان جب ہی منصوب ہوتے ہین کہ جب مبہم
[illegible] نے کہا کہ اس قاعدہ مین کچھ اختلاف نہین ہی - پس جب یہان جانب مبہم نہین رہا بلکہ وہ مقام معین ہی تو نصب اُسکو بنا بر
[illegible] ہونے کے ہی - اُسکو یاد رکھنا چاہیے - معنی یہ ہین کہ جانب طور کے جو داہنے ہی - اور مراد پہاڑ کی دائین جانب نہین ہی کیونکہ
[illegible] کا دایان و بایان کچھ نہین بلکہ مراد اُس شخص کا دایان ہی جو پہاڑ کی طرف متوجہ ہی - سراج مین لکھا کہ یعنی وہ طرف جو تمہارے
[illegible] تھی جب تم شام کی طرف متوجہ تھے اور اپنے جد اعلی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن کو مصر سے جاتے تھے اور یہ جانب
[illegible] ہی جو بحیرہ قلزم سے متصل و مکہ و یمن کی طرف پڑتی ہی - پھر خلاصہ معنی یہ ہوئے کہ تم پر یہ انعام کیا کہ تم کو وعدہ دیا طور کے دائین جانب
اگر کہا جاوے کہ اسمین دینی منفعت کون ہی تو جواب یہ کہ اسی قرب مین اُنپر کتاب توریت اُتار دی جسمین ہدایت و نور ہی اور
شریعت مشروح ہی کہ اُسپر عمل کرنے مین کبھی گمراہ نہوتے - پھر دینی منفعت کے بعد اُنپر دنیوی منفعت کا انعام بیان فرمایا بقولہ - وَ
نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اُتارا تم پر من و سلوی - ابن کثیر رح نے لکھا کہ سورہ بقرہ مین اور دیگر مقام مین بروایات
مفصل بیان گذرا [illegible] من تو ایک حلوا تھا اور سلوی ایک قسم کے پرند تھے بہت لذیذ کہ اُنپر گرتے تھے اور ہر ایک مین سے بقدر حاجت
لیتے تھے دوسرے دن تک اور ذخیرہ کرنے کی ممانعت تھی اور یہ سب اللہ تعالے کی لطیف رحمت تھی کہ ایسے لذائذ دیے بدون
کہ [illegible] کے ہاتھون کا وہان لگا ہو - بعد اسکے فرمایا - كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کھاؤ طیبات اس چیز
مین سے جو تمکو روزی کیا - طیبات کی دو تفسیرین ہین - حلال و لذیذ - پس اگر لذیذ سے تفسیر کیا جاوے تو کلوا مین امر کا صیغہ واسطے
[illegible] یعنی مباح ہی کہ تم ان لذائذ اطعمہ سے کھاؤ - اور اگر حلال سے تفسیر کیجاوے تو یہ امر وجوب کا ہی یعنی تم پر حلال کھانا واجب
[illegible] کھاؤ - یہان قراءت اسطرح ہین کہ ابو عمرو رح نے وعدنا کم بدون الف بعد واو کے پڑھا اور باقیون نے بالف
[illegible] انعال صیغہ واحد متکلم پڑھے یعنی انجیتکم یا ر کے بعد تار - وعدتکم دال کے بعد تار - ورزقتکم اور باقیون
[illegible] اور نزلنا دونون طرح پڑھا ہی اور دونون صحیح ہین - پھر من و سلوی کا نزول اس آیہ مین ہوا جسمین
[illegible] ابن مسعود رض نے کہا کہ من ایک سپید چیز مثل برف کے حلوا ہوتا تھا جو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک
[illegible] اُنپر [illegible] تی تھی ہر ایک بقدر حاجت اُسمین سے لیتا تھا - پھر بنو اسرائیل کو بعد شمار ان
[illegible] کھانے کے [illegible] حکم کے طغیان سے منع فرمایا بقولہ - وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ - اور اسمین طغیان مت کرو

اسمین اقوال ہین بقولی حلال سے حرام کی طرف مت جاؤ۔ اگر کہا جاوے کہ حرام تو رزق ہی نہین
اسلیے کہ طیبات مضاف ہی ما رزقناکم۔ کی طرف اور طیبات سے مراد حلال تو معنی یہ ہوئے کہ جو ہم نے رزق ...
حلال۔ تو معلوم ہوا کہ مرزوق تو حلال و حرام دونون کو شامل تھا اسمین سے صرف حلال کھانے کا ...
یہی اہل سنت والجماعۃ کا مذہب ہی اور فرقہ معتزلہ اپنے قیاس سے کہتے ہین کہ حرام مرزوق نہین ہی ...
بقولی جائز سے ناجائز کی طرف مت جاؤ اور یہ شامل ہی کہ اسراف مت کرو۔ اتراؤ نہین اور مستحقین کو ...
تم رسول سے نافرمانی کے ساتھ مت پیش آؤ جیسے تم نے جبارین کے ساتھ لڑنے سے صاف انکار کر دیا ...
برس تک وہ پاک زمین تم پر حرام ہی اور تم محروم رہے اور پھر پیغمبر علیہ السلام کی دعا سے اتنی اجازت ہی کہ یہان آرام ...
اور اب نافرمانی مت کیجیو۔ بقولے نعمت الٰہی سے کفران و ناشکری مت کرو۔ بقولی اس اسودگی کا یہ نتیجہ نہ کرو کہ اترا کر گناہون ...
اور ظاہر یہ ہی کہ یہ سب اقوال بطور مثال کے طغیان کے واسطے بیان ہین اور طغیان ان سب معانی کو شامل ہی اور سوائے ...
جو امر خلاف شریعت جو اسمین داخل ہی تو وہ مت کرو نتیجہ اس طغیان کا بیان فرمایا بقولہ۔ **فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي** یحل
حمزہ و کسائی کی قرارت بضم الحاء ہی ماخوذ از حلول بمعنی نازل ہو۔ جیسے بولتے ہین الیوم یحل الدین۔ آج قرضہ ادا کرنے کا وقت ...
اور باقیون کی قرارت مین بکسر الحاء از حلت ہی یعنی واجب ہوا اور معنی یہ کہ تو نازل ہو یا واجب ہو جاوے تمپر میرا غضب ...
لازم ہو جاوے کہ تم ہمیشہ غضب مین گرفتار رہو۔ اللہ تعالے نے یہودیون کو پیشتر سے تنبیہ کر دی تھی کہ ایسے افعال نہ کرین جس ...
اُنکے حق مین غضب لازم ہو جاوے ولیکن اُنھون نے آخر ایسے ہی افعال کیے اور انبیاء علیہم السلام کو کثرت سے قتل کیا اور صالحین
بندون کو جو اُنکو بدکاریون سے منع کرتے قتل کر ڈالتے اور شریعت پر چلنے سے بیزار ہوتے آخر گرفتار غضب ہوگئے وقال تعالی فباؤ
بغضب علی غضب۔ وقال وباؤ بغضب من اللہ۔ اور قولہ غیر المغضوب علیہم۔ مین مغضوب علیہم سے یہی یہود مراد ہین اور واضح ہو کہ
اللہ تعالی نے یہود پر غضب لازم کیا اور وہ قطعی لازم ہی لیکن جو شخص ایمان کے نور سے مشرف اور اسرار شریعت سے واقف ہی وہ ...
غضب کو چشم سر سے تو نہین مگر چشم روحی سے دیکھتا ہی اور آثار اُسکے بد اعتقادی و قساوت قلبی اور بزرگون کا احترام دل سے جاتا ...
اور بیرحمی و دنیا کی مال و دولت کی ہوس و محبت اور زندگی کا لالچ وغیرہ ہین اور اللہ تعالے نے اُسکے یقین کرنے کے لیے یہود ...
دو باتین اور لازم کر دین جو نظر آتی ہین تاکہ انھین سے اس بات پر جو نظر آنے کی چیز نہین ہی یقین کر لیا جاوے اور بیہر کیا جا ...
وہ دونون باتین ایک تو بادشاہت سے محرومی کہ کبھی کوئی یہودی بادشاہ نہ ہوگا اور دوم ذلت و مسکنت کہ جہان کہین یہودی ہو
وہ کیسا ہی مالدار ہو ذلیل صورت سے مسکنت پرستی ہوگی اور اسی کے ضمن مین تیسری بات یہ لازم کر دی کہ جو کوئی عیسی علیہ السلام
اتباع مین ہو خواہ حقیقت مین جیسے مسلمان اہل اسلام و خواہ برائے نام جیسے نصرانی ہین تو انھین دونون مین سے کسی کا ...
اور یہودی ہمیشہ محکوم ہونگے۔ یہان سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہودی پر یہ غضب و آفت اُسی وقت تک ہی کہ وہ یہودی رہے اگر ...
توبہ کرلے تو اس سے باہر ہو جائیگا اور اللہ تعالی نے توبہ کا دروازہ کسی کے واسطے بند نہین فرمایا ہی اور جو غضب مین پڑا ...
نہین رکھتا کہ بچ جاوے چنانچہ دونون باتون کو صریح ارشاد فرمایا بقولہ۔ **وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ**
غضب واجب و لازم ہوا تو وہ ہلاک ہوا یعنی برباد ہوا۔ زجاج رحمہ نے کہا یعنی ہاویہ جہنم کو گیا۔ ...

Marfat.com

ل طلحہ عن ابن عباس یعنی شقی ہو گیا - ابن یافع نے کہا جہنم کے بلند منارہ ستون سے گریگا اور چالیس
ت کے معنی مین اختلاف ہی ایک قول یہ کہ اسی برس کا ایک خریف ہوتا ہی اور بعضون نے ہزار پڑھا یا ہی واللہ
ت ہی مین ہی اللہ تعالیٰ اُسکو نہ دکھلاوے پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کے واسطے جو ہمیشہ کار ہوتا ہی دروازہ توبہ
وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ اور بے شبہہ مین بڑا غفار ہون
کے لیے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کام کیا نیک پھر راہ پکڑی واضح ہو کہ حق عز وجل کی صفت غفار ہی وہ ہمیشہ غفار ہی
صفت کا اثر اس شخص پر پڑیگا جو اس لائق بنے اور لائق کا بیان یہ ہی کہ تاب رجوع کیا - توبہ کی یعنی شرک و کفر سے پھر گیا - کذا
قال ابن عباس - یا جملہ گناہون سے ولیکن قول ابن عباس صحیح ہی کیونکہ شرک سے توبہ کرنا یہی ہی کہ الٰہی تو ہی وحدہ لاشریک ہی اور
تیرا رسول برحق ہی اور تیرا فرمان سچ اور مین شرک سے توبہ کرتا اور تیری طاعت پر عزم کرتا ہون پھر اگر کسی طاعت مین خطا ہوئی تو اس سے
توبہ کریگا اور جب ہی توبہ کرے اللہ تعالیٰ غفار ہی پس اُسنے شرک سے توبہ کی - وآمن - اور ایمان لایا یعنی توحید پر مطابق اُسکے جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا اور آپ کے لاکھون صحابہ رضی اللہ عنہم نے ملکون ملکون پہونچا دیا اور کروڑون تابعین نے
پایا اور یہی اہل السنۃ والجماعۃ ہین - وعمل صالحا - اور صالح عمل کیا یعنی جو عمل شرع مین صالح ہی - ابن عباس رضہ نے کہا یعنی
فرائض ادا کر دیئے - یہ صحیح ہی کہ اُسی قدر اُسکے لیے کافی ہی اور وہ جنت کے وارثون مین سے ایک متقی وارث ہوگا پھر اگر اُسکے ساتھ
نوافل وغیرہ طاعات بجا لاوے تو اور مالا مال رحمت کے بڑے بڑے مراتب عالیہ پائے اور آخرت غیر متناہی ہی - پھر قولہ ثم اہتدی -
پھر راہ پکڑی یعنی مرنے دم تک اُسی پر قائم رہا - کذا قال الزجاج وغیرہ - سعید بن جبیر رح نے فرمایا کہ اہتداء یہ ہی کہ سنت وجماعت پر لازم
رہا - وفی تفسیر الامام ابن کثیر رح اور علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس سے روایت کی ثم اہتدی یعنی پھر شک مین نہین پڑا - مترجم کہتا ہی کہ
شک کی صورت دو طرح سے ہوتی ہی ایک یہ کہ جو ایمان لایا ہی وہ مختلف واقعات مصائب و راحت کی وجہ سے اس ایمان کے حق ہونے
مین مشکوک نہ ہوا جیسے ابتداء اسلام مین عرب کے اعراب کا حال تھا کہ پہاڑ سے اگر مسلمان ہو جاتا جب پہاڑ پر یا اپنے گانون مین
واپس جاتا اور وہان اس سال کے اندر مال واولاد کی راہ سے بھلائی پاتا تو کہتا کہ واہ کیا اچھا دین ہی جسمین مین داخل ہوا ہون اور اگر
سال کے اندر کوئی برائی پاتا تو پھر جاتا یا شک مین پڑ جاتا اور دونون طرح سے آدمی کافر ہو جاتا ہی - اور دوسری طرح یہ ہی کہ آدمی علم رکھتا ہی اور
مسلمان ہوا پھر اُسنے چاہا کہ اپنے نفس پر دباو ڈالے اور احکام الٰہی بجا لاوے اور شیطان نے اگر اُسکے دل مین وساوس ڈالے کہ
طرح طرح کی عورتون سے جماع کے مزے حرام سمجھکر چھوڑتا ہی اور اس دین کی فلان بات ٹھیک نہین معلوم ہوتی کیونکہ اسکی تردید
کی دلیل موجود ہی اور فلان بات کے ثبوت پر کوئی دلیل نہین معلوم ہوتی ہی اور مانند اسکے دل ہی دل مین اُسکے طومار مقدمات وہمیہ کے
باندھی کہ اگر دلائل قائم کرکے رد کریگا ولیکن ہنوز وہ بالکل خام ہی اور ہنوز اُسکے عقل کے نور نے ظہور نہین پایا کیونکہ
دل تاریک کے پردے ہین تو ایسی حالت مین خواہ مخواہ مشکوک ہو جائیگا اور اگر وہ حسن صنعت الٰہی و معارف
اسلام و توحید ظاہر رہا ہی انھین خوبیون پر نظر رکھتا اور جان لیتا کہ ہنوز کسی آدمی نے آسمان کے احوال سے وقوف
کی راہ کسی نے اپنے مرگ کے انجام سے اطلاع نہ پائی حالانکہ خود اُسی پر واقع ہوتی ہی اور اس امر مین کیا
اس سے شیطان ہو جاتا اور وہ خود جان لیتا کہ طفل کو لیاقت اعلی علوم کی ابتداء طفولیت مین نہین حاصل

Marfat.com

دتی ہے اگر کوئی بیہودہ آدمی اسکا مشیر ہوا اور اُسنے اِس طفل کو تحصیل علوم کی شفقت سے روکا اور لہو
طفل کو اتنی لیاقت نہین ہے کہ اِس مرد نامعقول کی باتون کا جواب واقعی دے بلکہ اُسکی راہ یہی ہے کہ
اعتماد کرے اور راہ پر قائم رہے اور کسی شک مین نہ پڑے فافہم واللہ تعالے اعلم - پھر ابن کثیر
کہ قولہ ثم اہتدی یعنی سنت وجماعت پر مستقیم رہا یعنی سنت رسول جو جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم
کے جماعتی برتاو سے ظاہر ہے جسمین کچھ شک نہین ہوسکتا کہ اِسقدر جماعت عظیم سب جھوٹی ہون بلکہ یقین ہے کہ یہی رسول
کے عہد مبارک کا برتاو اعتقاد وعمل ہے اِسی پر قائم رہا اور لکھا کہ اِسی قول سعید رح کے مانند حضرت مجاہد وضحاک
سے مروی ہے - قتادہ رح نے کہا کہ اسلام پر لازم رہا یہانتک کہ مرگیا - اور شیخ نے کہا کہ کلمہ ثم یہان ترتیب خبری کے واسطے ہے
نہین کہ پہلے یون ہو پھر وہ سنت پر استقامت کرے بلکہ ہمیشہ استقامت پر رہے - مترجم کہتا ہے کہ حدیث صحیح مین ہے کہ جماعت
کی پیروی کرتے رہیو اور جو چٹک کر علیحدہ ہوگیا وہ جہنم مین گیا - اِس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اہل سنت وجماعت تو وہی
ہین جسپر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین وسلف صالحین رحمہم اللہ تعالے سب تھے اور رافضی وشیعہ یا خارجی ومعتزلہ وقدریہ وجہمیہ
وغیرہ کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک یا زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر وعمر فاروق وعثمان ذی النورین وعلی
کرار رضی اللہ عنہم مین نہ تھے سواے اسکے کہ خارجی لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آخر زمانہ مین پیدا ہوگئے ہین اور بعد آپ کے
پھر رافضی پیدا ہوے ہین پھر اور فرقہ تو یہ لوگ گروہ اعظم سے پھوٹ پھوٹ کر جہنم کو چلے جاتے ہین اعاذنا اللہ من ذلک - ف
سراج وغیرہ مین ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے نام پاک مین سے اور وصف مین سے بیان فرمایا کہ غافر ہے اور غفور ہے اور غفار ہے اور یہ بھی
فرمایا کہ صاحب غفران ہے اور صاحب مغفرت ہے اور کبھی بصیغہ ماضی وکبھی بصیغہ مستقبل وکبھی بصیغہ امر بیان فرمایا - پس وصف غافر
تو فی قولہ تعالے غافر الذنب - اور غفور فی قولہ تعالے وربک الغفور ذو الرحمۃ - اور وصف غفار جیسے یہان نحو قولہ وانی لغفار لمن تاب
اور صاحب غفران فی قولہ غفرانک ربنا والیک المصیر - اور صاحب مغفرت تو فی قولہ تعالے وان ربک لذو مغفرۃ للناس - اور تعبیر بصیغہ ماضی
تو فی قولہ تعالے فغفرنا لہ - یعنی داؤد علیہ السلام کے حق مین اور قولہ تعالی قال رب اغفرلی فغفرلہ انہ ہو الغفور الرحیم - بحق موسی علیہ السلام
تعبیر بصیغہ مستقبل فی قولہ تعالی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء - اور قولہ تعالے ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا - اور اعظم انمین سے وہ ہے جو
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر الآیہ - اور تاکید استغفار کے لیے تو فی قولہ تعالے
استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ - اور قولہ یستغفرون لمن فی الارض - اور قولہ یستغفرون للذین آمنوا - جب یہ معلوم ہوگیا تو یہان ایک لطیف
نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کے واسطے بھی تین نام ہین ظالم وظلوم وظلام - اور ظالم تو ظلم کرنے والا اپنی جان پر گناہ کے ساتھ اور ظلوم اس سے
بڑھکر اور ظلام اُس سے بھی بڑھکر ہے اور اسا اللہ تعالی کی رحمت پر بندہ نظر رکھے تو اللہ تعالے کے بھی انمین سے ہر ایک کے مقابل نام
ہین غافر وغفور وغفار - گویا اللہ تعالے نے رحمت سے تنبیہ کردی کہ اے بندے اگر تو میرا بندہ ہے پس اگر تو ظالم ہے تو مین غافر ہون
اگر تو اُس سے بڑھکر ظلوم ہوا تو مین بھی تیرے واسطے غفور رہون اور اگر تو اُس سے بڑھکر ظلام ہے تو مین غفار ہون
کہ اِس سے صغیرہ یا کبیرہ کوئی گناہ ہوجاوے تو فوراً اُس سے توبہ کرے پس کوئی گناہ اسکا وسیع نہین
ہے کیونکہ اُسکے ظلوم وظلام وغیرہ کے اوصاف بندہ کی وسعت کے ہین اور غفور وغفار شان ربوبیت

[illegible] ایمان میں ہو کیونکہ اللہ تعالے نے ایمان پر عمل صالح کو عطف کیا ہو اور
[illegible] عمل صالح جدا ہی۔ ف۔ فی العرائس قولہ تعالے وانی لغفار لمن تاب و
[illegible] کی اشتہاد تھی اور اُسنے حظوظ نفس میں اپنے آپ کو مبتلا کیا تو وہ غیب سے محجوب
[illegible] ہوا اور اللہ تعالے نے اُسکے قلب میں اخلاص ویقین دیکھا تو اُسکے لیے انوار حضرت
[illegible] فرماتا ہی پھر جب بالکلیہ اُسی کی طرف رجوع لایا تو اللہ تعالی غفار ہی وہ اِن سب گناہوں کو
[illegible] ہیں اور جو تقدیریں اُسپر جاری ہو چکی ہیں کیونکہ وہ راستہ کی نادانی سے معذور تھا پس
[illegible] ہو گیا۔ اور مومن وہ ہی کہ اللہ تعالی کی معرفت رکھتا ہو پس جس نے صالح عمل یہ کیا کہ ماسواے
[illegible] اُسنے اہتدی پایا یعنی اللہ تعالی کے واسطے ہو گیا تو وہ اللہ تعالی کی رحمت سے مغفور ہوگا اور اللہ تعالی
[illegible] ابن عطار رح نے فرمایا کہ قولہ تعالے انی لغفار لمن تاب۔ یعنی مخالفت کی راہ سے پھر آیا اور موافقت کی
[illegible] اللہ تعالے کے ہیں اُنکی تصدیق کی اور راہ سنت کی پیروی اختیار کی ثم اہتدی پھر اسی پر قائم ومستقیم رہا اور
[illegible] میں ڈھونڈھتا۔ پھر اللہ تعالی نے بعض وقائع بنو اسرائیل کی خبر دی جو اُنسے بعد ان آیات ومعجزات دیکھنے کے واقع ہوئے۔

وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ

اور کس چیز نے جلدی کرائی تجھے اپنی قوم سے اے موسیٰ بولا وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور میں جلدی آیا تیری طرف

رَبِّ لِتَرْضَىٰ ۝ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝

اے رب تاکہ تو راضی ہو فرمایا ہم نے تو بچلا دیا تیری قوم کو تیرے پیچھے اور بہکایا ان کو سامری نے

فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

پھر الٹا موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرا پچھتاتا کہا اے قوم کیا نہ وعدہ دیا تھا تمکو تمہارے رب نے

وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ

وعدہ اچھا کیا بہت دراز ہوئی تم پر مدت یا چاہا تم نے کہ اترے تم پر غضب

مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ۝ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا

تمہارے رب کا پھر تم نے خلاف کیا میرا وعدہ بولے ہم نے خلاف نہیں کیا تیرا وعدہ اپنے اختیار سے

وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝

لیکن اٹھوائے ہم سے بوجھ قوم کے گہنے سے سو ہم نے پھینک دیے پھر یہ نقشہ ڈالا سامری نے

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ۝

پھر نکال لایا ان کے واسطے بچھڑا ایک دھڑ جس میں گائے کی آواز پھر کہنے لگے یہ صاحب تمہارا اور صاحب موسیٰ کا سو وہ بھول گیا

ع ۱۲ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝

بھلا یہ نہیں دیکھتے کہ وہ نہیں پھر کر بولتا ان سے بات اور اختیار نہیں رکھتا انکے برے کا نہ بھلے کا

سراج مین اسکو اس واقعہ پر محمول کیا جب موسی علیہ السلام کو حکم ہوا تھا کہ اپنی قوم سے ستر آدمی [illegible]
چلے پھر موسی علیہ السلام جلدی کرکے کوہ پر آگے بڑھ گئے بوجہ شوق وحصول رضاے الہی کے تو [illegible]
سے آگے کیون بڑھ آیا۔ اور مترجم کہتا ہے کہ یہ واقعہ ستر آدمیون کا تو اکثر مفسرین کے نزدیک [illegible]
کے لیے ساتھ گئے تھے اور یہان تو ظاہر یہ ہے کہ قوم سے کل بنو اسرائیل مراد ہین چنانچہ شیخ ابن کثیر [illegible]
بنو اسرائیل کو لیکر جانب طور روانہ ہوے اور راہ مین ایک قوم پر گذر ہوا جو اپنے بتون پر عکوف کیے [illegible]
شکل گاے کے مانند تھی تو بنو اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے لیے بھی ایک ایسا الہ بنا دے [illegible]
اجعل لنا الٰہا کما لہم آلہۃ قال انکم قوم تجہلون ان ہولاء متبر ما ہم فیہ وباطل ما کانوا یعملون۔ پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو [illegible]
وعدہ دیا کہ توریت عطا فرماویگا جو بنو اسرائیل کے لیے انکے دین وشریعت کے واسطے مفصل حکم ہوا اور [illegible]
چالیس رات سے میقات پوری کی ان ایام مین انھون نے دن ورات روزہ رکھا اور سابق مین حدیث الفتون مین [illegible]
ہے پس موسی علیہ السلام بمبادرت وجلدی کرکے جانب طور روانہ ہوے اور بنو اسرائیل پر اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو خلیفہ [illegible]
انکو آہستہ آہستہ منزل بمنزل لاکر قریب طور کے اتارین جب موسی علیہ السلام نے تیس رات پوری کین تو رب عزوجل [illegible]
کرنے سے انکار فرمایا اور دس روز اور بڑھائے تو چالیس رات کی میقات پوری کی اور میقات پر حاضر ہوے پس اللہ تعالی نے [illegible]
وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ اور کس چیز نے تجھے عجلت مین ڈالا اپنی قوم سے اے موسی قَالَ هُمْ
أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي موسی نے عرض کیا کہ وے لوگ یہ ہین میرے نشان قدم پر یعنی میرے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین قریب [illegible]
آتے ہونگے۔ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ اور مین نے جلدی کی تیری طرف اے میرے رب تا کہ تو راضی ہو [illegible]
تیری رضامندی اور زیادہ ہو۔ کیونکہ حکم کی فرمان برداری مین مسارعت (جلدی ۱۲) کرنا مستوجب رضوان ہے [illegible] سعید بن منصور [illegible] ابی حاتم
نے عمرو بن میمون کے طریق سے ایک صحابی سے روایت کی کہ موسی علیہ السلام جلدی کرکے رب عزوجل [illegible]
نے عرش کے سایہ مین ایک مرد کو دیکھا تو تعجب کیا اور عرض کیا کہ اے پروردگار یہ کون ہے ارشاد ہوا [illegible]
مین تجھے اسکی تین خصلتون سے آگاہ فرماتا ہون یہ حسد نہین کرتا لوگون پر جو اللہ تعالی نے انکو اپنے فضل سے دیا اور [illegible]
نہین کرتا اور چغلی نہین کھاتا پھرتا۔ وقد رواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان۔ تفسیر کبیر وسراج وغیرہ مین [illegible]
قابل ہین۔ اول یہ کہ قولہ ما اعجلک۔ استفہام ہے اور اللہ تعالی کی طرف سے استفہام بمعنی طلب فہم [illegible]
جواب دیا گیا کہ یہ استفہام حقیقی نہین ہے بلکہ صورت مین استفہام ہے۔ امام راغب رح نے لکھا کہ یہ استفہام [illegible]
یہ جاننے کی خواہش سے نہین ہوتا ہے بلکہ اسکا مقصود یا تو مخاطب کو تنبیہ ہوتی ہے یا اسکو خاموش کرنا [illegible]
ظاہر یہ ہے کہ یہ مجاز نہین ہے بلکہ مخاطب کو سمجھانے کے لیے ہے جیسے شاگرد کہتا ہے [illegible]
ہو جاوے۔ دوم یہ کہ موسی علیہ السلام کی تعجیل مین دو باتین ہو سکتی ہین ایک یہ کہ آگے چلے جانے [illegible]
پس اگر ممانعت ہوتی تو آگے جانا معصیت ہوتا اور انبیاء علیہم السلام سے یہ نہین [illegible]
انکار بمانند عتاب ہوا۔ جواب دیا گیا کہ ظاہر یہ ہے کہ موسی علیہ السلام نے اس بارہ مین ممانعت [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور اس [illegible] سے انکار ہوا اور اسی پر دلالت کرتا ہے قولہ رب لترضی
[illegible] موسی علیہ السلام نے عجلت کی حالانکہ عجلت کی مذمت وارد ہوئی ہے
[illegible] میں جب کہ وجہ صحیح ہو تو جلدی کرنا محمود ہے کما قال تعالےٰ سارعوا الی مغفرة
[illegible] حاصل کرنے کی طرف - مترجم کہتا ہے کہ اصح یہ ہے کہ عجلت کے دو معنی آتے ہیں ایک یہ کہ
[illegible] واسطے اسکے مقابل میں بولا جاتا ہے پس جس شخص کو کسی کام کا حکم دیا گیا اور اُسنے تاخیر کی
[illegible] ہو گیا تو اُسپر صادق آیا کہ اُسنے جلدی کی اگرچہ کام اُسی وقت میں کیا جو وقت اس کام
[illegible] مغفرة الآیہ میں یہی کہ عمر برباد مت کرو بلکہ فرصت گم ہونے سے پہلے اپنی نیکیاں کماؤ جیسے قولہ
[illegible] نیکیوں میں جلدی کرتے تھے یعنی وقت عمر کا برباد نہیں کرتے تھے - اور دوم معنی یہ کہ تھوڑے وقت
[illegible] جسقدر وقت میں کام ہوتا اسمیں تاخیر کرکے بغیر پوری نظر و غور کے اس کام میں جلد بازی کرنا اور
[illegible] جمعہ کی نماز کو جاتا ہو اور خطبہ شروع ہو جانے یا کسی رکن کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو کیونکہ اُسنے وقت ضائع
[illegible] جلدی نہ کرنا چاہیے فافہم واللہ تعالیٰ اعلم - امر چہارم یہ کہ قولہ لترضی - تاکہ تو راضی ہو یہ دلالت کرتا ہے کہ راضی نہ تھا تو
[illegible] حاصل کرنے کو یہ کام کیا حالانکہ انبیاء علیہ السلام کے حق میں یہ ممنوع ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنسے راضی نہ ہو کیونکہ راضی نہ ہو گا
[illegible] ہو سکتا ہے جواب دیا گیا کہ مراد یہ ہے کہ رضامندی کی زیادتی ہو جیسا کہ شیخ ابن کثیر رح نے تصریح کر دی ہے یا مراد یہ کہ دوام
[illegible] رضامندی اگرچہ اُنکے لیے حاصل ہونا چاہیے ہے لیکن خوف الٰہی کے معنی یہی ہیں کہ ہمیشہ اُسکی عظمت و جلال
[illegible] اللہ تعالےٰ غنی حمید ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ اگر تمام لوگ سب کے سب ایک سب سے بدتر شقی قلب پر ہو جاویں
[illegible] میں کچھ بھی کمی نہ ہو اور اگر سب کے سب ایک سب سے اعلیٰ سعید قلب پر ہو جاویں تو اُسکی مملکت میں کچھ
[illegible] السلام جسقدر زیادہ معرفت رکھتے ہیں اُسی قدر زیادہ خوف رکھتے ہیں - امر پنجم قولہ وعجلت الیک - اور میں نے
[illegible] کیا اللہ تعالیٰ کے واسطے کوئی طرف ہے اور نیز حرف الی انتہائے غایت کے واسطے آتا ہے یعنی انتہا میری تیرے پاس
[illegible] ہوئی حالانکہ اللہ تعالےٰ ان سب سے پاک ہے - جواب دیا گیا کہ ہم لوگ سب متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ
[illegible] سے پاک ہے اور صورتیکہ وہ پہاڑ میں نہ تھا تو صاف ظاہر ہے کہ مراد میقات ہے یعنی میں اپنی میقات
[illegible] یعنی عجلت الی وعدک تیرے مقام موعود پر میں سب سے آگے ہو کر پہونچ گیا - امر ششم یہ کہ قولہ
[illegible] پوچھا گیا کہ تو نے کس سبب سے عجلت کی اور موسی علیہ السلام نے جواب میں کہا کہ ہم
[illegible] تھا کہ رب لترضی - یعنی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے میں نے جلدی کی پھر اُسکو موخر
[illegible] دو باتیں ہیں ایک تو عجلت پر انکار دوسرے قوم سے مقدم ہونے کا سبب - پس موسی علیہ السلام
[illegible] رب لترضی کیونکہ یہی دونوں باتوں میں سے زیادہ قابل اہتمام تھی - کذا قال الخطیب
[illegible] اعجلک عن قومک - یہ سوال ہے سبب عجلت سے مگر اُسکے ضمن میں عجلت سے بھی انکار
[illegible] قوم سے عجلت کرکے اُنکو چھوڑ دیا اور ایک طرح کا وہم تکبر آگے چلے آنے میں ظاہر کیا

[illegible] صدیقی کتب خانہ [illegible] لاہور

اسی واسطے موسی علیہ السلام نے دونون باتون کا جواب عرض کیا اور پہلے انکار کا جواب مقدم کیا
یعنی وے لوگ میرے نشان قدم پر ہین یعنی ہین اُنسے صرف چند قدم آگے چلا آیا ہون کہ ساتھ چلنے والے [illegible]
ہو جاتے ہین اور اِس سے باہم طول نہین ہوتا ہی - مترجم کہتا ہی کہ بالجملہ اِس جواب مین [illegible]
کا تقدم ظاہر کیا تو موسی علیہ السلام کی طرف سے یہ جواب کہ مین مقدم نہین ہوا صرف چند قدم [illegible]
اور خلاف ادب ہی بلکہ ظاہر یہ ہی کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے انکی قوم کا حال پوچھا اگر اِسطرح [illegible]
تاکہ موسی علیہ السلام قوم کا حال اپنے علم پر بیان کرین کہ وے لوگ یہ کیا میرے نشان قدم پر ہین حالانکہ وے [illegible]
بھی ہو گئے تھے چنانچہ جب موسی علیہ السلام نے یہ جواب دیا تو - قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ
تیری قوم کو تیرے بعد فتنہ مین ڈالدیا یعنی تیرے انہین سے نکلنے کے بعد ہم نے انکو گوسالہ کی عبادت مین مبتلا کر دیا - اور [illegible]
ہارون علیہ السلام کی خلافت مین اور سب گوسالہ پرستی مین مبتلا ہوے سواے بارہ ہزار کے - وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ
گمراہ کیا انکو سامری نے - یعنی اللہ تعالی نے انکو فتنہ مین مبتلا کیا اور ظاہری واسطہ گمراہی کا سامری ہوا کہ اُسنے گوسالہ نکالا اور [illegible]
پر بنواسرائیل کو آمادہ کیا - اگر کہا جاوے کہ قولہ تعالے من بعدک متعلق فتنا کے ساتھ ہی یعنی تیرے بعد ہم نے انکو فتنہ مین ڈالا
یہ خطاب موسی علیہ السلام کو بقول مورخین اُسوقت ہوا جب وہ اول ہی کوہ طور پر حاضر ہوے ہین پھر انکو چالیس رات کے روزے [illegible]
حاضر ہونے کا حکم ہوا ہی اور یہ بھی روایت ہی کہ موسی علیہ السلام کے جانے کے بعد بیس روز تک بنواسرائیل نے گوسالہ نہین پوجا اور بیس
کے رات و دن کو ملاکر چالیس روز قرار دیکر پھر زعم کیا کہ موسی علیہ السلام کا وعدہ گذر گیا ہی تب گوسالہ پوجا ہی - جواب اسکا بیضاوی رح
کے کلام سے دو طرح پر ظاہر ہوتا ہی اول یہ کہ قران مجید سے یہ کچھ ظاہر نہین ہوتا کہ خطاب مذکور موسی علیہ السلام سے اول ہوا ہی پھر [illegible]
چالیس رات پوری کر کے تب توریت لیکر آئے ہین - اور نہ یہ ظاہر ہوتا ہی کہ بنواسرائیل بعد موسی علیہ السلام کے بیس روز تک دین پر
قائم رہے ہین - اور اگر مان لیا جاوے کہ ایسا ہی ہوا ہی تو اللہ تعالی نے جو فرمایا کہ ہم نے تیرے بعد تیری قوم کو فتنہ مین ڈالدیا وہ [illegible]
اسلئے کہ اب ایسا واقع ہوگا کیونکہ اصل کسی چیز کا واقع ہونا یہی ہی کہ اللہ تعالے کے علم مین اور مشیت مین وہ واقع ہوئی ہو [illegible]
ہو چکی تو صیغہ فتنا ماضی صادق ہی - مترجم کہتا ہی کہ بعضے روایات اِس امر کی تو پائی جاتی ہین کہ بنواسرائیل نے جو تیس عشرہ مین گوسالہ پوجا ہی [illegible]
کا موسی سے وعدہ کیا تھا اور وہان انکو چالیس رات لگین ولیکن یہ خطاب تو موسیٰ کے ساتھ اُسی وقت ہوا ہی جب چالیس رات [illegible]
اور اُسوقت بنواسرائیل فتنہ مین مبتلا ہو چکے تھے - فافہم واللہ تعالی اعلم - پھر بیضاوی وغیرہ نے لکھا کہ سامری ایک شخص [illegible]
فرقہ مین سے تھا جسکو سامرہ کہتے تھے اور بعضے کہا وہ کرمان کا ایک عجمی کافر تھا جو مصر مین آکر بنواسرائیل مین [illegible]
تھا اور اُسکا نام موسی بن ظفر تھا یعنی حضرت موسی بن عمران کے ہمنام تھا اور وہ مرد منافق تھا [illegible]
ہی کہ باجرما قریب مصر کے ہی اور طیبی رح نے کہا کہ موصل کے قریب گانون ہی - واللہ اعلم - پھر ان لوگون نے [illegible]
اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ اسرائیلیون کی کتابون مین ہی کہ نام اسکا حضرت ہارون علیہ السلام [illegible]
اِس درمیان مین اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے واسطے توریت دی اور [illegible]
لہ فی الالواح من کل شیء موعظۃ الآیۃ اور اِس آیت مین بیان ہی کہ اسکو لیکر [illegible] اپنی قوم کو [illegible]

[illegible] معاف ہونا علم الٰہی مین تھا اور ان لوگون نے اسکو بھی اپنے اد
[illegible] راستہ مین ایک قوم بت پرست کو دیکھکر جب اپنے لیے اُنکے مثل الٰہ یعنی معبود
[illegible] کا بت بناؤن تو یہ لوگ جلدی سے مطیع ہوجاوینگے اور وہ گویا موسی علیہ السلام
[illegible] صاحب ہی آپ طور پر گئے تو اُسنے بنو اسرائیل کے واسطے گوسالہ تیار کر دیا۔ **فَرَجَعَ**
[illegible] دس روز ذی الحجہ کے پورے کرنے کے بعد اور توریت لینے کے بعد لوٹے **اِلٰی قَوْمِهٖ**
[illegible] علیہ السلام لوٹ کر قریب آسئے تو آوازین مخلوط سننے مین آئین تو لوگون سے کہا کہ یہ تو اواز فتنہ
[illegible] کے گرد ناچے اور آوازین بلند کرتے تھے جب گوسالہ مین سے آواز نکلتی تو یہ بھی ناچتے اور گاتے تھے یا
[illegible] امام قرطبی رح نے اپنی تفسیر مین لکھا ہو کہ امام ابو بکر طرطوسی سے پوچھا گیا کہ ایک جماعت ہو کہ وسے مجتمع
[illegible] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بہت کرتے ہین اور وہان بعضے طبل وغیرہ پر چوب مارتے ہین اور اہل جماعت
[illegible] اور وجد مین رقص کرتے ہین یہانتک کہ بیہوش ہوکر گر پڑتے ہین پھر کچھ شیرینی وغیرہ حاضر کیجاتی ہو اور فاتحہ کے بعد کھانے
[illegible] حاضر ہونا جائز ہو یا نہین تو امام طرطوسی رح نے جواب دیا کہ یرحمک اللہ صوفیون کا مذہب بطالت وجہالت
[illegible] اور اسلام تو صرف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور رہا یہ ناچنا وجد کرنا تو پہلے پہل اُسکو سامری والون
[illegible] جب سامری نے اُنکے واسطے عجل جسد بنایا کما قال تعالی فاخرج لہم عجلا جسدا لہ خوار۔ تو ان لوگون نے اُسکے گرد قیام کیا
[illegible] عمل کافرون کا دین اور گوسالہ پرستون کی سنت ہو اور رہا طبل تو اُسکو پہلے پہل زندیقون نے بنایا تھا تاکہ اُسکے
[illegible] کو کتاب اللہ سے پھیرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآپ کے صحابہ کی مجلس شریف تو بس ایسے وقار کی تھی جیسے
[illegible] سلطان واُسکے نائبون کو چاہیے کہ ایسے لوگون کو مساجد وغیرہ مین حاضر ہونے سے منع کرے اور حلال نہین کسی کو
[illegible] اللہ تعالی اور روز قیامت پر کہ اُنکے ساتھ حاضر ہو یا اُنکے باطل پر اُنکی اعانت کرے اور یہی مذہب امام مالک وامام ابو حنیفہ
[illegible] شافعی وامام احمد رحمہم اللہ [illegible] مسلمین کا ہو۔ انتہی مترجما نقلا عن الفتح۔ مترجم کہتا ہو کہ ایسی ہی حرمت دیگر مشائخ سے فتاوائے عالمگیری
[illegible] الحاصل موسی علیہ السلام لوٹے اپنی قوم کی طرف۔ **غَضْبَانَ اَسِفًا** ۔ غضب مین بھرے ہوے آسف۔ اور
[illegible] کہتے ہین کذا قال ابن کثیر رح اور لکھا کہ مجاہد رح نے کہا یعنی گھبرائے ہوے اور قتادہ وسدی نے کہا یعنی غضبناک
[illegible] ابن کثیر رح نے لکھا کیونکہ موسی علیہ السلام تو اُنکے واسطے استقدر اہتمام مین تھے کہ توریت لائے جسمین اُنکی شریعت
[illegible] ایسے قوم تھے کہ اُنھون نے اللہ تعالی کے سواے ایسی بیہودہ چیز کی پرستش کی کہ جسکو ذرا بھی عقل ہو
[illegible] رازی رح نے کبیر مین کہا کہ اگر کہا جاوے کہ کیسے اسطرح چھ لاکھ آدمی عاقل بالغ ایکبار گی دین
[illegible] دیا جاوے کہ یہ کچھ بعید نہین ایسے احمقون سے جنھون نے معجزات باہرات کے بعد مانند ایک
[illegible] کی تھی۔ **قَالَ** ۔ موسی نے کہا۔ **يٰقَوْمِ** ۔ اے قوم یعنی بطور استعطاف کے جس سے
[illegible] ہوے تو اُنکو جھڑکنا شروع کیا بقولہ **اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ** کیا نہین وعدہ دیا تمکو تمھارے
[illegible] اپنے احسان سے جنمین اُسنے کیا تم کو نہین وعدہ دیا۔ **وَعْدًا حَسَنًا** ۔ وعدہ خوب

استفہام انکاری ملامت کے لیے ہے اور وعدہ خوب سے کیا مراد ہے بیضاوی رح نے لکھا کہ توریت مراد
یعنی مین آپ کو لینے گیا تھا۔ بعض نے لکھا یعنی وعدہ جنت اگر موسیٰ علیہ السلام کی طاعت پر قائم رہیں
مین بزبان موسیٰ انکو سنا دیگا تاکہ اسپر عمل کرین اور مستحق ثواب ہون اور توریت مین ہزار سورتین
اس سے بہتر اور کیا وعدہ ہوگا کذا فی المدارک للنسفی رح۔ اقول ظاہر یہ ہے کہ اگر روایت یہ صحیح ہو تو
کہ طاعت پر استقامت رکھین تو سطح مفصل توریت ملیگی ورنہ جب قائم نہ رہے تو پھر مختصر عنایت ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم
وعدہ نصرت و فتح شام ہے و بقولے مراد اس سے وہ ہے جو قولہ تعالے وانی لغفار لمن تاب وآمن الآیہ مین ہے۔ اقول
نے لکھا کہ تم کو کیا نہین وعدہ دیا تھا میری زبان پر ہر ایک خوبی کا دنیا و آخرت مین اور انجام کی بہتری کا جیسا کہ آجتک
کر آئے تمہارے دشمن پر تمکو کیسی فتح دی کہ ایک دم سے سب کو ہلاک کر دیا اور ایسے طور پر ہلاک کیا کہ فرعون کے دعویٰ ربوبیت
نہ رہا اور تم مین سے کسی کو ہاتھ بھی ہلانا نہ پڑا اور مانند اسکے نعمتہاے الٰہی تعالیٰ تمکو پہونچین۔ **اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ**
عہد دراز ہوگیا یعنی زمانہ اس عہد کا بہت دور گذرا کہ تم بھول گئے۔ ابھی تو مین نے تم کو چھوڑا ہے اور زمانہ دراز گذرنے پر اکثر رذیل
لوگ عہد توڑ دیتے ہین اور شریف و عاقل اسوقت بھی قائم رہتے ہین کما قال ابو العلاء احمد بن سلیمان المعری ؎ لا انسینک ان
الزمان بنا و کم حبیب تمادی عہدہ فنسی ٭ یعنی مین تو تجھے نہ بھولونگا چاہے کتنی ہی مدت گذر جاوے اور ہوتا ہے کہ بعض عاشق
فراق گذرنے سے بھول جاتے ہین۔ ملخص اور اشارت ہے کہ عمر قلیل مدت فراموشی نہین ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم بندون پر رحم کرے
اور ہمیشہ یاد مین توفیق عطا فرماوے آمین۔ بالجملہ مفارقت کی کچھ مدت بھی تو نہین گذری کہ خیر رذیل خصلت ہی پر کہا جاتا کہ تم فراموش کر گئے
نہ شریف خصلت پر یہ حرکت تمہاری بنتی ہے اور نہ رذیل خصلت پر۔ **اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ**
یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر واجب و لازم ہوجاوے یا نازل ہوجاوے ایک غضب تمہارے رب کیطرف سے۔ ایک غضب اسواسطے کہ سب پورا غضب تو کافرون
پر قیامت مین ہوگا اور دنیا مین پورا غضب کفر پر ایسا عذاب آتا جس سے سب کے سب ہلاک ہوجاوین جیسے قوم لوط و ہود و صالح وغیرہ
عذاب آیا تھا نعوذ باللہ من ذلک۔ اور معنی یہ ہین کہ کیا تم نے اپنے ہاتھون خوشی خاطر یہ چاہا کہ تم پر ایک طرح کا اللہ تعالیٰ کا غضب آوے
کہ تم نے اس صورت گوسالہ کو پوجا۔ حاصل یہ کہ یہ دونون باتین نہین ہوئین اول تو ظاہر ہے کہ زمانہ کہان دراز گذرا صرف چالیس روز
اور دوسری بات بھی ظاہر ہے کہ جسکو ذرا بھی سمجھ ہوگی وہ کبھی غضب الٰہی کا ارادہ نہ کریگا کہ اسپر لازم ہو یا آوے۔ امام ابن کثیر رح نے
قولہ ام۔ یہان ام بمعنی بل ہے یعنی اول کلام سے عدول کر کے دوسری طرح گفتگو کی اور معنی یہ ہوے کہ تمہارا فعل شریف یا رذیل کی خصلت
نہین ہے تو وہ کوئی بات تو ہے نہین کہ وعدہ خوب نہ ہوا ہو یا زمانہ دراز گذرا ہو بلکہ یہ بات ہے کہ تم نے چاہا کہ ایک طرح کا غضب تمہارے رب
کی طرف سے نازل ہو جب تم نے یہ گوسالہ پرستی کی حرکت کی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا **فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ** پس تم نے خلاف کیا
میرا موعد۔ یہان موعد مصدر مضاف بمفعول ہے یعنی جو وعدہ تم نے مجھے دیا تھا کہ کوہ طور سے آپکے واپس آنے تک
طاعت پر قائم رہینگے۔ بعض نے کہا کہ یہ وعدہ کہ آپ کے پیچھے پیچھے ہم بھی کوہ طور کے دامن مین آ جاوینگے اور
وہین پڑے رہے کما فی قولہ لن نبرح علیہ عاکفین حتی یرجع الینا موسیٰ۔ ہم ہمیشہ اسی گوسالہ پر معتکف رہینگے یہانتک کہ موسیٰ
پاس واپس آوین۔ اس کلام مین اگرچہ مقصود اصلی یہی ہے کہ گوسالہ پرستی نہ چھوڑینگے ولیکن

Marfat.com

[illegible] عت بین ہین۔ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ
[illegible] سے یعنی اپنی قدرت و اختیار سے۔ کذا قال ابن کثیر رح یعنی ہم اپنی وعدہ خلافی
[illegible] ہمارا کام چھوڑدیا جاتا اور سامری ہمارے واسطے یہ دام تزویر نہ پھیلاتا
[illegible] بیضاوی وغیرہ۔ یعنی جس نے ہکو فریب مین پھنساکر اپنے قابو مین لے لیا وہی گویا ہمارے
[illegible] اپنے ملک سے وعدہ خلاف نہین کیا۔ اور یہان یہ غور کرنا چاہیے کہ جواب دینے والا
[illegible] ان لوگون نے یہ جواب دیا جو گوسالہ پرستی مین شریک نہ تھے مگر معنی یہ ہونگے کہ جن لوگون نے گوسالہ
[illegible] ہی ہوگیا کہ ہم انکو منع نہ کرسکے اور نہ ہم انکو چھوڑ سکے بخوف اِسکے کہ چھوڑنے اور پھوٹ ڈالنے
[illegible] مترجم کہتا ہو کہ یہ عذر تو اس بات کا ہو کہ تم لوگون نے امر بالمعروف کیون پورا نہین کیا کیونکہ مومن
[illegible] ون کو معاصی مین مبتلا دیکھے تو انکو منع کرے ہاتھ سے اور نہ ہو سکے تو زبان سے اور یہ بھی نہ ہوسکے تو دل سے
[illegible] چھوڑدے اور حضرت ہارون علیہ السلام نے یہی عذر بیان فرمایا تھا کہ خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل
[illegible] ڈرا تھا کہ آپ یہ کہینگے کہ تم نے بنو اسرائیل مین پھوٹ ڈالدی اور میری نصیحت اتفاق پیدا کرنے کا لحاظ
[illegible] کلام انکی طرف سے ٹھیک نہین بنتا ہو سوا اسکے کہ یون کہا جاوے کہ ان نیکون نے جو خود گوسالہ
[illegible] اپنے لوگون کی خطاؤن کو بھی اپنی طرف نسبت کرلیا۔ اور احتمال دوم یہ کہ جواب مذکور ان لوگون کی طرف سے ہی جنھون
[illegible] تھا اور معنی یہ ہین کہ دوسرے شخص نے ہمارے دلون مین ایک بات ناحق ایسی جمادی کہ ہم اپنے اختیار سے باہر ہوگئے تو
[illegible] وعدہ اپنے ملک سے خلاف نہین کیا۔ کذا فی تفسیر الکبیر وغیرہ۔ مترجم کہتا ہی یہی احتمال دوم گویا متعین ہو اور احتمال
[illegible] ہو اور مین نے اسواسطے ذکر کردیا کہ یہان ایک سوال وارد ہوتا ہو کہ حضرت ہارون علیہ السلام اور آنکے ساتھ والون
[illegible] پرستون کا ساتھ کیون نہین چھوڑا جو بمقتضائے امر معروف لازم تھا۔ اِسکا جواب معلوم ہوگیا بلکہ ظاہر جواب یہ ہو کہ اُسوقت
[illegible] نزول نہین ہوا تھا تو امر معروف کا حکم مصرح نہین تھا۔ اور واضح ہو کہ یہان سے نبو اسرائیل کی ایک خاصیت ظاہر ہوتی ہو
[illegible] سب کے سب ایکبارگی دین توحید سے پھر کر گوسالہ پوجنے لگے اور وے چھ لاکھ تھے سوائے معدودے چند بارہ ہزار کے
[illegible] السلام آئے اور آتے ہی غضبناک ہوکر بھائی سے پھر ان گوسالہ پرستون سے کلام کیا تو سب گوسالہ پوجنے والے
[illegible] صورت سے پھر گئے اور نہایت عجز سے عذر کرنے لگے اور اس سے ایک موسی علیہ السلام کا غلبہ و ہیبت ظاہر ہی
[illegible] العجل من بعد ما جاءتهم البينات فعفونا عن ذلك وآتينا موسى سلطانا مبينا۔ پس موسی علیہ السلام کا سلطان
[illegible] تعالی بملکنا۔ مین تین قراءات ہین یعنی ملک بالفتح و بالضم و بالکسر۔ اور بیضاوی رح نے کہا کہ یہ مصدر اصل
[illegible] ہی۔ پھر امام عاصم و نافع نے بالفتح پڑھا ہی اور مترجم کہتا ہو کہ ہمارے یہان یہی قراءت حفص رح کی ہو
[illegible] اماموں کی قراءت بالکسر ہو۔ وکذا فی السراج وغیرہ اور قراءت بالکسر کو ابو عبید اور ابو حاتم لغوی
[illegible] اور مترجم کہتا ہو کہ فصاحت مین کسی قراءت کے کلام نہین ہو ہان افصح ہوسکتی ہو اور شاید یہی مراد
[illegible] یعنی ہم نے آپکا وعدہ خلاف نہین کیا اپنے امر سے۔ قتادہ رح نے کہا اپنی طاقت سے

Marfat.com

اور یہی سدی رحہ نے کہا - اور شیخ ابن کثیر رحہ نے کہا یعنی اپنے اختیار سے - کیونکہ جب آدمی فتنہ مین پڑجاتا [illegible]
اور ملک بالضم کی قرارت حمزہ وکسائی پر بمعنی بملکنا کے بسلطاننا ہین یعنی قدرت وقابو - اور یہی حسن [illegible]
جو ندکور ہوا اسی طرف راجع ہی اور معنی یہ کہ یہ نہین تھا کہ ہمارا قابو ہو پھر ہم نے آپ کا وعدہ خلاف کیا [illegible]
مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ اوزار بمعنی اثقال جمع وزر بمعنی ثقل یعنی بوجھ اور گناہ کو بھی وزر کہتے ہین قال [illegible]
اور زینۃ زیور - اور قوم سے مراد قوم فرعون - پھر حملنا تحمیل سے بضم الحار وتشدید المیم المکسورہ - یہ قرارت [illegible]
رحمہم اللہ کی ہی اور حملنا بفتحتین بدون تشدید میم کے قرارت ابوعمرو اور شعبہ وحمزہ وکسائی ہی اور اسی کو ابو عبید [illegible]
کیا اس دلیل سے کہ حملنا بقرارت اول یعنی بتشدید میم کے معنی ہین ہم لدائے گئے - اور قرارت دوم کے معنی ہم نے لادے [illegible]
کیونکہ وسے لوگ اپنے اختیار سے یہ اسباب ساتھ لادلائے تھے اور کچھ زبردستی انپر لادے نہین گئے تھے کیونکہ انھون نے [illegible]
ہونے کے وقت قبطیون سے مستعار لیے تھے اور قبطیون کو وہم دلایا تھا کہ اپنے عید کے یا شادی کے واسطے جمع ہوتے ہین [illegible]
وے اپنے ملک مین کر لینے کے واسطے نہین لائے تھے بلکہ قبطیون کے دل سے وہم دلانے کی غرض سے انکو لینا پڑا تھا یا اسوجہ سے [illegible]
نے حکم دیا تھا تاکہ قبطی ان زیورون کے لالچ سے خواہ مخواہ پیچھا کرین بہرحال یہ زیورات انپر لدائے گئے نہ انکہ وسے اپنی ملکیت [illegible]
لادلائے پس اصح قرارت تشدید ہوگی اور اولی یہ ہی کہ جب یہ دونون قرارت سبعیہ ہین تو ایسی ترجیحات کا درپے ہونا بیہودہ [illegible]
دونون قرارت بہتر ہین - بالجملہ جب انھون نے موسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم نے اپنے اختیار وقدرت سے آپکے ساتھ وعدہ خلافی
نہین کی تو عذر بیان کرنا شروع کیا کہ ولیکن بات یہ ہوئی کہ ہم لوگ لدائے گئے یا ہم لادلائے تھے بوجہ قوم فرعون کے زیورات مین سے یعنی جو
زیورات کہ ہم نے قبطیون سے مستعار لیے تھے جب ہم نے مصر سے نکلنے کا ارادہ کیا تھا اور نام یہ کیا تھا کہ شادی کے لیے ہم کو چاہیے ہین - اور
کہا گیا کہ بنو اسرائیل نے اپنے ایک عید کے واسطے جو انمین ہوا کرتی تھی قبطیون کی عورتون و مردون سے انکے زیورات وآرایش کی چیزین
مستعار لی تھین پھر نکلتے وقت ان لوگون کو واپس نہین دیے اس خوف سے کہ قبطی واقف نہ ہوجاوین - اور کہا گیا کہ یہ زیورات وآرایش
وہ ہین جو فرعون ولشکر کے غرق ہونے کے بعد سمندر نے کنارہ پر نکال کر ڈالدیے تھے اور بنو اسرائیل نے انکے ہتھیارون کو [illegible]
ہتھیار بنائے اور باقی زیورات اپنی آرایش وزینت کے سامان باندھکر لادلائے تھے - پھر یہ جو انھون نے کہا حملنا اوزارا [illegible] زینت
کے سامانون کو اوزار کہا یہ شاید اسوجہ سے کہ وہ آثام تھے آثام جمع اثم بمعنی گناہ اور گناہ اسوجہ سے تھے کہ اموال غنیمت [illegible] حلال
نہین کیے گئے تھے یا اسوجہ سے کہ انکو اوزار کہا بنو اسرائیل اس وقت فرعون کی عملداری مین امان حاصل کرکے رہتے تھے اور [illegible]
قوم اگرچہ حربی کافر تھے ولیکن جو شخص کہ حربیون کافرون کی عملداری مین امان کے عقد پر رہتا ہو اسکو یہ حلال نہین ہی کہ [illegible]
لے لیوے - کذا فی البیضاوی - اور مترجم کہتا ہی کہ یہ ایک نکتہ ذکر کیا ورنہ اوزار بمعنی لغوی اثقال یعنی بوجھ ہین [illegible]
قوم فرعون کی اشیاے زینت مین سے بوجھ لادلائے تھے اور واضح ہو کہ اموال غنیمت سابق انبیاء علیہم السلام [illegible]
نہین تھے یہ کرم الہی عزوجل مخصوص اسی امت مرحومہ کے ساتھ ہی اور اگلی امتون مین [illegible] جہاد مشروع [illegible]
کی شریعت مین دو ہزار برس تک زمانہ عیسی علیہ السلام تک برابر مشروع ومامور رہا [illegible] عیسی [illegible]
تو انمین اموال غنیمت کا حکم بعد نزول توریت کے یہ ہوا کہ تمام اموال غنیمت حربیون سے لیکر [illegible]

[illegible] پاس ہو وہ اسکو لاکر اس گڈھے مین ڈالدے فَقَذَفْنٰهَا
[illegible] علیہ السلام طور کو روانہ ہوے تو دو عشرہ یعنی بیس روز تک بنواسرائیل
[illegible] میعاد چالیس کی پوری ہو گئی اسطرح کہ بیس دن اور بیس راتین ملکر چالیس ہو گئے
[illegible] تمھارے پاس قوم فرعون کے زیورات و زینت ہین اور وہ تم پر حرام ہین
[illegible] چیزون کو ڈالدین پس بنو اسرائیل نے ایسا ہی کیا کذا فی البیضاوی - ولیکن شیخ
[illegible] گڈھے مین ڈالنے کا حکم کرنے والے ہارون علیہ السلام ہین - اور سراج مین
[illegible] موسی علیہ السلام سے کلام فرمادیگا تو اُنھون نے ہارون علیہ السلام کو بنواسرائیل
[illegible] رہین اور تین عشرہ کی میعاد اپنے واسطے مقرر کی پھر چلے گئے اور یہ مہینہ بھر برابر
[illegible] جب مہینہ پورا ہو گیا تو موسی علیہ السلام کو اپنے مُنہ کی ہوا مکروہ معلوم ہوئی اور نہ چاہا کہ رب عزوجل
[illegible] سے جنگل کی نباتات مین سے ایک چیز سے مسواک کرلی جب طور پر حاضر ہوے تو رب عزوجل نے
[illegible] نزدیک روزہ دار کے منھ کی ہوا مشک سے زیادہ خوشبودار ہے واپس ہو کر دس روز اور روزہ رکھ پھر حاضر
[illegible] بعد موسی کے بیس روز تک قائم رہے اور اُنھون نے بیس کو رات مع دن کے چالیس کا حساب کرلیا اور کہنے
[illegible] کی میعاد پوری بلکہ زائد ہو گئی پھر موسی علیہ السلام نہین آئے تو اس سے وے لوگ غمناک ہوے اور ہارون علیہ السلام
[illegible] تم لوگ مصر سے نکلے تو تمھارے پاس قوم فرعون کی عاریتین تھین اور وہ حلال نہین ہین پس ایک
[illegible] مین ڈالدو اور اوپر سے آگ روشن کردو تو وہ نہ ہمارا ہوگا اور نہ اُن کا فرون کا ہوگا اور سامری نے اثر دیکھا تھا
[illegible] اپنے مٹھی بھرلی تھی پھر وہ ہارون علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو آپ نے فرمایا کہ اے سامری تو نہین ڈالتا جو تیرے
[illegible] نشان قدم اسی رسول سے ہے جو تمکو سمندر اُتار لایا ہے مین اسکو جس چیز پر ڈالون اور آپ دعا کردین تو جو مین چاہون
[illegible] ہو کہ فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ پس یون ہی سامری نے ڈالدیا - پھر ہارون
[illegible] سامری نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ یہ گوسالہ ہو جاوے پس جو کچھ گڈھے مین تھا وہ مجتمع ہو کر یہی ہو گیا وقال تعالے
[illegible] عِجْلًا پس نکالا سامری نے اُنکے لیے گوسالہ جَسَدًا جسم یعنی بے روح - لَّهُ خُوَارٌ اُسکی آواز گاے کی تھی
[illegible] شیخ ابن کثیر نے حدیث الفتون کا حوالہ دیکر لکھا کہ اور یون ہی روایت سدی از ابو مالک از ابن عباس مین ہے
[illegible] بنواسرائیل کو یہ [illegible] القوم ایک گڈھے مین جمع کرنے کا حکم دیا تھا اور مراد آپ کی یہ تھی کہ یہ سب
[illegible] جمع رہے یہانتک کہ جب موسی علیہ السلام واپس آوین تو جو اُنکو حکم ہو وہ کرینگے پھر یہ سامری آیا اور وہ
[illegible] ہارون علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی کہ جو یہ سامری چاہتا ہے ہو جاوے اُسنے چاہا کہ گوسالہ ہو جاوے پس
[illegible] ہو گیا - اور یہ بات ایک طرح کا ابتلاء و امتحان تھا و سامری کے حق مین فتنہ و استدراج تھا - اور
[illegible] اللہ تعالے کا کلام ہے جسد تعال ہے اور وہ خون و گوشت کا ہوتا ہے پس ظاہر یہ ہے کہ وہ جسم و خون
[illegible] حاقل انسان و جن کے واسطے ہوتا ہے اور سواے اُنکے غیر کے واسطے جسد نہین کہتے مگر زعفران

کے واسطے البتہ بولتے ہیں اور خون جو خشک ہو جاتا ہے اسکے واسطے بھی جملہ بولتے ہیں پس زمین …
ہے۔ اور قولہ خوار۔ آواز بقر ہے شاید وہ جسم خون ہو گیا ہو تو اسمین آواز … بقول ابن عباس رض …
آواز ہوتی ہو ولیکن ظاہر اول ہے اور مروی دوم بھی ہے۔ فَقَالُوْا۔ پس کہنے لگے یعنی سامری جو حکیم …
سامری تھا تو یہ لوگ کہنے لگے بنو اسرائیل سے کہ هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى …
وہ بھول گیا ضمیر کے مرجع میں دو قول ہیں ایک یہ کہ موسی علیہ السلام کی طرف راجع ہے اور یہ بھی تتمہ کلام سامری …
اور تمکو اپنے آلہ کا ٹھکانا یاد نہیں رہا اور طور پر ڈھونڈھنے گیا ہے اور وہاں ڈھونڈھنے میں اسکو …
کہا کہ موسی بھول گیا تم سے یہ ذکر کرنے کو یہ تمہارا اور اسکا آلہ ہے کذا روے عن ابن عباس رض۔ قول دوم یہ کہ مرجع سامری …
سامری جو موسی علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ ایمان پر رہے اور بھٹک گیا کذا قال ابن الاعرابی …
بن جبیر کے طریق سے ابن عباس رض سے روایت کیا ہے اور قول اول میں سے شق اول حدیث الفتون میں ابن عباس رض سے …
مجاہد ہے اور شق دوم عکرمہ نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے۔ کما فی تفسیر ابن کثیر رح۔ اسمین بھی اختلاف ہے کہ یہ گوسالہ سامری …
تھا یا بطور خرق عادت کے گڑھے میں سے بنگیا تھا۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ ہارون … سامری کی طرف …
اور وہ گوسالہ بنا رہا تھا پوچھا کہ کیا کرتا ہے بولا کہ وہ بناتا ہوں جو ضرر دے اور نفع نہ دے ہارون نے کہا کہ …
نے کہا کہ اسے چاہتا ہوں کہ یہ آواز کرے تو جب آواز کرتا تو سجدہ کرتے اور جب آواز کرتا تو سر اٹھاتے تھے …
چلتا تھا پھر اللہ تعالے نے اس قوم کے فعل و اعتقاد پر انکار فرمایا بقولہ۔ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا۔ پس کیا نہیں
جانتے ہیں کہ وہ نہیں واپس کرتا ہے انکی جانب قول یعنی جوبات کہدیا اسکا جواب نہیں دے سکتا پھر کیونکر حماقت ہے کہ اسکو الہ بنا …
وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا۔ اور نہیں قدرت رکھتا کہ انسے ضرر دور کرے یا انکو ضرر پہونچا سکے اور …
سے بھی زیادہ عاجز ہے پس فرعون سے ضرر و نفع کے خوف و طمع سے ایسا کہتے تھے اور ان لوگون نے …
ابن کثیر رح نے ذکر فرمایا کہ حسن بصری رح سے روایت گذری کہ اس گوسالہ کا نام بہموت تھا۔ اور حاصل ان جاہلون …
انھون نے قبطیون کی زینت سے پرہیز کر کے اسکو ڈالدیا اور گوسالہ پوجنے لگے حقیر کو چھوڑا اور کبیر …
ہوتا ہے چنانچہ صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اہل عراق میں سے …
سے پوچھا کہ مچھر کا خون اگر کپڑے پر لگ جاوے تو اسکا کیا حکم ہے اس کپڑے سے نماز جائز ہے یا نہیں …
عراقیون کو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا بیٹا یعنی حسین علیہ السلام کو تو قتل کیا اور …
ف۔ فی العرائس قولہ تعالے وعجلت الیک رب لترضی۔ خلق کے ساتھ معاشرت و مصاحبت …
ہو کر ایام وصال کے شوق میں جلدی کی۔ واسطی رح نے کہا کہ جلدی باعتبار شوق کے تھی … لوگون …
انکی نسبت کہا کہ وے میرے نشان قدم پر ہیں گویا انکے حق میں ملامت خفیف خیال کیا۔ قال …
واقعہ میں بھی جو بنو اسرائیل کے واسطے فتنہ تھا موسی علیہ السلام کے حق میں بہتر تھا …
ہوا اور سب سے اعراض کر کے اللہ تعالی کی طرف رجوع کر کے مناجات کی اور اپنے …

Marfat.com

[illegible] علیہ السلام [illegible] اور اللہ تعالیٰ کی خلافت کا ذکر نہین کیا پس قوم فتنہ مین مبتلا ہوئی۔
[illegible] علیہ السلام [illegible] جرأت و انبساط بحضرت باری تعالیٰ ہر گویا اضلال قوم اُنکے واسطے
[illegible] جانے رہنے سے تھا۔ قال المترجم یعنی ظاہر کلام مین جو مذکور ہر وہ تو
[illegible] واللہ [illegible] بھی ہر پس باظہار حالت قوم کے غم و غصہ مذکور ہر اور باعتبار اپنی ذات کے
[illegible] بیان کیا اور [illegible] شیخ نے لکھا اسی کے مانند شیخ شبلی علیہ الرحمہ سے نقل کیا واللہ اعلم

[illegible] مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ

[illegible] اُس سے پہلے اے قوم بات یہی ہر کہ تم اس سے فتنہ مین ڈالے گئے ہو اور تمھارا رب تو اللہ الرحمن ہر

[illegible] اَمْرِيْ ۝ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝

[illegible] بولے ہم تو برابر رہینگے اسکے اوپر عکوف یعنے قیام کرنے والے یہانتک کہ لوٹ آوین ہماری طرف کو موسیٰ

[illegible] علیہ السلام سے پہلے ہارون نے اِن لوگون کو گوسالہ پرستی سے منع فرمایا تھا اور آگاہ کر دیا تھا کہ یہ فتنہ و امتحان ہی تمھارا
[illegible] نے نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوئے اور قریب تھا کہ ہارون علیہ السلام کو مار ڈالین۔ کذا قال ابن کثیر رح۔ وَلَقَدْ
[illegible] یعنی واللہ کہا تھا اِن لوگون سے جنھون نے گوسالہ پوجا ہارون علیہ السلام نے۔ مِنْ قَبْلُ پہلے موسیٰ ہر کے
[illegible] مہربانی کرتے اور انکو نرم کرتے ہوے کہ۔ يٰقَوْمِ اے میری قوم۔ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ۔ یہی بات ہر کہ تم امتحان کیے گیے
[illegible] ایمان کی ثبات و تمھاری سچائی ظاہر ہونے کے لیے تمھارا امتحان کیا گیا ہر۔ بِهٖ۔ اِس گوسالہ کے ساتھ جبکہ وہ
[illegible] تمھارے لیے ظاہر کر دیا گیا ہر۔ یہ تمھارا رب ہرگز نہین ہو سکتا۔ وَاِنَّ رَبَّكُمُ اور بے شبہہ تمھارا
[illegible] اپنے احسانات سے تم کو پرورش فرمایا وہ الرَّحْمٰنُ ہر اکیلا جسکا کوئی شریک نہین اور کوئی چیز اُس سے مشابہ
[illegible] مین ہر وہ اُسکا فضل و انعام سب نیک و بد کو شامل ہر جو نعمت ہر اُسی کی طرف سے ہر اور یہ عجل جو اب ہوا ہر اور
[illegible] احسان اِس عجل سے پہلے ہی تھا اور اِسکے بعد بھی ہوگا پس تم اِسکی نافرمانی سے ڈرو کہ تم پر سے اُسکی نعمت جاتی رہے اور اُسکا
[illegible] اُسکی رحمت [illegible] سے امیدوار ہو کہ تم پر نعمت پوری کرے اور تمھاری توبہ قبول کرے۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ پس
[illegible] وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ اور میرے کہنے کی اطاعت کرو کہ دین پر ثابت قدم رہو۔ قَالُوْا
[illegible] عَلَيْهِ اِس گوسالہ پر۔ عٰكِفِيْنَ مقیم رہنے والے۔ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى یہانتک
[illegible] علیہ السلام [illegible] روایت ہر کہ ہارون علیہ السلام نے انکو اِس فعل سے ذبح کرنا چاہا تو اُنھون نے قصد کرکے
[illegible] گئے تھے صرف ہارون علیہ السلام کے ساتھ بہت تھوڑے لوگ تھے اور ہارون علیہ السلام نے خوف
[illegible] یہ بقیہ خفیف لوگ بلا سے مصیبت ہون اور موسیٰ علیہ السلام نے بھی انکو یہ حکم نہین دیا تھا
[illegible] فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ میرا خلیفہ رہیو میری قوم مین اور اصلاح کیجیو اور مت
[illegible] علیہ السلام کی رائے مین اصلاح یہی تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کے آنے تک اِس قوم سے
[illegible] ہارون علیہ السلام نے جو یہ بات اِس قوم سے کہی تو دو جہت سے ایک تو اپنے نفس پر شفقت کی

Marfat.com

اور دوم اس قوم پر بھی شفقت کی۔ پس اپنے اوپر شفقت یہ تھی کہ ہارون علیہ السلام کو اللہ کی طرف
اور بری باتون سے منع کرین اور اپنے بھائی موسی علیہ السلام کی طرف سے بھی اصلاح کرنے کے
حکم الٰہی ہی پس اگر ہارون علیہ السلام امر بمعروف اور نہی از منکر مین مشغول نہ ہوتے تو حکم الٰہی
کے اور بطریق حکم موسی کے پہونچا تھا۔ اور یہ کسی طرح جائز نہین ہی اور انبیا علیہم السلام سے ایسی
زمانہ موسی و ہارون علیہما السلام کے جب یوشع بن نون علیہ السلام نبی ہوئے ہین تو اللہ تعالے نے
چالیس ہزار تو نیکون مین سے اور دو لاکھ بد کارون مین سے ہلاک کرنے والا ہون یوشع نے عرض
بدکاری مین گئے مگر ان نیکون کی کیا خطا ہی فرمایا کہ میرے غضب کے ساتھ یہ لوگ غضبناک نہین ہوئے یعنی
ہوتا ہی یہ لوگ بھی ان امور کو دیکھکر غضبناک ہوتے اور منع کرتے۔ انس رضی اللہ عنہ سے حدیث
اسکے سوائے اللہ تعالی کے ہی تو وہ اللہ تعالی سے کسی چیز مین نہین ہی یعنی بیقدر ہی اور جس نے صبح کی اس حال مین
کی بابت کچھ فکر و اہتمام نہین ہی تو وہ مسلمانون مین سے نہین ہی۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ مومنین کی مثال آپس کی محبت و دوستی و شفقت و مہربانی مین مانند ایک جسم کے ہی جب آسمین سے کوئی عضو
ہی تو باقی تمام جسم آسی کے واسطے متداعی ہوتا ہی۔ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم لشکر آنحضرت صلی اللہ
کی تلاش مین چلا تو ہم نے آپ کے پاس ابوبکر و عمر کو پایا۔ اتنے مین ایک چھوٹا بچہ روتا ہوا آیا آپ نے حضرت عمر کو حکم دیا کہ بچہ کو
پاس بلائے یہ بھٹک گیا ہی حضرت عمر نے آسکو اپنی گود مین لے لیا اتنے مین آسکی ماں سر کھولے ہوئے پریشان اس طرف سے ڈھونڈھتی
جاتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت سے ملکر دیدے حضرت عمر چلے اور آسکو آواز دی وہ دوڑتی ہوئی آئی
بچہ لے لیا اور رونا شروع کیا اور بچہ آسکی گود مین تھا پھر آسنے منہ موڑ کر جو دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا پس شرمندہ ہو گئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس عورت کو اپنے بچہ پر رحیم جانتے ہو بولے کہ یا رسول اللہ اتنی رحمت
فرمایا کہ قسم آسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہی کہ اللہ تعالے بہت زیادہ مہربان ہی مومنون پر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچہ
ہو کہ ہارون علیہ السلام نے قوم کو بہت اچھے طریقہ سے نصیحت فرمائی کیونکہ اول انہون نے قوم کو باطل سے زجر کیا
اللہ تعالے کی معرفت پر متوجہ کیا بقولہ وان ربکم الرحمن۔ پھر انکو نبوت کی طرف بلایا بقولہ فاتبعونی
کی طرف بلایا بقولہ واطیعوا امری پس یہ ترتیب عمدہ ہی کیونکہ ہر بات سے پہلے راہ مین
کو رفع کرنا چاہیے پھر اللہ تعالے کی معرفت بتلانا چاہیے پھر نبوت اور پھر شریعت

قال تعالے

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَيْتَ

موسی نے کہا کہ اے ہارون کس چیز نے تجھے روکا جب تونے انکو دیکھا کہ گمراہ ہوگئے ہین

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ اِنِّيْ خَشِيْتُ

ہارون نے کہا کہ اے میرے ماں کے بیٹے نہ پکڑ تو میری داڑھی اور نہ میرا سر

[illegible] وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ○ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ○ قَالَ

كہا موسى نے اب تيرى كيا حقيقت ہے اى سامرى بولا

بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ

پھر بھر لى مين نے ايک مٹھى خاک اس کے پيچھے سے واوس بھيجے ہوے کے پھر وہى ڈال دى اور يہى

سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ○ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ

كہا موسى نے چل زندگى مين اتنا ہى کہ کہا کرے نہ چھيڑو

وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا

اور تجھکو ايک وعدہ ہى وہ تجھسے خلاف نہوگا اور ديکھ اپنے ٹھاکر کو جسپر سارے دن لگا بيٹھا تھا

لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ○ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

ہم اسکو جلا ديں گے پھر بکھير دينگے دريا مين اوڑا کر تمہارا صاحب وہى اللہ ہى جسکے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ○

سواے بندگى نہين کسى کى سب چيز سما گئى ہى اوسکى خبر مين

جب موسى عليه السلام نے جو اسرائيل نے عذر نامعقول بيان کيا تو حضرت موسى عليه السلام اپنے بھائى ہارون پيغمبر عليه السلام کى طرف
[illegible] قَالَ يٰهٰرُوْنُ - فرمايا کہ اى ہارون - يعنى ہارون پيغمبر و برادر کبير و وزير و خليفہ تو انکى طرف سے مشتبہ ہو کر ملامت
[illegible] مَا مَنَعَكَ کس چيز نے تجھے روکا - اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا جس وقت کہ تو نے انکو ديکھا تھا کہ يہ لوگ گمراہ ہوگئے ہين
اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس امر سے کہ تو ميرى اتباع نہ کرے - يعنى تجھے ايسے وقت مين ميرى اتباع کرنى چاہيے تھى - بعض نے کہا مراد يہ کہ
[illegible] کرتا جو ان مين ظالم تھا اسکا ہاتھ پکڑتا خواہ وہ خوش ہوتا يا ناراض ہوتا - بعض نے کہا يعنى ميرى راہ طور پر چلا آتا
[illegible] بعض نے کہا کہ کيون انسے قتال نہ کيا - وليکن اول اظہر ہى اور دوسرے مقام پر جواب ہارون کہ قوم نے مجھے کمزور
[illegible] قريب تھا کہ مجھے قتل کرديں - يہ جواب بھى وجہ اول سے زيادہ لائق ہى - واضح ہو کہ لَا تَتَّبِعَنِ اصل لَا تَتَّبِعَنِيْ بيا ہى چنانچہ ابن کثير رح
[illegible] دونون حالتون مين اسکو ثابت پڑھا ہى اور نافع و ابو عمرو نے حالت وصل مين تو اسکو ثابت رکھا اور حالت
[illegible] دونون حالتون مين اسکو حذف کيا ہى - بعض نے کہا يہ يا زائد يا ان مين سے ہى تو لائق اسکے ساتھ
[illegible] امام مين بھى غير مرسوم ہى - پھر موسى عليه السلام نے کہا - اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ - سو کيا تو نے
[illegible] اسکو بطور استفہام کے بيان کيا اور اللہ تعالى کے واسطے غصہ مين اپنے بھائى کا سر و داڑھى
[illegible] قَالَ يَبْنَؤُمَّ کہا اى ميرے ماں کے بيٹے - يہ لفظ بغرض ترحم و شفقت پيدا ہونے کے کہا اور
[illegible] ان کى طرف سے بھائى تھے اور اسى آيت سے استدلال کيا وليکن صحيح وہ ہى جو جمہور
[illegible] ماں باپ دونون کى طرف سے تھے وليکن يہان يہ کلمہ بغرض اسکے کہ موسى عليه السلام مہربان
[illegible] زيادہ ہوتا ہى اور بچہ پر جو افتاد پڑے ماں اس سے غمگين ہوجاتى ہى -

اصل مین یا ابن امی تھا اور فصیح محاورات مین یاء متکلم لفظ مین حذف کر دیتے ہین پھر کبھی میم کو کسرہ [illegible]
ابن عامر و شعبہ و حمزہ و کسائی کی ہر اور کبھی میم کو فتحہ دیدیتے ہین جیسے یہان یہی قرارت نافع و ابن کثیر و [illegible]
شفقت دلانے کو کہا کہ ای میری مان کے بیٹے یعنی میرے بھائی - لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي [illegible]
بِرَاسِي اور نہ میرا سر یعنی بال - اِنِّي خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ - مین یہ ڈرا کہ تو کہے گا یعنی اگر مین [illegible]
بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تفرقہ ڈالدیا تو نے بنی اسرائیل مین - وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ اور نہ [illegible]
یعنی جو تو مجھ سے فرما گیا تھا کہ اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین - اور یہ آپ نے نہین فرمایا تھا کہ مفسدون کو دیکھ [illegible]
کی نوبت آوے - بالجملہ ایسے معقول عذر بیان فرمائے کہ ہارون علیہ السلام پر کوئی گناہ بھی ثابت نہ ہوا اور موسی علیہ السلام [illegible]
قبول کیے اور اپنے بھائی کے لیے اور اپنے لیے درگاہ باری تعالی مین استغفار کیا - پھر سامری کی طرف خطاب کیا - ابن کثیر رح نے
تفسیر مین لکھا کہ محمد بن اسحق نے باسناد خود ابن عباس رض سے روایت کی کہ سامری ایک شخص باجروا کے لوگون مین سے تھا اور [illegible]
سے تھا کہ جو گاے پوجا کرتے تھے اور اسکے دل مین بھی گاے پوجنے کی محبت تھی ولیکن اسنے بنو اسرائیل کے ساتھ مین ایمان [illegible]
کیا تھا اور نام اسکا موسی بن ظفر تھا - اور ایک روایت مین ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ کرمان کا گبر تھا - اور قتادہ نے کہا کہ ایک
گانون مین سے تھا جسکو سامرہ کہتے ہین - مترجم کہتا ہے کہ شاید یون ہو کہ وہ سامرہ گانون کا ہو اور یہ گانون نواح کرمان کا ہو پھر یہان [illegible]
مصر گیا اور باجروا والون کے ساتھ رہا اور وے لوگ قبطی تھے جو فرعون کے حکم سے گاے پوجتے تھے پھر جب موسی علیہ السلام نے فرعون [illegible]
چاہا کہ بنو اسرائیل کو ہم شام لیجاوینگے اور اسنے آثار سے معلوم کیا کہ یہ امر ہونے والا ہے تو اسنے بنو اسرائیل کے ساتھ ایمان کا اظہار کیا اور [illegible]
ہو گیا تاکہ وطن مین جاوے - بہرحال یہ سامری کوئی ہو اسی نے یہ فتنہ اٹھایا تھا پس موسی علیہ السلام نے اس سے خطاب فرمایا - قَالَ
فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ فرمایا کہ تیرا امر عظیم کیا ہے ای سامری - خطب کہتے ہین امر عظیم کو - چونکہ اسکی حرکت سے یہ [illegible]
اور گوسالہ بنگیا تو اس سے یون دریافت فرمایا - قَالَ - سامری نے کہا - بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ - یعنی دیکھا [illegible]
ایسی چیز کو کہ نہ دیکھا لوگون نے اسکو - علماء کے دو قول ہین کہ دیکھنا یہان آنکھون کا مراد ہے یا بمعنی جان لینا مراد ہے [illegible]
مصدر بصر ہے بمعنی آنکھون دیکھنا یا بصیرت ہے بمعنی جان لینا یعنی جیسے بولتے ہین کہ مین دیکھتا ہون کہ علم اچھی چیز ہے [illegible]
بس یہان معنی یہ ہین کہ مین نے دیکھا وہ جو بنو اسرائیل نے نہین دیکھا - یا یہ معنی ہین کہ مین نے پہچان لیا جو بنو اسرائیل نے نہین [illegible]
قال ابن عباس علمت مالم یعلموا - مین نے جان لیا جو بنو اسرائیل نے نہین جانا اور اسی معنی مین [illegible]
کذا قال ابو عبید و رح اور سامری کی مراد یہ کہ مین نے جبرئیل کو حیات کے گھوڑے پر دیکھا اور حیات کا گھوڑا [illegible]
عالم اخروی کل حیات ہے پس اسکے ذہن مین یہ ڈالا گیا کہ اسکے سم کے نیچے کی خاک [illegible]
کہا - فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ پس بھر لی مین نے ایک مٹھی [illegible]
اثر بمعنی نشان قدم ہے تو ظاہر کلام یہ کہ جبرئیل کے نشان قدم سے ایک مٹھی لی [illegible]
کہا گیا کہ معنی یہ ہین رسول کے گھوڑے کے نشان قدم سے [illegible]
آگے آگے تھے جب یہ لوگ بھر سے بھاگے ہین تاکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] کو عرض کیا جاوے - پس سامری نے اول مرتبہ مین اُنکے سم کے گھوڑے
[illegible] نشان سے لی ہو واللہ اعلم - بہرحال اُسنے نشان قدم اسپ رسول یا رسول
[illegible] خاک کو ڈالدیا یعنی جہان بنی اسرائیل نے زیورات و سامان زینت فرعونیون کو
[illegible] اور اُنھون نے اسباب ڈالدیے - یا اِن زیورات کا گوسالہ بناکر گوسالہ مین ڈالدی -
[illegible] اور اسی طرح مزین کیا اور بھلا دکھلایا مجھے میری نفس نے - یعنی جیسے وہ مشت خاک
[illegible] اسکو اِس طرح فتنہ برپا کرنے کے لیے گوسالہ مین ڈالنا اچھا دکھلایا پس مین نے اِس مشت خاک
[illegible] خلاصہ جواب سامری کا یہ کہ مجھے اِس فساد کے برپا کرنے پر کوئی چیز باعث نہین ہوئی سواے میرے
[illegible] نفس اگر سالی چھوڑ دیا جاوے تو وہ ہمیشہ انسان کو ایسی ہی برائیون پر آمادہ کرتا رہتا ہے پھر کبھی تو آدمی
[illegible] مضر جانتا ہے تو بخوف اِس مضرت کے ترک کرتا ہے اور کبھی دنیاوی نفع ہوتا ہے ولیکن کچھ شرم و عار ہوتی ہے
[illegible] شرم و عار بھی نہین ہوتی اور دنیاوی نفع ہوتا ہے جیسے سود خواری تو اسپر آمادہ ہو جاتا ہے اور بہت ایسے کام ہین
[illegible] چھوڑ دیا گیا ہے عقل و روح کو اُسنے دبا لیا ہے تو آدمی اسپر بے تکلف آمادہ ہوتا ہے حالانکہ اُسکے حق مین زہر
[illegible] سانپ سے مضر تر ہے اور یہی حال تمام کافرون کا ہے - اور واضح ہو کہ آیات مین عجائب علوم مین جو مرد عاقل
[illegible] ولیکن کسی قدر نور عقلی رکھتا ہو اور اُنمین سے بعض فوائد کو بتوفیق الٰہی عزوجل مترجم ذکر کرتا ہے - از انجملہ سامری
[illegible] اہل ضلالت مین سے تھا ولیکن اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو نہین دیکھا کیونکہ فرشتہ کو وہی دیکھ سکتا ہے
[illegible] بعض احادیث صحیح مین موجود ہے پس اُسنے خواہ دیکھا ہو تو آثار مرئیہ مین سے دیکھا نہ جبرئیل کو اور نہ اُنکے گھوڑے
[illegible] لگنے سے پہچانا - پس ظاہر ہے کہ اہل ضلالت کو کبھی ایسی معرفت ہو جاتی ہے جو اہل صلاحیت کو نہین ہوتی ہے - از انجملہ
[illegible] اسباب صلاحیت و نیکی کے ہون وہ اُنکو ایسے ہی امور مین استعمال کریگا جو فتنہ پیدا کرین - از انجملہ
[illegible] تو بعض اہل ضلالت کو ایسے فنون ظاہر کر دیے جاتے ہین کہ جنسے لوگ متحیر ہو کر اُنکی اتباع کرین
[illegible] زمانے مین [illegible] مسلمانون کے واسطے بھی اِسی قسم کے فتنہ موجود ہین کہ لوگ اُسکے سحر مین گمراہ ہونگے جہانتک
[illegible] سمجھا دینگے وہ اُنکی باتون پر خیال نہ کرینگے اور حدیث صحیح مین یہ خبر بطور معجزہ موجود ہے کہ آخر زمانہ مین
[illegible] تحیر مین ہونگے کما فی الصحاح - اور ایسے ہی حدیث مین ہے کہ روے زمین کے بادشاہ گونگے بہرے ہونگے
[illegible] اور ناسمجھ ہونگے اور اِس زمانہ مین یہی حال ہے کہ عقلی علوم سے یہ لوگ اہل فتنہ بالکل جاہل بلکہ
[illegible] از انجملہ یہ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ہادی بھیجتا ہے پس اگر اُسکی قوت سے ہدایت نہ دی
[illegible] ہدایت نہ ہوگی اور اگر قوت دیتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام تو اُنکے سامنے سامری وغیرہ
[illegible] واللہ تعالیٰ ہو الہادی فمنہ الہدایۃ ونعوذ باللہ من الضلال - سراج وغیرہ
[illegible] کے نزدیک جبرئیل علیہ السلام مراد ہین اور اثر سے مراد وہ خاک ہے جو جبرئیل
[illegible] ابن کثیر نے لکھا کہ قولہ بصرت بما لم یبصروا بہ - یعنی مین نے جبرئیل کو

دیکھا جب وہ ہلاک فرعون کے واسطے آئے تھے۔ فقبضت قبضة من اثر الرسول۔ یعنی اثر فرس جبرئیل سے [illegible]
مفسرین کے نزدیک یا سب سے زیادہ مفسرین کے نزدیک۔ اور لکھا کہ ابن ابی حاتم نے سدی سے [illegible]
کی کہ جبرئیل علیہ السلام جب اترے اور موسی علیہ السلام کو آسمان کی طرف چڑھا لیگئے تو سامری نے [illegible]
سے ایک مٹھی اُٹھائی الی آخرہ۔ ابن کثیر رح نے کہا کہ یہ اثر غریب ہے یعنی منفرد ہے۔ سراج مین کہا کہ [illegible]
جب اُترے کہ موسی علیہ السلام کو طور پر لیجاوین تو سامری نے اُسوقت مین دیکھا۔ بیضاوی [illegible]
اور شاید سامری نے نام اسواسطے نہین لیا کہ وہ نام نہین جانتا تھا کہ یہ جو بھیجا گیا ہے موسی علیہ السلام کے پاس [illegible]
شاید یہ ہو کہ اُسنے مشت خاک لینے کا وقت اُس سے تبلایا کہ مین نے اُسوقت لی ہے جب جبرئیل آپ کے پاس [illegible]
کہ آپ کو طور پر لیجاوین۔ اور ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ مجاہد رح نے کہا کہ قولہ فقبضة من اثر الرسول یعنی جبرئیل کے گھوڑے [illegible]
کے نیچے سے۔ اور ابن ابی حاتم نے باسناد خود عکرمہ رح سے روایت کی کہ سامری نے رسول کو دیکھا پس اُسکے دل مین ڈالا گیا کہ اگر تو اُسکے [illegible]
کے نشان قدم سے ایک مٹھی لیکر کسی چیز پر ڈالے تو وہ زندہ ہو جاویگی پس اُسنے ایک مشت خاک لے لی اور اُسکی مٹھی مین خشک ہو گئی اور [illegible]
انگلیاں اُسپر جم رہین پھر جب موسی علیہ السلام میقات کو گئے اور بنی اسرائیل نے فرعونیون سے زیورات مستعار لیے تھے تو سامری نے [illegible]
کہا کہ تم کو فراق موسی سے جو مصیبت پہونچی اُنھین زیورات کی وجہ سے ہے سو اُنکو جمع کرو پس سبھون نے جمع کیے اور سامری نے اُنکو آگ [illegible]
جلا دی وہ پگھل گئے پھر سامری کے دل مین یہ ڈالا گیا کہ تو اُسی پر وہ مشت خاک ڈالدے پس اُسنے ڈالی اور کہا کہ عجل جسم والا خوار [illegible]
ہو جاوے پس وہ ایسا ہی ہو گیا پس اُسنے کہا کہ یہ تمہارا الہ اور موسی کا الہ ہے۔ اسی واسطے اُسنے کہا کہ فنبذتہا یعنی اور لوگون کے [illegible]
بھی اُسکو ڈالدیا۔ وکذلک سولت لی نفسی۔ اور نفس نے میری مجھے یہی اچھا دکھلایا۔ **قَالَ فَاذْهَبْ** موسی علیہ السلام نے فرمایا
پس تو چلا جا یعنی ہمارے درمیان سے نکل جا۔ اور جہان تو جاوے۔ **فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ** تو تیرے لیے حیات مین یعنی دنیا [illegible]
یہ ہے کہ۔ **اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ** تو کہے لا مساس یعنی جسکو دیکھے اُس سے تیرا یہ کلام ہو کہ مجھے نہ چھونا یا میرے پاس نہ آنا اور نہ مین [illegible]
چھوڑونگا۔ مراد یہ کہ بقدرت الٰہی عزوجل موسی علیہ السلام نے سامری کو یہ سزا دی کہ بے اختیار وہ زندگی بھر اس حالت مین رہے کہ [illegible]
اُس سے کہے کہ میرے تیرے درمیان مساس نہین یعنی نہ مین تجھے چھوؤن اور نہ تو مجھے چھوئے اور یہ حالت [illegible]
ہے کہ وہ جنگلون مین جانورون کے ساتھ پھرا کرتا اور جب کسی آدمی کو دیکھتا تو اُس سے یہی چلاتا پھر اگر کسی نے [illegible]
کسی کو چھو لیا تو دونون کو سخت بخار چڑھتا تھا گویا وہ جہنم ہو گیا تھا اللہ تعالی نے اُسکو یہ سزا دی [illegible]
طرفین سے ہوتی ہے اور لای نفی جنس کے ساتھ مبنی ہے اور مراد نہی ہے یعنی وہ کہتا کہ تو مجھے مت چھو اور [illegible]
سے نہ تھا بلکہ مضطر ہو کر یہ کہتا تھا اور اسی واسطے جب موسی علیہ السلام نے اُس سے یہ فرمایا [illegible]
لگا اور یہی کہتا تھا جب کسی کو دیکھتا تھا۔ قرطبی رح نے نقل کیا کہ موسی علیہ السلام نے سامری کو قتل کا [illegible]
اُسکو قتل مت کر کہ یہ سخی ہے۔ کرخی رح نے کہا کہ یہ آیت اصل ہے کہ اہل بدعت و معاصی و اہل فساد کو [illegible]
کی طرف سے معجزہ تھا کہ دنیا مین اسکا یہ حال ہوا اور آخرت کا حال بیان فرمایا قولہ۔ **وَاِنَّ لَكَ** [illegible]
مَوْعِدًا ایک موعد ہے یعنی وعدہ ہے کہ **لَّنْ تُخْلَفَهٗ** ہرگز تو اس سے خلاف نہ کیا جائیگا [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہرگز غائب نہ ہوگا۔ یہی تفسیر حسن و قتادہ و ابو نہیک رح [illegible]
[illegible] عذاب دیا جائیگا یا کوئی دوسرا انجام ہو تو امام ابن کثیر و بیضاوی [illegible]
[illegible] اور بعض نے تصریح کی کہ تیرے واسطے ایک موعد عذاب آخرت کا ہی جو
[illegible] واسطے ایک موعد ہے کہ ہو جو ضرور آویگا پس اگر تونے توبہ کرلی اور اپنے اس فعل سے
[illegible] بشرطیکہ توبہ صدق دل سے کی جو قبول ہو اور اگر تونے توبہ نہیں کی اور صدق و اخلاص
[illegible] مترجم کہتا ہو کہ یہی قول ظاہر ہو۔ بالجملہ حق عزوجل کی قدرت کاملہ دونون جہان کی ذکر
[illegible] وَانْظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ اور دیکھ تو اپنے الہ کو یعنی جسکو تونے اپنے زعم میں الہ سمجھا تھا۔
الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا جس پر تونے عکوف کیا تھا یعنی اسکی عبادت پر مقیم ہو رہا تھا۔ لَنُحَرِّقَنَّهُ اسکو ہم جلا دینگے یعنی آگ
[illegible] بقاعی رح نے کہا کہ توریت میں بھی یوں ہی مذکور ہو اور کہا کہ شاید معنی یہ ہیں کہ پہلے اسکو آگ میں
[illegible] ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا۔ پھر ہم اسکو اڑا دینگے اسی سمندر میں جسمین فرعون غرق
[illegible] شیخ جلال الدین محلی رح نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے گوسالہ کو ذبح کرنے کے بعد ایسا کیا ہو۔ مترجم کہتا ہو کہ یہ اشارہ
[illegible] سے معلوم ہوا کہ شیخ رح کے نزدیک وہ گوسالہ گوشت و خون کا ہو گیا تھا۔ شیخ امام ابن کثیر رح نے ذکر کیا
[illegible] گوسالہ گوشت و خون کا ہو گیا تھا پس اسکو آگ میں جلا کر اسکی راکھ سمندر میں پھینکدی۔ اور لکھا کہ ضحاک نے
[illegible] کی نرتیون سے اسکو ریزہ کرکے آگ میں جلا دیا اور یہی سدی کا قول ہو اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
[illegible] علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی جانب جلدی کی تو سامری نے قصد کرکے وہ زیورات جمع کیے جو بنو اسرائیل
[illegible] لیکر آیا گوسالہ بنایا اور کہا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس گوسالہ پر ریتیاں چلائیں اور ایک
[illegible] اور اسکے ریزے دریا میں بہ گئے پھر جس نے اس نہر سے پانی پیا اسکا منہ مثل سونے کے زرد ہو گیا تو ان
[illegible] فرمایا کہ توبہ یہی ہو کہ تم میں سے بعضے بعض دیگر کو قتل کریں۔ اور ایسا ہی سدی رح نے بھی بیان کیا ہو
[illegible] کے ساتھ گذر چکا ہو۔ مترجم کہتا ہو کہ شیخ مفسر نے درمنثور میں لکھا کہ حاکم رح نے حضرت
[illegible] کی کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل کی طرف جلدی کی تو سامری نے قصد کرکے زیورات بنو اسرائیل
[illegible] گوسالہ بنایا پھر اسکے جوف میں وہ مٹھی خاک ڈالی جو اسنے اثر الرسول سے لی تھی تو وہ گوسالہ
[illegible] ان لوگون سے کہا کہ یہ تمھارا الہ ہو اور موسیٰ کا الہ ہو تب ہارون نے انسے کہا کہ ای قوم کیا تمھارے
[illegible] پھر جب موسیٰ علیہ السلام لوٹ کر آئے تو ہارون کے سر و داڑھی کے بال پکڑے اور ہارون نے وہی
[illegible] اثر الرسول سے لینا اور اسمین ڈالنا بیان کیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے
[illegible] پھر جس نے اس دریا سے پانی پیا ان لوگون میں سے جنھون نے
[illegible] موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگون کی توبہ کیونکر ہو فرمایا کہ آپس
[illegible] باہم قتل کرنے لگے پس آدمی نے اپنے بھائی کو مار ڈالا اپنے

باپ کو مار ڈالا اپنے بیٹے کو مار ڈالا اور کچھ پروانہ کی کہ کس کو اُسنے مار ڈالا ہی یہانتک کہ اُنہین سے ستر ہزار [illegible]
کو وحی بھیجی کہ اُنکو حکم دے کہ اپنے ہاتھ اُٹھالین مین نے اِن لوگون کو بخشدیا جو قتل ہوے ہین اور ان لوگون [illegible]
ہین - قال الحاکم صحیح الاسناد - اگر کہا جاوے کہ ان روایات کے موافق جب وہ بچھڑا گیا تو جلا [illegible]
امام رازی نے تفسیر کبیر مین جواب دیا کہ ہوسکتا ہی کہ وہ گوسالہ گوشت و خون والا ہوگیا تھا جب ذبح کیا گیا [illegible]
سے ریت کر دریا مین بہا دین - مترجم کہتا ہی کہ اظہر واللہ اعلم میرے نزدیک یہ ہی کہ وہ گوسالہ اِس [illegible]
وخون والا جسم ہوگیا تھا جب اُسکو ذبح کر ڈالا تو اِس خاک کا اثر ختم ہوگیا پھر وہ اپنی اصلی حالت [illegible]
نہین چاہا کہ اُسکو باقی رکھین اور سوہان سے ریت کر جلا کر خاک کرکے اُڑا دیا اور اسکا ہلاک ہوجانا بھی [illegible]
اِسقدر تو قطعی ہی کہ اُسکو جلا کر اِس قابل کرکے کہ دریا مین خاک کی طرح اُڑا دیا جاوے اُڑا دیا - پھر [illegible]
کہ وہ اپنے الٰہ معبود برحق عزوجل کو محسوسات وغیرہ مین اِس صفت پر قیاس وخیال کرین جیسا اُسوقت تک اُنکے ذہن [illegible]
تھا پس فرمایا - اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ تمہارا الٰہ تو فقط اللہ ہی یعنی جامع جمیع صفات کمال - اور تم سب اُسکے مخلوق [illegible]
خیالات تو مخلوق کے اندر مخلوقات ہین اُنکو اُسکے ادراک واحاطہ کی مجال نہین ہی وہ قیاس وگمان سے پاک و برتر ہی - اَلَّذِیْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہ ہی کہ سواے اِسکے کوئی الٰہ نہین ہی یعنی اُسکی معرفت یہ ہی کہ تم جان لو کہ کوئی الٰہ نہین سواے اسکے [illegible]
الٰہ برحق عزوجل ہی - اور پھر ایک صفت کی معرفت کی طرف اشارہ فرمایا بقولہ - وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا احاطہ کر لیا ہی [illegible]
ہر شی کو اپنے علم سے - پس اگر قیاس دوڑاتے ہو تو اسکے علم کو ذرا فکر سے غور کرو کہ اُسکا علم کس شان الوہیت سے ہی کہ کوئی ذرہ کہین [illegible]
سب اُسکے علم مین سمایا ہوا ہی اسکا علم سب کو محیط ہی - ف سراج مین ہی کہ علماء نے اِس امر مین کلام کیا کہ تمام لوگون [illegible] سامری
کو کیا خصوصیت تھی کہ اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو پہچان لیا - اور لکھا کہ ابن عباس رض سے کلبی رح نے روایت کی کہ سامری نے [illegible]
پہچان لیا کہ صغر سنی مین اُسکو جبرئیل علیہ السلام نے پرورش فرمایا تھا اور قتل سے اُسکو محفوظ رکھا تھا جبکہ فرعون نے [illegible]
کی اولاد قتل کرنے کا حکم دیا تھا پس بات یہ ہوتی تھی کہ بنی اسرائیل مین سے جو عورت بچہ جنتی وہ اپنے مقام پر بچہ کو چھوڑ آتی کہ فرعون [illegible]
کو خبر نہ ہو پس ملائکہ ان بچون کو لیکر پرورش کرتے یہانتک کہ بڑے ہوکر لوگون مین ملجاتے تھے پس سامری ان لوگون مین سے [illegible]
جسکو جبرئیل علیہ السلام نے لیا تھا اور اُسکے منہ مین اپنی انگلی دیدیا کرتے تو اِس سے شہد و دودھ کی غذا پاتا تھا یہانتک کہ [illegible]
پس جب اُسنے دیکھا تو پہچان لیا - مترجم کہتا ہی کہ یہ روایت اِس امر پر موقوف ہی کہ سامری بنی اسرائیل مین سے تھا اور ابن عباس [illegible]
سے روایت صحیح ہوئی کہ وہ اُنمین سے نہ تھا پس یہ روایت ضعیف ہی علاوہ برین یہ اسرائیلی اخبار معتبرین سے [illegible]
نے کہا کہ وعلی ہذا قولہ بصرت بما لم یبصروا - کے معنی یہ ہونگے کہ مین نے آنکھون دیکھ لیا جو اوران لوگون نے نہین دیکھا [illegible]
دیکھنے کی تفسیر جان لینے کے ساتھ بیان کی ہی وہ صحیح ہی اور معنی یہ ہین کہ مین نے یہ بات جان لی کہ [illegible]
کی خاصیت زندہ کر دینے کی ہی - ابو مسلم رح نے لکھا کہ ایسی جو روایات بیان مذکور ہین قرآن مین انکا کچھ [illegible]
تاویل دوسری کا ہی وہ یہ ہی کہ الرسول سے مراد موسیٰ علیہ السلام ہین اور اثر الرسول سے مراد [illegible]
جس راہ پر اُنہون نے چلنے کی ہدایت کی چنانچہ بولتے ہین کہ فلان [illegible]

[illegible] ہوا اور حاصل معنی یہ لیے جاوین کہ موسیٰ علیہ السلام نے جب سامری کو ملامت
[illegible] بصرت بالم یبصروا بہ - یعنی مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ طریقہ حق نہین ہو یہ بات
[illegible] الرسول - یعنی مین نے کچھ دین تیرا اُس رسول سے لیا تھا فنبذتہ یعنی مین نے اسکو
[illegible] موسیٰ علیہ السلام نے اُسکے حق مین عذاب دنیا و آخرت کی سزا بیان فرمائی - اور اگر یہ وہم ہو کہ کیفیت
[illegible] ہی تو دین افرک - کہنا کافی تھا تو جواب یہ ہو کہ بڑے مرتبہ والے سے کلام کرنے وقت
[illegible] بطور غائب تعبیر کرتے ہین جیسے کہتے ہین کہ اصلح اللہ الامیر - بادشاہ کو خدا اچھا رکھے - اور
[illegible] اور یہ بھی ہو سکتا ہو کہ اسنے عام خیال کے موافق تعبیر کر دیا جیسے قولہ تعالے یا ایہا الذی نزل علیہ
[illegible] نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا کہ اے وہ جسپر ذکر اُتارا گیا ہو تو مجنون ہو پس اِس
[illegible] ذکر اتارا گیا ہو حالانکہ قریش کے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کو مانتے ہی نہین تھے - امام رازی
[illegible] اسمین کوئی بات ناقص نہین ہو سوائے اتنی بات کے کہ یہ تقریر جو ابومسلم نے ذکر کی ہو مفسرین کے
[illegible] قریب تر بھی ہو اور اِسکی کئی وجہین ہین اول یہ کہ الرسول سے بطور معہود کے جبرئیل کو مراد لینا کیونکر
[illegible] جبرئیل علیہ السلام کا اوپر ذکر ہی نہین ہوا تو پھر الف لام تعریف سے معہود مراد نہ ہوگا - پس قرآن مین الرسول
[illegible] بندون کو علم غیب جاننے کی تکلیف دینا شمار ہو اور یہ باطل ہو پس الرسول سے جبرئیل مراد
نہین [illegible] اگر الرسول سے جبرئیل مراد ہون تو یہان تقدیر کلام یہ ہو فقبضت قبضۃ من اثر حافر فرس الرسول یعنی
[illegible] علیہ السلام مین کئی لفظ محذوف ماننے پڑینگے، اور جبتک مقصد بدون اِسکے حاصل ہو تو اِسطرح مضمر کرنا بعید ہو اور خلاف اصل
[illegible] مین ضرور یہ بیان کرنا چاہیے کہ تمام لوگون مین سے سامری نے کیونکر معلوم کر لیا اور جواب اِسکا اسطرح
[illegible] جبرئیل علیہ السلام نے ہی بچپن مین پالا ہو یہ جواب بعید ہو کیونکہ سامری نے حالت جوانی مین جبرئیل کو پہچان لیا تو
[illegible] یقین کر لیگا کہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر برحق ہین تو پھر وہ کیونکر گمراہ کرنے کا قصد کریگا اور اگر سامری نے جبرئیل کو
[illegible] حالت مین پہچانا ہو جب عقل پوری ہو چکی تھی تو طفولیت مین پرورش کے وقت کا کچھ فائدہ نہین ہو کیونکہ اُسوقت اُسنے کچھ نہین
[illegible] کہتا ہو کہ یہ توجیہ واقعی بعید ہو ولیکن تاویل ابومسلم بھی صحیح نہین ہو کیونکہ جیسے سامری نے القاء کیا ویسے ہی اور دن
[illegible] بھی یہی معنی ہوے کہ ہم نے تیرا طریق چھوڑ دیا - اور اِسمین یہ خرابی ہو کہ اُنکی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو
[illegible] معلوم ہوا کہ سامری نے ان سب کو گمراہ کیا حالانکہ قوم نے اول القاء کیا ہو جیسا کہ کلام سے
[illegible] - اُنکی نسبت سنت موسیٰ علیہ السلام رفض کرنے کے معنی صحیح نہین ہو سکتے ہین پس صواب یہان یہ ہو
[illegible] اور یہ اُسکے واسطے فتنہ تھا جیسا کہ سابق مین مترجم نے اشارہ کیا ہو فافہم واللہ تعالیٰ اعلم -
[illegible] بصروا بہ - حق سبحانہ تعالیٰ نے قوم بنی اسرائیل کے ساتھ فتنہ محبت چاہا پس وے دریا سے
[illegible] کرنے لگے کیونکہ بسا اوقات طوفان عزت وجلال جاری ہونے سے بعضی قوم غرق
[illegible] اور بوجہ کمال اِس معنی کے اکثر عوام پر ظہور اِس صفت کا ہوتا ہو پس گوسالہ

Marfat.com

پرستون کی طبیعت پیدا کی نرم مائل بجانب حسن فعل از حرکات سری صادر از صمیم ارادات این قوم جن ارادات [illegible]
القار بجانب عجیب تھا اور عجیب سے بجانب افعال تھا پس افعال کے حسن پر مائل ہو گئے اور جو جذبہ [illegible]
کو شوق مشتاقین اور محبت محبین پسند ہر پس یہ تجلی قدس جلال وجمال سے فعل خاص کے واسطے واقع [illegible]
واسطے ہوئی اور فعل عام سے تجلی مین ظہور روح القدس ہوا جس سے اثر جات قدسیہ کا ہر ایک چیز [illegible]
واقع ہوا پس تراب پر ہوا اور سامری نے نشان قدم فرس سے ایک مٹھی لے لی کیونکہ اُسنے موسیٰ [illegible]
کہ قدسیون کی تاثیر اجسام حادث پر کیونکر ہوتی ہر وہی خاک اُسنے سونے کے گوسالہ پر پاشیدہ کی اور حق [illegible] تعالیٰ [illegible]
فعل سے اُسکے لیے اکسیر کر دی تو وہ گوسالہ منور ہو گیا اور زندہ ہو کر آواز کرنے لگا پھر این قوم کے باطن [illegible]
حرکت کی اور اُنھون نے اس جوش محبت مین معدن کو طلب کیا و لیکن اُسکی راہ نہین پہچانی پھر اُسی گوسالہ [illegible]
محبت پایا جسپر لباس نور فعلی کے عکس کا تھا اور کمال محبت سے اُسی کو پوجنے لگے قال تعالیٰ واشربوا فی قلوبہم العجل [illegible]
اُنکے دلون مین پیوست ہو گئی تھی جیسے اسفنج پانی چوس جاتا ہر اور یہ تجلی التباسی مین سے نادر عجیب ہر [illegible] اشارت [illegible]
کی مقام فہم ہر آیا تم نہین دیکھتے ہو کہ جب ہی اِن لوگون کو معلوم ہوا کہ ہم نے غلطی کی ہر اور اللہ تعالیٰ کو نہین پایا [illegible]
نے اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنی جانون کو قتل کیا پس یہ محبت اللہ تعالیٰ کے واسطے تھی اور مقصود حق سبحانہ تعالیٰ [illegible]
عجیب قدرت سے یہ کہ دیکھو اہل محبت اُسکے دروازے پر جانین فدا کیے ہوے مقتول پڑے ہین ۔ ف [illegible]
اس مقام پر ایک بسیط تحقیق لکھی ہر اور مضائقہ نہین کہ تلخیص کے طور پر لکھدی جاوے کہ لطافت سے خالی نہین ہر قولہ وما اعجلک
عن قومک تا قولہ فی الیم نسفا ۔ اِسکے معنی بطریق تحقیق یہ ہین کہ موسیٰ علیہ السلام جب مشرف بمقام مکالمہ ہوے اور کشف صفاتی [illegible]
کیا گیا اور بنو اسرائیل کو چھڑا لیے اور اُنکو راہ حق کی ہدایت کرنے کو بھیجے گئے تو اُنکو ایک شریعت کا وعدہ دیا گیا جس سے قوم کی [illegible]
کرین پس آپ نے ہارون کو اپنی قوم پر خلیفہ کیا اور مراقبہ کے واسطے خلوت اختیار کی قبل اسکے کہ اہل قوم ایمان یقینی [illegible]
ہون پس ایسی جلدی کی نسبت عتاب آمیز خطاب ہوا اگرچہ یہ فعل بسبب شدت شوق مشاہدہ کے تھا و [illegible] مقام [illegible]
تکمیل الغیر نہ ہو کیونکہ قوم کی تکمیل معرفت یقینیہ وکمال علمی مین موسیٰ علیہ السلام کے واسطے ثبات قدم [illegible]
الٰہی ہر جو حال کی ترقی کو مستلزم ہر پس موسیٰ علیہ السلام نے اعتذار کیا کہ قوم واسطے دین مین میری [illegible]
بربنائے یقین نہین پہونچا ہر اور تعجیل کی جانب مبادرت بامید حصول مقام الرضا تھا اور یہ مقام [illegible]
مقام استحکام تجلی صفاتی ہر اور اسی مقام مین سے مکالمہ ہر ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قوم کو سامری کی [illegible]
جو شخص کامل الاستعداد تجرید ہر اسکا امتیاز ہو جاوے ایسے شخص سے جو مواد مین منغمس ہر [illegible]
سامع کلام الٰہی [illegible]
کر سکتا ہر اور خالی معقول سے اُسکو تنبیہ نہین ہوتی ہر لہٰذا ان لوگون نے جواب دیا کہ ما اخلفنا موعدک [illegible]
کہ ہم اپنے امر کے مالک ہوتے اور اپنے اختیار پر چھوڑے جاتے کیونکہ وے لوگ [illegible] اُنکے [illegible]
کچھ اختیار ہر بلکہ مطبوع ہین کہ سیاست پر چلائے جاوین اُنکے واسطے کوئی راہ نہین ہر سوائے تقلید [illegible]
علم کی نہین ہر ۔ پھر اُسنے جو اُنکو بندہ بنایا ایک طلسم کا جو آپنے پورا [illegible] تھا [illegible]

Marfat.com

[illegible] صفت طاہرہ تھا اور ابین البشی ہی صورت نوعیہ کی تجلی ہوتی تھی بوجہ اسکے کہ
[illegible] قوی سماویہ بقوی ارضیہ تھا - اسی واسطے سامری نے کہا کہ بصرت بما لم یبصروا
[illegible] صفات وسیمیات مبنی ہے یعنی سامری کو علم طبیعی و ریاضی مین مداخلت تھی یا بعض
[illegible] تھے پس اسنے سیمیائی ترکیب سے یہ بنا دیا - قولہ فقبضت قبضۃ من اثر الرسول - بنا بر
[illegible] اور حیزوم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے اور وہ فرس الحیاۃ ہے اور یعنی
[illegible] سے اتصال تھا اثر نفس حیاتی کلی سماوی کا اور یہ نفس حیاتی مسخر عقل فعال تھی اور عقل فعال
[illegible] فعال کو اٹھائے ہوئے تھی اسی واسطے اس نفس کو بمنزلہ مرکب کے کہا کیونکہ عقل کلی کا [illegible]
[illegible] عنصریہ و اجرام سفلیہ کو واسطہ اس نفس حیاتی کے پہونچتی تھی بشرطیکہ جس وضع پر فیض آثار ہوا اوٹھاتا ہے وہ
[illegible] اپنی اپنی استعداد کے موافق منفعل ہوتے ہین اور احوال عجیبہ قبول کرتے ہین اسی جہت سے یہ خبر [illegible]
[illegible] جبرئیل کے فرس کے زیر قدم کی خاک ہین - قولہ فنبذتہا یعنی مین نے اس خاک کو اس زیورات سے
[illegible] بصورت گوسالہ اور یہ عمل اس سے بتسویل نفس شیطانیہ شریرہ واقع ہوا - قولہ - فاذہب - یہ کلام غضب موسیٰ
[illegible] کو معلوم کرنا چاہا اور واضح ہو کہ انبیاء و اولیاء کے غضب سے حلول عذاب واجب ہو جانا اسی جہت سے ہوتا ہے کہ یہ لوگ
[illegible] عزوجل مین پس انکے واسطے کوئی صفت خودی نہین ہے تو انسے ظہور صفات وہی ظہور از جانب حق عزوجل ہے کیونکہ
[illegible] صفات حق مین پس جب انکو غضب آیا وہ ورطہ قہری مین پڑ گیا اور دنیا و آخرت مین شقی ہوگیا اور اسکو عذاب ابدی نے
[illegible] کر لیا اور سامری پر عذاب کی صورت ظاہری یہ تھی کہ کوئی اسکو نہ چھوئے اور نہ وہ کسی کو چھووے تو یہ تنبیہ اسکی دوری
[illegible] باطل کا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کی لعنت کرنے سے اسمین اثر ہوا کہ اسکا مکر و کید سب باطل ہوگیا - پھر
[illegible] علمی سے یہ ہے کہ قلب کے واسطے اگر کشف حاصل ہوگیا جس سے اسکو کمال علمی کشفی ملگیا اور ہنوز علمی کسبی نہین
[illegible] مین جلدی کرے تو اسکو احتیاط چاہیے کیونکہ وہ معرض عتاب حق عزوجل مین ہے کہ امر شریعت سے اسکو [illegible]
[illegible] اور اسی صورت مین یہ امر لائق ہے کہ وہ مجاہدہ و ریاضت کی طرف پھیرا جاوے تاکہ قوی براہ سیاست
[illegible] اور عقل ہو قلب کا خلیفہ اسکی قوم پر یعنی قوائے روحانیہ و جسمانیہ پر ہے وہ انکی تدبیر کرنے
[illegible] مجاہدہ اور دوام طاعت و حسن معاملہ کے - پس اگر یہ مجاہدہ و ریاضت نہ ہو تو سامری
[illegible] کی طرف میلان ہو کر وہ آتش شہوات کو روشن کریگا اور ان حواس پر موافق اسکے استعداد
[illegible] یعنی نفس حیوانیہ سے جو مرکب حیاۃ ہے اثر ہے پس صورت طبیعہ بصورت گوسالہ متمثل ہوگی
[illegible] شہوت ہو وہ عمل اور ہمیشہ اسی شہوات و ثوران فتنہ مین پڑا رہتا ہے - اقول واشیر الی ذلک
[illegible] غضب من ربہم وذلۃ فی الحیوۃ الدنیا - اور پھر اس گوسالہ مین ہوائے شہوت سے روح پھونکی
[illegible] کرینگے اور اپنا معبود بنا دینگے اور عقل موئد بنور قلبی جب کبھی اسکو متنبہ کریگی کہ تو ضلالت
[illegible] اور چاہیگا کہ اسنے عقلی کی متابعت کرے تو وہ مخالفت کریگا یہانتک کہ قلب منور

Marfat.com

بنور حق عزوجل و موید بتائید قدسی اسپر غضبناک ہوکر اسکی گمراہی پر افسوس کریگا اور اسکو بہ ملامت نفس
اسکو ڈرایگا اور مدت دراز تک اسکو یاد دلاویگا کہ قرب رب کا زمانہ دور نہین ہر جب کہ وہ پیدا ہوا اور فطرت
موقف دلاویگا کہ عہد شکنی سے اسپر غضب الٰہی نازل ہوگا اور اسنے میثاق فطرت مین ربوبیت عزوجل کا اقرار کیا
جب وہ ہواے نفس کی قید مین گرفتار ہوگیا تو اسکو یہ کچھ نافع نہوگا اور برابر وہ تخیلات حواس کے تابع
مین محفوظ ہوگا اور محسوسات سے تجاوز نہین کریگا اور اسکا کوئی علاج نہین ہر سواے اسکے کہ طبیعت
اور آتش ریاضت مین گلا دیجاوے پھر ہواے رحمت مین اڑا کر دریاے قلزم مین غرق کردیجاوے - اور یا عند
مین اشارہ ہر کہ عقل منور بنور ہدایت و موید بامر شریعت کو بھی یہ قدرت نہین ہر کہ ہواے مذکور کی مخالفت کرے یا تخیل
معاند ہوا اور ہر وقت استیلاے نور قلبی و عقلی کے اور طریقت مین استقامت حاصل ہونے کے البتہ تخیلات معزول ہوجاتے مین
البتہ اسکو یہ قدرت نہین ہوتی ہر کہ قوی مین سے کسی کو چھو جاوے اور تخیل مین ڈالے اور نہ کوئی قوت خود اسکا تخیل قبول کرے
نزدیک ہوتی ہر پس تجلی طبیعت پیدا کرنے والا نفس امارہ مطرود ہوجاتا ہر اور یہی لامساس کا وقت ہر اور اسکے واسطے ایک موعد
ہر کہ نہ اسمین خلاف پاتا ہر اور نہ اس سے تجاوز ہر پس اسکے معقولات مین اسکے اغلاط رائج ہوتے ہین اور مرادات کی نہایت
کرسکتا ہر اور یہی مقام استقامت الی اللہ ہر اور حقیقت عبودیت الٰہی مین اسوقت قیام ہوتا ہر اور اسی مقام پر حقیقت توحید
ہوتی ہر لہذا فرمایا - قولہ انما الٰہکم اللہ الذی الآیہ - کیونکہ قبل اسکے سالک متردد ہوتا ہر وہ قبلہ پر ناز کرتا ہر اور
بتاتا ہر اور بیان توحید بالفعل متحقق ہوجاتی ہر اور ظاہر ہوجاتا ہر کہ اسکا علم ہر چیز کو محیط ہر اور ہر قوت بنور حق توقف کرتی ہر اور اپنی حد پر
اسکی عبادت وطاعت مین حاکم ہوتی ہر اور اپنے حول و قوت سے پناہ مانگتی اور تمام حول و قوت اللہ تعالے ہی کے لیے یقین کرتی بلکہ
دیکھتی ہر اور بقدر علم و وسعت کے جو اسکو ان قصص سے حاصل ہوا ہر ربوبیت الٰہی کا اقرار کرتی ہر - پھر حق تعالے نے فرمایا

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۚۖ مَنْ
یون سناتے ہین ہم تجکو احوال پہلے گذرے اور ہمنے دیا تجکو اپنے پاس سے ایک پڑھنا جو کوئی
اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۗ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
منہ پھیرے اوس سے سو اوٹھاویگا دن قیامت کے ایک بوجھ پڑے رہین گے اوسمین اور برا بوجھ اونپر قیامت کے دن
حِمْلًا ۙ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚۖ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
بوجھ اوٹھانے کا جس دن پھونکین گے صور مین اور گھیر لاوینگے ہم گنہگارون کو اوس دن نیلی آنکھین چپکے چپکے کہتے ہین آپس مین
ع ۱۸ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا
دیر نہین ہوئی تمکو مگر دس دن ہمکو خوب معلوم ہر جو کہتے ہین جب بولے گا اون مین اچھی راہ والا تم دیر نہین لگائی مگر ایک دن

یہانتک قصہ موسی علیہ السلام وماجراے فرعون تمام ہوا اب اللہ تعالے نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مانند اس اقتصاص مذکور یعنی قصہ موسی علیہ السلام کے نَقُصُّ عَلَيْكَ ہم تجھے بیان کرتے
سَبَقَ - اخبار اینکے سے جو ہو گذرا یعنی واقعی اخبار بتحقیق امور گذشتہ کے اور امم ماضیہ کے

Marfat.com

[illegible] جلالت ظاہر ہو۔ سوم تیرے قلب کو تسلی ہو اور چہارم
[illegible] ان واقعات سے اُنکے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ واقع ہوا
[illegible] ششم آیات میں کثرت ہو۔ فائدہ ہفتم یہ کہ سننے والے کو
[illegible] یہ لوگ عناد کرتے ہیں اور طرح طرح کے معجزات پر بحث کرتے ہیں اور زعم کرتے ہیں
[illegible] اور آپ پر حجت قائم ہو کہ جس نے ایک معجزہ سے انکار کیا وہ تمام معجزات سے
[illegible] وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا۔ اور ہم نے تجھے عطا کیا اپنے پاس سے
[illegible] کریم یہ قرآن ہے۔ بیضاوی رح نے کہا کہ قولہ ذکرا میں تنوین واسطے تعظیم کے ہے یعنی ذکر عظیم۔ ابن جریج
[illegible] لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ وہ قرآن کہ جسکے مثل انبیاء سابقین
[illegible] کو نہیں دیا گیا اور آخر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کی گئی اور آپ کو یہ کتاب بے مثال دی گئی
[illegible] زیادہ جامع ہے۔ خطیب رح نے بتبعیت تفسیر کبیر ذکر کیا کہ ذکر سے مراد قرآن ہے اور قرآن کا نام ذکر رکھنے میں
[illegible] ایسی کتاب ہے کہ اسمیں ذکر ہے ہر ایسی چیز کا جسکی لوگ براہ دین و دنیا محتاج ہیں اور مترجم کہتا ہے کہ اسکے معنی
[illegible] انسان کے واسطے آخرت کے کمالات حاصل کرنے کے لیے ہے اور آخرت کے کمالات میں دنیاوی اشیاء میں تصرف
[illegible] جسطرح چاہے کرنا نہیں ہے بلکہ ان چیزوں میں ایسے طریقہ سے تصرف کرے جس سے روح کے کمالات و ترقی میں نقصان نہ ہو
[illegible] جو قرآن میں بیان فرمایا ہے اور اگر اس طریقہ کے سوائے اپنی رائے سے تصرف کریگا تو بوجہ نادانی کے خرابی میں پڑیگا
[illegible] کمالات حاصل نہ ہونگے کیونکہ اُسکو ابھی تک یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ یہ پہچانے کہ کس چیز میں روح کا نفع اور کس میں ضرر ہے پس
[illegible] اور حصول درجات آخرت کا طریقہ مذکور ہے اور اسکی حفاظت کے ساتھ دنیاوی زندگی میں جسطرح تصرف کرنا
[illegible] دوم یہ کہ قرآن ذکر ہے اسلیے کہ اسمیں طرح طرح نعمہائے الٰہی کا اور مواعظ و نصائح کا ذکر ہے مترجم کہتا ہے یعنی
[illegible] علوم ظاہری و اسرار باطنی کا ذکر ہے اور مانند اسکے بہت سے علوم کا بیان ہے۔ سوم یہ کہ قرآن میں آنحضرت
[illegible] قوم کے لیے ذکر و شرف ہے کما قال تعالی وانہ لذکر لک ولقومک۔ اور اللہ تعالی نے ہر کتاب سماوی کو جو نازل
[illegible] اہل کتاب والوں کو کہا کہ فاسئلوا اہل الذکر۔ ہاں یہاں ذکرا کی تنوین سے تعظیم مقصود ہے کہ جس سے
[illegible] یہ قرآن عظیم و افضل ہے۔ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ جس نے اعراض کیا اس سے۔ یعنی ذکر سے جو
[illegible] ہے اور بعض نے کہا کہ عنہ یعنی اللہ تعالی سے۔ بہرحال جس نے منہ موڑا قرآن سے یا اللہ تعالی سے فَاِنَّهٗ
[illegible] تو وہ لاویگا قیامت کے روز بوزر۔ یعنی گناہ کا بڑا بوجھ۔ وزرا کی تنکیر تعظیم ہے یعنی وزر عظیم۔ بیضاوی
[illegible] اُسکو دکھ کی اور بوجھ ڈالنے والی بوجہ اسکے منہ موڑنے و کفر و گناہوں کے۔ اور عقوبت کو وزر یعنی
[illegible] والے کی پیٹھ توڑ دیتا اور دکھ دیتا ہے ویسے ہی یہ عقوبت ہے اور شاید کہ وزر سے گناہ
[illegible] کی وجہ سے مراد گناہ لاوے گا۔ اقول شیخ ابن کثیر رح نے بھی گناہ سے تفسیر کی اور فرمایا کہ
[illegible] یعنی جس نے گروہوں میں سے انکار کیا اس قرآن سے تو اسکا وعدہ گاہ جہنم ہے

Marfat.com

یہ حکم عام ہے ہر شخص کے حق مین خواہ عرب کا ہو یا عجم کا یعنی سواے عرب کے ایشیا و یورپ و افریقہ و امریکہ [illegible]
اور کوئی ہو جبکہ اُسکو قران پہونچا اور اُسنے پروا نہ کی انکار کیا اور کچھ غور و فکر نہ کی اور اپنے شبہات کو بحث کر [illegible]
کا مستحق ہے اس حکم مین کوئی خصوصیت عرب کے نہین ہے کما قال تعالی لانذرکم بہ و من بلغ یعنی قران جن [illegible]
اتباع کی اُسنے راہ پائی اور سعید صالح ہوا اور جس نے مخالفت کی وہ گمراہ ہے دنیا مین بدبختی سے جیا اور آخرت [illegible]
یہان یہ مضمون ارشاد ہوا کہ جس نے قران سے منہ موڑا وہ قیامت کے روز گناہ عظیم کا بوجھ لادیگا - یعنی [illegible]
خٰلِدِيْنَ فِيْهِ درحالیکہ ہمیشہ رہینگے اسمین یعنی اس عقوبت و عذاب مذکور مین - یا اس بار گناہ عظیم مین [illegible]
اور مقصود یہ کہ کبھی انکو اپنی کمائی ہوئی کھیتی سے چھٹکارا نہین ہے - اگر کہا جاوے کہ اعرض اور فانہ اور یحمل [illegible]
جمع ہے - تو جواب دیا بیضاوی رح نے کہ اسم من موصول لفظ مین مفرد ہے تو اعرض وغیرہ مین ضمیر بلحاظ لفظ کے ہے لیکن معنی [illegible]
جو کوئی ہو کتنے ہی ہون جو ایسے ہون تو باعتبار معنی کے خالدین جمع فرمایا ہے یعنی جو کوئی ایسا ہو کہ اعراض کرے تو اسمین جو [illegible]
متحقق ہوا تو آخرت مین سب کا عذاب مجموعی ہے سب کے سب اسی عذاب مین دائم رہینگے - **وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ**
حِمْلًا - اور برا ہے انکے واسطے یہ بوجھ قیامت کے روز از راہ برداشت کرنے و لادنے کے - قال البیضاوی و ساء لہم ای [illegible]
اور اسمین ایک ضمیر مبہم ہے جسکی تفسیر آیندہ حملا ہے اور مخصوص بالذم محذوف ہے یعنی ساء لہم حملا وزرہم - اور لہم بلام [illegible] قولہ تعالی ہیت لک
کے لام واسطے بیان کے ہے - قال ابن کثیر حاصل آنکہ بئس الحمل حملہم - برا ہے بوجھ اٹھانا یہ انکا بوجھ اٹھانا - اگر کہا جاوے کہ ساء یہان بمعنی
بئس لینے مین مخصوص بالذم محذوف ماننا پڑتا ہے تو ساء بمعنی احزن - کیون نہ لیا جاوے عرب بولتے ہین ساءہ ذلک - ای احزنہ [illegible]
غمگین کیا تو یہان یہ معنی ہونگے کہ انکو یہ بوجھ گناہ کا غمناک کریگا - جواب دیا بیضاوی رح وغیرہ نے کہ ہان ولیکن اس صورت مین لہم [illegible]
زائدہ وغیرہ ماننا پڑیگا کیونکہ ساءہم بدون لام بوجہ متعدی ہونے کے آتا ہے اور علاوہ اسکے حملا کے نصب مین تکلف ہوگا کیونکہ جب
یہ ہووے کہ غمگین کریگا انکو یہ بوجھ تو حق فاعل مرفوع چاہیے اور باوجود اسکے کچھ زیادہ معنی کا افادہ نہین ہے تا کہ حال [illegible]
فاعل وزر - قرار دیا جاوے - اقول اور اول واضح ہے اور اسمین مخصوص بالذم کی تقدیر موافق محاورہ شائع فصیحہ کے ہے - پھر اللہ تعالی
نے یوم القیامہ مذکور کی توضیح فرمائی - **يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ** وہ دن کہ جسمین صور پھونکا جائیگا - یہ مجہول [illegible]
کی قرارت مین ننفخ - بنون اول ہے یعنی ہم صور پھونکینگے اور مراد یہ کہ ہم حکم دینگے صور پھونکنے کا - **وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ** [illegible]
اور ہم محشور فرماوینگے اُس روز مجرمون یعنی کافرون کو جو قران سے منکر رہے تھے اس حالت مین کہ انکی [illegible]
نفخ صور اول مرتبہ ہوگا تو تمام مخلوق سب مرجاوینگے کوئی زندہ نہین رہیگا پھر دوبارہ نفخ صور مین [illegible]
جاوینگے اور حشر مین جمع کیے جاوینگے اور دونون نفخہ کے بیچ مین چالیس سال کا فرق ہوگا اور [illegible]
وہ مراد ہے کہ وہی یوم حشر و قیامت ہے - پھر رہا بیان اسکا کہ صور کیا چیز ہے اور کفار ازرق چشم محشور ہونگے [illegible]
لکھا کہ حدیث مین ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صور کیا ہے فرمایا کہ قرن ہے [illegible]
مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آیا کہ صور ایک قرن عظیم ہے کہ اسکا چکر چوڑا بقدر آسمانون و زمین [illegible]
پھونکیگا - اور ایک حدیث مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین کیونکر مطمئن آرام مین ہو جاؤن اور حال یہ کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیا
[illegible] اللہ تعالےٰ کافی ہی اور اچھا وکیل ہی ہم نے اپنے اللہ تعالےٰ پر بھروسا
[illegible] ہین کہ وہ قرن عظیم ہی اور یہی صحابہ رضی اللہ عنہم و تمام سلف و خلف کا
[illegible] مین سے کچھ کبھی معائنہ نہین کیا گیا لہٰذا اسمین قیاس دوڑانے سے روکتے
[illegible] کچھ جا ہا مشاہدہ کرا دیا بالجملہ اسپر ایمان لانا ضروری ہی۔ پھر شیخ ابن کثیر رہ نے
[illegible] یہ ہین کہ ہولناک امور قیامت کے دیکھنے سے اور سختی کی وجہ سے کافرون کی
[illegible] اور بیضاوی و خطیب وغیرہ نے لکھا کہ زرقا یعنی ازرق چشم اور ساتھ ہی کافرون کے چہرے
[illegible] کا اور زرقت ایک قسم کی سبزی آنکھ مین جیسے بلی کی آنکھون مین ہوتی ہی اور اہل عرب وغیرہ
[illegible] ہین اور اُنکے نزدیک بہت معیوب ہی اسی واسطے دشمن کی ہیات بیان کرتے ہین اُسکو ازرق چشم
[illegible] عمیا۔ اور بیضاوی رہ نے بھی کہا کہ یا زرق سے مراد اندھے۔ مترجم کہتا ہی کہ شاید اُسکی وجہ یہ ہی کہ دوسری
[illegible] القیامۃ علی وجوہہم عمیا و بکما و صما۔ یعنی ہم کافرون کو محشور کرینگے قیامت کے روز اُنکے چہرون کے بل پر اندھے
[illegible] زرقا سے مراد اندھے ہین اور شاید یہ ہو کہ ہول و خوف سے آنکھون کی تپلی پھٹ جاوے یا شدت نور سے اُنکی
[illegible] یہ لوگ ہمیشہ کفر و ضلال کی تاریکی مین رہے ہین اور بعض نے کہا کہ یہ کنایہ ہی شخوص سے یعنی آنکھین پھٹی رہجانا
[illegible] فیہ الابصار۔ یعنی جس دن مین کہ بینائی کو شخوص ہوگا۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہ آپ نے تاویل مین کہا
[illegible] کے مقامات و حالات متعدد ہین ایک وقت تو ایک حال پر ہونگے اور دوسرے وقت دوسرے حال پر ہونگے یہانتک کہ فیصلہ
[illegible] جاوین۔ اِس روایت کے موافق یہ معنی ہوسکتے ہین کہ اس حالت مین ازرق چشم محشور ہون پھر اندھے ہون۔ یا اول
[illegible] اُٹھے اور ہولناک قیامت دیکھتے ہی ٹکٹکی باندھے آنکھین پھاڑے رہجاوے پھر اس حالت سے ازرق چشم ہو جاوے
[illegible] یَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ۔ آہستہ باتین کرینگے آپس مین۔ اس وجہ سے کہ اُنکے سینہ خوف و ہول و دہشت
[illegible] آواز نکلیگی پس آپس مین بعضے بعضون سے کہینگے کہ۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا۔ تم ٹھہرے نہین مگر دس راتین
[illegible] ن اُنکے تابع ہین یعنی دس رات دن۔ ایک قول مین ہی کہ دنیاوی حیات و توقف کا بیان کرینگے کہ وہان ایک عشرہ
[illegible] کا بیان ہی کہ عالم برزخ و قبور مین عشرہ رہنے پائے ہو۔ و بقولی دونون نفخہ کے درمیان چالیس سال کی مدت
[illegible] ہونگے۔ ولیکن یہ قول صرف اِن لوگون کا ہوگا جو نفخہ اول کے صدمہ سے ہلاک ہوئے ہین اور ظاہر
[illegible] نے کہا کہ مراد قیام دنیا ہی پس اپنی دنیاوی حیات کو وہان بہت قلیل ہفتہ عشرہ سمجھینگے بوجہ اسکے کہ وہ زائل
[illegible] کے مقابلہ مین بہت قلیل ہی یا اسپر تاسف کرکے کہینگے جب ایسے سخت عذاب دیکھینگے کہ معاذ اللہ منہا
[illegible] اسی وجہ سے ہوئے کہ اُنھون نے اس قلیل حیات کو جو پلک مارتے گذر گئی اپنی خواہشون کے
[illegible] توقف کے زمانہ کا بیان ہو یعنی قبور مین بہت کم رہے اور دوسری آیت مین صریح آیا ہی کہ سخت
[illegible] کے وقت کو بھی قلیل بیان کرینگے کما قال تعالےٰ ویوم تقوم الساعۃ یقسم المجرمون

ما لبثوا غیر ساعۃ الآیہ یعنی اور جب قیامت کا دن ہوگا [illegible]
شیخ ابن کثیر رح نے صرف قول اول ذکر کیا اور کہا کہ وہ دنیا میں اپنے ٹھہرنے [illegible]
کم لبثتم فی الارض عدد سنین قالوا لبثنا یوما او بعض یوم فاسئل العادین یعنی پوچھا جائیگا کہ زمین میں [illegible]
کچھ کم پس اس کو شمار کرنے والوں سے پوچھ لے - اللہ تعالی نے فرمایا - نحن اعلم بما یقولون [illegible]
کہتے ہیں یعنی خفیہ کرکے باہم کہتے ہیں اور سچ نہیں ہے اور ہم خوب جانتے ہیں - اذ یقول امثلهم [illegible]
الا یوما جب کہتا ہے انمیں کا امثل یعنی افضل از راہ طریقہ کے یعنی راے و کام میں کہ تم نہیں ٹھہرے مگر ایک [illegible]
راے سب سے افضل ہوگی وہ انکو یہ کہیگا کہ ایک روز ٹھہرے ہو - قال ابن کثیر رح یعنی قیامت کے روز دنیا [illegible]
کوتاہ ہوگی کیونکہ دنیا اگرچہ اسکی اوقات مکرر ہیں اور روز و شب و ساعات متعدد ہیں مگر حقیقت میں گویا ایک [illegible]
اسکو کوتاہ و قلیل تبلاوینگے - اور لکھا کہ گویا غرض کافروں کی اس خفیہ باتیں بنانے سے یہ ہے کہ انپر جو عذاب ہے [illegible]
اسکو اپنے اوپر سے ہٹادیں اسی واسطے قسم کھاوینگے کہ ما لبثوا غیر ساعۃ - ایک ساعت سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے [illegible]
ہیں اور جواب اسکا ظاہر ہے فی قولہ تعالے - قال ان لبثتم الا قلیلا لو انکم کنتم تعلمون - یعنی فرمایا کہ تم نہیں ٹھہرے مگر قلیل [illegible]
یعنی تمہارا ٹھہرنا دنیا میں قلیل تو تھا اگر تم جانتے ہوتے تو تم اس فانی کو ترک کرتے اور باقی کو اختیار کرتے - اور فی قولہ تعالے [illegible]
فیہ من تذکر الآیہ - یعنی کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی کہ اسمیں متذکر کو تذکرہ ہوجاوے یعنی اسکے واسطے کافی وقت تھا اگرچہ درحقیقت [illegible]
ف — وفی اشارات الشیخ ابن العربی بالتلخیص ان قولہ تعالے کذلک نقص علیک من انباء الآیہ - احوال سالکین سابقین و [illegible]
واصلین تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فواد کی تسکین و تمکین ہو اور مقام استقامت حاصل ہو اور جیسے حکم ہوا کہ فاستقم کما امرت [illegible]
یہ دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل تھے کیونکہ آپ کو تمام کے مقامات پر اطلاع دی گئی تاکہ ان مقامات تک پہونچ [illegible]
آپ کے خاص مقامات تک آپ کو ترقی ہو فافہم قولہ من لدنا ذکرا - ذکر اعظم وہ قرآن سے ذکر ذات ہے - قولہ من اعرض عنہ - اعراض وہ [illegible]
ناپاک اشیاے شہوات نفس و طبیعت کی طرف توجہ سے ہے - قولہ ینفخ فی الصور - ارواح کو دوبارہ اجسام کی طرف بھیجنے کے لیے [illegible]
قولہ نحشر المجرمین یومئذ زرقا - مجرم جو ملازم اجرام رہے ہیں زرق یعنی اندھے اٹھائے جاوینگے اسطرح کہ انکی آنکھیں کی پتلی [illegible]
یا نہایت قبیح صورت میں جس سے بندر و سور اچھے نظر آوینگے یہ لوگ خفیہ باتیں کرینگے بوجہ شدت خوف کے یا بوجہ اسکے کہ کلام [illegible]
پس یہ لوگ مدت قیام حیات دنیوی کو بہت قلیل بیان کرینگے اسلیے کہ جلد گذر گئی اور جو شخص انمیں سے عقل میں کچھ [illegible]
وہ اور زیادہ اس مدت کو قلیل بیان کریگا - ف — وفی العرائس قولہ تعالی کذلک نقص علیک الآیہ [illegible]
انپر موسی علیہ السلام کا غیرت کھانا واسطے شان الہی کے اور گوسالہ ذبح کرکے جلا دینا اور شان قدم کو حدوث [illegible]
الذی لا الہ الا ہو بیان فرما دیا تو اسکے بعد فرمایا کہ جیسے ہم نے واقعات اولین اور جو انکے ساتھ [illegible]
اخبار ان لوگوں کے بیان کرتے ہیں جو امتحان میں ڈالے گئے اور عبرت کردیے گئے تاکہ انکے آثار سے لوگ [illegible]
ابن عطا رح نے کہا یعنی بیان کے بعد بیان اور نصیحت کے بعد نصیحت بیان کرتے ہیں [illegible]
کیا ہے بیان فرمایا بقولہ - وقد آتیناک الآیہ - ذکر لدنی سے اشارت [illegible]

Marfat.com

...اور تعالے غیوب مین رکھے ہین

...پھر اسرار پوشیدہ نہ ہونگے اور ایسا ہی ہم نے اسرار پوشیدہ

...مکشوف ہونگے اول یعنی قافلہ سالار کے واسطے اپنے تابعین پر وقوف

...پھر اللہ تعالے نے کافرون کے سوال کا جواب دیتے ہوے امور

...قیامت کا علم عطا فرمایا۔

...ينسفها ربي نسفا ۝ فيذرها قاعا صفصفا ۝ لا ترى

...اونکو بکھیرے گا میرا رب اوڑا کر پھر کر چھوڑے گا زمین کو چٹپڑ میدان نہ دیکھے تو

...يومئذ يتبعون الداعي لا عوج له وخشعت الاصوات

اوس دن پیچھے دوڑینگے پکارنے والے کے ٹیڑھی نہین جسکی بات اور دب گئین آوازین

...الا همسا ۝ يومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن

...مگر کھسکسی آواز اوس دن کام نہ آویگی شفاعت مگر جسکو حکم دیا رحمن نے

...ورضي له قولا ۝ يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون به علما

وہ جانتا ہی جو اونکے آگے اور پیچھے اور یہ قابو مین نہین لاتے اوسکو دریافت کر کر

وعنت الوجوه للحي القيوم وقد خاب من حمل ظلما ۝ ومن يعمل من الصالحات

...اوس جیتے ہمیشہ رہنے کے اور خراب ہوا جسنے بوجھ اوٹھایا ظلم کا اور جو کوئی کرے کچھ بھلائیان

وهو مؤمن فلا يخاف ظلما ولا هضما ۝

اور وہ یقین رکھتا ہو سو اوسکو ڈر نہین بے انصافی کا اور نہ دبانے کا

ويسئلونك اور تجھ سے سوال کرتے ہین **عن الجبال** ۔ پہاڑون سے۔ ابن جریج نے کہا کہ قریش نے پوچھا یعنی بطور ...استہزا کے کہ آپ کا پروردگار قیامت مین ان پہاڑون کو کیا کریگا۔ بیضاوی رح نے کہا کہ بنو ثقیف مین سے ایک نے پوچھا تھا ...نے کہا کہ سوال پہاڑون سے یہ تھا کہ قیامت کے روز باقی رہینگے یا نہین۔ **فقل** پس تو کہدے۔ یہان جواب بفا بیان فرمایا ...جواب مین فا نہین ہی ہر مانند قولہ تعالی یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو۔ اور مانند قولہ تعالے یسئلونک عن الیتامی قل ...ایسے دیگر سوالات اسی سورہ بقرہ مین ہین جنکے جواب مین فا نہین ہی۔ تفسیر کبیر و سراج مین ہی کہ فرق دونون مین ہی ...مسئلہ فرعی کے جواب مین تاخیر بیان جائز ہی تو مقرون بحرف فا کی تعقیب نہین فرمایا۔ بخلاف اس مسئلہ کے ...اور ایسے مسائل مین تاخیر بیان نہین جائز ہی اسی واسطے مقرون بفا کی تعقیب جواب دیا کہ فقل یعنی پس **...نسفا** ۔ نسف کریگا انکو میرا رب نسف کرنا۔ یعنی دور کر دیگا انکو انکی جگہون سے اور اڑا دیگا۔ کذا قال ...بغوی رح نے کہا کہ پہاڑون کو مانند ریگ کر کے انپر ہوا بھیجیگا کہ وہ انکو اڑا دیگی۔ **فیذرها** ...پہاڑون کی جگہون کو قاع صفصف۔ واضح ہو کہ قولہ فیذرہا۔ کی ضمیر مین دو قول ہین

ایک یہ کہ ضمیر مذکور جبال کی طرف راجع ہی مگر مضاف محذوف ہی ای فیلذ رمقاماتہا... ذکر کیا جو بظاہر ترجیح پر مشعر ہی - دوم یہ کہ ضمیر مذکور زمین کی طرف راجع ہی - اور شیخ ابن کثیر رح نے اسی ... نہین ہوا ہی تو بیضاوی رح نے جواب دیا کہ اگرچہ زمین کا ذکر صریح نہین ہی ولیکن پہاڑون کا ذکر اسپر دلالت کرتا ... ہوتا ہی خطیب رح نے اسی قول کو مقدم کیا ہی - بیضاوی نے لکھا کہ قاع بمعنی خالی اور صفصف بمعنی مستوی گویا اجزاء ... شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ قاع زمین ہموار اور صفصف اُسکی تاکید ہی اور خطیب رح نے بھی اسی کی نسبت کی ... مترادف کے ہین - حاصل معنی یہ ہوے کہ اللہ تعالی قیامت کے روز پہاڑون کو مثل ریگ کے کرکے اُڑا دیگا اور ... زائل کر دیگا پس زمین کو ایسا چھوڑ دیگا کہ اُسکے اجزاء برابر ہموار ہونگے - شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ بعض کے نزدیک وہ زمین ... نہ درخت - اور کہا کہ قول اول اولی ہی اگرچہ یہ دوسرے معنی بھی بطور لازم آنے کے مراد ہین یعنی مستوی برابر ہونا ... وغیرہ کسی چیز سے اونچائی نیچائی نہ ہو لہذا فرمایا - **لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا** نہین دیکھیگا تو زمین مین کجی اور ... ابن کثیر رح نے لکھا یعنی اُس روز زمین مین نہ وادی ہوگا اور نہ اُبھار اور نہ پستی اور نہ بلندی - یہی قول ابن عباس و عکرمہ ... حسن بصری وضحاک وقتادہ اور بہت سے سلف صالحین کا ہی - اگر کہا جاوے کہ متواتر قراءت یہان عوج بکسر اول ہی اور یہ صفت معانی ... کرتی ہی جیسے اعتقاد عوج - اور عوج بفتح اول البتہ صفت اعیان کی ہوتی ہی جیسے زمین عوج تو یہان بالفتح چاہیے تھا کیونکہ صفت ... یا اعوجاج ہونا - جیسا کہ بیضاوی نے عوج کی تفسیر مین اعوجاج کہا اسی وجہ سے کہ یہان صفت زمین کی ہی جو اعیان مین سے ہی ... مین سے - جواب یہ ہی کہ یہان عوج بالکسر لانے مین اعوجاج کی پوری طرح نفی ہی گویا یہ معنی ہین کہ اگر زمین کی برابری محسوس اور ... ہوشیار لوگون کو جمع کیا جاوے تو وے ضرور مستوی ہونے کی گواہی دین حتی کہ اگر علم ریاضی وہندسہ جاننے والون سے ... لیجاوے تو وے علمی استدلال سے اُسکی برابری کا حکم لگا دین پس یہ کمال برابری ہی - بیضاوی رح نے کہا کہ قاعا وصفصفا اور ... لاتری فیہا عوجا الخ - یہ سب حال واقع ہین پس اول کے دونون تو باعتبار احساس کے ہین اور تیسرا حال باعتبار قیاس کے ہی یعنی جس ... وہ قاع اور صفصف ہی اور مقیاس علمی مین اُسکی یہ حالت کہ لاتری فیہا عوجا الآیہ - **يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ** ... بیضاوی رح نے لکھا کہ یومئذ ای یوم اذ نسفت الجبال - اضافت یوم کی بجانب وقت نسف ہی اور ہو سکتا ہی کہ یوم القیامۃ سے دوسرا ... بدل ہو یعنی اول بدل تو یوم ینفخ فی الصور - ہی اور یہ دوسرا بدل ہی گویا فرمایا کہ بروز قیامت یہ ہوگا پھر اول بدل مین فرمایا کہ بروز ... پھر فرمایا کہ اُس روز کہ الخ - اور اول قول پر معنی یہ کہ بروز وقت نسف الجبال کی پیروی کرینگے داعی کی کہ نہین کجی ہوگی داعی کے ... اور داعی پکارنے والا - خواہ نیک راہ کی طرف جیسے رسول ہوتا ہی اور خواہ بُری راہ کی طرف جیسے شیطان - یہان داعی سے مراد ... تو بیضاوی رح نے لکھا کہ داعی جو اللہ تعالی کی طرف سے ہو کہ لوگون کو محشر کی طرف بلاوے کہا گیا کہ وہ اسرافیل علیہ السلام ہین جو بیت المقدس ... کے صخرہ پر کھڑے ہو کر پکارینگے پس لوگ ہر طرف سے اُنکی طرف دوڑینگے - اقول یتبعون تشدید تاء مین جاننا ہی یعنی پیروی کو ... جلد ہی متوجہ ہونگے - اور ابو صالح رح سے روایت ہی کہ اسرافیل صور لیکر صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر آواز دینگے کہ ای ... ای ریختہ جمڑو اور ای پاشیدہ گوشتو اور ای متفرق شدہ اعضاء و جوڑ چلو واسطے پیشی حضرت الرحمن عزوجل کے کہ اللہ تعالی حکم ... فرماتا ہی کہ حکم فیصل کے واسطے حاضر ہو پس ہر جانب سے اس آواز کی طرف متوجہ ہو کر جلدی کرینگے - شیخ امام ابن کثیر رح ...

[illegible] الداعی کی بقدر حق قبول کرینگے جہان حکم ہوگا۔ یہ بات اگر دنیا مین کرتے تو انکو نافع
[illegible] اسکی قوله مهطعین الی الداع الآیه و مانند اسکے آیات ہین اور محمد بن کعب
[illegible] قیامت کے روز تاریکی مین محشور فرماویگا اور آسمان طی کردیا جائیگا اور سارے
[illegible] اور پکارنے والا پکاریگا تو لوگ اسکی آواز کی پیروی کرکے اسکا قصد کرینگے یہی ہے قوله
[illegible] نے فرمایا که لاعوج له یعنی اس سے مُڑ نہ جاوینگے۔ اور ابو صالح نے کہا کہ لاعوج له۔ ای لاعوج عنہ
[illegible] **الاصوات للرحمن** اور پست ہوجاوینگی آوازین واسطے الرحمن کے یعنی ہیبت الٰہی
[illegible] نے کہا یعنی ساکن ہوجاوینگی آوازین اور یہی سدی کا قول ہے اور بعض نے کہا کہ اسرافیل صور پھونکینگے
[illegible] ہوجائینگے اور آوازین بہ جہت ہیبت الٰہی کے ساکن ہونگی یعنی کوئی کلام نہ بولیگا بدلیل قوله تعالی یوم یات لا تکلم
[illegible] حدیث مین ہے که آوازون سے مراد کلامی آوازین ہون۔ اور اکثر مفسرین نے یہان قدم دجال کی آوازین
[illegible] واسطے ہیبت الٰہی کے پست ہوجاوینگی۔ **فلا تسمع الا همسا** پس تو نہین سنیگا مگر ہمس سعید بن جبیر
[illegible] روایت کی یعنی آواز قدم کی رفتار کی۔ اور ایسا ہی عکرمہ و مجاہد و ضحاک و ربیع بن انس و قتادہ و ابن زید وغیرہم
[illegible] مجاہد نے کہا کہ ہمس یعنی آواز خفی۔ اور اسی سے ہمس ماخوذ ہے جو اونٹ کے پیرون کی آواز ہوتی ہے اور یہ تفسیر بھی آئی ہے
[illegible] اقدام کی آواز جو محشر جانے مین ہوگی انتہی۔ علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی که ہمس آواز خفی اور یہ روایت
[illegible] بھی ہے۔ اور سعید بن جبیر رح نے کہا کہ باتین و قدمون کی آواز۔ پس سعید بن جبیر نے دونون قول کو جمع کردیا اور آیت مین
[illegible] آوازون کے ساکن و پست ہوجانے کا بیان ہوا قول یعنی مراد یہ ہو که اللہ تعالی کی ہیبت سے آوازین سب
[illegible] آواز کلامی ہو یا آواز اقدام بحالت رفتار جانب محشر ہو اور اولی یہ ہے که خشوع بھی دو طرح لیا جاوے پس کلامی
[illegible] اور قدمون کی آوازین اونٹ کی چال کی طرح ہمس ہون یعنی کھس کھساہٹ سنائی دے اور کچھ نہ محسوس
[illegible] حالت سے لوگون کی زبانین سکوت مین ہونگی آواز نہ نکلیگی اور پیرون کی رفتار کی آوازین صرف
[illegible] جبیر رح نے کہا که کلام نفعی کبھی ہوگا اور کبھی نہین ہوگا۔ **یومئذ لا تنفع الشفاعة** اس روز
[illegible] یعنی کسی شخص کی شفاعت نافع ہوگی یا کسی شخص کو شفاعت نفع نہ دیگی۔ **الا من اذن له الرحمن**
[illegible] لیے شفاعت کرنے کی اللہ تعالی نے اجازت دی ہو یا اگر اس شخص کو نفع دیگی جسکے حق مین اللہ تعالے
[illegible] شفاعت کی اجازت دی ہو تو اسکو نافع ہوگی۔ بیضاوی رح نے یہ دونون معنی اس توجیہ کے ساتھ لکھے
[illegible] شفاعت سے ہے یعنی الا شفاعة من اذن۔ پس معنی یہ ہین که اس روز شفاعت کسی شخص کی نافع
[illegible] اجازت دیکر شفاعت کرے تو اسکی شفاعت قبول کیجاویگی۔ یا بہ استثناء اعم المفاعیل
[illegible] شخص کو مگر اسکو جسکے حق مین اللہ تعالے نے سامعین کو شفاعت کی اجازت دی ہے تو شفاعت
[illegible] شیخ ابن کثیر رح کا ظاہر کلام اسطرف مائل ہے که شافع و مشفوع دونون کو شامل ہے
[illegible] استثناء اس شخص سے کے جسکو اجازت شفاعت ہے تو وہ جسکے حق مین شفاعت کرے

Marfat.com

نافع ہوگی ولیکن وہ ایسے ہی شخص کے حق مین شفاعت کریگا جسکے حق مین اللہ تعالی کی رضامندی [illegible]
نظائر اُسکی دیگر آیات مین مانند قولہ تعالی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ - یہ تو شفاعت کرنے [illegible]
اجازت پائی ہو - و مانند قولہ وکم من ملک فی السموات لا تغنی شفاعتہم شیئا الا من بعد ان یاذن اللہ [illegible]
الا لمن ارتضی - یہ مشفوع کے واسطے ہی کہ جنکو اجازت شفاعت ہوگی وہ شفاعت نہین کرینگے کسی کی [illegible]
صحیحین مین کئی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی باوجودیکہ آپ سید اولاد آدم و اکرم الخلائق ہین [illegible]
علی الاطلاق سب سے افضل ہی آپ فرماتے ہین کہ مین عرش کے نیچے جاؤنگا اور اللہ تعالی کے لیے سجدہ مین گر پڑونگا [illegible]
وہ کھول دیگا جسکا مجھے ابھی احصار نہین ہی پس مجھے اسی طرح سجدہ مین چھوڑیگا جب تک چاہیگا پھر فرمادیگا ای محمد اپنا سر اٹھا [illegible]
سنی جائیگی اور مانگ تجھے دیا جائیگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس میرے
حد مقرر فرمادیگا مین اُس حد تک والون کو جنت مین داخل کردونگا پھر دوبارہ جاؤنگا - آپ نے چار مرتبہ عود کا حال ذکر کیا اور
حد تک سفارش قبول ہوئی - مترجم کہتا ہی کہ شاید حد مقرر کرنے مین ایک حکمت یہ ہی کہ اگر آپ کے واسطے حد نہ ہوتی تو آپ ہی بذات
تمام اولین و آخرین کو نکال لیتے اور پھر دوسرے انبیاء و اولیاء و ملائکہ شفاعت کرنے کی فضیلت سے محروم رہجاتے حالانکہ آپ
والون مین سے بہت اس مرتبہ پر آپ کے طفیل مین ہونگے - اور حدیث مین ہی کہ اللہ تعالی فرماویگا کہ نکال لو تم لوگ جہنم مین سے اس
جسکے قلب مین مثقال ایمان سے ہو پس ایک مخلوق کثیر نکال لینگے پھر فرمادیگا کہ نکال لو جہنم سے اُس شخص کو جسکے قلب مین نصف مثقال
مین سے ہو - اور نکال لو جہنم سے جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہو اور نکال لو جہنم سے جسکے دل مین مثقال کے ذرہ کا ادنی کا [illegible]
جیسا کہ حدیث مین مصرح ہی - حاصل آنکہ شفاعت نافع نہ ہوگی مگر اُس شخص سے یا اُسکے واسطے جسکے لیے اجازت ہو - ورضی لہ قولا
اور پسند کیا ہو اُسکا کوئی قول - اگرچہ فقط لا الہ الا اللہ ہو - پس آیت مین دلیل ہی کہ شفاعت نہ ہوگی کسی کی سوائے مومنین کے جیسا
معالم وغیرہ مین تصریح کردی ہی - بیضاوی رح کی تفسیر مین باعتبار دونون احتمال کے اسطرح تفسیر کی کہ قولہ ورضی لہ قولا یعنی اللہ تعالی نے [illegible]
کیا اسکا قول دربارہ شفاعت کے بوجہ اسکے کہ اللہ تعالے کے یہان اُسکی منزلت و مرتبہ ہی یا یہ معنی ہین کہ پسند کیا اُسکے واسطے [illegible]
شافع کا یعنی وہ بندہ مومن ہی کہ اُسکے حق مین مخلص مومن نے جو سفارشی قول کہا اُسکو اللہ تعالی نے پسند فرمایا - سراج مین کہا کہ [illegible]
قولا یعنی اُسکا کوئی قول پسند کیا - اگرچہ خالی ایمان ہو اور ابن عباس رض نے کہا کہ وہ لا الہ الا اللہ ہی - اور [illegible]
کسی کی شفاعت نہ ہوگی - مترجم کہتا ہی کہ سراج وغیرہ کی تفسیر کی توضیح یہ ہی کہ شفاعت اُسکے واسطے ہوگی جسکا کوئی قول [illegible]
لا الہ الا اللہ ہی کیونکہ اگر لا الہ الا اللہ نہ ہو تو کفر ہوگا اور کفر یا اسپر مبنی کوئی قول پسند نہ ہوگا اور وہی قول [illegible] ایمان
چونکہ ایک قول پر دلالت کرتا ہی کہ ایک قول پسند ہو تو لا الہ الا اللہ ہی ایک قول ہی لہذا جسنے صرف لا الہ الا اللہ کہا اُسکے حق مین [illegible]
قول پسند کیا پس وہ لائق شفاعت ہی اسی جہت سے یہان دلیل واضح معلوم ہوئی کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ [illegible]
جنکو وہ گناہ جانتا رہا ہی تو یہ شخص اگرچہ فاسق ہی اور مرتکب گناہان کبیرہ ہی ولیکن شفاعت اُسکے واسطے نافع ہوگی [illegible]
حدیث مین ہی کہ حضرت سرور عالم صلعم نے فرمایا کہ شفاعتی لاہل الکبائر من امتی یعنی میری شفاعت میری [illegible]
مترجم کہتا ہی کہ اِس مین کچھ شک نہین رہا کہ اہل کبیرہ مستحق شفاعت ہین اور یہ گنہگار [illegible] واسطے بہت [illegible]

[illegible] ین جاتا رہتا ہو تو لا الہ الا اللہ کی تصدیق نہین رہتی ہو بلکہ شکوک پیدا ہوتے ہین
[illegible] ین پر شرم و ندامت اور اُنکو گناہ جانتے رہنا اور ڈرنا ضرور ہو اگرچہ سرزد ہوجاوین
[illegible] یہ کفر ہو - حاصل یہ کہ جس نے دنیا مین لا الہ الا اللہ کہا اور دلی تصدیق سے کہا
[illegible] گنہگار ہو اور وہ شفاعت کے لائق ہو اگر اجازت ہوجاوے اور اُسکی دلی تصدیق کو
[illegible] مین داخل ہونے کے بعد مین اللہ تعالی خوب جانتا ہو لہذا فرمایا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
[illegible] جانتا ہو جو اُنکے روبرو ہو اور جو اُنکے پیچھے ہو - بیضاوی رح نے لکھا یعنی جو احوال اُنکے پہلے ہوچکے اور
[illegible] مین جبلب نے کہا کہ ما بین ایدیہم - امور خلائق جو آخرت مین اُنکے روبرو ہین اور ما خلفہم جو امور دنیا اُنکے
[illegible] ما بین ایدیہم وہ اعمال جو اُنھون نے آگے کیے اور ما خلفہم جو پیچھے چھوڑے اور شیخ امام ابن کثیر رح کی تفسیر
[illegible] یعنی اللہ تعالی تمام خلائق کو محیط ہو یعنی علم اُسکا سب مخلوق کو محیط ہو وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا
[illegible] اسکے ساتھ از راہ علم کے یعنی علم مخلوقات کا اللہ تعالی کی معلومات کو محیط نہین ہو - اقول پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالی تو
[illegible] قابل ہے ہمہ اگر مومن اولائق شفاعت ابتدا مین ہو تو اُسکے لیے ابتدا مین شفاعت کی اجازت ہوگی اور اگر
[illegible] ہونے کے بعد قابل شفاعت ہو تو بھی وہ جانتا ہو اور اگر درحقیقت اُسکے دل مین یقین ہی نہین ہو تو وہ خوب جانتا ہو اور
[illegible] مخلوق مین سے کسی کو مجال نہین ہو کہ وہ اپنے بارہ مین یا کسی دوسرے کے بارہ مین کسی لیاقت یا عدم لیاقت کا
[illegible] وغیرہ نے ذکر کیا کہ بعض کے قول مین ضمیر بہ - راجع بحق عزوجل ہو اقول حاصل اس صورت مین یہ ہوگا کہ اللہ تعالی
[illegible] اور مخلوق مین سے کوئی نہین کہ اُسکا علم جناب باری تعالی کی ذات یا صفات یا معلومات مین سے کسی کو
[illegible] وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ابن عباس و بہت سے علماء سلف نے کہا یعنی پست و ذلیل و سرافگندہ ہوگئے تمام خلائق
[illegible] الحی القیوم کے واسطے الحی جو کبھی نہین مریگا اور القیوم جسکی شان سے خواب نہین اور وہ ہر چیز کی حفظ و تدبیر پر قائم ہو پس
[illegible] کمال ہو اور اسکے سوائے جو کچھ ہو سب اُسی کی طرف محتاج ہو کسی چیز کا قوام نہین مگر اُسی کے ساتھ بیضاوی رح
[illegible] بادشاہ کی قید مین ہون پس وجوہ خلائق کے پست و ذلیل ہین اپنے تعالی عزوجل کے واسطے جیسے
[illegible] دست [illegible] کے - اور کہا کہ ظاہر آیت تو یہی ہو کہ تمام خلائق خواہ صالح ہون یا کافر ہون سب کی یہی کیفیت قبضہ
[illegible] ہو بھی جو کہتا ہو کہ صرف کفار مراد ہون - سراج مین لکھا کہ چہرے یعنی لوگ اس روز عاجز و مطیع سرافگندہ
[illegible] فقط اللہ تعالی عزوجل کے واسطے کھل جاویگی اور چہرہ ذکر کر کے لوگ مراد لیے گئے اسواسطے کہ مخلوق
[illegible] مین سامنے رب عزوجل کے ہوا تو باقی بدن تو ضرور خضوع مین ہوگا اور اسواسطے کہ مخلوق
[illegible] ہین - بالجملہ تمام چہرے اُسی روز اپنے رب عزوجل کی حضور مین عاجز و سرافگندہ و ذلیل ہوئے ہوئے
[illegible] وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اور برباد خوار ہوا وہ جس نے کچھ ظلم اُٹھایا - ابن جریج
[illegible] الشرک لظلم عظیم - اور یہی بیان ظاہر ہو بدلیل دوسری قسم کے جو مومنین ہین وَمَنْ
[illegible] نیکیون مین سے - یعنی بعضی نیکیان کین - وَهُوَ مُؤْمِنٌ درحالیکہ

Marfat.com

وہ مومن ہو۔ **فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا** ۔پس وہ نہیں خوف کریگا کمی ونقصان ثواب کا جو وعدہ دیا گیا [illegible]
کا یعنی شکستگی وبربادی کا۔ قولہ من الصالحات ۔من تبعیضہ ہو یعنی بعض طاعات اذ کلہن کما فی [illegible]
نہین ہین پس طاعات صالحات مین سے موافق اپنی طاقت ووسعت کے ادا کرے کیونکہ اللہ تعالی [illegible]
کرسکتا اور حدیث مین ہو کہ لن یشاد الدین احد الا غلبہ ۔ دین مین جس نے سختی سے مقابلہ کیا دین ہی [illegible]
آسانی سے جانتک ہوسکے ادا کرے اور جس نے اپنے اوپر سختی کو اٹھایا اور آسان خیال کیا تو آخر وہ شخص [illegible]
اسپر غالب ہوجاتا ہو پس اندازہ وآسانی ونرمی سے ادا کرے ۔کمافی السراج ۔ قولہ قد خاب من حمل ظلما [illegible]
ہو وہ قیامت مین خوار وبرباد ہوگا کیونکہ اللہ تعالی ہر ایک حقدار کو اسکا حق دلوائیگا یہانتک کہ سینگون والے [illegible]
بکری پر جو اسنے ظلم کیا ہو اسکا قصاص دلوائیگا اور حدیث مین ہو کہ اللہ تعالی فرماتا ہو کہ قسم مجھے اپنے عزت وجلال کی [illegible]
بغیر مکافات کے میرے پاس سے تجاوز نہ کریگا ۔ اور صحیح کی حدیث مین ہو کہ بچو تم ظلم سے کہ ظلم قیامت کے اندھیرون مین سے ہو [illegible]
بربادی اس شخص کی ہو جو اللہ تعالی سے اس حال مین ملا کہ وہ مشرک تھا ۔کمافی تفسیر الامام ۔ بالجملہ قسم اول مشرکین ہین اور قسم [illegible]
ہین ۔ پھر مشرکین جو ظلم شرک لادے ہین انکے واسطے پوری خواری وبربادی ہو یعنی کوئی نیکی نہین اور نہ کبھی انکو [illegible]
چھٹکارا ہو اور باقی جن لوگون نے سوائے شرک کے کوئی ظلم اٹھایا ہو تو وہ تاریکی ہو اور اسکے واسطے سزا [illegible]
سب سخت وشدید ہو اعاذنا اللہ تعالے منہا ۔ اور جس نے اعمال صالحہ مین سے قدر وسعت ادا کر دیے درحالیکہ وہ مومن ہو [illegible]
ایمان کے طاعت صحیح نہین کیونکہ ایمان شرط ہو طاعات کی صحت وقبولیت کے واسطے ۔ تو ایسے بندہ کے واسطے [illegible]
وہ خوف نہین کریگا ظلم کا اور نہ ہضم کا ۔بعض نے کہا کہ ظلم وہضم دونون قریب قریب ہین یعنی نقصان وکمی حق ۔ اور [illegible]
ظلم تو تمام حق سے محروم کرنا اور ہضم کچھ حق سے محروم کرنا ۔ اور کلام قاضی بیضاوی رح بھی اسی طرف [illegible]
حق مین یہ کہ اسکے گناہون مین بڑھایا جاوے جیسے ایک نیکی دس گونہ کیجاتی ہو پس معنی یہ کہ اسکے گناہون مین کچھ [illegible]
یہ کہ نیکیان کم کیجاوین پس اسکی نیکیون مین کچھ کمی نہ ہوگی ۔ اور کہا کہ یہ قول ابن عباس رض کا ہو [illegible]
مروی ہو اور شیخ جلال رح نے بھی اسی معنی کو مرجح رکھا ہو اور خطیب نے کہا کہ ایک قول یہان یہ کہ ظلم نہ ہوگا [illegible]
ہو جو اسنے نہین کیا اور ہضم یہ کہ جو نیکی کی اسکا ثواب نہ پاوے اور شیخ امام ابن کثیر رح نے لکھا کہ قولہ فلا یخاف [illegible]
نے ظالمون کے واسطے وعید ذکر فرمائی تو دوسری قسم متقین کا ثواب بھی بیان فرمایا کہ اپنر ظلم وہضم نہ ہوگا [illegible]
اور نہ انکی نیکیون مین کمی کیجائیگی یہ قول ابن عباس ومجاہد وضحاک وحسن وقتادہ اور بہتون کا ہو [illegible]
گناہ لادے جاوین اور ہضم نقصان ہو کہ اسکی نیکیان کم کردی جاوین ۔ خطیب رح نے سراج مین کہا کہ قولہ فلا یخاف [illegible]
اعمال کے قبول ہونے کا اور یہ کہ اللہ تعالی نے اعمال کو سبب اس منزلت عدم خوف کا کردیا ہو [illegible]
اگرچہ پہاڑون کے برابر عمل کیے تو انکا کچھ وزن نہین ہو ۔ سراج مین ہو کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ [illegible]
سے روایت ہو کہ اللہ تعالی کا اسم اعظم ان تین سورتون بقرہ وآل عمران وطہ مین تلاش کرو [illegible]
تینون سورتون مین مشترک اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ۔ پایا ہو ۔ مترجم کہتا ہو کہ اسکی [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہو کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انوار ذات وصفات کی تجلیات
[illegible] نفسانی و رسوم نفسانی وعوارض بشری و رسوم علمی اور مراسم عقلی کو زائل کر کے
[illegible] ارواح قدسیہ ان قلوب سے مشاہدہ انوار ازلیہ وابدیہ کو ایسے طریقہ
[illegible] اسوقت ہوتا ہے جب ہر ایک قسم کی خواہش وشہوت اور نفسانی خیالات واوہام زائل
[illegible] نے جبال سے بدن مراد لیے ہین اور شیخ رح نے اشارہ کیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت
[illegible] جائیگی جسمین بلندی و پستی نہ ہوگی اور وہ نور رب عزوجل سے روشن ہوجائیگی اسیطرح
[illegible] کے قلب مین اسوقت ہوتا ہے کہ اسکا بدن زائل ہو ولیکن یہان زوال اسی قدر ہوگا کہ بدن کے
[illegible] وشہوات ہین پس جب ریاضت وعبادت سے انکا زوال ہوا اگرچہ بدن تروتازہ نظر آوے تو اسوقت
[illegible] ہوتا ہے اور مشاہدہ خالص بمعرفت وحقیقت فنا حاصل ہوتا ہے شیخ حسین رح نے کہا کہ وہی رسوم مٹا دیتا ہے اور نیم ساقط
[illegible] کر دیتا ہے اور جسم ایک صاف میدان رہجاتا ہے اور تمام عاجزی کا اسکی معرفت وقدرت سے اقرار کرتے ہین پھر
[illegible] طلوع انوار معرفت ہوتا ہے تو اسی سے اسکو پہچانتے ہین ۔ قولہ ۔ وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ھمسا الآیہ ۔ ابن
[illegible] الٰہی کے ظہور یا ہیبت یہان ارواح واشباح فنا ہو جاتے ہین یعنی سب خاموش وساکن ہوتے ہین اور عظمت الٰہی کے غلبہ
[illegible] ہوتے ہین پھر جب ظہور جمال ہوتا ہے تو بقاے حی القیوم کے ساتھ باقی رہجاتے ہین پس اول مقام فنا ہے اور دوم مقام
[illegible] نے کہا کہ وجوہ خلائق اول مین بصفت خضوع تھے اور ابد مین بصفت خضوع ہونگے تو سرکشی ورعونت ومخالفت انپر
[illegible] ہیچ ہے کیونکہ وہ خود معدوم تھی اور ہوئی تو گویا معدوم ہین پس عدم خضوع درمیانی ہیچ ہے ۔ شیخ جنید رح نے فرمایا
[illegible] خشوع کے ساتھ نہ ہوگی جب کہ پردہ کھل گیا اور خفا نہین رہا پس موقف محشر کی ہیبت واپنے گناہون کی
[illegible] ہوجاویگی اور گردنین حالت ذلت مین ہونگی ۔ پھر حق تعالیٰ نے اہل قربت کے اوپر ظہور جمال سے شان طمانیت
[illegible] یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن الآیہ ۔ شفاعت اللہ تعالیٰ اسکو ہبہ فرمادیگا جسکو ازل مین
[illegible] کے لیے اسکو پہچانتا اور اپنی حسن عنایت مین پرورش کیا اور دنیا مین جو اسنے محبت ومعرفت کا دعوے
[illegible] کیا تھا اسکو پسند کیا اور ولایت سے سرفراز کیا ہے ایسا بندہ اگر تمام کافرون کی شفاعت کرے تو بھی قبول فرماوے
[illegible] حاصل ہوگی اور دعاوی صادقین کا صدق اور مدعین کا دعوی ظاہر ہوجائیگا اور واسطی رح نے کہا کہ جس
[illegible] کی وہ شفاعت سے محروم ہے اور شفاعت اسی کو نفع کریگی جس نے اپنی طرف کچھ نسبت
[illegible] پس جب وہ صفات کو معائنہ کریگا تو اول کو بھول جائیگا اور جب اسپر رضوان الٰہی ظاہر ہوگا تو
[illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال جلال ودوام عزت سے آگاہ کیا جسکے ادراک سے اوہام عاجز
[illegible] معرفت کا احاطہ کرنا قدم کو محال ہے کیونکہ وجود قدم کے مقابلہ مین حادث فانی ہے
[illegible] بلکہ باقی کے مقابلہ مین اسکا وجود ہی نہین ہے مگر جب کہ باقی کی طرف سے اسکو
[illegible] حادث نے باقی کی معرفت پائی تو معرفت باقی کی باقی کے ساتھ ہوئی ولیکن حادث کو

Marfat.com

سرفرازی ہر ہر حادث کو اس معرفت مین کمال باقی کا ایک ذرہ بھی اگر لفظ بیان کرنا ہے
احاطہ قدم ہر وجہ سے محال ہے حتی کہ اُسکے اسرار مین سے کسی بھید کا احاطہ ممکن نہین ہے۔ اے عارف
کی معرفت کا کہ تمام عارفون کی معرفت خود اُنکو اپنی معرفت ہوسکتی ہے اور اُسکی ذات عالی شعالی
کیونکہ ہر عارف کی معرفت اُسکے کرم سے مستفاد ہے اور حادث اپنی معرفت سے اپنے حدوث کی حقیقت
کا دعوی کہان سے ہوسکتا ہے وہ سر السر و عین العین و کل الکل کو کہان سے پہچانے تو جو پہچان
اُسکا مرجع ہر طرح تیری ہی طرف ہے جو معروف ہے وہ تو ہی ہے اور جو مفہوم و معلوم ہے وہ بھی
اہل قیل و قال کے سمجھانے کے لیے اُنکے طور پر اسطرح تقریر ہے کہ عارف خود حادث ہے اور جو معلوم و مفہوم
کے اندر حادث ہوا ہے کیونکہ وہ ایک تصور یا تصدیق ہے اور یہ سب اُسی حادث کے اندر متصور ہے تو حادث سے حادث ہوا
قدیم کی معرفت مین ہے علاوہ اسکے جو معروف و مفہوم و معلوم ہے اسکے فعل اختیاری یا غیر اختیاری کا اثر ہے اور خالق افعال
خالق عزوجل ہے تو یہ بھی ایک مخلوق ہے جسکو اُسنے معرفت قرار دیا ہے اور کلام حضرت خالق عزوجل مین ہے اور اس معرفت
بخالق عزوجل ہے اور یہ صریح ہے کہ معرفت حقیقی محال ہے کیونکہ جو معرفت ہوگی وہ مخلوق ہوگی۔ شیخ ابن عطاء نے کہا کہ
اُسکی ربوبیت مین سے کسی چیز کا علم اُنکے احاطہ مین نہین ہے کیونکہ اُسنے جو کچھ ظاہر کیا ہے وہ اُسی طرح ظاہر کیا کہ ایک التباس مین
چیز مین دو علم برابر نہ ہون اور جو شخص کہ کل کو پردہ لباس مین نہین دیکھتا ہے اُسکی قربت مکر سے زیادہ ہے یعنی وہ مکر مین جلد گرفتار ہو جا
اور جو مکر مین گرفتار ہوا وہ کفر مین پڑ جائیگا کیونکہ بحکم قولہ تعالی لا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون۔ جو قوم خاسرین مین
اندر ہو جاتی ہے۔ اور بندون کو یہ وقوف نہین ہے کہ اللہ تعالی کی التباسی اسرار کیونکر اور ہر ایک مین کیا کیا ہین۔ واسطی رح نے کہا کہ کسی شخص
جرارت کیونکر ہوگی کہ وہ احاطہ کی جستجو کرے حالانکہ وہ اپنی نفس کا احاطہ نہین کرسکتا ہے اور نہ وہ آسمان کو جان سکتا ہے حالانکہ
پھر اللہ تعالی نے غلبہ عزت و جلال کا ذکر فرمایا کہ ہر ذرہ اُسکے انوار عزت کی ہیبت مین ہے بقولہ تعالی وعنت الوجوہ للحی القیوم
نے وجوہ کا ذکر فرمایا اور عرف مین صاحب الوجہ وہ شخص ہے جو ہر ذی وجاہت کے نزدیک صاحب وجہ ہو تو انبیاء و اولیاء و مقربون
اصحاب الوجوہ ہین اور ہر خوبصورت حور العین اور ہر حسین مثل یوسف ع کے اُسکی وجہ کریم و جمال و جلال قدیم کے آگے سرنگون ہے اور اسکی وجہ
والاکرام کے سامنے ہر ایک نیست و معدوم ہے۔ شیخ سہل رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر ایک کو خضوع اسی قدر ہے جسقدر اُسکی معرفت
یعنی جسقدر جسکو معرفت ہے اُسی قدر اُسکے طرف سے خضوع ہے اور جسقدر زیادہ حرفت ہے اُسیقدر زیادہ خضوع ہے

وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ

اور اسی طرح اوتارا ہمنے تجھپر قرآن عربی زبان کا اور پھیر پھیر سنایا اسمین

يَتَّقُوْنَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ

بچ چلین یا ڈالے اُنکے دل مین سوچ سو بلند ہے اللہ ... اور تو جلدی نہ کر قرآن کے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّقْضٰى إِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

جب تک نہ پورا ہو چکے اُسکا اُترنا اور کہہ اے رب ... مجھکو

[illegible] آیا ہی تا ہند کے شکل یا ان آیات تخفیف وعید کے شل اَنْزَلْنٰهُ
[illegible] یعنی سب اپنی وتیرہ پر ہر ۔ شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ یوم الجزاء ثواب و
[illegible] زبان فصیح عربی جسمین کچھ التباس نہیں ہی ۔ وَصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ
[illegible] لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تاکہ وے لوگ تقوی کرین ۔ یعنی معاصی سے بچین
[illegible] تقوی انمین کے اندر فعل کے رسوخ سے صفت ہر ۔ اَوْ يُحْدِثُ
[illegible] یعنی عبرت حاصل کرین جب قرآن سنین پس یہ انکو معاصی سے روکے ۔ چونکہ تقوی اصل
[illegible] نسبت [illegible] متقین کی طرف کردی اور یحدث لہم مین نصیحت وعبرت کا ایجاد قرآن کی طرف نسبت
[illegible] ۔ حاصل یہ ہی کہ ایتمامین قرآن سے نصیحت ہوتی ہی کہ فعل طاعت وقرب ادا کرتے ہین اور معاصی
[illegible] نہین بلکہ راسخ ہوجاتا ہی تو وے خود متقی ہوجاتے ہین اور قرآن جامع فضائل وفواضل ہی ۔
[illegible] پس [illegible] اسکی ذات وصفات مقدس عالی بدرجہ کمال ہین کسی مخلوق سے اسکو شابہت نہین ہی
[illegible] کسی کلام سے مشابہ نہین ہی اَلْمَلِكُ ۔ بادشاہ ہی کہ جسکا حکم پورا نافذ ہی اور اسکی ممانعت کامل ہی وہی سزاوار
[illegible] اور اسکے وعید سے خوف کیا جاوے کیونکہ جو وعدہ فرمایا اسکے ملنے مین کوئی مانع نہین ہی اور جو وعید فرمائی
[illegible] کوئی روک نہین سکتا کیونکہ وہ سب پر قاہر قوی قادر ہی ۔ اَلْحَقُّ حق ہی یعنی اسکی بادشاہت شان ذاتی
[illegible] ذات وصفات حق ثابت ہین ۔ کذا فی البیضاوی وغیرہ اور شیخ ابن کثیر رحمہ نے لکھا کہ وہ حق ہی کہ اسکا وعدہ حق اور
[illegible] رسول بھی حق وجنت بر حق ودوزخ بر حق اور جو کچھ اسکی طرف سے پہونچا سب حق ہی اور وعدہ ثواب ووعید عذاب
[illegible] ہے کہ کسی مخلوق کو خلاف حق وعدل کے عذاب کرے لہذا رسولون کا بھیجنا وکتابون کا نازل کرنا مقدم کردیا
[illegible] باقی نہ رہے اور راہ راست صاف کھل جاوے کہ اسمین کسی کو شبہہ نہ رہے پھر جو گمراہ ہو وہ گویا دیدہ ودانستہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حکم خاص دیا بقولہ ۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ اور جلدی مت کر قرآن کے ساتھ یعنی
[illegible] اسلئے کہ بھول نہ جاوے ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۔ پہلے اس سے کہ
[illegible] بیضاوی رحمہ نے کہا کہ اسمین ممانعت ہی جبرئیل علیہ السلام سے وحی لینے مین جلدی کرنے سے اور
[illegible] ساتھ [illegible] سے یہانتک کہ وحی پوری ہوجاوے اور بعض نے کہا کہ آیت مجمل کا بیان آنے سے پہلے اسکو پہونچانے
[illegible] اسیطرح نہ پہونچا دین جب تک کہ اسکا بیان نہ آجاوے ۔ مفسرین نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] سے پہلے وحی کی قرأت شروع کردیتے تھے اور لب مبارک ہلاتے تھے تاکہ محفوظ رہے پس اللہ تعالی
[illegible] لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه وقرانه فاذا قراناه فاتبع قرانه ثم ان علینا بیانه ۔ مین مصرح ہی ۔ اور
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے ایک سختی وشدت لاحق ہوتی تھی تو آپ زبان کو وحی کی قرأت
[illegible] ۔ ابن کثیر رحمہ نے کہا کہ معنی یہ کہ جب جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے تو جب جبرئیل کوئی آیت
[illegible] قرآن [illegible] ۔ پس اللہ تعالی نے اطمینان دیدیا کہ ان علینا جمعه وقرانه ۔ یعنی

Marfat.com

یہ ہم پر ہی کہ ہم اُسکو تیرے سینہ مین محفوظ کردین پھر تو اُسکو لوگون پر تلاوت کرنے بدون بھولنے کے
دوسری آیت مین بھی مصرح ہی کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - ہم ہی نے قران اُتارا ہی اور ہم ہی اسکے
یہان کی آیت مین بھی یہی حکم ہی اور بعض نے کہا کہ یہ معنی ہین کہ لوگون پر قران کی تلاوت نہ کر جبتک
نے کہا کہ جلدی مت کر یہانتک کہ اُسکو ہم بیان کردین - قتادہ رح نے کہا کہ لوگون پر اسکی تلاوت مت کر
اِسکے معنی بھی وہی ہین جو ابن عباس سے مروی ہی اور حسن رح سے روایت ہی کہ ایک مرد نے اپنی جورو کو
صلی اللہ علیہ وسلم سے نالش کی اور قصاص چاہا تو آپ نے ظاہر آیت قصاص سے اُسپر قصاص قرار دیا پس
کہ لا تعجل بالقران من قبل الآیہ - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف کیا یہانتک کہ نازل ہوا الرجال قوامون
رواہ الفریابی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ - مترجم کہتا ہی کہ یہ روایت معلول ہی
ہی اور نیز آیندہ اور یہ سورتین مدینہ ہین اور یہ سورہ طٰہٰ مکیہ ہی پس اگر روایت صحیح ہو تو معنی یہ ہونگے کہ آپ نے ظاہر
حکم دیا تھا نہ باستدلال آیت قصاص کے تو اللہ تعالی نے حکم دیا کہ لا تعجل بالقران - یعنی حکم جو قران سے ثابت ہو
قران نازل ہونے سے پہلے جلدی نہ کیجیے پھر اِس واقعہ کا حکم مدینہ مین نازل ہوا جب سورہ نساء نازل ہوئی - اور شیخ ابن کثیر رح نے
روایت بخاری کے موافق تفسیر پر اکتفا کیا کہ وحی مین مبادرت بقراءۃ مت کر یہانتک کہ جبرئیل پوری وحی ادا کرے وَقُل رَّبِّ زِدْنِي
عِلْمًا - اور کہہ کہ اے رب میرے مجھے زیادہ دے علم مین - یعنی اپنے دل مین کہہ کہ اے رب میرا علم اپنی کتاب و اُسکے معانی کے ساتھ بڑھا دے کیونکہ
یہ موصل بمقصود ہی نہ استعجال - کیونکہ جو تجھے وحی کیا گیا ہی وہ خواہ مخواہ تجھے پہونچیگا - سوال اہتمام کے قابل زیادت علم کا ہی اور خطیب نے
مین ذکر کیا حضرت ابن مسعود رض جب اِس آیت کو پڑھتے تو کہتے کہ اللھم زدنی علما ویقینا - الٰہی میرا علم ویقین زیادہ کر دے - اور شیخ ابن کثیر رح نے
تفسیر مین لکھا کہ قولہ وقل رب زدنی علما - ای زدنی منک علما - اپنی طرف سے میرا علم زیادہ کر دے - اور ابن عیینہ رح نے کہا کہ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم زیادت علم مین رہے علم بڑھتا رہا یہانتک کہ آپ نے وفات پائی - حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر وحی تتابع کر دی یعنی پے درپے یہانتک کہ سب سے زیادہ وحی اُس روز تھی جس دن وفات فرمائی ہی - ابن ماجہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ اللھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما والحمد للہ علی کل حال - الٰہی مجھے
جو تو نے مجھے سکھلایا اور سکھلا دے مجھے وہ علم جو مجھے نفع دے اور بڑھا دے میرا علم اور اللہ تعالی ہی کے
رواہ الترمذی وقال غریب ورواہ البزار وزاد فی آخرہ واعوذ باللہ من حال اہل النار - یعنی
یہ بھی ہی کہ اور مین پناہ مانگتا ہون اہل دوزخ کے حال سے - اقول یہ دعا محمود ہی اور احادیث
ظاہر ہی اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز مین زیادتی طلب کرنے کا حکم نہین
کے واسطے تواضع وشکر ادا کرنے کا ارشاد ہی - ف ـــــ وفی العرائس قولہ رب زدنی علما
واسطے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے چشم اسرار کشادہ فرمائین تاکہ آپ نے
الٰہی سے زیادتی کی درخواست کرین - محمد بن الفضل رح نے کہا زیادت علم
مضمر ہین اور مقصود یہ کہ اللہ تعالی کی معرفت سے اُسکی مداومت کے ساتھ

[illegible] سے علم لدنی کی خواہش مت کر بلکہ اسکا ورد نجیبر
[illegible] کے ہمراہ طلب سے فتور نہ کرنا چاہیے کیونکہ افاضہ غیر متناہی ہے پس
[illegible] کے وصول مین ترقی ہوگی اور مراد یہان درخواست قلبی ہے کیونکہ زیادتی
[illegible] بعد اسکے کہ قلب مین استعداد قبول حاصل ہو اور جب کوئی علم حاصل ہوا
[illegible] ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عزم قوی اور حفاظت و عمل موافق علم کے بدون
[illegible] آدم علیہ السلام بیان فرمایا

ع ۱۱

[illegible] مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ

[illegible] اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اُس مین کچھ ہمت اور جب کہا ہمنے فرشتون کو

[illegible] سَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ ۝ فَقُلْنَا يَٰٓـَٔادَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

[illegible] گر پڑے مگر ابلیس نے نہ مانا پھر کہدیا ہمنے اے آدم یہ دشمن ہے تیرا اور

[illegible] مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰٓ ۝ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝

[illegible] دے تمکو بہشت سے پھر تو تکلیف مین پڑیگا تجکو یہ ملا ہے کہ نہ بھوکھا ہو تو اوسمین اور نہ ننگا

[illegible] فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ۝ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَٰنُ قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ هَلْ أَدُلُّكَ

[illegible] پیاسے تو اوسمین نہ دھوپ پھر جی مین ڈالا اوسکے شیطان نے کہا اے آدم مین بتاؤن تجکو

[illegible] الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ۝ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْءَٰتُهُمَا وَ

[illegible] اور بادشاہی جو پرانی نہو پھر دونون کھا گئے اوس مین سے پھر کھل گئین اونپر اونکی بُری چیزین اور

[illegible] عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصَىٰٓ ءَادَمُ رَبَّهُۥ فَغَوَىٰ ۝ ثُمَّ

[illegible] اپنے اوپر پتے بہشت کے اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکا پھر

اجْتَبَٰهُ رَبُّهُۥ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ۝

نوازا او سکو او سکے رب نے پھر متوجہ ہوا اور راہ پر لایا

[illegible] ادم اور ہم نے عہد رکھا آدم کی طرف یعنی وصیت کی کہ اِس درخت مین سے نہ کھاوے اور تبلایا کہ یہ شیطان
[illegible] پہلے یعنی قبل وجود اولاد آدم کے۔ فَنَسِيَ پس وہ بھولا یا اُسنے ترک کیا۔ بیضاوی رح نے کہا قصہ آدم
[illegible] میں دلالت ہے کے واسطے کہ اولاد آدم کی بنیاد عصیان و ترک عہد پر ہے اور عہد شکنی و معصیت مین
[illegible] ان لوگون نے [illegible] عہد شکنی و فراموشی کی کیونکہ اول آدم سے عہد لیا گیا اُسنے نسیان مین ڈالا اکثر
[illegible] عہد کے عمل نہ کرنا اور ترک کرنا ہے کقولہ تعالیٰ انا نسینا کم یعنی ہم نے تم کو عذاب مین چھوڑا
[illegible] ہے اور آدم علیہ السلام نے وہ عہد بھلا یا جو اُنسے لیا گیا تھا۔ سعید بن جبیر و ابن ابی طلحہ
[illegible] کا نام بھولا کہ انکے عہد بھلا دیا۔ رواہ ابن ابی حاتم۔ اور مجاہد و حسن رح نے

Marfat.com

کہا کہ عہد ترک کیا۔ اور شاید بات یہ ہو کہ اول عہد فراموش کیا اور جب کہا یا [illegible]
نہ پایا ہم نے یعنی براہ علم یا وجود کے خلاف عدم ظاہر ہوا اور ہم نے نہ پایا آدم کے واسطے عزم [illegible]
وثبات والا نہ تھا کیونکہ اگر مضبوطی وثبات والا ہوتا تو شیطان اسکو بہکا نہ سکتا [illegible]
شاید یہ بات ابتدا سے حال میں تھی جب تک آدم علیہ السلام نے تجربہ نہیں پایا تھا [illegible]
کہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آدم کے علم کے ساتھ انکی اولاد کا علم تولا جاوے [illegible]
فرمایا کہ ولم نجد لہ عزما۔ اور بیضاوی رح نے مانند اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ذکر کی [illegible]
کہ حلم بالکسر کاموں میں آہستگی و ثابت قدمی ہے۔ بیضاوی رح میں ہے کہ بعض نے کہا کہ لم نجد لہ عزما یعنی [illegible]
خطا اور چوک سے ایسا کیا ہے۔ اور ابن جریر و قشیری وغیرہ نے کہا کہ بھول کر ایسا کیا اور عزم اسمیں نہ تھا [illegible]
اسپر مضبوط نہیں رکھا پس نسیان ہو گیا اور نسیان کا اسوقت مواخذہ تھا اگرچہ اس امت مرحومہ سے نسیان کا [illegible]
ہے۔ اور اگر نسیان کے معنی ترک کے ہیں تو اسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تسلی ہے کہ اگر ان لوگوں نے [illegible]
اس سے پہلے انکے باپ آدم علیہ السلام نے ترک کیا تھا۔ انتہی مترجما۔ اور خطیب نے ذکر کیا کہ حسن رحمہ اللہ فرمایا [illegible]
کی نافرمانی نہیں کی مگر نسیان کے ساتھ۔ مراد یہ کہ اسنے عہد ترک کیا۔ اور بعض نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو عقوبت یا [illegible]
کہ یہ ممانعت نہی تنزیہی ہے۔ پھر اسوقت کا حال بیان فرمایا بقولہ۔ وَاِذْ قُلْنَا۔ یہ قصہ پانچویں بار ہے اول بقرہ میں پھر اعراف پھر
کہف میں پھر یہاں پھر سورہ ص میں آویگا بلکہ سات سورتوں میں مکرر ہے جیسا بعید بعضے علماء کو معلوم ہوتا ہے اور قولہ اذ متعلق باذکر ہے یعنی
حال آدم اسوقت کا یاد کر یا بیان کر تاکہ تجھے ظاہر ہو کہ وہ بھول گیا اور اہل عزم وثبات میں سے نہ تھا جب کہا ہم نے۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ملائکہ سے کہ آدم کو سجدہ کرو سجدہ تشریف و تکریم فَسَجَدُوْٓا پس سبنے سجدہ کیا۔ کیونکہ وہ لوگ اللہ
کے نافرمان نہیں ہیں اور نہ انکو کسی سے عداوت کا مادہ ہے پس سب نے سجدہ کیا۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ سوائے ابلیس کے [illegible]
اَبٰى۔ اسنے انکار کیا۔ فَقُلْنَا پس ہم نے کہدیا۔ يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ اے آدم یہ
دشمن ہے اور تیری جورو حوا کا دشمن ہے خطیب نے تفسیر کبیر سے نقل کیا کہ اس عداوت کے اسباب کئی ظاہر ہونے میں اول یہ کہ ابلیس [illegible]
حاسد تھا جب اسنے اللہ تعالی کی نعمت کے آثار حضرت آدم کے حق میں دیکھے تو حسد سے اسکا دشمن ہو گیا۔ دوم یہ کہ آدم علیہ السلام [illegible]
تھا بدلیل قولہ وعلم آدم الاسماء کلہا۔ اور ابلیس ایک شخص بوڑھا جاہل تھا اسی جہالت سے اسنے اپنی [illegible]
بوڑھا جاہل ایسی حالت میں ہمیشہ جوان عالم کا دشمن ہو جاتا ہے۔ سوم یہ کہ ابلیس کی خلقت آگ سے [illegible]
اور یہ نقیض مادہ عداوت ہے۔ بالجملہ اللہ تعالی نے فی الفور ابلیس کو ماخوذ نہیں کیا بلکہ ملعون کر کے [illegible]
کے پیچھے ہی آدم کو آگاہ کر دیا کہ یہ تیرا اور تیری جورو کا دشمن ہے۔ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ [illegible]
بیضاوی رح نے کہا یعنی تم دونوں کے لیے جنت سے نکالے جانے کا سبب نہ ہو جاوے [illegible]
نہ ہو تاکہ شیطان اس سبب کا قابو پاوے۔ فَتَشْقٰى پس تو شقی ہو جاوے [illegible]
دونوں کا ذکر فرمایا تھا اور دونوں ہی نکلے ہیں۔ بیضاوی رح نے کہا کہ اسلیے کہ آدم کی شقاوت [illegible]

Marfat.com

... اختیار سے ہوا طلب معیشت ہوا اور یہ کام فقط مردون کا ہوتا ہی
... بیان ابن عیینہ رح سے روایت ہی کہ فقط آدم کو خطاب کیا اسواسطے کہ حوا اُسکے
... تابع ہوا - اور روایت ہی کہ آدم کے واسطے ایک سرخ بیل اتارا گیا تھا وہ
... کی اُسکے کاٹنے و پیسنے و روٹی پکانے وغیرہ کی احتیاج تھی اور
... چنانچہ آدم کی اولاد مین سے جسکو آدمی پاؤگے وہ شقاوت و تکلیف مین ہوگا اور
... جنت مین کیون داخل ہوتے - اور شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ تو فتشقی یعنی اپنے رزق و ضروریات
... کماوے کیونکہ یہان تو عیش مین بلا کلفت و مشقت ہی چنانچہ فرمایا - اِنَّ لَكَ اَنْ لَّا تَجُوْعَ
... مین یہ ہی کہ تو اسمین بھوکا نہ ہو - باوجود اِسکے یہان ہر طرح کی نعمت و میوہ جات اور جو غذا تو چاہے
... ی - اور تو اسمین ننگا نہ ہو - شیخ ابن کثیر رح نے فرمایا کہ بھوکے و ننگے ہونے کو ایک مین اسواسطے بیان
... ننگا ہونا ظاہری ذلت ہی پس گویا آگاہ کیا کہ یہان تجھے ظاہری و باطنی کوئی ذلت و محتاجی نہین ہی - وَ
... وَلَا تَضْحٰی - اور تو اسمین پیاسا نہین ہوتا ہی اور نہ تجھے چاشت کی دھوپ سے گرمی پہونچتی ہی - یہ دونون
... باطنی گرمی و حرارت کا اثر ہی اور ضحی حرارت ظاہری ہی - وفی التفاسیر اسمین اللہ تعالی نے جو نعمتین آدم کو جنت
... ذکر کرکے تنبیہ کیا تاکہ حفاظت مین کوشش کرین کیونکہ جب جنت مین بھوک نہین تو وہان سیری ہی اور جب
... ہین اور جب پیاس نہین تو سیرابی ہی اور جب حرارت آفتاب نہین تو سایہ راحت ہی - ابن عباس سے مروی ہی
... حرارت پہونچے کیونکہ یہان آفتاب نہین اور اہل جنت ہمیشہ ظل ممدود مین ہین - اقول اگر وہم ہو کہ آدم
... پیاس وغیرہ سے کیا آگاہی تھی تو جواب یہ کہ قولہ تعالی علم آدم الاسماء کلہا - سب معانی سے آگاہی دی گئی
... کہ سیری کے برخلاف بھوک ایک مصیبت ہی تو اسی قدر کافی ہی جیسے جنت کی نعمتون سے یہان آگاہی
... کیفیت ابھی نہین پائی ہی فافہم - قال ابن کثیر رح سابق مین مفصل گذرا کہ پھر شیطان نے آکر آدم علیہ السلام
... تعالی کی قسم کھائی کہ مین تمہارا خیرخواہ ہون - فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ پس وسوسہ
... تعقیب ذکر فرمایا یعنی ہمارے تحذیر دینے اور آدم کو متنبہ کرنے کے عقب ہی مین شیطان نے آدم کو وسوسہ
... یٰـاٰدَمُ - هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ کیا مین تجھے راہ بتلادون شجرۃ الخلد کی
... نہ ہو - پس شجرۃ الخلد سے یہ معنی لیے کہ جو اسمین کھاوے وہ ہمیشہ رہے کبھی زائل نہو
... برباد و فنا نہ ہو - قال ابن کثیر اور اللہ تعالی نے آدم و حوا سے عہد لیا تھا کہ ہر قسم کے میوہ جات
... پس ابلیس برابر اُنکے پیچھے رہا اور فریب و مکر کی باتین کرتا رہا یہانتک کہ
شجرۃ ... درخت کہ جو اسمین سے کھاوے وہ ہمیشہ جیے - اقول یہ ثابت نہین ہوتا
... کے نام سے ... بیضاوی رح نے لکھا کہ ابلیس کے زعم مین وہ کھانا سبب
... الکلام اسمین ہی کہ ابلیس نے شجرۃ الخلد کی راہ بتلائی تھی یا نہین اللہ اعلم

Marfat.com

کہ یہ بات ہو کہ شجرۃ الخلد اُس شخص کے واسطے ہو جو ہمیشہ رہنے والا ہو یعنی شجرۃ اہل خلد یہ درخت اُن لوگوں [illegible]
ابلیس نے یون فریب دیا کہ جو اِسمین سے کھاوے وہ ہمیشہ رہنے والا ہو جاوے - شیخ ابن کثیر رحمہ نے کہا کہ [illegible]
چنانچہ ابوداؤد طیالسی نے ثلاثیات مین ابوہریرہ رضہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جنت مین ایک درخت [illegible]
جاوے وہ طی نہ ہوگا وہی شجرۃ الخلد ہے - وقد رواہ الامام احمد ایضاً - وعبد بن حمید و ابن ابی حاتم - امام [illegible]
واقعہ ہے اسوجہ سے کہ اللہ تعالی نے آدم کو ترغیب دلائی دوام راحت و بقاے عیش و عشرت کی بقولہ فلا یخرجنکما من الجنۃ [illegible]
الآیہ - اور ایسے ہی ابلیس نے بھی آکر آدم ع کو دوام راحت و بقاے عیش کی ترغیب دلائی - بقولہ ہل ادلک علی شجرۃ الخلد وملک لا یبلی
کہ جس بات مین اللہ تعالی نے ترغیب دلائی تھی اسی بات مین شیطان نے آدم کو ترغیب دلائی صرف فرق اتنا تھا کہ اللہ تعالی نے [illegible]
و راحت کا حاصل ہونا اِس امر پر مشروط رکھا تھا کہ اُس درخت معین سے نہ کھاوے اور ابلیس نے خلود عیش و راحت کا [illegible]
اِس امر پر مشروط کیا کہ اِس درخت معین سے کھا لیوے پھر آدم علیہ السلام کو دیکھو کہ عقل کامل اور یہ علم حاصل کہ اللہ تعالی جل [illegible]
خالق مالک مربی ہے جس نے یہ فضیلت عطا فرمائی اور یہ جان لیا تھا کہ ابلیس دشمن قطعی ہے میرے ہی سبب سے جنت سے نکالا گیا [illegible]
ہوا اور اپنے سجدہ نہ کیا پھر ایک ہی واقعہ مین اور ایک ہی مقصود مین کسطرح کیسے ابلیس کا قول قبول کر لیا باوجود دشمن جاننے کے اور
اللہ تعالی کے قول سے خطا کی باوجود جاننے کے کہ اللہ تعالی خالق مربی مالک و حق ہے - پس جو شخص عقل سلیم و قلب مستقیم سے کچھ بھی
تامل و غور کرے وہ عجائبات مشاہدہ کریگا اور آخر اُسکو یقین ہو جائیگا کہ اِس قصہ مین تنبیہ ہے کہ جو بات اللہ تعالی نے مقدر و جاری فرما [illegible]
ہو اُسکو دفع کرنے والا کوئی نہین ہے اور اسکو کوئی روک نہین سکتا ہے اور قوم کیسی ہی ہوشیار و دانا ہو وہ وہی کریگی جو اللہ تعالی نے اُس قوم
کے واسطے مقدر فرمایا ہے اور راہ راست سے بالکل اندھی ہو جائیگی اور علم و دلیل چاہے کیسی ہی واضح و صاف ہو تو اُس سے کچھ نفع
نہ ہوگا جب کہ اللہ تعالی نے اُسکے خلاف مقدر کیا ہو اور جب ہی نفع ہوگا کہ اللہ تعالی نے اُس سے نفع مقدر کیا ہو انتہی مترجما - اور
اِسی پر دلیل ہے وہ حدیث صحیح جو بخاری و مسلم نے بطرق متعددہ اور اصحاب سنن و مسانید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ موسی و آدم نے اپنے رب کے یہان احتجاج کیا پس آدم علیہ السلام کی حجت غالب رہی
موسی علیہ السلام پر - موسی نے کہا کہ تو آدم ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح سے اِسمین پھونکا اور اپنے ملائکہ
سے اُسکا سجدہ کرایا اور اپنی جنت مین اُسکو بسایا پھر تو نے اپنی خطا سے لوگون کو زمین کی طرف گرایا - پس آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ
تو موسی ہے جسکو اللہ تعالے نے اپنی رسالت کے واسطے برگزیدہ کیا اور اپنے کلام کے واسطے مختار کیا اور اُسکو الواح عطا کین جن مین
ہر چیز کا بیان ہے اور مناجات کے لیے نزدیک کیا سو تو نے توریت مین پایا کہ اللہ تعالی نے میرے پیدا کرنے سے کتنے پہلے توریت [illegible]
کہا کہ چالیس سال پہلے تو آدم نے کہا کہ تو نے اِسمین پایا کہ عصی آدم ربہ فغوی - یعنی یہ مضمون پایا کہ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی [illegible]
موسی نے کہا کہ ہان پس آدم نے فرمایا کہ پھر تو مجھے ایسے کام پر ملامت کرتا ہے کہ وہ کام مین نے کیا جو اللہ تعالی نے مجھ پر [illegible]
چالیس برس پہلے لکھدیا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس آدم علیہ السلام کی حجت موسی پر غالب ہوئی [illegible]
بن عمرو بن العاص سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مخلوق کی تقدیرین [illegible]
سے پچاس ہزار برس پہلے لکھا ہے اور کہا کہ عرش اسکا پانی پر تھا اور کہا ہر چیز تقدیر سے ہے [illegible]

[illegible]

پیدائش سموات الارض پچاس ہزار برس پہلے روایت مین پچاس ہزار برس [illegible] پہلے لکھا [illegible]
چالیس برس پہلے لکھنے سے تورےت کے پھر اور لکھا ہی پہلے پچاس ہزار برس [illegible]
بعض سے پر ہین مختلف شان کے الٰہی علم موافق کتابین کی مقادیر ہوا کہ معلوم [illegible]
ظاہر نہین حال اس حکمت یہ اور ہین کے وغیرہ تورےت جیسے کتب [illegible] بعض اور [illegible]
فَاَكَلَا مِنْهَا پس دونون نے [illegible] ہوا کہ یہ انجام تو ہوا مذکور کہ جیسا [illegible]
اور عزما۔ لہ یجد ولم فنسی تعالٰی قولہ بدلیل گئے بھول کو الٰہی عہد کہ سے اسیوجہ [illegible] کھایا [illegible] پہلے
اسی کی حکمت تمام جسکی تھا فرمایا مقدر مین حق کے آدم مین ازل نے جل عزوجل تعالٰی اللہ کہ تھا امر [illegible]
[illegible] سَوْاٰتُهُمَا ابن عباس رضہ نے کہا کہ دونون ننگے ہوگئے اس نور سے جو اللہ تعالٰی نے انکو
آدمی سے جس چیز وہ سوأۃ مین لغت اور سے شرمگاہ ہی کنایہ سوآت اور ہوئین ظاہر شرمگاہ و فرج [illegible]
وَطَفِقَا اور شروع ہوگئے۔ ننگے سے نور لباس اس بالجملہ ہوتا ہی۔ تنگ دل آدمی سے کھلنے کے [illegible]
يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا چپکاتے تھے اپنے اوپر۔ **مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ**۔ جنت کی پتیون سے۔ یعنی درختان جنت
ابن ابی کہ لکھا نے رح کثیر ابن امام شیخ۔ تھین پتیان کے انجیر درخت کہ لکھا نے عادل ابن چھپاتے تھے۔ کو دونون [illegible]
مرد کو آدم نے تعالٰی اللہ کہ کی روایت سے وسلم علیہ اللہ صلی حضرت کے عنہ اللہ رضی کعب بن ابی بواسطہ سے [illegible]
پہلے اور گیا گر لباس انکا تو چکھا سے مذکور درخت نے انھون جب پھر تھے بال بہت مین سر کے انکے تھا کیا پیدا [illegible]
لیے پکڑ بال کے انکے نے درخت ایک پس کیا شروع بھاگنا مین جنت تو کی نگاہ پر شرمگاہ اپنی جب پس تھی شرمگاہ انکی وہ [illegible]
کیا عرض تو سنا جل عزوجل رب کلام جب پس ہی بھاگتا سے مجھ آدم ای کہ ندا کی نے جل عزوجل الرحمٰن حضرت پس کی [illegible]
ہان کہ ہوا ارشاد فرماویگا اعادہ مین جنت مجھے تو پھر تو لاؤن رجوع و کرون توبہ مین اگر کیا ہون شرمندہ بہت مین [illegible]
کعب بن ابی نے رح بصری حسن کہ کہا نے رح کثیر ابن الرحیم۔ التواب ہو انہ علیہ فتاب کلمات ربہ من آدم فتلقی [illegible]
روایت اس اسکے علاوہ اور ہی منقطع روایت تو ہی نہین مذکور وہ اور ہوگا سنا سے کعب بن ابی سے واسطہ [illegible]
ہی کیا بیان کرکے ماخوذ سے روایات کی یہود اسکو نے خود کعب بن ابی کہ ہی یہ ظاہر یعنی نظر بھی مین پہنچنے [illegible]
ہی کہا نے سدی و قتادہ ایساہی تھے۔ لگاتے پر بدن اپنے کر بنا پر ہیأت کی کپڑے کو جنت اوراق کہ [illegible]
رکھتے پر شرمگاہون اپنے کرکے جدا پتیان کی انجیر درخت کہ کی روایت سے رضہ عباس ابن سے طریق [illegible]
وَعَصٰىٓ اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى۔ اور عصیان کیا آدم نے اپنے رب کا تو غاوی ہوگیا۔ یعنی
درخت اس چاہا دوام جبکہ کی خطا چوکا وبقولی کو۔ حق راہ آدم چوکا بقولی تھا۔ چاہیے کرنا نہ اسکو [illegible]
کہا نے قتیبہ ابن گیا۔ پڑ مین مشقت سے راحت اور مین ذلت سے عزت اور [illegible] نہین مراد [illegible]
عصیان نے آدم کہ ہی روا کہنا یون کہ ہی یہ جواب تو نہین یا ہی جائز کہنا عاصی کو آدم کہ ہی [illegible]
اسنے کہ ہین سکتے کہ یون اسکو تو سیا اسکا کسی جیسے ہو [illegible] عصیان [illegible]

Marfat.com

ہوا اسیا اور یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ ورزی ہوا اور آدم نے ابلیس کے فریب کو جو ہے اور قسم کھا لیے [illegible]
صحیح سے اس خطا کا صدور آدم سے نہین ہوا ہے - انتہی ملخصا - قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا کہ کسی کو [illegible]
کے ساتھ خبر دیوے - انتہی - بیضاوی رح نے کہا کہ گناہ آدم باوجودیکہ صغیرہ تھا مگر اسکو اسطرح تعبیر کیا [illegible]
نہایت کے ساتھ بیان کیا تو اس مین اولاد آدم کے واسطے زجر بلیغ ہے اور تنبیہ ہے کہ گناہ چھوٹا ہو یا [illegible]
ہے کہ اللہ تعالی نے صریح فرمایا کہ عصی آدم ربہ فغوی الخ اور یون نہین فرمایا کہ زل آدم یعنی آدم سے لغزش [illegible]
عظیم ہے گویا یون تنبیہ کی کہ نظر عبرت سے دیکھو کہ ایک نبی معصوم کی ایک صغیرہ لغزش پر اسکے واسطے [illegible]
کی تصریح ہے پس تم لوگ کبھی صغیرہ گناہون کے ارتکاب مین سستی نہ کرو کبیرہ گناہ تو بڑی چیز ہے انتہی ملخصا - [illegible]
کا یہ گناہ صغیرہ تھا یا کبیرہ تھا پس تمام اہل سنت کا اتفاق ہے کہ گناہ صغیرہ تھا اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہین [illegible]
سے پہلے اور نبوت کے بعد دونون حال مین کبائر سے معصوم ہین اور بعض کے نزدیک نبوت کے بعد معصوم ہین [illegible]
نادانی ممکن ہے - اور سواے اہل سنت کے اور فرقہ مختلف ہین اور چونکہ حقیقت سے واقف نہین ہین تو ہر ایک اپنے اپنے [illegible]
اور شیعہ بھی بدون وقوف حقیقت کے اس مسئلہ مین اہل سنت کے ساتھ متفق ہین اور بعضے فرقہ [illegible] انبیاء علیہم السلام سے
کبیرہ گناہ صادر ہونے کے قائل ہین ولیکن کہتے ہین کہ وے توبہ کر لیتے ہین اور امام رازی نے یہان تفسیر کبیر مین [illegible]
مین کہا کہ جو لوگ صدور کبیرہ کے قائل ہین یہان دو وجہ سے استدلال کرتے ہین اول یہ کہ عصیان گناہ کبیرہ ہے اور عاصی وہی ہے جس نے کبیرہ
گناہ کیا اور عاصی قابل سزا ہے - اول جواب یہ کہ عصیان تو حکم کی نافرمانی کو کہتے ہین اور حکم کبھی بطور واجب ہوتا ہے جیسے قولہ اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ
یہ صیغہ امر وجوب کا ہے تو ایسے حکم کی نافرمانی البتہ کبیرہ گناہ ہوتا ہے اور کبھی امر واسطے استحباب وجواز کے ہوتا ہے جیسے قولہ واذا حللتم فاصطادوا یعنی جب
تم احرام سے باہر ہوجاؤ تب شکار کرو - پس شکار کرنے کا حکم کچھ واجب نہین ہے کہ خواہ مخواہ جو شخص احرام سے باہر ہو وہ ضرور شکار [illegible]
کرے بلکہ جواز ہے کہ بعد احرام کے آدمی کو شکار کرنا جائز ہے اور ایسے امر کی نافرمانی کچھ بھی عصیان نہین ہے اور جہان حکم استحباب [illegible]
تو لغت مین وہ امر کی نافرمانی ہوئی مگر وہ شرع مین گناہ کبیرہ نہین ہے - علاوہ اسکے جو حکم بطور وجوب ہوتا ہے اسکی نافرمانی [illegible]
ہوتا ہے جب وہ شخص اس حکم کو واجب جانتا ہو اور اگر شرعی دلیل سے اسکے اجتہاد مین وہ حکم وجوب کا نہو تو [illegible]
مثلاً خون نکل آنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اور پھر بغیر وضوء کے نماز بدون طہارت ہے اور یہ حکم کے خلاف ہے [illegible]
ہو کہ خون نکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے حتی کہ شافعیہ اسکے قائل نہین ہین تو انپر گناہ کبیرہ کیا کچھ بھی گناہ نہین ہے [illegible]
البتہ مرتکب گناہ ہوا کیونکہ اسکے اعتقاد مین اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے - وجہ دوم استدلال کی یہ ہے کہ [illegible]
وضلالت دونون مترادف لفظ ہین - اور جواب یہ ہے کہ جو کرنا نہ چاہیے تھا اسکا کرنے مین ایک طرح کی [illegible]
مین بھی ہے پس کبیرہ ہونا ضرور نہین ہے اور ابو مسلم اصبہانی نے جواب دیا کہ جنت مین آدم کو شرعی کوئی تکلیف [illegible]
کہ اس درخت کے کھانے مین تم کو دنیاوی مشقت لاحق ہوگی پس عصی آدم [illegible]
عمل نہ کیا تو اسی واسطے فرمایا کہ غوی یعنی مصائب وتکالیف دنیاوی مین گرفتار ہوئے - امام [illegible]
یہان اسطرح جواب دیدینا اور جاہل فرقون کے جھگڑے سے علیحدہ ہونا بہتر ہے کیونکہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] صرح مین کہا کہ بعض علما نے کہا کہ درختان مین سے انھون نے اجتہادی
[illegible] خاص ایک درخت پر محمول کیا اور سمجھے کہ فقط اِس درخت مین سے
[illegible] سب سے نہ کھانا چاہیے لہذا کہا گیا کہ آدم علیہ السلام نے جو توبہ کی تو یہ
[illegible] مخالفت کا کوئی قصد ہی نہین کیا بلکہ ترک حفاظت پر تھی کہ شان نبوت وعزت کے لائق یہ تھا
[illegible] انھون نے یہ حفاظت واحتیاط چھوڑی اور حسنات الابرار سیئات المقربین کا مضمون
[illegible] لیکن جو امورکہ نیکو کارون کے حق مین نیکیان شمار ہوتی ہین وہ مقرب ومکرم بندون
[illegible] ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ - پھر اس کو برگزیدہ کر لیا اُسکے رب نے - توبہ پر آمادہ کیا اور توبہ کی توفیق دیدی
[illegible] کلمات - آدم نے اپنے رب عزوجل سے کلمات پائے - فَتَابَ عَلَيْهِ پس رجوع کیا رب نے آدم پر یعنی
[illegible] عزوجل نے قبول فرمائی اور اصل مین توفیق اِسی طرف سے ہوتی ہی اور ازل ہی مین اسکو برگزیدہ فرمایا تھا
[illegible] کیا - وَهَدَىٰ اور اُسکو ہدایت کی یعنی اب ثابت قدم ومستقیم کر دیا کہ پھر کبھی توبہ نہین ٹوٹی - اور واضح ہو کہ اِسی
[illegible] داخل ہین ولیکن آدم کے ضمن مین تھین تو علیحدہ ذکر نہ ہوئین - ف فی اشارات العرائس قولہ تعالی ولقد
[illegible] آدم من قبل فنسی - اسد تعالی نے موجودات پیدا کرنے اور آدم پیدا کرنے سے پہلے یہ بات مقدر کر دی تھی کہ آدم علیہ السلام ایک
[illegible] برگزیدہ وسطے رسالت ونبوت کے ہو اور آدم کو اسماے جلال وکمال سکھلا دیے تھے اور آدم علیہ السلام کو معرفت الٰہی بطریق سرِ اسم
[illegible] صفت ونعت کی حاصل ہوئی تھی اور اِسکی لغت مین سے قہر جبروتی ہی پس اِس سے آدم کو شمس اسم سے بجانب نعت ہوئی اور نعت
[illegible] صفت ہوئی اور صفت سے بجانب دیدار ذات ہوئی پس درخت ممنوعہ کو لباس نور بہائی دیدیا گیا اور یہ نور وبہا ، آدم
[illegible] دکھلا دیا گیا پھر اِس سے اجتناب کا حکم دیا اور آدم علیہ السلام کے دل مین اِس سے نزدیک ہونے کی محبت دیدی کیونکہ وہ آئینہ جمال
[illegible] تھا اور آدم علیہ السلام کو اِس سے تجلی تھی پس محبت کی جانب غالب ہوئی اور حکم کی جانب مغلوب ہوگئی اور اِس جمال
[illegible] جمال مطلوب ہوگیا اور ہیجان شوق مین آگئے اور لذت مشاہدہ مین مستغرق ہوگئے پس جمال حکم دہندہ کے شوق مین ظاہری
[illegible] ہوگیا پس عہد کی پروا نہ کرنے سے دریاے قہر مین جا پڑے کیونکہ عہد ازلی اُنکی برگزیدگی کا عہد امری سے سابق تھا پس عہد
[illegible] عہد امری کی پروا نہین رہی تو اُنھون نے جرارت کی اسلیے کہ قبولیت ازلی دیکھکر کوئی معصیت نگاہ مین نہین رہتی
[illegible] مقبولیت ازلی کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہین کرتی ہی - قولہ ولم نجد لہ عزما - یعنی حق عزوجل نے قلب آدم مین عہد
[illegible] عزم نہین پایا کیونکہ آدم علیہ السلام کے قلب مین وہ موجود تھا جو شجرہ کا پھل کھانے سے پیدا ہو یعنی
[illegible] تونے آدم علیہ السلام کے نقض عہد کو کیا دیکھا اُسی کی جہت سے نشان دولت مرسلین وانبیاء
[illegible] جو عہد الٰہی تھا حقیقت اِسکی یہ تھی کہ سوا حق عزوجل کے کسی کے ساتھ اُسکو سکون نہو
[illegible] کے ساتھ مرہون ہوے تو عصیان آنپر واقع ہوا جب کہ وے ایسی راہ نہ
[illegible] ساقط ہون - شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ عہد آدم تھا کہ حق عزوجل کے ساتھ کسی
[illegible] اور عزم نہ تھا یعنی مطالعہ سری نہ تھا ولیکن مطالعہ عینی تھا - شیخ واسطی رح نے

حکم ظاہر ۱۲

Marfat.com

کہاکہ عزم نہ ہونا یہ تھاکہ اپنی نفس کے ضبط کرنے پر قادر نہ تھے اگرچہ غیبت از شہود موجب نقصان ہوتا کہ [illegible]
نہین ہی - یہ بھی شیخ واسطی رح نے کہا ہی کہ قولہ فنسی - اسکے معنی یہ ہین کہ اپنے [illegible]
چاہیے کہ جو شخص حضرت حضوری مین فراموشی کرے اور جو شخص کہ حالت غیبت مین فراموشی [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رفع عن امتی الخطاء والنسیان - یعنی میری امت سے خطا و نسیان [illegible]
کہتا ہی کہ اس حدیث کے معنی مین دو قول ہین اول یہ کہ خطاء و نسیان سے حکم متعلق نہین [illegible]
اسکی طلاق واقع نہ ہوگی یہ قول امام شافعی کا ہی اور دوم قول امام ابوحنیفہ یہ کہ گناہ اس سے متعلق [illegible]
تھی تو حکم بھی بعض وجوہ مین متعلق نہ ہوگا جیسے مثلا قسم کھائی کہ یہ بات نہ کرونگا پھر بھولے سے کی تو قسم [illegible]
ادا کرے ولیکن اگر درحقیقت اس سے سہو تھا تو گناہ توڑنے قسم کا اور لاپروائی کا اسپر نہ ہوگا - قولہ ان لک الا تجوع [illegible]
آدم نے دخول جنت سے پہلے اپنے سر باطن مین خوف کیا کہ جنت مین للائذ مشاہدہ و وصال سے منقطع ہو [illegible]
سے محجوب ہوجاوین اور لباس نوری رعایت وعنایت سے ننگے نہ ہوجاوین اور یہ ایک کھٹکا بیر تقدیر کی [illegible]
سر السر مین ہوا تھا کہ جس سے خوف ہوتا ہی وہ ظاہر علم مین واقع ہوگا پس حق تعالی نے خبر دی کہ تجھے [illegible]
نہ ہوگی - کیونکہ وہان بحر مشاہدہ مین غرق ہوگا اور لباس اصطفائیت سے عاری نہ ہوگا کیونکہ تو لباس [illegible]
ہماری ظل عنایت مین ممتاز ہی بس آب وصال کا پیاسا نہ ہوگا اور نہ آتش فراق مین سوختہ ہوگا پھر جب تقدیر سابق [illegible]
واقع ہوا تو جنت مین سوائے اللہ تعالی کے سب سے عریان ہوگئے اور یہ اصطلاح ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنے آدم صفی علیہ السلام کو جنت [illegible]
آزمائش مین ڈالا اور اُنپر خواہش حنطہ یا جو درخت ہو اُسکی طاری کردی پھر جب اُسکو حجاب امتحان مین دیکھا تو اُسکو [illegible]
ادراکوان وحدثان سے منفرد کردیا اور یہ غیرت الٰہی اپنے نیک مخلص بندہ دن پر ہوتی ہی - انمین ایک [illegible]
کہ شجرہ ممنوعہ مت کھانا کہ تو بھوکا اور ننگا ہو کیونکہ جس شخص نے خلاف کیا دریائے فراق مین پڑا اور نور وصال سے [illegible]
احوال خلق کا رجوع ایسی چیز کی طرف ہی جو اُنکے لائق ہو مانند مطعم و مشرب وغیرہ کے کیا تو آدم علیہ السلام [illegible]
خصوصیت کے کہ دست قدرت خاصہ سے پیدا ہوے اور روح خاص سے اُنمین نفخ ہوا اور خلائق پر سرفراز [illegible]
پھیر دیا کہ دانہ گندم چبالیا تاکہ اپنی مقدار سے تجاوز نہ کرین بقولہ ان لک ان لاتجوع فیہا و لا تعری [illegible]
ظاہر ہوا کہ حق سبحانہ تعالی نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ فلایخرجنکما من الجنۃ فتشقی یعنی اگر تم دونون جنت [illegible]
مین بضرورت کھانے پینے کے تعب و مشقت اُٹھاؤگے اور دنیا مین تمکو بھوکے و ننگے ہونے کی مشقت [illegible]
اور دھوپ کی گرمی بھی برداشت کرنی ہوگی اور ایسی تکلیفین میرے جوار رحمت و جنت مین نہین ہین [illegible]
طبیعت کی راہ سے فرمایا اور بھوک و پیاس و ننگے ہونے و گرمی و سردی کا خوف دلایا کیونکہ نفس کو [illegible]
ہو تاکہ جوارح مین معصیت کے مرتکب نہو - واقول یہان حسن رہنے پر استخراج لطیف کیا کہ [illegible]
یہ باتین دنیا مین ہوینگی اور مترجم کہتا ہی کہ اگر وہم ہو کہ اللہ تعالی نے کسی مومن بندہ کو [illegible]
و آرام کے وہ اولاد آدم صالح ہونے سے منقطع ہوجائیگا جواب اسکا یہ ہی کہ نہین ولیکن [illegible]

[illegible] ...مین حرب بلی ... مین تکالیف برداشت کریگا وہ جہاد کرنے مین بہت باتین اُٹھاویگا
[illegible] ...ان مین سے ممکن ہو کہ بہت کچھ برداشت نہ کرسے فافہم۔ شیخ نے کہا کہ آدم
[illegible] ...ریاضت مین گرفتار کیا بوجہ اِس معصیت کے جو اُنسے جوار حضرت
[illegible] ...لوگون سے خطائی کا صدور دنیا مین ہوا ہو تو اُنکی سزا آخرت پر ہی اور یہ خاصیت فقط آدم علیہ السلام کے
[illegible] ...آسان ہی اقول یہ خصوصیت آدم علیہ السلام کے واسطے دنیاوی تکالیف کے ساتھ ہی ولیکن
[illegible] ...سے افضل ہی کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ابتدا سے ظہور سے کوئی گریہ وزاری
[illegible] ...مین ہوئی اور اسپر اللہ تعالی نے اول و آخر سب گناہ سے پاک و معاف کردیا تو آخرت مین آپکے
[illegible] ...ہی اِسی واسطے دیگر انبیاء علیہم السلام نفسی نفسی کہینگے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی فرماوینگے بلکہ
[illegible] ...کرکے تکلیف دور کرینگے صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین اجمعین۔ شیخ نے
[illegible] ...آدم کے ساتھ اُس درخت کے کھانے اور اِس خطاب سے متعلق نہ ہوتا تو آدم علیہ السلام کبھی جنت سے نہ نکلتے اور
[illegible] ...تمام عزت و سلطنت الٰہی کی ظاہر نہ ہوتی اور گناہگارون کا عذر وہان ظاہر نہ ہوتا پس آدم علیہ السلام کو
[illegible] ...وحدیث فرمایا اور اگر خطاب براہ ربوبیت ہوتا تو ہوا سے ہویت مین طیران ہو کر جنت سے بالا ہو جاتے اور اُنکا اثر
[illegible] ...مین کہین ... شیخ ابن عطا رح سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام پر ایک خطیہ لغزش کی وجہ سے یہ عام ندا
[illegible] ...یا اُس سے پہلے سے مشہور و معروف ہی کہ عصی آدم ربہ فغوی۔ حالانکہ اولاد آدم مین بہت کثرت سے ہونگے کہ
[illegible] ...کبیرہ گناہونکی پردہ پوشی فرمائی ہو۔ جواب دیا کہ آدم علیہ السلام سے یہ لغزش حقیر تھی مگر بساط قرب وجوار رحمت مین واقع ہونے سے
[illegible] ...اور عام ندا مین دلیل دیدی کہ اپنے باپ کے خطیہ پر ملامت نہ کرینگے ولیکن ہوشیار ہوجاوین کہ خطا کا مقام ایسا سخت
[illegible] ...تفضیح کے بعد قیامت مین آدم کو شرم باقی رہیگا اور رہی خطائین اولاد آدم کی تو یہ دار محنت و مشقت و مقام امتحان مین دوری
[illegible] ...تو جن لوگون کے کبائر مین دیری نہین بلکہ مشقت کا اثر ہی اُنکی خطائین پردہ پوشی مین ڈالی جاتی ہین کیونکہ یہ گویا صغائر
[illegible] ...حدیث مین ہی کہ اللہ تعالی بندہ مومن کو قرب عطا فرمایگا پھر اِس سے پردہ مین خطاب ہوگا کہ ای فلان تونے یہ خطا کی اور وہ گناہ
[illegible] ...اِس سے اقرار لیگا یہانتک کہ وہ گمان کریگا کہ مین ہلاک ہوا تو فرماویگا کہ مینے اِن گناہون کو دنیا مین پردہ کردیا اور
[illegible] ...جب اللہ تعالی نے چاہا کہ آدم علیہ السلام سے اُنکے ذریات مین انبیاء و اولیاء اولوا العزم ظاہر فرماوے
[illegible] ...صدق و صفا کو امتحان کرے تو ابلیس کو پیچھے لگا دیا کہ وسوسہ دلاوے اور یہ تقدیر غیبی کے اسرار مین سے
[illegible] ...قال یا آدم ہل ادلک علی شجرۃ الخلد وملک لا یبلی۔ اللہ تعالی نے یہ کلمہ غیبی شیطان کی زبان پر جاری کردیا
[illegible] ...کہ وہ گمان مین تھا کہ مینے آدم کو دائمی فراق مین گرفتار کردیا اور یہ اُسکو نہین معلوم تھا کہ یہی آدم
[illegible] ...حقیقت مین شجرۃ الخلد ہی جو ملبوس بلباس انوار رحمانی اور محمول باسرار ربانی ہی۔ اقول مولانا
[illegible] ...مینے ... کہ شجرہ جس سے آدم علیہ السلام نے کھایا وہ شجرہ علم تھا پس مین ایک مدت تک متفکر
[illegible] ...ایک ... کو خواب مین دیکھا کہ گویا مجھے آسمان پر لے گئے اور بعد صعود کے مینے آدمؑ کی

Marfat.com

خدمت مین حضوری پائی اور مین نے اُسکو عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے مشاہدہ وسیری کا حکم تھا اور یہ کہ [illegible]
پھر مین نے وسوسہ شیطان سے ایک مرتبہ معرفت علمی کے ساتھ صفات کا یہ کا مشاہدہ چاہا تو عتاب ہوا [illegible]
کے بعد کہا کہ یہ قول مناسب باشارات ہی نہ موافق تفسیر ظاہری - اقول یہ صحیح ہی اور اگر کوئی وہم کرے کہ [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے خواب ہوے ہین ولیکن وے بیداری کے حکم مین ہین کیونکہ [illegible]
آنکی آنکھین سوتی ہین اور وہ معراج جو سورہ اسرا مین مذکور ہی عین بیداری مین جسم کے ساتھ ہوئی ہی [illegible]
وسلم ہی اسمین کوئی پیغمبر بھی شریک نہین ہی اور رہا خواب سواے انبیاء علیہم السلام کے تو وہ بھی بمطابق صدق [illegible]
واشکال نہین ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو بندہ مومن طہارت کے ساتھ سوتا ہی اُسکی روح کو فرشتہ لیجاتے ہین [illegible]
کراتے ہین فافہم - قولہ فاکلا منہا فبدت الآیہ اُنکے نفوس کے اسرار جو درخت سے کھانے کے بعد اُنپر غیب سے منکشف [illegible]
دونون کے اوردن پر انکشاف نہین ہوا - پھر اسرار الوہیت مین سے اُنکو منکشف ہوے تو دونون بہت [illegible]
ملک مین پہونچے جو کبھی نہین ہوگا اور نہ اُسکو فنا ہی اور یہ ملک وہی واقف ہونا اسرار الٰہی کے ساتھ جو ازلی وابدی [illegible]
ہی کہ شیطان نے دونون کو ان معارف ومعالم پر دلالت کی اور وہ خود اس سے محروم ہی اُسکی مثال ایسی ہی جیسے ایک [illegible]
پیچھے کوئی آدمی ہی تاکہ اُسکو قتل کرے وہ جاکر ایک خزانہ پر پھر اجب اُسنے ضرب ماری تو اُسکے پیچھے خزانہ پایا اور سانپ مرگیا [illegible]
اچھی حاصل ہوئین ایک تو وہ اپنی مراد عظیم غیر مترقب کو پہونچا اور دوم اُسکا دشمن مارا گیا اُس سے نجات پائی ایسی ہی آدم علیہ السلام [illegible]
ابلیس کے ساتھ ہوا کہ اُسنے آدم کو سبرے خزانہ ربوبیت کی راہ تبلائی اور اُسکی غرض تو عداوت ہی تھی مگر آدم علیہ السلام [illegible]
بعد اجتبائیت ابدی تک واصل ہوے اور اس ملعون کو لعنت ازلی وابدی حاصل ہوئی - شیخ جعفر صادق رح نے کہا کہ قولہ [illegible]
کو خود ہی سوآت ظاہر ہوئین اور غیرون کو ظاہر نہ ہوئین تاکہ جو اُنکو مکافات جرم سے ظاہر ہوا وہ غیرون پر ظاہر نہ ہوا [illegible]
الٰہی مین یون ہوا کہ فبدت لہما سوآتہما یعنی ان دونون سے اُنکے مقام شرم کھل گئے یعنی بعضون نے دیکھا لیکن یہی [illegible]
دونون کو ظاہر ہوے اُنکے مقام شرم - اور یہین سے مشائخ نے اشارہ لیا ہی کہ ظہور انہین عیوب نفس کا تھا [illegible]
ہونا انہین کے واسطے تھا - پھر اللہ تعالی نے آدم کے واسطے ایک طرح کا نار ظاہر مین ذکر فرمایا اور اُسکے اسرار باطنی کو [illegible]
فغوی - عصیان آدم یہ تھا کہ اصل سے فرع کی طرف اور مکاشفہ سے جنت وعلم مشاہدہ کی طرف رجوع کیا اور [illegible]
اور اگر طریقہ امر ہی پر سلوک ہوتے تو اللہ تعالی کی طرف سے جو کچھ اسرار شجرہ مین تھے [illegible]
کے ملک غیب مین لاکھون درخت غیبی ہین جو کرورون علوم اسرار سے مملو ہین ولیکن جذب [illegible]
چکھا اور نشہ محبت مین وادی ازل مین کشف علم ازلی کے لیے مستغرق ہوے پس طلوع اُنکا [illegible]
کو اختیار کرین اور احوال جنت ظاہر کرین پس حق عزوجل نے اُنکو قید خانہ دنیا مین [illegible]
اور یہ جو زلت ولغزش آدم علیہ السلام سے واقع ہوئی اُسکے ساتھ مین اصطفائیت [illegible]
لغزش مذکور اُسکے ساتھ مین ہلاک ہوگئی بلکہ اجتبائیت ازلیہ [illegible]
چیز باطل نہین کرسکتی ہی - شیخ ابن عطا رح نے کہا کہ عصیان کے نام سے [illegible]

[illegible] شیخ جعفر رحمہ نے کہا کہ جنت کو چشم عینی سے مشاہدہ کیا تھا تو اسیر 11
[illegible] دیکھتے تو بارگاہ سے دائمی محروم و مہجور ہوجاتے اول یعنی سواے حق تعالی
[illegible] حالت میں بے مثل و بے مثال ہی لیکن مثل آدمی کے وہ بھی مخلوقات میں سے
[illegible] کی طرف التفات ہو تو عتاب ہوا اور غوایت اسی راہ سے ہی کہ مشاہدہ و مکاشفہ حق جل وعلا کے سامنے
[illegible] ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفس کی طرف میل کرنا ضلالت ہی۔ قولہ ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ
[illegible] میں غرق کیا تو قلب آدم علیہ السلام پر تجلی فرمائی اور اسمیں سواے شوق لقاے الرحمن
[illegible] کیا اور اس فرقت میں یاد کے عوض اصطفائیت قدیم پر اجتبائیت جدید زائد فرمائی اور خود اسکی
[illegible] لاحق نہیں ہوتا ہی یعنی حدوث کو خود مجال لحوق نہیں ہی اور کہاں ڈھونڈھے کہ جسکے واسطے کہاں کا نام ہی
[illegible] اسکی مخلوقات ہیں پس حق عز و جل نے خود اسپر توجہ فرمائی اور کشف جمال و جلال سے سرفرازی دی اور تشبیہ
[illegible] کیونکہ صفات الٰہی میں تغیر نہیں ہی پس توبہ و رجوع بحسن کشف جمال ہی اور ہدایت بجانب راہ وصال
[illegible] ہی اور یہ ہدایت اسی سے آسی کی طرف ہی۔ واسطی رح نے کہا کہ عصیان کا اثر اجتبائیت میں کچھ نہیں ہوتا ہی اور
[illegible] کے گنہگار ہوا لیکن خلاف نہیں کیا اور جب اجتبائیت ازلی آئی تو اسنے ندمت عصیان کو مٹا دیا اور خود
[illegible] ۔ اور وہ مخالفت پر عزم کیوں اور کس طرح کرتے کہ وہ پردہ عصمت میں مستور تھے اور قبضہ قدرت میں معصوم
[illegible] عیوب نفس کو دیا گیا اور علم کا باب مفتوح ہو گیا تو اس مکاشفہ سے بجانب مشاہدہ علمی و امتحان نفس نازل فرمایا وقد قال

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى

[illegible] یہانسے دونون اکٹھے رہو ایک دوسرے کے دشمن پھر کبھی پہونچے تمکو میری طرف سے راہ کی خبر

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ۝ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً

[illegible] پھر نہ وہ بہکیگا نہ وہ تکلیف میں پڑیگا اور جسنے منہ پھیرا میری یاد سے تو اوسکو ملتی ہی گذران

ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ

[illegible] دن قیامت کے اندھا وہ کہیگا اے رب کیوں تم نے اوٹھالایا تو مجکو اندھا اور میں

كُنْتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَىٰ ۝ وَ

[illegible] فرمایا یونہی پہونچی تھیں تجکو ہماری آیتیں پھر تونے اونکو بھلادیا اور اسی طرح آج تجکو بھلادینگے اور

كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ۝

[illegible] اور یقین نہ لایا اپنی رب کی باتیں اور پچھلے گھر کا عذاب سخت ہی اور بہت دیر رہتا

[illegible] سے لیکن اسکا اثر ہوتا ہی لہذا یہاں ہبوط کا حکم دیا۔ کما فی السراج اور صواب یہ ہی کہ توبہ میں اجتبائیت
[illegible] ہی اور ظاہر یہ ہی کہ ہبوط کا حکم اول ہی پھر کلمات سے تعلیم و تلقین فرماکر پیغمبر مرسل قرار دیا ہی۔
[illegible] سے اور بعضوں کا یہ قول ہی کہ خطاب آدم و حوا کو ہی یا آدم و ابلیس کو ہی۔ اول ارجح قول

اول ہی جیسا کہ شیخ جلال سیوطی و شیخ جلال محلی نے اختیار کیا اور ... اعتراف ہین خطاب
تثنیہ ہی لیکن مراد جمع ہی یا کہا جاوے کہ خطاب انھین دونون کو باعتبار انکے وجود کے ہی اور خطاب جمع
مین تقدیری تھی اور شیخ ابن کثیر رح نے کہا کہ خطاب آدم و حوا و ابلیس کو بصیغہ جمع ہی لہذا فرمایا کہ بَعْضُكُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ تمھارے بعضے بعضون کے دشمن ہین - یعنے ذریات ہین باہم ایک دوسرے سے عداوت کرینگے
مین حال ہی کہ امر معاش مین باہم کشش و کوشش کرتے ہین - اور بقول شیخ ابن کثیر رح اولاد آدم اور اولاد ابلیس
و لیکن اسمین ایک تامل ہی کہ اولاد ابلیس کو تو ذاتی عداوت ہی و لیکن اولاد آدم مین سے بکثرت ایسے ہین کہ
کو اپنا پیشوا بلکہ معبود بنا لیا ہی - پس ذریات آدم مین یہ زیادہ مناسب ہی کہ معاش مین باہم عداوت و ظلم سے نوبت قتال
اور سب کے سب اسمین منہمک ہوتے ہین - بیضاوی رح نے کہا کہ اسی کا موید ہی - قولہ - فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى
سو اگر آوے تمھارے پاس میری طرف سے ہدی - واضح ہو کہ حرف اما مرکب ازان ان و ما ہی ان حرف شرط و ما زائد تاکید ہی اور قاعدہ
ان شرطیہ ایسے امر پر آتا ہی جو ضروری نہو بخلاف اذا شرطیہ کے پس معلوم ہوا کہ ہدی کا آنا اللہ تعالی کی طرف سے واجب نہین ہی اور
کوئی بات واجب نہین ہی بلکہ یہ اسکا ایک فضل ہی اپنے بندون پر پس ہدی کو بڑی نعمت عظمی جانین - ہدی رسول و کتاب ہی
رسول بھیجے اور کتاب اتاری پس حاصل یہ کہ اگر تمھارے پاس میری جانب سے رسول و کتاب آوے تو اس کو شکر کے ساتھ
فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ سو جس نے اتباع کی میری ہدی کی - فَلَا يَضِلُّ پس نہ بہکیگا یعنی دنیا مین - وَلَا يَشْقٰى اور نہ
ہوگا آخرت مین - اس کلام مین دو طرح تاکید ہی اول تو بجائے فمن اتبعہ کے اتبع ہداے - ضمیر کی جگہ لفظ ظاہر رکھدیا اور اسکو اپنی طرف مضاف
کیا - اس سے ہدی کی تکریم و تشریف ہی - اور دوم تبع کے بجائے اتبع - رکھا یعنی اچھی طرح سے تابع ہو اور کوشش کی - پس آدمی کو لازم ہی کہ
رسول و کتاب کو بڑا افضل سمجھے اور دوم اسکی اتباع مین سب کامون سے زیادہ کوشش کرے پس جس نے ایسا کیا وہ دنیا مین گمراہی سے
بچیگا اور آخرت مین عذاب جہنم و بدبختی سے بچیگا اور ابو العالیہ نے کہا کہ ہدی انبیاء و رسول و بیان یعنی کتاب ہی - ابن عباس رض سے روایت
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کتاب الہی کی اتباع کی تو اللہ تعالی اسکو دنیا مین گمراہی سے راہ راست کی ہدایت
کرتا ہی اور قیامت مین برے حساب سے محفوظ رکھتا ہی اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فمن اتبع ہداے الآیہ - رواہ ابن ابی شیبہ والطبرانی
و ابو نعیم و ابن مردویہ - اور ابن عباس رض نے اس آیت مین کہا قرآن کی اتباع کرنے والے کو اللہ تعالی نے پناہ مین لے لیا اس سے کہ دنیا مین گمراہ
ہو یا آخرت مین شقی ہو - کذا فی الدر المنثور - وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ - اور جس نے منہ پھیرا میرے ذکر سے یعنی
ہدی سے جو میرا یاد دلانے والا ہی اور میری طرف بلانے والا ہی یا میری کتاب کی تلاوت و اسپر عمل کرنے سے تو وہ دنیا و آخرت دونون مین
خوار ہوا دنیا مین تو اسطرح کہ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اسکے واسطے معیشت تنگ ہی - معیشت ضنکا
ہی اور ضنکہ - اسواسطے نہین فرمایا کہ ضنک دراصل مصدر ہی جو صفت قرار دیا گیا اور مصدر مین مذکر و مونث برابر ہوتے
معنی مین ہی کہ کافر کی تمام نظر اور پوری ہمت اسی دنیاوی اسباب پر منحصر ہوتی ہی اور وہ اسی کی زیادتی مین
خوفناک رہتا ہی بخلاف مومن کے جو آخرت کا طالب ہی پس اس معنی کر کے کافر کی زندگی ضیق و تنگی مین
تنگی و تکلیف بھی ہوتی ہی کیونکہ اللہ تعالی کے ساتھ کفر کے شوم و نحوست سے خواری و تکلیف ہوتی ہی کما قال تعالی

[illegible] ولو انہم اقاموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیہم من ربہم لاکلوا من فوقہم
[illegible] امنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض الآیۃ - اور ایک قول
[illegible] اس قول مین مراد عذاب قبر ہے - کما فی البیضاوی - وفی السراج حسن بصری و قتادہ و کلبی
[illegible] طعام ضریع و زقوم اور بجاے پانی کے حمیم و غسلین ہو نہ مرینگے اور نہ جیئنگے اور ابن عباس رض
[illegible] بند کر دیے جاوین پس کسی چیز کی توفیق نہ پاوے اور عطاء رح نے کہا کہ یہ کافر کی
[illegible] عذاب کی یقین نہین ہے - علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوع روایت ہے کہ گناہ کا عذاب تین طرح ہوتا ہے معاش
[illegible] یہ کہ بدون معصیت الٰہی کے اسکو رزق نہ ملے اور یہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ دین مین تسلیم و قناعت
[illegible] پس وہ جوانمردی کے ساتھ اور سہولت کے ساتھ خرچ کرتا ہے تو اسکی زندگی آسانی کے ساتھ ہوتی ہے اور جس
[illegible] غالب ہوتی ہے تو برابر وہ دنیا کی زیادتی کی طرف آنکھ لگائے رہتا ہے اور بخل اسپر غالب ہوتا ہے تو خرچ کرنے
[illegible] اسکی زندگی تنگی کے ساتھ ہوتی ہے صحیحین کی حدیث مین ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر آدمی کے واسطے سونے کا ایک
[illegible] کرے کہ اسکے ساتھ دوسرا ہو جاوے اور اگر سونے کی دو وادی ہون تو چاہے کہ ان دونون کے ساتھ تیسرا ہو جاوے
[illegible] آدمی کے پیٹ کو نہین بھرتی سواے خاک کے اور اللہ تعالی توبہ قبول کرتا ہے جو اس سے توبہ کرے - رواہ البخاری و مسلم
[illegible] نے کہا کہ جو کوئی اللہ تعالی کی یاد سے منہ پھیرتا ہے تو اسپر اسکا وقت تاریک ہو جاتا ہے اور اسکا رزق پریشان ہو جاتا ہے - امام
[illegible] نے لکھا کہ ضیق معیشت مین رہتا ہے دنیا مین پس اسکو طمانیت نہین ہوتی اور نہ اسکا سینہ کشادہ ہوتا ہے بلکہ تنگ و بھچا ہوا ہو
[illegible] گمراہی کے اگرچہ ظاہر مین وہ عیش مین ہو جو چاہے کھاوے اور جو چاہے پہنے اور جہان چاہے رہے کیونکہ وہ کشمکش سے
[illegible] یقین و ہدایت کی طرف نہین گیا تو اسکو قلق و حیرت ہے برابر شک مین متردد رہتا ہے پس یہ تنگی معیشت ہے - علی بن ابی طلحہ نے ابن
[illegible] روایت کی کہ یہ شقاوت ہے - اور عوفی نے ابن عباس سے روایت کی کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ مین نے جس بندے کو قلیل یا
[illegible] یقین نہ کیا تو اسکے واسطے کوئی بہتری نہین ہے اور اسکی معیشت تنگ ہے اور یہ بھی کہا کہ قوم گمراہ نے حق سے اعراض کیا اور
[illegible] اموال کی طرف سے وسعت و فراخی مین تھے اور حق تعالی سے تکبر کرتے تھے تو انکی یہ زندگی ضیق مین تھی کیونکہ وہ بدگمانی سے
[illegible] واسطے اس معاش مین عوض نہین دیگا پس جب بندہ نے تکذیب کی اور بدگمانی کی اور اللہ تعالی پر بھروسا نہ کیا تو اسپر
[illegible] دشوار ہو جاتی ہے - ضحاک رح نے کہا کہ معیشت ضنک وہ بدکاری و رزق حرام ہے اور یہی قول عکرمہ و مالک
[illegible] تفسیر اولی و احسن ہے واللہ تعالی اعلم بجہت مقابلہ قولہ فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ - کیونکہ حیات طیبہ رزق حلال باعمال
[illegible] اللہ عنہ نے کہا کہ قولہ معیشۃ ضنکا - یعنی ضیق ہو جائیگی اسپر اسکی قبر یہانتک کہ اسکی پسلیان ادھر سے ادھر
[illegible] روایت کا راوی ابو سلمہ وہ یعمر بن ابی عباس ہین جنکی کنیت ابو سلمہ ہے کذا قال ابو حاتم الرازی رح
[illegible] عبد الرزاق نے مثل اسکے ابو سعید خدری رض سے مرفوع روایت کی ہے یعنی
[illegible] حاتم کی مرفوع روایت مین ہے کہ ضمۃ القبر یعنی قبر کے اندر بھچاو - اور بیہقی و حاکم و مسدد
[illegible] ضنکا فرمایا کہ عذاب القبر ہے - قال الحاکم صحیح الاسناد و لیکن اسکی اسناد مین

ابن لہیعہ راوی ہین اور اُنمین کلام ہی اور شیخ امام ابن کثیر رح نے ابن ابی حاتم کی روایت مرفوع کی ہی [illegible]
اور ابن ابی حاتم کی روایت بطریق ابن لہیعہ باسنادِ خود ابو ہریرہ رض سے مرفوع ذکر کی کہ رسول اللہ صلی [illegible]
قبر مین ایک سبز تروتازہ باغ مین ہوتا ہی اُسکی قبر مین ستر گز کی فراخی دیجاتی ہی اور اسکی قبر اُسکے لیے ایسی منور [illegible]
کا چاند ہوتا ہی اور تم جانتے ہو کہ قولہ تعالیٰ فان لہ معیشۃ ضنکا۔ کس بارہ مین اتری ہی اور جانتے ہو کہ معیشت ضنک کیا ہی [illegible]
اللہ تعالیٰ و اُسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتا ہی فرمایا کہ یہ عذاب قبر ہی اور قسم اُسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہی کہ کافر [illegible]
مسلط کیے جاتے ہین ہر ایک اژدہے کے سات سر ہین وے اُسکے سرین سے تمام بدن مین پیرتے ہین اور کاٹتے و نوچتے ہین [illegible]
مین اٹھایا جاوے۔ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ اِس روایت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان کرنا منکر [illegible]
سے ہی۔ اور لکھا کہ بزار رح نے باسنادہ ابوہریرہ رض سے مرفوع روایت کی کہ معیشت ضنک جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی یہ ہی کہ کافر کی قبر [illegible]
ننانوے اژدہے مسلط کیے جاتے ہین جو اُسکے گوشت کو نوچتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور کہا کہ بزار رح نے ابو سلمہ عن ابی ہریرہ [illegible]
روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قولہ فان لہ معیشۃ ضنکا۔ فرمایا کہ عذاب القبر ہی۔ امام ابن کثیر رح نے کہا کہ اُسکی [illegible]
جید ہی۔ قال الشیخ السیوطی رح اور اسکو بیہقی و ابن المنذر وغیرہم نے بھی روایت کیا ہی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے اُسکے مثل [illegible]
روایت ہی۔ امام رازی نے کبیر مین کہا کہ معیشت ضنک یہ ہی کہ گناہون مین زندگی بسر کرے اگرچہ دنیاوی مال و متاع کی [illegible]
[illegible] ہو۔ اقول یہ ماخوذ از تفاسیر بعض سلف ہی۔ پھر مترجم کہتا ہی کہ ان مجموع تفاسیر سے معلوم ہوا کہ معیشت ضنک یہ ہی کہ دنیا مین مال و اولاد
کے جمع کرنے و رکھنے مین مضطرب و پریشان رہے اور دل اُسکا بجھا ہوا اور تاریکی مین پڑا ہوا ور اللہ تعالیٰ پر بھروسا نہ کرنے سے مضطرب
و نا امیدی مین غرق و حیران ہو اور جب مرے تو عذاب قبر مین پڑا رہے یہانتک کہ قیامت آوے پھر جہنم مین جیسی زندگی ہو [illegible]
و اللہ تعالیٰ اعلم۔ اور موید اس قول کا کہ معیشت ضنک ابتداے وجود سے عذاب قبر تک ہی اور قیامت مین دوسری معیشت ہی آئندہ آیت
ہی کہ فرمایا۔ وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى اور ہم حشر کرینگے اُسکو قیامت کے روز اندھا۔ مانند اُسکے قولہ و نحشرہم یوم القیامۃ
علی وجوہہم عمیا الآیہ۔ نسفی رح نے مدارک مین کہا کہ یعنی بینائی مسلوب ہوگی اور یہی وجہ ہی۔ اور بعض نے کہا کہ اندھا ہونا بصیرت و حجت [illegible]
ہی اور بعض نے کہا کہ نیکی کی راہون سے اندھا اور شیخ ابن کثیر نے ذکر کیا کہ عکرمہ نے کہا کہ سواے جہنم کے سب سے اندھا ہوگا۔ اور [illegible]
و ابو صالح نے کہا کہ اعمی یعنی اُسکے واسطے کوئی حجت نہوگی۔ اور لکھا کہ احتمال ہی کہ یہ مراد ہو کہ وہ مبعوث ہو کر جہنم کی طرف اِس حال سے [illegible]
ہوگا کہ نہ آنکھون سے بینائی ہوگی بلکہ اندھا ہوگا اور نہ بصیرت قلبی ہوگی پس دل کا بھی اندھا ہوگا کما قال تعالیٰ و نحشرہم یوم القیامۃ علی وجوہہم
عمیا و بکما و صما ماواہم جہنم الآیہ۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا [illegible]
مجھے کیون اندھا محشور فرمایا حالانکہ مین تو بصیر تھا۔ بیضاوی رح نے کہا کہ اِسمین تائید ہی کہ اوپر اعمی سے مراد آنکھون [illegible]
بینائی اُسکو کبھی نہین تھی۔ پھر یہ جو کافر کہیگا کہ مین بصیر تھا اِس سے مراد یہ کہ دنیا مین آنکھون والا تھا [illegible]
روز بینا ہو چنانچہ خطیب رح نے نقل کیا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ کافر جب قبر سے نکلیگا تو بصیر ہوگا [illegible]
اندھا ہوگا۔ و علی ہذا قولہ تعالیٰ اسمع بہم و ابصر یوم یاتوننا الآیہ۔ مین اور اِس آیت [illegible]
کھینچا جائیگا۔ قَالَ كَذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے جواب مین فرمایا کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] پس تونے اُنکو بھول مین ڈالدیا یعنی اُنسے اندھا بنگیا اور اُنپر کچھ نظر
[illegible] کے دور تو بھلایا جائیگا۔ یعنی جب تونے آیات الٰہی سے اعراض کیا اور آیات کے
[illegible] اندھا بنا ہو تو آج ہم تیرے ساتھ وہی معاملہ کرینگے جیسے بھولے ہوئے کے ساتھ ہوتا ہو۔
[illegible] کیونکہ بدلا اسی کام کی جنس سے ہوتا ہو۔ کذا قال ابن کثیر رح۔ اور حاصل یہ کہ جیسے تونے آیات
[illegible] چھوڑکر بھلا دینگے یعنی ایسا چھوڑ دینگے جیسے بھولی چیز چھوڑ دی جاتی ہو اور یہ مراد نہین کہ حقیقت
[illegible] کی شان اعظم اِس سے پاک ہو کہ وہان بھول وغیرہ کو دخل ہو۔ ملخص البیضاوی وغیرہ۔ مسئلہ آیات
[illegible] کا کیا حکم ہو۔ جواب مین شیخ ابن کثیر رح نے ذکر فرمایا کہ لفظ قرآن کا نسیان باوجودیکہ اُسکے معنی یاد ہون اور
[illegible] وعید خاص مین داخل نہین ہو ولیکن دوسری راہ سے اُسپر وعید آئی ہو چنانچہ سخت تاکید کے ساتھ ممانعت شدید
[illegible] امام احمد رح نے سعد بن عبادہ رض سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی مرد کہ اُسنے قرآن
[illegible] اللہ تعالیٰ سے جب ملیگا اِس حال سے کہ وہ بالکل جذام مین مبتلا ہوگا۔ پھر یہ حدیث امام احمد نے عبادہ بن الصامت
[illegible] روایت کی۔ مترجم کہتا ہو کہ ہماری کتابون مین ائمہ حنفیہ سے اِس بارہ مین یون روایت ہو کہ جس بھولنے پر یہ
عذاب ہو ایسا ہو [illegible] مصحف مین دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے۔ کما فی العالمگیریہ۔ مترجم کہتا ہو کہ یہ آسان ہو ولیکن احوط یہ ہو کہ جو یاد ہوا اُسکو نہ بھولے
[illegible] مجتہدین مین اختلاف ہو واللہ اعلم۔ **وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي** ۔ اور یون ہی بدلا دیتے ہین ہم **مَنْ أَسْرَفَ**
اس شخص کو جس نے اسراف کیا۔ یعنی آیات سے اعراض کیا اور شہوات مین پڑ گیا۔ کما فی البیضاوی و سفیان نے کہا یعنی اللہ تعالیٰ سے شرک
کیا **وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ** اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیات کے ساتھ۔ بلکہ آیات کو جھٹلایا اور اُنسے مخالفت کی۔
حاصل یہ کہ جس نے آیات سے اعراض کیا اور تکذیب کی تو اُسکے واسطے یہی سزا ہو کہ معیشت ضنک مین مبتلا کیا جاوے ابتداے پیدائش سے عذاب
[illegible] حشر مین اندھا محشور کیا جاوے۔ **وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ** اور عذاب آخرت یعنی بعد عذاب مذکور کے عذاب جہنم۔
أَشَدُّ بہت سخت ہو **وَأَبْقَىٰ** اور بہت باقی یعنی دائمی ہو۔ بیضاوی رح نے کہا کہ شاید جب جہنم مین داخل کیا جائیگا تو اندھا پن زائل
ہو جائیگا تاکہ اپنا ٹھکانا و حال دیکھے اور جو اُسنے آیات کے ساتھ کفر کیا ہو اُسکا انجام و عذاب دیکھے۔ ف۔ فی العرائس قولہ تعالیٰ
[illegible] جس نے خطاب الٰہی و آیات کی اتباع کی تو وہ راہ سنت سے نہین بھٹکیگا اور متابعت سے محروم نہ ہوگا
[illegible] اقتدا و لازم پکڑلیا کتاب الٰہی و سنت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو تو وہ طریق ہدایت سے گمراہ
[illegible] بیان فرمایا کہ جس نے طریق الہام و ذکر و متابعت سنت سے منھ موڑا وہ معیشت ضنک مین گرفتار ہوا
[illegible] معیشۃ ضنکا۔ جس شخص نے یاد الٰہی سے منھ موڑا وہ انوار سے محجوب ہوا اور جو نور ذکر سے محجوب ہوا
[illegible] زندگی تاریکی مین ناپاک ہو اور رزق ناگوار ہو اور جو شخص محجوب ہوا اُسکی زندگی سے بدتر کس کی
[illegible] کیا اللہ تعالیٰ اُسپر رحمت فرماتا ہو اور اُسکی خدمت کے واسطے ہر چیز کو متوجہ کر دیتا ہو۔ بعض
[illegible] زندگی اُسپر تاریک ہوجاتا ہو اور اُسکی حالت پریشان ہوجاتی ہو۔
[illegible] اعراض ذکر سے اور جس نے اعراض کیا وہ اپنے لائق مطاعم و مشارب وغیرہ کی طرف

مردود ہوجاتا ہی - بعض نے کہا کہ تنگی عیش یہ ہی کہ اہل الذکر کے ساتھ صبر نہین کر سکتا ہی اور بعض نے فرمایا کہ طاعات
ل تنگ ہوتا ہی یعنی برابر طاعت پر قائم رہنے مین تنگدل ہوتا ہی - پھر اسپر معیشت آخرت کی ضیق کو بیان فرمایا
یعنی جاہل بوجود حق عزوجل جیسے دنیا مین جاہل بوجود حق رہا تھا اور کلمات حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین ہی کہ جس نے دنیا
دہ آخرت مین اُسکو نہین پہچانیگا اور بعض نے کہا کہ اُسکے اشارہ مین داخل ہی کہ یہ شخص اولیاء و نیکون کو نہین پہچانیگا
نے لکھا کہ قولہ ومن اعرض عن ذکری - یہ اعراض اسطرح کہ میل نفسانی سے اُسنے عالم سفلی کی طرف توجہ کی تو اُسکے نتیجہ مین یہ ہوتا ہی کہ
معیشت تنگ ہوجاتی ہی کیونکہ اسپر حرص غالب ہوجاتی ہی اور بخل اسپر طاری ہوجاتا ہی کیونکہ جب نفس کو درگاہ حق عزوجل سے
ہوتا ہی تو وہ زخارف دنیاوی کی طرف کھنچ جاتی ہی کیونکہ مادہ کی راہ سے اِن چیزون سے اُسکو مناسبت ہی پھر ان زخارف کی محبت
شدت اسپر غالب ہوجاتی ہی کیونکہ دونون مین جنسیت ہی اور دونون تاریکی و ظلمت اور پستی مین مشترک ہین بس نفس اُنکے مقابلہ
جان دنیا گوارا کرتا ہی اور جسقدر زیادتی ہوجاتی ہی اُسی قدر نفس کی حرص ان چیزون پر بڑھتی جاتی ہی اور یہی معیشت ضنک ہی
بعضے صوفیہ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اپنے رب کی یاد سے اعراض کرتا ہی ضرور اسپر تاریکی چھا جاتی ہی اور رزق اسکا پریشانی مین ہوجاتا ہی
ایسے بندہ کے جو حق تعالی کی یاد مین ہی کیونکہ وہ اللہ تعالی پر یقین و توکل کی وجہ سے آسانی معیشت مین ہی جو پاتا ہی خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کیطرف
امید رکھتا ہی کہ وہ اُسکو اور دیگا - قولہ - وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى یعنی نور حق سے اندھا ہوتا ہی جو یہان اندھا وہ وہان اندھا
قولہ رب لم حشرتنی اعمی الآیہ - اندھے ہونے سے اُسکا انکار بوجہ استعداد اصلی و نور فطری کے ہی اور یہ اندھا ہونا اُسکا بوجہ جم جانے ہیات
پستی و عشق نفسی جرم تشقی کے ہی جو آیات بینات سے اعراض کرنے اور اللہ تعالی کو بھولنے سے پیدا ہوا ہی - پھر اللہ تعالی نے عبرت و تہدید و تنبیہ
و تاکید اور اقوال و اوہام باطلہ کی تردید فرمائی اور آخر اُنکو اپنی تقدیر سدید پر پھیرا لقولہ تعالے -

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
سو کیا اُنکو راہ نہ سوجھائی اُسنے کہ کتنے ہمنے ہلاک کر دیے اُنسے پہلے قرون امتون کے کہ پھرتے ہین لوگ اُنکے گھرون مین بیشک اس مین
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ ع
نشانیان ہین واسطے اصحاب عقل کے اور اگر نہوتا کہ ایک کلمہ سابق ہوچکا ہی تیرے رب سے تو ہوجاتا لزام اور ایک وقت مقرر
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ
سو تو صبر کر اُسپر جو وہ کہتے ہین اور تسبیح پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ پہلے نکلنے آفتاب سے اور پہلے اُسکے ڈوبنے سے اور
اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا
اوقات شب مین سو تسبیح پڑھ اور اطراف روز مین تاکہ تو خوش ہو اور مت پھیلا اپنی آنکھون کو بجانب اسکے
مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ
جس سے ہمنے تمتع دیا ہی اصناف کو انہین سے زینت زندگانی دنیا کی تاکہ ہم اُنکو
رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ
تیرے رب کا بہتر اور ہمیشہ باقی ہی اور حکم دے اپنے اہل کو نماز کے ساتھ اور صبر اختیار کر

[illegible] الْبَاقِيَةُ لِلتَّقْوٰى ○ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ

[illegible] کے لیے ہے اور کافرون نے کہا کہ وہ کیون نہین لایا ہمارے پاس کوئی آیت اپنے رب سے اور کیا

[illegible] الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا

[illegible] اور اگر ہوتا کہ ہم انکو ہلاک کرتے عذاب کے ساتھ پہلے سے تو کہتے کہ اے رب ہمارے

[illegible] اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ○ قُلْ كُلٌّ

[illegible] رسول کو تو ہم پیروی کرتے تیری آیات کی پہلے اس سے کہ ہم ذلیل کیے جاوین و خوار کیے جاوین کہدے

[illegible] فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ○

ع ۱۴ [illegible] انتظار کرو اب تم عنقریب جان لوگے کہ کون ہین لوگ سیدھی راہ کے اور کس نے ہدایت اختیار کی تھی

[illegible] کیا نہین ہدایت کی انکو - زمخشری نے کہا کہ فاعل اسکا ہدایت کرنے والا اگلا جملہ یعنی كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

[illegible] الْقُرُوْنِ - کتنے ہلاک کیے ہم نے اُن سے پہلے قرون - یا بہت سے قرون سابقہ - قفال رحمہ اللہ نے کہا کہ کثرت سے قرون سابقہ

[illegible] ہلاک کرنا انکے واسطے ہادی و مبین قرار دیا - نحاس رحمہ اللہ نے کہا کہ کم اہلکنا کو فاعل قرار دینا غلطی ہی اس واسطے کہ کم مذکور استفہامیہ ہی

[illegible] اس مین عامل حال معنوی کا زجاج نے کہا کہ اہلاک فاعل ہی یعنی کیا انکو راہ نہین سوجھائی ہمارے حکم نے جو قرون سابقہ کے ہلاک کرنیکا

[illegible] ہم نے بہت سے قرون ہلاک کر دیے اور یہ درحقیقت ہدی ہی - ابو البقاء عکبری رحمہ اللہ نے کہا کہ کم اہلکنا جس پر دلالت کرتا ہی

[illegible] وہ فاعل ہی اور کم اہلکنا کا جملہ اُسکی تفسیر کرتا ہی - حاصل یہ کہ کیا انکو ہدایت نہین دی اس عبرت نے کہ ہم نے قرون

[illegible] قرون کو ہلاک کر دیا - اور یہ درحقیقت خبر ہی پس اس خبر قطعی سے انکو عبرت و ہدایت ہونی چاہیے تھی - اور زمخشری

[illegible] نے یہ بھی لکھا کہ فاعل اسکا اللہ تعالے یا رسول و ہدی ہی بلکہ بیضاوی رحمہ اللہ نے اسی کو مقدم کیا ہی - ولیکن

[illegible] اس خبر سے انکو ہدایت نہین ہوئی کہ ہم نے کافرون متمردون کے قرون کثیرہ کتنے ہلاک کر دیے - يَمْشُوْنَ

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ - جو چلتے پھرتے تھے اپنے گھرون مین - اور ارجح یہ کہ یمشون کی ضمیر لہم کی ضمیر ہی اور مساکنہم کی ضمیر قرون

[illegible] سے قرون عاد و ثمود و قوم لوط کہ یہ لوگ عرب و موجودہ کفار چلتے پھرتے ہین قرون مہلکہ کے گھرون مین یعنی

[illegible] وغیرہ کے واسطے جاتے ہین تو عاد و ثمود وغیرہ کی بستیون سے گذرتے ہین اور خراب و برباد دیکھتے ہین

[illegible] اس عبرت سے ہدایت نہین پاتے کہ خود کفر و تمرد سے باز آدین کہ جو اُن کے ساتھ کیا گیا ہی وہی اُنکے

[illegible] ہلاک ہوکر ان مین مل جاوینگے - اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ - اس مین آیات و

[illegible] النُّهٰى - واسطے صاحبان عقل کے - جو آغاز و انجام پر نظر کرکے موجودہ حالت کو ضرور فانی

[illegible] سے ڈرتے اور راحت آخرت کی فکر کرتے ہین اور آیات الٰہی سے اعراض کرنے اور اندھے

[illegible] انتظار نہین کرتے کہ بھلا عذاب آدے تو دیکھین تب انین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

[illegible] لَكَانَ لِزَامًا - لزام مصدر سے وصف کیا گیا ہو واسطے مبالغہ کے مراد ہی اسکا لازم یعنی لازم ہی یا اسم

[illegible] کما قال الزمخشری والبیضاوی - و اجل مسمّی کا عطف کلمۃ پر ہی شیخ ابن کثیر رح نے

Marfat.com

لکھا کہ یعنی اگر نہ ہوتا کلمہ جو سابق ہو چکا ہے اللہ تعالی کیطرف سے کہ کسی کو عذاب منفرد یا نگا اگر بعد اسکے کہ حجت
نے ان کافرون جھٹلانے والون کے واسطے مقرر کی ہے تو عذاب لزام آجاتا یعنی اچانک انپر عذاب آجاتا
کر گئے تو بدر مین فی الجملہ انپر عذاب آیا اور بہت سے سردار مارے گئے اور وہ وقت مقدر تھا۔ اسی
یہ معنی بیان کیے کہ اگر نہ ہوتا کلمہ سابق اللہ تعالی کیطرف سے کہ وہ اِس امت مرحومہ سے عذاب کو آخرت تک
مقرری نہوتی تو البتہ فی الحال گرفتار عذاب ہونا انپر لازم ہوتا۔ شیخ جلال محلی رح نے اجل مسمی کا عطف
مسمی لازمین لہم۔ اور شیخ نے اسی پر اقتصار کیا اور معنی یہ ہین کہ اگر کلمہ الٰہی سابق نہو اہوتا تو البتہ ہو جاتا گرفتار کرنا عذاب
واسطے لازم ہوتی جیسے عاد و ثمود وغیرہ کے واسطے ہوئی۔ اور اول اظہر ہے اور سراج مین ہے کہ قولہ تعو ولولا کلمۃ سبقت
ازل مین من ربک۔ تیرے رب کیطرف سے کہ ان کافرون سے عذاب کی تاخیر قیامت تک ہوگی۔ لکان لزاما تو فورا عذاب
یعنی دنیا ہی مین سخت عذاب استیصال سے ہلاک ہوتے جیسے عاد و ثمود وغیرہ جڑ سے برباد کر دیے گئے لیکن اللہ تعالی نے
یہ رحمت کا ظہور ہے کہ آنحضرت صلعم کو رحمۃ للعالمین کیا ہے پس کفار بھی شامل ہین اسطرح کہ دنیا مین انسے عذاب استیصال مرتفع ہو پھر انمین سے
بدر واحد وغیرہ مین ہلاک کیا اور جنکو چاہا باقی رکھا کہ انکی پشت سے اولاد صالح پیدا ہوئی کہ آنحضرت صلعم پر ایمان لائے اور اچھے جہاد
کردی اور اسمین آنحضرت صلعم کیواسطے شرف عظیم ہے اور اسیطرف اشارہ آنحضرت صلعم کے قول مکرم مین موجود ہے کہ وانما کان الذی اوتیتہ
ارجو ان اکون اکثرہم تابعا یوم القیامۃ یعنی قرآن معجزہ جو مجھے دیا گیا ہے وہ تو وحی ہے کہ جو اللہ تعالی نے مجھے وحی فرمائی ہے پس مجھے امید ہے کہ مین
کی بہ نسبت زیادہ اتباع والا ہونگا یعنی دیگر انبیار ع کے معجزات مین لگاو جسمانیات کا تھا کیونکہ عصاے موسی و ید بیضا وغیرہ
اور کوڑھی وغیرہ کا اچھا ہونا انمین معجزات ہین مگر جسمانیت سے تعلق کے ساتھ اور قرآن پاک وہ معجزہ ہے کہ خالص وحی ہے
دلالت ہے انشاء اللہ تعالی بالجملہ اگر کلمہ سابق نہوتا اور ایک وقت مقدر نہ ہوتا تو عذاب انپر لازم ہوتا پھر اجل مسمی
کلمہ عظیمہ سے رفع ہوا اور اجل مسمی سواے مکہ کے زمانہ کے تھی جو کہ بدر کی لڑائی کا وقت تھا۔ دوم یہ کہ اجل مسمی آخرت کا وقت
نے کہا کہ یہی اقرب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ کلمہ سابقہ بھی یہی ہے کہ تاخیر عذاب تا دخول جہنم ہو تو اجل مسمی انکی حیات تک ہے یا
کا وقت ہے لیکن عموم آیت قیامت تک کے واسطے یہی چاہتی ہے کہ وقت موت ہو۔ اگر کہا جاوے کہ
یہ ہے کہ یہ صرف انھین لوگون کی موت کا بیان ہے جو سرکش موذی اسوقت موجود تھے اور یہ بھی انکی موت کا وقت
کے نزدیک یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کو بجہت اسکے کہ وہ خالق مالک ہے یہ اختیار ہے کہ بدون علت وسبب
اور جسکو چاہے عذاب کے واسطے رکھے اور ہم نے یہ جو کہا کہ یہ بات بدون علت کے ہوتی ہے تو اسواسطے کہ
حال سے خالی نہین کہ یا تو یہ علت قدیم ہوتی یا حادث ہوتی پس اگر یہ علت قدیم ہوتی تو فعل بھی قدیم ہو جاتا
تو اس علت کے واسطے علت دیگر چاہیے یہانتک کہ سلسلہ قدیم پر منتہی ہو کیونکہ غیر متناہی سلسلہ
کا خود مختاری و مالکیت سے ایسا ہوتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالی نے بیان فرمادیا کہ ہم ان کافرون کا عموم
اور مانند قوم عاد و ثمود وغیرہ کے استیصال نہ کرینگے تو آنحضرت صلعم کے رفع درجات کے واسطے
پس تو صبر کر اسپر جو وے کہتے ہین یعنی شاعر جھوٹا ساحر کاہن وغیرہ بیہودہ باتین کہتے تھے

[illegible] اصیصاں نازل ہونے کا خوف مت کر کیونکہ آنکی تکذیب سے مومنوں کو
[illegible] خواہ مخواہ ہو پہنچیگا اور اسوقت یہ کسی طرح جھوٹ نہیں سکتے ہین پس تو صبر کر
[illegible] نہیں بلکہ آیت کریمہ محکم ہو منسوخ نہیں ہو۔ شہاب رح نے کہا کہ آیت مین قولہ
[illegible] قتال کا حکم آیا بلکہ مراد صبر سے عدم اضطراب ہو ان افعال پر جو کافرون سے صادر ہون
[illegible] وسبح بحمد ربک ۔ اور تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ۔ بعض
[illegible] ہوسکتا ہو جیسا کہ ابومسلم اصبہانی نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ تسبیح سے مقصود تنزیہ و تقدیس و اجلال
[illegible] پس اگر یہ کہا جاوے کہ تسبیح بھی مراد مین شامل ہو تو ہوسکتا ہو۔ اور اکثر مفسرین نے کہا کہ تسبیح سے
[illegible] اس طرح نکلتی ہین کہ تسبیح یعنی نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ قبل طلوع الشمس طلوع آفتاب سے
[illegible] الملائکہ ہو جیسا کہ قولہ تعالی ان قرآن الفجر کان مشہودا۔ کی تفسیر مین گذرا جسکا حاصل یہ ہو کہ اللہ تعالے کے
[illegible] اترتے ہین اور دونون فریق علیحدہ ہوتے ہین اور ہر وقت جدید آتے رہتے ہین پس عصر والے فجر تک رہتے ہین
[illegible] جاتے ہین اور جو فجر کو اترتے ہین دونون فریق باہم ملاقی ہوتے ہین پھر فجر والے عصر تک رہتے ہین بعد نماز عصر کے
[illegible] ملاقی ہونے کے بعد فجر والے چڑھ جاتے ہین۔ بالجملہ نماز فجر کی فضیلت بہت ہو اور ایسی ہی عصر کی لہذا فرمایا۔ وقبل
غروبہا [illegible] قبل غروب آفتاب کے۔ اور یہ نماز عصر ہو اور قولہ تعالی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی الآیہ مین تمام صلوات کے ساتھ
[illegible] کی کمال فضیلت پر دلیل ہو مراد اس سے نماز عصر ہو جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث مین منصوص ہو اور یہی امام ابوحنیفہ کا
[illegible] مراد عصر ہو اور صحیح مسلم و سنن ابوداؤد اور سنن نسائی مین عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہرگز نہین داخل
[illegible] جس نے نماز پڑھی قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے۔ رواہ الامام احمد رح۔ اور جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پس آپ نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ عنقریب
[illegible] جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو کچھ تم پر بار نہو گی اُسکے دیدار مین سو اگر تم سے ہوسکے کہ تم مغلوب نہ ہو جاؤ طلوع آفتاب
[illegible] غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھنے سے تو ضرور پڑھو پھر آپ نے یہی آیت پڑھی فاصبر علی ما یقولون وسبح
[illegible] قبل غروبہا الآیہ۔ رواہ البخاری و مسلم وغیرہما۔ ومن آناء الیل فسبح ۔ اور اوقات رات
[illegible] نے کہا کہ مراد نماز مغرب و عشاء ہو۔ امام ابن کثیر رح نے کہا یعنی ساعات رات مین پس نماز کے لیے
[illegible] پر محمول کیا ہو۔ اور بیضاوی رح نے قبل غروبہا سے ظہر و عصر دونون مراد لی ہین۔
واطراف النہار مین ہو کیونکہ نہار کے دو نصف اسی وقت جمع ہوتے ہین کیونکہ نصف
[illegible] ابتدا ہو۔ اور بیضاوی رح نے کہا کہ قولہ ومن آناء الیل فسبح۔ مین فعل کو موخر کر دیا اور
[illegible] فضیلت زیادہ ہو کیونکہ دن مین اشغال سے فارغ ہوکر قلب کو اسوقت یکسوئی ہوتی ہو اور
[illegible] اللہ تعالی کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہو تو ایسے وقت اللہ تعالی کی عبادت کرنے
[illegible] اللہ تعالی نے فرمایا۔ ان ناشئۃ الیل ہی اشد وطاء واقوم قیلا یعنی ناشئۃ الیل

Marfat.com

مین زیادہ کلفت یا ثبات قدمی ہی اور اقوم یعنی اشد قراءت ہی کیونکہ قلب اسوقت شواغل سے خالی ہوتا ہی
ذکر کیا کہ ابن عباس رضہ نے فرمایا کہ ان اوقات مین پانچون نمازین داخل ہوگئی ہین یعنی الفاظ آیات مین
ان نمازون مین پانچون فریضہ نمازین بھی آجاوینگی لہذا بعض علماء نے کہا کہ مراد آیت مین پانچون نمازین …
آفتاب سے قبل ہوگا تو وہ تمام رات ہی یا طلوع آفتاب کے بعد ہوگا قبل غروب آفتاب کے تو وہ تمام …
مین تمام رات و تمام دن آگیا تو پانچون فریضہ نمازین انہین آگئین اب باقی رہا قولہ ومن اٰناء اللیل فسبح واطراف النہار …
سے نوافل مراد ہین - قال المترجم - شاید شیخ ابن کثیر رحمہ نے اسی وجہ سے اناء اللیل سے تہجد کا اشارہ کیا - اور فضائل نماز …
احادیث مین ہی اور بعضے اولیاء اللہ سے مذکور ہی کہ انکو خواب مین دیکھا گیا تو پوچھا گیا فرمایا کہ تمام عبادات سے کچھ نہ ہوا سوائے …
جو مین نے تہجد کے وقت خلوص سے پڑھین - اور حدیث مین ہی کہ تمہارے رب کی تمہارے ایام دہر مین نفحات ہین ہوشیار ہو کر …
کے روبرو ہونے کے لیے آمادگی کرو - اور اطراف النہار مین نوافل روز مین مانند نماز چاشت کے اور حدیث مین ہی کہ اللہ تعالے نے فرمایا
کہ اے ابن آدم اول روز مین میرے لیے چار رکعات پڑھ مین تجھے اسکے آخر کو کفایت کرونگا - اور اسمین پانچون وقت فرائض کی سنتین
داخل ہین اور حدیث مین ہی کہ جس نے بارہ رکعات پڑھین اللہ تعالے اسکے لیے جنت مین گھر بناتا ہی - محققین علماء نے انکو سنتون پر
محمول کیا ہی چھ ظہر کی اور دو مغرب اور دو عشاء اور دو فجر کی جملہ بارہ رکعات ہوئین اور اللہ تعالی نے فرمایا - تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون
ربہم خوفا وطمعا الآیہ - یعنی اللہ تعالی نے اپنے بندون کی صفت بیان فرمائی کہ جدا رہتے ہین انکے پہلو اپنے بسترون سے اس حال مین کہ
دعا کرتے ہین اپنے رب سے خوف وطمع کے ساتھ - آخر آیت تک - اور انکے واسطے فضیلت یہ بیان فرمائی کہ کوئی نہین جانتا کہ کیا
کچھ انکے لیے مخفی رکھا گیا ہی جو انکی آنکھون کی ٹھنڈک ہی - حدیث مین ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین نے اپنے نیک بندون کے واسطے وہ کچھ
مہیا کر رکھا ہی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اسکا خطرہ گذرا ہی - اور حدیث مین ہی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہی کہ کسی بندہ نے میری طرف تقرب اس سے زیادہ محبوب فرمانبرداری سے نہین حاصل کیا کہ جو اسنے وہ اعمال ادا کیے جو مین نے
اسپر فرض کیے ہین (یعنی فرائض نمازین وغیرہ ادا کرنے سے بڑھکر کسی چیز سے اللہ تعالے کے یہان تقرب نہین ہوتا) اور ہمیشہ بندہ
جانب نوافل ادا کرکے تقرب چاہتا ہی یہانتک کہ ہوجاتا ہون مین ہی اسکے کان کہ میرے ہی ساتھ سنتا ہی الحدیث …
کا مانند کان کے بیان ہی - علماء ظاہر نے کہا کہ مراد یہ کہ اسکو ہمہ تن میری یاد کا خیال رہتا ہی حتی کہ جو کان سے سنتا ہی وہ فقط میرا قرآن و
ذکر ہوتا ہی اور ہاتھ سے جو کام کرتا ہی وہ میرے ہی واسطے کرتا ہی اسمین اسکی نفس کی خواہش نہین رہتی ہی اور نفس وشیطان کے واسطے
کام نہین کرتا ہی اور علماء حکماء نے اسمین یہ بھی اشارہ بیان فرمایا ہی کہ وہ اپنی خودی سے فانی ہوجاتا ہی اور بقاء اسکی …
ہوتی ہی اور اس صورت مین جو بات کہ علماء ظاہر نے بیان فرمائی ہی وہ تو ضرور ہوگی اور اسکے ساتھ حریکیفیت …
باسرہی اور قولہ تعالی والذین آمنوا اشد حبا للہ کے معنی اور قولہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کے بھی معنی متحقق ہوجاتے ہین …
اولی یہ ہی کہ آیت مین پانچون فرائض داخل ہین بدین معنی کہ انسے کم نہ ہو اور سوائے انکے دیگر سنن ونوافل …
اور نماز تہجد وصلوۃ التسبیح وغیرہ داخل ہین جو اناء اللیل واطراف النہار مین ہون سوائے …
کہ انہین نماز مکروہ ہی - اگر کہا جاوے کہ نہار کے دو طرف ہوتے ہین اور آیت مین اطراف …

[illegible]

[illegible] ے دو طرف بین اطراف ہوگئے اور شیخ امام ابن کثیر رحمہ نے کہا کہ اناء اللیل کے مقابلہ مین اطراف النہار
[illegible] اوقات مراد ہین یعنی اطراف النہار سے ساعات روز و اوقات مراد ہین - پھر حق تعالی نے عظمت و کبرائی
[illegible] ظاہر فرمایا - **لَعَلَّكَ تَرْضٰى** امیدوار ہو کہ تجھے رضامندی حاصل ہو کما قال تعالی ولسوف یعطیک
[illegible] بندہ کسی خوبی سے عبادت کرے اور انتہا درجہ کی خوبی پہونچاوے گر وہ پھر مخلوق ہے یہ نہین ہوسکتا
[illegible] کبھی اسکو غرور نہ آویگا - اور ابن عباس رضہ وغیرہ سے مروی ہے کہ لعلک جسکے معنی امیدواری کے ہین
[illegible] واجب ہے یعنی اللہ تعالی کی رحمت سے تو راضی ہوگا - سراج مین ہے کہ ابوبکر و کسائی نے ترضی لضم التاء پڑھا یعنی
[illegible] راضی کیا جاوے - بعض نے کہا یعنی مقام محمود اور شفاعت کا مرتبہ تجھے حاصل ہو اور مترجم کہتا ہے کہ حدیث صحیح مین ہے کہ
[illegible] درجہ ایک ہے اور وہ ایک بندہ رسول کو عطا ہوگا اور مین امید کرتا ہون کہ وہ مین ہی ہون اللہم اعط محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ
[illegible] وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد - بالجملہ دونون قرارتون پر معنی واحد ہین کیونکہ
جب اللہ تعالی نے کسی بندہ کو راضی فرمایا تو خود بھی راضی اور وہ بھی راضی ہے کما قال رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ - یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا
[illegible] اللہ تعالی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوا اور وے اپنے رب ارحم الراحمین سے راضی ہوے رضی اللہ عنہم اجمعین - اور
شیخ ابن کثیر رحمہ نے اشارہ فرمایا کہ رضوان یہ دیدار الٰہی جل شانہ ہے اور یہ اشارہ لطیف ہے باین معنی کہ آیت مین خطاب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہے لیکن آپکے اصحاب و اتباع بھی راضی کیے گئے ہین تو وہ دیدار پاک حق عز وجل سے ہے بخلاف وسیلہ درجہ رفیعہ کے یا مقام
محمود کے کہ وہ فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مخصوص ہے چنانچہ تفسیر مین فرمایا کہ مسند امام احمد و سنن مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت مین ادنی منزلت کا یعنی کمتر درجہ کا وہ شخص ہے جو اپنے ملک کو دو ہزار برس کی راہ سے
یعنی اپنی مملکت کی انتہاء کو ایسا ہی دیکھیگا جیسا ابتداء کو دیکھتا ہے اور اعلی منزلت کا وہ شخص ہے جو اللہ تعالی کو دن مین دوبار دیکھیگا - اور لکھا کہ صحیح
مین روایت ہے کہ اللہ تعالی فرماویگا کہ اے اہل جنت - عرض کرینگے کہ لبیک ربنا وسعدیک پس فرماویگا کہ بھلا تم راضی ہوگئے تو عرض کرینگے کہ اے
رب ہمارے اور ہم کیونکر راضی نہ ہوتے کہ تو نے ہمکو وہ عطا کیا جو اپنے مخلوق مین سے کسی کو نہین دیا پس فرماویگا کہ مین تم کو اس سے بھی افضل
دونگا تو عرض کرینگے کہ اے رب اس سے اور افضل کیا ہے پس فرماویگا کہ مین تم پر اپنا رضوان نازل کرونگا سو اسکے بعد پھر کبھی تم پر خشم نہ ہوگا - دوسری
[illegible] مین ہے کہ اہل جنت تمہارے لیے اللہ تعالی کے پاس ایک موعد ہے [وعدہ] چاہتا ہے کہ تم کو وفا کردے پس عرض کرینگے کہ وہ کیا ہے کیا ہمارے
[illegible] ہمارے چہرے سپید نہین کیے اور کیا ہمارے پلے بھاری نہین کرو یے کیا ہم کو آگ سے دور نہین کردیا کیا ہم کو جنت مین داخل نہین
[illegible] حجاب اٹھادیا جائیگا تو اللہ تعالی کو دیکھینگے پس واللہ نہین دی ہوگی انکو کوئی چیز اس دیدار سے بڑھکر یہی زیادت ہے
[illegible] احسنوا الحسنی وزیادۃ الآیہ مین زیادہ سے بھی دیدار پاک مراد ہے - **وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ** اور مت دراز
[illegible] نگاہ کو بطریق رغبت کے - **إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ** ایسی چیز کی طرف جسکے ساتھ ہم نے متمتع دیا ہے
[illegible] اصناف کو - مجاہد رحمہ نے کہا یعنی اغنیاء و تونگرون کو - شاید یہ اسوجہ سے ازواج سے مراد صاحب
[illegible] انعام اقسام کے جوڑے ہون - **زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** رونق آرایش زندگانی دنیا کی - **لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ**
[illegible] شیخ ابن کثیر رحمہ نے کہا کہ اللہ تعالی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے کہ جو کچھ ان کا فرون

Marfat.com

تونگرون کے پاس زیبائش دنیاوی مین سے ہو جو زائل ہونے کی چیز ضروری ہو اسپر نظر مت ڈال [illegible]
دی ہین کہ ہم اِن لوگون کو فتنہ مین امتحان کرین پس تو اُنکے ازواج واقسام اموال پر نظر مت ڈال [illegible]
خوبی وبزرگی کے مقابلہ مین اُنکے فانیات کو کچھ مناسبت ہی نہین ہو چنانچہ دوسری آیت مین فرمایا [illegible]
العظیم لاتمدن عینیک الآیہ - چنانچہ وہان حدیث گذر چکی کہ جسکو قرآن ملا پھر اُسنے دل مین حسرت [illegible]
ناشکری کی - پس ظاہر ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسقدر عظیم نعمت عطا فرمائی ہو اور اِسی طرح [illegible]
وسلم کے واسطے اصل دار آخرت مین مہیا کر دیا ہو وہ نہایت عظیم ہو کہ اُسکا کچھ وصف نہین ہو سکتا اور اُسکی کوئی حد [illegible]
ہو - لہذا فرمایا - وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور رزق تیرے رب کا بہت اچھا اور نہایت باقی [illegible]
کسی کے خیال مین نہین آسکتی ہو پس اِسی قدر پر اکتفا کرنا چاہیے کہ وہ نہایت خوب ہو خوبی اسکی انتہا کو پہونچی ہو اور وہ باقی [illegible]
کو پہونچا یعنی دائم ہو - صحیح مین حدیث ہو کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اِسوقت کہ آنحضرت صلعم نے ازواج مطہرات سے ایلاء کر کے ایک [illegible]
رہنا اختیار فرمایا تھا آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آنحضرت صلعم کو چٹائی پر لیٹے دیکھا اور مکان مین سواے انبار قرظ اور [illegible]
کچھ نہین دیکھا اور اِسوقت دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر اِس چٹائی کے نشان پڑ گئے تھے تو بے اختیار حضرت عمر [illegible]
کی آنکھون سے آنسو جاری ہوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس چیز نے تم کو رلایا اے عمر - آپ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہ کسری وقیصر ہین جس شان مین ہین اور آپ اللہ تعالے کے بندہ مصطفے تمام خلق اللہ مین افضل اِس حال مین ہین پس آپ نے فرمایا
کہ این اور تم شک مین ہو اے عمر رض یہ کسری وقیصر لوگ ایک قوم ہین کہ اُنکی نعمتین اُنکو حیات دنیا مین دیدی گئین - آخر حدیث تک یعنی
نعمہاے دنیاوی اور نعمہاے اخروی دونون مین سے اِن لوگون نے دنیا کو لیا تو اُنکو اُنکی نعمتین دنیاوی جہان دیدی گئین اور یقین سے
معلوم ہو کہ اِن نعمتون کو آخرت کی نعمتون سے کچھ نسبت نہین ہو اور اگر سمجھانے کے لیے بیان کیا جاوے تو جیسے گھورا نجس راکھی چیز [illegible]
بمقابلہ سلطان معظم کے خاص محل وتخت وتاج کے اگر یہ دائمی ہوتا - اب ظاہر ہو کہ کسری وقیصر وغیرہ نے کیا پایا اور آخرت چھوڑ کر کسقدر خسارہ
اُٹھایا ہو نعوذ باللہ من ذلک - پھر ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین نہایت درجہ پر زاہد تھے محض بے رغبت با وجود
آپ کو اموال دنیا پر قدرت ووسعت حاصل ہوتی تھی چنانچہ جب اموال خراج آتے تھے تو بندگان الٰہی کے درمیان ایسی اور ویسی تقسیم کر دیتے
اور اپنے واسطے دوسرے روز کے لیے کچھ نہین رکھتے تھے کما ثبت فی الصحاح - اور ابن ابی حاتم نے بسند جید بطریق امام مالک رح حضرت ابو [illegible]
خدری رض سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ خوفناک بات جسکا مین تم پر خوف کرتا ہون وہ ہی جو اللہ تعالی تم پر
کشادہ کریگا زہرۃ الدنیا سے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ زہرۃ الدنیا سے کیا مراد ہو فرمایا کہ برکات الارض [illegible]
مترجم کہتا ہو یعنی زمین کی پیداوار وحاصلات - شیخ نے لکھا کہ قتادہ وسدی نے کہا کہ قولہ تعالے زہرۃ الحیوۃ الدنیا [illegible]
دنیا - اقول یعنی جو چیزین حیات دنیا کی آرایش مین لگائی جاتی ہین - اور لازم یہ ہو کہ [illegible] دنیا کی آرایش [illegible]
نہ چاہے بلکہ آخرت کی آرایش کے سامان جو یہین سے مل سکتے ہین جمع کرے - قتادہ [illegible] نے کہا قولہ لنفتنہم [illegible]
از مادین - سراج مین لکھا یعنی اُنکے ساتھ وہ معاملہ کرین جیسے کوئی کسی کے آزمانے کو اُسکے ساتھ [illegible]
ہو جاوے دنیا مین تو اسطرح کہ فسق وفنک کے ساتھ جئین او آخرت مین [illegible] انواع عذاب

[illegible] انتفاعیں ظاہر آیت مین نہی ہے کافرون کے اموال پر نظر کرنے سے۔
[illegible] سے معلوم ہوا کہ مد النظر یعنی نظر بڑھا کر با تطویل کے ساتھ دیکھنا ہر طرح
[illegible] نے بہت تاکید سے ظالمون کی عمارات و آرائش پر نظر کرنے سے ممانعت
[illegible] کے گھوڑون کی ٹاپون و آوازون کے بیان پر نظر مت کرو بلکہ یہ دیکھو کہ کیسے اِن گردنون سے
[illegible] ساتھ رہا۔ مین ایک ساتھی نے کسی امیر مالدار کے مکان پر نظر ڈالی تو حضرت سفیان ثوری رح
[illegible] اسی واسطے یہ اسباب و مکانات و گھوڑے گاڑیان و لباس و آرائش رکھتے ہین کہ لوگ
[illegible] انکی غرض پوری کردی اور انکی معصیت مین معاون ہوا اور خود انکی تحسین سے مبتلاے تاریکی ہوا۔
[illegible] نزول اِس آیت کا ایک مہمان کے بارہ مین ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان آیا تھا اور آپ کے
[illegible] کے واسطے کچھ موجود نہ تھا تو آپ نے مجھے ایک یہودی کے پاس بھیجا کہ ہمارے ہاتھ فروخت کردے یا قرض
[illegible] چاند رجب کے پس یہودی نے کہا کہ نہین مگر رہن کے ساتھ۔ پس مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس
[illegible] یہ واقعہ [illegible] تو آپ نے فرمایا کہ مین تو واللہ امین آسکا ہون جو آسمان مین ہے اور امین آسکا جو زمین مین ہے اور اگر وہ مجھے قرض
[illegible] ہاتھ بیچتا تو مین ضرور اُسے ادا کردیتا تو میری یہ زرہ لوہے کی لیجا۔ پس مین آپ کے پاس سے باہر نہ نکلا تھا کہ آپ پر یہ آیت
[illegible] لا تمدن عینیک الآیہ۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابو یعلی والبزار وغیرہم۔ **مترجم** کہتا ہے کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ آٹے کا قرض لینا جائز
اور ہمارے مشائخ سے بعض اقوال اختلافی مروی ہین۔ اور یہ معلوم ہوا کہ مدت بیان کردینا چاہیے۔ اور رہن کے معنی مضبوطی کے ہین
[illegible] یہودی مردود نے تمام عرب کے کافرون کے برخلاف ایک بات عداوت سے کہی کہ مین مضبوطی کے لیے رہن چاہتا ہون حالانکہ
[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام قوم مین امانت دار مشہور تھے۔ دوسری بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک زرہ بعوض جو کے
[illegible] مرہون رہی یہانتک کہ آپ نے انتقال فرمایا تو شاید وہی زرہ ہو واللہ اعلم اور اگر وہ یہودی قرض دیتا یا بیع کرتا تو ادا ہوجاتا
[illegible] آیت مین ان یہود وغیرہ کے واسطے سخت وعید ہے جو دنیا کے مال و متاع پر مرتے ہین اور جو لوگ خوبی کا مدار اسی دنیاوی اموال پر رکھتے ہین
[illegible] صورت و لباس و حالت اچھی ہو۔ اور حدیث مین ہے کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا تمہاری صورتون کو اور نہ تمہارے اموال کو ولیکن
[illegible] تمہارے قلوب کو اور تمہارے اعمال کو۔ رواہ مسلم اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا اسکا گھر ہے جسکے گھر نہین اور
[illegible] مال ہے جسکے [illegible] اور دنیا کے لیے وہ جمع کرتا ہے جسکے عقل نہین ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اگر احمق لوگ نہ ہوتے تو
[illegible] علیہما السلام سے روایت کیجاتی ہے کہ دنیا کو گھر نہ بناؤ کہ وہ تمکو اپنے غلام بنالیوے۔ بالجملہ جب حضرت
[illegible] دیا تو آپ کو ارشاد کیا کہ اپنے اہل کو نماز کا حکم فرمادین اور پھر اسپر ثبات و قیام کرین بقولہ **وَأْمُرْ**
[illegible] کو۔ **بِالصَّلٰوةِ** نماز قائم کرنے کا۔ اہل سے مراد اہل بیت ہین اور بعض نے کہا کہ تمام امت ہین
[illegible] ہے یا نماز کا دوسرے کو حکم دینا مستلزم ہے کہ خود اسپر عمل ہو لہذا فرمایا۔ **وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا**
[illegible] محافظت پر نفس کو صبر کے ساتھ مستقیم کر۔ نماز مانع فحش و منکر ہے اور اسکو چھوڑ کرکے دنیاوی
[illegible] یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا الآیہ۔ شیخ امام ابن کثیر رح کی تفسیر مین ہے

Marfat.com

کہ اہل کو نماز کا حکم دیا اور اصطبر علیہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو کہ حکم دیا پس مرد اپنے اہل کو نماز کا
اعانت کرے وہ بہت اچھی ہے اسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعادی کہ اور مرد کو بھی وعادی [illegible]
مین فرمایا کہ کان یامر اہلہ بالصلوۃ - اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم عن ابیہ روایت کی کہ عمر بن الخطاب
مین اور ایک پر خادم سویا کرتے تھے اور عمر رض کی رات مین ایک ساعت مقرر تھی کہ اسمین نماز پڑھتے تھے [illegible]
کہ آج رات نہین اٹھینگے جیسے اسوقت اٹھا کرتے تھے پھر جب اٹھتے تو اپنے لوگون کو اٹھاتے تھے - وفی [illegible]
سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ مہینہ تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دروازہ پر جاتے تھے
کہ الصلوۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا - یعنی نماز پڑھو اللہ تعالی تم پر رحم کرے انما [illegible]
ابن النجار و ابن عساکر و ابن مردویہ - مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی یہ ہین کہ حضرت علی رض بھی اہلبیت مین ہین
مین مغنوی کلام یہ ہے کہ یہ بات مدینہ منورہ مین ہوئی ہے اور آیت سورہ طہ کی مکیہ ہے اور اسوقت تک قولہ تعالی انما یرید اللہ [illegible]
نہین ہوئی تھی اور شاید مراد ابو سعید رض کی یہ ہو کہ مدینہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موافق حکم اس آیت کے ایسا کرتے تھے
آیت اس سورہ مین سے مدینہ مین نازل ہوئی ہو چنانچہ روایت ابو رافع جو قولہ لا تمدن عینیک - مین گذری کہ دربارہ [illegible]
یہودی سے کے نازل ہوا ہے حالانکہ یہ قطعی مدینہ کا واقعہ ہے پس شاید کہ یہ آیت اس سورہ مین سے مدینہ ہو واللہ تعالی اعلم - اور
کہ اسی علت کی جہت سے شاید شیخ امام ابن کثیر رح نے حدیث ابو رافع اور مذکورہ حدیث ابو سعید رض کو اپنی تفسیر مین ذکر نہین کیا
اور شیخ ابن کثیر رح نے ذکر کیا کہ ابن ابی حاتم نے عروۃ بن الزبیر رض سے روایت کی کہ عروہ رح جب اہل دنیا کے پاس جاتے اور دنیا
کوئی ٹکڑا انکے پاس دیکھتے تو جب واپس ہو کر اپنے گھر مین داخل ہوتے تو آیت پڑھتے لا تمدن عینیک تا قولہ نحن نرزقک - پھر کہتے کہ
نماز پڑھو اللہ تعالی تم پر رحم کرے اور ابن ابی حاتم نے ثابت رحمہ اللہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب [illegible]
اہل سے فرماتے کہ اے اہلبیت نماز پڑھو نماز پڑھو اور ثابت رض نے کہا کہ اگلے انبیاء پر جب کوئی امر نازل ہوتا تو وے نماز کی جانب
کرتے تھے - رواہ احمد والبیہقی - اللہ تعالی نے فرمایا - لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ - ہم
نہین چاہتے ہین رزق ہم تجھے رزق دیتے ہین - یعنی تیرے رزق کے واسطے ہم تجھ سے نہین چاہتے بلکہ ہم ہی دیتے ہین - ابن کثیر
کہا کہ یعنی جب تو نے نماز کو ٹھیک کیا تو اللہ تعالی تجھے رزق ایسی جگہ سے دیگا کہ تیرے گمان مین نہ ہو - ثوری نے کہا کہ لا [illegible]
رزقا یعنی ہم تجھپر تکلیف نہین ڈالتے کہ تلاش کر - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی [illegible]
ابن آدم تو فارغ ہو میری عبادت کے لیے مین بھر دونگا تیرے سینہ کو تونگری سے اور بند کر دونگا تیرے فقر کو اور اگر تو [illegible]
سینہ کو شغل سے بھر دونگا اور تیرا فقر مسدود نہ کرونگا - رواہ الترمذی و ابن ماجہ - ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے متعدد ہموم کو ایک ہم کر دیا وہ ہم آخرت ہے تو اللہ تعالی [illegible]
اور جسکے ساتھ احوال دنیا کے متفرق ہموم رہے تو اللہ تعالی نہین پرواہ کریگا کہ وہ ان ہموم کے کس وادی [illegible]
زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا جسکا ہم ہو اللہ [illegible]
محتاجی اسکے روبرو کر دیتا ہے اور اسکے پاس دنیا مین سے نہین آتا مگر اسی قدر جو اسکے [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے پاس ابن حنبل نے اپنی کتاب الزہد میں روایت کی ہے اور ابن ماجہ [illegible] کے گھر والون پر جب تنگی آتی تو آپ اُنکو نماز کا حکم دیتے اور یہ آیت پڑھتے وامر [illegible] بن عبد اللہ المزنی کہتے کہ لوگون کو جب خصاصہ پہونچتی تو اُنکو نماز کا حکم دیتے تھے [illegible] مالک بن دینار سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔ اور صحیح مین مروی ہے کہ خصاصت کے علاوہ [illegible] روایت ہے کہ جب کوئی امر آپ پر بھاری ہوتا تو جلدی سے نماز کی جانب مبادرت کرتے تھے [illegible] عاقبت واسطے تقوی کے ہے یعنی خوبی دنیا و آخرت کی جو کہ جنت ہے اُس شخص کے لیے ہے جس نے [illegible] روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ہم لوگ عقبہ [illegible] کے پاس ابن طاب کے تر چھوارے لائے گئے ہین پس مین نے اس خواب کی تعبیر یہ دی کہ عاقبت ہماری [illegible] دنیا مین [illegible] اور ہمارا دین طیب و پاکیزہ ہوا۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اہل تقوی کے لیے دنیا مین بھی عافیت نیک [illegible] آیات و احادیث سے معلوم ہوا کہ بھلائی کے واسطے اصل فقط تقوی ہے پس تمام خوبیان و بھلائیان اسی تقوی سے [illegible] تقوی کیا اُسکے لیے دنیا و آخرت مین خوبی ہے فافہم۔ **وَقَالُوا** اور کفار مکہ نے کہا۔ **لَوْلَا يَأْتِينَا** کیون نہین [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس۔ **بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ** کوئی آیت اپنے رب کی طرف سے۔ اُنکی مراد یہ تھی کہ انبیاے [illegible] جیسی آیات لائے تھے مانند ناقہ و عصا وغیرہ کے ویسی آیت کیون نہین لاتا یا یہ مراد کہ جن آیات کو ہم مانگتے ہین اُنمین سے کیون [illegible] لاتا۔ اللہ تعالے نے جواب مین فرمایا۔ **أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ** اور کیا نہین آیا [illegible] پاس بیان اسکا جو صحیفہاے اول مین ہے مراد صحف اولی سے توریت و انجیل و زبور و دیگر صحائف و کتب سماوی ہین اور ظاہر بیان [illegible] توریت و انجیل و زبور وغیرہ مین تصریح نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے اور یہ سب باتون سے کافی ہے۔ یا یہ معنی ہین کہ صحف اولی کا بیان [illegible] اگلی امتون نے بھی آیات بہت کرکے مانگین پھر اُنپر ایمان نہ لائے اور ہلاک ہوے تو یہ لوگ کیسے اس بات پر مطمئن ہین [illegible] ایمان نہ لاوینگے کیونکہ نہ ایمان لاوین تو ہلاک ہونگے اور اِنکی ہلاکت کے ساتھ جو اولاد اُنکے اصلاب مین مومنین موجود ہین وہ [illegible] ہلاک ہونگی۔ شیخ ابن کثیر رح نے لکھا کہ کفار کا قول یہ تھا کہ کیون ایسی آیت نہین لاتا کہ جو اُسکے صدق رسالت کی دلیل ہو [illegible] اُنکے پاس بیان نہین آیا یعنی قرآن عظیم جسمین تمام وہ حال ہے جو اگلی امتون کا حال اُنکے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوا [illegible] صحیح [illegible] کے موافق ہے باوجودیکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھنا جانتے ہین اور نہ کتابین پڑھی ہین اور یہود [illegible] انجیل مین تحریف کی اُسکو قرآن نے کھول دیا اور اُنکو فضیحت کر دیا پس اِس سے زیادہ بڑھکر کون آیت ہوگی [illegible] ہے اسمین مادیات و اجسام مخلوقات کا کچھ لگاؤ نہین ہے اور یہ آیت مانند آیت سورہ عنکبوت ہے کہ فرمایا [illegible] الکتاب یتلی علیہم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یومنون۔ یعنی کیا اُنکو یہ کافی نہ ہوا کہ ہم نے نازل فرمائی تجھپر کتاب [illegible] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مامن نبی الا وقد اوتی من الآیات ما آمن علی مثلہ البشر [illegible] وحیا اوحاہ اللہ الی فارجو ان اکون اکثرہم تابعا یوم القیامۃ۔ یعنی جو نبی ہوا ہے اُسکو مقدر آیات مین سے اس قدر [illegible] جو مجھکو دیا گیا ہے وہ خالص وحی ہے کہ اللہ تعالے نے مجھے وحی فرمائی ہے سو مجھے

Marfat.com

امید ہے کہ مین ان سب سے زیادہ تابعین والا ہونگا قیامت کے روز۔ اللہ تعالیٰ نے جیسا ہی [illegible]
لاتحصی واقع ہوے ہین۔ **وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ** اور اگر ہم ہلاک کرتے [illegible]
عذاب سے قبل اسکے یعنی قبل بھیجنے اس رسول کے یا قبل نازل فرمانے اس کتاب [illegible] **لَقَالُوْا**
اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا اے رب ہمارے تونے کیون نہین بھیجا ہمارے پاس رسول [illegible]
پاس رسول تونے نہین بھیجا اگر بھیجتا۔ **فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ** تو ہم تیری آیات کی اتباع کرتے [illegible]
مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ پہلے اس سے کہ ہم ذلیل ہون یعنی دنیا مین کیونکہ مثلاً جنگ [illegible]
اور خوار ہون یعنی قیامت مین جہنم مین پڑ کر۔ پس اللہ تعالیٰ نے انکے عذر کو دور کر دیا چنانچہ دوزخ مین جواب [illegible]
وقلنا ما نزل اللہ من شیء یعنی ہان آیا تو تھا ہمارے پاس رسول مگر ہمنے اسکو جھٹلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی [illegible]
اے محمد ان کافرون جھٹلانے والون سے کہ ہر ایک ہم مین سے اور تم مین سے۔ **مُتَرَبِّصٌ** منتظر ہے کہ اسکا انجام کیا ہوتا ہے [illegible]
پس تم اسی انتظار مین رہو۔ اس کلام مین تنبیہ بلیغ ہے کہ آدمی اگر غور کرے تو جانے کہ موجودہ حالت مین [illegible]
و مومنون مین فرق نہین ہے صرف اختلاف اُن چیزون کے طریقہ مین ہے کھانا کفار کا اور طریقہ سے ہے [illegible]
ایک تغیر موت کا سب کو معلوم ہے پس اہل ایمان کے لیے سواے خیر کے امید نہین ہے اور کفار کے اعتقاد مین وہ فناے محض ہے لیکن ایمان [illegible]
انکے واسطے عذاب سخت ہے پس دنیاوی زندگی مین کوئی امر مزید نہ تھا اور مخالفت کی وجہ سے انکو خوف شدید [illegible] کافرون کا سخت [illegible]
ایسے خطرناک امر کا انتظار کرتے ہین **فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ** سو عنقریب جان لوگے کہ کون [illegible]
لوگ ہین یعنی کون گمراہ نہین رہے ہین۔ **وَمَنِ اهْتَدٰى** اور کس نے ہدایت اختیار کی تھی۔ [illegible]
بحمد ربک قبل طلوع الشمس الآیہ۔ اشارت ہے کہ نعمتہاے الٰہی یاد کرے از انجملہ علوم ربوبیت [illegible]
بارگاہ ربوبیت پر بصفت تفرید قائم ہو۔ قولہ متعنا بہ ازواجا منہم۔ اشارت مین ظاہر ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خلق [illegible]
پس اپنے حبیب صلعم کی نظر اس سے پھیر دی تاکہ بلا واسطہ اسپر نظر نہ فرماوین لہذا تنبیہ کر دی کہ یہ مقام [illegible]
کی نظر اس سے اعلیٰ تھی کہ سواے حق عز وجل کے کسی چیز پر واقع ہو۔ واسطی رح نے کہا کہ آیت [illegible]
کو دنیا کی طرف نظر کرنے سے منع کر دیا اور اسمین تنبیہ ہے کہ دنیا کو فانی و مردہ قرار دیکر نظر سے [illegible] کرین۔ قولہ [illegible]
ہر ایک کے واسطے اسکی استعداد کے موافق ہے جسقدر اسکو دنیا سے انقطاع زیادہ ہوا اسی قدر [illegible]
ہوگا اور مقصود اصلی وصال ہے قولہ وامر اہلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا۔ اصطبار مقام مجاہدہ ہے کیونکہ [illegible]
مشاہدہ ہے۔ شیخ جنید رح نے کہا کہ اپنے اہل کو حکم دے کہ نماز قائم کرین اور اس مناجات و وصال سے خارج [illegible]
مگر ایسے لوگونکو جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے تائید پائے ہوے ہون۔ شیخ یحییٰ بن معاذ نے فرمایا کہ اہل [illegible]
تمام نماز اور روزہ ہے۔ پھر فرمایا والعاقبۃ للتقویٰ۔ اصل و اعلیٰ تقویٰ یہ ہے کہ ماسواے حق عز وجل سب [illegible]
شیخ ابو عثمان رح نے کہا کہ تقویٰ یہ ہے کہ نفس و جوارح کو تمام ایسے افعال [illegible]

تم الجزء السادس عشر ویتلوہ الجزء السابع عشر

Marfat.com

Marfat.com